

آتشِ دلم

ثمرین شاہ

"شی آئینہ کزان!

مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اپنے جانیسیر نام سے مخاطب ہونا کتنا اچھا لگتا ہے۔ مجھے بھی یہ نام 'کیف' سے زیادہ اٹھو کا اور جان لیوا لگتا ہے۔ بے فکر ہو میں باقی سب کی طرح بالکل نہیں ہوں 'جو اس بات پہ بُرا مناؤں یا تمہیں جج کروں۔ بُرا نہ ماننا تو 'کیف' نام بھی مجھے بہت عزیز ہے کیونکہ یہ نام تم سے جڑا ہے اور تم سے جڑی ہر چیز میری پوری دُنیا ہے 'مگر چونکہ جو بھی تمہیں اس نام سے مخاطب کرتا ہے تو تم غصے سے پاگل ہو جاتے ہو۔ تم اس کی صحیح ستھری کر جاتے ہو مگر مجھے تمہارا پاگل پن 'تمہارا غصہ بھی بُرا نہیں لگتا۔ ہاں میں تمہیں کیف اس لئے نہیں بلاتی کیونکہ تمہاری آتش سے بھرپور آنکھوں

میں ایک ایذا کھائی دیتا ہے جو کسی کو نظر تو نہیں آتا مگر مجھے نظر آتا ہے اور مت پوچھو
تمہارے دُکھ پہ میرا دل بھی کانپ جاتا ہے کزان۔ دل کرتا ہے تمہارے سارے دُکھ کو
ایک مٹھی میں پکڑ کر ان کو جلا کر بھسم کر ڈالوں۔ ہاں کزان میں اتنی دیوانی ہوں
تمہاری مگر تمہیں کیا پتا۔ تم تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں ہو۔
تمہاری صبرینہ۔"

وہ اس گلابی رنگ کے کاغذ پہ اپنے لکھے لفظوں کو غور سے پڑھنے لگیں پھر اس نے اپنی
سامنے اس کھلی کھڑکی کو دیکھا۔ جہاں سے ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوائیں آرہی تھیں۔ سامنے
گہرت بادلوں کے نظارے کے ساتھ ایک بڑا سادرخت بھی تھا جو ہوا کے سنگم میں
جھومتا آنکھوں کو ٹھنڈک بخش رہا تھا مگر ان ہواؤں اور پتوں کے شور سے زیادہ کسی
اور کا شور صبرینہ کی آنکھوں اور کانوں کو بھلا لگتا تھا۔ گلاسکو میں آئے ہوئے اسے چھ مہینے

ہو گئے تھے اور ان چھ مہینوں میں اس نے کیا کچھ نہیں دیکھا۔ کیا کچھ نہیں سہا مگر اس سب کے باوجود بھی وہ خوش تھی۔ خوش تھی کہ قسمت جس نے چند مہینے پہلے اس پہ ستم ڈھائیں تھے۔ اب وہ اس کو اس کی منزل تک لے آئی تھی مگر نجانے کیوں کبھی کبھار اسے اس منزل تک پہنچنا اس کے پیچھے بھاگنا بیکار لگتا تھا پر وہ ابھی بھاگی کب تھی؟ وہ تو اس چیز کو سوچ کر ہی دل ہی دل میں باغ سجا کر بیٹھ گئی۔ دماغ کو تسلی دی۔ وہ تمہارا نہیں ہے تو کیا ہوا؟ تمہاری آنکھوں کے سامنے تو ہے۔ اس کا کمرہ عین تمہارے سامنے تو ہے۔ اس کی آمد اور اس کے جانے کی اطلاع بھی تو یہی کھڑکی دیتی ہے۔ یہی کھڑکی جو اس نے اپنے پہلے دن بڑی غصے سے بند کی تھی کیونکہ وہ اس کے غم کو چھیڑ رہا تھا اور آج یہی کھڑکی اس کے دل کو چھیڑ رہی تھی۔ اپنے اڑتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کرتے اس نے گہرا سانس لیا پھر اس نے گلابی کاغذ کو فولڈ کر کے اس چھوٹے سے میک اپ بیگ میں رکھا

جو متشمہ نے اسے پرانی مارک سے لے کر دیا تھا لیکن اس میں میک اپ رکھنے کے بجائے
وہ اپنے دل کی باتیں جمع کرنے لگی۔ جو وہ پچھلے چھ مہینے کسی سے کیا نہیں کرتی تھی ہاں اس
سے پہلے ہر دل کی خبر امی تک پہنچتی تھی۔ امی کا سوچتے ہوئے اس کی نظریں سامنے اپنی
امی کی تصویر کی طرف گئی جو اس کی سویٹ سکسٹین کے وقت لی تھی۔ اپنے ماں کی
مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے وہ بھی ادا سی سے مسکرا اُٹھی۔ اس ہی پل وہ خوشگوار ہارلی
ڈیوڈسن کا شور پہ وہ بے اختیار اُٹھی اور اس نے نیچے کی طرف جھانکا تو اس کی ہیزل براؤن
آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اس کی آنکھوں میں عکس جس کا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اور کوئی
نہیں کزان سا کورا تھا۔ ماتھے پہ بل ڈالے جو اپنا ہلیٹ شاید پہلے ہی اُتار چکا تھا' بانیک سے
اُترا۔ بلیو جینز کے اوپر وائٹ شرٹ کے ساتھ اس کی فیورٹ بلیک جیکٹ میں ملبوس اپنی
کالی سن گلاسس اُتار تا وہ ملٹی ریشیل (multiracial) دیکھنے والا شخص جس کے

آدھے نقوش جاپنیز اور آدھے پاکستانی تھے۔ وہ اپنی گلاسس اُتار کر ایک منٹ دائیں
جانب بڑے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے بادیامی شپ میں نظر آتی کالی آنکھوں میں
صبرینہ کو پہلے سوچ نظر آئی۔ اس کے بعد شیطانی سا تاثر دکھائی دیا۔ صبرینہ سمجھ گئی 'وہ
اب ضرور کچھ کرے گا۔ وہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ اس کے کچھ کرنے سے پہلے کیا وہ کسی کو
خبردار کر دے یا پھر ہمیشہ کی طرح خاموش تماشاخی بنتی ہر ایک سے اس کی برائی سُنے؟
بتائے گی بھی تو کزان کی نظروں میں الگ بُری بنے گی جو کہ وہ کبھی مر کر بھی نہیں بنا
چاہتی اور دوسرا شتمہ کے ساتھ باقی بھی پوچھیں گے کہ اسے کیسا پتا؟ الگ ہی شرمندگی
ہو گی حالانکہ وہ کچھ نہ کہے مگر اسے تو لگے گانا کہ اس کی دل کی چوری پکڑی گئی ہو۔ وہ اب
کزان کی طرف دیکھنے لگی تو ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی کیونکہ کزان اس کی طرف ہی دیکھ
رہا تھا۔ دس قدم پیچھے ہو کر اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا 'جو ایک دم کسی بلٹ ٹرین کی

طرح فاسٹ ٹریک پہ چل پڑا تھا۔ وہ تو کبھی اس طرف نہیں دیکھتا تھا کہی وہ اس کی اس حرکت سے باخبر تو نہیں ہو گیا۔

"کیا ہوا محترمہ کوئی بھوت دیکھ لایا کیا؟"

ابھی وہ ایک حادثے سے نہیں سنبھل پائی تھی کہ منشمہ کی آواز پہ اس کی ہلکی سی چیخ نکلی۔

"صبو! کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں ہوا!! کچھ بھی تو نہیں۔" جتنے حیرانگی سے منشمہ نے پوچھا۔ اتنی ہی تیزی سے

صبرینہ بولی۔

"تو ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہو؟ جیسے کیف نے کچھ کیا ہے؟" منشمہ سمجھ گئی کہ جب

انسان پریشان یا گھبرا یا ہوا نظر آتا تھا تو اس کے پیچھے کزان سا کورا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ صبرینہ

خوامخواہ سُرخ پڑ گئی۔

"نن نہیں نن نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔" نیچے سے زوردار سیٹی کی آواز آئی۔

"کیا کیا اب اس نے؟" متشمہ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلی ٹھونسے ہوئے کہا۔

"نہیں انھوں نے کچھ نہیں کہا۔" وہ تیزی سے بولتے ہوئے چل پڑی۔

"کوئی ہے کہ سب گھر کھلا چھوڑ کر چلے گئے۔" وہ جو نیچے آئی اس نے دیکھا سامنے خالا کا

پرس پڑا ہوا تھا جو یہاں رکھ کر بھول ہی گئی تھیں۔ کزان ان کے کھلے بیگ سے پیسے

نکال کر اپنی جیب میں رکھ رہا تھا۔ صبرینہ ڈر گئی کہ کہی متشمہ نہ دیکھ لے۔ وہ آگے جا کر

لاونج اور اوپن کچن میں آیا۔ وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ اُف اب کیا کرے گا۔ صبرینہ نے

دل میں سوچا۔ سیٹی بجاتا کچن کے طرف آیا۔ متشمہ نیچے آکر صبرینہ کے کونے سے

گزری۔ اس نے رُک کر اپنی امی کا کھلا بیگ دیکھا پھر تیزی سے اُٹھا کر وہ بڑبڑائی۔

"یہ امی بھی نہ۔" وہ سامنے الماری میں رکھ کر لاک لگا کر مڑی کہ کزان اس پہ چیخا وہ اچھلی۔

"کیا ہوا چوری کر رہی ہو؟" وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا جس پہ متشمہ اسے گھورنے لگی۔

"یہ سوال مجھے پوچھنا چاہیے کیا نکالا اس بار؟" کزان نے مصنوعی حیرت سے دل پہ ہاتھ رکھا پھر آگے بڑھ کر اس نے متشمہ کا منہ بگل میں لیا۔

"اتنا بڑا الزام! اس معصوم اور غریب پر اتنی بڑی تہمت لگاتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی۔"

"کیف کیف چھوڑو۔ کیف بد تمیز!!" کزان نے اس کے پورے بال بگاڑے۔

"یہ میرا نام نہیں ہے۔ چلو اچھی بہن اپنے بڑے بھائی کے لئے اچھے سے فٹ اینڈ چپس

بناؤ۔" متشمہ کزان کے پاؤں کے اوپر پاؤں رکھنے لگی مگر کزان نے اس کا سکارف تیزی

سے اس کے منہ پہ ڈال کر ناٹ لگا کر پکن کی طرف گیا۔ صبرینہ نے آگے بڑھ کر تیزی سے سکراف اس کے منہ سے اُترا۔ متشمہ جس کا حلیے کے ساتھ دماغ پھیر گیا تھا تیزی سے چیختے ہوئے اس طرف آئی کہ کزان جس نے کیلا کھانے لگا تھا اس کا چھلکا منہ پہ مارنے لگا۔ لگ صبرینہ کو گیا۔

"کیف دفع ہو جاو ادا جان کو کہتی ہوں۔ اس بار تمہیں گھر سے نکال کر ہی دم لوں گی۔"

"کوشش کر لو اپنے کمرے سے بھی جاو گی تم۔" دونوں نے لڑتے ہوئے صبرینہ کو بھی نہیں دیکھا جس نے خاموشی سے جھک کر کیلا اٹھایا اور اسے ڈسٹ بن میں پھینکا۔ ان بہن بھائیوں کا روز کا معاملہ ہے۔ لڑنا جھگڑنا۔

"صوبہ جو تم نے چھلکا پھینکا ہے۔ اس کے لئے تم اس سے معافی مانگو گے۔"

"میری غلطی نہیں ہے میں تو ڈسٹ بن پہ پھینکنا چاہتا تھا یہ خود سامنے آگئی۔" یہ شخص
کبھی اپنی غلطی نہیں مانے گا۔

"Douchebag"

منشتمہ بڑ بڑائی۔

"چلو جلدی سے فش اینڈ چپس بناؤ پھر مجھے اپنے کام پر جانا ہے۔"

"تمہارے اس کھٹارا گیراج میں آتا بھی کوئی ہے؟ اور نہیں بناتی جو پیسے تم نے چرائے ہے

نا حرام کے!! اس سے کھاؤ۔" کزان نے گھومتی ہوئی چیر پہ بیٹھ کر کاؤنٹر پہ اپنے پاؤں

رکھے اور چپس کا پیکیٹ کھولتے ہوئے کہا۔

"تم کہنا چارہی ہو کہ تایا حرام کما تے ہیں تت افسوس یار اپنے ابو کے بارے میں ایسی بات کرو گی تو بہ توبہ۔"

"کیف واجد اپنی منحوس شکل لے کر یہاں سے دفع ہو جاو اور تم کیا کر رہی ہو؟" اس نے دیکھا صبرینہ جو چُپ چاپ فریزر سے فش اینڈ چس کاپیکٹ نکال رہی تھی ایک دم متشمہ کے تیزی سے کہنے پر اچھل پڑی۔

"کرنے دو جو کر رہی ہے۔ تم بکو کیا کہہ رہی تھی؟ ویسے بھی تمہارے میلے ہاتھوں کا کھا کھا کر میرا ویسے بھی پیٹ خراب ہو گیا ہے۔"

"اب تو زہر ملا کر دوں گی۔ تم جیسی بلا سے ہماری جان چھوٹے۔ کوئی اچھا دن نہیں گزرتا جب تمہاری شکل دیکھ لیتا ہے بندہ اور تم رکھوا بھی اسے۔ مہمان آتے ہیں تو امی سے مجھے ڈانٹ پڑے گی۔ ایرے غیرے غریب لوگ تو بنا سوچے سمجھے کھا کر چلے جاتے ہیں۔"

"تم اس پہ طنز کیوں کر رہی ہو مانا کہ ہمارے گھر یہ مفت کی روٹیاں توڑ رہی ہے مگر اس کا

مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم اس کی بے عزتی کرو۔" اب تو صبرینہ کا دل رُک گیا۔ وہ

اسے دیکھنے لگی جو مزے سے چپس کھاتے ہوئے اپنی بکو اس کیے جا رہا تھا۔ رونے کے

بجائے اسے بے تحاشا غصہ آیا دل کیا کہ یہ چپس کھینچ کر اس کے منہ پہ مار دے۔ اس کی

اندر کی خواہش متمشہ نے پوری کر دی۔ پیکٹ کھینچ کر اس نے کزان کے منہ پہ پھینکے مگر

کزان نے پھرتی سے کچھ کیا جیسے اسے اسی بات کی توقع تھی۔

"سا کورا!!! ابھی اس وقت نکلویہاں سے دوبارہ میری کزن کے بارے میں کچھ کہا تو منہ

نوج لوں گی۔"

"ایسا کیا کہہ دیا میں نے اور میں نے تو تمہاری سوچ بتائی۔ خود ہی تو کل چغلی لگا رہی تھی

اس کی اب اس کے سامنے بھولی بن رہی ہوں۔"

صبرینہ اگر اس کو اتنا نہ جانتی تو وہ ضرور اس بات پہ دکھی ہوتی۔ اس کے جھوٹ بولنے پر واقعی متشمہ جو اس کا منہ ہی نوچنے لگی تھی ایک دم کسی کے زوردار دھاڑ پہ وہ اچھلے۔ دیکھا تو عقیل بھائی تھے۔ ان کے ہاتھ میں گاڑی کا ہینڈل تھا تو یہ کارنامہ انجام دیا تھا اس نے۔

"یہ تم نے کیا ہے نا!!" یہ سوال نہیں تھا بلکہ یقین سے دیا گیا بیان تھا کہ یہ حرکت اور کوئی نہیں کرنا سا کورا ہی کر سکتا ہے۔

"اب تم نے کیا کیا ہے؟" متشمہ اپنا غصہ بھول کر کرنا کو دیکھنے لگی جو ڈھیٹ ایسے پر سکون تھا جیسے واقعی اس نے کچھ نہیں کیا تھا۔ بیزار انداز میں سر جھٹک کر وہ بولا۔

"مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ بڑا ہی کوئی فضول ہینڈل تھا۔ اتنی شاندار گاڑی اور ہینڈل بیکار سا۔ تمہیں تو پتا ہے کہ میں ارد گرد فضول چیزیں برداشت نہیں کر سکتا۔" کون اس کا دفاع کرتا جب وہ خود ہی اقرار کر لیا کرتا تھا۔

"کیف ابھی اسے ٹھیک کر دو ورنہ میں ادا جان کا لحاظ کیے بغیر تمہارے اس ہینڈل سے منہ توڑ دوں گا۔"

"میرے منہ سے تم لوگوں کو بڑی جلن ہے۔ جب ہی بات کرتے ہو میرے منہ کی بگاڑنے کی بات کرتے ہو۔ بھئی مانا کہ میرا چہرہ سب سے منفرد اور حسین ہے جو کہ میں نے کبھی غرور نہیں کیا۔ پہلی ہی منحوس شکلیں ہیں حسد سے تو لعنت بھیجنے کا دل کرے گا۔"

"یہ جو تمہارے زبان ہے ناکیف واجد اس کو میں گدی سے کھینچ لوں گا۔ فوراً ٹھیک کرو نہیں تو تمہاری وہ چارلی کا حشر کر دوں گا۔" کزان ہنس پڑا۔ جیسے کوئی چھوٹے بچے کی بات پہ ہنستا ہے۔ متشمہ کے ساتھ صبرینہ بھی گھبرا گئی۔

"ہاتھ تو لگا کے دیکھو عقیلہ کزان سا کورا کی ہار لی ہے چار لی کہنے کی توہین مت کرنا۔"
کزان کو جو کوئی بھی کیف بلاتا تھا وہ مردانہ لوگوں کے زنانہ نام تبدیل کر دیا کرتا تھا اور
زنانہ کے مردانہ۔

"کیف!!"

"کزان کزان کزان!!!! یہی نام ہے میرا۔ تم لوگوں کو کتنی بار کہا ہے۔ مجھے کیف نام
سے مت مخاطب کیا کرو۔"

"تم جا پانی نہیں ہو۔"

"میں وہی ہوں۔ میری پہچان وہی ہے۔ میں تم جیسے منافق اور دوغلے لوگوں میں سے
نہیں ہوں۔"

"ہو نہہ ایک Bipolar انسان ہمیں دو غلہ کہہ رہا ہے۔ حیرت کی بات نہیں ہے
میرے لئے۔ کیف یا کزان تم جو کوئی بھی ہو۔ ابھی میری گاڑی ٹھیک کرو ورنہ میں یہ
معاملہ ادا جان تک لے جاؤں گا۔"

عقیل بھائی ٹھنڈے مزاج کے آدمی تھے اور کزان کا غصہ ہی سب سے خطرناک تھا تو
کوئی اس سے پنگا لینے کی جرات نہیں کرتا تھا۔

"میں نہیں ڈرتا بلکہ میں خود کال کر کے ان کو اپنا انجام بتاتا ہوں۔" وہ فون اٹھانے لگا جو
منتسمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"عقیل بھائی آپ ذکی کے دوست کو کہیں۔ وہ آیا ہوا ہے۔ اس نے آپ کا وقت برباد
کرنا ہے۔" عقیل بھائی کے جبرے بھینچے گئے کیونکہ کزان مسکرا رہا تھا۔ ان کی آنکھیں

صاف صاف بول رہی تھیں۔ "تم اس کی قیمت چکاو گے۔" اور کزان نے اپنا ہاتھ جھٹکا

"مجھے ہاتھ مت لگایا کرو۔ دنگے فساد تم لوگ کرتے ہو اور ہاتھ میرا پکڑ لیتے ہو۔" وہ پھر آرام سے بیٹھ گیا ٹانگ پہ ٹانگ رکھے۔

"یورٹو مچ مرو۔ چلو صبو۔" صبرینہ کچھ کہنے لگی لیکن متشمہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے لان

میں لے گئی اور صبرینہ پیچھے مڑ کر کزان کو دیکھنے لگی۔ کزان جو مسکرا رہا تھا اس کی مسکراہٹ فوراً دھیمی پڑ گئی لیکن پھر وہ فریج کھولنے کے لئے اٹھا۔ وہ کیوں ایسا کرتا تھا۔ وہ یہ وجہ جان نہ سکی۔ کزان سا کورا ایک پہیلی تھی۔ جو صبرینہ احمد سلجھانا چاہتی تھی۔

.....

صبرینہ احمد جب ساڑھے سترہ سال کی تھی تو اس کی ماں زینب احمد کا اچانک ہی انتقال ہو گیا تھا۔ اس دُنیا سے چلے جانے کے بعد صبرینہ احمد بالکل اکیلی رہ گئی۔ ایک وجہ اس کے اکلوتے ہونے کی تھی ' دوسرا اس کا باپ بھی ماں کی طرح دس سال پہلے ایک حادثے میں ان کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ احمد لقمان کا بھی ایک چچا کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ وہ چچا سب کے ادا جان اور اس کے خالا کے سُسر جہاں عالم تھے۔ جو گلاسکو میں ہوتے تھے۔ صبرینہ اپنی امی کے ساتھ ڈُبلن میں رہتی تھی۔ فیصلہ اس کی خالا کا تھا وہ اسی کے پاس آجائے جس پہ کسی نے اعتراض تو نہیں کیا اور جنھوں نے کرنا تو اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔ صبرینہ ڈُبلن اکیلی نہیں رہ سکتی تھی اور نہ ہی پاکستان جاسکتی تھی جہاں صرف اس کے ماموں اور ریس رہتے تھے جو نام کے ہی ماموں رہ گئے تھے۔ ادا جان کہ بھی چونکہ بھتیجے کی بیٹی تھی تو انھوں نے تو کھلے دل سے اس یتیم بچی کو خوش آمدید کیا۔ گلاسکو کے

دو گھر میں یہ پوری عالم فیملی رہتی تھی۔ ایک گھر میں ادا جان 'ان کے بڑے بیٹے اذان عالم ان کی بہو زیتون بیگم (صبرینہ کی خالا) اور ان کی اکلوتی بیٹی منشمہ کے ساتھ ادا جان کا دوسرا پوتا کیف واجد (کزان سا کورا) رہتے تھے جبکہ دوسرے گھر میں ان کا دوسرا بیٹا عاطف 'ان کی بہو الماس' ان دونوں کے تین بچے۔ ذکی 'عقیل اور نائلہ ہوتے تھے۔ صبرینہ کو خوشی تھی کہ چلو کوئی تو ہے اس کا ورنہ امی کے جانے کے بعد تو وہ بالکل شل ہی ہو کر رہ گئی تھی کہ اب اکیلے تن تنہا وہ کیا کرے گی۔ خوشی تھی کہ خالانے نہ صرف اس کھلے دل سے قبول کیا بلکہ اسے الگ کمرہ کسی گھر کے فرد کی طرح دیا۔ اس کے لئے اس کی پرائیویسی سب کچھ تھی۔ جہاں اس کی سوچ 'اس کا دل سب سے چھپا رہتا تھا۔ منشمہ کو بھی بہن مل گئی۔ اس کے آنے سے وہ بھی خوش تھی۔ کزان البتہ اس کی آمد پہ تیار نہیں تھا یا پھر اس کو صبرینہ کا بڑا کمرہ مل جانے پر وہ خوش بالکل نہیں تھا بہر حال اس نے اب

تک صبرینہ کو ان چھ مہینوں میں کچھ نہیں کہا تھا۔ ان گزرتے چھ سات مہینوں میں جس طرح اس نے کزان کو دیکھا تھا وہ حیران تھی۔ کزان نے اس کو اب تک چھیڑا کیوں نہیں۔ کزان جو بڑے اور چھوٹے کا لحاظ نہیں کیا کرتا تھا اپنی شیطانی اور بد تمیزی میں ساری حد پار کر جاتا تھا۔ آخر اس نے اب تک صبرینہ کو اپنی حرکتوں کا نشانہ کیوں نہیں بنایا؟ یہ خاموش سوال تھا صبرینہ کا کزان سے۔ جس کا جواب وہ ہر صورت میں اس سے لینا چاہتی تھی۔

"کیا کر رہی ہو؟" صبرینہ جو پچھلے لان میں بیٹھی باغبانی کرنے میں مصروف تھی ایک دم متشہمہ کے کہنے پر اسے دیکھنے لگی۔

"تم آج کام پہ نہیں گئی؟" وہ ایک بازو سے اپنے بال چہرے سے پیچھے کرتی بولی۔ متشمہ

kelvingrove آرٹ گیلری اور میوزم میں کام کرتی تھی۔ صبرینہ سے وہ چار

سال بڑی تھی لیکن ان دونوں میں جوڑ بیحد تھا جو کہ ان گزرتے مہینوں میں مزید مضبوط

ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ ایک دوسرے میں فرق کے باوجود دوستوں کی طرح بے تکلف

ہو گئی تھیں۔

"نہیں سیف کی سسٹر کا مسیج آیا تھا۔ وہ چار ہی ہیں کہ آؤٹنگ میں ان کے ساتھ جاؤں۔

سیف کی بڑی بہن بھی ہیں جو کہ کل ہی لندن سے آئی ہیں۔" متشمہ کی بات پہ صبرینہ

ایک دم دلچسپی سے مڑی۔ متشمہ اس کے دیکھنے پر اس کو آنکھیں دکھانے لگی۔

"زیادہ خوش مت ہو۔"

"مجھے ڈیٹیلز چاہیے! " وہ شرارت سے مسکرائی۔

"کوئی تفصیل نہیں ملے گی۔ تمہیں لگتا ہے پوری فیملی کے ہوتے ہوئے ہم دونوں کے درمیان کوئی بات ہوگی۔"

"تو تم دونوں کو شش کرنا۔ جب سب باتوں میں لگے ہوئے ہو تو تیزی سے کہی اور چلے جانا۔"

"ہا ہا جیسے بہت آسانی سے ہو جائے گا۔ اچھا اب چُپ رہو۔ شیطان کا باپ یہی کہی ہے۔ اگر اسے پتا چلنا تو میری ڈیٹ نمبر تھری خراب کرنے میں شرط جیت جائے گا اور مجھے اسے دو سو پاؤنڈ دینے ہوں گیں۔" صبرینہ کو بھی یاد آیا پہلے بھی اس نے سیف کے ساتھ اس کی دو بار ملاقاتیں برباد کی تھیں۔ جس پہ متشمہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔ اسے یقین تھا کہ وہ کزان کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ وہ پُر امید تھی کہ کزان کم سے کم اس کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا مگر کزان بھے اپنے نام پہ پورا اترتا تھا۔ لاوا وہ ایک لاوا ہی

تھا جو ہر آئے دن پھٹتا تھا اور ارد گرد زمین اپنے پھٹنے سے ہلادیا کرتا تھا۔ صبرینہ نے ایک دن اشتیاق کے مارے پوچھا کہ کزان کب سے ایسا ہے تو وہ بولی۔

"مجھ سے کیف چار سال بڑا ہے۔ جہاں تک مجھ یاد پڑتا ہے۔ وہ بچپن میں بڑا خاموش طبیعت کا ہوتا تھا۔ کسی سے بات نہیں کیا کرتا تھا۔ عقیل بھائی جو اس سے دو سال بڑے تھے۔ ان سے بھی اس کی نہیں بنتی تھی اور ذکی تو تھا ہی بہت چھوٹا۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا تھا اس کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے مگر اللہ کی پناہ کس نے بول دیا کہ یہ بول پڑے تو بہ اب تو زبان کے بجائے چھریاں چلتی ہیں۔ میں جب دس سال کی تھی تب جا کر کیف واجد کزان سا کورا بن گیا۔"

"دو دو نام کیوں ہیں ان کے؟"

"دادو نے نام رکھا تھا کیف واجد۔ بڑی سخت طبیعت کی تھی۔ شکر کرو وہ نہیں ہیں ورنہ تمھارا تو جینا حرام کر دیتی۔ ادا جان تو دبتے تھے ان سے۔ یہ ساری جائیداد اور گھر بھی ان کا تھا۔ ادا جان تو پاکستان سے تھے اور یہ بھی سنا تھا لوئیر مڈل کلاس سے تعلق تھا ان کا۔ خیر سا کورا آئی کا دل تھا کہ وہ اسے اپنی زبان کا نام دے۔ کزان واجد۔ چاچو مان بھی گئے کیونکہ ان کی نظر میں یہ نام بُرا بھی نہیں تھا۔ پتا نہیں اس چکر میں کیا ہوا کیونکہ ظاہر ہے میں پیدا نہیں ہوئی تھی بٹ آئی گیس کچھ بُرا ہوا ہو گا کیونکہ کسی کو جرات نہیں تھی کہ کیف کو کزان سے مخاطب کریں یا اسے کے ہافو ہونے کا ذکر بھی کریں۔ دیکھ لو دادو چلی گئی مگر ابھی تک ان کی دہشت ہے کہ آج تک کیف کو کوئی کزان نہیں بلاتا مگر گھر والوں کے علاوہ سب اس کو کزان کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کی آئی ڈی 'پاسپورٹ اور کاغذات میں بھی کزان سا کورا نام ہے۔"

"اگر ان کی مرضی ہے کہ وہ اس نام سے پہچانے جائیں تو تم لوگ کیوں زبردستی کرتے

ہو۔ ہو سکتا ہے اس بات پہ وہ تم سب لوگوں کو تنگ کرتے ہو۔" بیڈ پہ بیٹھے وہ کھلے

کھڑکی کی طرف دیکھتی اس سے بولی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ ذکی نے تو اسے کزان بلا نا شروع کر دیا باہر تاکہ اس کی بد معاشیوں

سے بچ جائے لیکن کزان نے تو اسے اور پاگل کرنا شروع کر دیا۔"

"ہو سکتا ہے کہ وہ چاہتے ہو کہ اپنے گھر والوں میں بھی وہ کزان سا کورا کے نام سے جانیں

جائے۔ تم نے کہا نا کہ ان کی امی بھی نہیں ہیں تو شاید ان کو مس کرتے ہو۔ اس لئے

سا کورا نام بھی ساتھ جوڑا۔"

"اس کے ابو بھی نہیں ہے۔ وہ بھی تو کیف سے محبت کرتے تھے۔ پتا نہیں اسے ہمارا

خاندان اور ہمارے طور طریقے بلکہ ہم بھی نہیں پسند جو اس کا خون ہیں۔ جن سے واجد

انکل بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ایٹ لیسٹ واجد نام رکھ لیتا۔"

"سب کی مرضی ہے تشو۔ ہم کسی کی لائف سٹائل کو زبردستی بدل نہیں سکتے۔ تم موجود

نہیں تھی۔ تمہیں کیا پتا کہ کیا ہوا جس پہ وہ یہ حرکتیں کرنے پہ مجبور ہوئے۔ ہر اقدام کی

پیچھے ایک مضبوط وجہ ہوگی۔ کزان کی بھی اپنی ریزن ہوگی۔" وہ ایک دم اپنی زبان

پھسل جانے پر ٹھہر گئی۔

"ہاں تمہیں ابھی تک کچھ کہا نہیں نا اس لئے ایسا بول رہی ہو۔ کہی تم اسے کزان اس لئے

نہیں بلاتی تاکہ تم بچی رہو اس کی شیطانوں سے۔ وہ دن دور نہیں ہے لڑکی جب تمہارا یہ

خیالی غبارہ پھٹے گا۔" صبرینہ ایک دم گڑ بڑا گئی۔

"نہیں تو۔۔ میں بد مزگی نہیں پھیلا ناچاہتی بس۔ ویسے بھی وہ پہلی ملاقات بھول گئی اور
پرسوں جو انھوں نے مفت کی روٹیوں کا کنٹ کیا تھا۔" ایک دم متشمہ کی ہنسی چھوٹ
گئی۔

"تو بہ تم کیسے بچوں کی طرح روئی تھی اور کیف پہلی دفعہ شاک میں چلا گیا اور اس روٹیوں
کی کنٹ کو دل پہ نہ لینا۔ یہ تمہارا بھی گھر ہے۔ بعد میں بھی بکو اس کرتا رہے گا اور اب
شاید تمہیں تنگ بھی کرے اگر ایسا ہوا تو تم نے سیدھا میرے پاس آنا ہے۔" اس کی
بات پہ صبرینہ ہنس پڑی۔ متشمہ اسے گھورنے لگی۔
"تمہیں لگتا ہے میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

"آج تک کوئی کزان کا کچھ بگاڑ سکا ہے؟ میں ویسے حیران ہوں ایک طرف تم کہہ رہی ہو
کہ تمہاری دادی جان سخت تھی دوسری طرف کزان کی ایسی مسلسل حرکتوں پہ وہ آج

تک گھر سے نکالے نہیں گئے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ سب انہیں برداشت کرتے رہے۔"

"کیف سترہ سال کا تھا جب وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ پتا نہیں کہاں رہتا تھا مگر ٹھیک تھا کیونکہ ہر ہفتے ضرور چکر لگانے آتا تھا۔ اس طرح سے ہم سب کو تو وہ سیٹل ہی لگ رہا تھا۔ بعد میں پتا چلا کہ ایک بڑے سے گیراج میں کام کرنے لگا ہے۔ ساتھ یہ اس نے تین دوستوں کے ساتھ ایک فیلڈ کرائے پہ بھی لے لیا۔ اکیس سال کا تھا تو پھر واپس آ گیا۔ پتا نہیں ان لڑکوں سے پنکالے لیا تھا۔ بڑا تماشا ہوا تھا۔ دادی جان تو چاچو کا حصہ کیف کو دینے سے انکاری ہو گئی پھر پتا نہیں کیف نے کیسے اپنے نام کروالیا پھر کیف جیل بھی چلا گیا تھا۔" اس کے آخری بات پہ صبرینہ کا دل حلق میں آ گیا۔ اپنے تاثرات پہ قابو پاتے ہوئے ہلکی آواز میں بولی۔

"وہ کیوں؟" متمشہ نے توجہ نہ دی اس کا لہجہ زرا کانپ بھی گیا۔ ایسا کیا کرتا تھا کز ان۔

"دو ہفتے بعد واپس آگیا تھا۔ یار جس فلیٹ سے اسے نکالا گیا تھا۔ وہاں اس فلیٹ میں اس

کے تین دن بعد آگ لگ گئی۔ اس وقت دو افراد موجود تھے اور کافی ڈیمج ہوا تھا لیکن اللہ

کا شکر بچ گئے۔ تحقیق سے پتا چلا کہ یہ آگ لگوائی گئی تھی۔ سب کو کیف پہ شک ہوا اب

تمہیں پتا نا اس کی حرکتوں کا کچھ نہ بھی کیا ہو پھر اس کی طرف دھیان جائے گا۔ بہر حال

ثبوت نہیں ملے اور دادی جان نے اپنے اثر و سوخ سے نکال ہی لیا اور کیف کو زبردستی

اپنے گھر لے آئی۔"

"وہ دادی جان کی بات مانتے تھے۔"

"دادی کی جان تھی اس میں مگر وہ سب سے زیادہ دادی کو پریشان کرتا تھا۔ پتا نہیں کیسے

مانا کیف واجد کے راز کیف واجد کو ہی معلوم ہے کیونکہ جتنا مجھے معلوم ہے اس کے

بارے میں اتنا ہی سب کو پتا ہے خیر ہم اس کے بارے کیوں اتنی تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔ جنات کے بارے میں بات کرو تو جنات نازل ہو جاتے ہیں۔ " صبرینہ اس کو آنکھیں دکھاتے ہوئے ہنس پڑی۔ متشمہ کی بات سچ نکلی کیونکہ اسی وقت کزان صبرینہ کا دروازہ بنانا کیے کھول کر آیا۔ صبرینہ اچھل پڑی لیکن خود کو سنبھالتے ہوئے وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"کیا ہوا اپنا کمرہ نہیں پسند آرہا جب دیکھو یہاں ہی مری پڑی رہتی ہو۔" وہ اس وقت بلیو جینز اور گرے لانگ شرٹ میں ملبوس تھا۔ اس کی ہلکی سی شیو بڑھی ہوئی تھی۔ کالی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی جب کے ہونٹوں پہ دلشکن تبسم۔ بکھرے بالوں میں بھی وہ اونچا لمبا اس کے چھوٹے سے کمرے میں چھایا ہوا تھا۔

"جی مجھے اپنا کمرہ بہت پیارا ہے اور میں ہر گز تمہیں اپنا کمرہ نہیں دوں گی۔ اب اپنے بھوتی کو ہٹاؤ سارا موڈ خراب کر دیا۔" کزان نے آگے بڑھ کر اس کا ہیر کیچ اُتار ااور دور اس طرف پھینکا۔ متمشہ نے اسے خنخوار نظروں سے دیکھا۔

"شکر کرو تمہیں نہیں پھینکا میں نے۔ کزان ک زالفن۔ اس کو جوڑ کر ہوتا ہے کزان !! اتنا مشکل بھی نہیں ہے میرا نام۔ میرا موڈ بہت اچھا ہے شکر مناؤ۔" صبرینہ اسے دیکھنے لگی جو متمشہ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پھر متمشہ کو دیکھنے لگی پھر ایک دم اپنے اندر ابھرتی ہلکی سی جلن کو روکا۔ بہن ہے وہ اس کی۔

"اب تمہارا رشتہ تمہ ہو گیا ہے۔ اس گھر کی مہمان ہو۔ اس لئے سامان باندھنے کی تیاری کرو اور دفع ہو جاؤ۔"

"تم کیوں نہیں دفع ہو جاتے کیف !!!"

"کزان!!!!!!" وہ اس سے اونچا بولا۔

"کیف کیف کیف!!!!"

"کزان!!!!!!!"

"کیف واجد کیف واجد یہی ہو تم کیف کترینہ کیف کے باپ!!!! کیف!!!!"

"ٹھیک ہے بھئی میں یہ خوبصورت ڈیور کا پرفیوم لے جاتا ہوں۔ کسی حسینہ کو دے آؤں گا

۔ پر میشن لینے آیا تھا مگر اب جارہا ہوں۔"

کزان نے پیچھے کی جیب سے مہنگا ترین ڈیور کا پرفیوم نکالا جو سیف نے اس کے لئے

بھیجا یا تھا۔ متشمہ نے بڑی مشکل سے چھپایا تھا اس کو کیسے مل گیا۔ وہ تیزی سے اُٹھی۔

صبرینہ کا بھی منہ کھل گیا۔

"کیف میرا مطلب کزان میرے بھائی یہ مجھے واپس دو۔"

"کیا مجھے سُنائی نہیں دیا۔" متشمہ اسے جھپٹنے لگی۔ کیف پھرتی سے بھاگا۔

"ساکورے تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

"کس بات پہ ہنس رہی ہو؟" پھولوں کی تنے کو کاٹتے ہوئے وہ پرسوں کے واقعے کو سوچ رہی تھی جب کزان اس کا گفٹ چُرا کر بھاگ گیا تھا تو پھر پتا نہیں کتنے پیسے لیکر اسے واپس کیا تھا۔ تو بہ تھی اس بندے کی۔

"پرسوں ہی تمہیں لوٹ کر گیا ہے وہ اور تم ابھی اسے پیسے دینے کی بات کرتی ہوں۔"

"ہاں یہ بات تو میں نے سوچی نہیں۔ بہت ہی کوئی ڈیش آدمی ہے۔ آج یہ کچھ نہ کچھ کرے گا۔ میں اپنی ڈیٹ خراب نہیں کرنا چاہتی۔ کیا کروں جو آج کا دن اس کا دھیان میرے سے ہٹ جائے۔" صبرینہ نے کندھے اچکائے۔

"صوبوتا ونا میں کیا کروں؟"

"میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم بس احتیاط کرو۔ یہاں ادا جان سے کہہ کر اسے کسی کام پہ لگوالو

۔"

"ہاں جیسے وہ ادا جان کی بات سُن لے گا۔ اس گھر میں کوئی بھی ایسا فرد موجود نہیں ہے

جس کی کیف بات مانے۔ الٹا وہ اور دماغ خراب کرے گا۔ چچی الماس نے۔۔۔" وہ

دونوں بولنے لگے جب کسی شور پہ وہ چونکے۔ صبرینہ اور وہ تیزی سے اُٹھ کر باہر کی

طرف آئے تو ان دونوں کے منہ کھل گئے۔ ذکی اور اس کے تین دوستوں کے سروں

پہ انڈے گرے ہوئے تھے۔ اور جگہ جگہ پہ بھی انڈے گرے ہوئے تھے ان دونوں

نے اس طرف دیکھا۔ جہاں وہ انگریزی میں اس شخص کو سنا رہے تھے اور وہ کھڑکی پہ بیٹھا

مسکراتے ہوئے سگریٹ منہ سے نکال کر بولا۔

"اب تم لوگوں نے میری ہارلی کو بُری نظر سے کیا اگر آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو تم لوگوں کا حشر کروں گا۔ اب دفع ہو۔"

"کزان!!!! یورگناپے دس!!!!" ذکی کا دوست ڈریک زور سے چلایا۔ کزان نے اسے انگلی دکھائی۔

"ہاں ہاں ہو سپیٹل جب بھیجوں گا تو خرچہ میرے اوپر اؤکے۔ چلو جاو اس سے پہلے تم لوگوں کی سمیل پورے کمیونٹی میں پھیل جائے۔"

"اومانی گاڈیہ آدمی کیا پاگل ہے اگر چچی کو پتا چلا ان کے گھر کے سامنے اور ان کے بیٹے کا کیا حشر کیا تو وہ تو سر آسمان پہ اٹھالیں گی۔" صبرینہ افسوس سے ان جاتے ہوئے لڑکوں کو اور پھر سامنے مسکراتے ہوئے کزان سا کورا کو دیکھ رہی تھی۔ متشمہ سُرخ چہرے سے چیخ کر کزان کو سُنانے لگی کہ صبرینہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

"میری بات سُنو۔ جلدی سے تیار ہو اور جاو۔ میں نہیں چاہتی تمہاری ڈیٹ واقعی خراب ہو۔"

"بھاڑ میں گئی ڈیٹ۔ اس شخص کا میں اب سر پھاڑ دوں گی۔ جینا حرام کر دیا ہے۔ اس کو سمجھ کیوں نہیں آتی۔ کیوں کرتا ہے ایسے؟"

جاننا صبرینہ بھی چاہتی تھی مگر ابھی یہ وقت نہیں تھا۔ کچھ بھی کر کے کزان کو مزید تماشہ کرنے سے روکنا ہو گا۔

"میری بات سُنو تشو!! اس کو سامنے سے صاف کرتی ہوں اس سے پہلے چچی دیکھیں۔ تم جلدی سے تیار ہو جاو۔ جاو سیف بھائی یا ان کی سسٹر کو کہنا تمہیں قریب کسی پارک سے پک کر لیں۔"

"مگر۔۔ ایک کام کرو تم کزان کی توجہ دوسری طرف کیوں نہیں کرتی؟" صبرینہ تو ساکت ہو گئی۔

"میں! ممم میں کیسے ان کا دھیان بٹا سکتی ہوں۔ میری تو کبھی بات نہیں ہوئی۔"

"!!! Exactly"

"تمہیں ویسے بھی کچھ نہیں کہے گا۔ میں تب تک یہاں کا کچھ کرتی ہوں پھر تیار ہو کر نکلتی ہوں۔ پلیز پلیز۔ وہ سچ میں تمہیں کچھ نہیں کہے گا! اگر مجھ سے پیار کرتی ہو تو جاو اوپر!" صبرینہ کے چہرے پہ بے بسی آگئی۔

"اچھا! کچھ کرتی ہوں۔" متشمہ نے اسے جلدی سے گلے لگا کر پھر اسے دھکا دیا۔

صبرینہ نے اسے گھورا پھر اوپر دیکھا جو کہ کب کا اندر چلا گیا تھا۔

"جی خالا۔ جی سب کچھ ٹھیک ہے۔ منشمہ نکلنے لگی ہے اور ادا جان لائبریری گئے ہیں۔"

نہیں کہہ رہے تھے دیر سے آئے گے پتا نہیں اپنے دوست سے بھی ملنا تھا جو جرمنی سے

آئے ہیں جی وہ کمرے میں ہیں۔ نہیں ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ میں کہاں جاؤں خالا؟"

"کہی بھی چلی جاؤ۔ گھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔ تمہیں تو پتا ہے نا الماس کی نظریں کیسی

ہیں۔ اوپر سے کزان کی حرکتیں بھی اتنی عجیب ہیں۔ سمجھ آرہی ہے نا چندا میں کیا کہنا

چارہی ہوں؟" خالا کی نرم آواز پہ وہ سر ہلا کر بولی۔

"ٹھیک ہے خالا۔ میں ٹیسکو چلی جاؤں گی۔"

"پیسے چاہیے ہو تو منشمہ کو کہنا۔ میرا کمرہ تو لاک ہے۔ چابی بھی ساتھ لیکر جانی پڑی تمہیں

تو کزان کا پتا ہے نا اوپر سے منشمہ کی لاپرواہیاں مجبور کر دیتی ہیں۔"

"نہیں نہیں خالا میرے پاس اپنا کارڈ ہے۔ بس گھر میں کچھ چاہیے ہو تو وہ بتادیں۔"

"دیکھ لو آج کل تو بچن تم نے ہی سنبھالا ہے۔ ادا جان سے پوچھ لینا۔ اچھا میرا بچے۔ خیال

رکھنا اپنا۔ کزان تب تک نکل جائے گا تو آجانا نہیں تو پھر نائلہ کے پاس جلی جانا۔"

"ٹھیک ہے خالا۔" خالا سے تین چار سکینڈ بات کی اور پھر فون بند کر کے دیکھا تو متشمہ

کو جو جوائنٹ واش روم سے تیار ہو کر نکلی 'بلیک پینٹ اور لانگ بیج سویٹر میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا مئی سے بات ہو گئی؟" وہ چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آئی جہاں وہ ایک ہی

صوفے پہ بیٹھی کھلے دروازے سے کزان کے دروازے اور اس واش روم کے دروازے

پہ نظر لگائی چیک کر رہی تھی کہ متشمہ کی تیاری میں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ اس کے خالا اور خالو

دونوں برمنگم کسی رشتیدار کی شادی ایڈنڈ کرنے گئے تھے اور ان کی واپسی تین دن بعد ہی

تھی۔

"ہاں خالانے مجھے کہی جانے کا کہا۔ کیوں گھر میں کوئی نہیں ہے۔"

"لیکن تم کزان کو کیسے رو کو گی پھر؟ ایک تو می بھی ناپتا نہیں اپنی دیوارنی سے ڈرتی کیوں

ہیں۔"

"آہستہ!" ایک تو یہ متشمہ کی آواز بہت اونچی ہوتی ہے۔

"یار کزان الو کا ڈیش ضرور ہے مگر اس طرح کا آدمی نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے می ڈر

جاتی ہیں۔" صبرینہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہ اس طرح کا آدمی ہے؟" متشمہ نے اپنا دراز کھولا اور اسے

دیکھا۔

"کس طرح کا او ہو!! تم بھی پتا نہیں کیا سمجھ بیٹھی۔ یہ جو ہمارے سامنے لڑکیوں وغیرہ

کا ذکر کرتا ہے یہ بس ادا جان کو چڑانے کے لئے۔ فلرٹی ہونے کا دکھوا کرتا ہے اگر واقعی

فلرٹ کرنے والا ہوتا تو اب تک تم بچی ہوتی؟" صبرینہ کے دل میں پھول کھل اُٹھے۔
کیا واقعی کزان سا کورا ایسا شخص نہیں ہے۔

"اور اس غریب مکینک کے ساتھ کون ٹکے گا۔ ہو نہ ہمارے پیسے چڑا کر تو یہ اپنا پیڑول
اور فضول چیزوں کا خرچہ کرتا ہے۔ مزے کی بات بتاؤں عقیل بھائی جو دیکھنے میں شریف
لگتے ہیں ان کی بھی زندگی میں دو لڑکیاں آئی تھی جبکہ کیف واجد کی زندگی میں ایک بھی
لڑکی نہیں آئی۔" وہ ہنس پڑی جیسے بہت ہی شرم کی بات ہو جبکہ صبرینہ کو یہ بات اتنی
زیادہ اچھی لگی کہ اب اس کی نظریں سامنے اپنے اور اس کے دروازے کی طرف گئی۔
"ویسے اس کی خاموشی اور کمرے میں بند رہنا عجیب لگ رہا ہے۔ چیک تو کرو کہ کر کیا رہا
۔ خیر نہ ہو میں جاؤں تو اوپر سے کچھ پھینکے یاد ہے جس دن میں نیا ہیر کٹ ہوا تھا اس نے
کیا کیا تھا!!" وہ دن وہ کیسے بھول سکتی تھی۔ اس دن متشمہ کے لئے بُرا لگنے کے باوجود

بھی وہ کتنا کھل کر ہنسی تھی۔ متشمہ نے بڑے شوق سے بوب کٹنگ کروائی تھی ہلکے سے
بینگنز میں وہ بے تحاشا پیاری لگ رہی تھی لیکن بیرا غرق کرے کزان سا کورا کا۔ جس کی
شاطر نگاہوں سے دور سے آتی متشمہ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ فل تیاری میں بیٹھا ہوا تھا۔ شاید
اسے خبر ہو گئی تھی کہ یہ کٹنگ کروانے گئی تھی۔ جیسے ہی متشمہ دروازے کے قریب پہنچی
کزان سا کورانے ڈبے کو الٹا کیا اور سارا کچڑا بیچاری متشمہ کے سٹائل ہوئے بالوں پہ پھینکا۔
اس دن جو ہنگامہ ہوا کہ سب نے کزان کی ایک سے ایک بجانے کے باوجود ہنسی چھوٹ
گئی۔

"تم جاو اس کا دھیان بٹاو میں تب تک نکلتی ہوں۔"

"لیکن مجھے اپنے پھول بھی دیکھنے ہیں۔"

"بعد میں دیکھنا !!! ابھی جاو۔"

"اُف تشو کزن تمھارا! سنبھالو میں اسے۔" صبرینہ تیزی سے اُٹھتے ہوئے آہستگی سے بولی۔

"وہ تمھارا بھی کزن ہی ہے۔ چلو جاو۔ ایک کام کرنا اس کی ہارلی کی تعریف کرنا یا اس رائیڈ لینے کی ریکویسٹ کرنا۔ خوش ہو جاتا جب کوئی اس کی ہارلی کی تعریف کرے۔"

"میں نے تو اب تک تم لوگوں کے منہ سے اس بانیک کی تعریف نہیں سنی۔" ایک دم فون ٹیبل پہ بجا تو وہ دونوں ایسی اچھلی جیسے کزان ان کے سامنے واقعی نمودار ہو گیا ہو۔

"توبہ اس کی دہشت۔ سیف کا فون ہے تم جاو!!! " صبرینہ بنا سوچے سمجھے اس کے دروازے کی طرف گئی اور ناک کرنے لگی جب اس نے تیزی سے متشہمہ کو نیچے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا اسی پل اس نے تیزی سے دستک دی۔ کمرے میں اونچا راک میوزک لگا ہوا تھا۔ صبرینہ نے ایک بار پھر تیزی سے دروازے پہ دستک دی۔ بس اس کا دھیان

اپنی کھڑکی کی طرف نہ جائے۔ وہ ایک بار پھر دروازے پہ ہاتھ مارنے لگی جب کسی نے دروازہ کھولا اور اس کا ہاتھ کزان کے سینے پہ گیا اور اسی سکینڈ اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے جس کو اس نے مٹھی میں تبدیل کیا۔ کزان کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔ ابرو اوپر کیے وہ بولا۔

"رو کی؟"

"ام کزان! آپ فری ہیں؟" اس نے بامشکل ہی اپنے زبان کو لڑکھڑانے سے روکا اور ہلکی سی مسکراہٹ دیتے ہوئے کزان کو دیکھا جو بلیو سویٹر اور بلیور پڈ جینز میں اپنے سیاہ جیٹ بلیک بالوں اور اپنے خوبصورت مخلوط نسل کے نقوش میں اس کو بلبش کرنے پہ مجبور کر گیا۔ کزان کے ماتھے پہ بل آئے اس نے سر تا پا اس لڑکی کو دیکھا جو بلیک جینز اور گرے شیفون شرٹ میں اپنے ہیزل براؤن آنکھوں اور اپنی گندمی رنگت میں کھلا ہوا

گلاب لگ رہی تھی۔ اس کے شاہسبوت بھورے بال ڈھیلی سی گلاب کی پھولوں والی
پونی میں بندھے ہوئے تھے۔ کزان نے اپنی گھڑی کو دیکھا پھر اسے۔

"ہاں ہوں تو بڑی مگر تم بولو۔" اب صبرینہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا بولے۔

"وہ۔ ام میں نے۔۔ آئی مین۔"

"میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گا روکی۔" وہ شاید اس دن کے حوالے سے یہ بات بولا۔

صبرینہ کو شرمندگی ہوئی۔ وہ اتنا برا نہیں تھا جیسے سب اسے سمجھتے تھے۔

"ڈرپوک انسان میری خوراک نہیں ہیں۔" اب صبرینہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس

کی آنکھوں میں کچھ گزرا تھا۔ جسے صبرینہ نے پکڑ لیا۔

"کہو کیا کہنا ہے۔ کیا اس بڑھے نے مجھے بلانے کے لئے بھیجا ہے؟" ادا جان کو اس

طرح مخاطب کرنے پر صبرینہ کا منہ کھل گیا۔

"آپ آپ اتنے بد تمیز کیوں ہیں؟" وہ یہ بات کبھی اس کے منہ پہ نہ کہتی مگر کزان کا

انداز ہی ایسا تھا۔ کزان کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ آئی۔

"اب بڈھے کو بڈھے نہ کہوں تو کیا نوجوان بلاؤں؟"

"وہ آپ کے دادا ہیں۔ ایسے کون بلاتا ہے۔"

"کیا وہ سامنے ہیں؟ کیا ان کے منہ پہ میں نے بولا ہے؟ اگر بولا بھی ہے تو تمہیں کیا فرق

پڑتا ہے۔ تمہارے دادا کو تو میں نے بڈھا نہیں بلایا۔"

"مگر بزرگوں کا احترام ضروری ہے چاہے وہ آپ کے رشتے دار ہو یا نہ ہو۔"

"یہ ٹھیکہ تم نے اٹھایا ہو گا روکی۔ ہم جیسے بندے ایسی فار ملیٹی میں نہیں پڑتے۔ اگر

ہو گیا تو اب میں جاؤں یا کچھ اور بھی کہنا ہے؟" اس سے پہلے وہ پیچھے ہو کر دروازہ بند کرتا

۔ صبرینہ تیزی سے بولی۔

"آپ ایک بے جان چیز کو اتنی عزت دیتے ہیں اور جان دار لوگوں کا اتنا ذلیل ایسا کیوں؟" کزان نے ٹھہر کر اسے دیکھا پھر اس کے قریب آیا۔ صبرینہ ایک دم پیچھے ہوئی۔ وہ اور قریب آیا۔ صبرینہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ ایک دم وہ اپنے دروازے کے ساتھ لگی۔ کزان نے جھک کر اسے دیکھا۔

"یہ منشمہ میڈم نے اپنی زبان اُدھار میں دی ہے؟" صبرینہ کی سانسیں تھم گئیں۔ اگر منشمہ یہی ہوئی اور اس نے ان دونوں کو ایسا دیکھا وہ کیا سمجھے گی کہ دھیان بٹانے کے لئے یہ کیا کر رہی ہے۔ اللہ کرے چلی گئی ہو۔ پلیز!!!!

"نہیں تو۔" اس نے ہلکی سی آواز میں کہا۔

"جان دار لوگ عزت کے حقدار نہیں ہے۔" کزان نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"اور رہی بے جان چیزوں کی ان سے بڑا ہمدرد اور ہم راز کوئی نہیں۔" صبرینہ نے

کزان کی بادامی شپ میں موجود کالے نینوں کو دیکھا۔

"کیا ہارلی ڈیوڈسن بھی ان میں سے ایک ہے۔" کزان ایک دم کسی ٹرانس سے نکلا اور

ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا ذکی نے تمہیں کوئی پیسے دیے ہیں؟"

"یہ ذکی کہاں سے آگیا؟" کزان تیزی سے کمرے کی طرف گیا۔ صبرینہ نے اسے

روکنے لگی اور ایک دم اس کی چیخ نکلی جب کزان نے پھرتی سے اپنی کھڑکی سے چھالانگ

لگائی۔ وہ ایک دم تیزی سے کھڑکی کی طرف جھکی تو اس کی جان میں جان آئی وہ صحیح

سلامت ایک دم کھڑا ہوا اپنے گیراج کی طرف گیا۔ جہاں اس کی ہارلی تھی۔ وہ سمجھا شاید

ذکی نے بدلہ لینے کے لئے اس کو بھیجا ہے۔ وہ کھڑکی سے پیچھے ہو کر جانے لگی جب اسی لمحے چچی الماس باہر آئی۔

"بات سُنو لڑکے !!! " پھر اس نے دیکھا کزان چچی کو اگنور کیے جانے لگا تو چچی الماس سامنے آئی۔

"تم نے ذکی اور اس کے دوستوں کے اوپر انڈے کیوں پھینکے؟"

"کیوں نیچے پھینکے چاہیے تھے؟ یا پھر سیدھا ان کے منہ پر جو اوپر سے پھینکنا آپ کو پسند

نہیں آیا۔" یہ آدمی بھی نا۔

"تمہارا بد تمیز لہجہ سب برداشت کرتے ہونگے مگر میں بالکل نہیں کروں گی کیف !!!"

ابھی چل کر ذکی سے معافی مانگوں۔ "کزان نے ادھر ادھر دیکھا۔

"او تو آپ مجھے کیوں کہہ رہی ہیں کیف سے جا کر کہیں۔ میں کزان ہوں بھلکر آئی۔"

کزان سا کورا!!!! "سا کورا پہ اس نے خاصا زور دیا۔"

"زبان سنبھالو آج ہی میں تمہارے تایا اور دادا کو اکھٹا کرتی ہوں اور تمہارا بوریا بستر باہر

پھینکنے کا بندوبست کرتی ہوں۔ بہت کر لی تم نے منمائی۔"

"شوق سے کیجیے ویسے بھی آپ کی شکل دیکھ کر میرے ویسے بھی بُرے دن چل رہے

ہیں۔" وہ مزید چچی الماس کی سُنے بغیر اندر کی طرف بڑھا۔ وہ اس کے اندر آنے پر تیزی

سے باہر آئی۔ اس نے دیکھا کزان دروازہ بند کر کے اوپر آنے کے بجائے سیدھا لاونج کی

طرف گیا۔ صبرینہ نیچے آئی۔ اس نے ڈرائینگ روم میں جا کر شیشے سے دیکھا چچی الماس

اندر چلی گئی تھی۔ شکر وہ اندر نہیں آئی۔ وہ اب لاونج کی طرف گئی۔ جہاں سلائیڈنگ

ڈور سے کزان لان کی طرف گیا۔ صبرینہ اس کے پیچھے گئی۔ اس نے دیکھا۔ اب کزان

کچھ کرے گا۔ ان کا اور چچی الماس کا لان بالکل جڑا ہوا تھا بس ساتھ میں پارٹیشن ہوئی وی
تھی جہاں پہ ایک دروازہ بنا ہوا تھا جو عموماً گھلار ہتا تھا لیکن آج بند تھا۔ اس نے کزان کو ان
کے لان کی طرف نظریں ٹکائے دیکھا۔ اگر اس نے کچھ کیا تو یہ واقعی گھر سے نکالا جائے
گا۔ کزان سامنے پڑے فٹ بال کی طرف گیا۔ وہ تیزی سے اس کے سامنے آئی۔

"یہاں فٹ بال کھیلنا لاؤ نہیں ہے کزان۔"

"کیوں؟ اب مجھے اپنے گھر میں کھیلنے کے لئے تم سے اجازت لینے پڑی گی روکی۔"

"نہیں آپ کھیلیں ضرور کھیلیں مگر وہ دراصل میں نے نئے پھول لگائے ہیں۔ جو ضرور

آپ کی اس کک کا بُری طرح شکار ہو نگئیں۔ بس ان کو زرا بڑھنے دیں پھر میں ان کو پوٹ

میں ڈال دوں گی۔"

"مجھے گھنٹہ فرق نہیں پڑتا تمہارے بیکار پھول اُگتے 'مرتے ہیں۔ ناوائف یو ایکسیوز می

--"

"خبردار!!! " ایک دم صبرینہ کا لہجہ زرا سخت ہوا اور ایک دم اسے احساس ہوا۔

"ایم مین میرا مطلب ہے کہ آپ باہر کھیل لیں۔ میں اصل میں پھولوں کے معاملے

میں بہت حساس ہوں۔ پوز سیو بھی کہہ لیں۔ سوری مائنڈ مت کیجیے گا۔ " ایک دن میں

اس نے کزان سے کتنے بات کر لی۔ بات کو چھوڑا اس کو روکنے کی بھی ہمت پتا نہیں کیسے

آگئی۔ کزان نے اس کو پھر سامنے لان میں بے تحاشا رنگ برنگے پھول دیکھے جو ان چھ

مہینے میں ایک الگ ہی نظارہ پیش کر رہا تھا۔ بہت کچھ تبدیل ہو گیا تھا اس لڑکی کے آنے

سے مگر وہ یہ چیز آج نوٹس کر رہا تھا۔

"تمہیں پھولوں سے عشق ہے؟" کزان کے اس سوال پہ اس کے چہرے پہ بڑی معصومیت بھری مسکراہٹ آئی۔

"پھولوں سے کسے عشق نہیں ہے؟ ان کی مہک میں ایک سکون ہے۔ آپ کے لئے آپ کی ہارلی آپ کو خوشی دیتی ہے جبکہ مجھے میرے پھول۔" کزان نے اس کی آنکھوں میں بڑی معصومیت محسوس کی پھر سر جھٹک کر بولا۔

"نفرت ہے مجھے۔" ایک دم وہ اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کس چیز سے؟" اس کی ہر نی جیسے آنکھیں ایک دم کانپ گئی۔ کہی وہ پھولوں سے نفرت کرنے کی بات تو نہیں کر رہا تھا۔

"اس بے بی ایلینٹ سے۔" اس نے سامنے والے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ صبرینہ کا منہ کھل گیا اور ایک دم اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے کزان!"

"کیا بے بی کے بجائے ہاتھی کی اماں صحیح رہے گا۔" صبرینہ نے اپنی ہنسی روکی۔

"اتنی دفعہ اسے گرانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا جادو گر نی ہے ایک نمبر کی

۔" صبرینہ کچھ کہنے ایک دم کزان کا فون بجا۔ اس نے جیب سے نکالا۔ ایک دم اس کے

ہاتھ پہ بل آئے۔ وہ فون کانوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"سا کورا سپیکنگ! ---" پھر وہ گھوم کر فون پہ کسی کی بات سُننے لگا۔ صبرینہ کی جان

میں جان آئی دو حرکتوں سے روک کر وہ خود کو اس کامیابی پر داد دینے لگی۔ کزان کی

چوڑی پشت کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر چل پڑی۔ جو شخص اس سے بات کرنے سے گریز

کرتا تھا نہ صرف اس نے اسے مخاطب کیا بلکہ چچی الماس کی برائی بھی کی حالانکہ یہ خاص

بات نہیں تھی لیکن صبرینہ کو کیوں اچھا لگا۔ ایک دم دھیان تشمہ کی طرف گیا اس کے

بعد خالا کی بات یاد آئی۔ خالا کو پتا چلا تو کتنا بُرا لگے گا۔ وہ کزان پہ ایک نظر ڈالے چلی پڑی
۔ کزان نے اسے جاتے ہوئے دیکھا پھر اس کے نئے گلابی رنگ کے پیونیز کی طرف
نظریں گئیں۔ وہ ان کو گھورنے لگا پھر ایک دم تیزی سے جا کر اس نے مٹھی میں لیا اور
کھینچ کر پرے پھینکا۔ پتا نہیں کیا وجہ تھا کہ وہ اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کھل کر نہیں
کر سکتا تھا۔ جب جب وہ لڑکی یہاں موجود نہ

ہوتی تب تب وہ ایسی پھولوں کو توڑ کر یہاں تو کہی پھینک آتا تھا یا ان کو کچل کر چلا جاتا تھا۔
وہ جانتا تھا وہ لڑکی اداسی کے بجائے ان کو خاموشی سے دیکھتی پھر انہیں چُن کر لے جاتی
تھی لیکن کبھی کسی سے شکایت نہیں لگاتی تھی۔ شاید وہ اس کی حرکت سمجھ کر چُپ
ہو جاتی ہو یا پھر ذکی اور اس کے دوستوں کے کھیل کے دوران یہاں بال آنے پر خراب

ہو جانے کی وجہ سمجھ لیتی ہو۔ وجہ جو بھی ہو۔ اسے کیا جو وہ سوچے لیکن اسے پھول نہیں
پسند تھے۔ ان کو ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھا۔

صبرینہ بیگ کندھے پہ لٹکا کر سلائیڈنگ ڈور بند کرنے لگی کہ ایک دم ٹھہر گئی۔
سلائیڈنگ ڈور کھول کر اس نے دیکھا کسی نے اس کے پیٹریز کو بڑی بے رحمی سے توڑ کر
دور جا کر پھینکا تھا۔ اس نے ارد گرد دیکھا پھر گہرا سانس لیا جھک کر اس نے پانچ پونیز
اٹھائے اور اپنے ہتھیلی میں ان پھولوں کو دیکھنے لگی پھر اس نے بیگ کھول کر اس میں ڈالا۔
کزان!

مجھے معلوم ہے تمہیں پھولوں سے نفرت ہے مگر میں حیران ہوں اس طرح کا کھلم کھلا
اظہار تم سب کے سامنے کرتے ہو مگر میرے سامنے کیوں ٹھہر جاتے ہو۔ ایسی کیا وجہ

ہے جو تمہیں روکتی ہے۔ کیا میں تمہاری لئے اہم ہوں یا پھر ایک اجنبی جس کے سامنے
اظہار کرنے سے تم جھجھک اٹھتے ہو۔ نہیں تم ایسے نہیں ہو لیکن تم نے پھولوں کے
 بجائے پھر چچی کا نام کیوں لیا۔ تم رُکے کیوں۔ بہت سے سوال ہیں مگر یہ سوال ضروری
ہے۔ تم میرے لئے کیا محسوس کرتے ہو؟ کیوں اس سب سے میں غلط فہمی میں مبتلا
ہو رہی ہوں۔ " گھر آ کر اس نے خط لکھا اور اس میں پانچ پیونیز رکھے جن کو کزان نے
توڑے تھے اور کاغذ کو اس کے اوپر سے ڈھانپ کر اس نے بیگ میں رکھا۔ وہ اب کھلی
کھڑکی میں اس شور کے منتظر تھی۔ اب وہ کزان کے سامنے چُپ نہیں رہے گی۔

آتش دلم

قسط نمبر دو

ثمرین شاہ۔

"مجھے اتنی دور یہاں پیدل گھسیٹ کر تم یہ بتا رہی ہو کہ تم دونوں کو ملنے کا موقعہ ہی نہیں

ملا!!! بس کال آئی اور وہ چلے گئے اور تم وہاں اتنی دیر کیا کرتی رہی۔" کزان گھر سے چلا

گیا تھا۔ اس کے ٹیسکو واپس آنے پر بھی وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ ادا جان بھی ابھی تک

نہیں آئے تھے۔ وہ سارا سامان سیٹ کر کے دوبارہ اپنے چھوٹے سے گارڈن کی طرف

گئی کہ کہی کزان نے پھر سے مزید کچھ کیا ہو گا مگر ایسی کوئی بات نہیں تھی سوائے ان

پانچ پھولوں کے باقی سب کچھ ویسے کا ویسا ہی تھا۔ دوسرے پار اسے چچا عارف اور چچی

الماس کی آوازیں آرہی تھیں اکثر وہ اس پہر لان میں بیٹھ کر چائے پیا کرتے تھے۔ چچی

الماس ہمیشہ کی طرح کزان سا کورا کو کوس رہی تھی اور اپنی بھڑاس اپنے خاوند سے نکال

رہی تھی جو کہ بڑے خاموشی یا پھر بیزاری سے سُن رہے تھے جو کہ اب اس سب سے عاجز ہو چکے تھے۔

"میں آپ کو بتا رہی ہوں جس طرح میرے بچوں کی شادی اس کی وجہ سے نہیں ہو رہی یہ اس منہ کی بھی شادی نہیں ہونے دے گا۔ ہونہ زیتون تو ایسے مطمئن ہے جیسے کہ وہ ہافو لڑکا کچھ نہیں کرے گا۔ بس میں تو منتظر ہوں۔ دیکھنا ابوجی کو بھی پتا چلے گا نا جب ان کی لاڈلی پوتی کی منگنی ٹوٹے گی۔ میری بچی تو ان کو نظر آتی نہیں۔ میرا عقیل تو اب شادی کا نام سنتے ہی بھڑک اٹھتا ہے کہتا ہے جب تک یہ منحوس ہے تب تک بھول جائیں اس گھر میں خوشیاں آئے گی۔" توبہ بہت ہی بھڑکی ہوئی تھی چچی الماس۔

"سوچ سمجھ کر بولا کریں الماس بیگم۔ مت بھولیں بیٹی والی ہیں آپ۔ اللہ نہ کریں کہ متمشہ کا رشتہ ٹوٹے۔ دوسرے کی خوشی سے جلنے کُڑنے کے بجائے اپنے توجہ دیں۔

قسمت میں لکھا ہو گا تو ہو جائے گی شادیاں۔ " اس کے بالنسبت چچا عطف بڑے سمجھداری سے بیگم کو سمجھاتے ہوئے بولے۔

"توبہ میں نے کب کہا ہے۔ میں تو اس لڑکے کے ارادے سے آپ کو آگاہ کر رہی ہوں۔

آج تک کوئی کام ڈھنگ کا ہوا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے اس نے ذکی اور اس کے دوستوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ " صبرینہ مزید ان کی باتیں سنتی اس دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ تیزی سے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے دیکھا تو حیرت سے بولی۔

"تم اتنی جلدی واپس آگئی تم نے کافی دیر سے نہیں آنا تھا۔ " منشمہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"وہ گھر پہ ہے کہ نہیں؟ ادا جان تو اب تک نہیں آئے نا۔"

"نہیں وہ نہیں ہیں اور ادا جان تو شاید بہت لیٹ ہی آئے۔ کیا کزان نے کچھ کیا ہے؟"

اس چچی کی باتوں کے ساتھ کزان کی نیچر کا خیال آیا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"چلو کہی چلتے ہیں۔ اس نے اب گھر نہیں آنا۔ یہ نہ ہو چچی اور نانہ منہ اٹھا کر آجائے اور

مجھے اس وقت ان کی باتیں سُننے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔ تم باہر گئی تھی؟ کچھ لائی؟"

"ہاں فرنیچ میں پڑا ہے۔ دیکھ لو۔ میں زرا بوٹس چینیج کر لوں۔ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟"

وہ اپنا پرس اور جیکٹ اٹھا کر اس سے پوچھنے لگی جو فرنیچ سے پیپسی کا کین نکال کر بولی۔

"بس ایسی واک کریں گے۔ کچھ کھاپی آئے گے۔ امی ہوتی تو جانے دیتی ہیں بھلا؟ اچھا

موقعہ ہے۔"

"پاگل! خالانے کب پابندی لگائی ہے۔ نکلتی تو رہتی ہو۔"

"تم ان کی موجودگی میں میرے ساتھ جاتی ہی کہاں ہو؟ اکیلے تو دور کی بات ہے۔' خالا کو

اچھا نہیں لگے گا۔ اس وقت؟' یہ کیا؟ ادا جان کیا سوچیں گے۔ کل چلیں گے۔ میں

مصرف ہوں خالاکا ہاتھ بٹاؤں گی وغیرہ وغیرہ۔ لڑکی آٹھارہ سال کی ہو چکی ہو۔ جسٹ
گرواپ!!!"

"اچھا اچھا باتیں سنانے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ

سیدھا اوپر کمرے میں آئی۔ اس نے پہلے اپنا خطر لکھنا ضروری سمجھا۔ خط جلدی جلدی لکھ
کر اس نے اپنی ٹوٹی پیو نیز کو خط کہ اندر بند کر کے اسے بیگ میں رکھا۔ وہ اب کھڑکی کی
طرف دیکھ کر خود کو ہلکے محسوس کر رہی تھی۔ اس کے بعد بوٹس چینیج کر وہ نیچے آئی اور
دونوں گھر لاک کر چل پڑی۔ متشمہ نے صبرینہ کے بازو کے اندر بازو ڈالا اور اس سے
پوچھا کہ کزان سا کورا کو کیسے ہینڈل کیا۔

"اتنے مشکل نہیں ہیں جتنا سب لوگوں نے انھیں سمجھا ہے۔ آرام سے بات کرو تو سُن
جاتے ہیں۔" متشمہ اس کی بات پہ ایک دم ہنس پڑی۔

"کیف واجد اور آسان آدمی کن دُنیا میں ہو میڈم۔ اس نے تم سے نارمل طریقے سے

بات کر لی تو آسان سمجھ بیٹھی۔ لڑکی یہی تو اس کی پہلی چال ہے۔ چھ مہینے سے اسے

دیکھتی آرہی ہو۔ اس کی روازنہ کی سرگرمی تمھاری نظروں کے سامنے ہیں۔ اس بات

کی اُمید نہیں تھی صبو۔" صبرینہ نے اسے گھورا۔

"میں نے کب کہا کہ وہ بالکل سیدھے ہیں۔ تمھارے چکروں کی وجہ سے میں نے اپنے

پانچ بیویوں کو کھوئے ہیں۔ چچی الماس سے ان کی لڑائی شروع ہو گئی وہ تو شکر ہے ہنگامہ کھڑا

نہیں کیا۔ میں نے نوٹس کیا تم لوگ اگر چڑو نہ ان کو نارملی طریقے سے ٹریٹ کرو تو وہ کچھ

نہیں کہتے اگر کہہ بھی دے تو بھی اتنا نقصان نہیں کریں گے۔" متشمہ رُک گئی۔

"تو اس نے تمھارے پھول توڑ دیے اور چچی سے لڑا بھی؟" وہ اسے دیکھنے لگی۔ اس کی

نظروں سے صبرینہ کو الجھن ہوئی۔

"ہاں تو؟"

"صبو آریو نارمل۔ تمہارے پانچ پیونیز توڑ دیے اور تم بالکل چل ہو۔ مجھے تو بڑی سختی

دکھاتی ہو اور وہ منحوس بڑے آرام سے تمہارے پسندیدہ پھول توڑ گیا اور تم ریلیکس

ہو۔" اب صبرینہ گھبراگئی تیزی سے چلتے ہوئے وہ بولی۔

"ہاں تو کیا کرتی۔ میں انھیں کچھ کہہ تو نہیں سکتی تھی۔ تمہارے لئے صبر کا گھونٹ پینا تو

تھا۔ تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔"

"یہ پھولوں کی دیوانی سے میں کیا سُن رہی ہوں۔ لڑکی تم میں ایک وہ خطرناک بھوتنی

اندر داخل ہو جاتی ہے۔ جس کا بس نہیں چلتا اس کے بچوں کو کوئی غلط نگاہ سے بھی دیکھے۔

کوئی جرات ہی نہیں کرتا تمہارے ان بچوں کو چھوئے کزان نے بھی آج تک یہ جرات

نہیں کی حالانکہ اسے پھولوں سے الرجی ہے اور آج یہ کونسا پلٹا کھایا کہ ایک کزان نے

تمہارے پھول توڑے اور دوسرا تم بالکل نارمل ہو۔ اگر غصہ یار و نا بھی آرہا ہے تو مجھ سے مت چھپاؤ صبو۔ میں اس کو سیدھا کروں گی۔ میری وجہ سے تمہیں اتنا سمجھدار بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ " صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"دیکھو میں میچور ہو رہی ہوں۔ اب میں ان کا منہ تو نہیں نوچ سکتی۔ تم میری بہن اور دوست ہو تم سے نہیں لڑوں گی تو پھر کس سے لڑوں گی اور خیریت تم کب سے انہیں کزان بلانے لگی۔ " متشمہ نے اپنا سر جھٹکا اور دوبارہ اس کا بازو پکڑا اور چلنے لگی۔

"میچور کی دادی اماں میں ابھی اس کے ساتھ مل کر پورا گارڈن برباد کر کے نہ آئی اور اگر تم صدمے سے کوما میں نہ گئی تو میرا نام بدل لینا اور ٹاپک بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ "

"اس کو چھوڑ دو اور بتاؤ تو سہی ہوا کیا؟ کہی تم تو کزان کے چکر میں ٹاپک نہیں بدل رہی۔ "

"نہیں ہونا کیا تھا۔ جیسے پہنچے سیف میری طرف دیکھنے لگے۔ "

"اچھا وہ دیکھ رہے تھے اور تم کیا کر رہی تھی۔" صبرینہ شرارت سے مسکرائی۔

"اوشٹاٹ! سُنو تو سہی۔ ان کا ارادہ لگ رہا تھا کہ وہ میرے سے بات کرنا چاہے ہیں

مگر ان کی آپا اور ان کے بچے لپٹ گئے۔ قد دیکھو ایک کا تو میرے سے بھی اونچا اور چوئے

جیسے منہ سے بول رہے ماموں ہم یہاں جائے گے 'ہم یہ لیں گے' ہم یہ کریں گے۔

بھلا بتا اپنے مزے کرو یہ ماموں سے چپکنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"ہاں تو تم بھی ان کی طرح بولنے اور فرمائش کرنے لگ جاتی۔ بس اتنی دیر تک ان کا منہ

ہی دیکھتی رہی۔"

"بالکل کیف ہی لگ رہی ہو۔ میں جانا چاہتی ہوں کیا کیا اس نے میرے پیچھے۔" اب

صبرینہ کا سردی اور کچھ حد تک شرم سے ناک اور کال سُرخ ہو گئی۔

"تم ناسیف بھائی سے زیادہ کزان سے او بسید ٹھو۔ بتاؤ اب طریقے سے کیا ہوا پھر۔"

"ہونا کیا تھا۔ ان کی آپاجی۔ ہاں جو بچے کہہ رہے ہیں وہ کروسیف۔ میری طرف تو دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔ بس بچوں کے ساتھ سیف کے ارد گرد۔ میں تو آؤٹ سائڈ رہی لگ رہی تھی وہ تو بھلا ہوارانیہ کا جو مجھ سے باتیں کرنے لگی ورنہ میرا تو غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ اوپر سے وہ بچے من تو کر رہا تھا کہ کیف آجاتا اور ان کا کچھ نہ کچھ کر جاتا خاص کر وہ سولہ سال کی بھانجی زہر کاٹوٹا تھی کزان بھی اس کے سامنے فرشتہ لگتا۔" اب صبرینہ کھل کر ہنسنے لگی۔

"موٹی سائڈ ایک تو کپڑے پھٹنے کے قریب تھے پھر بھی بولی ماموں جان جو باجی کی آئیسکریم لائے ہیں وہ والی میں بھی کھاؤں گی۔" ایک تو ہاتھ میں پہلے ہی چاکلیٹ کا بڑا بار اور ایک ہاتھ میں وینلا سنڈے تھا اوپر سے ایک میری آئیسکریم پہ نظر جو سیف میرے اکیلے بیٹھنے پر لائے تھے۔ اس میں بھی مداخلت کی۔"

"آمیر اچھے تو سیف بھائی ایسے ہاں ہوں کرتے رہے انھوں نے کچھ نہیں کہا۔"

"کیا کہتے پچارے آخر میں بولے کہ آپ لوگ انجوائی کریں میں متشمہ کے ساتھ واک کے

لئے جارہا ہوں تو اسی وقت ان کا فون آگیا۔ بس پھر۔۔۔" صبرینہ رکی۔

"مطلب یہ دن بیکار گیا۔"

"اب ایسا نہیں تھا۔"

"مجھے اتنا چلا کر یہاں لاتے ہوئے تم نے ساری کتھا سنا دی اور آخر میں بتایا کہ تم دونوں

کو اکیلے وقت بتانا تو دو ربات کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔"

"ہاں تو کیا کرتی۔ وہ ایک دم عجلت میں نظر آنے لگے۔ کوئی ایمر جینسی ہوگی۔ معذرت

زدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ چلے گئے۔"

"اور تم اتنی دیر سے وہاں کیا کرتی رہی؟ اس دوران تو لگتا ہے مجھے کہ ایک آدھا گھنٹہ لگا ہو گا ورنہ تم تو بہت دیر سے آنے والی تھی۔ مزید ایک گھنٹے کیا کیا؟" صبرینہ کو اپنی محنت کے ضائع کے ساتھ متشمہ کے لئے بھی غصہ آیا۔ ایک تو ٹوٹے پھولوں پہ سمجھوتا کیا۔ دوسرا کزان کو چچی کے شیشے توڑنے سے روکا مگر آخر میں کچھ بھی نہیں ملا۔ ایسا تو مت سوچو صبرینہ۔ اس دوران تمہیں ہمت ملی۔ وہ ہمت جو تمہیں کزان سے بات کرنے کے لئے بیدار کرنے پر چھ مہینے لگ گئے۔

"میں یہاں تمہیں واک کرنے کے لئے نہیں لیکر آئی۔ ہم اچھی سی جگہ سے کافی پیے گے یا پھر کو کٹیل پینے کا دل چاہا ہے۔ توبہ سرگھوم گیا ہے۔ میں بھی جانے کا سوچنے لگی تو آہذا و معنی نظروں سے دیکھنے لگی۔ ہاں ہاں تم ہم سے ملنے تو آئی نہیں ہو تو اب تو جاو گی۔ بھلا بتاؤ پھر کس وجہ سے آئی تھی۔ سیف سے رشتہ جڑے گا تو ہی آپ لوگوں سے میرا

کنسرن ہوگا۔ سیف سے انڈر سٹینڈنگ نہیں ہوگی تو پھر فائدہ ان کے منہ لگنے گا۔ پہلے تو

دیکھ نہیں رہی تھی سیف کے جانے کے بعد میں نظر آئی۔ اب بیٹھنا پڑ گیا ورنہ امی سے

میری شامت آتی۔ یار I'm having second thoughts about

". this relationship

"اب اتنا پینک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نند ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تمہارا کام ہے۔ ان

کی حرکتوں کو نظر انداز کرو جیسے چچی الماس کو اگنور کرتی ہوں۔"

"ہاں ہاں بڑا پتا ہے۔ خالا کی کوئی نند نہیں تھی۔ امی بھی ایسی بلا سے پاک تھی اور مجھے دو

دو نند سے پلا پڑے گا۔ ایک تو اچھی ہے مگر ریزروسی اور دوسری تو مجھے لگتا ہے پسند نہیں

کرتی اوپر سے وہ بھانجا بھانجی۔ اس سے اچھا کہ میں ساری زندگی کیف اور چچی کو جھیل

لوں۔" وہ دونوں اب روڈ کراس کرنے لگے۔

"تو پھر مانتی ہو کہ کزان بُرا نہیں ہے۔" صبرینہ مسکرائی۔ کزان کا بوتلے اور سوچتے

ہوئے اس کی ہیزل براؤن آنکھیں چمک سی جاتی تھیں۔

"کیف کو برداشت سکتا ہے بندہ اور میں نے کوئی نہیں کہا کہ وہ اچھا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں

آ رہی اس نے تمہارے پھول توڑ دیے اور تم نارمل ہو اور اس کی تعریف کر رہی ہو۔

عجیب ہو تم بھئی۔" صبرینہ نے دوسری سمیت دیکھنے لگی اور دل ہی دل میں بولی۔

"محبت میں محبوب کی بہت سی چیزوں کو اگنور کرنا پڑتا ہے اور مجھے جیتی جاگتے 'مر جھائے

ٹوٹے پھولوں سے بھی محبت ہے متشو۔" ایک دم وہ چونکی جب اس نے سامنے کسی کو

دیکھا۔ وہ ایک دم رُک گئی۔ اس کے رُکنے پر متشمہ نے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا رُک کیوں گئی۔"

"تشو کیا وہ گرین جیکٹ میں سیف بھائی ہیں۔" اور اس کے ساتھ۔ اوہ یہ کیا سین تھا۔
متشمہ نے اس سمیت دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا۔

"نویار ایسا نہیں ہو سکتا۔" کیفے ہائیڈ لینڈ میں وہ گرین جیکٹ میں ملبوس واقعی سیف تھا۔
جو کافی کاسپ لیتے ہوئے اگلے کی بات پر ہنس رہا تھا اور دوسری طرف موجود وہ کوئی اور
نہیں کزان سا کورا تھا جو ٹانگ پہ ٹانگ رکھے سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا۔

"یہ کزان یہ سیف کے ساتھ یہ ہو کیا رہا ہے۔" متشمہ کا جیسے جیسے وژن کلیئر ہوتا جا رہا تھا
اُتنی اس کی آواز اونچی ہو رہی تھی۔ صبرینہ کے کانوں میں چچی کی آواز گونجی۔

"میں بتا رہی ہوں آپ کو یہ اس متشمہ کی شادی ہونے نہیں دے گا۔" نہیں وہ ایسا کیوں
سوچ رہی ہے۔

"یہ تنگ کرنے کے لئے اس حد تک جائے گا میں نے سوچا نہیں تھا تو سیف مجھ سے ایکسیوز کر کے اس کے پاس آئے ہیں۔ اس کے !!! کہاں سے پکڑ لیا۔ اُف مار دوں گی اس آدمی کو۔ پتا نہیں کیا کان بھر رہا ہو گا۔ آج تو اس کا سامان میں گھر سے نکالوں گی اگر کچھ الٹاسیدھا کیا اس نے۔" وہ تیزی سے اس طرف بڑھنے لگی جب صبرینہ نے اسے روکا۔

"ارے ارے پاگل مت بنو۔ سامنے تمہارا کزن نہیں تمہارا منگیترا ہے۔ کچھ الٹاسیدھا کرو گی تو اپنا امپریشن خراب کرو گی۔ کزان کا کچھ نہیں جائے گا۔"

"تو کیا کروں۔ ایسے دیکھتی رہوں۔ یا اللہ وہ ضرور کچھ کرے گا۔ جی بڑے سکون سے تمہیں چھوڑ دیا۔ دیکھ لیا نا انجام۔۔۔ یہ سب پری پلانڈ تھا۔"

"وہ کچھ نہیں کرے گا۔ اسے بس تمہاری ڈیٹ خراب کرنی تھی بھول گئی دو سو پاؤنڈ کی

وجہ سے کر رہا ہے یہ سب۔ مجھے نہیں لگتا وہ ان کے کان بھرے گا۔"

"میں بھی کس سے بات کر رہی ہوں۔ صبو تم بہت بھولی ہو۔ کزان انتہائی۔۔۔"

"شش میرے ساتھ چلو۔"

"کیا کر رہی ہو؟ پہلے روک رہی تھی اور اب۔ میں اس کا منہ توڑوں گی۔"

"تم کچھ نہیں کرو گی۔ میں تمہارے دو سو پاؤنڈ بچانے کے ساتھ تمہاری ڈیٹ بچاؤں گی

۔"

"مطلب ابے پاگل لڑکی ہلکہ لی رہو اور کام خراب کرو گی چلو گھر چلتے ہیں اس سے بعد میں

نپٹے گے۔" مگر صبرینہ سُنے بغیر اس طرف بڑھنے لگی جو سگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتا

کو لڈ کافی سٹر اسے پیتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کے ماتھے پہ گرے کالے بال اس کی

آنکھیں۔ اس کی مسکراہٹ۔۔۔ فوکس صبرینہ۔ وہ ایک دم ان کے سامنے آگئی اور ہمت کرتے ہوئے بولی۔

"السلام وعلیکم سیف بھائی۔" اس کے کہنے پر دونوں باتوں میں گم بندوں نے انھیں دیکھا تو صبرینہ کے بجائے متشمہ کنفیوزڈ ہو گئی ساتھ میں کزان کو خنخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

"ارے متشمہ آپ؟" سیف ایک دم کھڑا ہو گیا۔ کزان صبرینہ کو سرتاپا دیکھنے لگا جو کن آنکھیوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"سیف بھائی سلام متشمہ نے نہیں میں نے کیا ہے" وہ کزان کی ایک اوپر ہوتی ابرو کو دیکھ چکی تھی۔

"اوہ سوری صبرینہ رائٹ وعلیکم سلام آپ کیوں نہیں آئی متشمہ کے ساتھ۔"

"آپ کی سسٹر نے جو اس نے نہیں بلایا تھا ورنہ میں تو کہہ رہی تھی۔" متشمہ اپنا غصہ پتا

نہیں کس طرح نکال رہی تھی۔ صبرینہ نے اس کا ہاتھ زور سے دبایا۔

"کچھ بھی بولتی ہے میں بھلا اس گیٹ ٹو گیدر میں کیسے آسکتی تھی۔ آپ یہاں ان کے

ساتھ کیا کر رہے ہیں۔"

"ہاں بتائیں سیف آپ اس کے ساتھ کیا کر رہے ہیں کیا یہ آپ کی ضروری میٹنگ

تھی۔" وہ دانت پیستے ہوئے کزان کو دیکھنے لگی جو بے فکری سے کولڈ کافی پینے میں

مصروف تھا۔

"کیوں تم کوئی گرل فرینڈ سمجھ رہی تھی۔"

"گرل فرینڈ ہی ہوتا تو اچھا تھا۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"کیا بک رہی ہو۔" صبرینہ کو متشمہ پہ تاؤ آیا۔

"ارے کزان میرا چھادوست ہے بلکہ میں نے بہت بار اپنی گاڑی اس سے ٹھیک کروائی ہے۔ میرا دوست علی آفس کا اس کی گاڑی کا کچھ اشیاء ہو گیا تھا تو میں نے کزان سے رابطہ کیا۔ یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آگیا۔ بس اس کام سے فارغ ہوئے تو کافی پینے آگئے۔ آئیں نہ آپ دونوں اچھا کیا۔ کیا پیے گی؟"

"اوہ تو کزان آپ کا نہ صرف دوست ہے بلکہ یہ آپ کے بہت بار کام بھی آیا ہے؟"

"اونچا سنتی ہو؟ بیچارہ سیف کتنی بار رپیٹ کرے اور گھرا لسی چھوڑ آئی۔ چوری ووری ہوئی تو مجھے نہ کہنا۔" اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔ ایک تو اسے دیکھ نہیں رہی تھی اور دوسری اسے کاٹ کھانے کو دور رہی تھی۔

"ہمیں کیا ڈر جب چور ہی ہمارے سامنے بیٹھا ہے۔"

"میں سٹرابیری شیک پیوں گی۔" ماحول اس سے پہلے عجیب ہوتا۔ صبرینہ خشگوار انداز میں بولی۔ ایک نئی روح آگئی تھی صبرینہ میں۔

"اوکے۔ آپ متشمہ؟"

"متشمہ تم جاونا بھائی کے ساتھ تمہیں کو کٹیل پینا تھا۔ وہ غلطی سے اس میں جن نہ ڈال دیں۔ دیکھ کر بنواتی ہونا۔" اس نے صاف صاف دونوں کو یہاں سے جانے کو کہا۔
"ڈال بھی دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ویسے بھی اس کے بغیر ہی اس کے ایسا حال ہیں۔ مزید تمہارے گلے پڑے گی سیف۔"

"کزان تم بھی ناچھا جوک کرتے ہو۔ آؤ متشمہ۔" سیف کزان کی باتوں کو لائٹ لیکر متشمہ کو اشارہ کرنے لگا۔ جو اس کو دل ہی دل میں گالیاں دیتی زبردستی مسکرا کر اندر چل

پڑی۔ صبرینہ کُرسی پہ بیٹھی اور اسے دیکھنے لگی۔ کزان نے اس طرف دیکھا تو ایک دم اس نے نگاہیں نیچے کر لیں پھر دوبارہ اوپر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم اسے ساتھ لائی ہو نا؟" وہ اس سے پہلی سوچتی کہ اسے کیا کہے کہ کزان بول پڑا۔

"سوری؟" کزان نے گلاس ٹیبل پہ رکھا اور ہونٹوں پہ زبان پھیری۔

"کیا نوم بھراکانوں میں۔ تم جانتی تھی نا کہ میں یہاں اس کے منگیتر کے ساتھ ہونگا تو

اس کال کر کے بلا لیا۔"

"لیکن وہ تو گھر پہ تھی اور میں بھی گھر پہ تھی ہم تو ایسی باہر نکلے تھے۔ بس آپ پر نظر پڑ گئی

۔"

"اچھا گھر پہ۔۔ متشمہ گھر پہ تھی۔" اس نے اچھا پہ زور دیتے ہوئے اپنی ٹھوڑی پہ ہاتھ

رکھا۔

"تو اور کہاں ہو نگلیں؟" کزان سیدھا ہوا تو صبرینہ ایک دم پیچھے ہوئی۔ وہ اس کے انداز پہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"کونسا مال استعمال کرتی ہو؟"

"کیا مطلب؟" وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ابھی تم نے کہا وہ اس کی بہن اور سیف سے ملنے گئی تھی اور تم کہہ رہی ہو وہ گھر پہ تھی۔

میرے کان خراب ہو گئے ہیں یا تمہارے دماغ کے فیوز پتا نہیں ہو گئے بھی یا نہیں۔۔

خیر چل کیا رہا ہے۔ کہی میرے کمرے میں تو نہیں گھسی۔" وہ اس کی گہری کالی آنکھوں

کے عجیب سے جادوئی تاثر سے الجھ بھی رہی تھی اور کھینچی چلی جا رہی تھی۔

"مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں مجھ سے۔" کزان اسے دیکھتا اس

سے پہلے کچھ کرتا ایک دم متشتمہ اور سیف آگئے۔

"یہ صبرینہ آپ کا ڈرنک۔"

"تھینک یو۔" - وہ دیکھ رہی تھی کہ جتنا کزان گھر میں ایک طوفان کی طرح آتا تھا باہر اس میں ایک عجیب سا ٹھہراؤ تھا۔ وہ متشمہ سے بھی اتنی زبان درازی نہیں کر رہا تھا۔ نہ ہی اسے چھیڑ رہا تھا۔ کیا یہ سیف کا لحاظ کر رہا تھا مگر وہ کسی کا لحاظ تو نہیں کیا کرتا تھا۔ وہ کزان سا کورا تھا۔

"تو آپ کیا پڑھ رہی ہیں؟" وہ ایک دم چونکی جب سیف نے اسے مخاطب کیا۔
"کالج کے بعد اس نے کبھی اپلائی نہیں کیا۔ بس پھولوں اور گھر کے کاموں سے اس کا دھیان ہٹے تو کچھ کرے۔ نکلتی بھی بہت کم ہیں۔" اس کا جواب متشمہ نے دیا۔ کزان اب اپنے فون پہ ٹائپ کرنے مصروف ہو گیا۔ کوئی توجہ اس کی طرف نہیں دی۔
"اچھا ایسا کیوں۔ آپ کو اپنا ٹائیم ویسٹ تو نہیں کرنا چاہیے۔"

"نہیں اصل میں۔۔۔"

"اس سے کیا پوچھ رہے ہو ادا جان نے اپنے پوتے کو گیراج میں بیٹھایا اور پڑھاتے ہیں وہ

بھی باہر کی لڑکی کو۔۔ ان کو تو مفت میں نوکر مل گئی۔" وہ ابھی تک فون میں لگا ہوا تھا۔

صبرینہ کی بولتی بند ہو گئی۔ کیا کہتی اب۔

"کیف!!! اپنی زبان کو لگام دو۔"

"مگر لگام تو گھوڑے کی ہوتی ہے۔"

"ام کران دائس روڈ۔"

"میں نے حقیقت بتائی ہے۔ کچھ غلط نہیں کہا۔ ان کی سوچ میں تم سے نہیں چھپاؤں گا

سیف۔"

"اور اپنی چیپ سوچ کہ بارے میں کیا خیال ہے۔" متشمہ تیزی سے بولی۔ بس اس کا

ہاتھ کزان کے گال پہ اُٹھنے کو تھا۔ صبرینہ خاموشی سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

"میں !! میں کیا سوچوں گا میرا بزنس نہیں ہے۔"

"تو پھر اپنا منہ بند ہی رکھو۔ صبرینہ میری بہن ہے۔"

"مجھے جیسے پتا نہیں تھا اطلاع کا شکریہ۔"

"اسے تکلیف ہے اس کو بڑا کمرہ ملا ہے اور تمہیں نہیں۔ جلن کی حد ہوتی ہے۔"

"ایکسیوزمی۔" صبرینہ کلاس رکھ کر اُٹھی اور تیزی سے کیفے کے اندر گئی۔ وہ ریسٹ

روم کی تلاش میں ادھر ادھر چلنے لگی مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ ایک بار کسی سے ٹکرا

بھی گئی پھر جیسے تیسے اندر پہنچی تو ایک آنسو ٹوٹ کر باہر آ گیا۔ جسے اسے تیزی سے صاف

کر کے وہ شیشے کی طرف آئی۔

"وہ تنگ کر رہا تھا۔ میں کیوں بُرا منار ہی ہوں۔ وہ تو سب کو ایسا کہتا ہے۔ کزان سا کورا ہے۔ ایسے کیسے چُپ بیٹھ سکتا ہے۔ تم بھی نا۔" وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولتے ہوئے ہاتھ دھونے لگی۔

"نوکر تو وہ متشمہ کو بھی بولتا ہے۔ بڑی بات نہیں ہے۔ کزان کا ایسی سٹائل ہے۔ ہاں وہ بھی تو میکنک ہے۔ اس میں بُرا منانے کی کونسی بات ہے۔" ایک دم اس کی آنکھیں دھندھلانے لگی پھر اسے محسوس ہوا کہ کوئی اندر آیا ہے اس کے گرد بازو پھیلا کر اسے بھینچا۔

"آئیم سوری صبو اس کمینے کی بات کا بُرا نہ منانا۔ آج تو میں اس کھانا پینا بند کرواتی ہوں۔ میری پیاری صبو جان ہے نوکر وہ خود ہو گا۔ گھر کا کام کرنا تو ہر ایک فرد پہ فرض ہے۔ عجیب پھٹا آدمی دادو سے چڑھتی مگر حرکتیں ساری ان کی والی ہیں اس میں۔"

"ارے یار میں کیوں بُرا مناؤں گی میں تو بس ریسٹ روم یوز کرنے آئی تھی۔" جلدی

سے آنسو اندر پیتے اس نے ہشاش لہجے میں کہا۔

"تو یہ کیا ہے؟"

"ارے عجیب سی لائینگ ہے اور سیمبل بھی آنکھوں میں چُب رہی ہے۔ رونا کیوں ہیں۔"

وہ تو مذاق میں کہہ رہے تھے۔ نئی بات تھوڑی ہے۔"

"اس نے سیف کے سامنے کہا۔"

"تو کیا ہوا؟" وہ ٹیپ بند کر کے مڑی۔

"سیف بھائی فیملی ممبر ہیں۔ اوپر سے دوست ہے ان کا۔ اس میں مائنڈ والی بات نہیں۔"

اب چلو وہ بھی پتا نہیں کیا سوچیں گے۔"

"آئی سویر میں اس کے گھر جا کر منہ توڑوں گی۔"

"توڑ لینا اب چلیں۔" وہ جتنی تیزی سے اندر آئی تھی۔ اتنی تیزی سے باہر آئی۔ اس نے

دیکھا۔ کزان وہاں نہیں تھا۔ سیف فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس شرمندہ

مسکراہٹ دیتے ہوئے وہ فون پہ کسی سے کچھ کہہ رہا تھا پھر پتا چلا کزان کسی ضروری کام

سے وہاں سے چلا گیا ہے پھر صبرینہ نے بھی واپس گھر جانے کا ارادہ کیا تاکہ متشمہ اور

سیف ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے مگر متشمہ مکر گئی کہ اسے بھی کام ہے تو

سیف نے اسے ڈراپ کرنے کی آفر دی پھر سیف نے انھیں ڈراپ کیا۔ ادا جان بھی گھر

آگئے۔ صبرینہ ان کی چائے بنانے لگی اور متشمہ کزان سا کورا کی شکایت لگانے لگی۔

صبح وہ اٹھی اور اپنے ٹیبل کے پاس آکر دراز سے نیلا کاغذ نکال کر کرسی پہ بیٹھ کر اس نے

کاغذ ٹیبل پہ رکھا مگر پین کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے ایک دم اس کے ہاتھ ٹھہر گئے

پھر پین پکڑ کر اس نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا۔

اکزان ای سا تو آری ماسن۔'

میں اس وقت تمہیں بالکل پیار سے مخاطب نہیں کروں گی کیونکہ کل تم نے بہت روڈ
بہو کیا تھا مجھ سے۔ مجھے تمہارا انداز بالکل اچھا نہیں لگا۔ پتا نہیں کبھی تمہاری حرکتوں کا
بُرا نہیں منایا مگر ایسا کیوں لگ رہا تھا جیسے تم جان بوجھ کر میری توجہ اپنے آپ سے ہٹا
رہے ہو۔ کیا تم میرے احساس سے آشنا ہو؟ یا تم میری منتظر نگاہوں سے الجھن ہونے لگی
ہے حالانکہ میں اپنی نظریں جھکا لیتی ہوں۔ کل زرافرینک ہونے کے باوجود میں تم سے
کچھ کہہ ہی نہیں پائی۔ کیا کہتی۔ تم میری ساری بولتی بند کر دیتے تھے۔ مجھے کل شاید دُکھ
تمہارے پھول توڑنے پہ یا اس انسلٹ پہ نہیں تھا۔ مجھے تم نے سب کی طرح سمجھ کر
ٹریٹ کیا تاکہ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤں جو تم سے نفرت کرے جبکہ میں تم
سے۔۔۔ تم نے بہت غلط لڑکی چُنی ہے کزان۔ میں تم سے کبھی نفرت کر ہی نہیں سکتی

- "اس نے اپنے خط کو گھورا۔ اس کے بعد اس لپیٹ کر بیگ کی زپ کھول کر اسے رکھا اور الماری کھول کر اس بیگ کو رکھ کر اس نے الماری لاک کر دی۔ نیچے تیار ہو کر آئی تو دیکھا ادا جان لاونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہے تھے اس پہ نظر پڑی تو سلام کرتے ہوئے مسکرائے۔ وہ سلام کرتی کچن کی طرف بڑھی۔

"صبرینہ بیٹے۔"

"جی ادا جان؟" وہ فریج کھول کر ناشتے کی تیاری کرنے لگی تھی جب ان کے پکارنے پر انھیں دیکھنے لگی۔

"یہاں آنا کچھ بات کرنی تھی۔" وہ فریج بند کرتے ہوئے ان کے سامنے صوفے پہ بیٹھی۔ گرے سادہ شلوار قمیض میں وہ بالوں کی اونچی پونی بنائے اپنے صبح کے حلیے میں تھی۔

"کل کیف نے جو بد تمیزی کی تمہارے ساتھ اس کے لئے میں معذرت کرتا ہوں۔"

صبرینہ کا منہ کھل گیا۔

"اداجان کیسی باتیں کر رہے ہیں متشمہ نے ایسی اوور۔۔۔۔۔"

"نہیں تمہیں اسے ڈیفنڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب اس کی طبیعت اور

حرکتوں کو جانتے ہیں۔ اس لئے صفائی اس کے لئے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ گھر

والوں کے ساتھ کچھ کرتا ہے تو ہمیں نظر انداز کرنا پڑ جاتا ہے۔ اب روز اس سے سر

کھپانے کی ہمت تو نہیں ہے اس روزمرہ کی مصروف زندگی میں اس سے بحث کریں گے تو

ہو گئے ہمارے کام۔ اب بات کرتے ہیں سیف کی جو کچھ ہی عرصے میں ہمارا داماد بن

جائے گا اس کے سامنے تمہاری بارے میں بات کی اور تم جو ابھی ابھی ایڈجسٹ کر رہی

ہو۔ ایسی باتیں سنو گی تو پریشان تو ہو گی نا۔ ماں باپ کی یاد مزید آئے گی کہ کاش ہوتے تو

یہ سب نہ دیکھنا پڑتا۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کل سے نظر نہیں آیا پتا نہیں کہاں
غائب ہوا ہے ورنہ رات کو ہی معاملہ مکڑ ڈالتا۔ اب آتا ہے تو اس کا دماغ جو کہ ہے تو نہیں
مگر درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"رہنے دیں ادا جان وہ ڈھیٹ مزید اس کو تنگ کرنے لگ جائے گا۔ آپ ایک کام کریں
بنا کچھ کہے اسے گھر دو دن باہر رکھیں نا۔ ایک تو اس کے جیب سے پیسے بھی ختم ہونگے
اوپر سے چھت نہیں ہوگی تو پتا چلے گا کون گھر کا فرد ہے اور کون گھر کا بوجھ۔" صبرینہ
اس سے پہلے کچھ کہتی متشمہ اس طرف آئی اور ادا جان کو کہتے ان کے ماتھے پہ پیار کر کے
بیٹھی۔

"انھوں نے مذاق کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے جب بُرا نہیں منایا تو آپ سب بھی ریلیکس رہیں۔ میں ان کے انداز سے واقف ہوں ادا جان۔ آپ پلیز انھیں کچھ مت کہیے گا۔"

"وہ تمھیں اب کچھ نہیں کہے گا ورنہ وہ جوتیاں کھائے گا مجھ سے۔"

"شما بہیو وہ بڑا ہے آپ سے۔"

"ادا جان سولہ سال والی حرکتیں ہیں اس کی اور آپ کہہ رہے ہیں بڑا ہے۔"

"پلیز بھول جائیے آپ کو تو جانا بھی ہو گا نا ادا جان میں ناشتہ بناؤں لیٹ ہو رہی ہوں۔"

"بس کزان سا کورا کو سزا مت دلوانا تم۔"

"شما کیف واجد کہو اسے۔" ادا جان نے اسے ٹوکا۔

"دادی کالا ڈلا ہے نا اس لئے آپ اسے کچھ کہتے ہی نہیں ہیں۔"

"فکر مت کرو میں دیکھ لوں گا اسے۔ جاو بہن کی مدد کرو۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے اُٹھی اور صبرینہ کی مدد کرنے لگی ناشتہ بنا کر ڈرائینگ روم کی ٹیبل پہ سجاتے ہوئے ایک دم اس شور سُنائی دیا۔ کھڑکی کے سامنے آکر اس نے دیکھا تو ٹھہر گئی۔ سُرخ بالوں والی لڑکی جس نے شاید سکٹ مار کر بایک روکی تھی۔ اب اپنا ہیلمٹ اتار رہی تھی۔ گردن سے لیکر بازو تک جگہ جگہ ٹیٹو بھرے ہوئے تھے اور عجیب سی تیز شکل پہ پیرسنگ نے تو ایک دم اسے الجھن میں مبتلا کر دیا شاک تب لگا جب اس کی نظر ایک دم کزان پہ گئی جو اس کے پیچھے اتر کر مسکرا کر کچھ کہہ رہا تھا۔ نو۔ اس کا دل رُک گیا۔ کزان نے جھک کر اسے ہگ کیا تھا تو اس کی سانسیں تھم گئیں۔ اس کے بعد وہ تیزی سے دروازہ کھولنے کی طرف بڑھی اور باہر آئی۔ اس کے کھولنے پر کزان اور اس لڑکی نے اسے دیکھا۔

"اندر آو گی ناشتہ کرنے۔ میرے گرینڈ فادر بھی ہیں۔"

"میرا ناشتہ تو اب ایک بجے ہی ہوگا۔ نو تھینکس ورک شاپ سے جا کر سیدھا گھر جاؤں گی

۔ پارٹی نے تو ساری انرجی ہی چھین لی مجھ سے۔" کزان نے کندھے اچکائے کہ جیسے

تمھاری مرضی۔ صبرینہ کا دل کیا کہ اس کو کُٹنے لگ جائے۔ اس نے اس لڑکی کو ہگ کیا

۔ اس لڑکی کو۔ وہ اب لڑکی کو دیکھنے لگی۔

"یہ کون ہے؟" کزان نے اسے دیکھا نہیں۔

"روکی۔ اوکے رائڈ کا شکریہ۔"

"اوہ۔۔ بورنگ تمھارے گھر میں بہت بورنگ لوگ ہیں کز آئی فیل سوری فور یو۔"

"تو دے دو اپنی فلیٹ کی چابی۔"

بس بہت ہو گیا۔ وہ چلتے ہوئے آئی۔

"اداجان اندر انتظار کر رہے ہیں۔" وہ اتنی اونچی اور سخت آواز میں بولی شاید ہی کبھی بولی ہو۔

"میرے کان سلامت ہے اور پہرہ دینے آج تمہیں چُنا ہے۔" وہ اب اس کی طرف گھوما۔

"نہیں مجھے لگا آپ ہوش میں نہیں ہونگیں تو سوچا اونچا بولوں۔" اس کے طنز یا لہجے پر کزان کے ابرو اوپر ہوئے۔

"اوکے میں چلتی ہوں دوبارہ پارٹی ہوئی تو مجھے بتانا۔" جیسا ہیلمٹ پہن کر بانیگ سٹارٹ کر چکی تھی۔

"بہرا نہیں ہوا اور بالکل ہوش و حواس میں ہوں۔ البتہ تم نشے میں لگ رہی ہوں۔" وہ ایک بار پھر جھکا صبرینہ پیچھے ہوئی۔

"کونسا والا استعمال کر رہی ہو۔ سچ سچ بتاؤ۔"

"کیا استعمال کرتی ہوں؟ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔" وہ اب تیزی سے بولی۔

اب نہیں چُپ ہوگی وہ۔

"روکی اگر میرے کمرے سے مجھے اپنی چیزیں کم نظر آئی تو مجھ سے بُرا نہیں ہوگا۔"

"آپ اچھے ہی کب ہیں اور میں نے آج تک آپ کے کمرے کی شکل صحیح طرح سے

نہیں دیکھی۔ یورناٹ ان پور سینسس۔" وہ آخری میں پھٹنے کے انداز میں بولی۔

"ویری ویل دن۔" وہ کہتے ہوئے اس کے سائڈ سے گزر کر جانے لگا جب وہ سامنے آئی

"کیا ہوا؟"

'میرے پھول توڑے آپ نے!!' اب غصہ کسی طرح سے نکالنا تھا۔ کیا کرتی اس لڑکی کے ساتھ اس کو دیکھ کر آگ جو لگ گئی۔

"او تو یہ معاملہ ہے۔ ہاں توڑے پھر۔" ڈھیٹ 'ڈھیٹ اور ڈھیٹ۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی؟"

"پھول توڑنے کے لئے بھی ہمت چاہیے ہوتی ہے کیا؟ واٹس سٹریچ۔"

"میں نے ان پہ کتنی محنت کی تھی۔" اب اس کی آنکھیں جلنے لگی۔

"چند پھولوں کے لئے اتنا غصہ جنھوں نے بعد میں مر جھا جانا ہے۔"

"وہ صرف پھول نہیں ہے کزان سا کورا مگر آپ کیا سمجھیں گے۔ آپ کو تو زندہ شہ سے

نفرت ہے چاہے وہ انسان ہو یا پھول۔" وہ اب اس کی مزید سُنے اندر چلی گئی۔ اس نے

دیکھا متشہم اور ادا جان ناشتہ کر رہے تھے۔

"کدھر چلی گئی تھی؟ مجھے لگاواش روم گئی ہو۔" وہ مزید کچھ کہتی پیچھے اس کے آتے ہوئے شخص کو دیکھ کر وہ رُک گئی۔

"اُف تائی جان نہیں ہوتی تو ناشتہ میں وہ بات نہیں نظر آتی خیر گڈ مارنگ۔" وہ سیدھا کُرسی گھسیٹ کر دادی والی کُرسی پہ بیٹھنے لگا۔

"رُک جاو کیف!!" ادا جان کے گھمبیر لہجے پر بھی کزان بنائے بیٹھ گیا۔

"سنا نہیں ادا جان نے کیا کہا۔" متشمہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"کیا مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے جہاں صاحب؟" وہ بریڈ اٹھانے لگا کہ ادا جان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"جی میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔ برائے مہربانی یہاں سے اُٹھ جائے۔" وہ اب زرا سرد لہجے میں بولے۔ کزان نے اپنے اوپر ان کا ہاتھ پھر ان کو دیکھا تو ٹیوسٹ سی مسکراہٹ دیتا ان کے انداز میں بولا۔

"ہاتھ ہٹائیں۔" اب صبرینہ گھبرا گئی۔

"کیف بہتر ہے تم یہاں سے اُٹھ جاو ورنہ۔" متشمہ کے کہنے پر کزان نے اسے دیکھا۔

"ورنہ کیا؟ کیا ہوگا؟ کیا کرو گے؟"

"کیف ٹون ٹھیک کرو۔۔۔"

"کزان سا کورا!!" وہ اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولا۔

"یہ نام ہے میرا۔ یا میں وہ آپ کے لئے سُننے والی ٹوٹی لے آؤں گرینڈ پا۔" اس نے

آخر میں گرینڈ پا پہ زور دیا۔

"اداجان ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ آپ نے جانا بھی ہے نا۔" صبرینہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا کہ وہ اسے نہ چھیڑے۔ متشمہ کو اشارہ کرنے لگی جو آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔

"بس اداجان آج آپ اسے کنفرٹ کریں گے۔ ہم ٹھیک ہیں ہم تو ہیں ہی اس کے دشمن

مگر صبرینہ کا کیا قصور تھا؟ کل سیف کے سامنے اس نے۔۔۔"

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا تمھاری لاڈلی کو جو تم ابھی تک اس بات کو لے کر بیٹھی ہو

۔ تمھیں پر اہلم ہے مجھ سے؟" اس نے صبرینہ کو مخاطب کیا۔ صبرینہ ایک دم اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

"متشمہ ڈونٹ میک آفس۔ کزان نے کچھ نہیں کہا۔"

"دیکھا جب یہ کہہ رہی ہے کہ اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو پھر شور کرنے کا کوئی فائدہ نہیں

۔ اب خود بھی سکون سے ناشتہ کریں اور مجھے پہ صبح ہی صبح چک چک۔"

"کیف واجدا بھی اس وقت میری نظروں سے اوجھل ہو جاو۔" اب ادا جان زرا اونچی آواز میں بولے۔

"آئیم سوری گرینڈ پامیں سب کچھ کر سکتا ہوں مگر یہ ہنرمیرے پاس نہیں ہے۔" وہ اب بھی اپنی بوئگی مارنے پہ باز نہیں آیا۔

"اگر تم یہاں سے نہ اٹھے تو بھول جاو کہ تم اس دسمبر کو جاپان جاو گے۔" اب انھوں نے تیر نشانے پر مارا کزان بالکل سٹل ہو گیا۔

"تم یہاں سے نہ صرف جاو گے بلکہ اس بچی سے معافی بھی مانگو گے۔"

"گریٹ۔۔۔ ٹھیک ہے نہیں کرنا اس بیکار سے ناشتے کے لئے میں کم سے کم اپنی

خوبصورت انا کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ چلتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے تین دن کے لئے تمہارے اس گھر سے کھانا پینا بند۔ اتنا بیکار لگتا ہے نا تمہیں کھانا وہ بھی اس بچی کا بنایا ہوا۔ تو بس شہا اور صبرینہ اس کو کچن کی طرف بھٹکنے بھی نہیں دینا فریج اور الماری کو تالا لگا دینا۔ اگر یہ مجھے کھاتا ہوا نظر آیا تم دونوں نے اس کی مدد کی تو میں نے بھوک ہڑتال کر لینی ہے۔" اب کران کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"لوگ باہر کے ہڑتال کو اتنا سرس نہیں لیتے آپ کو لگتا ہے کہ یہ چھوٹی سی پریسٹ سے بات مان جائے گی۔" وہ اب زیادہ کھل کر مسکرا رہا تھا۔

"کیف ادا جان کا تو کم سے کم لحاظ کرو۔"

"اچھا ہے تھوڑا ویٹ لوز ہو جائے گا جن کو کم کرنے کے لئے یہ سالوں کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں۔"

"محترم آپ یہاں سے تشریف لیکر جاسکتے ہیں۔"

"اس سے اچھا کالی بلی میرا سہ کاٹ لیتی۔ صبح ہی صبح ہی یہ چہرے دیکھنے پڑے۔ کھانا کہاں نصیب ہونا تھا۔" وہ اٹھ گیا اور چلا گیا۔

"اداجان آپ اس کا تھپڑ ہی لگا دیتے۔ آپ ڈانٹ کم اسے سمجھا زیادہ رہے تھے۔ لاتوں کے بوت باتوں سے نہیں مانتے۔" اداجان اس کے بعد سے بڑے خاموش ہو گئے۔
صبرینہ کو ان کے لئے اچھا نہیں لگا اور اوپر سے کزان وہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ کم سے کم اپنے دادا کی تو عزت کرے۔ وہ بیٹھ کر خود کچھ کرنے لگی جب دروازے پہ ایک بار پھر شور ہوا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ آرام سے جاتا۔ میں اب چاچو کو بلارہی ہوں اداجان آپ سے کچھ نہیں ہونا۔" متشمہ اٹھنے لگی کہ ادا نے روکا۔

"رُکو میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

"مگر۔۔۔"

"شہا!!" وہ آنکھیں دکھانے لگے۔ دو منٹ نہیں گزرے انھیں گتے ہوئے۔ ادا جان

شور کرنے لگے۔ متشمہ اور صبرینہ ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے لیکن جب یہ

شور کی وجہ سمجھ میں آئی تو وہ تیزی سے اُٹھی تو دیکھا۔ ادا جان ہینڈل کو پکڑے اپنا ہاتھ

کھینچنے کی کوشش کر رہے تھے اور سامنے سے اُڑتی ہارلی ڈیوڈسن سے جاتے کران کو کوس

رہے تھے۔

"آؤ تو سہی تم گھر لڑکے۔"

"کیا ہوا ادا جان۔"

"اس لڑکے نے پتا نہیں کیا لگایا ہے اس ہینڈل میں۔ میرا ہاتھ چپک گیا ہے۔ بد تمیز انسان میں نے بہت برداشت کر لیا اسے۔" ادا جان غصہ سے زیادہ بے بس دکھائی دے رہے تھے۔ صبرینہ کامنہ کھل گیا۔

"میں نے کہا تھا ادا جان اس نے اتنے آرام سے نہیں جانا تھا۔ میں کچھ کرتی ہوں۔" متشمہ کے لئے نئی بات نہیں تھی۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ کزان اپنا سگنیچر موو کیے بغیر یہاں سے جاتا۔

"مجھے نہیں لگتا میرا ہاتھ نکلے گا۔ یہ ہینڈل توڑنا پڑے گا۔ اسی ہینڈل سے اس کا سر توڑوں گا۔"

"میں کچھ کرتی ہوں ادا جان آپ پریشان نہ ہوئے۔" صبرینہ بھی خود کو جھٹک کر آگے بڑھی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ ایسا کرے گا۔"

"تم اتنا سپرائیز کیوں لگ رہی ہو۔ یہ تو ہونا تھا۔ بیچارے ادا جان بس جاپان کی دھمکی

دیتے رہے گے آخری دم تک اب دعا کرو ان کی جلد ہی نہ اُتارنی پڑ جائے۔"

"اس سے زیادہ مجھے یہ بات سوچ سوچ کر حیرت ہوئی کہ اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود

بھی انھیں سپر کر دیا جائے گا۔" وہ وکیوم مار رہی تھی اور متشمہ اپنے ناخن پہ نیل پینٹ

لگا رہی تھی۔

"اپنا وقت بھول گئی کیا۔ اچھا ایک دفعہ چچا سے پتا نہیں کزان سے بحث مباحثہ ہو گئی۔ اس

کے بعد چچا اپنے آفس میں گئے ان کی کوئی فارنر سے میٹنگ ہونی تھی۔ کزان نے

ان کے چیر کے نیچے ہارن لگا دیا۔ وہ لیپ ٹاپ کھول کر میٹنگ شروع کر کے بیٹھی تھے کہ بس۔۔۔ ان کو نیریلی ہارٹ اٹیک آگیا تھا۔ تو بہ پھر جو تماشا ہوا۔ اچھا اس نے کہی کیمرہ بھی فٹ کر دیا۔ بس کبھی مین ٹی وی پہ لگا دیتا۔ کبھی عقیل بھائی ذکی کے فون میں وڈیو بھیج دیتا پھر اس نے چاچو کے سارے گولیک کو بھی بھیج دی اُف انٹرٹیننگ ڈیز تھے۔ " وہ سُنتے ہوئے ہنس پڑی پھر ایک دم ذہن میں بات آئی تو بولی۔

"یار صبح ایک لڑکی بانیک میں آئی تھی کزان کو چھوڑنے ٹیڈ سے بھری ہوئی لال بالوں والی عجیب سی تھی۔" سوچ کے ہی دوبارہ غصہ چڑھ رہا تھا۔

"اوہ جیسا کی بات کر رہی ہو۔ بانیکر گرل دور پار کی دوست ہے اس کی۔"

"لیکن تم نے تو کہا تھا اس کی کوئی دوست نہیں ہے وہ بھی لڑکی۔"

"پوری لڑکا ہے۔ اس لڑکوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"تو کیا پھر اوہ۔ اچھا کزان ایسے لوگوں سے دوستی کیوں کرتا ہے۔"

"تم نے کزان کے دوست ابھی دیکھیں نہیں ہے۔"

"سیف بھائی سے تو کل ملی ہوں۔"

"مجھے تو کل سے یقین نہیں آرہا۔ اس نے ڈیٹ خراب کرنے کی چکر میں کوئی دوستی

وغیرہ کی ہے۔ ورنہ تو بڑے عجیب عجیب شکلوں کے دوست ہیں تم دیکھو گی تو ڈر جاو گی

۔" ایک دم گھر پہ ڈور بیل ہوئی۔

"جاو ضرور چاچی ہونگی اب دیکھنا تنقیدی جائزہ لینے آئے گی۔" وہ چلتے ہوئے دروازہ

کھول کر تو کوریئر سروس والی بندہ تھا۔

"صبرینہ احمد؟"

"جی۔"

"آپ کا لیٹر آیا ہے گلاسکو یونیورسٹی سے۔" اب صبرینہ جلدی سے لیکر سائن کر کے

دروازہ بند کر کے دھڑکتے دل سے اس نے لیٹر کھولا۔

"کون تھا صبو؟"

"میرا لیٹر آگیا۔" وہ اس طرف تو چونکی۔

"کونسا لیٹر؟" وہ اس کو جواب دیے بغیر کھولنے لگی۔ پڑھنے لگی تو ایک دم اس کی آنکھیں

ساکت ہو گئیں۔

"کیا ہوا؟ کیا آیا ہے۔" وہ تیزی سے اٹھ کر اس سے لیٹر لینے لگی۔ اس کا بھی حیرت سے

منہ کھل گیا۔

"تم نے کب اپلائی کیا تھا۔ او اومائی تم بوٹنی پڑھنا چاہتی تھی۔ تم پھولوں کے بارے میں

پڑھائی کرنا چاہتی تھی؟"

"ہاں!" اس نے نم آنکھوں سے دیکھا۔

"صبو تم سلیکٹ ہو گئی۔ تم یونیورسٹی میں ایکسیپٹ ہو گئی۔ اوگاڈ۔" اس نے صبرینہ کو

گلے لگایا۔ صبرینہ خوشی ہو کر اسے بھینچا۔

"تم نے بتایا نہیں ہے۔ یا اللہ میں اتنی خوش ہوں۔ کیف کہاں ہے اسے بتاؤں گی۔ فارغ

نہیں بیٹھی میری بہن۔"

"ارے تم ابھی تک اس بات کو لیکر بیٹھی ہو۔ میں سلیکٹ ہو گئی۔"

"ماما کو پتا ہے؟"

"نہیں میں نے تو ویسے اپلائی کیا تھا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا سلیکٹ ہو جاؤں گی۔"

"اُف اب تو پارٹی بنتی ہے۔ ایک سکینڈ میں ابھی آئی۔" اس نے دیکھا کزان گیرج کے اندرونی سائڈ سے نکل کر اس طرف لان میں آیا۔ صبرینہ نے دیکھا اس کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔ یہ کیا کیا اس نے۔ وہ تیزی سے اس طرف بڑھی۔

وہ دروازے کو پورا دھکیل کر اس طرف آئی جہاں وہ اپنے خون سے بھرے ہاتھ کو تھام کر چچی الماس کے گھر کے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پتا نہیں کیا ارادے تھے ان لارڈ صاحب کے اب۔ اس سے پہلے وہ کزان کو روکتی اور اس سے پوچھتی کزان نے اپنے خون سے بھرے ہاتھ بغیر کس ہچکچاہٹ کے دروازے پہ دے مارا۔ صبرینہ کے منہ سے آواز نکلی۔ دل پہ بھی سیدھا ہاتھ گیا۔ کزان کے چہرے پہ عجیب سی مسکان آئی۔ اس کے

بعد اس نے اپنا وہی ہاتھ پیچھے کیا اور اپنا زخمی ہاتھ دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے اپنے

ہاتھ کے بنے نشان سے بہتا خون سے نیچے کچھ لکھنے لگا۔ یہ آدمی لازمی کھسکا ہوا ہے۔

"کزان یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" صبرینہ تیزی سے اس کے سامنے آئی اور اس کی کلائی

کو پکڑا۔ کزان نے اسے دیکھا اور پھر اپنی کلائی کو۔ اس نے اپنا ہاتھ جھٹکا۔

"دیکھ نہ رہی کام کر رہا ہوں۔" وہ دوبارہ سے اپنی حرکت جاری رکھنے لگا کہ اب کی بار

صبرینہ نے سختی سے اس کی کلائی تھام لی۔

"یہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کیا کیا آپ نے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ ہوش میں بھی ہیں

۔" کزان نے اس سے بھی سختی سے ہاتھ جھٹکا۔ خون کے ہلکے سے چھینٹے صبرینہ کے

شرٹ اور گردن پہ جا لگے۔

"یہ تم نے کب سے ٹھیکہ اٹھالیا۔ ہاں بتاؤ کیا اس بڈھے نے تمہیں اب اس کام پہ لگا دیا

مجھے سُدھارنے کے لئے۔ سچ سچ بتانا روکی یہ گونگا مجسمے میں کس نے روح پھینک دی وہ

بھی متشمہ کی۔" جیسے ہی متشمہ کا نام لیا وہ اسی لمحے نازل ہو گئی۔

"یہ کیا کیا تم نے؟"

"دیکھو نا متشو کیا کیا انھوں نے؟" صبرینہ اب کی بار بول پڑی۔

"یہ ہمارے گارڈن کے دروازے کے ساتھ آخر کیا کیا ہے؟!!" متشمہ کو کزان کے ہاتھ

سے زیادہ اپنے دروازے کی فکر تھی۔ صبرینہ کو عجیب لگا۔

"جو کہ مجھے بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا۔" خبردار یہاں بد روحوں کا بسیرا ہے ' لکھنا چارہا

تھا مگر اس کی کمی رہ گئی تھی مجھے روکنے آگئی۔"

"متشوان کے ہاتھ میں گہری چوٹ آئی ہے اور تم دروازے کو دیکھ رہی ہو۔" متشمہ جو دروازے کو پریشانی سے دیکھ کر اس صاف کرنے کے لئے کچھ لیکر آنے کے لئے مڑی تھی کہ صبرینہ نے حیرت سے ٹوکا۔ اس لئے کزان ان سب سے متنفر تھا کہ کوئی اس کی فکر نہیں کرتا۔

"تم نے اگر چچی سے بدلہ لینا تھا تو ان کے دروازے پہ جا کر لکھتے ہمارا دروازہ بگاڑنا ضروری تھا۔ ادا جان اور ابو تمہیں گھر سے نکال دیں گے اور کوئی چوٹ نہیں آئی پینٹ ہے۔"

"گڈ آئیڈیا اس سے پہلے تمہارے دروازے پہ نہ لکھ آؤں؟" کزان کھل کر مسکراتے ہوئے جانے لگا کہ صبرینہ نے اس کا بازو پکڑا۔

"سائیکو ہیں آپ؟ اور متشمہ کیسے مشورے دے رہی ہو ان کو۔"

"یہ تم اسے اتنی عزت کیوں دے رہی ہو۔ یہ اس قابل ہے؟" وہ تند سے دیکھتے ہوئے بولی جس کے مسکراہٹ ہی کم نہیں ہو رہی تھی۔

"انت اس سے سیکھنے کے بجائے تم اسے اپنا جیسا بنانی چارہ ہی ہو۔ کیوں یہ گناہ اپنے کندھے پہ بڑھانا چاہتی ہو۔"

"کیا کروں تمہارے گناہوں کا بوجھ جو بھاری ہو گیا ہے تو پلرا برابر کرنا چاہتی ہوں نا میں۔" ایک دم دروازے اس سمیت کھلا اور نائلہ نے تندی سے انھیں دیکھا دروازے کی طرف نگاہیں ہی نہیں گئیں۔ بلیو جینز اور گرین ٹرٹل نیک سویٹر میں وہ کالے بال اور ہری آنکھوں والی خوبصورت سی نائلہ تھی۔

"لو گناہوں کا نام لیا اور اس کا مجسمہ آپ کے سامنے حاضر ہے۔" کزان نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ لوگوں کو مناسب لگے تو اپنی چک چک اندر جاری رکھیں۔ ایک تو بندہ سکون

سے باہر کسی سے بات نہیں کر سکتا۔ بیٹھنا تو دور سانس بھی نہیں لے سکتا۔"

"ہم نے کب روکا ہے۔ لو سانس اچھی طرح سے لمبی لمبی سانسیں لو۔ اس کا بھی الزام

اس نے لگانا ہے۔ کوئی بات رہ نہیں گئی تو یہ بھی لگا دو کہ کزان سا کورا ہماری سانسوں پہ

بھی پابندی لگا چکا ہے۔" وہ اونچی آواز میں بولا۔ صبرینہ اور منشمہ نے اسے گھورا۔

"میں نے آپ کو کچھ نہیں نہیں کہا کیف بھائی۔ بہتر ہے میرے منہ نہ لگیں۔"

"شیطان بھی تمہارے منہ نہ لگے۔ میں تو پھر کزان سا کورا ہوں۔"

"آپ شاید اپنا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ کو کوئی کام نہیں جب دیکھیں یہاں نظر آتے

رہتے ہیں۔ بندہ گھر آپ کی وجہ سے نہیں آتا مگر آپ نے تو قسم کھائی ہوئی ہے کہ ہمیں

ہمارے گھر ہی نہ آنا پڑے۔"

صبرینہ کو اس کا انداز پسند نہیں آیا۔

"بڑی نظریں رکھی ہوئی ہیں ہم پر جی بھی میرے پہ کالا سایہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اوئے کوڈی

میری نظر اُتارو۔ کالا علم ہو رہا ہے میرے پر۔" اس نے متشمہ کو مخاطب کیا۔

"کوڈی کس کو کہا تم نے؟ کوڈے ہو گے تم!!! اور تم خود ہی کالی بلا ہو کہ تم پہ کون جادو

کرے گا اور نائلہ تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے ہمارے گھر پر ہی نظریں رکھی ہوتی ہے

۔"

"میں اتنی فارغ نہیں ہوں جو تم لوگوں پہ نظر رکھوں۔ یہ جو تم لوگوں کی پھٹے ڈھول

جیسی آواز ہے اس سے ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔"

"تت بیچاری اتنی بھولی ہے کہ اپنی ماں کی آواز اسے پورے دو گھروں میں سنائی دے رہی

ہوتی ہے۔ ماں کو کچھ کہہ نہیں سکتی ہم پہ اپنی بھڑاس نکال دی۔"

"میری ماں کے بارے میں کچھ مت بولیں آپ۔" وہ طیشی سے اونچا بولی۔

"میں اتنا فارغ نہیں ہوں جو ان کے بارے میں تم سے بحث کروں گا۔ ویل میرا کام تو خیر

روکی نے مداخلت کرنے پہ روک دیا۔ چلو ہاتھ کافی ہے۔ کل میں کسی کتے کے خون

سے اپنا کام مکمل کروں گا۔ اچھا چلتا ہوں کا بوس میں یاد رکھنا۔"

"یہ کا بوس کیا ہوتا ہے؟" وہ چل پڑا تو پوچھنے لگی۔

"بُرا خواب۔" صبرینہ آہستگی سے بولی۔ نائلہ نے کزان کا آرٹ ورک دیکھا تو خوف

سے ایک دم ہیچھے ہوئی۔

"یہ کیا کیا اس نے؟ امی !!! امی !!!"

"چلو اندر اور امی کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے ہمارا دروازہ خراب ہوا ہے۔" اس نے

آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور اسے دیکھا جو کافی سہمی ہوئی لگ رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو خون نہیں ہے یا رپینٹ ہے۔ وہ اپنے آپ کو تکلیف دے سکتا ہے بھلا؟
" اس کے کہنے پر اس نے دروازے کو دیکھا اور اس کے قریب آئی۔ اس نے چیک کیا تو
ایک منٹ کے لئے فریز ہو گئی۔

"متشو پینٹ نہیں تھا۔ اس نے واقعی اپنا ہاتھ زخمی کیا تھا۔" آخر میں اس کی آواز کانپ
اُٹھی۔ آنکھیں جلنے لگیں۔

"صبر جھلی۔۔ ایک منٹ! یہ واقعی خون ہے۔" متشمہ نے بھی چیک کیا تو وہ بھی ساکت
ہو گئی۔ صبرینہ کہ ایک آنکھ سے آنسو ٹپک کر گرا جسے اسے نے تیزی سے متشمہ سے
چھپا لیا۔

"تمہارا یہ کزن سائیکو ہے تشو۔" وہ تیزی سے اندر کی طرف بھاگی تاکہ خطوط میں لکھی
اس کی داستان اس کے چہرے پہ نہ کوئی پڑھ لے۔

وہ خالی کلب کی ایک بیچ پہ بیٹھا بریف کیس کھولے پیکٹ چیک کر رہا تھا۔ جب ایک دم
کسی کے بھاری بوٹ دھرم سے ٹیبل پہ آگرے۔ کزان نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا
پھر اپنی آنکھیں گھمائیں۔ اگلا شخص اس کی آنکھیں گھمانے پر مسکرا اٹھا۔
"جب جیل سے نکل ہی آنا تھا تم نے تو میرا سر کیوں کھپا رہے تھے۔" اس نے جل کر
بریف کیس بند کیا اور ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر اپنا دایا پیرو ہلانے لگا۔ اگلا اپنی گھنی لمبی بلونڈ
داڑھی پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔

"بہت کم موقعہ ملتا ہے سا کورا تمہیں تنگ کرنے میں اب ایسی موقعے تھوڑی گنوا سکتا

ہوں۔ تمہارے لئے میری فکر کرنا مجھے اچھا لگا۔"

"رہائی کس بیوقوف لڑکی نے کروائی تمہاری؟۔" کزان بوریت سے خالی کلب پہ نظر

گھماتے ہوئے سامنے بار کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں بوٹی سارے گلاس صاف کر رہا تھا۔

"یہ تمہیں ریپورٹنگ کون دے رہا ہے؟" کہا تو ہاک نے عام سے لہجے میں تھا مگر اس کا

انداز محتاط تھا۔ کزان مسکرایا۔ اس کے اس طرح مسکرا نے سے اس کی با دمی شپ میں

نظر آتی کالے نین مزید ابھر کر باہر آتے تھے۔

"تو یہی وجہ ہے کون ہے وہ بد نصیب عورت یا پھر کون ہے وہ بد نصیب لڑکی۔" اب

ہاک کے ماتھے پہ بل آ گئے۔

"بہت بد لحاظ ہو تم سا کورا۔" اس بات پہ وہ کھل کر ہنس پڑا۔

"ٹروپ کو پتا چلا تو بہت شور کریں گے کہ ہمیں کم عمر لڑکیوں کے ساتھ ریلیشنشپ تو دور
دس فٹ کے فاصلے پہ رکھا جاتا ہے اور خود مزے سے۔۔۔" ہاک نے غصے اپنی بند ہوئی
نائیف کزان کو مارنے لگا۔ کزان نے پھرتی سے کیچ کیا۔

"مت بھولو باس ہوں تمہارا۔ باس ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہے۔ باس جو کرے اس کی مرضی
۔"

"کیا ان ڈانسراور اپنی عمر کی عورتوں سے دل نہیں بھرا تمہارا۔ کافی تعریفیں تو سُنتا ہوں
میں سب سے۔"

"تم اپنا منہ نہیں بند کر سکتے ہا فو لڑکے۔ بہت زبان نہیں چل پڑی۔" وہ اب برہم
دکھائی دینے لگا۔

"اب یہ مت شوکرنا وہ خاص ہے۔ وہ بیچاری کوئی اینڈ لیول کی بیوقوف تھی جو سمجھ بیٹھی کہ ہاک ون ویمن مین ہے۔ کتنے پیسے منہ پہ مارے اس نے؟" وہ اپنا جوائنٹ نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے لائیٹر نکالنے لگا۔

"اب سمجھا تشو خون کے آنسو کیوں روتی رہتی ہے تم ہو ہی ایسی بلا۔"

"جو تمہیں بہت پیاری ہے۔ سونے کے محل کی سب سے بڑی اور اہم چابی ہوں۔ یہ مت بھولو تم لوگ کا کاروبار میں ہی دیکھتا ہوں۔ تم لوگوں کو تو شراب لڑکیوں 'ڈرگز' لڑائی سے فرصت ملے کہ کچھ کرو۔ داڑھی اور بال تو کٹاتے ہو نہیں۔ میلے چوڑے فیکروں جیسی شکل ہو گئی ہے اور بنے ہو بائیکرز۔"

"وہ تو ہے۔ تین کیس آئے ہیں رونی نے بتایا بہت شور کیا انھوں نے۔ مجھ سے بھی جیل میں ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ ان کا مقصد تھا کہ تمہارے خلاف مجھے برین واش کریں۔"

"برین ہو گا ہاک صاحب کا جسے وہ واش کریں گے۔ کیا کیا پھر؟" ہاک نے اپنے سر پہ باندھا لال رومال پیچھے کیا اور اپنے پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اب رونی ہی بتائے گا۔ میں نے صرف اتنا کہا سا کورا کے فیملی اور گیراج ایفیکٹ ہوئی تو اپنے جنازے کی تیاری کر لینا۔" کزان نے نشے سے نکلتے ہوئے دھوئے کو کھینچ کر اندر لیا۔

"آج ثابت ہو گیا۔ جیڈ براؤن مجھ سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔"

"بد قسمتی سے کیا کروں۔ اگر تو نے میری جان نہ بچائی ہوتی تو پہنچا ہوتا اپنے ماں باپ کے پاس۔" بوبی نے ٹائیم کے مطابق روم سے بھری ہوئی گلاس سامنے ٹیبل پہ رکھی۔ کزان کو دیکھا کہ اسے کچھ چاہیے تو نہیں۔ کزان نے انگلی سے نہیں کا اشارہ کیا۔

"اتنا زیادہ نیک ہوں کہ ان کے پاس تو کم سے کم نہیں جاتا ہاں کہی اور ضرور پہنچ جاتا۔" کاش اس بڈھے اور اس کے سارے خاندان کو جھیلنا تو نہ پڑتا۔ "بیزرای کے ساتھ ایک عجیب سی الجھن تھی اس کے لہجے میں۔"

"تم وہاں رہتے کیوں ہو پھر۔ اتنا چھوٹا سا کمرہ ہے۔ برکس بتا رہا تھا۔ کمرہ کم قبر میں بھی کم سے کم کافی جگہ ہوگی جتنی کزان کے کمرے میں نہیں ہے۔"

کزان اس کے گلاس کو گھورنے لگا جو وہ اٹھا کر اس کے سپ لے رہا تھا۔

"بس خود کو یقین دلاتا رہتا ہوں۔ یہی میرا اصل مقام ہے اور حساب کتاب کا وقت

شروع ہو چکا ہے۔ بغیر حساب کتاب کہ۔۔۔" وہ رکا۔

"میرا وہاں سے جانا ممکن نہیں۔" آخر میں اس کا برف سے جمادینے والا لہجہ ہو گیا کہ

ایک منٹ کے لئے وہ ساکت ہو گیا پھر اس نے گہرا سانس لیا۔

"پتا ہے وہاں پہ بڑا عجیب سا سما ہو گیا ہے۔ پھول ہی پھول بھرنے لگے ہیں جبکہ وہاں میں

دھکتی ہوئی جہنم کی آگ زمین سے پھٹ کر دیکھنا چاہتا ہوں۔ بربادی ہی بربادی دیکھنا چاہتا

ہوں جتنا میں اس جہاں کو ایسا بنانے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی ناکام ہو جاتا ہوں۔ ایسا

کیوں ہے؟" وہ شاید خود سے سوال کر رہا تھا۔ وہ خود میں کھو گیا تھا۔ آنکھوں کے سامنے

وہ ٹوٹے ہوئے بینویز' وہ کانچ سے بھری ہیزل براؤن آنکھیں۔ وہ چھوٹے لبوں سے

ابھرتی کچھ گھبرائی ہوئی کچھ تیز آوازیں۔

"کزان؟" ایک دم وہ اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا منع کیا تھا اس وقت نشہ مت کرو۔ پولیس والے چیکنگ کرنے کے لئے آئے

گے۔ بوبی اسے اٹھا کر میرے لاکر میں رکھو۔ سینتھر آیا تھا؟"

"سینتھر مینچیسٹر گیا ہوا ہے باس۔"

"بتایا نہیں اس نے۔ ہافو تمہیں پتا تھا۔"

"نہیں یہ نہیں پتا تھا کہ آج جائے گا۔ ذکر تو کر رہا تھا کہ اس کی نظر میں کچھ بندے ہیں جو

میری سپیشلیٹی لیں گے۔ میں نے اتنا غور نہیں کیا۔" وہ اب نارمل انداز میں بولتا

جوانٹ کا آخری کش لینے لگا۔

"فی الحال رہنے دو کچھ لوگوں کی بڑی نظریں ہیں میری رپورٹ کے مطابق۔ پرسوں جو

ریس ہونی ہیں اس میں بھی مت جاؤ۔" اب کزان ٹھہرا۔ ابرو اوپر ہوئے۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟ میں کیوں نہ جاؤں۔"

"جاؤ گے تو اپنی ہار لی گنو او گے۔"

"کیوں گنو اوں گا میں اور کیوں نہ جاؤں میں۔ میں نے آج تک کوئی ریس ہاری ہے۔"

"تم سمجھ نہیں رہے سا کورا۔ تم بچے ہوئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شوخ ہی

ہو جاؤ کسی بھی حال میں پکڑے گئے تو تمہارے دادے نے نہیں بچانا تمہاری دادی اب

زندہ نہیں ہیں۔"

"اس سے پہلے بھی گیا تھا کس نے بچایا تھا؟ تم نے!!!! اپنی ذمہ داری سے نہ ہٹو ہاک

!!!!

.You can't mess with Sakura

"اس لئے کہہ رہا ہوں تم سے کہ اس سب فساد سے فی الوقت دور رہو۔ اپنے گیرانچہ

دھیان دو۔ میری مانو گے تو بچے رہو گے۔"

"گریٹ۔ اپنے خاندان کی نہیں سنی میں نے جو تمہاری مانوں گا۔ بات سُنو میں آ رہا ہوں

۔ میری حفاظت کی ذمہ داری تمہاری ہے بلکہ یہ کام میں خود ہی کر سکتا ہوں۔"

"کزان !!! " اب ہاک نے گلاس رکھا اور کھڑا ہوا۔ ہاک اونچا لمبا اور کافی ڈروانا دکھنے

والا ان کا لباس تھا لیکن کزان بھی کچھ کم نہیں تھا ہاں وہ الگ بات تھی۔ اپنے انداز الگس

میں وہ ہر طرح سے مختلف دکھائی دیتا تھا۔ نہ ہی اپنے گینگ کا حصہ لگتا تھا۔ نہ ہی اپنے

خاندان کا۔ اکیلا وہ سب میں منفرد ہاں فولڑا گینگ کا ہر دل عزیز تھا اور وہاں صبرینہ کے دل

کا بادشاہ۔

"ٹرسٹ می جب میں کہہ رہا ہوں تو میری بات سُن لو تو سُن لو۔ میں نے تمہیں کبھی روکا

ہے اپنی منمنائی کرنے سے۔ اگر تم میرے فیورٹ ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اس

بات کا فائدہ اٹھاؤ۔" کزان نے اپنی جیکٹ اٹھائی اور ہلکی سی مسکان دیتے ہوئے بولا۔

"میں اپنے گھر والوں کا فیورٹ نہیں ہوں پھر بھی میں اپنی کرتا ہوں تو یہاں پھر میں

سب کا دل عزیز ہوں اپنی کرنے سے باز آؤں گا؟"

"تمہاری زندگی میں شدید عورت کی ضرورت ہے ینگ مین۔"

"ٹوکیو کے ٹکٹ کا بندوبست کرو لے آؤں گا تمہاری بھابی۔"

"مطلب وہاں کی کاوائی چاہیے۔"

"آف کورس ان کو اشد ضرورت ہے ایسی بہو کی۔"

"یہاں بھی مل جائے گی وہاں جانا ضروری ہے۔"

"نہیں چاہیے تو وہاں سے ہی چاہیے۔"

"ٹھیک ہے پھر ریس میں مت آنا بھیج دوں گا تمہیں ٹوکیو۔"

"ایسا تو میں ہر گز نہیں کروں گا خیر اپنی والی کو میرا فسوس دینا۔"

"تم نہیں سُدھرو گے سا کورا۔" اس نے بلا آخر ہنس کر تاسف سے سر ہلایا۔

"اس ڈیڈی کی پرنس کابیگ ہی کسی دن دے دینا میں بیچ آؤں گا۔"

"سوری میں تمہاری طرح چور نہیں ہوں۔" کزان گھورتے ہوئے چل پڑا۔ باہر آکر

اپنی ہارلی سٹارٹ کرتے ہوئے بیٹھا۔ ہیلیمٹ اٹھا کر پہنتی ہی فون اس کی جیب میں بز

ہونے لگا۔ اس نے چیک کیا تو انون نمبر تھا۔ اس نے فون کاٹ کر جیب میں رکھتے ہوئے

بانیک سٹارٹ کر چکا تھا۔ آج وہ پلان کر رہا تھا کہ جہاں عالم کو کیسے زچ کرنا ہے۔

私に

私には

、私には

اس نے فون پہ لکھے ان لفظوں کو اپنے نیلے پھول کی شکل بنی کاغذ پہ اُتارا مگر دیکھنے کے
باوجود وہ یہ لفظ صحیح سے لکھ نہیں پارہی تھی۔ وہ سادھے الفاظ میں بھی یہ بات لکھ سکتی
تھی مگر وہ کزان سے مخاطب تھی۔ کزان سے بات کرتے ہوئے وہ جتنی جاہلیز استعمال
کرتی تھی۔ اتنے اس کے دل کے اندر سکون اُترتا تھا۔ وہ جیسے ساری اندر کی فرسٹیشن
غصہ اُدکھ اپریشانی رنج و غم اور دل کی چھپی بات کہہ کر پُر سکون ہو جاتی تھی۔ سارا
بوجھ جیسے کندھے سے اُتر جاتا تھا مگر نجانے پین میں اتنی لکھنے کی ہمت نہیں تھی یا پھر
صبرینہ کے ہاتھوں میں جان ختم ہو گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر کزان سے مخاطب ہوتے
ہوئے یہ مشکل الفاظ لکھنے لگی مگر ہاتھ زرا سی لکیر مارتے ہوئے جامد سے ہو گئے۔ جیسے ان

ہواؤں نے۔ جیسے ان خاموشی نے اس کی چوری پکڑ لی تھی اور اس کی خبر کزان کو کر دی تھی۔ اب وہ لکھ نہیں پار ہی تھی۔ اب وہ کچھ کہہ نہیں پار ہی تھی۔ پین کی نب کو زور سے کاغذ پہ دباتے ہوئے وہ ایک دم لمبی لکیر کھینچنے لگی۔ اسی کے ساتھ ایک دم سے اس نیلے کاغذ پہ چھوٹی سی ننھی بوند آٹھری۔ پھر ایک اور 'پھر ایک اور۔ آہستہ آہستہ پورا کاغذ پہ جیسے برسات شروع ہو گئی۔ ہلکی ہلکی سی بوند اباندی کی آواز کسی کے دبی ہونٹوں سے نکل رہی تھی۔ صبرینہ نے اپنی پیشانی اس کاغذ پہ رکھ دی اور اپنے ہونٹوں کو زور سے دبانے لگی۔ وہ آخر روکیوں رہی تھی۔ کل رات سے وہ اتنی پُر جوش تھی۔ کزان کی اس خون والی حرکت سے اپ سیٹ ضرور ہو گئی تھی۔ متشمہ کو لگا وہ ڈر گئی۔ ایسی عجیب حرکت بھی بھلا کوئی کرتا ہے باقی سب کے لئے کزان سا کورا نارمل تھا مگر صبرینہ تو یہاں ابھی آئی تھی۔ اوپر سے وہ سب سے چھوٹی بھی تو تھی۔ جتنی بھی بہادر بننے کی کوشش کرتی۔

تھا تو اس کا چڑیا جیسا دل۔ یہ تجزیہ کزان سا کورا کا تھا۔ رات کو ادا جان کو پتا چلا تو انھوں نے بڑی ہی گرم جوشی سے مبارک باد تھی۔ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر وہ اس خوشی میں بیٹھا بنانے کے لئے اُٹھے۔ صبرینہ نے منع کیا تو متشمہ نے کہا کہ انھیں رو کو مت جب ادا جان کو خوشی ہوتی ہے تو وہ خود میٹھا بنانے کی تیاری کرتے ہیں۔ اس انداز پہ صبرینہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ بات اتنی بڑی نہیں تھی۔ خوشی کی بھی بات اتنی نہیں تھی مگر ادا جان کا یہ انداز دیکھ کر وہ اپنے آنسو پہ قابو نہیں رکھ سکی تو آخر کیا بات تھی۔ جو وہ اب اتنی اپ سیٹ تھی۔ یہ تو اس کے خط لکھنے پہ ہی جان پاتے۔ ایک دم روتے روتے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ سر اٹھا کر اس نے اپنے کاغذ کو دیکھا اور اپنے گیلے چہرے کو بازو سے صاف کرتے ہوئے۔ اس نے دوبارہ پین اٹھایا اور لکھا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے کزان۔" اتنا لکھ کر اس نے کاغذ کو لپیٹ کر بیگ میں رکھا اور الماری میں رکھ کر وہ بستر کی طرف گئی اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اس وقت تو صبرینہ پھولوں کو وقت دیتی تھی۔ آج ایسی کیا بات تھی جو اس پہر اس نے سونے کا فیصلہ کیا۔

بانیک روک کر اس نے دیکھا۔ دونوں گھروں کے سامنے ایک بھی گاڑی موجود نہیں تھی۔ چچی الماس کے گھر میں کوئی نہیں تھا۔ اس بات کا صاف پتا سامنے بند کھڑکی سے لگ گیا تھا۔ کیونکہ چچی الماس ہو یا نائلہ سامنے کی کھڑکی ضرور کھلی ہوتی تھی۔ عقیل اور چچا لازمی کام کی وجہ سے شہر سے باہر گئے ہو نگیں کیونکہ وہ یا تو ایک گاڑی استعمال کرتے تھے یا پھر ٹرین سے جاتے تھے۔ سینٹرل سٹیشن ان کے گھر کے قریب ہی تھا۔ لگتا ہے کافی دور گئے ہیں۔ ذکی تو خیر اس وقت کالج ہی ہوتا تھا۔ ادا جان تو گئے ہونگے گولف

کھیلنے۔ رہ گئی متشمہ اور روکی۔ اس بات کو سوچ کر وہ مسکرا اٹھا۔ اب آئے گا مزہ۔ دروازہ کھول کر وہ اندر آیا تو اندر بچہ خاموشی جیسے کوئی ذی روح موجود نہ ہو۔ کیا یہ دونوں نہیں ہیں۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ ادا جان گھر پہ نہ ہو اور متشمہ اپنے بکواس میوزک اونچے کر کے نہ سُنے اور وہ روکی اس کو تو نہ کوئی گھر کا کام چاہیے ہوتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ لازمی دونوں گھر پہ نہیں ہیں۔

"ہیلو!!!"

"ہیلو؟ تشوڈائن!! اوے Ablach !!!"

"واقعی کہی گئی ہیں چلو شکر ہے۔" اس نے جب خاموشی ہی سنی تو وہ لاونج اور کچن کی طرف آیا اس نے دیکھا۔ سارا گھر صاف تھا۔ گارڈن کا سلائیڈنگ ڈور بند تھا۔ یہ کسی کی موجودگی میں لازمی کھلا ہوتا تھا۔ مطلب کوئی بھی نہیں ہے۔ ایک دم دروازے پہ جا کر

سیدھا اس کی نظر اس طرف گئی تو ایک دم اس کے ماتھے پہ بل آگئے۔ سکیرٹی ہوئی
آنکھیں مزید سکیرٹ کر وہ اس طرف آیا اور اپنے کمر پہ ہاتھ رکھ اس نے فریج کو دیکھا۔ جس
کو ہر طرح سے لاک کیا ہوا تھا۔ کوڈ 'لا کر' چین 'ہیوی ڈیوٹی' میگنیٹ۔ ادا جان کو
جتنے جتنے لا کر ملے وہ سب لگا دیے۔ وہ اپنی زبان کے پکے نکلے کہ اس گھر سے تو اب کزان
کھانا کھا نہیں سکے گا۔ کزان ایک دم غرایا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے جہاں صاحب میں یہ کھول نہیں سکوں گا۔ میں میکنک ہوں۔ پورا
گلاسکو میری کارکردگی سے واقف ہے۔ یہ بات مجھے لگتا ہے بار بار دہرائی پڑے گی۔ کوئی
بات نہیں آپ کو آسان زبان میں سمجھ نہیں آتی اور مجھے آسان بات کرنا نہیں آتی۔"
اس نے سارے کھانے والے کیبنیٹ کھولے وہ لاک تھے۔ اس نے ایک پہ زور سے
مکامارا۔ فریج کے پانچ چھ لاک چیک کیے۔ دو کو تو آرام سے کھول سکتا تھا مگر ان تین پہ

وہ اپنا دماغ کیوں کھپائے؟ مگر کزان کا تو یہی کام تھا۔ اس نے ہاتھ کی مٹھی کو ہونٹوں پہ رکھ کر اپنے اندر کے ابھرتے غصے کو روکا۔ اس نے کیبنیٹ کھولی۔ جس میں ادا جان کے برتن پڑے ہوئے تھے۔ جو اصل میں دادی کے تھے۔ سامنے لگی دادی کی تصویر بڑے گھورتے ہوئے کزان کو دیکھے جا رہی تھی۔ اس زمانے کے پچاس پاؤنڈ کے برتنوں کو کیف واجد پھینکے گا نہیں مگر سامنے والا شخص کیف واجد کہاں تھا۔ وہ تو کزان تھا۔

"ساری نکال کر پھینک دوں؟ نہیں ایک بار تھوڑی مارنا ہے۔ آہستہ آہستہ کر کے جتنا ٹھہرا ہو گا اتنا ہی رد عمل مزید اور بار بار دیکھنے کو ملے گا۔ سوری ہٹلر کی نانی اور کزان سا کورا کی دادی مگر مجھے یہ پلیٹ زہر لگتی ہے۔" اس نے زمین پہ پھینکا۔ اس وقت دادی اگر زندہ ہوتی تو چیخ کر دوبارہ اس دُنیا سے فانی ہو جاتی۔ انھیں کزان کی طرح اپنی چیزوں سے محبت تھی۔ وہ اپنی چیزوں کے لئے بڑی حساس تھی مگر دوسرے کے حساس کی وہ زرا

پرواہ نہیں کرتی تھی۔ کزان بھی ہو بہوان کے جیسے تھا۔ اسے رتی برابر کسی کے جذبات پہ فرق نہیں پڑتا تھا۔

"مزہ نہیں آیا۔ اس منحوس فرنگ پہ مارتا ہوں۔ تائی کا جھیز جس فرنگ پہ بڑانا ہے۔ ایسے لاک لگایا ہے جیسے بڑے ہیرے پڑے ہوں۔" اس نے دادی کی دوسری ڈش فرنگ پہ ماری آواز اتنی زوردار آئی کہ بیڈ پہ لیٹی صبرینہ ایک دم اس شور سے جاگ گئی۔ نا سمجھی سے اس نے ارد گرد دیکھا تو خاموشی تھی۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ تیز ہوا سے اس کے اندر جھر جھری پیدا ہوئی۔ کمبل اپنے کندھے تک لا کر اس نے ٹائیم کو دیکھا۔ بیزاری سے آنکھیں بند کیے وہ دوبارہ لیٹنے لگی کہ ایک دم کسی زوردار ٹوٹنے اور کسی کی آواز پہ وہ ٹھہر گئی۔

"یہ کیا ہے؟" پھر ایک دم اسے یاد آیا۔

"اونو!! اونو میں یہ کیسے بھول گئی۔" وہ تیزی سے چپل پہن کر گرتی پڑتی دروازہ کھول کر نیچے کی طرف بھاگی۔ اس طرف آئی تو کچن خالی تھا۔ البتہ پورے زمین پہ کانچ کے ٹکڑے گرے ہوئے تھے۔ اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا جب اسے چھوٹے ٹکڑے کے ڈیزائن کو دیکھ کر احساس ہوا کہ یہ کونسے برتن تھے۔ دہل کر اس کی نظریں دادی کی تصویر پہ گئی۔ جو اسے گھور کر دیکھی جا رہی تھی۔ وہ شرمندگی سے نظریں جھکاتی سامنے کھلے سلائینڈنگ ڈور سے کزان کو پکارنے لگی کہ کچن کی کھڑکی سے ایک دم ایک چیز آکر گری۔ دیکھنے پہ اندازہ ہوا تو وہ چیختی ہوئی اپنے سر پہ ہاتھ رکھ کر ایک سکینڈ نہیں لگایا باہر نکلتے ہوئے۔ پٹاخے سے اندر بہت شور ہونے لگا۔ نیا سال آیا نہیں کہ کزان نے اندر کچن پہ آتش بازی چھوڑ دی۔ وہ جلد باز تھا اس لئے ہر کام جلد بازی سے کرتا تھا۔ اس نے سر پہ ہاتھ رکھ کر جھک کہ بیٹھی کہ وہ تقریباً گر گئی تھی۔ جیسے شور کم ہوا۔ اس نے دیکھا

وہ بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا پھر کچن سے نکلتے ہوئے دھوئے کو۔ یا اللہ آخر اندر کیا حشر ہوا ہوگا۔

"تم!!! تم گھر پہ تھی؟" وہ چلتے ہوئے سیدھا اس کے سامنے آیا۔ صبرینہ کو گھر کی حشر کی پریشانی لگ گئی۔ اوپر سے اس کی حرکتیں!!! صبح کا غصہ کم تھوڑی تھا کہ وہ ایک دم پھٹ پڑی۔

"یہ پٹا خے کیوں لائے نیکو لیر بم نہیں تھا آپ کے پاس وہ استعمال کرنا چاہیے تھا۔ اس سے کیا ہونا تھا!!!!"

"ہوں اچھا مشورہ ہے مگر نہ ہی اتنے پیسے والا ہوں جو اسے خرید سکوں۔ نہ ہی میرے اتنے بڑے تعلقات ہیں کہ میں اسے حاصل کر پاتا تو سوچا انھیں سے کام چلا لوں لگتا ہے دو نمبر تھے۔ فرج نہیں پھٹا ہوگا۔"

"دو وقت کی روٹی کھانے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں تھے!!!! اگر بند تھا تو کیا ہو جاتا گھر کا کھائے بغیر انسان مر تو نہیں سکتا۔ ایک تو انسان اس گھر میں دو گھڑی سو بھی نہیں سکتا۔"

"رو کی اس وقت نشی لوگ سوتے ہیں۔ آخر راز باہر آ گیا نا۔ سچ بتاؤ میرا والا استعمال کر رہی ہوں نا۔ میں ڈانٹوں گا تو نہیں مگر میری اجازت لینی چاہیے تھی۔"

"ہاں کرتی ہوں نشہ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ رہنا پڑے تو انسان کو نشے کی ضرورت پڑ جاتی۔ یا اللہ ابھی صاف کیا تھا سب۔ اندر جاتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے۔ آپ کیوں نہیں نشہ کر کے سو جاتے کھانا ضروری تھا!!!!!" وہ بہت ہی تپتی ہوئی تھی۔

"واو جتنا تم بگڑ رہی ہو لازمی تم نے فلیک (کوکین) لیا ہے۔ تمہارے منہ میں تو زبان نہیں تھی کچھ دن پہلے۔"

"میں نے فلیک نہیں سا کورا کانشہ کیا ہے جسے چڑھ جاتا ہے نا وہ بہت جلد پاگل خانے

میں داخل ہوتا ہے۔ مجھے آپ کے گھر والوں پہ آج بجد ترس آرہا ہے۔"

"یہ نیا نام سنا نہیں مگر سُنے میں اچھا لگ رہا ہے تو اثر بھی کتنا کمال کا ہوگا۔ روکی کو میرا ہوا

لگ گئی۔"

"کاش یہ ہوا نہ لگتی۔" وہ خود سے کہتے ہوئے اس کی تنگ کرتی مسکراہٹ کو نظر انداز کر

کے اندر آئی۔ تو ایک دم پُر سکون سانسیں چھوڑتے ہوئے اس نے دل پہ ہاتھ رکھا شکر

ہے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

"کہا تھا نادو نمبر۔"

"اس وقت تو مجھے آپ لگ رہے ہیں۔" وہ چلتے ہوئے سامنے آئی نیچے زمین کے حشر کو

دیکھنے لگی۔

"اس کو چھوڑو یہ جتنے لاک لگیں ہیں اس کی چابی لاؤ۔"

"میرے پاس کوئی چابی نہیں ہے۔" وہ بولی۔

"پاگل سمجھا ہوا مجھے۔ دیکھو رو کی تم اس گھر کی واحد بندی ہو جس کو میں عقل مند سمجھتا

ہوں۔ ان لوگوں کی طرح نہیں ہو۔ بہتر ہے میں تمہارے لئے یہ رائے نہ بدلوں تو

جلدی سے چابی لاؤ۔" صبرینہ ٹھہر گئی پھر نیچے والے دراز سے جھک کر اس نے صاف

کرنے والا برش اور ٹرے نکالا۔

"کچھ کہا ہے میں نے۔ کان تو نہیں خراب ہو گئے۔"

"رو کی!! اوشتمہ کی چمچی۔" صبرینہ نے برش نیچے رکھ کر اوپر کھڑی ہوئی اور اسے

دیکھا۔ جو گرے شرٹ اور گلے میں ایس کا چین ڈالے 'بلیک جینز اور ہلکے سے بگڑے

بال اور بڑھی ہوئی شیو میں ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ آنکھوں کو ہلکے سا بند کیے اس نے کھولا اور اس کے کہنے سے پہلے بول پڑی۔

"آپ کے لئے بُری خبر میں ان سب کے جیسی ہوں۔ مجھ سے اچھائی کی توقع مت رکھیے گا سا کور صاحب اور اس کے بعد تو بالکل نہیں۔ آپ جانتے ہیں یہ آپ کی دادی کے سیٹ تھے۔ جن کو ادا جان نے سنبھال کر رکھا تھا۔ پھر بھی آپ نے توڑے !!!

اس بات کے لئے آپ کو نہیں مجھے جواب دینا ہو گا۔ دیکھیں وہ ابھی بھی گھور رہی ہے مجھے۔ ادا جان 'خالا اور خالو کیا کہے گے۔ اوپر سے وہ۔۔۔" وہ چچی الماس کے طعنے بولنے لگی مگر تھکی اتنی تھی کہ بات چھوڑ کر وہ جھک کر اپنا کام کرنے لگی۔

"میں کہہ دوں گا کہ یہ میرا کام ہے اور وہ تمہیں نہیں گھور رہی ان کی شکل ہی ایسی ہے۔

کہا تو تھا اس بڑھے سے کہ ہٹا دو بچی ڈر جائے گی مگر سنی نہیں۔ آخر اس چہرے سے انھیں

محبت جو تھی۔ مجھے لگتا ہے

جہاں عالم کی شروع سے نظریں کمزور تھیں یا پھر ان کا جگر ضرورت سے زیادہ بڑا تھا۔"

"اس گھر میں میں تھی اور زمہ داری مجھ پہ تھی۔ آپ کو بھلا کوئی کیا کہے گا۔"

"اس کو چھوڑو جا کر فریج کالاکر کی جتنی چابیاں ہیں وہ لاؤ۔"

"نہیں ہے میرے پاس۔"

"مجھے گدھا سمجھا ہوا ہے؟ جو کہا وہ کرو نہیں تو ان کے کراکری کے ساتھ تمہاری خالا

جان کا جہیز بھی توڑ دوں گا۔"

"آپ کچھ آڈر کر لیں نہیں تو پھر چھوٹے سے کیفے یا کنوینینس سٹور چلیں جائے۔ تین چار

پاونڈ میں اچھا کھانا تو کھا ہی سکتے ہیں آپ یا وہ بھی نہیں ہیں۔" کزان نے اپنا والٹ کوالٹا

کر کھلا جس میں ایک پنیز گری تھی۔ اس نے جھک کر اسے بھی نہیں اٹھایا۔

"پیسے نہیں ہیں۔ اب یقین ہو گیا چلو اب آرام سے کہہ رہا ہوں جلدی سے چابی لاؤ

۔" اس نے والٹ اپنی جیب میں رکھا۔

"میرے پاس نہیں ہے!!!!" کزان اسے دیکھتا رہا پھر اس نے سینے پہ بازو لپیٹے۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔"

"میں آپ کو پانچ پاونڈ دوں؟"

"بھکاری سمجھا ہوا ہے!!!!" اب وہ غرایا۔ صبرینہ اچھلی۔

"حالت تو آپ کی ایسی ہے۔"

"روکی! یورنائیس گرل! آئی ریسپیکٹ یو۔ سوپلیز ڈو ایز آئی سے۔" وہ ہر ایک لفظ پہ

زور دیتے ہوئے بولا۔ صبرینہ نے جب سارے پیسے تقریباً اکٹھے کر لیے۔ تب وہ

سیدھا اوپر گئی اور کچھ منٹ ہی آکر اس نے دیکھا کزان صوفی پہ بیٹھائی وی پہ کوئی ایسے لگا

چکا تھا اور ٹانگیں ہلائے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ کی آمد پہ اسے دیکھنے کے بجائے ہاتھ

آگے کیے۔ صبرینہ نے اس کے ہاتھوں میں دس پاونڈ رکھے۔ کزان نے پیسوں کو دیکھا

پھر اسے۔

"کزان ادا جان کے پاس ہے ساری لا کر کی چابیاں حتی کہ کوڈ بھی صرف انھیں معلوم

ہے۔ متشمہ نے لینے نہیں دی۔ میں واقعی آپ کو دے دیتی۔ اتنا سب کچھ کرنے کے

باوجود آپ کو لگتا ہے میں آپ کو نہ دے دیتی۔" وہ خاموش سے اسے دیکھے جا رہا تھا پھر

اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود ان دس پاونڈ کو دیکھا گہرا سانس لے کر اٹھا۔ صبرینہ پیچھے

ہوئی کیونکہ وہ ایک دم اس کے قریب ہو گیا مگر کزان اس کے قریب آیا۔ صبرینہ پھر پیچھے ہوئی۔ گھبراہٹ سے نگاہ اوپر نہیں گئیں۔ وہ کچھ بولنے لگی اسی وقت کزان نے اس کا بازو تھاما اور اس کے ہاتھوں میں وہ پاؤنڈ رکھے اور بنا کچھ کہے بغیر اوپر چلا گیا۔ دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز آئی۔ ایک دم وہ ہوش میں آئی۔ یہ پاؤنڈ بھاری تھے کہ کزان کے ہاتھوں کا لمس۔ اس نے اوپر کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد اس نے گھر صاف کرنے کا سوچا۔ اس کے سوا اور کیا کر سکتی تھی۔ گھر میں مزید بد مزگی نہ ہو وہ اپنا کام جلد از جلد مکمل کرے۔

دروازے پہ دستک ہوئی۔ ہلکی ہلکی جس پہ کزان نے اپنی مندی آنکھیں رگڑ کر دیکھا تو ایک دم پورے کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ رات بھی ہو گئی۔ اس کی آنکھ کب

لگی؟ کندھے اچکا کر اس نے اپنا سر دیوار پہ رکھا اور اسے اندھیرے میں اپنے پیر ہلانے لگا۔ دروازے پہ ایک بار پھر دستک ہوئی۔ اٹھ کر اس نے دروازہ کھولا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ سوائے نیچے پڑے درمیانے سائز کے ڈبے کے جس پہ ایک چھوٹی سی چٹ لگی ہوئی تھی۔ اس اٹھا کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ نیچے خاموشی تھی سامنے وقت کو دیکھا تو اسے حیرت ہوئی کہ رات کے دو بج گئے۔ وہ کیا اتنا سو گیا تھا۔

"نیا والا کچھ زیادہ ہی اثر کر گیا۔" خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ اندر آیا دروازہ بند کر کے اس نے لائٹ آن کی۔ چٹ پہ لکھے لفظ کو وہ پڑھنے لگا۔

"کزان اس کو مت پھینکیے گا۔ آپ کا فیورٹ کھانا ہے۔ میرا ذہن میں نہیں تھا کہ یہ فریج میں موجود ہو گا۔ یہ آپ نے اپنے لئے منگوایا تھا۔ کسی کو مت بتائے گا یہ میں نے آپ کو دیا ہے۔ پلیز۔ ایس۔" گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے ڈبہ کھولا۔ اس کے فیورٹ ٹیمپورا

اور یکیتوڑی تھے جن کے ساتھ الگ سے صبرینہ نے نوڈلز بھی شامل کیے تھے۔ اس نے کھانے کو دیکھا اور چٹ کو۔

"تم کیسے ان لوگوں کی رشتیدار ہو سکتی ہو روکی۔ انا تاوا کاریرانی توتی یو سیگوری۔"

آخری الفاظ جاپنیز میں بڑبڑاتے ہوئے اس نے وہ کاغذ کا ٹکڑا اپنی ہارلی کے چھوٹے ڈمی ماڈل کے ساتھ رکھا۔

وہ اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی۔ آج رات خالانے آجانا تھا۔ رات کے کھانے کی تیاری بھی کرنی تھی۔ خاص اہتمام کرنا تھا کیونکہ آج سیف بھائی آرہے تھے۔ خالانے خاص فون کر کے کہا تھا کہ چچا اور ان کی فیملی بھی موجود ہوگی۔ آج کا دن بجد مصروف گزرے گا۔ بس کسی طرح کزان کہی سے گڑبڑ نہ کر دے ' ابھی تو اس نے ادا جان کو ان

پلیٹس کے بارے میں بھی کوئی بہانہ بنانا تھا۔ اُف کتنی ڈانٹ پڑے گی خالاسے۔ چچی کو بھی موقع مل جائے گا۔ خود کو دل میں ڈھیروں تسلی دیتے ہوئے 'وہ کھڑکی کھول کر دیکھنے لگی کہ کزان کی بائیک موجود ہے لیکن وہ وہاں نہیں تھی تو اس کا مطلب کزان صبح صبح چلا گیا۔ اس نے وقت دیکھا تو صبح کے سات بج رہے تھے۔ ناشتہ کیے بغیر چلا گیا پھر یاد آیا اس کے لئے گھر کا کھانا ممنوع تھا۔ گھر اسانس لیتے ہوئے اس نے کھڑکی بند کی اور دروازہ کھولا تو ایک دم ادا جان کی اونچی دھاڑ سنائی دی۔

"گستاخ!! تمھاری اتنی ہمت کیسے ہوئی۔" صبرینہ نے اپنی آنکھیں زور سے میچی۔ اسی وقت متشمہ واش روم سے نکلی۔ سر پہ ٹاول باندھے وہ شاور سے فریش ہو کر آئی تھی۔

"کیا ہوا یہ ادا جان اتنا شور کیوں کر رہے ہیں؟ پھر کچھ کیا اس نے!!"

"کیف واجد! کیف واجد! بھی کہ ابھی مجھے دو ہزار پاونڈ دو گے ساتھ میں مجھ سے معافی مانگو گے۔ نہیں تو اپنا بوریا بستر باندھو اور نکل جاؤ۔" اسے نیچے کزان کا جواب سنائی نہیں دیا۔

"کیف کیف!!!!!!" وہ چلا رہے تھے اور آگے سے کزان کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔
"یہ بول کیوں نہیں رہے؟" صبرینہ سیڑھیوں کی طرف جھک کر آہستگی سے بولی۔
"کانوں میں ایر پوڈ لگائے ہونگے اور جھوم رہا ہو گا۔ ایسی کرتا ہے جب اسے کوئی سناتا ہے۔ تم چھوڑو میں بال سکھا کر آئی۔ واش روم استعمال کر لو یہ نہ ہو بھاگتا ہوا اندر چلا جائے پھر سمجھو دو گھنٹے کے لئے بس گیا۔"
"نہیں میں یوز کر چکی ہوں۔ میں نیچے جاتی ہوں۔"

"بولنا نہیں۔ ان دونوں کو لگے رہنے دینا۔ ادا جان کو غصے کے وقت کوئی ٹوکے تو اچھا نہیں ہوتا۔"

وہ نیچے آئی تو اس نے دیکھا۔ ادا جان ہاتھوں اور کندھوں کو جھٹکے دے دے کر اس بہرے کو سنا رہے تھے اور منتمہ کے عین مطابق وہ صاحب کانوں میں ایر پوڈ لگائے ہوئے۔ ان کے سامنے مزے سے مون واک ڈانس کر رہا تھا۔ جیسے سامنے ادا جان نہ ہو مائیکل جیکسن کھڑا ہو۔ ادا جان آگے بڑھ کر اس کا ایر پوڈ اتارتے وہ کبھی ادھر ہو جاتا تو کبھی ادھر۔ کمبخت لمبا بھی بہت تھا۔ انھیں باقاعدہ چھالانگ لگانی پڑتی تھی۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ تنگ آکر وہ کزان کی شرٹ پکڑنے لگے تو کزان نے چونک کر ان کا ہاتھ پکڑا اور ایسے متوجہ ہوا جیسے وہ ابھی ان کے سامنے آئے ہو۔

"جی کچھ کہا ادا جی آپ نے؟"

دادا جی؟ صبرینہ حیرت سے تکلنے لگی۔

"دادا کے بچے!!!! میں گھنٹوں سے بکواس کر رہا ہوں۔ دیکھو کیف ابھی کہ ابھی مجھے

ایسا سیٹ لا کر دو یا پھر دو ہزار پاؤنڈ دو!!!! یہ بھی نہیں ہوتا تو دفع ہو جاو یہاں سے۔"

"کس خوشی میں دادا جی۔ اب یہ دن آئے گے کہ دادا پوتے سے پیسے لیں گے۔ کس قدر

لاچی ہیں آپ۔ آج وہ ہٹلر کی نانی میرا مطلب آپ کی بیگم زندہ ہوتی تو وہ دوبارہ فوت

ہو جاتی کہ ان کے لاڈلے پوتے سے پیسے وصول کیے جارہے ہیں۔ جس کی روٹی تک بند

کر دی۔ اب مجھے گھر سے نکالنا چاہیے ہیں۔" ادا جان نے رکھ کر کزان کا تھپڑ مارا جو کہ

اس کی ٹھوڑی پہ جا کر لگا۔ صبرینہ کے منہ سے آواز نکلی۔ کزان کی نگاہیں ایک لمحے کے

لئے ٹھہر گئیں پھر آنکھیں گھماتے ہوئے بولا۔

"جان نہیں آپ کہ ہاتھ میں۔ چیک کروائے کہی عنقریب فالج کا اٹیک تو نہیں پڑنے

والا؟"

"دوبارہ اپنی دادی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کیے تو جان سے مار دوں گا۔ نکلو

ابھی اس وقت اور دو اپنی ہارلی کی چابی۔" وہ تو سخت غصے میں دکھائی دینے لگیں۔ کزان

ہنس پڑا جیسے کوئی چھوٹے بچے کی بات پہ ہنس پڑتا ہے۔ صبرینہ کو ڈر لگ رہا تھا۔

"جہاں صاحب آپ ہل گئے ہیں۔ اس عمر میں کیوں پھانسی چھڑنا چاہتے ہیں۔ اتنی قیمتی

شہ کو مار کر ویسے بھی جنت تو دور جنازہ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ ایک معمولی سی پچاس

ساٹھ سال پرانی پلیٹ کے لئے خوا مخواہ ماتم کر رہے ہیں۔ وہ چلی گئی اور آج ان کی پلیٹ

بھی چلی گئی سمپل!!! کوئی بڑی بات نہیں۔ باقی چیزیں موجود ہیں نا۔ اگر آپ اپنی

حرکت سے باز آجائے گے تو دادی کی نیشانی میرا وعدہ ہے محفوظ رہیں گے۔" ادا جان کا

صبر کا پیمانہ لبریز ہونے کی دیر تھی کہ متشمہ نے نیچے آکر پکارا۔

"ادا جان! ادا جان آپ کا فون آیا ہے۔"

"بھاڑ میں گیا فون۔ ابھی اسی وقت اس لڑکے کو اس گھر سے نکالو۔ بہت برداشت کر لیا

ہم نے اسے۔"

"آپ نے برداشت کیا یا ہم نے؟"

"کیف چُپ کرو ادا جان بابا کا فون ہے آپ سے ضروری بات کرنا چاہے ہیں۔ کسی کی

ڈیٹھ ہو گئی ہے۔"

"کس کی !!!" ادا جان اب پریشانی سے بولتے ہوئے اس سے فون لینے لگے۔ صبرینہ

نے بھی پریشانی سے دیکھا تو متشمہ نے اسے تسلی دی کہ ادا جان کہ کوئی جاننے والے

ہیں۔ منشمہ نے آگے بڑھ کر اسے دیکھا جو کان کھجاتے ہوئے ادا جان کی طرف دیکھ رہا تھا
جو بات کرتے ہوئے سیدھا باہر چلے گئے شاید اپنے بیٹے کے پاس گئے تھے۔ منشمہ نے
فریج کو کھولا۔

"لو ٹھنسو!!!! اگر تم سیف کے دوست نہ ہوتے تو میں بھی ادا جان کی مدد سے تم اس
وقت بے گھر کر چکی ہوتی۔" کزان مسکرایا۔

"اگر تم مجھے کزان بلانے لگ جاو گی تو قسم ہے تمہاری شادی کی بعد تمہاری اور تمہارے
شوہر کا جینا حرام تھوڑا کم کر دوں گا۔"

"بڑی مہربانی ہو گی سا کورا صاحب۔ اب دو ہزار پاونڈ کا بندوبست کرو نہیں تو بے گھر
رہنے کے لئے تیار رہو!!!! کیا ضرورت تھی تمہیں دادی کی پلیٹ توڑنے کی؟" وہ چلتے
ہوئے سیدھا فریج کھول کر انار کا جوس کی بڑی بوتل اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اس بیکار پلیٹ کے لئے جو کہ اس وقت ایک پاؤنڈ کی بھی نہیں ہوگی میں دو ہزار کیوں
دوں؟ اس سے اچھا میں دو ہزار کا کھانا کسی فائو سٹار سے نہ کھا لیتا جو کہ میرے پاس ہے
بھی نہیں۔" اس نے ڈھکن کھول کر سیدھا ایسے ہی منہ لگا کر پینے لگا کہ صبرینہ نے بوتل
لی۔

"گلاس پہ پابندی نہیں لگی۔" اس نے نارمل لہجے میں طنز کیا۔

"یہ جو س میرے علاوہ کوئی نہیں پیتا روکی۔"

"صبو کا فیورٹ جو س ہے اور زیادہ بنو مت اتنا چوری کا مال تھوڑی کم ہے۔ اوپر سے ہارلی
میڈم بھی ہے اور جس کے پاس وہ تو کوئی انسان غریب نہیں ہوتا۔ صرف تم نے ہم سب
کا خون جلانا تھا بس !!! " کزان اسے گھورتا رہا پھر صبرینہ سے گلاس لیا۔

"ٹھیک ہے نہیں جلاتا آج سیفی بوئی کے ساتھ ویسے بھی ڈنر کا پلان ہے میں نے کہا کام سے سیدھا تمہارے آفس آ جاتا ہوں مل کہ لنچ بھی کر لیں گے۔ ناشتہ البتہ تم کرا دو۔"

اب متشمہ ٹھہر گئی۔ وہ صبرینہ کو دیکھنے لگی۔ صبرینہ اسے اشارہ کرنے لگی کہ کیا کریں اب۔

متشمہ کے چہرے پہ غصہ اور بے بسی تاری ہو گئی۔

"یہ تم دونوں نظروں ہی نظروں میں کیا اشارے کر رہی ہو؟" کزان ان دونوں کو غور سے دیکھا۔

"کچھ نہیں تم جاو ناشتہ نہیں ملے گا۔ ہمیں بہت کام ہیں آج۔"

"ناشتہ بنے میں کتنی دیر لگتی ہے۔ روکی زرا سا بریڈ پہ چکن سپریڈ لگا دو۔" وہ سیدھا صوفے کی طرف جانے لگا تو متشمہ نے تیزی سے کہا۔

"ہاتھ ٹوٹے ہوئے تمہارے۔ صبو کو کام ہے۔"

"میں بنادیتی ہوں۔" صبرینہ نے اسے نظروں میں تسلی دی کہ وہ کچھ کرے گی۔

"فورگاڈسک صبو یہاں میں تمہارے لئے لڑتی ہوں اور تم ہو کہ۔۔۔" صبرینہ نے اس

کی بات کاٹی۔

"بس! بحث لگانے سے بہتر ہے تم نہ سردیوار پہ مار دو۔"

"کیوں دیوار پہ اتنا ظلم کرنا چاہتی ہو۔ اس کے لئے بھی وہ بڈھا سر پہ آجائے گا۔ پیسے مانگنے

۔"

"وہ بھی کیا کریں جب آپ جیسی نسل ان کے نصیب میں لکھی ہو تو وہ خون کے آنسو بھی

نہ روئے۔" وہ اب بولنے سے خود کو روک نہ پائی۔ کزان نے مڑ کر اسے دیکھا وہ اب

بریڈ نکال کر کاونٹر پہ رکھ رہی تھی۔

"اوائے تشوڈائن یہ وہی ڈرپوک روکی ہی ہیں نا۔ مجھے لگتا نشہ ابھی تک چڑھا ہے سمجھ نہیں آرہی۔"

"تم پینے لگے ہو!!!!!!" ایک دم متشمہ حیرت سے چولہا جلا رہی تھی۔ اس کے نشہ بولنے پر تیزی سے چیخی۔

"آہستہ!! متشمہ۔" صبرینہ نے گھوم کر اسے آنکھیں دکھائیں ایک سے بڑھ کر ایک۔

"ہاں تو ایسے چیخ رہی ہو جیسے خود نہیں کرتی۔"

"کزان اگر ادا جان کو پتا چلا تو جان سے مار دیں گے۔"

"یہ مکالمہ بہت پرانا ہو گیا ہے۔ خیر بک بک مت کرو اچھا سا ملیٹ بنا کر دو۔ تمہارے

ہونے والے شوہر کے سامنے برائیاں کم کروں گا۔"

"سیف سے کہتی ہوں اس کی سنگت چھوڑیں ورنہ سب کچھ گنوانا ہوگا انھیں۔" وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے بولی۔

"شکر کے نفل ادا کرے گا اگر تمھاری اس سے جان چھوٹی میں تو اسے کسی اور کے ساتھ فکس کروادوں گا۔" اب متشمہ ٹھہر گئی۔ سامنے چھری اٹھا کر اس کے سامنے آنے لگی صبرینہ نے اسے پکڑا۔

"میں اسے جان سے مار دوں گا۔"

"پاگل مت بنو ابھی ادا جان آجائے گے۔ تم جانتی ہونا اسے۔"

"دیکھنا میں اس کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ دیکھنا تم سا کورا تم متشمہ کو اچھی طرح نہیں جانتے۔" وہ آہستگی سے اسے کہتے ہوئے مڑ گئی۔ صبرینہ نے کزان سے الگ میں بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

"تم چاہتی ہونا کہ سیف بھائی آرام سکون سے تمہارے گھر میں آئے اور کوئی تماشہ بھی

نہ ہو تو مجھے کزان کے گیراج کا آڈریس دو۔"

"تم چلی گئی تو گھر کا کیا ہو گا اور تم کیف کو اچھی طرح جانتی ہو صبو اس کو زرا شک پڑ گیا تو تم

نہیں بچنے والی۔ یہ زرا جو بہادر تم بن رہی ہونا ایک دم کسی بچی کی طرح میری آغوش میں

آکر رونا شروع کر دینا ہے اور اگر ممّا کو پتا چل گیا نا تو میری خیر نہیں۔ وہ تو ویسے بھی

تمہاری وجہ سے حساس ہیں۔" وہ لسٹ تیار کر کے اسے کہہ رہی تھی جو پریل لانگ

کوٹ پہنے بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

"نہیں روں گی بچی تھوڑی ہوں۔ آپ سب لوگوں کی طرح نہیں ہوں کہ ان کو بھڑکا دوں۔ میرے بھی کچھ طور طریقے ہیں۔ مجھے بتاؤنا۔ تم سکون سے کام بھی کر لینا تب تک میں بھی آجاؤں گی جو سامان منگوانا ہوا تو مجھے بھی بتا دینا۔"

"اس کی فکر مت کرو۔ کچھ ڈشز منگوا لوں گی۔ کچھ بنالوں گی۔ تم ہر وقت کام میں لگی رہتی ہو۔ گھر تو تم نے صاف رکھا ہوتا ہے۔ مزید دو گھنٹے تو تم نے صفائی کے ساتھ ڈائینگ ٹیبل بھی سیٹ کر دیا تو باقی کام تم مجھ پہ چھوڑ دو میں کر لوں گی لیکن آڑیو شیور؟"

"تین دنوں سے تم کیا دیکھ رہی ہو۔ مانا کہ کزان کو دادی کی پلیٹ توڑنے سے نہ روک سکی مگر اتنا بھی انک صورتحال دیکھنے کی نوبت تو نہیں آئی جس طرح پہلے آتی تھی۔" متشمہ نے اسے گھورا۔

"مت بھولو ادا جان کا ہاتھ چپکا دیا تھا ڈور ہینڈل پہ۔ فریج کے سامنے پٹانے چھوڑے۔

ہماری فینچ پہ خون کے دھبے لگا دیے۔ آج ادا جان کا خون کھولا یاد دی کی پلیٹ توڑ کر۔

سیف سے بجد گہری دوستی کی۔ بتاواں ان میں سے کیا روک سکی ہو؟ اس سے زیادہ بُرا

کیا ہوگا۔" صبرینہ نے گھور کر اسے دیکھا اور دل میں کو سا بھی۔ ہاں وہ بس شوخ ہو کر

بول ہی پائی ہے کہ وہ اسے روکے گی مگر کزان سا کورانے ساری منمائی جاری رکھی۔ وہ

بھی بنا اسے متاثر کیے۔

"ٹھیک ہے مانا کہ میں اتنی ساری حرکتوں کے باوجود انھیں روک نہ سکی مگر تمہارے دو

سو پاونڈ بھی تو بچائے ہیں۔ اس کا کوئی ذکر کیا؟ نہیں نا؟ بھروسہ نہیں تو ایک موقع تو دو

میں کوشش کرتی ہوں۔ کم سے کم وہ صبح سیف بھائی کو تو ڈسٹرب نہیں کریں گے۔ رات

کو تو ویسے بھی نہیں آتے۔ تم جانتی ہو وہ پھر ہمیں کام نہیں کرنے دیں گے۔"

"صبودے رہی ہوں لیکن مجھے کوئی اُمید نہیں ہے ویسے۔"

"ایک بار بھروسہ کر کے تودیکھو۔ تم ٹیکسٹ کرو میں زرا اوپر سے لگتا ہے کارڈ بھول آئی

ہوں۔ لے کر آتی ہوں۔"

"گڈ لک صبرینہ احمد اور ہاں۔ وہاں عجیب سے بانیکرز والے بندے ہونگیں ڈرنہ جانا۔

کزان کے دوست ہیں۔" وہ چلتے ہوئے کمرے میں آئی تو اس نے دروازہ بند کر دیکھا

دیوار کے پیچھے ایک چٹ لگی ہوئی تھی۔ ہیں؟ یہ کہاں سے آئی۔ اس نے چٹ اُتاری اور

پڑھا۔

"کھانے کا شکریہ ادا نہیں کروں گا۔ ویسے مزید ایسی ڈیلوری سروس کی اُمید رکھوں؟

پیسے نہیں دوں گا۔ ہاں میرے چھوٹے پیکٹس چاہیے تو وہ زرا اسی چٹنگی دے سکتا ہوں

۔ سا کورا۔" حیرت سے اس چٹ کو پکڑے وہ تو بالکل ساکت ہو گئی۔ چہرے پہ لالی اور

آنکھوں میں ایک الگ سی چمک آگئی۔ کزان نے اسے جواب دیا۔ ویسے بھی جواب دیتا تھا
لیکن سسکی نوٹس میں اس نے اپنا جواب لکھا وہ بھی اس کے لئے۔ اُف ایک تو اس عمر کی
لڑکیاں جتنی بھی میچور ہو جائے زرا سی کوئی ایسی حرکت کر دیں تو بس دل میں سوتلیاں
سجائے بیٹھ جاتی ہیں اور وہ تتلیاں ایک خوبصورت احساس کے ساتھ اڑاتی ایک ونڈرز میں
لے جاتی ہیں جہاں سے واپس آنا سجد مشکل اور تکلیف دے ہوتا ہے۔ اس عام سے کاغذ
کو لپیٹ کر اس نے اپنی الماری سے وہ اپنا خاص بیگ نکالا اور اس میں اس نے وہ ڈالا اور
مسکراتے ہوئے وہ نیچے گئی۔ باہر آئی تو ایک دم جوتے کے نیچے اسے ہلکی سی کرچ کی آواز
آئی۔ بے اختیار پاؤں کو اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ اس کے
پاؤں کے نیچے سفید گلاب تھے۔ جو پہلے ہی کسی بوٹ کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا یہ
پھول تو سامنے والے گھر پہ لگے ہوئے تھے اور صبرینہ کو بے تحاشا چھ لگتے تھے۔ اس

نے خالا سے کہا تھا کہ وہ ویسا گھر کے باہر لگانا چاہتی ہے۔ جھک کر اس بے جان پھول کو اٹھاتے ہوئے اس نے غمگین نظروں سے اسے دیکھا۔ کزان کے علاوہ یہ حرکت کوئی کر سکتا ہے بھلا۔ اس نے بیگ کھولا اس میں پھول ڈالا اور گہرا سانس لیتے وہ چلنے لگی۔

"اس پورشن سے شیفز ہٹوا دیا ایک بڑا سا بورڈ لگاوائے گے۔ ٹولز کی اس جگہ کافی ضرورت پڑے گی۔ اوپر اس کے کونے میں سکلیٹن کالو گو لگے گا۔ زیان کب تک آجائے گا؟" بلیک ہڈی اور بلیو جینز میں ملبوس کزان سا کورا اس وقت کافی سنجیدہ اور پیشہ ور روپ میں دکھائی دے رہے تھا۔

زیان جوزیہ کو بریکس تبدیل کروانے کی ہدایت دے رہا تھا کزان کے آواز دینے پر بولا۔

"ہاں منگوا دیے ہیں۔ تین چار دن تک آجائے گے۔"

"کسٹمائز تھے نا؟"

"سا کورا کے بغیر کوئی لوگو بن سکتا ہے باس۔" کزان نے سر کو خم دیا۔

"اچھا اب اس کے کونے میں دو بڑے بلب لگے گے پھر اس دفعہ سٹیل کے بجائے لکڑی

کا بورڈ ہو گا اور اس میں ٹولز کے نام کند کر وانا۔ شکر والا کام بہت بچکانہ لگنے لگا ہے۔ سمجھ

گئے؟" لوگن جو کزان کے بتانے پر نوٹ پہ یہ بات لکھ رہا تھا۔ سر ہلاتے ہوئے اپنے

بھاری سوکٹش لہجے میں بولا۔

"جی ہو جائے گا مگر باس اس پہ کافی خرچہ ہو گا اور آپ جتنی انچ بتا رہے ہیں اس میں تو کافی

سارے ٹولز لگے گے جس کا مطلب کیل پہ بڑے والے منگوانے پڑے گے۔"

"اس کا انتظام ہو چکا ہے۔ وہ بڑی مشکل سے لندن سے ملے گے۔ آج کل مارکیٹ میں اس کی شورٹس بیچ ہوئی ہے۔ بڑے ہیڈ والے نیل آج کل کہاں ملتے ہیں؟ جو مجھے چاہیے وہ بڑے مضبوط اور کافی عرصے تک چلیں پچھلی بار کتنی بار ٹولز گرے ہیں۔ برائین کی پاؤں پہ جا کر لگا تھا ایک دن بیچارہ اور از سے کچھ نکال رہا تھا۔ اس لئے کوئی رسک نہیں لینا۔"

"جی ٹھیک ہے۔" کزان مزید اسے ہدایت دینے کے بعد اپنے آفس میں جانے لگا جب زیان نے بلایا۔ کزان ہڈ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اس کی طرف آیا۔

"دوبانکس چھوڑ گئے تھے۔ گرلر اور بلیک کہہ رہے تھے تم سے ٹھیک کروائے گے۔ ہم نے کہا کہ ہم فوراً چیک کر کے بھیج دیں گے تو راضی نہیں ہوئے انھیں تمہارے کام کے علاوہ تسلی نہیں ہوتی۔" کزان کے بھنویں اوپر ہوئی۔

نے اس روکنے اور اس طرف دیکھنے پہ مجبور کر دیا۔ جب اس کی نگاہیں اس دکان کی طرف مرکوز ہوئی تو اس کی آنکھیں مانو چندھیا گئیں۔ آگے بڑھ کر وہ اس طرف آئی۔ جادو تاثر سے اس طرف کھینچی چلی جا رہی تھی۔ ہاتھ ایک دم لیونڈر کی طرف بڑھائے وہ انھیں احتیاط سے چھونے لگی۔ نگاہیں اس کی طرف ہٹتی گلابی ڈیزی کی طرف گئیں۔ اس طرح وہ پوری اس دکان کو دیکھنے لگی پھر سیدھا ایک لڑکی کی طرف گئیں۔ جس کی شرارتی نگاہیں اور نرم مسکان صبرینہ کو دیکھیں جا رہی تھیں۔

"نی کڑیے دس کی چاہیے؟" ایک دم صبرینہ ایک تیزی سے چونکی۔

"نہیں ام سوری میں بس دیکھ رہی تھی۔" اسے سمجھ نہیں آئی کہ سامنے والی نے کیا کہا

بس انگریزی میں جواب دے کر وہ ان پھولوں کو دوبارہ دیکھنے لگی۔

"ہائے میں بھی اپنا جیسا بندہ دیکھ کر فرینک ہو جاتی ہوں۔ سوری آج کل تو ہم لوگ اپنی

زبان ہی جیسے بھول گئے ہیں قصور ہمارا نہیں ہمارے ماں باپ کا ہے جو ہمیں ان

گوروں جیسا بنانے کی چکر میں خود ہی گورے بن جاتے ہیں پھر ہم بچے کیا کریں۔ او

سوری بہت بولتی ہوں بے بے کہتی ہیں کسٹرمیری بک بک سے بھاگ جاتا ہے۔ ویسے

دیکھنے سے زیادہ آپ کے ہاتھوں میں یہ پھول کھل جائے گے جیسے یہ سب کے فیورٹ

گلاب کا پھول۔"

وہ فراٹے سے انگریزی اپنے سوکٹش لہجے میں بولتی صبرینہ کو مسکرا نے یہ مجبور کر گئی۔

"نہیں مجھے اُردو آتی ہے۔ آپ مجھ سے اپنی زبان میں بات کر سکتی ہیں۔"

"اُردو؟ تُوں پاکستانی ہو؟" صبرینہ نے سر ہلایا۔ سامنے والی تو فوراً صبرینہ کے گلے لگ گئی۔ صبرینہ تو حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس خوش اخلاق اور شوخ لڑکی کو دیکھنے لگی جو اسے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"سوری سوری تینو مائنڈ تی نی کیتا۔ میرا مطلب ہے کہ میں بس ایک دم سے پُر جوش ہو جاتی ہوں۔ مجھے سلام کرنا چاہیے تھا پہلے۔ پر کیا کروں اس معاملے میں اپنی مُمی پہ گئی ہوں۔"

"نہیں نہیں مجھے بالکل بُرا نہیں لگا۔ بس حیران ہوں گلاسکو میں اتنے خوش اخلاق اور ملنثار لوگ ملیں گے۔ مجھے تو گلاسکو کی ٹھنڈ کی طرح لوگ بھی آج تک ٹھنڈے ملے ہیں۔" اس کی نگاہیں سیدھا اس ورکشاپ کی طرف گئیں جہاں کزان ابھی تک دکھائی نہیں دیا۔

"ہائے ہائے ای تے چنگی گل نہیں۔ آئی مین یہ تو بہت عجیب بات ہے۔ سب سے پہلا

سامنا جی جی کے ساتھ نہیں ہوا ہو گا نا اس لئے۔"

"جی جی؟" صبرینہ نے نا سمجھی سے ان سے پوچھا۔

"ارے مائی سیلف جی جی۔ جھیل جسوال۔ زین ملک کی جی جی نہیں۔ ویسے اس دی شکل

میرے تو بولدی ہے۔" صبرینہ اس کی تعارف پہ ہنس پڑی۔

"صبرینہ احمد۔"

"بڑا چنگا نام ہے۔ مطلب بہت خوبصورت نام ہے۔ تعارف تو ہو گیا۔ آپ کوئی پھول لینا

پسند کریں۔ دوسو نے منڈے دے علاوہ پہلی فیمل کسٹمر آپ ہیں۔"

"نہیں لیکن میں دیکھنا ضرور چاہوں گی۔ یہ دکان آپ کی ہے؟" اس نے سامنے بورڈ

دیکھا تو اس پہ جسوال پھولوں کے پیٹرن میں سجا لکھا ہوا تھا۔

"ہیں تو بے بے میرا مطلب میری نانی کا مگر سمجھو اب میرا ہی ہے۔ پڑھائی تو مکمل کرنے
سکی بس تو مئی دے نال لگ گئی۔ مئی نے آج کل چھٹی لی ہے تو میری ہی سارے دن کی
ڈیوٹی ہے۔ دن کا ٹارگٹ ایک سو پچاس پاونڈ ہوتا ہے پرا بھی تک پندرہ پاونڈ ملے ہیں۔"
تین زبان ایک ساتھ بولتی وہ صبرینہ کو کافی منفرد اور معصوم بھی لگی۔ وہ اس شاپ کو
دیکھنے لگی۔ جو اندر دیکھنے میں کافی بڑی اکھلی ہوئی لگ رہی تھی مگر اسے سجا یا بڑے سادگی
سے تھا۔

"کچھ لوگ تسی پانی 'چا' بوتل۔"

"نہیں جی جی آئیٹم فائن۔ یہ دکان کب سے کھولی ہے؟"

"اے جی فار ملیٹی مینو نہیں پسند۔ میں نا بوتل لاتی ہوں ساتھ ہی دکان ہے۔ تسی بیو

(بیٹھو) پھر گلا کریں گے۔" صبرینہ اسے روکتی کہ وہ تیزی سے باہر نکلی۔ اس نے گہرا

سانس لیا پھر اس دکان پہ نظریں گھمائیں۔ آگے بڑھ کر اس نے جامنی رنگ کے گلاب کو چھوا تو سامنے شیشے سے اسے ایک دم کزان دکھائی دیا۔ وہ کوئی بانیک کو پکڑ کے باہر لاتا۔ اسے چیک کر رہا تھا۔ چہرے پہ شرارت اور شوخی کے بجائے گہری سنجیدگی تھی۔ بانیک کو سٹارٹ کرنے کی کوشش میں اس کے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔ خاموش اور سنجیدہ کزان میں الگ ہی کشش تھی۔ صبرینہ تو پھولوں کو بھول کر اسے دیکھنے لگی جو بانیک کو کھڑی کر کے نیچے کی طرف جھکا پھر وہ سر اٹھا کر کسی کو پکارتا ہوا نظر آیا۔ اس کی آواز۔ اس کی آواز میں گھمبیری تھی۔ یہ کزان سا کورا ہی تھا نا؟ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی انگلی میں موجود کالک اس کے گال پہ جا لگی۔ مزید بڑھی ہوئی شیو میں وہ اسے دیوانوں حد تک پیار الگ رہا تھا۔ یہ شخص بس گھر والوں کو تنگ کرنا چھوڑ دے تو بس ہیرا لگے گا۔ وہ کیوں

تنگ کرتا ہے آخر؟ مانا کہ ان کی سوچ اور کزان کی سوچ بجد مختلف ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دونوں پارٹیز ایک دوسرے سے اختلافات رکھیں۔

"یہ لیجیے گرما گرم کافی۔ میں بوتل لانے لگی مگر سوچا کہ موسم بڑا ٹھنڈا ہے آج تو بوتل دینا تو بیوقوفی ہوگی۔" صبرینہ کزان سے نظریں ہٹاتی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

اس کے سارے بندے لنچ بریک کے لئے نکلے ہوئے تھے۔ ان کا لنچ بارہ بجے ہو جاتا تھا۔ وہ ان کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ اسے گاڑی ٹھیک کرنی تھی جس کا گاگہ چار بجے آنے والا تھا۔ گاڑی کے نیچے وہ اپنے کام میں لگا ہوا تھا جب اس کسی کی دھیمی قدموں کی چاپ اور آواز سنائی دی۔

"پھولوں سے نفرت ہے مگر اسی کی دکان عین آپ کے گیرج کے سامنے ہے۔" کزان
گاڑی کے نیچے سے سلامٹڈ ہو کر باہر آیا اور اسے دیکھا۔ پریل لانگ کوٹ اور بلیک جینز
میں ملبوس وہ پوری مسکراہٹ سے تکتی صبرینہ تھی۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا پھر اس
کے آمد کے بجائے اس نے سیدھا کہا۔

"تو کیا کروں جلاڈالوں اس دکان کو۔ کیا یہ چاہتی ہو تم؟" اس کے چہرے پہ جگہ جگہ
کالک لگی ہوئی تھی۔ ہڈاٹار چکا تھا اب وہ عام سی کالی ہاف سلیوز شرٹ میں ملبوس تھا۔ وہ
اپنے رف حلیے میں بھی پیار لگ رہا تھا۔

"میں تو حیران ہوں آپ نے ابھی تک یہ کام انجام کیوں نہیں دیا۔ کیا ہمارے گھر کی
طرح اسے بھی آہستہ آہستہ ختم کریں گے۔" عجیب بہکی ہوئی تھی یہ لڑکی۔ کزان نے
اپنی پہلے سے سیکڑی ہوئی آنکھوں کو مزید سیکڑتے ہوئے اسے دیکھا۔

"مجھے چیلنج کر رہی ہو روکی؟" بولتے ہوئے وہ سیدھا کھڑا ہوا۔ صبرینہ کو اندازہ ہوا وہ کافی زیادہ لمبا ہے۔ اس کو اپنی گردن اوپر کرنی پڑی۔ قریب سے تو اور بھی زیادہ نمایاں لگ رہا تھا۔

"یہ آپ مجھے روکی کیوں کہتے ہیں؟"

"تم مجھ سے اتنے سوال کیوں پوچھتی ہو؟ گھر میں کوئی منہ نہیں لگاتا کیا؟ اور آج گھر سے کام وام کیے بغیر ایسی ہی باہر بھیج دیا یا کام ڈھنگ سے کرنا نہیں آتا تو بہانے سے کہی ادھر اُدھر ہو جاؤ تاکہ۔" صبرینہ نے اسے گھورتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"میں کزان سا کورا نہیں ہوں۔" کزان کے ہاتھ میں موجود پائلر اس کی ہاتھ کی حرکت سے بند اور کھل رہا تھا وہ بھی تیزی سے۔ صبرینہ کو اس کی نظریں عجیب لگیں۔

۔ کہی اس پائلر سے میرے کان تو نہیں کھینچے گا؟ کیا زیادہ اوور ہو رہی ہوں۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

"تم مجھ سے بہت ڈرتی ہو۔" اب تو ایک دم وہ پیچھے ہوتے ہوئے پائلر کی حرکت دیکھنے

لگی اس کے بعد اس کے سپاٹ چہرے کو۔

"میں کیوں ڈروں گی بھلا آپ سے۔" اس نے لہجے کو مضبوط کیا۔

"تمہیں ڈرنا چاہیے۔"

"میں باقیوں کی طرح نہیں ہوں۔"

"تمہیں ہونا چاہیے۔ کزان کا مطلب جانتی بھی ہو؟"

"ہاں مم میرا مطلب پتا نہیں۔"

"جان جاویہ تمہارے لئے اچھا ہے۔" وہ مڑ کر اندر کی طرف چل پڑا۔ وہ اس کی پشت کو

دیکھنے لگی پھر اس کے پیچھے آئی ارد گرد چار گاڑیاں اور تین بانیکس موجود تھیں۔

"لاوا مطلب ہے۔ اب میرے لئے کیا اچھا ہوگا؟" کزان جو اپنے آفس کا دروازہ کھولنے

لگا۔ اسے دیکھنے لگا جو سینے پہ بازو لپیٹے معصومیت کا پیکر لگ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں

میں تیزی اور چالاکی تھی جنہیں وہ اچھی طرح چھپانے میں ماہر تھی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔ کیا اس ڈائن نے بھیجا ہے یا پھر ساتھ والی ہاتھی نے مجھے یاد کیا ہے

یا پھر اس محرومہ کے شوہر نے مجھ سے پیسے وصول کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ان تینوں

میں سے اگر ایک بھی بات ہے تو چلو اپنی عام سی شکل گم کرو۔" عام سی؟ کیا مطلب عام

سی۔ صبرینہ کی آنکھیں پھیل گئیں خود کو قابو کیے وہ تیزی سے بولی۔

"نہیں ہاں فوجی ان تینوں میں سے کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ سے ملنے آئی ہوں۔"

کزان کے چہرے پہ اب کی بار مسکراہٹ آئی۔

"سمجھ گیا میرے لئے کیا کیا پکانا ہو گا۔ اس کا مینیو ڈسکس کرنے آئی ہو گی۔ آ جاو تمھیں

ساری لسٹ بنا کر دیتا ہوں لیکن یاد رکھنا پیسے ویسے کوئی نہیں دوں گا۔ ہاں اس کے بدلے

چھوٹے موٹی فیور دے دوں گا۔" وہ اس کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ اس نے دیکھا۔

ایک بڑا سا لکڑی کا ٹیبل تھا اس کے ساتھ لیڈر کی چیر۔ سامنے چھوٹا سا ڈیسک ٹاپ تھا اور

کچھ کاغذات تھے ساتھ میں ایک فریم پڑا ہوا تھا جس کا منہ دوسری طرف تھا ضرور اپنی

تصویر ہی ہو گی اس کے دائیں جانب ہارلی ڈیوڈسن کا چھوٹا سا ڈمی پڑا ہوا تھا اس کے ساتھ

ہی اس کی بائیک کی چابی تھی دو سادہ چیر پہ اس نے اپنی جیکٹ اور ہڈ پھینکی ہوئی تھی۔ اس

کے ساتھ ہی دائیں جانب چھوٹا سا شیلف جہاں پہ پودے ہی پودے چھوٹے چھوٹے گملے

میں موجود تھے۔ وہ دھیان سے دیکھنے لگی کہ پھولوں کو ناپسند کرنے والا بندہ اس نے

پودے رکھیں ہیں؟ حیرت کی بات ہے۔ غور سے جائزہ لینے پر کزان نے ہاتھ بڑھا کر چٹکی کی بجائی تو وہ ایک دم سے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"زیادہ دیکھنے سے نظر لگتی ہے۔ ہاں بیٹھو یا کھڑی رہو تمہاری مرضی ہے۔ کل والے ٹائم ٹیبل سے شروع کریں یا آج رات کو کیا کھاؤں گا وہ بتاؤں؟" اس نے صبرینہ کو پین اور نوٹ پیڈ دیا اور خود سینے پہ بازو لپیٹے ٹیبل کے کونے پہ جا کر بیٹھا۔ صبرینہ نے اس نوٹ پیڈ کو دیکھا اور اسے۔

"میں یہاں کھانے کی ڈسکشن کرنے نہیں آئی۔"

"تو پھر؟ پیسے لینے آئی ہو؟ دیکھو وہ کھانا میں لے کر آیا تھا۔ اس میں تھوڑے بہت نوڈلز

ڈال کر یہ مت سمجھو کہ تم پیسے لوگی۔ تو بہ اس غریب کی جان لیں گے سارے۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔ آپ کو کھانے کے علاوہ کچھ سوچتا بھی ہے۔ ہر وقت کھانا کھانا۔

نہ ہی میں پیسے مانگنے آئی ہوں نہ ہی کھانے کے بارے میں بات کرنے۔ میں آپ کی

پر اہلم سُنے آئی ہوں۔"

"پر اہلم؟" اب کزان کے تاثرات میں حیرت تھی۔ صبرینہ اس سے پہلے کچھ کہتی۔

کزان کا فون بج اُٹھا۔ کزان نے جیب سے فون نکال کر دیکھا تو کانوں سے لگا کر بولا۔

"ہاں سیف! " اب صبرینہ اسے دیکھنے لگی۔

"اچھا اچھا۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے نوپر اہلم۔ اچھا بات سنا ایک منٹ ٹھہرو۔" پھر اس نے

فون پہ ہاتھ رکھ کر اسے کہا۔

"تم باہر جاو۔"

"کیوں؟" اس نے اختیار کہا۔

"کیوں سے کیا مراد ہے کہا ہے ناباہر جاو۔" کزان نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ ہائے یہ آنکھیں۔

"باہر ٹھنڈ ہے۔ اندر کوزی ہے۔ آپ بات کریں میرے کان بالکل بند ہیں۔" کزان کی آنکھوں کے تاثر میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا۔ آگے بڑھ کر باہر جانے کے بجائے سیدھا اس کا بازو پکڑا اور باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا۔ صبرینہ کو اس سے یہ اُمید نہیں تھی مگر وہ کیسے بھول گئی وہ کزان سا کورا ہے۔ کان دروازے سے لگا کر اس نے بات سُننے کی کوشش کی۔

"میں تمہیں کسی سے ملوانا چاہتا ہوں۔ ہاں ہاں۔۔ ہاں رات کو جویل ریسٹورنٹ کا پتا ہے نا۔ کینسل کرو۔ بتا رہا ہوں نا ضروری ہے ورنہ کینسل کروانے کو کہتا۔ ہم بول دوں گا۔ ویسے بھی آج ڈنر کینسل ہے۔ دیر سے آئے گے۔ بھلکر ہے کیا کہہ سکتا ہوں سوچ لو ابھی

بھی وقت ہے۔" پھر اسے کزان کی ہنسی سنائی دی۔ صبرینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ یعنی
کے صبح وہ جو مذاق میں کہہ رہا تھا۔ اس کے اصلی میں ارادے ہیں۔ متشو کو اس نے کیوں
روکا۔ اب کیا کرے گی۔ وہ دروازے کے ساتھ کان لگائے کچھ سوچ رہی تھی ایک دم
کزان نے دروازہ کھولا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور کزان کے جانب گری۔ کزان
نے اسے پکڑنے کے بجائے خود پیچھے ہوا تو وہ گھٹنے کے بل گری اُف۔ یہ ناول نہیں اصلی
زندگی ہے۔ یہاں ہیر و ضروری نہیں ہے کہ اگلی کو سہارا دیں۔
"ہائے اللہ!!! آپ مجھے پکڑ نہیں سکتے تھے۔ اُف میرا گھٹنا۔"
"پکڑ تو لیتا لیکن تمہارا کوٹ مزید خراب ہو جاتا تم دیکھ سکتی ہو میرے ہاتھوں میں کالک
لگی ہوئی ہے مگر چونکہ تمہیں اعتراض نہیں ہے تو میں اُٹھا دیتا۔" صبرینہ بدک کر
کھڑی اور پیچھے ہوئی۔

"نہیں شکریہ ایک منٹ مزید سے مراد۔۔۔" اسے یاد آیا کہ کزان نے اس کا بازو سے پکڑ کر باہر بھیجا تھا۔ وہ اپنے کوٹ کے سلیوز دیکھنے لگی تو تین انگلیوں کے کالے نشان لگے ہوئے تھے۔ اس کا تو دماغ گھوم گیا۔

"میرا کوٹ۔ آپ نے مجھے کیوں پکڑ کر نکالا۔"

وہ اب اونچی آواز میں اس کے گلابانے کے قریب ہی تھی۔ اب سمجھی باقی سب کا کیوں خون کھولتا ہے۔ خواہ وہ سب کے چڑپر بُرا مناتی تھی۔ محبت اپنی جگہ یہ حرکت وہ ہر گز برداشت نہ کرے۔

"جب آرام سے کہہ رہا تھا باہر نکل جاو تو سُن لیتی۔ پروائیس نام کی کوئی چیز ہوتی ہے اور میرے نکالنے کے باوجود بھی آپ پہ لگتا ہے کوئی اثر نہیں ہوا۔" اس کا اشارہ اس کے کان دروازے سے لگا کر اس کی باتیں سُننے کی طرف تھا۔

"اور دوسروں کی زندگی خراب کرنا نہ صرف اخلاقی بلکہ قانونی جرم ہوتا ہے۔ اپنے کام

سے کام رکھنا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔" وہ بھی دو بد و جواب دینے سے باز نہ آئی۔

"کوٹ خراب کرنا زندگی برباد کرنے کے برابر کب سے آگیا روکی؟ سکر وڈھیلے ہوئے

ہیں۔ آؤ ٹائٹ کر دو۔" وہ دراز سے سکر وڈ راٹیور نکالنے لگا تب وہ بولی۔

"زیادہ بھولے مت بنیں۔ مجھے دوسروں کی طرح نہ سمجھیں۔ میں بدھوں اور عام سی

لڑکی ہر گز نہیں ہوں۔ صبرینہ کا مطلب 'شہزادی' ہے اور شہزادیاں عقل سے پیدل

ہر گز نہیں ہوتیں۔" کزان نے اپنے لب زور سے دبائے شاید اپنی ہنسی روک رہا تھا۔

سر کو خم دیا۔ اس نے گلا کنگھارا۔

"تمہارے کمرے میں آئینہ نہیں ہے۔ اپنی خال سے کہنا ضرور لگوائیں خاص ضرورت

ہے اس کی۔"

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"تمہارے امی ابو کو نام سوچ کر رکھنا چاہیے تھا۔ شکل دیکھ کر نام رکھیں جاتے ہیں۔"

"جیسے آپ کے امی ابو نے آپ کا نام کزان رکھا۔ رائٹ؟ نام شکل کے بجائے عمل پہ اثر

کرتے ہیں۔" کزان ماں باپ کے ذکر پہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں سرد

ساتاثر آ گیا۔ بولا کچھ نہیں۔ اس کی خاموشی پر صبرینہ کو لگا اس نے کچھ بُرا بول دیا جس کی

وجہ سے وہ چُپ ہو گیا۔ اس سے پہلے کچھ کہتی کزان بولا۔

"تم میری کون سی پرابلم سُنے آئی ہو؟" وہ اب اس طرف آیا جہاں صبرینہ کو اس کے

چکروں میں بات بھول گئی۔

"ہاں پرابلم؟ آپ کی پرابلم کیا ہے؟"

"تم ڈاکٹر ہو؟"

"نہیں۔"

"تو میں تمہیں اپنی پرابلم کیوں بتاؤں؟"

"کیا مسئلہ صرف ڈاکٹر کو بتایا جاتا ہے۔ ویسے کیا آپ کو کوئی بیماری ہے؟" ایک دم اس

کے انداز پہ وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ کیا کزان کو کوئی بیماری بھی ہے جو اسے سب سے

چھپایا تھا۔ کیا اپنے درد کو چھپانے اور بھلانے پہ سب کو تنگ کرتا ہے۔ ہائے کہی۔

"او اور وہی میں کل ہوں نا ہو والا شاہ رخ خان نہیں ہوں۔ تم لڑکیاں کی آخری حد

سوچنے کی بیماری کی طرف کیوں جاتی ہے۔"

"تو پھر آپ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں؟"

"کیسی حرکت سے کیا مراد ہے آپ کے روکی۔"

"صبرینہ احمد۔ جیسے آپ کو کیف بلانے پہ چڑھتی ہے۔ ویسے ہی مجھے رو کی بلانے پہ
الجھن ہوتی ہے۔"

"دس پاونڈ دو گی تو رو کی نہیں بلاؤں گا۔"

"پیسے کمانے کا طریقہ اچھا ڈھونڈا ہے۔ میں بھی کزان بلانے کے پندرہ پاونڈ لوں گی۔"
کزان اسے دیکھتا رہ گیا۔

"پھولوں کا بدلہ لینے آئی ہو؟ میں نے اس بار تمہارے پھول نہیں توڑے۔"

"نوازش سا کورا صاحب۔ اتنی مہربانی؟ آخر کیسے کر لیتے ہیں آپ۔"

"تم میرا صرف وقت برباد کرنے آئی ہو۔ مجھے کام ہے تم جاسکتی ہو۔" وہ اس کو چھوڑ کر

جانے لگا صبرینہ اس کے سامنے آئی۔

"آپ پلیز سب کو تنگ کرنا چھوڑ دیں۔ اگر آپ کو ایسی روزانہ تنگ کرے تو آپ کو کیسا

لگے گا۔ وہ آپ کے اپنے ہیں۔ آپ کو گھر سے بھی نہیں نکال رہے۔ بس چھوٹی موٹی

سزا دیتے ہیں۔ متشمہ تو آپ کی چھوٹی بہن ہے۔ اس معصوم کا کیا قصور؟"

"او پلیز وہ لڑکی معصوم کیوں مذاق کر رہی ہو۔ پیسے کتنے دیے ہیں تمہیں اس بار۔"

"پیسے پیسے!!!!!! کان پک گئے ہیں۔ نہ مجھے کوئی پیسہ دے رہا ہے نہ آپ کو پیسے

دے رہا نہ میں کسی کو پیسے دوں گی۔ بس اب سُن لیں اگر متشمہ کی آنکھوں میں ایک بھی

آنسو آئے تو آپ کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔"

"دس موٹے موٹے آنسو دس دن تک لاوں گا۔ بولو کیا کرو گی۔" اس کے چہرے پہ

شرارتی مسکان آئی۔

"آپ پلیز ایسا نہیں کریں گے۔"

"میں تو تمہاری آنکھوں میں بھی آنسو لاؤں گا۔"

کران کی عجیب بات ہر وہ جو آنکھیں بند کرنے لگیں ایک دم اس کی بادامی شپ میں موجود کالی گہری آنکھوں کو دیکھنے لگی۔ کران اسے دیکھتا رہا اور پھر جھکا صبرینہ زرا سا پیچھے ہونے لگی کہ کران نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اب اس کے ٹھنڈے پسینے چھوٹ گئے۔ وہ مزید قریب ہوا۔ صبرینہ نے چہرہ پیچھے کیا۔

"تمہیں میں ایک ڈیر دیتا ہوں۔ تم اگر وہ ڈیر پورا کر دیتی ہو تو جو تم کہو گی وہی کروں گا۔" اب صبرینہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"مطلب آپ مجھے کوئی چیلنج دیں گے تو آپ میری بات مان جائے گا۔"

"ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے روکی۔ قیمت ادا کیے بغیر کسی سے توقع مت رکھا کرو۔"

"مطلب آپ متشمہ کو تنگ نہیں کریں گے؟"

"نہیں یہ تب ہوگا اگر تم میرے ڈیر نمبر چودہ پہ پہنچتی ہو۔ ٹھیک ہے تو صبرینہ احمد اپنی
وش مانگو میں پھر کام بتاتا ہوں۔"

"اگر کھانا بنوانا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں میں تیار ہوں مگر پلیز آج کسی کو تنگ مت کیجیے گا۔"
"تم میرے کام کی ڈکٹیشن مت دو۔ بس اپنی مانگ بتاؤ یہی کہ آج کسی کو تنگ نہ کروں۔
اوکے ایز یو وش کزان سا کورا کا وعدہ ہے آج وہ کسی کو تنگ نہیں کرے گا۔" صبرینہ
حیرت سے چلائی۔

"سچ!"

"ہاں یقین نہیں آتا تو پنکی پر اس کرلو۔" اس نے اپنی چھوٹی انگلی آگے کی۔
"ہارلی کی قسم آپ واقعی تنگ نہیں کریں گے۔" صبرینہ ان چھوٹی موٹی باتوں میں
نہیں آنے لگی تھی۔ کزان اب تیزی سے بولا۔

"خبردار تم نے میری ہارلی کی قسم لی۔"

"اگر اس کی قسم نہیں لی تو میں یقین نہیں کروں گی۔"

"مت کرو میرا کہنا کافی ہونا چاہیے۔"

"رات کی کھانے کی توقع مت رکھیے گا۔"

"نہیں رکھتا۔ اتنا غریب نہیں ہوں باہر کا کھانا کھا سکتا ہوں۔"

"اُف ٹھیک ہے بولیں کیا کرنا۔" کزان اب سوچ میں پڑ گیا پھر ذہن میں آیا تو مسکرا کر

چلتے ہوئے بولا۔

"فلومی۔" صبرینہ اس کے پیچھے آئی۔ اللہ خیر کرے اب پتا نہیں کیا کرے گا یہ آدمی۔

وہ بلیک کی بائیک کی طرف آیا۔ اس کی مسکراہٹ بہت گہری ہو گئی۔ اس کی آنکھیں بھی

مسکرانے لگی۔ صبرینہ اسے اور اس بائیک کو دیکھ رہی تھی۔ لال رنگ کی

Royal enfield 350

کو کزان دیکھنے کے بعد کزان سیدھا چلتے ہوئے باکس کی طرف گیا جس میں کر طرح کی کیلیں موجود تھی۔ ایک نکالی اور ہتھوڑا پکڑ کر اس طرف جھک کر اس نے ٹائیر کے اندر یہ کیل گھسائی۔ صبرینہ کو اتنا توان سب چیزوں کے بارے میں نہیں پتا لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ وہ ٹائیر پنچر کر رہا ہے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

"تم خاموش رہو۔" پھر اس نے کیل نکالی اس کے بعد گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

"اب اس ٹائیر کو کیسے ٹھیک کرنا ہے یہ تم پر چھوڑتا ہوں۔ اگر تم ایسا کر کے دکھا دیتی ہوں

تو میرا وعدہ ہے کہ آج کے دن میں کسی کو چھیڑوں گا نہیں۔" صبرینہ نے اسے دیکھا جیسے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

صبرینہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔ کزان
کے چہرے پہ دشنکن مسکراہٹ پھیلی۔

"کیا ہوا؟ کوئی مسئلہ ہے اس ڈیر میں؟"

"میں کیا آپ کو شکل سے میکنک دکھائی دیتی ہوں؟" کزان نے اسے
سرتاپا دیکھا پھر بولا۔

"خیر شکل سے تو تم منشمہ کی چمچی ہی لگتی ہو بہر حال یہ روپ بھی دیکھ
لیتے ہیں آج۔"

"انسان ڈیر بھی اس کی شخصیت کے مطابق دیتا ہے۔ میں کیسے ٹائیر چینج
کر سکتی ہوں۔"

"وہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ تم نے خود کہا تھا جو میں کہوں گا وہ تم وہ کرو

گی۔ اگر نہیں ہو سکتا تو جاسکتی ہو۔ اس بات کا ذکر نہیں ہو گا پھر۔"

"مطلب آپ متشمہ کی زندگی خراب نہیں کریں گے۔" صبرینہ ایک دم

پُر امید نظروں سے اسے تکتے لگی۔ کیا پتا اس کے دل میں رحم

آجائے۔ کزان نے دوا انگلیاں اس کے پیشانی پہ ماری۔ صبرینہ نے اُف کر

کے سر پکڑا۔

"کتنی بھولی ہو تم۔ اس لئے تمہیں روکی بلاتا ہوں۔ تم کزان کی دُنیا میں

ابھی نئی ہو۔ لگ رہا ہے بہت ٹائم تک رہو گی۔ بہت محنت کرنی پڑے گی

تم پر۔ ویسے خود کو خوش قسمت سمجھو اپنی شاگردی میں تمہیں لے لیا

ہے۔"

"بڑے احسان ہے آپ کا۔ تا عمر تک نہیں بھولوں گی۔ اُف سارا سر ہلا

دیا۔ ٹھیک ہے مجھے بتائیں کیسے بدلنا ہے ٹائیر میں صرف کوشش کروں

گی۔ میری کوشش پہ ہی آپ کی شرط پوری ہوتی ہے۔"

"یہ رولز بنانے والی آپ نہیں ہے۔ میں ہوں اور شرط پوری کرنے کا

مطلب ہے پورا کا پورا کام کرنا ہے ورنہ بھول جاؤ کہ میں کسی پہ رحم

کروں گا۔"

"مت کریں اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔" وہ تند سے اسے دیکھتے ہوئے

بڑبڑائی۔

"تمہیں اس کی کچھ زیادہ فکر نہیں ہے۔ ایسا بھی کیا ہے اس میں جو اس

کی بربادی میں تمہیں یہ سب کچھ کرنا پڑ رہا ہے۔"

"رشتوں کا نام کبھی سنا ہے آپ نے؟ خون کے رشتوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ وہ کچھ بھی آپ سے کرا سکتی ہے۔ خیر یہ بھی میں کسے سمجھا رہی ہوں۔ ٹھیک ہے کم سے کم بتا دوں کہ کیسے کرنا ہے؟ میں کروں گی۔"

"ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں۔ اتنی منحوس شکل نہ بناؤ۔ رات کو اس چڑیل اور گائے کے بجائے تمھاری شکل آئے گی۔" صبرینہ نے دہل کر اسے دیکھا۔ اس ظالم شخص کے لئے وہ دن رات ایک ایک کر کے اپنی نظریں کمزور کر چکی تھی اور یہ!! یہ آدمی نہ صرف اس منحوس کہہ رہا تھا بلکہ

"میرے بھی سامنے کم آیا کریں۔ رات کو کیا آپ دن کے سپنوں میں
بھی ڈروانا روپ لیکر آتے ہیں۔"

"چلو آتا تو ہوں۔ خیر میرا وقت برباد مت کرو۔ کافی مصروف آدمی
ہوں۔ ریپیر سٹینڈ 'ٹائیر لیور' پیچ کٹ 'ایر پمپ اور ریچ۔ یہ چیزیں
استعمال ہوتی ہیں۔ باقی کا کام تمہارا ہے اور ہاں سیل فون کام کے وقت
منع ہے۔" اسے پہلے صبرینہ کچھ کہتی۔ کزان اس کے کوٹ کی جیب سے
نکال چکا تھا اور سیدھا اپنے آفس گھس گیا۔

"یہ چیٹنگ ہے!!!! کم سے کم میں فون کے ذریعے کچھ مدد لے لیتی۔
اب کیا کروں گی۔ کزان کزان سا کورا یہ غلط ہے۔" وہ سیدھا بولتے اس
کے دروازے پہ آئی مگر وہ دروازہ لاک کر چکا تھا۔

وہ اب جھک کر اس ٹائیر کو دیکھ رہی تھی۔ بڑی بے بسی تھی اس کی
آنکھوں میں۔ گھر سے متعلق کوئی کام کہہ دیتا۔ باہر سے سودا سامان
لانے کو کہہ کہتا بیشک وہ گھر سے ایک دو گھنٹہ دور کیوں نہ ہوتا وہ کر
لیتی لیکن یہ۔۔۔ یہ کیسے کر سکتی ہے بھلا۔ پہلا ڈیر تو آسان ہوتا ہے مگر
وہ کزان سا کورا کا دیا گیا ڈیر تھا آسانی کا نامو نشان ہی نہیں تھا اس کے
کاموں میں۔ " اس نے نیچے گری کیل کو دیکھا جسے کزان نے ٹائیر پنچر
کیا تھا۔ اسے اٹھا کر دیکھا پھر جہاں سے پھاڑا تھا وہاں گھسیا تاکہ کم سے
کم مزید ہو انہ نکلے تب تک وہ کچھ سوچے۔ ہاتھوں سے ہی وہ بے وقوف
لڑکی کیل گھسانے لگی۔

"ایک جگہ ٹک کیوں نہیں جاتا ف کیا کروں۔ کیا کہا تھا اس نے کیا کیا
استعمال ہوتا ہے۔ لیور رتنج ایر پمپ۔۔" وہ کیل کو وہی پھینکتی اٹھی اور
مڑ کر اس کے ورک شاپ کا جائزہ لیا۔

"یا اللہ اس کے کام والے موجود نہیں ہیں ورنہ ان سے ہی مدد لے لیتی۔
اس کزان سا کورا کو تو میں جان سے مار دوں گی۔ متشمہ صحیح کہہ رہی تھی
اس سے بات کرنے کہ بجائے انسان اپنا سر دیوار پہ مار دے۔" وہ دوبارہ
دروازے کی طرف آئی دستک دیتے ہوئے بولی۔

"کزان مجھے کم سے کم وہ چیزیں تو دے دو۔ مجھے کیا پتا رتنج کیا ہوتا
ہے۔ لیور کیا ہوتا ہے؟ میں نے اپنی زندگی میں ایسا کام نہیں کیا۔ یہ تو

زیادتی ہے۔ اوپر سے تم نے میرا فون لے لیا ہے۔ اب کیا کروں؟"
کز ان نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا۔

"کز ان !!!"

"تمہارے سامنے پورا اور کشاپ موجود ہے۔ ڈھونڈو! چیک کرو۔ اپنی
کا من سینس استعمال کرو۔ صاف صاف پتا چل جائے گا۔ نہیں تو انتظار
کرو میرے آدمی آتے ہوں گیں جیسے جیسے وہ کام کر رہے ہوں ان کو دیکھ کر
تم کر سکتی ہو لیکن تمہیں کسی سے کچھ پوچھو گی نہیں۔"
"جس بندے کو اس کام کی الف نہیں آتی۔ آپ اس کو گائیڈ نہیں کریں
گے۔ ایسا کبھی ہوتا ہے بھلا؟"

"جتنی دیر تم مجھ سے بحث کر رہی ہو اتنی دیر میں تم آدھا کام کر چکی
ہوتی۔" صبرینہ نے زور سے دروازے پہ مکا مارا مگر وہی ہاتھ اسے پکڑنا
پڑ گیا کیونکہ بہت زور سے تکلیف ہو رہی تھی۔ اسی ہاتھ کو دبائے وہ چلتے
ہوئے ٹول سکیشن کی طرف آئی۔ اس کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد
اس نے بنا جانے ہی رتیخ اٹھالیا۔

"دیکھنے میں تو کام کالگ رہا ہے۔ اور بھی کچھ دیکھتی ہوں۔ یہ صرف
میرا وقت برباد کرنا چاہتا ہے تاکہ گھر پہ صرف اکیلی متشمہ لگی رہے۔"
اس نے پھر سوکٹ اٹھا کر دیکھا۔ اس کا بھی نام اسے نہیں پتا تھا۔
"یہ بھی کام کالگ رہا ہے۔" اس سے پہلے وہ کچھ اور دیکھتی کسی کی
گھمبیر بھاری آواز پہ وہ اچھل پڑی۔

"کیا کر رہی ہو لڑکی۔" صبرینہ کے ہاتھوں سے وہ دونوں چیزیں چھوٹ

گئی شکر ہے بیچاری کا پیرنج گیا۔ کانوں پہ ہاتھ رکھتی وہ کزان کا نام لیکر

اس طرف دیکھنے لگی تو خوف سے مزید پیچھے ہوئی کہ سامنے والا آدمی ہی

ایسا تھا۔ اونچا لمبا چوڑا اس کے بال اتنے لمبے تھے کہ کمر تک آتے تھے

۔ اتنے لمبے تو آج کل کسی لڑکی کی بھی نہیں ہونگے۔ بازو بے شمار

رنگ برنگی ٹیٹو سے بھرے ہوئے۔ لمبی داڑھی اور سر پہ باندھے سُرخ کپڑا

۔ بائیکرز کے کپڑوں میں ملبوس نجانے کون تھا۔

"کون ہو تم؟ اور یہ کیا اٹھارہی تھی؟" وہ اپنی ہری آنکھیں سختی سے

اس پہ گاڑتا آگے آیا۔ وہ اس کے آگے آنا پر فوراً ڈر کے پیچھے ہوئی۔

"وہی رُک جائے۔۔ میں۔۔ یہاں کام کر رہی ہوں۔" وہ ایک دم اس کے کہنے پہ ٹھہر گیا۔

"کام؟ یہ سا کورا کام پہ لڑکیاں کب سے رکھنے لگا؟ کہاں ہے وہ؟"

توبہ شکل بھی ڈروانی اور آواز بھی ڈروانی۔

"کزان آپ کزان کو جانتے ہیں۔ وہ اندر ہیں۔ انہوں نے مجھے کام پر

لگایا ہے۔" اب صبرینہ کی بات پر اس شخص کی آنکھوں میں حیرت در

آئی۔ وہ پھر آگے آیا تو صبرینہ اور پیچھے۔

"آپ وہی رُک کر بات نہیں کر سکتے۔"

"سچ سچ بتاؤ لڑکی یہاں سے کچھ چُرانے آئی ہو اور مجھے بیوقوف بنا کر اندر

بھیج رہی ہو۔" حد ہی ہو گئی پہلے کزان نے اسے منحوس کہا اب وہ چورنی

بن گئی۔ متشتمہ کے لئے اسے کیا کیا سنا اور کرنا پڑ رہا ہے۔ اب تو بعد
میں خالا سے اسے اس کے لئے بات کرنی ہوگی۔ وہ اتنا کچھ سمہ رہی
تھی اس کی وجہ سے۔

"میں آپ کو شکل سے چورنی دکھائی دیتی ہوں؟ عجیب بات ہے اتنی
بُری ہے میری شکل۔ خود کے حلیے دکھائی نہیں دیتے اور مجھے آئے بڑے
کہنے والے چورنی اور منحوس۔"

"سا کورا!!!! سا کورا!!!!!!" وہ اب اسے شکی نظروں سے دیکھتا اونچی
آواز میں وہی کھڑا کزان کو بلانے لگا۔ دو سکینڈ بعد کزان باہر آیا اور
ہاک کو دیکھ کر بولا۔

"اتنا شور کیوں کر رہے ہو ہاک پھر سے تیری بلی مر گئی کیا؟"

"اپنی کالی زبان کو بند رکھا کرو۔ میری بلیوں کے بارے جب بھی کچھ

بولتے ہو تب ہی انھیں کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے۔"

"میری کالی زبان کا قصور نہیں ہے۔ تمھاری بلیاں ہے ہی تیری طرح

آوارہ۔ اپنے آپ کو قابو رکھو تو ان کی زندگی کا دورانیہ لمبا ہو سکتا ہے

اور تم تم نے ابھی تک کچھ نہیں اور یہ ٹولز کیوں گرائے ہیں۔" کزان

ہاک سے کہتا اسے دیکھنے لگا جو ان دونوں کو دیکھ رہی تھی تو اسے ڈپٹے

ہوئے بولا۔

"یہ میں نے نہیں۔ انھوں نے گرایا ہے۔"

"یہ لڑکی کون ہے سا کورا؟ اور اس کا ورکشاپ میں کیا کام؟"

"یہ لڑکی روکی ہے اور یہ بلیک کے ٹائیر بدلے گی۔ تم آواندر۔ سُنو

جلدی اپنا کام کرو ورنہ بھول جاؤ کہ میں تمہاری بات مانوں گا۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔ بلیک اپنی بائیک کے لئے بڑا حساس ہے سا کورا۔"

اس نے بھیجی ہی تمہاری طرف کہ تم اسے ٹھیک کرواؤ گے اور تم یہ کام

اس نئی روکی وہ بھی لڑکی سے کروا رہے ہو۔ صبح ہی نشہ تو نہیں کیا تم

نے۔"

"ہاں کیا ہے میں نے۔ تم لوگ تو جیسے صبح دودھ سے نہاتے ہونا۔"

میری مرضی میرا اور کشاپ ہے ہاک اور میں جسے چاہوں اسی سے کام

کرواؤں گا۔"

"لیکن جس کو میکنکس کی الف بے تک نہ آتی ہو۔ اس پہ کام سونپ دے۔ آپ بھی دیکھیں یہ زیادتی ہے کہ نہیں ہاک جی۔ مجھے کچھ آتا ہی نہیں اور یہ یہ بنا گاٹڈ کیے کہہ رہے ہیں کہ ٹائیر بدلو اور آپ کو پتا ہے۔ انھوں نے خود بلیک کی بایک کا ٹائیر پنچر کیا ہے۔ خود کسمٹر گنوانے کے چکروں میں آخر میں میری بے عزتی کروادیں گے اور فون بھی چھین لیا۔ آپ بتائیں یہ سراسر نا انصافی نہیں ہے۔" ہاک صبرینہ کو دیکھتا رہا پھر کزان کو دیکھا تو بولا۔

"یہ کچھ زیادہ تیز نہیں بولتی؟ کزان کو نسی گیمرز کھیل رہے ہو کیا کیا اس نے۔ لہجے سے سوکٹش تو نہیں لگ رہی۔ تم آئرش ہو؟"

"میں بھی آج اس کی زبان دیکھ رہا ہوں ویسے بہت زیادہ تیز ہے اور ہاں

یہ ڈبلن سے آئی ہے۔ متشمہ کی کزن ہے۔"

"زبان میں تیزی لانی تو ہوگی آپ کی جو شاگردی میں آچکی ہوں کزان

صاحب۔" صبرینہ طنز یا مسکراہٹ اچھالتی ہوئے بولی۔

"اوہ تو یہ تمھاری بھی کزن ہے۔"

"نہیں یہ اسی کی رشتیدار ہے۔ اب مزید کزن میں اپنے سر پہ تھوپنا نہیں

چاہتا۔ اگر نہیں ہو رہا تو کوئی زبردستی نہیں تم جاسکتی ہو۔"

"ہاں تاکہ آپ میری بہن کی زندگی برباد کر دیں۔ مجھے گائیڈ کریں!!!!

ورنہ دوسرا ڈیر دیں۔"

"یہ یہاں پہ ہو کیا رہا۔ اوہویہ کون ہے؟" پیچھے مڑ کر دیکھا تو کزان
کے تین ورکر 'ٹام' جو لیاں اور رکی ورکشاپ میں ایک لڑکی کو دیکھ کر
حیرت سے بولے جو کزان پہ چلا رہی تھی۔

"ڈیر ڈیر ہوتا ہے روکی اگر کرنا ہے تو کرو میرا سر مت کھاؤ۔ نہیں ہوتا
تو وہ رہا راستہ اور تم لوگ اپنے کام کرو ایک تو پندرہ منٹ لیٹ آئے ہو
اوپر سے اس کا تعارف بھی میں کراؤں!! چلو جلدی کرو۔ تم اندر چلو
ہا۔"

"یہ کیسے بایک ٹھیک کرے گی سا کورا تم نے تو اس کو بتایا بھی نہیں اوپر
سے اس کا فون بھی لے لیا اور یہ بھی کوئی ڈیر ہے بھلا۔ ڈیر تو وہ ہوتا
ہے جسے آدمی ہر حال میں کر سکتا ہے مگر کرنے سے جھجھک جاتا ہے۔"

ہاک کے بولنے پر صبرینہ کا دل نرم ہوا۔ یہ بھالواتنا بھی ڈروانا نہیں۔

تشکر سے ہاک کو دیکھتے ہوئے وہ کزان کو بولی۔

"ہاں یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ بھی بھلا ڈیر ہوا۔ آپ سے اگر

کہوں کہ اس جہاں میں جتنے بھی پھول شامل ہیں ان کے نام بتائیں وہ

بھی فون یا کسی کے مدد کے بغیر بتائیں تو کیا آپ بتائیں گے؟ ہونہ

بیوقوف سمجھا ہوا ہے مجھے۔" کزان نے سینے پہ بازو لپیٹے صبرینہ کو

گھورا پھر ہاک کو جو سر ہلا کر اس کی بات کی تائید کر رہا تھا۔

"تو کس بات کا بدلہ لے رہا ہے؟"

"دیکھو میں اصول پسند آدمی ہوں۔ جہاں زیادتی میرے دشمن کے ساتھ

بھی ہو رہی ہو تو اس کے لئے بھی کھڑا ہو جاؤں گا۔ یہ پھر بیچاری سے

لڑکی ہے جسے نے پتا نہیں کیا بگاڑا ہے تیرا۔ ڈیر والی گیم کب سے کھیلنے لگے۔"

"یہ کس ڈیر کی بات ہو رہی ہے۔ باس آپ کب سے لڑکیوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔" ٹام جس کے سنسرے بال اور ہیزل براؤن آنکھیں تھی وہ گلوڑ پہنتے ہوئے بولا۔

"جب سے تم لوگ ٹک ٹاک بنانے لگے ہو!!! کام کرو اپنا۔ پیمینٹ کاٹ دوں گا تمھاری۔" اب کزان نے تیزی سے کہا۔

"ہم سے بھکاریوں کے طرح مانگنے والا ان کی پیمینٹ کاٹ رہا ہے۔"

"کچھ کہا تم نے روکی؟" کزان اب اس کے بڑبڑانے پر بولا۔

"نہیں میں آپ کی شرط بدلنے کا انتظار کر رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ ایک آڈریس دیتا ہوں۔ وہاں سے تم میرا آڈر کیا ہوا
سامان لاو گی اور مجھے ٹھیک ایک گھنٹے کے اندر یہاں نظر آو۔ میں اسے
زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔" صبرینہ بچوں کی طرح یس کرتی اچھلنے لگی۔
سب حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔ جس کے چہرے پہ بچپانہ سے
آگیا تھا اور وہ کیوٹ لگ رہی تھی۔ کزان تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اندر
چلا گیا۔

"تھینک یو ہاک سر آپ نہ ہوتے تو میرے تو ہاتھ اور دماغ ضائع ہو جاتے
۔ تھینک یو سوچ۔" ہاک نے سر کو خم کرتے ہوئے زرا سا مسکرایا۔
"بیسٹ آف لک جاو۔ کیا پتا ایک گھنٹے سے اوپر والے فاصلے پہ نہ بھیج رہا
ہو اس کا کچھ پتا نہیں۔ الٹی کھوپڑی کا آدمی ہے یہ۔ ہار نامت۔"

"جی بالکل اس میں کوئی شک نہیں۔ ایک بار پھر آپ کا شکریہ۔" وہ
تیزی سے کہتی اندر گئی تاکہ وہ اپنا فون اور آڈریس کزان سے لے سکے۔

"اُف!!! اللہ" متشمہ صبرینہ کی کمرپہ واٹر بیگ رکھتی اسے دیکھنے لگی جس
کی اُف اُف ہی ختم ہونے کا نام لے رہی تھی۔

"کس نے کہا تھا محترمہ پنے خان بنے کو۔ دیکھ لیا نا انجام۔ کزان سا کورا
ایسے نہیں وہ مشہور۔"

صبرینہ نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا۔ بازوؤں میں بھی آگ لگ رہی تھی۔
اُف اتنا درد اس نے سوچا نہیں تھا۔ کزان سا کورا اس سے اچھا بانیگ
ٹھیک کروا لیتا اتنی منٹیں کروانے کا کیا فائدہ ہوا۔

"پورا ایک گھنٹہ۔ ایک گھنٹہ اس باکس کو پکڑ کر اس کے پاس آئی اور وہ
وہاں موجود نہیں تھا۔ ظالم۔۔ میں تو اس پہ ترس کھایا کرتی تھی اور اس
نے۔۔ ہائے اللہ متشو پلینز جیل لے آؤ میری بازوؤں چنچر رہی ہیں۔" اس
نے آنکھیں زور سے میچیں تکلیف سے کہا۔

"خوا مخواہ اس کی باتوں میں آگئی۔ نجانے اس نے یہاں گھر میں
مائیکروفون لگایا ہوگا جیسی تم سے یہ سب کہا۔" وہ ہولے سے واٹر بیگ
اس کی کمر پہ دباتی بولی۔

"کیا کہا اس نے؟ کیا بولے جارہی ہو۔ میں نے اس کی باتیں سنی وہ
جھوٹ بول رہا تھا کہ کھانا کینسل ہو گیا ہے اور وہ سیف بھائی سے کہی ملنا

چاہتا ہے۔ میں نے بھی کہا ایسی کی تیسری میں ہونے نہیں دوں گی اور

تم بول رہی ہو خواہ اس کی باتوں میں آگئی۔"

"ارے پاگل لڑکی بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔ کھانے کا پروگرام کینسل

ہو گیا تھا۔ میں کھانا بنا رہی تھی تو می کا فون آ گیا کہ وہ فوننگی والے گھر

جار ہی ہیں۔ ادا جان کی پھوپھی جیسی تھیں۔ انھوں نے کہا کہ سیف سے

معذرت کر لینا وہ رات کو انھیں کے ساتھ آئیں گی۔ ہم دونوں انتظار

مت کریں اور ٹائم پہ سو جائے۔" صبرینہ درد سے کہراتی اس کی باتیں

سن رہی تھی ایک دم چونکی اور تیزی سے درد کی پرواہ کیے بنا اٹھی۔

"کیا کہا تم نے؟ کھانا کینسل ہو گیا؟ اور تم نے بتایا نہیں!!!!!!" اتنی

محنت ' وہ سب ڈیر پورا کرنا کزان سے بحث کرنا ضائع گیا۔

"ہاں تو تمہیں فون کیا تھا کتنی بار مگر تمہارا فون بند جا رہا تھا۔ میں نے کہا اُدھر ہی کزان نے بتا دیا ہو گا۔ اس کے بعد سیف سے بات کرنے لگیں۔" اسے یاد آیا کہ متشمہ کی مس کالز آئی تھی اور اس نے کزان سے لینے کے بعد کافی کالز کی تھی مگر متشمہ کا نمبر کافی دیر سے بڑی جا رہا تھا۔
- یعنی کہ کزان یہ سب جانتا تھا۔

(کچھ گھنٹے پہلے جب کزان صبرینہ کا فون لیے اپنے آفس میں موجود تھا
(

کزان اس کا فون پکڑے دروازے کی طرف شرارت بھری مسکراہٹ سے
تکتا اپنی کرسی پہ بیٹھا۔

"توبہ بالکل بھولی ہے۔ پتا نہیں وہ چڑیل اسے کن چکروں میں لگا رہی ہے۔ فون تو دیکھو۔ کورپہ پھول اور والپیپر بھی پھولوں کا۔ اس لڑکی کو بھی پھولوں کے علاوہ بھی کچھ سو جتا ہے۔ کھانا بھی اسے پھولوں والا دینا چاہیے۔ ضرور اس بارے میں کچھ کرنا ہو گا سا کورا بہر حال یہ محترمہ کیا کرتی ہے اب!" فون کو دو انگلیوں پہ گھماتے ہوئے وہ دروازے پہ نظر گاڑے چُپ تھا جہاں صبرینہ ہر دو منٹ بعد آ جاتی دستک دینے کہ اس سے کام نہیں ہو رہا اور وہ اسے ہمیشہ کی طرح اپنے سا کورا انداز میں جواب دے رہا تھا۔ اس کے بعد اس کا فون بجنے لگا تو کزان نے اس کی رنگ ٹون کو فوراً بند کیا۔ دیکھا تو کسی اور کا نہیں اس کی سردار متشمہ کا تھا۔ اس نے فون بجے رہنے دیا۔ اس کے بعد اچانک کزان کو یاد آیا۔ یہ

ضرور کھانا کینسل ہونے کا پروگرام بتائے گی۔ اس نے فون ہی بند کر دیا
پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے سیف کو کال کی۔

"ہاں سیف وہ مجھے یاد آیا۔ متشمرہ کو ناکل بڑا گلہ کرتا ہوا سُنا تھا۔ وہ

بیچاری تم سے باتیں کرنا چاہی تھی اور تم اسے وقت ہی نہیں دیتے۔

یہ بہنوں وغیرہ سے نکلوا اس پہ تو توجہ دو۔ ارے یار شر میلی ہوتی ہیں

ایسی لڑکیاں خود سے تھوڑی کہے گی۔ میں نے بھی اسے روکی میرا

مطلب اس کی کزن سے باتیں کرتے ہوئے سُنا۔ یہ بات تو بالکل اچھی

نہیں ہے۔ شادی کر رہے ہو تو اچھی طرح سے اس رشتے کو نبھاؤ۔ ایک

دوسرے کو جانو۔ ہاں کزن ہی بات کر رہا ہوں۔ کچھ دیر بعد اسے کال

کرنا اور ہاں کال گھنٹے کی ہونی چاہیے خوش ہو جائے گی اور میرا سر بھی

پُر سکون رہے گا۔ میرا نام کہی سے نہیں آئی اوکے۔ " اس کے بعد اسے
صبرینہ کا فون بند کر کے دراز میں رکھ دیا اور اپنے کام پہ لگ گیا۔

"یہ سب کزان نے کیا ہے۔ اس نے میرا فون لے لیا تھا اور بند کر دیا
تھا۔ تم آگے سے کال کرتی رہی ہو گی پھر بعد میں سیف بھائی کی کال
آگئی وہ بھی اچانک؟ کتنے گھنٹے بات کی تم نے؟" ایک دم سے اسے غصہ
آیا۔ اتنی فضول کی محنت کرو اتنا رہا بنا کسی جواز کے۔ صبرینہ کو پہلی بار
اسے کے ہاتھوں بیوقوف بنانا پڑا تھا۔ اب سمجھ آئی کہ ادا جان انتہی اور
چاچی کیوں چڑتے ہیں اس سے۔

"ہاں آج سیف کچھ زیادہ ہی باتیں کر رہے تھے۔ میں بھی کہوں انھیں
کیا ہوا ہے۔ ہر وقت تو کہی نہ کہی مصروف ہوتے تھے۔ آج فری ہی
لگے۔ کیونکہ ایک گھنٹہ بیس منٹ تک باتیں کی ہم نے۔" صبرینہ نے
تکلیف سے واٹر بیگ اٹھا کر اپنے بازو پہ رکھا اور غصیلی مسکراہٹ دیتی
ہوئی بولی۔

"کزان! ضرور اس نے سیف بھائی کو فون کیا ہو گا اور سیف بھائی نے
اس کی حکم کی تعمیل کی ہو گی۔ ایک گھنٹہ وہ تو تم سے بیس منٹ بھی
بات نہ کریں۔" اب متشمہ نے اسے گھورا اور دھموکہ اس کی کمر پہ مارا۔
صبرینہ ہلکی سی چیخ نکلی۔

"کیا مطلب بیس منٹ بھی بات نہ کریں۔ ایری غیری ہوں کیا میں ان کی جو زرا بھی بات بھی نہ کریں اور کیف بھلا ایسا کیوں کرے گا۔ وہ تو چاہتا ہی نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھے بھی۔ بات کرنا تو دور کی بات ہے۔"

"شرم نہیں آتی۔ میں تمہاری لیے اتنا رسک لیا۔ اتنی منتیں کی ان کی۔ اتنا کام کیا۔ اگر بس میں ہوتا تو وہ بایک تک ٹھیک کر دیتی اور تم یہاں مجھے مار رہی ہو۔ میری حالت پہ رحم نہیں آتا۔" وہ غم اور غصے کی کیفیت میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہی لگ رہی تھی۔ تکیے پہ سر رکھے وہ کزان کو سبق سکھانے کا سوچنے لگی۔

"صبو یہ تم ہی ہونا۔ زبان تو دیکھو اس لڑکی کی۔ منہ سے زرا سا لفظ
نہیں نکلا جاتا تھا اور اب دیکھو۔ کیف صحیح کہتا ہے بڑی زبان تیز ہو گئی
ہے۔"

"میں اس وقت آرام کرنا چاہتی ہوں۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی
۔" اس کمر اور بازوؤں کے درد کے ساتھ اسے پیٹ میں درد اٹھنے لگا۔
دوسرا تکیہ اٹھا کر اسے بھینچے وہ آنکھیں بند کر چکی تھی۔

"تمہیں پین کلرز دیتی ہوں۔ گرم دودھ کے ساتھ پی لینا۔ میری پیاری
بہن نے اتنی محنت کی۔ تمہاری ہمت ہے جو اس کے منہ لگتی ہو۔ چلو
تمہاری وجہ سے سیف سے بات کرنے کا موقع ملا۔ خوش رہو۔" اور
وہ اس پہ کمر بستہ کرتی چلی گئی۔

تکلیف کے احساس پر اس کی آنکھیں کھلیں۔ اس کا چہرہ پینے سے بھرا
ہوا تھا۔ دل بھی عجیب ہو رہا تھا۔ دیکھا تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔
شام ڈھلنے میں صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ وہ کیا صرف ایک گھنٹہ ہی سو
پائی۔ وہ بستر سے اٹھی اور کچھ احساس ہوتے ہی اس نے گہرا سانس لیا
اس کی طبیعت خرابی کے دن آگئے۔ اپنی چیزیں اٹھا کر وہ سیدھا واش
روم جانے لگی تو اسے گھر میں خاموشی محسوس ہوئی۔ ایک دم اس کی
آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تو اس نے خود کو سنبھالا۔ اس کے
ہاتھوں میں موجود شاپر بھی گر گیا۔

"امی!!! " درد تکلیف کے پلوں میں امی یاد آئی تو ایک دم احساس ہوا
کہ امی تو ہے ہی نہیں۔ یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں نمکین پانیوں
سے بھر گئیں۔

"امی!!! " وہ پھر انھیں پکارنے لگی۔ اب اس کی آواز زرا اونچی اور
بھرائی ہوئی تھی۔ درد اتنا تھا کہ پاؤں تک ٹھنڈے ہو گئے اور ٹانگیں
کانپنے لگی۔ بڑی مشکلوں سے واش روم پہنچی اور آدھے گھنٹے بعد باہر آئی
تو اس کا چہرہ پورا کا پورا ایلا ہو چکا تھا۔ وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی۔ اتنی
کسی لڑکی کی حالت بگڑتی نہیں ہوگی جتنا صبرینہ کی بگڑتی تھی۔ امی کے
جانے کے بعد خالا تھی جو اس کا پھر خیال کرتی تھی مگر وہ آج موجود
نہیں تھی۔

"مشمّمہ!!" اس نے مشّمہ کو پکارا۔ رینگ کو تھامے وہ چلتے ہوئے نیچے

آئی۔ سینے میں بڑھتی جلن سے تو اس کی مزید حالت خراب ہو رہی تھی

۔ مئی اور یاد آنے لگی کیسے جلدی جلدی اس کے سردی لگنے پہ اس پہ

کمبل اوڑھا کرتی تھی اگھر کاٹیمریچر اوپر کر کے جلدی جلدی سے اس کے

لئے پھل کاٹ کر زبردستی اسے کھلاتی تاکہ اس میں جان آئے۔ گرما

گرم ہلدی کا دودھ اسے پیار سے پلا کر اسے دوائی کے ساتھ اس کی

فیورٹ چاکلیٹ سامنے رکھ کر نیٹفلکس لگا کر اس کا دل بھلاتی۔ وہ اپنے

کام سے بھی چھٹی کر لیا کرتی تھی۔ وہ صبرینہ کے لئے ہر چیز کو بھلا کر

اس پہ توجہ دیتی۔ اس کی امی کہاں چلی گئی۔

"ماما آپ کہاں چلی گئی۔ ماما میں تو ابھی بڑی بھی نہیں ہوئی اور آپ چلی گئی۔" آنسو بہے جا رہے تھے۔ تکلیف بڑھ رہی تھی اتنی کہ ایک بار پھر اس کے آنسو بہنے لگے۔ وہی متشمہ کو پکارتی وہ سیڑھیوں پہ بیٹھ گئی۔ منہ پہ ہاتھ رکھے وہ بچوں کی طرح رونے لگی۔

"ماما مجھے بہت درد ہو رہا ہے اور آپ نہیں ہیں میرے پاس۔ ماما آپ کے علاوہ میرا کون خیال رکھ سکتا ہے۔" بے پی لو ہو رہا تھا۔ جان نکلی جا رہی تھی اور کوئی نہیں تھا جو اس سے پوچھتا۔ متشمہ کو اتنی بار پکارنے کے بعد اسے پتا چل گیا وہ گھر نہیں ہوگی۔ اس سے پہلے وہی سیڑھیوں پہ بے ہوش وہ اٹھی اور کچن کی طرف پہنچی۔ گرتی پڑتی وہ فریج سے جو س اور سیب نکالنے لگی اور سنگ کی طرف آئی۔ ہاتھ اتنے کانپ رہے

تھے کہ دو منٹ میں اس کے ہاتھوں سے چیزیں چھوٹ جائے گی۔ جیسے

تیسے کر کے اس نے جو س گلاس میں ڈالا اور پیسا اور سیب دھونے لگی ایک

بار درد کی لہر دوڑی کہ دماغ ہی گھوم گیا۔ سیب سنگ پہ گر گیا اور وہ

کہنی سنگ کے کونے پہ ٹکائے سر پہ دونوں ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔

"میں لڑکی کیوں ہوں امی!!!! اگر چھوڑ کر ہی جانا تھا آپ نے مجھے تو

مجھے لڑکا ہونا چاہیے تھا۔ میں لڑکی کیوں ہوں۔ لڑکیاں اتنا کچھ کیوں

سہتی ہیں۔ کیوں لڑکیوں کے نصیب میں زیادہ تکلیف لکھی ہوتی ہے۔

کزان کا بھی کوئی نہیں ہے پھر بھی وہ خوش باش رہتا ہے اور میں تو

بالکل کمزور ہوں آپ کے جانے کے بعد بکھر گئی ہوں اگر آپ کو جانا

ہی تھا اتنی جلدی تو مجھے بھی ساتھ لے جاتی۔ میں اکیلی تکلیفیں سہہ رہی

ہوں۔ " وہ بُری طرح رونے لگی۔ ہر مہینے اس کا یہ حال تھا۔ بے بسی
اور تکلیف کے مارے وہ بُری طرح روتی تھی۔ اسے امی پہ بہت غصہ آتا
تھا۔ امی کیوں چلی گئی۔ آخر کیوں۔ وہ ابھی بچی ہی تھی۔ کیسے خود کو
سنجھال سکتی تھی۔ خوب سارا رو کر اس کا دل زرا ہلکا ہوا مگر طبیعت
ویسے کی ویسی تھی زرا سا جو س پی کر سب کے بائٹ لیتے وہ ہمت کرتی
اوپر گئی۔ کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے گہرا سانس لیکر کہا۔
صبرینہ خود کو سنجھالو۔ اب تم نے ہی خود کو سنجھالنا ہے تمہارا کوئی نہیں
۔ تمہارا خیال رکھنے والا اب اس دُنیا میں نہیں ہے۔ بڑی ہو جاؤ۔ کوئی
تمہارے آنسو پونچے گا نہیں۔ سب کھاتی اپنے آنسو صاف کرتی وہ بستر پہ
نیم دراز ہو گئی۔ سامنے پڑی امی کی تصویر دیکھ کر اسے پھر رونا آنے لگا۔

"امی کہاں چلی گئی آپ۔" تھوڑی دیر بعد ہی اس نے منشمہ کو فون کر ڈالا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے۔

"یار میرا فون کام نہیں کر رہا تھا تو بھاگتے ہوئے گئی ہوں میری دوست

نہیں ہمیشہ اس کا بھائی اس کام میں ماہر ہے۔ کیا ہوا صبو تمہاری آواز

کیوں بھیگی ہوئی ہے۔ طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟" صبرینہ سے رہا نہیں گیا

اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔ منشمہ بوکھلا گئی۔

"صبو کیا ہوا ہے؟ صبو تم ٹھیک ہونا؟"

"منشمہ میں بہت تکلیف میں ہوں۔ میں بہت اکیلی ہوں۔ امی میرا بہت

خیال رکھتی تھی۔ امی نہیں ہیں۔ امی نہیں ہیں۔ امی ہر چیز ٹھیک کر

لیتی تھی۔ اب وہ نہیں تو کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ امی مجھے اکیلا کیسے چھوڑ

سکتی ہیں۔ " متشتمہ سمجھ گئی صبرینہ کو کر مپس ہو رہے ہیں۔ اتنی جذباتی وہ
کبھی نہ ہوتی۔

"صبرتم رو کیوں رہی ہو؟ میں آرہی ہوں نابس۔ میں نائلہ کو کال
کرتی ہوں۔ مجھ بتاتی نا تمھیں سٹمک کریمپ ہو رہے ہیں اتنے سویر۔"
صبرینہ نے تکلیف سے سانس نہیں لی جارہی تھی۔ متلی کا احساس ختم
ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اور ٹانگوں کو تو جیسے آگ لگی ہوئی تھی جبکہ
پورا جسم سردی سے کانپ رہا تھا۔

"تم جلدی سے کچھ کھاو پیو اور پین کلرز تو پہلے دے کرگی تھی ابھی
مت لینا بالکل بھی۔ میں آتی ہوں رونا نہیں میری چندا بس ماما نہیں ہیں

تو میں ہونا۔ رونا نہیں آنکھیں بند کرو اور لمبی لمبی سانس لو تھوڑی دیر
کی بات ہے۔"

متشمر اسے جلدی جلدی آنے کی تسلی دیتے ہوئے فون بند کر چکی تھی۔
وہ فون کو دیکھتی رہی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔ دروازے پہ دستک
ہوئی۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک بار پھر ہمت کرتی اُٹھی۔
دروازہ کھولا تو وہاں کوئی نہیں تھا نیچے دیکھا تو ٹیسکو کا شاپر پڑا ہوا تھا اٹھا
۔ سسکی روکے اس نے دیکھا ڈھیر سارے چاکلیٹس کے ساتھ کچھ پن گلرز
اور چھوٹا سا ہیٹنگ پیڈ موجود تھا۔ یہ کس نے دیے؟ ایک منٹ درد
میں خیال کیوں نہیں آیا کیا گھر میں کوئی تھا؟ اور ابھی کسی نے دستک
دی تھی۔ بل نکال کر اس نے دیکھا کوئی بیس منٹ پہلے یہ سامان وہاں

سے لایا ہے۔ کون لایا تھا اور یہ سب چیزیں تو صاف اس کے لئے لگ
رہی تھی۔ درد ایک دم سے بھول گیا۔ بس حیرت سے وہ کبھی نیچے
سیڑھیوں کی طرف دیکھنے لگی جہاں کوئی نہیں تھا مگر اس کی خشبو صاف
محسوس ہو رہی تھی۔ وہ شاپر کو پکڑے اپنے آنسو سے بھرے چہرے سے
باہر آئی پھر ایک منٹ ٹھہر گئی تیزی سے اپنی کھڑکی کی طرف آئی وہ
ہارلی کو تیزی سے دائیں جانب موڑے وہاں سے غائب ہو گیا۔ سانسیں
تھم گئیں تو کیا یہ سب؟ یہ سب کزان لایا ہے!!! کزان سا کورا ایسا
کیسے ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ کزان کو کیسے خبر۔ کیا کزان گھر تھا۔ کیا کزان
نے اس کی باتیں سُن لی کیا کزان نے اس کی حالت دیکھ لی لیکن وہ تو
گھر پہ نہیں تھا۔ اسے تو صاف پتا چل جاتا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

ایک بار پھر وہ شاپر سے چیزیں نکالنے لگی۔ حیرت کا مقام تھا۔ ایک
روپیہ خرچ نہ کرنے والا کنجوس کزان سا کورا اس کے لئے یہ سب لایا
ہے۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ممی یہ سب کیا ہے؟" اس نے ماں کی تصویر سے مخاطب ہوتے ہوئے
کہا۔

"کیا آپ نے میرا لئے فرشتہ بھیجا تھا۔" دل میں مزید محبت کے پھول
کھل اُٹھے۔ کیا کزان اس کے لئے احساس رکھتا ہے؟ وہ تو سوچتے ہوئے
ہنس پڑی۔

"میں تو انھیں اتنا ظالم سمجھ رہی تھی۔" درد کا تو کوئی نامونہ نشان ہی
نہیں تھا۔ کزان کی خاموشی اور احترام سے کی گئی حرکت پہ صبرینہ کا
روم روم جھوم اُٹھا۔ ایسے بھی کوئی ہوتا ہے اس دُنیا میں۔

وہ صبرینہ کو غور سے دیکھ رہی جو املیٹ بناتی پتا نہیں کس سوچ میں گم 'بار بار مسکرائی
جارہی تھی۔ جب سے وہ گھبراتے ہوئے گھر آئی تھی تاکہ تکلیف سے تڑپتی صبرینہ کو وہ
سنجھالے گی مگر وہاں تو الٹا سین تھا۔ وہ مزے سے بستر پہ بیٹھی چاکلیٹ کھا رہی تھی۔
تکلیف سے زرا سی سسکی نکلی جارہی تھی مگر خوشی ایسی غالب پڑی تھی کہ درد پہ پیارا لگنے
لگا تھا۔ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جس کی درد سے جان نکلی جاتی تھی یہ اور اس کی

امی اس کو سنبھالتے سنبھالتے ہلکان ہو جاتے مگر آج!!! تو بڑا ہی عجیب نظارہ تھا۔ اسے تو

یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ بار بار وہ اس سے پوچھ رہی تھی کہ وہ ٹھیک ہے نا تو

صبرینہ بس مسکرا دیتی۔ یہ مسکرا کسی خوشی میں رہی تھی۔

"تمہیں درد نہیں ہو رہا؟" صبرینہ نے مڑ کر اسے دیکھا جو کاؤنٹر کے کرسی پہ بیٹھی اسے

عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں تھوڑا تھوڑا ہو رہا ہے مگر اس دفعہ میں ٹھیک ہوں۔" صبرینہ نے املیٹ پلیٹ

میں ڈالا۔

"وامیٹنگ؟ نوزیا؟ بی بی پی سب ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں بالکل ٹھیک میں نے رات کو بہت زیادہ چاکلیٹ کھالیں ساتھ میں گرم پانی کی بوتل

رکھی۔ تم نے رات کو chamomile ٹی بھی دی تھی تو اس سے کافی حد تک طبیعت

سنجھل گئی۔ " وہ بڑے نارمل لہجے میں کہتی اسے پلیٹ پکڑانے لگی جو لیکر سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ممارات کو دیر سے آئی تھیں۔ تمہارا پوچھ رہی تھی جب انھیں تمہاری طبیعت کا پتا چلا تو فوراً آنے لگی تاکہ تمہیں ہلدی کا دودھ دیں تمہیں تو پتا ہے وہ دوائی وغیرہ کے سخت خلاف ہیں۔ میں نے کہا کہ تم پہلے تو بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی پھر ایک دم ٹھیک ہو گئی۔ یار سچ سچ بتاؤ کہی تم شرمندگی کے مارے چُپ تو نہیں ہو اور ڈھیر ساری میڈسن کھا کر تم ہمارے سامنے بن رہی ہو۔ زیادہ بڑے بننے کی ضرورت نہیں ہے صبو تم ابھی بھی بچی ہو۔"

صبرینہ مسکرائی۔

"میری پیاری بہن میں بالکل ٹھیک ہوں۔ درد ہو رہا ہے لیکن اتنا کہ قابل برداشت ہے۔
تم لوگوں کو بھی تو اپنے ٹائم پہ تکلیف ہوتی ہے۔ شاید میں بڑی ہو رہی اسے لئے
برداشت کی ہمت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔"

"نہیں کچھ تو بات ہے مگر سمجھ نہیں آرہی شاید اس لئے کہ خالی پیٹ ہے۔ ناشتہ مکمل
کرتی ہوں پھر اس بارے میں پتا کرتی ہوں۔ معاملہ مجھے سیدھا نہیں لگ رہا۔" صبرینہ
نے اپنی مسکراہٹ دبائی پھر ٹوسٹر میں اس نے بریڈ ڈالی۔ کچھ ہی سکینڈ میں ایک کانوں
کو پھاڑ دینے والی چیخ سنائی دی۔ منشمہ کے ہاتھ سے کانٹا چھوٹا اور صبرینہ کے ہاتھ میں
موجود کافی کا کپ ہلکے سے جھٹکوں کے زد میں آیا۔

"یہ کیا تھا؟" صبرینہ اور منشمہ تیزی سے دروازے کی طرف آئیں کھول کر دیکھا تو ان کا
منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس سے پہلے کچھ کہتے بھیگی ہوئی نانہ کے اندر چڑیل نازل ہوئی اور

نے اس کا بازو پکڑا اور صبرینہ نے اس کی کمر اور منہ پہ ہاتھ رکھا تاکہ اس کی چیخ سے خالا

متشمرہ کو جھٹکے زور سے دینے لگی۔ صبرینہ بیچارے کے ہاتھ بھی کاٹ چکی تھی۔ صبرینہ کا تو

دماغ گھوم گیا مگر وہ بھی ڈٹی رہی۔

"اس کو نیچے لیکر چلو اس سے پہلے ہنگامہ ہو جائے۔" متمشہ ہانپتی ہوئی بولی اور نائلہ کی

گردن اور کمر پکڑی۔ عجیب سچو لیشن میں دونوں پھنس چکی تھی۔

"چچ چھوڑو مُم مجھے۔۔۔۔۔ جان سے مار۔۔۔۔۔" دبی ہوئی منہ پہ وہ جتنا زور لگا کر بولی اس

کی ہمت تھی۔

"ہاں مار دینا مگر خدا کا واسطہ ہے نائلہ شور مت کرو ورنہ ہنگامہ اٹھ جائے گا۔" نائلہ کے اندر تو جن گھس گیا۔ بھیگی ہوئی حلیے میں تو اور بھیانک لگ رہی تھی۔ سارا مسکارا چہرے پہ پھیلا ہوا تھا۔ بال بھی منہ پہ چپکے تھے۔ رات کے وقت اگر اس حلیے میں آتی تو دونوں کی سچ مچ چیخے نکل جاتیں۔ ابھی بھی چیخے اس کو قابو کرنے پہ نکلنے کی دیر تھی۔

"اس کو تمہارے کمرے میں لے کر چلتے ہیں۔" منتمہ نے کہتے ہوئے ساری جان لگا کر اسے کزان کے کمرے کی طرف سے دور کرتے ہوئے صبرینہ کے کمرے کی طرف لے کر جانے کی کوشش کی۔ صبرینہ نے بھی پورا زور لگایا جیسے تیسے کر کے وہ اس مونجو لیکا کو بستر پہ پھینکنے میں کامیاب ہو گئے۔ صبرینہ نے تیزی سے دروازے کو بند کر کے لاک لگایا اور مڑ کر دیکھا جو ایک دم اپنے بال منہ سے ہٹاتی پھٹ پڑی۔

"تم لوگوں اس کمینے انسان کی سائڈ لے کر ٹھیک نہیں کر رہے۔ میرا انٹرویو تھا اور اس نے !!! اس بلڈی باسٹرڈ نے مجھ پہ باہر نکلتے ہی فوراً برف پانی گرا دیا۔ شرم نہیں آتی تم لوگوں کو زرا بھی خوف خدا نہیں ہے۔ میں سردی سے کانپ رہی ہوں۔ آج میں اس کی جان لے لوں گی۔ تم سب لوگ اسے بخش دو مگر میں نہیں بخشوں گی۔"

"آہستہ فی الحال جتنا تمہارا غصہ ہے نا مجھے نہیں لگتا تمہیں سردی کا اس وقت دھیان ہوگا۔ بات سُنو ہم اسے سبق سکھائیں گے۔ ادا جان اور ابو سے میں اس کی پٹائی لگاواؤں گی مگر تم اپنی چونچ بند رکھنا۔ امی ابورات کو بہت دیر سے سوئے ہیں کچھ تو لحاظ کر لو۔"

صبرینہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگی جو سینے پہ بازو لپیٹے اب سردی کے احساس سے زرا کانپتی تمسخر انداز میں ہنستے ہوئے بولی۔

"ہو نہہ جیسے پہلے بڑا وہ ان دونوں کے سیدھا کرنے پہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ کزان سا کورا کو جتنا سیدھا کرو گے وہ اور ٹیڑھا ہو گا اور ایک دن کسی درخت کی طرح کٹ کر وہ ہم سب پہ گر جائے گا اور پھر سب اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گے بلکہ ہم تو مر جائے گے اور وہ یہی چاہتا ہے۔"

"تمہیں ہوشیار تو رہنا چاہیے تھا نا پھر دیکھو جب جب تم لوگوں کے خاص دن آئے ہیں۔ انہوں دنوں میں کزان نے کچھ نہ کچھ گڑبڑ کی ہے۔"

"میں ابھی پولیس والوں کو بلاتی ہوں اور اس پہ ہر اسیمنٹ کے چار جز لگواؤں گی پھر دیکھتی ہوں کیسے اندر ہوتا ہے۔"

"یہ کیا بکواس ہے؟؟؟ تم ہوش میں تو ہو!!! " یہ بات متشمہ کو کہنی چاہیے تھی مگر خاموش صبرینہ ایک دم یہ بات سُن کر تڑپ اُٹھی۔ اس کے تو تن بدن میں آگ ہی لگ

گئی۔ اتنے بڑے الزام وہ بھی اس کے کزان پر۔ نائلہ نے ایک دم اسے دیکھا جس کی
شعلہ بار نظریں اسے کچا چبا جانے کو تیار تھی۔

"او لڑکی تمہارا دماغ واقعی خراب ہے۔ کزان سب کچھ کر سکتا ہے مگر کسی کو اس نے
ہیرس ہر گز نہیں کر سکتا۔ ایک شرارت کے بدلے تم اس پر اتنا بڑا الزام نہیں لگا سکتی۔ یہ
گناہ ہے۔" متشمہ بھی تیز لہجے میں بولی۔ جو بھی ہو کزان اس کا بھائی تھا اور اپنے بھائی پہ اتنا
بڑا الزام وہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"او تو وہ جو کر رہا ہے وہ کیا نیکی ہے؟؟ مجھے نہیں پتا یا تو آج کے آج وہ اس گھر سے دفع
ہو جائے یا پھر وہ لمبی قید کے لئے تیار رہے۔ تم سب اس کمینے کو برداشت کر سکتے ہو مگر
میں نہیں!!!!" صبرینہ نے مٹھیاں بھینچے اس لڑکی کو دیکھا جو کزان کے لئے کس قدر
گھٹیا الفاظ استعمال کر رہی تھی اور اس کے ارادے سُن کر تو تن بدن میں آگ لگ رہے

تھی دل تو کر رہا تھا کہ ایک تھپڑ جھاڑ دے۔ خود کو قابو میں رکھو صبرینہ۔ وہ بس جلتے دل کے باعث یہ سب بول رہی ہے۔

"آہستہ بولو! کہا نا اس کو سبق سکھائیں گے مگر اتنے بڑے الزام کی بات مت کرنا نائلہ اگر ایسا ویسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا بہت برا حشر کروں گی۔ جو بھی ہے جیسا بھی ہے۔ ہے تو میرا بھائی۔ بد تمیز انسان ضرور ہے مگر گراہو انسان ہر گز نہیں ہے سمجھیں !!!"

"او تو وہ جو ادا جان کے سامنے اپنی دس بارہ گرل فرینڈز پیش کرتا ہے۔ ان لڑکیوں کو دیکھا ہے تم نے۔ کسی کال گرل سے کم نہیں لگتی وہ اور تم کہہ رہی ہو وہ نیک انسان ہے؟؟؟ ایک دن تم یا پھر اس لڑکی کے ساتھ ادا جان کو سبق سکھانے کے لئے ایسا ویسا اس

نے کچھ کر دیا نا پھر پوچھوں گی میں تم سے۔ " صبرینہ کی تو برداشت ختم ہو گئی اس بات

پہ سیدھا آگے آئی اور اس کو ایک لگانے لگی مگر کزان کی سریلی آواز پہ وہ رُک گئی۔

متشتمہ بھی جو اس اس کی بکو اس پر سخت سنانے لگی وہ بھی کھڑکی کی طرف آئی تو وہ اس

پچھلے لان کی طرف نظر آیا۔ جو مزے سے سکپنگ کرتا گانے گارہا تھا۔

"وہ کیمنے نیچے ہے نا۔ ابھی بتاتی ہوں اس کو۔" نائلہ نے اس کی آواز سنی تو طیش کے

مارے اُٹھ کر جانے لگی۔ صبرینہ نے اسی وقت اسے دھکا دیتے ہوئے بستر پہ گرایا۔

"آرام سے اگر تم نے اپنا منہ بند نہ کیا تو میں ابھی اسی وقت پولیس والوں کو کال کر دوں

گی۔ تم ہمارے گھر میں تماشا لگانے کے چکر میں اندر ہو سکتی ہو اور قانون یہ نہیں دیکھے گا

کہ تم اپنے دادا کے گھر پہ ہو۔" وہ جتنے سخت لہجے میں بولی شاید ہی کبھی بولی ہو اسے خود

پہ حیرانگی ہوئی۔

"اور جو اس نے کیا وہ تمہاری نظر میں کیا ہے؟" نائلہ ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولی۔

"بہر حال وہ جو کچھ بھی ہے کم سے کم میری نظر میں گناہ نہیں ہے۔ اس نے تمہیں ایک

بار بھی ہاتھ نہیں لگایا اور نہ ہی وہ اتنا بے غیرت ہے کہ وہ اپنی بہن یا میری طرف بُرے

ارادے سے کبھی بڑھے گا۔ تم نے شاید اس کی آنکھیں نہیں دیکھیں۔" صبرینہ یہ کیا

کر رہی ہو۔ اس طرح اس کا دفاع کے چکر میں تم اپنا دل کھول کر دکھا رہی ہو مگر اسے

فرق نہیں پڑتا۔ نائلہ نے ایک دم ٹھہر کر اسے دیکھا۔ متشمہ نے زیادہ اس کی بات پہ

دھیان نہیں دیا اور بولی۔

"جتنی دیر تم نے ہم سے لڑ کر اپنا وقت برباد کر دیا ہے نا۔ اتنی دیر تم اپنا حلیہ درست کر

لیتی اور انٹرویو دینے چلی جاتی۔ ابھی بھی وقت ہے اسے برباد مت کرو۔ تمہیں میں

ڈراپ کر دیتی ہوں۔ اگر اسی طرح بیٹھی رہو گی نا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا

جو کہ تم ایسا ہر گز نہیں چاہو گی اور صبو تم اس سے بات کرنے کی کوشش کرو۔ مقصد اس کا دھیان بٹانا ہے۔ چلو!!!! " نائلہ صبرینہ کو عجیب نظروں سے دیکھنے کے بعد اٹھی اور سر ہلا کر بولی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے کمرے میں حلیہ درست کر لوں باہر نکلوں گی تو پھر کچھ کرے گا۔"

"جاو!! میں بھی واش روم سے ہوں آؤں۔" اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے ہاتھ روم گئی۔ نائلہ جانے لگی جب اس نے صبرینہ کو دیکھا۔

"ہاں دیکھیں ہے میں نے اس کی آنکھیں اور ان آنکھوں میں انتقام کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تم شاید اس کے خوبصورت نقش میں کھوئی صحیح طرح سے دیکھ نہیں پائی تھی۔ خیر اب دھیان دینا اس سے پہلے منہ کے بل گرو۔" وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی جبکہ

صبرینہ اس کی بات پہ ساکت ہو گئی۔ انتقام؟ نہیں وہ اپنے غصے میں ہمیشہ کی طرح بکواس کر کے گئی ہے۔ وہ اپنا سر جھٹک کر سیدھا نیچے گئی۔ دیکھا تو خالو اور خالا ابھی تک سوئے وے تھے۔ شکر ہے اتنے شور کے باوجود وہ نہیں اُٹھے۔

وہ باہر آئی اس نے دیکھا کزان مزے سے سکپنگ کرتا 'اپنے دُنیا میں گم تھا۔ ہاں البتہ اتنی اونچی آواز میں گاتا وہ کسی کو ضرور اُٹھانے کے درپہ تھا۔ جہاں وہ یہ ورزش کرتا ہوا پایا جارہا تھا۔ وہ عین خالا اور خالو کے کمرے کے کھڑکی کے سامنے تھا۔ شکر تھا کہ کھڑکی بند تھی مگر جتنا یہ گلا پھاڑ رہا تھا۔ اس سے تو واقعی انھوں نے جاگ جانا تھا۔ وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئی۔ اس نے گرے سویٹ پینٹس کے اوپر کالی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اتنی ٹھنڈ میں وہ بے فکری سے اپنے کام میں مصروف تھا۔ ٹھنڈ سے یاد آیا اس نے واقعی اتنا

برفیلہ پانی نائلہ پہ گرا کر ٹھیک نہیں کیا۔ اس نے تو پٹنار ونا تو ڈالنا ہی تھا۔ لمبی سویٹر کو اپنے گرد اچھی طرح لپیٹے وہ بولی۔

"آپ کو ٹھنڈ نہیں لگتی۔" بے تکی سے بات تھی مگر وہ کزان سے اور کیا کہہ سکتی تھی۔
کم سے کم وہ نائلہ کی طرف داری کرنے سے تو رہی جو کزان اس کے اتنے بڑے اور بُرے
الفاظ استعمال کر رہی تھی۔ کزان نے رُک کر اسے دیکھا تو مسکرایا۔

"بڑی دیر سے آئی ہو رو کی۔ میں حیران ہوں۔ اس ڈائن کی بیٹی کو کیسے روکا۔"

"نہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں میں سمجھی نہیں۔ میں تو بس ایسی باہر آپ کی آواز سُنتے
ہوئے آئی ہوں۔"

"اچھا! مطلب اندر کوئی فلم چل رہی تھی۔ آواز سے تو

exorcist

لگ رہی تھی۔ حیرت ہے اتنے اونچے والیوم پہ باقی سب اُٹھے نہیں؟"

"شاید آپ کی طرح باقی سب بھی ڈھیٹ ہو گئے ہیں۔ اتنا شور ان کے لئے روز کا معمول

بن چکا ہے۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔ جو مسکرا رہا تھا۔

"نصیحت کرنے آئی ہو یا ڈر رہی ہو کہ تمہیں ڈیر نہ دے دوں جسے تم پورا نہ کر پاؤ۔"

"کزان سا کورا بھی کبھی نصیحتوں پہ چلا ہے کبھی؟" وہ بھی اب مسکرا رہی تھی۔ کزان

نے الجھتے ہوئے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھا مگر اس پہ ظاہر کیے بغیر اپنے کام

میں دوبارہ مصروف ہو گیا۔

"تھینک یو۔" صبرینہ ایک لمحے کے لئے لب دبائے اسے دیکھتی رہی پھر بغیر سوچے

سمجھے اس نے کزان کا شکریہ ادا کیا۔ کزان رُکا نہیں! بنا کسی تاثر دیے بغیر بولا۔

"کس چیز کا؟ ڈیر آسان دینے کا؟"

"وہ آسان تو خیر نہیں تھا میری کمر میں بل پڑ گئے تھے۔" وہ اب اسے گھورنے لگی۔

کزان نے کندھے ہلکے سے اچکائے۔

"تمہیں انتخاب کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ بانیٹک ٹھیک کر لیتی۔"

"آپ کیا پھول اگا سکتے ہیں؟"

"اس میں کونسی مشکل بات ہے۔" صبرینہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"ٹھیک ہے میں آپ کو ڈیر دیتی ہوں۔ آپ مجھے اگر پھول بلکہ ننھا سا پودا بھی اگانے میں

کامیاب ہو جاتے ہیں تو آپ جو کہے گے میں وہ کروں گی۔" کزان ایک دم رُک کر اسے

دیکھنے لگا اور اپنے ایک ابرو اوپر کرتے ہوئے بولا۔

"ڈیر؟ کس خوشی میں؟"

"بس ایسی کل میں نے آپ کا ڈیر مکمل کیا تھا اب میری باری ہے۔" کزان نے سکپنگ

رسی پھینکی۔ اتنے دیر سے کرنے کے باوجود نہ اس کے چہرے پہ پسینہ آیا تھا نہ ہی اس کا

سانس پھولا تھا۔ اس کی بلٹ اور منٹینڈ باڈی سے پتا چل رہا تھا کہ وہ اپنا کتنا خیال کرتا ہے

۔ سینے پہ بازو لپیٹے وہ اس کے قریب آیا۔ ایک تو وہ اس کے اتنے قریب کیوں آتا ہے۔

صبرینہ ایک قدم پیچھے ہوئی۔ وہ جھکا۔ اس کی بادامی شپ میں بھری کالی آنکھیں مزید

گہری ہو گئیں۔

"تو رو کی میرے ساتھ گیمز کھیلنا چاہتی ہیں؟"

"یہ پوچھ رہے ہیں کہ بتا رہے ہیں آپ؟" صبرینہ نے نظریں ادھر ادھر کرتے ہوئے

کہا۔

"پتا نہیں تم کیا چاہتی ہو؟"

’تمہیں‘ وہ دل میں بولی۔ ہاں میں صرف تم چاہتی ہوں مگر اس کا سوال یہ نہیں تھا۔

”آپ کیا چاہتے ہیں؟“ کزان اس سوال پہ ٹھہر گیا۔

”میں کیا چاہتا ہوں؟ رو کی مجھ سے کیا جاننا چاہ رہی ہے۔“

”پتا نہیں شاید وہ جو آپ سب سے چھپانا چاہ رہے ہیں۔“ صبرینہ بد تمیز تم کیا بولے

جارہی ہو۔ کزان ساکت ہو گیا پھر ہنس کر بولا۔

”بتایا تھا نا انتقام رو کی۔ بس سب کا جینا حرام کر دینا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں چاہتا۔ ہاں

البتہ اس وقت مجھے کیلے کاشیک اور ٹونا سینڈ وچ مل سکتا ہے؟“ صبرینہ اسے دیکھتی رہی

پھر بولی۔

”آپ نے نائلہ پہ پانی کیوں پھینکا تھا۔“ اب وہ سنجیدگی سے اس بارے میں بات کرنا

چاہتی تھی۔ نائلہ کی باتوں سے وہ ڈر گئی۔ خدا نخواستہ اگر اس نے کوئی گری ہوئی حرکت

کی تو۔۔ پھر کیا ہوگا۔ کوئی تو کزان کے لئے کچھ کرے گا نہیں۔ سب تو اس کے جان چھوٹ جانے پہ پُر سکون ہو جائے گے۔

"وہ ہاں وہ آئیس بکٹ چیلنج تھا۔ وہ اس کا فاونڈر تھا نا وہ مر گیا۔ تو اس کو

tribute

دینا چاہا تھا۔"

"تو یہ خراج تحسین آپ خود پہ گرا کر دے سکتے تھے۔" صبرینہ کو ہنسی آئی۔

"نہیں نا وہ بات نہ ہوتی۔ ویسے بھی نائلہ مجھے زرا پریشان اور گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی تو

میں اس کو سٹریس میں نہیں دیکھ سکتا تو پھر مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔"

"یہ اتنی برف کہاں سے لیکر آئے آپ؟"

"میں تو ایک دن شیر بھی لے کر آیا ہوں تو برف کیا چیز ہے۔ کیا تمہاری مالکن نے نہیں بتایا یہ قصہ؟" صبرینہ کامنہ کھل گیا۔ یہ کیا بتا رہا ہے۔

"او لگتا ہے نہیں بتایا لائین کنگ کی ریلیز ہونے کی خوشی میں لایا تھا۔ تم دیکھنا چاہتی ہو؟"

"یا اللہ۔ آپ کیا ہیں؟" صبرینہ نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔

"ساکور۔"

"صبرینہ!!" خالا کی آواز پہ ایک دم صبرینہ ساکت ہو گئی۔ خالا!!!

"لو آگئی ہار یونا گو۔" وہ ایک دم مڑ کر خالا کو دیکھنے لگی۔ اس کی بیٹ مس ہوئی۔ خالا اسے

غور سے دیکھ رہی تھی۔ کزان کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ صبرینہ نیچے نگاہیں کر کے تیزی سے ان کی طرف آئی۔

"السلام وعلیکم خالا؟ اُٹھ گئیں آپ وہ بھی اتنی صبح صبح۔" صبرینہ نے خشگوار لہجے میں

کہتے ہوئے آگے بڑھ کر خالا کے گال پہ بوسہ دیا۔

"وعلیکم سلام میں ٹھیک۔ تم باہر اتنی ٹھنڈ میں اس لڑکے کے ساتھ کیا کر رہی تھی؟"

خالانے بھی اس کے گال پہ پیار کرتے ہوئے سنجیدگی سے

پوچھا۔

"وہ وہ میں۔۔ اصل میں۔"

"تائی جان کیا میری خوب روچہرہ آپ کو دکھائی نہیں دیا۔" کزان چلتے ہوئے ان کے

سامنے آیا۔

"تم ٹھیک ہو گے ظاہر ہے ہمارے جانے کے بعد تم نے صحیح کارنامے دکھائے ہو نگیں۔"

بہر حال سلامت رہو۔"

"پیاری تائی جان اپنے لاڈلے کے گلے نہیں لگیں گی۔" کزان نے آگے بڑھ کر انھیں

باہوں میں لیتے ہوئے زور سے بھینچ لیا۔ اتنا کہ تائی بیچاری کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔

"پرے ہٹو یا اللہ میری ہڈیاں۔۔۔۔ اپنی حد میں رہو لڑکے اور یہ میں کیا سن رہی ہوں۔

تم نے امی جان کے برتن توڑے اور اس کے ساتھ ابو جی کا ہاتھ زخمی کر دیا۔" وہ اس

گھورتے ہوئے بولی۔

"توڑے نہیں تائی جان تڑوانے پہ مجبور کیے گئے ہیں اور زخمی تو بہ میرے گنہگار کان یہ کیا

سن رہیں ہیں کیا گلو سے ہاتھ زخمی بھی ہوتے ہیں؟ یہ بڑھا تو اس بڑھیا سے بھی بڑا ڈرامہ

کوین نکلا۔"

وہ انتہائی سنجیدگی سے اپنی حد پار کر گیا تھا۔

"کزان!!" پھر ایک دم چُپ ہو گئی۔ خالا کے سامنے وہ کزان سے فرینک نہیں ہو سکتی تھی۔

"کیف واجد! یہ گستاخی میرے گھر میں نہیں چلے گی۔ آئندہ ابوجی کے لئے تم یہ الفاظ استعمال نہیں کرو گے۔"

"چلیں آپ کہتی ہیں تو بڑھے کو کسی اور نام سے مخاطب کر لیں گے کو فن ڈو جر کیسا رہے گا؟"

"تم کسی دن بُری طرح پٹو گے۔ صبرینہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ناچندا۔" خالا شاید اتنی اس سے بحث کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔ ہاں البتہ اس کی جگہ چچی ہوتی تو صبح سے شام ہو جاتی انھوں نے نہیں تھکنا تھا۔

"جی خالا میں ٹھیک ہوں۔" طبیعت کے ذکر پہ ایک دم کزان پہ نظر گئی جو وہاں سے بنا
رُکے سیٹی پہ کوئی دھن بجاتا چل پڑا۔ شاید اسے کام پر جانا تھا ورنہ وہ ابھی بھی تنگ کرنے
سے باز نہیں آتا۔

"متشتمہ نے بتایا تم رو رہی تھی۔ تم نے دوایاں تو نہیں کھائی نا؟" وہ اب نرمی سے بولتی
اس کا ہاتھ پکڑ کر دباتی پوچھنے لگی۔

"بس برو فن خالا وہ بھی اس لئے کیونکہ کمر میں تکلیف تھی اس سے پہلے۔" خالانے
اسے ہلکے سا گھورا۔

"کس نے کہا ہے اتنا کام کرنے کو اور اس بد تمیز لڑکی کو توفیق نہیں ہوئی تمہاری مالش
کر دیتی۔ اب کہاں ہے وہ؟" صبرینہ مسکرائی۔

"نہیں خالا وہ بیچاری تو کہہ رہی تھی میں نے منع کر دیا اور کونسے کام خالا۔ گھر میں رہ رہ کر
ویسے بور ہوتی ہوں دل لگا رہتا ہے میرا اور وہ نائلہ کو چھوڑنے گئی ہے اسے دیر ہو رہی
تھی۔"

"ہوں۔۔۔ ناشتہ تم دونوں ایسے اس لئے چھوڑ گئے ہو۔۔۔ اچھا بات سُنو چندا۔ اس
لڑکے سے زرا دور رہا کرو۔ میں نہیں چاہتی تمہیں پریشان کرے۔ تمہیں تو پتا ہے نا
بد تمیز سا ہے اور اس روکنے والا ویسے بھی موجود نہیں ہے۔ دوسرا تمہیں تو الماس کا پتا
ہے نا کچھ بھی فضول بولتی ہے۔ میں نہیں چاہتی تمہیں بارے میں کوئی بھی الزام لگائے
۔" صبرینہ کو توقع تھی خالا اس کو سمجھائے گی ہمیشہ کی طرح۔ اس نے سمجھنے کے انداز
میں سر ہلایا مگر وہ کہنا چاہتی تھی۔ جتنے دن بھی اس گھر میں رہی ہے کزان نے ایک بار بھی
اس سے بد تمیزی نہیں کی۔

"جی خالا۔"

"بس اب کام وام میں نہ لگ جانا۔ تمہارا دھیان بٹانے کے لئے میں کہتی ہوں متشو سے

کہ تمہارے ہاں کوئی نوکری ڈھونڈ دے یا پھر کہی اور تاکہ تم گھر کم سے کم رہو اور تمہارا

اس سے سامنا نہ ہو۔" نوکری سے یاد آیا اس نے جلدی سے کہا۔

"خالا وہ آپ نے پوری بات سنی نہیں۔ میں سلیکٹ ہو گئی ہوں گلاسکو کی یونیورسٹی

میں۔ میں پڑھنا چاہتی ہوں۔ نوکری کی بھی فکر نہ کریں ساتھ میں وہ کروں گی اور۔۔۔۔۔

"لیکن بول نہیں سکی کیونکہ خالا کے چہرے کے تاثرات ہی ایسے ہو گئے۔ خالا نے بھی

ایک دم اس کے چپ کو محسوس کیا تو مسکراتے ہوئے بولی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے چندا۔ زینب کی طرح تم بھی بہت انٹیلیجنٹ ہو مگر۔۔" اس

مگر پہ صبرینہ کے اندر خاموشی چھا گئی۔ وہ صوفے پہ بیٹھی تو انھوں نے صبرینہ کو بھی

اشارہ کیا۔ صبرینہ بھی بیٹھی۔

"تمہیں تو پتا ہے ناکہ اس ملک کی پڑھائی لاکھوں میں نہیں بلکہ کڑوروں پہ مشتمل ہے اور

اتنا پڑھ کے کیا کرو گی؟ تم نے بتایا وہ پودوں سے متعلق پڑھائی ہے تو کیا فائدہ اتنا پیسے

لگانے گا۔ اس سے اچھا ڈاکٹر بن جاتی تو سمجھ آتی۔ بزنس کی پڑھائی بھی کرتی وہ بھی سمجھ

میں آتی مگر پودے۔۔"

"خالا پڑھائی تو بہت ضروری ہے اور امی نے میرے اکاؤنٹ بنایا ہے اس میں سے مجھے

لگتا ہے کوور ہو جائے گا باقی کے اخراجات میں نوکری کرنے پہ پورے کر لوں گی۔ وہ نہ

ہوا تو لون بھی لیں لوں گی۔" خالا اس کی بات پہ اداسی سے مسکرائی۔

"چند اجن پیسوں کی بات کر رہی ہو۔ اس میں صرف تمہاری سکیورٹی کی حد تک رقم ہوگی۔ یعنی کے اس میں تمہاری شادی ہو سکتی ہے یا پھر تمہارا جہیز بن سکتا ہے مگر پڑھائی وہ بھی اتنی بڑی یونیورسٹی میں ناممکن اور رہی لون کی بات تو قرضہ کہاں سے واپس کرو گی؟ تم بزنس تو نہیں کرنے والی نا۔" ایک دم صبرینہ کے اندر سنائے چھا گئے اپنی خوشی میں تو وہ سوچ ہی نہیں پائی کہ اتنی بڑی رقم واقعی اس کے اکاؤنٹ میں نہیں ہے۔ کیا سوچ کر وہ سپنے دیکھنے لگی تھی اور خالا سے بھی یہ بات کی۔ شاید وہ سمجھ رہی تھی خالا اس کو بھرپور سپورٹ کرے گی یا پھر

financial aid

لے لی گی مگر وہ بھی ممکن نہیں تھا۔ اس کی شادی کے خرچے کی ذمہ داری خالا کی تو نہیں تھی۔ انہوں نے منشمہ کی شادی بھی کروانی تھی۔ اس کی پڑھائی پہ بھی کتنا خرچہ کیا ہوگا۔

"تم سوچ رہی ہو گی کہ ہم نے منشمہ کو بھی پڑھایا وہ بھی بیکار سے فیلڈ پہ اتنا خرچہ کر ڈالا کیونکہ وہ ہمیں پیاری ہے اور تم نہیں ہو۔ ایسا مت سوچنا۔ اس کی دادی نے ہم بڑوں کے بجائے چھوٹوں پہ جائیداد تقسیم کی تھی۔ سب کو اپنا اپنا حصہ دیا تھا۔ کزان نے اسی پیسے سے تو بانیگ لی اور اپنا گیراج کھولا ویسے ہی منشمہ نے وہی پیسے اپنے پڑھائی پہ لگائے۔ ہم نے کہا ضرورت کیا ہے مگر اس نے کہا اس کے پیسے وہ جو چاہے کرے اور ہمارے پاس اتنا ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی کروا سکوں۔ فکر مت کرو ایک پائی خرچ نہیں کرنے دوں گی۔ اپنی امانت کو جو دل چاہے شادی کے بعد خرچ کرنا۔" صبرینہ کو تکلیف ہوئی سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں خالا ایسی بات نہیں ہے۔ آپ مجھے کیوں شر مندہ کروا رہی ہیں۔ میں بیوقوف سوچ ہی نہیں سکتی۔ امی بھی ہوتی تو یہی بات کہتی۔ وہ بھی میرے اس فیلڈ سے متعلق

کبھی پڑھنے کی اجازت نہ دیتی۔ اس سے اچھا میں دکان نہ کھول لوں۔ آپ صحیح کہہ رہی ہیں خالا۔ اتنی بڑی یونیورسٹی میں پڑھنے کا ویسے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں منشو کی طرح کوئی نوکری ڈھونڈ لوں گی۔ ویسے بھی اس ملک میں نوکری ضروری ہے۔ جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا۔ " حالانکہ یہ بات کہتے ہوئے اس کا اندر تکلیف سے تڑپ رہا تھا مگر خواہشوں کا گلا حالت کے ستم پہ گھوٹنا پڑتا ہے۔ ہر چیز آپ کے پلان اور مرضی کے مطابق نہیں چلتی۔ اسی میں کوئی بہتری ہوگی۔ اس نے خود کو تسلی دی۔ کزان بھی پڑھا نہیں ہے تو دیکھو کیسے اپنا کام چلا رہا ہے۔ اس کا بھی روزی روٹی کمانے کا وسیلہ اللہ بنا دے گا۔ ویسے بھی خالا اور خالو پر وہ بوجھ نہیں بنا چاہتی۔

"میری جان اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں عطا کرے گا۔ دیکھنا متشمہ کی شادی کے بعد فوراً تمہارے لئے کوئی اچھا سا لڑکا ڈھونڈوں گی۔ خوش رہو میری جان۔" انھوں نے

صبرینہ کا ماتھا چوما۔ صبرینہ کا دھیان رشتہ ڈھونڈنے کی طرف اتنا نہیں گیا۔ وہ بس اپنے اس ٹوٹے خواب کے بارے میں سوچ رہی تھی جس کے لئے رونا چاہتی تھی مگر رونے کی ہمت اس میں زرا بھی نہیں تھی۔ اس کے دل نے کہا۔ روتی کیوں ہو تمہارا سب سے بڑا سپنا تو کزان سا کورا ہے نہ۔ ہاں کزان بس اسے کزان مل جائے تو اس کسی چیز کی خواہش نہیں۔

"گاڑی میں اسے اچھی طرح سمجھایا ہے میں نے۔ غصے میں تو اس کی جگہ ہوتی تو ایسی بکواس کرتی ورنہ اسے بھی پتا ہے کہ کزان سب کچھ ہے مگر ہیر سر کبھی بھی نہیں۔" وہ خاموشی سے پیسنجر سیٹ پہ بیٹھی 'ڈرائیو کرتی متشمہ کو سن رہی تھی۔ متشمہ گھر جیسے ہی آئی تھی خالو تب تک اٹھ گئے تھے اور ادا جان بھی واپس آ گئے تو ادھر سے ہی پتا چلا کہ

سیف کی امی آنا چار ہی ہیں ڈیٹ فکس کرنے اور وہ بھی چار ہی تھی انھیں دنوں وہ نکاح کی ڈیٹ رکھ لیں۔ سیف کی بہن کا شادی کی دنوں میں آنا ممکن نہیں لگ رہا تھا۔ اپنی کوئی وجہ ہوگی۔ بہر حال تو وہ چار ہی تھی کہ کم سے کم بھائی کے نکاح کا فنکشن اٹینڈ کر لیں پھر تو بس ہنگامہ اٹھ گیا۔ خالانے متشمہ اور صبرینہ کو کہا کہ دونوں شاپنگ کے لئے نکل پڑو اور جو لینا ہے آج کے آج لو۔ متشمہ کے سسرال والوں کا کچھ پتا نہیں۔ اسی ہفتے تاریخ رکھ دیں۔ اوپر سے چچی الماس کو خبر ملی تو ان کا الگ رونا۔ آج نائلہ کو دیکھنے والے لوگ آرہے ہیں۔ ان کو لڑکیوں کی ضرورت تھی مدد کے لئے۔ عجیب سی سچویشن بن گئی۔ چھوٹے تایا نے کہا کہ دیکھنے والوں کو کل کا ٹائیٹم دے دو امر جینسی کا بہانا بنالینا مگر وہ تو ہتھے ہی چڑھ گئی۔ ان کی بیٹی کا رشتہ تو پکا ہو گیا نا جبکہ اتنے اچھے لوگوں کو ٹرخ کر وہ اپنا امپریشن کیوں خراب کریں بھلا۔ عجیب کشمکش میں پڑ گئے۔ خالانے کہا کہ وہ دوپہر کو آرہے تو ٹھیک ہے

وہ ان کی مدد کر دے گی لیکن وہ نہ مانی انھیں متشمہ اور صبرینہ چاہیے تھی تو ادا جان نے کہا کہ لڑکیوں کا جانا ضروری نہیں ہے کل سارا دن بیشک شاپنگ پہ لگائیں تو متشمہ نے جھوٹ بولا کہ کل تو سپین سے اہم لوگ آرہے ہیں۔ جمعرات اور جمعہ گزر جائے گا آگیا ہفتہ اور یہاں تو ویسے بھی چھ بجے سے پہلے ہی سب کچھ بند ہو جاتا ہے۔ وہ کام سے واپس بھی آئے گی تو بھی اتنا وقت نہیں ملے گا پھر ابو نے امی کے زور دینے پر کہا کہ بچیاں جائے۔ واپسی پہ کھانا کا سامان لے آئے ساتھ میں ہاتھ بھی بٹا دیں گی۔ زیادہ وقت لگے گا تو وہ خود لے آئے گے سامان کو نسی بڑی بات ہے۔ اب اسی فیصلے پر وہ دونوں صبح کے نو بجے شاپنگ مال کی طرف جارہے تھیں۔

"پانچ بجے سے پہلے تو ہم بالکل نہیں آئے گے۔ یہ چچی نے ہمیں نو کر سمجھا ہوا ہے۔ ایسا کو نسا کام کروانا ہے ہم سے۔ من سلوے پکا کر پہلی ملاقات میں کھلانے کا ارادہ ہے ان

کا۔ سیدھا سیدھا چائے سمو سے پیش کریں۔ تب تک وہ چڑیل بھی آجائے گی۔ تو بہ آج تو ایسی ہولناک لگ رہی تھی۔ جن گھسا ہوا تھا اس کے اندر۔ جب پتا ہے کزان ایسا ہے تو ہزار بار احتیاط کرتیں۔ " وہ خاموشی سے اسے سُنے جا رہی تھی اور وہ اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔ بولتے بولتے اسے صبرینہ کی چُپ محسوس ہوئی تو موڑ کاٹتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی۔

"صبرینہ تو ٹھیک ہے نا۔" صبرینہ چونکی۔

"ہاں میری طبیعت کو کیا ہونا ہے نا۔"

"تو اتنی خاموش کیوں ہو اس نے میرے جانے کے بعد کیا کیا؟" صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"کچھ نہیں بس آرام سے ورزش کرتے رہے۔ کہہ رہے تھے آئیس بکٹ کے کو فاونڈر کو

خراج تحسین پیش کرنا تھا تو یہ کام وہ نائلہ سے کروانا تھا۔ بس اس بات سے یاد آیا۔ تم

نے بتایا نہیں کہ وہ گھر میں شیر لے آئے تھے۔"

"واو کیا بات ہے اس کی۔ ہاں لے آیا تھا۔ جیل جاتے جاتے رہ گیا۔ کہنے لگا ہم سب نے

خود کہا تھا۔ کسی جانے والے کا تھا۔ دو بی کا کوئی امیر آدمی ہے۔ پتا نہیں کیا سین تھا۔ اس

وقت تو ہم سب کے ہوش اڑے ہوئے تھے۔ الماس چچی تو بے ہوش ہو گئی تھی۔ میں تو

بس مرتے مرتے بچی ہوں اللہ نے رکھ لیا۔" صبرینہ ہنس پڑی۔

"گلاسکو میں یہ سب بھی ہوتا ہے حیرت ہے۔"

"کیف واجد کی دُنیا میں سب کچھ پاسبل ہے۔ کسی دن سانپ لانے کی بات کر رہا تھا۔ ادا

جان نے دھمکی دی کہ اگر ایسا ہوا تو وہ اس کی ہارلی کے ٹکڑے کر دیں گے۔ شاید ابھی

تک وہ یہ کام انجام نہیں دے سکا مگر اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔"

"اتناسب کچھ کے باوجود وہ گھر سے نہیں نکلے آئیم سپرائیز۔" ایک دم بانیک کے ہارن

کے شور پہ صبرینہ ایک دم چونکی۔ گو کہ یہاں ہارن مارنا بد تمیزی کی علامت تھی اور

بہت کم ہی کوئی ایسی حرکت کرتا تھا بلکہ پڑھے لکھے سے لے کر ان پڑھ بھی جرات نہیں

کرتا تھا۔ جو بھی تھا وہ یہاں کارہنے والا ہر گز نہیں ہوگا۔ اس نے سائڈ مرر سے دیکھا۔

رائل انفیلڈ چلاتا ہوا اس طرف آرہا تھا اس کے سائڈ پہ دو تین اور بڑے بڑے بانیکرز

اپنی ہیوی بانیک چلاتے ہوئے آرہے تھے۔ دوسری طرف متشمہ کی طرف تین اور

بانیکرز تھے۔ متشمہ نے سائڈ مرر سے دیکھا تو سپیڈ بڑھادی۔

"کون لوگ ہیں یہ متشمہ؟" صبرینہ کو خطرے کی علامت لگ رہی تھی۔

"کون ہو سکتے ہیں بھلا بی بی والوں کے علاوہ۔"

"یہ بی بی کون ہیں؟"

Blazing Bandits

"کزان کا گینگ۔ گلاسکو کے سب سے خطرناک اور مشہور گینگ میں سے ایک ہے۔ بلیو

اینجل والوں کے بعد انھیں کا تو نام آتا ہے۔ ان سے پنگالینا مطلب اپنی موت کو دعوت

دینا ہے۔" صبرینہ حیرت سے انھیں سنی جا رہی تھی۔

"تو پھر وہ ہے تو آرام سے چلاؤ ان کو راستہ دے دو۔ کیا ضرورت ہے انھیں چھیڑنے

کی؟؟؟"

"ہونہ ان کو چھیڑنے میں تو مزہ آتا ہے۔ سا کورا نظر نہیں آ رہا۔" وہ بیک مرر سے اسے تلاش کرنے لگی۔

"تم کب سے کزان کو اس نام سے مخاطب کرنے لگی۔"

"ایسی کیف کے نام سے ویسے ہی باہر مخاطب کرنے نہیں دیتا۔"

"آرام سے تشو!!! دیکھنے میں بڑے ڈروانے لوگ لگ رہے ہیں۔"

"تم ہاک سے ملی ہو؟ ابھی بھی ایسا کہہ رہی ہو۔ بے فکر ہو جاویہ کچھ نہیں کہے گے۔"

ایک بلیک و نیم بڑے تیزی سے کراس کرتی متشمہ کی گاڑی کے سامنے آئی۔

"الو کا یہ سنیک ہے!! اس کی تو میں۔"

"سنیک؟ یہ کیسا نام ہوا بھلا۔"

"زہریلی زبان ہے۔ کزان تو اس کے آگے کچھ نہیں تو بہ تم سُن لو تو کانوں پہ ہاتھ رکھنے پہ
مجبور ہو جاو اسے لئے سب نے اس کا نام سنیک رکھ دیا۔ اصلی میں ڈینیل لارا کے نام سے
جانا جاتا ہے۔"

"متشتمہ پنگے نہ لو۔ ہم یہاں شاپنگ کرنے آئے ہیں بائیکرز کے منہ لگنے نہیں۔"
"یہ شٹ!!" دوسری طرف کزان ہیلیمٹ پہنے اپنی کالی جیکٹ میں ہارلی چلاتا نظر آیا
۔ پیچھے جیکٹ پہ سا کورا لکھا ہوا تھا۔ صبرینہ کی جان میں جان آئی پتا نہیں کزان کی
موجودگی میں وہ خود کو محفوظ سمجھتی تھی۔

"متشتمہ ان کو جانے دو تم دوسری طرف موڑو۔"
"صبو تم ڈرتی رہنا۔ میں ان کو ڈیل کرنا اچھی طرح جانتی ہوں۔"

"پاگل لڑکی۔ مجھے اپنی زندگی پیاری ہے اور ہم دونوں جیل بھی جاسکتے ہیں۔ تمہارا

لائسنس چلا جائے گا اور اس پہ اپنا وقت برباد کرو گی۔"

کہہ ٹھیک رہی تھی۔ کزان کا مقصد ان دونوں کا وقت برباد کرنا تھا پتا چل گیا ہو گا سیف

سے۔ اس نے سپیڈ دھیمی کر دی۔ دوسری طرف تھنڈر بولٹ میں اسے ہاک نظر آیا۔

اس کے بعد تین اور بانٹیکس آگے آئے مگر مسئلہ یہ ہو کہ اس کے آہستہ کرنے کے باوجود

دو بانٹیکس اس کے ساتھ تھی۔ یہ کرنا کیا چارہ ہے تھے راستہ دے تو دیا۔

"کیف واجد!!! تم مجھ سے پنگالے کر غلط کر رہے ہو۔ تم وڈیو بناو بناو بتاتی ہوں سیف

کو یہ حرکتیں ہیں آپ کے عظیم دوست کی۔" اب چھ کی چھ بانٹیکس ان دونوں کے آگے

آکر رک گئی متشمہ سپیڈ بڑھانے لگی۔ ان کے راستہ روکنے کے باوجود اسے پرواہ نہیں تھی

- صبرینہ نے پھرتی سے ہینڈ بریک کو اوپر کر کے گاڑی کو روایا۔ منشمہ نے پیڈل سے اپنا پیر ہٹایا۔

"کیا کیا تم نے صبو!!!! ان کو سبق سکھانے دیتی۔" مگر صبرینہ بنا کہے تیزی سے اُتری۔
- کزان اپنا ہیلیمٹ اُتار چکا تھا۔ ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی اُتارا۔ صبرینہ ہاک کے علاوہ باقی سب کو نہیں جانتی تھی۔ منشمہ بھی اُتری۔

"اووو تشوڈائن۔" سب نے سیٹی بجاتے ہوئے اس کا نام لیا۔ یہ بھی کزان کے کہنے پر سب اسے بلانے لگے۔

"یہ ساتھ اس کے کون ہے؟" بھورے بالوں پہ سنہرے سٹریکس والا بانیگر جس کے گردن تک ٹیو بھرے ہوئے تھے صبرینہ کو دلچسپی دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"او نظریں اُدھر آنکھیں نکال دوں گی میں گریلر۔ بہن ہے وہ میری۔" متشمہ تیزی سے بولی۔

"تمہاری بہن ہے ہماری تو نہیں۔" گریلر کے بجائے سُنسرے بالوں والا پچیس چھبیس سالہ سنیک بولا۔ جس کے گرے آنکھیں اور چہرے پہ لمبی گہری لکیر سے کافی خطرناک لگ رہا تھا۔

.She's a kiddo don't you dare disrespect her

اونچا چوڑا خطرناک ہری آنکھوں اور لمبے بالوں کو بن بنائے ہوئے ہاک نے سختی سے سنیک کو ٹوکا۔ صبرینہ کا فیورٹ بھالو۔

"ہمیں روکا کس خوشی میں گیا ہے ہاک سر؟" پوچھنا وہ کزان سے چاہتی تھی مگر اس سے بات کرنے سے بہتر انسان دیوار پہ اپنا سر مار لے۔

"ہاک سر؟ ہاکی تم کب سے اتنا شریف بن گئے۔ ٹیچر تو نہیں لگ گئے سکول کے۔"

جیٹ بلیک بالوں اور گھنی داڑھی والا جس کی آنکھیں گہری نیلی تھی اور پورے بازو ٹیٹو

سے بھرے بلیک بولا۔ ہاک ان کو گھورنے لگا پھر صبرینہ کو جواب دیا۔

"سوری کڈ واصل میں کچھ بانیکرز اس ارادے سے یہاں آنے لگے تھے تو سا کورا کے

کہنے پر ہم سب یہاں آئے ہیں۔ اس نے تم دونوں کی گاڑی کو پہچان لیا تھا۔ ہم بھی ادھر

تھے۔

We just wanted to make sure you guys are safe

اپنے سوکٹش لہجے میں وہ صبرینہ کو خطرناک کم کیوٹ لگا۔

"اچھا محفوظ؟ ہاک ہم سب سے محفوظ ہیں سوائے تمہاری اس پنڈال سے۔ ساکورانے
کہا اور تم لوگ مان گئے۔ ہو نہ وقت برباد کرنے کے لئے تم لوگوں کو گھسیٹ لایا۔ دیکھنا
صبو میرا نکاح یہ اس گینگ نے دھوانہ بولانا تو میرے نام بھی متشمہ نہیں۔"

"او تو کون بیچارا اس سے اپنی مت مارنے لگا ہے۔" گرلرنے جب سُناتو سیٹی بجاتے

ہوئے بے اختیار کہا۔

"کوئی اندھا ہو گا۔"

"نہیں شکل قدرے بہتر ہے متشو کی ضرور بہرا ہو گا ابھی تک اس کی چک چک اس کے

کانوں میں نہیں گزری ہو گی۔"

"گوناگوناگیاہ اتنا بولتی ہے کہ اسے کوئی ٹوکے تو اسے کچا چبا جاتی ہے۔ ضرور گوناگوناگیا
ہوگا اسے۔"

سب اپنی اپنی رائے دیے جارہے تھے۔ کزان کے ہلکی ہلکی جھلک سب میں تھی۔ بس
ایک کزان خاموش تھا۔ وہ اکثر باہر سب کے سامنے اتنا سنجیدہ روپ کیوں لے آتا تھا۔
اپنی بکو اس اور حرکتیں اس نے گھرتک معدود کی ہیں۔ یہ رائے صبرینہ کی تھی جو اسے
دیکھ رہی تھی۔ بانیک کے ساتھ کھڑا سینے پہ بازو لپیٹے پہلے سب کو دیکھ رہا تھا پھر اسے
صبرینہ اس کے نظریں ٹکرا جانے پر گڑ بڑا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اسے کن
آنکھیوں سے کزان کی مسکراہٹ دکھائی دی۔

"وہ جو کھڑا ہے نا تم لوگوں کا معصوم میسنہ ہا فو بانیک اس کا دوست ہے۔ پوچھ لو اس سے
کہ کتنا عظیم شخص ہے وہ جس کی نظر صرف مجھ پہ ٹکی۔" بغیر چیخے چلائے 'ان لوگوں کا

منہ توڑنے کے بجائے وہ ان سب کو خوبصورت مسکراہٹ سے نوازتے کزان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"سا کورا کا دوست؟ ابے کونسا گدھا اس کے چنگل میں پھنس گیا۔" اب متشمہ کی مسکراہٹ غائب ہو گئی جب گرلر نے تیزی سے کزان کو دیکھتے ہوئے کہا۔ متشمہ اپنی ہیل جھک کر اُتارتے ہوئے جھکی تھی کہ صبرینہ نے اس کا ہاتھ پکڑا کر روکا۔

"یہ تمہارا وقت برباد کر رہے ہیں بیوقوف!" صبرینہ نے تیزی سے اس کے کانوں میں کہا۔

"ہاں ہے بیچارا سٹیفن انڈسٹریز کے اونچی پوسٹ پہ کام کرتا ہے۔ نہ ہی اندھا گونگا اور بہر اسوری تم لوگوں کو مایوسی ہوگی لیکن اس نے بہترین آدمی چُنا ہے۔" کزان کا لہجہ

بیحد گھمبیر تھا۔ صبرینہ آنکھیں پھاڑے اس کے عجیب روپ پہ اب جا کر غور کر رہی تھی۔ کیا اس آدمی کہ دو روپ ہیں۔

"ضرور اس تشونے کالا جادو کروایا ہو گا۔" حسب توقع سنیک صاحب اپنی زہریلی زبان کا تعارف کرواتے ہوئے بولے۔

"ہاں تمھاری بہن سے کروایا تھا۔ گلاسکو کی مشہور میکبیتھ۔" متمشہ نے کڑوے لہجے میں کہا۔

"تمھاری بہن کب سے کالا جادو کرنے لگی۔ اوہو اب سمجھا تبھی اتنی حسینائے اس کے پیچھے کسی میگنٹ کی طرح کھینچی کیوں چلی آتی ہیں حالانکہ شکل اتنی منحوس ہے کہ اصلی سانپ بھی اس کے لقب پہ پر خود کشی کر لے۔" بھورے آنکھوں اور کالے رنگ کے

بالوں والا جوش بولا۔ جس کے ناک ہلکی سی ٹیڑھی تھی باقیوں کے بجائے اس کی صرف ایک ہاتھ پہ ٹیٹو تھا۔

"میرے سے ڈسنا چاہو گے کیونکہ جب میں کاٹا ہوں نا تو موت تو یقیناً ملے گی لیکن ساتھ میں دس دن کے لئے تڑپتے رہو گے۔ میرے زہر کو کوئی آج تک مائی کالاں برداشت نہیں کر سکا۔"

"پہلے تم یہ تہہ کر لو کہ تم سنیک ہو کہ کتے۔ سانپ پہلی بات بار بار اپنی اہمیت یاد نہیں دلاتے اور دوسری بات وہ کاٹتے نہیں نگلتے ہیں دونوں خصوصیات تم میں نے نہیں ہیں۔" بلیک نے بے زاری سے کہا۔ اس سے پہلے سنیک واقعی میں بلیک کو اپنی نام کا ثبوت دیتا۔ کزان نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پہ ہاتھ رکھا اور اس آنکھوں سے کچھ اشارہ کیا

جس پہ سنیک ایک لمحے جبرے بھینچے خود کو قابو میں لانے کی ممکن کوشش کی پھر اچانک سر کو ہولے سے خم دیتے ہوئے وہ پیچھے ہوا۔

"ہو گیا تم سب کا؟ اب اجازت؟ نہیں کہ اب کچھ اور بوئگی بھی رہتی ہے۔" کزان نے صبرینہ کو دیکھا۔ صبرینہ نے اسے نظروں سے اشارہ دیا کہ وہ انھیں جانے دیں۔ کزان نے ایک ابرو اوپر کی پھر دیکھنے کے بعد بولا۔

"تم سب جاو۔ میں ان دونوں کے ساتھ جاؤں گا۔" صبرینہ کا منہ کھلا ہی کھلا ساتھ میں متشمہ کا دل کیا اسی لمحے گاڑی میں گھس کر اس کے ساتھ ساتھ اس کی ہارلی کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ بانیکر گینگ کزان کو دیکھتے رہے۔ کزان مڑ کر اپنی ہارلی کی طرف گیا پھر صبرینہ سمجھ گئی اس نے اس کی بات مان کر یہ سب کیوں کہا ہے۔

"بیس منٹ بیس منٹ اس سب میں ضائع کروا کر وہ ہمارے ساتھ آرہا ہے گریٹ
صبرینہ احمد دیکھ لیا آپ نے۔ بہت کہتی تھی نا وہ بُرا نہیں ہے۔ بس ایسی تنگ کرتا ہے۔
بس ہو گئی میری شادی۔ شادی تک تو بہت دور کی بات ہے۔ ہو گئی میری شادی کی
تیاریاں۔ مجھے جوتی اُٹھانے سے کیوں روکا۔ ایک کومار کر میں کم سے کم پُر سکون ہو جاتی۔
یہ سب تو ویسے ہی ہونا تھا۔ اس نے ہمارا وقت برباد کیا۔ دو چار اپنی دوستوں سے مجھے
باتیں سنائی اور بس کزان سا کورا چلے اپنے مشن پر۔ میں خوا مخواہ نائلہ کو کوس بیٹھی۔
ٹھیک تو کہتی ہے وہ۔ اس کا مقصد تو ہم سے۔۔۔۔"

"منتہرہ پلیز بس کر دو!!! جتنا تم اس کا رونا روتی ہو اتنا کزان بھی تمہیں تنگ نہیں کرتا
ہوگا۔ تم نے غور کیا اس نے ایک بار بھی ہم سے بد تمیزی نہیں کی۔ کتنا چُپ تھا ورنہ وہ
گھر میں چُپ رہتا ہے؟ اور اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس سے تم آگ بگولہ ہو گئی ہو

کزان کی حرکتوں سے زیادہ تم سب نے کزان کو اپنی سوچ میں حاوی کر لیا ہے۔ اس لئے کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کر پاتے۔ آدھے کام وہ تو کرتا ہے۔ آدھے کام تم اس کے ڈر اپنے غصے اور خون کھولا کر خراب کرتے ہو۔ کتنے ہی دن رہ گئے ہیں۔ پلیز تمہارے لئے اس وقت تمہاری شادی اہم ہونی چاہیے کزان اور اس کے کارنامے نہیں۔ وہ اگر آ رہا ہے اس کے ارادے ہماری شاپنگ پہ مداخلت دینا اور تنگ کرنا ہے تو اسے انجوائی کرو اور اسی کی گیمز اس کے ساتھ کھیلو نہ کہ کڑو۔ میں آدھے سال سے یہاں آئی ہوں تب سے سب لوگوں نے اپنے سر پکڑ کر بے پی ہائی کیا ہوا ہے اور وہ اس بات کے مزے لے رہا ہے۔ کزان کا کچھ دینا نہیں چاہتے یہاں تک کہ سب گھر والوں کے مطابق اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے مگر فرینکلی سپیکنگ تم سب لوگوں کے لئے وہ اہم ہے اور اس کی حرکتیں تم سب لوگوں کو بہت زیادہ اثر انداز کرتی ہیں۔ " متشمہ کی پندرہ منٹ سے

ایک ہی رٹ سُن کر صبرینہ بھی تنگ آگئی۔ وہ ابھی تک اس الجھن میں تھی کہ گھر پہ سب کا جینا حرام کر دینے والا کزان سا کورا باہر اتنا 'سنیجدہ' کنڑولڈ ' پُر سکون کیسے ہے؟

حالانکہ کسی نے اتنا غور نہیں کیا تھا لیکن کزان کی دیوانی کا حق تو بنتا تھا کہ اس کے ہلکی سی بدلتی جھلک کو بھی زیر غور لائے۔ کیا کزان سا کورا کی شخصیت واقعی میں ایسی ہے؟ جیسے سب کہتے ہیں یا پھر اس نے ایک خول چڑھایا ہے اور اپنا اصلی چہرہ سب سے چھپایا ہے

۔ کیا واقعی ایسا ہے یا پھر اس کا وہم ہے؟ پڑھائی اور باقی سب کی ٹینشن میں خوا مخواہ وہ اپنی ذہن پہ زور لڑا رہی ہے۔ اس نے اپنا سر جھٹکا اور آگے کی طرف دیکھا جہاں کزان بے فکری سے ہارلی چلاتا جا رہا تھا۔

"وہ صرف بائیکر اور میکینک نہیں ہے صبو۔ اگر تم اس کی اس روپ کی بات کر رہی ہو تو اسے رکھنا پڑتا ہے۔ میں نے کہا تھا وہ کوئی عام بائیکرز کا گینگ نہیں ہے۔ بلزنگ بینڈٹس

کے بارے میں تم کسی سے بھی پوچھو گی تم ایک خوف کی جھلک اس شخص کی آنکھوں میں
دیکھو گی۔ کیف جو ہے وہ ہے مگر جس کیف سے تم ابھی ناواقف ہو وہ کیف اصل میں
بھی شیطان ہے اور اس کا روپ میں نے بھی آج تک نہیں دیکھا لیکن سنا ہے اور میرے
لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اس کا نام کزان ایسی نہیں ہے یہ ایک دن جب پھٹے گا تو سب اس جلتے
لاوے میں جھلس جائے گے اور اس میں معصوم لوگ بھی جھلسے جائے گے۔ جن کا کسی
بھی معاملے میں کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ " صبرینہ جب جب متشمہ کی باتوں کو سُنتی
جارہی تھی اتنی وہ پتھر کی ہوتی جارہی تھی۔ زبان کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر پارہے تھے
کیونکہ دماغ اس کی بات پہ ماف ہو گیا تھا کہ کیا وہ جس کے سپنے دیکھ رہی تھی وہ اصل
میں تھا یا نہیں۔ متشمہ نے پہلی بار بڑی عجیب بات بڑے ہی عجیب طریقے سے کی تھی
ورنہ کزان کے معاملے میں وہ اس کا لہجہ اور انداز بڑا ہلکہ اور مزاحیہ ہوتا تھا۔ جیسے بہنیں

اکثر اپنے بھائیوں کی ذکر پہ ہوا کرتی تھیں۔ صبرینہ اسے دیکھتی رہی کہ ایک دم سپاٹ سا چہرہ بنائے متشمہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اُف تمہارا چہرہ۔ توبہ دیکھو تو سہی ایک دم چونے کی طرح سفید ہو گیا۔ مائی گاڈ صبو تم اتنی معصوم ہو۔ بڑی بڑی باتیں کرنے والی ایک دم میرے اتنے سے مذاق پہ ڈر گئی۔ او گاش سارا خون نچھوڑ لیا بہن۔ ایسا لگتا ہے تمہیں وہ گدھا؟ اور تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے وہ تمہیں نقصان پہنچا دے گا۔ کہاں گئی وہ سمجھدار صبرینہ؟" صبرینہ نا سمجھی سے دیکھتی رہی پھر جب احساس ہوا تو اس نے زوردار مکا اس کے بازو پہ مارا۔

"اوچ یہ کس لئے تھا؟ لڑکی اپنے اس بیوقوف سر پہ مارو۔ اتنی آسانی سے کسی کی باتوں میں نہ آجایا کرو۔ بڑی آئی مجھے لیکچر دینے والی۔ میں جانتی ہوں ان صاحب کے ارادے کیسے ہیں۔ اسے سنبھال لوں گی۔ اب اپنی دوست اور بہن سے شکایت بھی نہ لگاؤں۔ امی

سے بات کرو تو یہی کہتی ہیں چُپ رہو 'نظر انداز کرو تمہارے دن کتنے رہ گئے بعد میں
خود وہ مجھے مس کرے گا۔ بھائی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ تمہارے جانے کے بعد ہو جائے گا
سمجھدار۔"

"مطلب یہ جو پہلے بکواس کی تھی وہ مذاق تھا؟"

"ہو ہائے صبو کے منہ سے بکواس نکلا۔ اوہ وہ سویٹ سی معصوم سی صبرینہ کہاں گئی جو

کسی سے اونچی آواز تو دور سخت لفظوں سے بھی پرہیز کیا کرتی تھی۔"

"تمہاری صحبت کا اثر ہے۔ پلیز متشو ایسا مذاق کبھی مت کرنا۔" اس کی توجان نکل گئی

تھی۔ شرارتی بد تمیز کزان ٹھیک تھا۔ دوسرا کزان کو ہضم نہیں کر سکتی تھی۔

"تم تو ایسے ڈر رہی ہو کہ وہ تمہارا بچپن کا منگیتر ہے اب جانے پڑ تمہیں گہرا صدمہ لگا ہے

۔" صبرینہ تو سپٹا گئی اس بات پر ایک تو اسے اپنے رد عمل پہ بہت زیادہ قابو پانا ہو گا۔

"جی نہیں فضول بات مت کرو!! میں تمہارے لئے پریشان ہو رہی تھی۔"

"ہاں ہاں دیکھ رہا ہے مجھے۔" متشمہ کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔ صبرینہ نے اپنے

لب زور سے دبائے۔

"کہنا کیا چاہتی ہو تم؟"

"وہ سریل کلر نہیں ہے اور نہ ہی وہ معصوم لڑکیوں کو اپنے چارم استعمال کر کے بعد میں

مار ڈالے گا۔" صبرینہ اب ہنس پڑی۔

"تمہیں نا اس طرح کی سریز کم کرنا ہوگی تشو۔ سیف بھائی کو سائیکو پاتھ بیوی نہیں

چاہیے۔"

"سیف کو نہیں پتا انھیں کیا مل رہا ہے۔ بس دعا کرو میرا مائیکہ سکون سے یہ کام انجام

دے۔ اب کیا لگتا ہے؟ کیا کریں گے صاحب۔" صبرینہ مسکرائی۔

"بس تم شاپنگ پہ اپنا فوکس رکھو اور بیگ سنبھال کے یہ نہ ہو پیمینٹ کرنے کا وقت وہ

آپ کا والٹ لے بھاگیں۔"

"بالکل صحیح کہہ رہی ہو۔ اس بات پہ زیادہ دھیان دینا ہے اور ہاں تم اس پہ کڑی نظر رکھنا

۔ تمہارے لئے میں چیزیں دیکھتی رہوں گی۔"

"میں کیا تمہاری اب باڈی گارڈ ہوں۔ اتنے سال سے تم اس کے ساتھ ہو اس کی ایک

ایک قدم سے واقف نہیں ہو؟ میں نے بھی چیزیں دیکھنے ہیں۔"

"محترمہ اس کی نظریں مجھ پہ غور کر رہی ہوں۔ تمہیں تو وہ دیکھے گا بھی نہیں اس لئے

کہہ رہی ہوں۔"

"لیکن وہ۔۔۔" پھر وہ چپ ہو گئی اب ایک دم منہ

پھٹ نہیں تھی کہ بولتی کہ کزان اب اسے دیکھتا ہے۔ زرا لمحے کے لئے مگر وہ آنکھیں
عجیب انداز میں اسے کچھ کہہ رہی ہوتی ہیں۔

وہ اس وقت دونوں اوٹلیٹ میں گھسے ہوئے تھے۔ حیرت کی بات ہے کزان ان کے پیچھے
نہیں گیا تھا بلکہ وہ پتا نہیں باہر کیا کر رہا تھا۔

"تم نظر رکھو اس پر۔ میں نے کہانا میں دیکھ لوں میری چوائس بہت اچھی ہے۔" دس
منٹ بعد جوتے چیک کرتے ہوئے جب کزان اندر نہیں آیا تو متشمہ الجھن سے صبرینہ
سے بولی جو بیگ اٹھا کر کندھے پہ لٹکائے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی
بات پر اُف کیے بغیر نہ رہ سکی۔

"میں تمہاری باڈی گارڈ نہیں ہوں متشمہ! کچھ بھی نہیں کرے گا وہ۔ چپ کر کے ہیلز دیکھو۔"

"ڈریس کا پتا نہیں تو ہیلز میں کس خوشی میں لے رہی ہوں۔ پہلے ڈریس دیکھنا چاہیے۔"

"سوئیٹ اس ویسٹرن مال میں تمہیں کوئی دیسی کپڑے نہیں ملے گے۔ جلدی جلدی جوتے دیکھو! بیگ دیکھو یا پھر ایک منٹ خالانے کہا تھا۔ انہوں تھوڑی بہت چیزیں اکھٹی کر لیں ہیں مگر پھر بھی ایک چیز سیف بھائی کی بہنوں کے لئے 'ایک ان کی امی کے لئے اور دوسرا پھر سیف بھائی کے لئے۔"

"یہ تو میں نے سوچا نہیں۔ چلو اس پہلے ان کا کام کر لیتے ہیں۔" متشمہ اٹھ کر ہیل رکھتے ہوئے 'اسے اشارہ کرنے لگی۔ صبرینہ چلتے ہوئے اس کے پیچھے آئی چلتے چلتے وہ ہیگو باس کی طرف بڑھے کہ ایک دم صبرینہ رُک گئی۔ اس نے ایک پودے اور بیچ کی ٹریک کے

اگلے کونے کی طرف دیکھا۔ جہاں کزان ایک مشکوک آدمی کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اگلے
کی آنکھیں بڑی سُرخ تھیں وہ بھی ایسے پتا چلاتھا کیونکہ اس نے سن گلاس کے کونے
زرا ناک تک لا کر نیچے کیا ہوا تھا۔ دیکھنے میں سوٹڈ بوٹڈ تھا مگر حالت پڑی پتلی لگ رہی
تھی۔ کزان کے چہرے پہ عجیب سی کرختگی تھی۔ اس کے ہونٹ بڑے تیزی تیزی سے
ہل رہے تھے۔ وہ آدمی ارد گرد زرا دیکھنے لگا جس پہ صبرینہ نے منہ اس طرف کر کے
ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ متشمہ جو اندر گھس کر شرٹس وغیرہ دیکھتے ہوئے صبرینہ سے
مخاطب ہوئی دیکھا تو صبرینہ میڈم تو باہر کھڑی ہیں۔ وہ اسے بلانے لگی پھر یاد آیا کہ کیا
پتا اب کیف پہ نظر رکھ رہی ہو۔ اب وہ زرا پُر سکون ہو کر سیف کے لئے کچھ خریداری
میں مصروف ہو گئی۔ صبرینہ نے انگھوٹا ہونٹوں پہ رکھتے زرا سا آگے آتے ہوئے ان پہ
نظر رکھی۔ اب اسے یہ ڈر تھا کزان اسے دیکھ نہ لیں۔ وہ شخص تیزی مگر کانپتے ہاتھوں

سے اپنی جیب سے کچھ نکالنے لگا کہ کزان آگے آیا۔ یہ سارا منظر اس کی چوڑی پشت کی بدولت صبرینہ سے چھپ گیا۔ اسے بے اختیار الجھن ہوئی 'مزید آگے آکر دیکھا وہ پیسوں کا گھچہ 'کزان اپنی جیکٹ کے اندرونی جیب میں رکھ رہا تھا۔ اس کی زرا سی جھلک پہ صبرینہ سمجھ گئی تھی کہ پیسے ہیں۔ اس کے بعد کزان نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ملائے اور چھوڑ کر چل پڑا۔ صبرینہ تیزی سے مڑی۔ اس سے پہلے کزان کی اس پر نظر پڑتی وہ جلدی میں ورساچی میں گھس گئی۔ اس گولڈ ٹیچ سے بھرپور شاندار سٹور پہ صبرینہ کا دھیان سے زیادہ کزان کی اس حرکت پہ تھا۔ کیا وہ سچ میں ڈر گز بیچتا ہے۔ مذاق مذاق میں کہی بات کیا واقعی میں سچ ہے اور کیا متشتمہ جو کہہ رہی تھی وہ مذاق نہ ہو تو۔ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بیگ کے سیکشن کی طرف آتے اس نے اٹھا کر دیکھا۔ اسے غور کرتی رہی یہاں تک کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا تھا یہ تک بھی نہ محسوس کر سکی۔

"ایک بات بتاؤ اتنا اچھا لگ رہا ہے تو لے لو۔ ایسے مسکین سی شکل بنا کر حسرت سے تو نہ دیکھو۔" کزان نے ہلکے پھلکے لہجے میں صبرینہ کو اچھلنے پہ مجبور کر دیا۔ اس کے ہاتھ سے بیگ چھوٹ کر نیچے گرتا کزان نے کیچ کر لیا۔ تیزی سے مڑ کر صبرینہ نے اسے دیکھا جو بیگ اٹھا کر سامنے خوبصورت اٹینڈی کو دینے لگا۔

"سوری قیمت کی وجہ سے محترمہ کا بی پی لو ہو گیا۔ دور سے دیکھ سکتی ہے بیچاری۔ اس کی خواہش پوری ہو گئی۔" صبرینہ گھورتے ہوئے تیزی سے بولی۔

"آپ کے اس طرح نازل ہونے پر میں گھبرا گئی تھی۔ اس طرح کے دس بیگز ہیں میرے پاس۔"

"اوہ وہ تو بلیک مارکٹ کہ ہونگے اصلی والی کہ آدھا پیس نہ ہو تمہارے پاس اور میرے سے کیسے ڈر گئی۔ کیا میرے دانت باہر نکلے ہوئے ہیں یا پھر میری آنکھیں سفید نیلی پیلی

ہیں یا پھر ایک منٹ میرے پاؤں اٹھے ہیں؟" اپنے جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
وہ صبرینہ سے بولا۔ گہرا سانس لیتے ہوئے آگے کی طرف بڑھی اور سکارف سکیشن میں
گھسی۔ کزان کو نظر انداز ہی کیا۔

"ایک بات بتاؤ۔" کزان اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

"جی فرمائیں۔"

"تمہاری کوئی لوٹری نکلی ہے؟" صبرینہ نے نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے انہیں کہا۔

"تو کڈنی بیچنے کے ارادے ہیں؟"

"نہیں بھئی۔"

"تو پھر بہت کوئی امیر سہیلی ہے اس نے تمہیں پیسے دیے ہیں کہ جاو عیش کرو۔ اگر ایسا

ہے تو ایسی فضول چیزیں نہ دیکھو۔ میں تمہیں مزیدار چیز دکھاؤں گا کہ تم میری تعریف

کیے بغیر نہیں رہ سکو گی۔" اب صبرینہ سنجیدہ ہو کر اس کی طرف مڑی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"جس مزیدار چیز کی آپ بات کر رہے ہیں تھینک یو ویری مچ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے توقع کی کزان کی مسکراہٹ غائب ہو گی مگر وہ تواور کھل کے مسکرا رہا تھا۔ صبرینہ کو محسوس ہوا اس کی آنکھیں بھی چڑا رہی ہیں۔

"شروع میں سب ایسے ہی بولتے ہیں وہی بات ہے تم نے ابھی ٹرائی نہیں کیا نا۔ ایک دفعہ کرو پھر بس تمہیں آزادی مل جائے گی۔" صبرینہ تمسخر انداز میں ہنسی۔

"ایسی آزادی آپ کو مبارک ہو سا کورا جی۔ معصوموں کو پتا نہیں کہ وہ آزادی کی قیمت ادا کرتے ہوئے کس دلدل میں گھس رہے ہیں۔ آزادی صرف لفظوں تک ہوتی ہیں اصل معنی تو ایک دلدل سے نکل کر دوسرے دلدل میں گھسنا ہوتا ہے۔"

"کیا عجیب پودوں والی مثال دیتی ہوں۔ خیر پودوں میں اتنی دلچسپی ہے تو ایسی چیزیں

پودے سے ہی تو نکلتی ہے۔ اب کیا تم اس نیچر کی چیز سے نفرت کرو گی؟"

"ہر چیز آپ کے لئے نہیں ہوتی کزان۔ کبھی کبھی خوبصورت سے خوبصورت پھول بھی

آپ کے پہنچ سے دور ہوتے ہیں یہ نہیں کہ ان میں کانٹے ہیں اس سے بچنے کے لئے آپ

ان کانٹوں کو بھی ہٹا دو تو بھی وہ آپ کے لئے نہیں بنی۔ اس کی مہک سے بھری خشبو

کسی کے لئے سکون ہے تو کسی کے لئے عذاب۔"

"سیدھا الرجی بولو۔ اتنی گہری باتیں سمندر میں رہنے والے لوگوں کی ہوتی ہیں۔ تم پہلے

زمانے میں بندر کے بجائے مگر مچھ تھی کیا؟" وہ اب سر تاسف سے ہلاتے ہوئے باہر

نکل پڑی۔

"او کہاں بھاگ رہی ہو تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔"

"میں بیکار باتوں کا جواب نہیں دیتی۔"

"کیا وہ تمہیں بیگ اچھا لگا ہے؟" صبرینہ نے اسے دیکھا۔

"کیا آپ اس بیگ کو جلانے لگے ہیں؟" کزان نے اب الجھ کر دیکھا۔

"نہیں تو میں بھلا کیوں جلاؤں گا۔"

"مطلب کہ اب جلائے گے۔"

"تم اونچا سنتی ہو؟ کہانا نہیں جلاؤں گا۔"

"نہیں اتنا بیکار بیگ مجھے نہیں پسند آیا جس کی قیمت آسمانوں کو چھوتی ہو۔"

"مطلب اچھا لگا ہے لیکن انگوڑ کھٹے ہیں کہ مثال ہے۔"

"جو سمجھنا ہے سمجھیں ویسے بائی داوے پھولوں کی کیا پر گرا اس ہے۔"

"پھول میرا بچہ لگا ہوا ہے جو تم اس کی پراگرس پوچھ رہی ہو۔"

"آپ سے ڈیر کا کہا تھا کز ان۔ وہ بھی نہ ہو سکا۔"

"کیا تو ہے پورا۔ تم دونوں کو سکون سے شاپنگ تو کرنے دے رہا ہوں۔ تم دونوں کو

مزید دو گھنٹے کھڑا نہیں کروایا۔ ٹرسٹ می جب وہ پانچوں اور متشمہ شروع ہو جاتے ہیں ناتو

پھر رات ہو جاتی ہے۔ متشمہ اپنی شاپنگ بھی بول جاتی۔" صبرینہ نے اپنے ہونٹ زور

سے دبائے پھر بولی۔

"آپ ڈیر بدل نہیں سکتے۔"

"جس کام کی مجھے الف بے تک نہیں پتا وہ بھلا میں کیوں کروں؟ یہ زیادتی نہیں؟ ایسا کام

بتاتی نا آپ جس سے بندہ جھکتا ہے لیکن اسے آتا ضرور ہے۔" اس نے صبرینہ کی لہجے

کی نقل اُتارتے ہوئے اسے تیزی سے دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

"تم ڈیر بد لوگی تو میں بھی اپنی پسند کا ڈیر چُنوں گا۔"

"لیکن آپ خود سے نہیں چُن سکتے۔ دوسرا ڈیر بھی آپ نے دیا تھا۔"

"تو آپ نے خود اپنی مرضی سے دیا۔ وہ الگ بات ہے تم نے منہ سے نہیں کہا مجھے تمہارا

جواب تمہاری آنکھوں سے مل گیا تھا۔"

"میری آنکھیں وہ نہیں کہہ رہی تھیں۔ آنکھوں کے سوال جواب پر مت جایا کریں۔"

وہ کہے بغیر متشمہ کی طرف بڑھی جو مطمئن مسکراہٹ نوازتی سیف کا کام نیٹا چکی تھی۔

"ہو چکی شاپنگ۔"

"تم کمال ہو۔ جس طرح تم اسے قابو کر سکتی ہو اس طرح کوئی نہیں کر سکتا۔ زندگی میں

پہلے بار بنا ڈرے میں نے کوئی ایک شاپنگ ڈھنگ سے کی۔ میری جان بس اس کو اور

باتوں میں لگائے رکھنا۔"

"میرا کیا دماغ خراب ہے۔ تمہارے چکر میں اپنا سر خالی کر وادوں۔" اس سے پہلے کچھ بولتی کزان نے اس سے شاپر کھینچا۔

"او کیا لیا ہے میرے لئے۔ پرفیوم اور شرٹ بس اور اس طرح کی شرٹ میں پہنتا نہیں ہوں لیکن شکریہ میں کسی دوست کو دے دوں گا۔ ویسے بھی بڑی شکایت کرتے ہیں کہ میں خود بڑی کمال چیزیں استعمال کرتا ہوں تھینکس ٹومائی بہنا اور ان کو کچھ نہیں دیتا۔ ایک کام کرو کچھ اور بھی لے لیتے ہیں اتنے سے وہ خوش نہیں ہوگا۔"

"ہٹو دو مجھے !!! یہ تمہارے اور تمہارے اس لفنگے دوستوں کے لئے نہیں ہے۔ یہ میرے ہونے والے شوہر کے لئے ہے۔ دو کزان مجھے۔" کزان نے بیگ اوپر کیا۔

"تو تم سیف کو لفنگا اور آوارہ سمجھتی ہو۔ ہو میں ریکارڈنگ کرتا ہوں۔ دیکھنا تمہاری منگنی

لمحے میں ٹوٹے گی پھر روتی ہوئی بین کرتے ہوئے کتنی اچھی لگو گی۔ چوڑیاں پہن کر توڑنا

میں وڈیو بناؤں گا۔" متشمہ نے زور سے کزان کے کندھے پہ مکا مارا۔

"کیڑے پڑے تمہیں کیف۔ روگے تم!!! برباد ہو گے تم!! آئے بڑے خاموشی

سے میرا بیگ دو۔"

"کیف کو پڑے گے کیڑے کزان کو نہیں!!! " کزان شرارت سے پیچھے ہوا۔

"کزان سا کورا کوڑ پڑے تمہیں۔ دو مجھے ورنہ پورا مال شور سے اکھٹا کر دوں گی۔"

"توجہ کی بھوکی سیدھا سیدھا کہو اپنی اوپر اُسنا ناکاشوق ہے۔" صبرینہ کو دونوں کو روکنے

کے لئے آنا پڑا۔

"متشتمہ جاہلوں والی حرکت مت کرو!!! اور کزان مجھے منظور ہے۔" کزان کے بن کہے

وہ سمجھ گئی کزان اسے ڈیر دینا چاہتا ہے۔ کزان نے بیگ گرایا جسے متشتمہ نے اسے پکڑ کے

بھینچا جیسے سیف کی چیزیں نہیں سچ مچ سیف ہو۔

"یہ ہوئی نابات زندگی بڑی بور سے تھی۔ اب لگنے لگا ہے کہ کچھ تھرل آیا ہے۔"

"کیا منظور ہے صبو خبردار تم نے اسے پیسے دیے۔ تم صبو کو بلیک میل کرتے ہو؟؟؟"

"ہاں کرتا ہوں۔ اسے اچھا لگتا ہے تمہیں کوئی پرابلم ہے۔ اتنی زبان تم لاتی کہاں سے ہو

۔ زرا بھی تھکتی نہیں ہو۔ کچھ اس سے بھی سیکھ لو۔"

"یہ بھولی ہے۔ میں بھولی نہیں ہوں۔"

"ہاں ہاں وہ تو دیکھ رہا ہے۔ وہ ابھی تک پڑھی نہیں ہے لیکن پھر بھی اس میں منیرز ہیں

کڑور روپے اویں تم نے لگا لیے جبکہ تم ویسی کی ویسی ہو۔"

"صبو میرا دماغ گھوم جائے گا اس کو کہہ دو کہ چُپ ہو جائے۔"

"وہ میری امی لگی ہوئی ہے جو اسے کہہ کر میرا منہ بند کروا رہی ہو۔"

"کزان سا کورا تمہیں اپنی ہارلی کی قسم چُپ ہو جاو۔" اب منہ میں اتنی سکت نہیں تھی

"تشو آؤ تم نے ناشتہ بھی صحیح سے نہیں کیا۔ تھو را جو س پیتے ہیں اس کے بعد آنٹی اور

تمہاری نندوں کا کام نپٹاتے ہیں چلو میرے ساتھ۔" صبرینہ نے منہ کا ہاتھ پکڑا اور

اسے لے کر اپنے ساتھ چل پڑی۔

"تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے بار بار ان کو منہ نہ لگاؤ دیکھو نا گیارہ بج گئے۔ وقت کا پتا چلا۔

جلدی سے ہم لیتے ہیں اور پھر تمہاری اور خالا کی چیزیں لیکر گھر چلتے ہیں۔ چچی ویٹ نہ

کر رہی ہوں۔"

"صبحو اگر تم نے جلدی نکلنے کا کہا تو کزان کا سارا غصہ تم پر اتر جائے گا۔ تم نوکر نہیں ہو ان

کی۔ نہ بھی گئے تو قیامت نہیں آجائے گی۔"

"یار تمہارا رشتہ ہو گیا تو تمہیں نائلہ کا بھی سوچنا چاہیے۔ صبح بھی کزان کی حرکت پر وہ

اپ سیٹ تھی۔ اگر ہم کچھ نہیں کریں گے اس کے لئے تو پلیرز وہ بھی لڑکی ہے اس کے

کچھ ارمان ہیں۔"

"اُف تم خالا بے بی کی ڈٹو کا پی ہو۔ وہ بھی اتنی نرم دل تھی۔ اگلا چاہے جتنا بد تمیز ہو اپنی

میٹھی زبان اور انداز کو استعمال کر لے اگلے بندے کا منہ بند کر دیتی تھی۔ پلیرز میں

دوسری بے بی خالا نہیں دیکھ سکتی۔"

"ممی کی طرح نہیں ہوں میں۔" صبرینہ نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا امی سے بات ہوئی تمھاری یونیورسٹی کو لے کر؟ کیا پلان ہے پھر۔" اس بات پہ تو

صبرینہ کو چپ لگ گئی کیا کہتی۔ وہ دونوں ایک بار پھر کسی بیگنز کے اوٹلیٹ میں آ گئے۔

"بولو بھی تم تو چپ ہی ہو گئی۔"

"یہ ہیل مجھ پہ کیسے رہی گی؟" اس نے اس بارے میں بات نہیں کرنی تھی تو بڑی

خوبصورت سی ہیل اسے دکھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"ساڑھی میں ہیلز پہن تو لو گی؟"

"ساڑھی؟ میں کب ساڑھی پہنوں گی۔"

"پہنو گی۔ امی نے دو پاکستان سے منگوائی تھیں۔ ایک لال رنگ کی اور دوسرا لائیم کلر کی

۔ لال تو خیر امی نے کہا میں رکھوں کیونکہ میری تو شادی ہونے لگی ہے اور دوسرا تمھاری

ہے جو کہ اتنی پیاری ہے تم بہت گریسفل لگو گی۔"

"میں نے کبھی پہنی نہیں ہے یار میرے پاس بہت کپڑے ہیں فینسی۔ میں بیچ نہیں کر پاؤں گی۔"

"چپ کرو شادی میری ہے تو مرضی میری چلے گی۔ تم نا کوئی سلور یا لائٹ پیسل لائیم ہیل پہنا۔ اب بتاوامی کیا کہتی ہیں؟"

"کس بارے میں؟"

"ڈفرتم یونی کی تیاری کب سے شروع کر رہی ہو؟"

"میں یونی نہیں جا رہی متشمہ۔" صبرینہ نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے سمپل سے سینڈل پہن کر دیکھنے لگی۔

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"

"میرا دماغ نہیں خراب۔ تمہیں پتا ہے کہ میں اتنی فیس افورڈ نہیں کر سکتی۔"

"توڈیش لڑکی تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم افورڈ کرو گی؟ یہ کام ممی اور پاپا کا ہے۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے میں پہلے سے بوجھ بنی ہوں خالا اور خالوپر اور تم کہتی ہو کہ مجھے

رکھنے کا وہ بوجھ سہہ ہی نہ پائے۔" اب متشمہ نے جوتے اتارے بغیر اٹھی اور اس کا بازو

پکڑا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا۔

"آج یہ بکو اس کر لی آئیندہ نہیں کرو گی۔ تم میری بہن ہو اور تم ہم پر بوجھ نہیں ہو۔"

صبرینہ کو اس کے انداز پر پیار آیا۔

"میں جانتی ہوں متشمہ مگر بہت زیادہ کچھ کیا تم سب نے نے۔ بس اب میں کوئی اچھی سی

کوئی نوکری ڈھونڈوں اور اس کی ذمہ داری میں تمہیں دیتی ہوں کیونکہ مجھے کچھ پتا نہیں

ہے۔"

"نوکری کر لینا مگر پڑھنا!! تمہارا تو پڑھنا خواب تھا۔"

"خواب تو ڈھیر سارے ہوتے ہیں متشو خواب اور خواہشات صرف جنت میں پورے

ہو سکتے ہیں۔ یہ دُنیا ہے۔"

"یہ دُنیا چاند پر بھی گئی ہے صبرینہ۔"

"کیا ہر کوئی گیا ہے؟ متشمہ مجھ جیسے یتیم اور مسکین لوگ اس دُنیا میں ہزاروں موجود ہیں

۔ کیا انھوں وہ مل سکا ہے جو مجھے ملا ہے؟ نہیں وہ رُل رہے ہیں پڑھائی تو دور رہنے کے

چھت اور کھانے کے لئے ایک لقمہ انھیں نصیب نہیں ہوتا۔ سڑکوں پہ بھیک مانگتے ہیں

۔ ہر دن اپنی پیٹ کی جلن کو مٹانے کے لئے مارے مارے پھیرتے ہیں۔ ان کو سوچتے

ہوئے دیکھ کر میں خوف سے کانپ اُٹھتی ہوں۔ میں کیوں ناشکری بنوں۔ میں اسی میں

خوش ہوں۔ میرے سر پہ چھت ہے نایہ اللہ تعالیٰ نے تم سب لوگوں کے دلوں میں

مہربانی ڈالی ہے اس وجہ سے۔ میں اپنی خواہش کے چکروں میں یہ مہربانی کو بوجھ میں

تبدیل ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ " تیزی سے کہتی وہ متشمہ کی سُنے بغیر باہر چلی گئی۔

"صبو! یار جھلی۔ ادھر ہم شاپنگ کم لڑنے آئے ہیں۔"

وہ بیچ کی طرف بیٹھ گئی۔ بیگ سے فون نکال کر وہ کچھ سکروں لگنے لگی اس کے ساتھ

دوسرا طرف منہ کیے بیٹھا کزان چسپ کھاتے ہوئے پیچھے ہوا۔

"کیا ہوا؟ انرجی ختم ہو گئی اس چڑیل کو قابو میں لاتے ہوئے۔" صبرینہ اسے نظر انداز

کیے فون میں انسٹا گرام کھول کر دیکھنے لگی۔

"تم انسٹاپہ ہو؟ مجھے ابھی تک فولو نہیں کیا۔"

"میں کسی کو فولو نہیں کرتی۔"

"لاود کھاو! میں بھی دیکھوں کسے نہیں کرتی۔" اس نے صبرینہ سے فون لینا چاہا

صبرینہ نے ہاتھ پیچھے کیے۔

"آپ کو کوئی تمیز نہیں ہے۔"

"جہاں تک مجھے پتا ہے کزان سا کورا پوچھنے کی توفیق نہیں کرتا۔ مجھے فولو کرو کافی مشہور

آدمی ہوں گلا سکو میں۔ میرے گینگ کو بھی کرنا اور ساتھ میں میرے گیراج کے پیچ کو

بھی۔"

"میرا ان چیزوں میں انٹرسٹ نہیں ہے۔ تو میں کیوں فولو کروں۔"

"خیر تمہارا اپنا نقصان ہے۔ چپس کھاو گی؟" اس نے پیکٹ آگے کیا۔ صبرینہ نے نفی

میں سر ہلایا۔

"پی ایم ایس کی سٹیج ابھی تک ختم نہیں ہوئی؟" اب صبرینہ پھٹی ہوئی آنکھیں سے اسے دیکھنے لگی۔ کزان نے اس کے حیرت پہ آنکھیں گھمائیں۔

"پلیزیہ کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس نارمل۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔ عورتیں بہت چیزوں سے گزرتی ہیں۔ موڈ سوینگز، ڈپریشن، اریٹیشن بہت نارمل ہے آئی ڈونٹ نو تم لوگ خود پہ صبر کر کے کیوں ایسا کرتی ہوتا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔"

"آپ کو پتا ہے آپ کو میرے سے ایسی باتیں نہیں کرنے چاہیے۔" صبرینہ کو شرم بھی آئی اور کچھ ہنسی بھی کزان بہت عجیب تھا۔ اس طرح کھلم کھلا کوئی بات کرتا ہے۔

"اوگاش میں کوئی پاکستانی مرد نہیں ہوں اور ٹپکل ہر گز نہیں ہوں !!! اس معاملے پہ ہو

ہائے کروں۔ جیسے دوسری میڈیکل کنڈیشن پہ بات کرتے ہوئے کوئی جھجک محسوس

نہیں کرتا تو اس میں بھی نہیں ہونی چاہیے۔ عجیب بے یگنی بات ہے۔ خیر چاکلیٹس کھاو گی

یا پھر اپنی مزے کی چیز دوں۔ پُر سکون ہو جاو گی ہر ڈپیریشن اور غصے کا علاج ہے۔"

صبرینہ نے چپس کا پیکٹ اس سے لیا۔ وہ اب مسکرا رہی تھی۔ کچھ بولی نہیں۔ کزان کی کچھ باتیں اور انداز ہی ایسے تھے کہ انسان کی بولتی ہی بند ہو جاتی تھی۔

"ڈیر کے لئے تیار ہو؟"

"ابھی نہیں پلیز بعد میں۔"

"سوری ابھی کہ ابھی وہ سامنے بچے نے تین مزیدار کنڈیز پکڑی ہوئی ہیں۔ جا کر لیکر آؤ

اور ہاں وہ روتا تو ایک دو لگا کر بھی آ جانا ایک میرے لئے اور اپنے لئے۔"

"آپ اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔ اگر کینڈی لینی ہیں تو اس شاپ سے لیں۔ اتنا پیسہ

کہاں اڑائے گے۔" آخر میں وہ طنز یا انداز میں بولی۔

"ڈیر ہے روکی۔ ڈیر میں ایسی چیزیں ہوتی ہیں ورنہ خاک مزہ آئے گا۔ کسی سے چھینی

ہوئی چیز لیکر اس کو استعمال کرنے کا الگ مزہ ہے۔"

"بہت ہی بُری سوچ ہے آپ کی۔ میں ایسا نہیں کروں گی۔"

"ٹھیک ہے وہ بوڑھی اماں کا اتنا بڑا بیگ ہے اس میں سے والٹ نکال کر لے آؤ۔"

"آپ کو ماہر نفسیات کی ضرورت ہے۔"

"یار چوری نہیں ہے یہ تو ڈیر ہے۔ دیکھو چوائس تم پر ہے چھوٹا نقصان کرنا چاہتی ہو یا بڑا

"۔"

"نہیں میں کوئی نقصان نہیں کروں گی۔ مجھے ڈھنگ کا ڈیر دیں جس میں کسی کا نقصان نہ

ہو۔"

"تو قلا بازیاں مارو پھر۔ کر سکو گی؟ جو کہا ہے وہ کرو!!"

"یہ غلط ہے۔ میں لے آتی ہوں شاپس سے۔" وہ اٹھنے لگی کزان نے پہلی بار اس کا بازو

پکڑا۔ صبرینہ کی سانسیں تھم گئیں۔ کزان کھڑا ہوا۔

"تم اگر یہ ڈیر پورا کرو گی تو جو تم کہو گی وہ میں کروں گا۔" صبرینہ نے اسے اور پھر اس

کے ہاتھ کو دیکھا جس نے ابھی تک اس کے بازو کو پکڑا تھا۔ اس کا چہرہ ایک دم تیزی سے

لال ہو گیا۔

"ام میں۔۔۔ وہ نہیں۔" کزان جاپنیز میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے اسے آگے کرنے لگا۔

"چلو شہناش وہ بڑی والی میری جلدی جلدی۔ نہ مانے تو کھینچ کر بھاگ آنا۔"

"ٹھیک ہے اگر میں ایسا کرتی ہوں تو آپ آج چچی جان کے گھران کی مدد کریں گے اور

انھیں احساس دلائے گے کہ آپ ایک اچھے لڑکے ہیں۔" وہ مسکرا کر کزان کے تاثرات

دیکھے بغیر آگے بڑھی۔

وہ رات کے ٹائیم اپنے کپڑے چینج کر کے نیا کاغذ نکال کر ٹیبل پہ رکھ کر بیٹھی۔ پین ' اس
نے تین گلاب سے بھرے گلاس سے نکالا اور لکھنا شروع ہوئی اپنے آج کے جذبات
کزان کو کہنے۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کبھی تم اتنے اجنبی بن کر مجھ سے فاصلے پہ رہتے ہو تو کبھی اتنے
انجانے میں ہی میرے اتنے قریب آ جاتے ہو کہ خود بھول جاتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو
- کیا یہ بے اختیاری ہے یا اس میں بھی تمہارا اختیار ہے۔ خیر چھوڑو۔ آج متشمہ نے مجھے
ڈرا دیا کہ تم بہت خطرناک ہو اور تم سب کو جلا کر بسم کر دینا چاہتے ہو یہ بات ویسے میں
مان جاؤں مگر تم سچ مچ ایسا کرو گے؟ یہ میں نہیں مانتی لیکن میں اب شک میں پڑ گئی ہوں
کیا تم واقعی ڈر گز بیچتے ہو؟ کیا تم لوگوں کو اپنے نشے سے قیدی بنا ڈالتے ہو۔ کیا کر رہے ہو

کیوں کر رہے ہو اور اگر ایسا کر رہے ہو تو زرا دل میں خوف نہیں ہے یا پھر کسی کے علم میں ہے بات تو تمہیں روکنے کی کوئی جرات نہیں کرتا۔ کر بھی کیسے سکتے ہو۔ تم ہو ہی ڈھیٹ شہ۔ سوری مگر مجھے کہنا پڑے گا۔ میں تمہارے سارے ڈیرز خوش اسلوبی سے پورا کرتی ہوں اور تم باز نہیں آو گے۔ میں نے اس بچے سے نئی کینڈی اس سے بھی بڑی لینے کا وعدہ کر کے اس سے لے کر تمہیں دی اور تمہیں پتالگ ہی نہیں سکا کہ میں نے اسی دکان سے جا کر اس کو بڑی دولے دی اور آپ صاحب نے آج چچی جان کے ساتھ

"یہ رات کے پہر کس بونگے کو خط لکھ رہی ہو۔" صبرینہ کے منہ سے چیخ نکلی۔ کاغذ کو مٹھی میں لے کر اس نے پیچھے ہو کر گرتے پڑتے انداز میں دیکھا جو کسی بھوت کی طرح چھت سے نیچے اپنا منہ کیے اسے دیکھ رہا تھا ہونٹوں پہ جو انٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔

صبرینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ پہلی بار اس طرف کزان اس طرف جھک کر اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"آپ! ایسے گر جائے گے کزان اور کیا کر رہے ہیں۔" وہ آہستگی سے دانت پیستے ہوئے اسے بولی۔

"تمہیں دیکھ رہا ہوں اور نہیں گرتا۔ کیا کر رہی تھی؟" صبرینہ نے غصے سے گھورتے ہوئے مڑ کر دروازہ کھول کر باہر کی طرف دیکھا کہ کوئی جاگا تو نہیں ہے اس کی چیخ سے۔

"کوئی نہیں سب گدھے اور گھوڑے بیچ کر سوئے ہیں۔"

"آپ آہستہ نہیں بول سکتے!!!!!" جلدی سے دروازہ بند کر کے اس کی طرف آئی۔

"میں آہستہ ہی بول رہا ہوں محترمہ اور ویسے بھی جتنا چیخ چلا لوں۔ ایک بار جب یہ لوگ سو جاتے ہیں ناتوقیامت بھی آجائے یہ اپنی نیند پوری کر کے ہی جاگیں گے۔" صبرینہ نے آنکھیں زور سے بند کیں۔

"کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔"

"جی نہیں!!! " وہ تیزی سے بولی۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ کوئی ایسے اپنے دوست کو ٹریٹ کرتا ہے روکی۔"

دوست؟ صبرینہ کی بیٹ مس ہوئی۔

"آپ میرے دوست نہیں ہیں۔ پلیز جائیں آپ گر جائے گے۔"

"جب کہہ رہا ہوں کہ نہیں گروں گا تو یقین نہیں آتا۔ میں کیا شکل سے تمہیں پاگل لگتا

ہوں۔"

"اس وقت تو مجھے آپ سائیکو لگ رہے ہیں۔" وہ بڑبڑا کر اپنا کاغذ 'الماری کھول کر

رکھنے لگی۔ کزان سنبھل خود کو سیدھا کرتا اس کی کھڑکی کے کونے پہ آکر بیٹھ گیا۔

"یہ کیا ہے؟" صبرینہ نے مڑ کر دیکھا۔ اب تو وہ بالکل اس کے عین سامنے آ گیا تھا۔ گھبرا

کر پیچھے ہوئی۔

"کزان جائے یہاں سے۔" وہ تیزی سے بولی۔

"پہلے مجھے بتاؤ۔ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟" یہ ڈھیٹ آدمی۔

"آپ کے لئے نہیں ہے۔"

"وہ تو مجھے معلوم ہے۔ ویسے کوئی بوئی فرینڈ ہے تمہارا؟" اب صبرینہ کا دل کیا اسے

دھکا دے کر گرا دے۔ ایک تو عجیب آدمی رات کے اس پہر اس کے کمرے میں آگھسا

تھا اوپر سے اس کی بے باک باتیں۔

"کوئی بوئی فرینڈ نہیں ہے۔" وہ سُرخ چہرہ لیے 'مٹھیاں بھینچے اسے دیکھنے لگی جو مسکرا کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"ارے یہ تو ہو نہیں سکتا۔ دیکھو میں بہت لبرل آدمی ہوں اوپر سے تمہارا دوست بھی ہوں اتیسرا اگر تمہیں کوئی مدد اس حوالے سے چاہیے ہو تو میں اس معاملے میں ماہر ہوں ایم مین ایک سو سے زاہد گرل فرینڈ رہ چکی ہیں۔"

وہ اس لبرل آدمی کی کارنامے پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

"ایسے مت دیکھو روکی۔ میں واقعی تمہیں جج نہیں کروں گا۔"

"مجھے حیرت آپ کے اس بہودہ لبرلزم پہ نہیں بلکہ آپ کی بوئگی پہ ہے۔ میں کیا آپ

کو شکل سے گدھی نظر آتی ہوں۔" کزان نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور اس کی ہیزل

براؤن آنکھوں کو دیکھا جن میں معصومیت کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔

"خیر گدھی تو نہیں۔ گدھے تو بڑے کام کے ہوتے ہیں اور تم! تم تو کسی کام کی نہیں
- " صبرینہ نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"کیا کرنے آئے ہیں آپ؟"

"تم سے باتیں۔"

"رات کے اس وقت؟"

"یہ کہاں لکھا ہے کہ اس وقت بات کرنا ممنوع ہے۔"

"شریف لوگوں کے لئے یہ وقت سونے کا ہے۔ باتیں کرنے کا نہیں۔"

"میں تو شریف ہر گز نہیں ہوں۔" کزان نے اپنی چین انگلی سے گھماتے ہوئے اس

شرارت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"اور تم بھی نہیں۔ تو بس جا کر کچھ اچھا سا کھانے پینے کے لئے لاؤ۔ تم سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔"

"جو کہنا ہے جلدی کہیے اور میں آپ کے لئے بالکل کھانے کو نہیں لاؤں گی۔ میں تھکی ہوئی ہوں پلیز صبح کام ہے مجھے۔ آپ کی طرح فارغ نہیں ہوں۔"

"لو۔۔" وہ ہنسا۔

"محترمہ گھر میں پڑی رہتی ہیں۔ ناپڑھنے کا لج جاتی ہو' نہ نوکری کرتی ہو۔ بس کسی بھوت کی طرح گھر میں منڈلاتی رہتی ہو۔ کام تو میں کرتا ہوں۔ سارا دن مزدوروں کی طرح تم ہمارے گھر میں مفت کی روٹیاں توڑتی ہو اور کہتی ہو بہت کام ہیں۔" اب صبرینہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔ یونیورسٹی نہ جانے کا غم ایک دم پھر سے تازہ ہو گیا۔ آنکھوں میں مرچے لگنے لگی مگر وہ کزان کے سامنے پھٹنا نہیں چاہتی۔ کسی کے سامنے وہ

اپنی فلینگز شیر نہیں کرتی تھی۔ عادت نہیں تھی۔ کوئی سُنے 'سمجھنے' سمجھانے والا ہی موجود نہیں تھا۔ بس تصور میں کزان سے مخاطب ہوتی اپنی ساری بات دل میں کہہ کر خود کو ہلکا کر لیتی مگر درحقیقت وہ اصلی کزان سے یہ بات نہیں کہہ سکتی تھی۔

"جی ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔ واقعی میں اس گھر میں بوجھ ہوں۔ شکریہ آپ نے یاد دلایا۔ اگر آپ چاہ رہے ہیں کہ میں یہ کمرہ چھوڑ دوں اور کام کرنے لگ جاؤں تو اس کی فکر مت کریں۔ کل نوکری ڈھونڈنے جاؤں گی اور رات کو آتے ہی ادا جان سے کہہ کر آپ سے کمرہ تبدیل کر لوں گی۔ اور کچھ کہنا ہے آپ نے؟" وہ سپاٹ لہجے میں بولتی کزان کو کوئی روباوٹ لگی۔ کزان نے مصنوعی سے اس کو معصومیت سے دیکھ اہلکی سی ٹھوڑی کو کانپنے دیا۔ ناک کے کونے کود بائے۔

"اُف اتنا پیار میرے اپنوں نے مجھ سے نہیں کیا روکی۔ اُف تم نے مجھے جذباتی کر دیا۔ وہ گانا ذہن میں آ رہا ہے ہاں جی چاہتا ہے گلے سے لگا لوں۔ اُف پگلی اتنا سوچتی ہو۔" صبرینہ نے اس انسان کی اوور ایکٹنگ کو دیکھا۔

"یا اللہ میں نے کونسی نیکی کی تھی جو تو نے ایسا دوست دیا مجھے۔" وہ ابھی باز نہیں آ رہا تھا۔ کزان نے مزید دکھ کم کرنے کے لئے سامنے صبرینہ کا قیمتی رومال اٹھا کر اپنی ناک صاف کرنے لگا۔ صبرینہ تیزی سے اس سے رومال چھینا۔

"ہو گیا آپ کا؟ اب جائیں۔ اس سے پہلے میں آپ کو دھکا دے کر نیچے گرا دوں گی۔"

"کوشش کر لو۔ ممکن ہی نہیں کہ تم مجھے ایک انچ ہلا سکو۔"

"کزان پلیز تنگ مت کریں۔ اس سے پہلے کوئی اٹھ جائے گا بہت ہی بُرا ایمپریشن پڑے

گا۔"

"کیوں بھی ہم کونسا جوا کھیل رہے ہیں۔ ویسے کیا خیال جوا کھیلیں؟ تمہیں تین پتے کھیلنا

آتا ہے؟ لندن کی کسینو گئی ہو؟" وہ اس کے جوا کے حوالہ دینے پر ہنس پڑی۔

"سب صحیح کہتے ہیں آپ سر درد ہیں بلکہ آپ مائیگرین ہیں۔ پلیز کزان اپنی ہوتی سوتی

کے پاس جائے اس کے ساتھ یہ گپ شپ لگائے۔"

"سارے منحوس دو نمبر کام کرنے نکلے ہیں۔ مجھے بتانا گوارا نہیں کیا۔ میں نے کہا ٹھیک

ہے۔ میں آج اپنی بیسٹ فرینڈ روکی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں گا۔"

"اور نہ ہی میں روکی ہوں' نہ ہی آپ کی بیسٹ فرینڈ جو آپ کے ساتھ وقت بیتاؤں۔"

خاموش سے چلے جائیں نہیں تو اچھا نہیں ہوگا آپ کے لئے۔"

"میں تمہیں ڈیر دیتا ہوں روکی کہ تم میرے ساتھ پوری رات جاگو گی اور میں جو بکواس کروں گا اسے مسکرا کر ماتھے پہ بنا شکن لائے ہر دس سکینڈ بعد 'یے' پر جوشی سے کہو گی۔"

- صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"آئی کانٹ ٹیک دس اپنی مور۔ آپ ایک کام کریں رکھیں یہ کمرہ میں نیچے جارہی ہوں۔"

"وہ جانے لگی کہ کزان نے تیزی سے چھالانگ لاگتے ہوئے اس کی کلائی پکڑ کر اسے روکا۔ اب یہ دوسری بار کزان نے یہ حرکت کی۔ وہ مڑی اور اس نے دیکھا کزان اس کے بچہ قریب تھا۔"

"یہ چیٹنگ ہے محترمہ۔ تمہارا ڈیر پورا کر چکا ہوں۔ اب تمہاری باری ہے۔ تم گیم سے پیچھے ہٹ نہیں سکتی۔" صبرینہ کو اس کے قریب آنے پر ایک دم چپ سی لگ گئی تھی۔

"روکی!!"

"کک کزان۔" صبرینہ کے تاثرات دیکھ کر کزان ایک دم چونکے۔

"روکی؟" مگر صبرینہ ایک دم آگے بڑھ کر اس کے سینے سے لگ گئی۔ کزان ایک دم

شاکڈ ہو گیا۔ یہ اسے کیا ہوا ہے۔ مذاق مذاق میں یہ بات کہاں تک آگئی۔ صبرینہ ایک

دم کانپنے لگی اور اس کی جیکٹ سختی سے تھامی اور کزان ہل نہیں سکا۔

کزان ایک دم نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے اس کے گرد بازو پھیلانے لگا کہ ایک دم صبرینہ

دبی آواز میں چیخی۔

"کزان پیچھے پیچھے چمکا دڑ ہے۔" ایک دم کزان ہوش میں آیا۔ زرا سا گھوم کر دیکھنے لگا کہ

صبرینہ نے اس کی جیکٹ کھینچی۔

"پلیز مت دیکھیں وہ ہم پر حملہ کرے گا۔" کزان ایک دم اپنا گلا کنکھارتے ہوئے بولا۔

"بڑی ڈر پوک نکلی تم روکی۔ ایک چمگادڑ سے ڈر گئی۔" کزان نے بولتے ہوئے زرا سا

نظریں آئینے کی طرف کی دیکھا تو چمگادڑ بالکل عین کھڑکی کے سامنے الٹا کھڑا ہوا تھا جیسے

پہلے کزان تھوڑی دیر پہلے کھڑا تھا۔ حیرت کی بات بہت کم ہی چرند پرندان کے گھر پہ

آکر ٹھہرتے تھے۔ یہ چمگادڑ کہاں سے آٹکا۔

"میں ہر چیز سے ڈرتی ہوں پلیز کزان مجھے باہر لے جائے پھر آپ اسے باہر پھینک کر

کھڑکی بند کر دیجیے گا۔ پلیز!!!" اس نے بڑی بے بسی سے زور دیتے ہوئے آخری لفظ

بولا۔

"ارے یہ تو بڑی پراہلم ہے بھئی۔ اس کا حل نکالنا پڑے گا۔" کزان پیچھے ہونے لگا۔

صبرینہ نے مزید زور سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

"کزن کزان پلیز پلیز میں روں دوں گی۔ باہر چھوڑ دیں مجھے پتا ہے میں الگ ہونگی تو اس نے

حملہ کرنا ہے۔" کزان عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ خود کو سنبھالتے ہوئے وہ بولا۔

"میں اس چمگادڑ سے زیادہ خطرناک ہوں اور تم مجھ سے چپک رہی ہو۔ ارے یار ڈرنے

کی ضرورت نہیں ہے۔ او تم سے دوستی کروانا ہوں۔" کزان مڑ کر اسے اس طرف

کرنے لگا۔ صبرینہ۔ ہلکی سی چیخ مارتے ہوئے۔ اس کے بوٹ پہ زور سے پاؤں مارنے لگی۔

"کزان خدا کا واسطہ ہے آپ کو پلیز۔ مجھے ہارٹ اٹیک آجائے گا۔"

"صبرینہ میڈم جہاں تک مجھے پتا ہے اس عمر میں خاص کر لڑکیوں کو ہارٹ اٹیک کے

چانس بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ کچھ نہیں کہے گا۔ آؤ دوستی کروانا ہوں۔

آج کے بعد تم کسی جانور سے نہیں ڈرو گی۔" مگر صبرینہ اس کا مار کر پھر اس کے سینے

میں منہ دے دیتی۔ کیا کرتی خوف کا ایسا عالم تھا نہ چیخ سکتی تھی۔ نہ بھاگ سکتی تھی۔ بے

بسی سے ایسے کام کرنے پڑ رہے تھے جنہوں وہ کبھی مر کرنے کرتی۔ کزان کو ہاتھ لگانا تو دور وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتی اور اب کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے۔

"رو کی اس طرح کرتی رہی نہ تو ہم دونوں پیٹھ کے بل گرے گے اور اس طرح یہ پیار اسانہا پرندہ تمہیں نگل لے گا۔" اب تو صبرینہ فریز ہو گئی۔ کزان کو ایک دم صبرینہ کی گھٹی ہوئی سسکی جنہیں اس نے بامشکل روکے جا رہی تھی کزان سُن چکا تھا۔ کزان جان گیا تھا۔ وہ واقعی ڈر رہی تھی۔ ایک تو اس عجیب پوزیشن میں وہ پہلی بار تھی۔ دوسرا وہ ڈر رہی تھی کہ اس کی چیخ سے کوئی جاگ نہ جائے۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔ "ڈیردوں تمہیں؟" توبہ دل میں کچھ اور سوچتا یہ آدمی اور زبان پہ کچھ اور آتا ہے ان کے۔ صبرینہ سر جھکائے اس کی جیکٹ زور سے تھامے خود کو قابو کر رہی تھی۔

"رو کی؟ اوئے کھڑے ہوتے ہوئے بے ہوش تو نہیں ہو گئی؟" وہ چُپ تھی۔ جانتا تھا وہ
فیلنگز شیر کرنے والی لڑکی نہیں تھی۔ رو بھی اپنی اندر رہی تھی۔ کزان نے بنا سوچے
سمجھے اس کے گرد بازو پھیلائے۔

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں یہ چمگا دڑ کچھ نہیں کہے گا۔" اور پتا نہیں کیا ہوا تھا کہ
ایک دم صبرینہ بکھر گئی۔ کزان کی اس بات پہ اسے امی یاد آ گئی۔ جب کبھی وہ ڈرجاتی تھی
'یا اسے کوئی کچھ کہتا تھا تو ہمیشہ امی اسے اپنے ساتھ لگا کر بولتی۔' جب تک میں زندہ ہوں
صی تب تک کوئی تمہیں آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔' اور امی کے جانے کے بعد پہلی
بار کسی نے ان کی الفاظ بولے اور اسے سنبھالا۔

آج نکاح کی تقریب تھی۔ منشمہ اپنے کمرے میں موجود تھی اور میک اپ آرٹسٹ جسے
بلا یا تھا وہ منشمہ کو تیار کر رہی تھی۔ یہ چھوٹی سی تقریب سب نے پلان کی کے پچھلے لان
میں رکھ لیتے ہیں مگر ادا جان کو مناسب نہیں لگا کیونکہ جتنی بھی چھوٹی سی تقریب تھی۔
مہمان کہ آتے آتے ٹھیک ٹھاک لوگ ہو جائے گے۔ اس لئے گھر کے قریب ہی پارک
جو استعمال نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ وہاں اربنچمنٹ کروائی۔ سب اپنی اپنی تیاریوں
میں مصروف تھے۔ منشمہ نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ صبرینہ اس کے ساتھ ہوگی اور
کوئی اسے کام پہ نہیں لگائے گا۔ جس پہ صبرینہ نے اسے ٹھیک ٹھاک سُنائی کہ خالا اکیلے
کیسے سنبھالیں گی تو منشمہ نے کہا کہ چچی اور نانکھ ہیں باقی سارے کام مرد حضرات کے ہیں
۔ وہ دیکھ لیں گے۔ کام واقعی اتنا کچھ نہیں تھا جو دو لہے اور ان کی فیملی کو خالی تحفے دینے
تھے۔ وہ بھی صبرینہ نے کل اکیلا سارے پیک کر کے رکھے۔ بس یہی چند ایک کام کر پائی

صبح بھی وہ جلدی جلدی اٹھ کر ادا جان اور ان سب کا ناشتہ بنانے لگی تو خالا اور متشمہ سے الگ اس کی ستھری ہوئی مگر صبرینہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ ایسے ہاتھ دھرے رکھ کر بیٹھے۔ بات یہ نہیں تھی کہ اسے گھر کے کام کرنے کا شوق تھا۔ اپنے گھر میں وہ بامشکل کام کرتی تھی۔ سارا گھرامی نے سنبھالا ہوا تھا۔ مجال ہے اٹھ کر صبرینہ میڈم پانی پیتی ہو۔ اور اب اب وہ یہاں ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ گیارہ بارہ بجے اٹھنے والی صبرینہ اب نماز کے وقت اٹھ جایا کرتی تھی۔ امی کے لئے ہمیشہ نفل پڑھتی تھی۔ اس نے خود کو مصروف کرنا چاہا۔ یا تو پھولوں میں لگی رہتی یا گھر کے کام کاج میں یا پھر چھپ کر خاموشی سے کزان سا کورا سے مخاطب ہوتی۔ بس یہی زندگی کا دائرہ بن گیا تھا۔ صبرینہ احمد بالکل خود میں محدود ہو گئی۔ ماں باپ بھی کیا نعمت ہوتی ہے اور اس نعمت کا احساس ان سے دور ہو جانے کے بعد پتا لگتا ہے۔ وہ صبح دیکھ رہی تھی کیسے خالانم آنکھوں سے متشمہ کو پیار کر رہی تھی

اسے گلے لگا رہی تھی۔ کیسے اس کے لئے فریش جو س بنا کر لائی تھی اور اپنے ہاتھوں سے اس کی سر کی مالش بھی کی تاکہ پُر سکون ہو کر میڈم نہادھو کر تیار شیار ہو جائے اور اپنے نکاح پہ بالکل ریلیکس ہو۔ خالا کا متشمہ کے مشورے سُن کر نجانے کیوں دل ڈوب سا جاتا تھا۔

"کتنی بار کہا ہے ان پھولوں کے ساتھ مت لگ رہا کرو۔ حشر کر دینا اپنے ہاتھوں کا۔" می اس کو جو س کا گلاس دے کر اس کے بینڈج لگے ہوئے ہاتھ کو پھر پکڑ کر دیکھتی۔ تفکر کی گہری لکیر ان کے ماتھے پہ آ جاتی۔ صبرینہ بے فکری سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتی۔

"مما کچھ بھی نہیں ہوا۔ خوا مخواہ آپ پینک کر رہی ہیں۔ ایسے چھوٹے موٹے چوٹ لگتی رہتی ہیں۔"

"زرا تم خیال ہے صبو۔ میں کتنی پریشان ہو جاتی ہوں۔"

"مما آپ کو تو بس بہانا چاہیے ہوتا ہے پریشان ہونے کا۔ بتایا نامیں بالکل پر فیکٹ ہوں۔

اچھا اب تنگ نہ کریں نامیں اپنا شود کچھ رہی ہوں۔"

"ہاں اڑالو تم مذاق میرے خلوص کا میں نہ ہوئی نا پھر روتی رہنا۔ کوئی میرے علاوہ تمھارا

خیال نہیں رکھے گا۔" اس نے ماں کے بالیاں پہنتے ہوئے سامنے اپنی ماں کی تصویر

دیکھی۔ خود کو دیکھا لیمن کلر کے ساڑھی 'امی کے بندھے اور بالوں کو بلوڈ رائے کیے وہ

کافی مختلف روپ میں دکھائی دے رہی تھی۔ ہیزل براون آنکھوں کے اندر کا جل لگایا

ہوا تھا اور چہرے پہ پیچی بلش آن۔ لپ سٹک کی جگہ اس نے لپ لائینر سے ہونٹوں میں

رنگ بھرے۔ نیوڈ پنک کلر تھا۔ ممی کی زرقون کی رنگ پہن کر وہ پیچھے ہو کر اپنا اچھی

طرح سے جائزہ لینے لگی۔ وہ واقعی کوئی اور ہی لگ رہی تھی۔ کسی نے اس کو ابھی دیکھا

نہیں تھا۔ اس نے اس کھڑکی کی طرف دیکھا۔ ہارلی کی آواز تیار ہونے کی دوران سے لے کر اب تک نہیں آئی تھی۔ نجانے کدھر چلا گیا تھا یہ آدمی۔ وہ چلتے ہوئے اس طرف آئی۔ کھڑکی سے جھک کر دیکھا تو چچا اور خالو نظر آئے۔ وہ سفید شلوار قمیض اور بلیک واسکٹ میں ملبوس دونوں ہی اچھے لگ رہے تھے۔ خالو نے کانوں سے فون لگایا ہوا تھا اور چچا کسی کو اشارے کر رہے تھے۔ کزان کہی بھی دکھائی نہیں دیا۔ صبرینہ مایوسی سے پیچھے ہوئی۔ اس رات کا واقعہ اس کے ذہن میں گزرا۔ کزان اسے باہر لے آیا اور دروازہ بڑے احتیاط سے بند کیا۔ صبرینہ رونے میں مصروف تھی اسی پل کزان کے دھیان ہٹنے پر اسے باہر لے آیا۔

"خاموش تم میرے کمرے میں جاؤ۔" صبرینہ کو ایک دم ہوش آیا۔ اس نے دیکھا وہ باہر آگئے تھے۔ کزان کو دیکھا تو اس کے چہرے پہ عجیب سی سنجیدگی سی دیکھ کر وہ پیچھے

ہوئی۔ سر ہلا کر بنا کچھ کہے وہ تیزی سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گھسی۔

تھوڑی دیر میں ہلکی سی ناک ہوئی وہ مڑ کر تیزی سے دروازہ کھول کر دیکھنے لگی۔

"بھگا دیا ہے۔ رات کو کھڑکی مت کھولنا۔ صبح اپنے خالو کو بتا دینا پھر میں بلیک سے کہہ کر

کچھ کرتا ہوں۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔ وہ جانے لگی کہ ایک دم رُک گئی مڑ کر اسے دیکھا

-

"کزان؟" کزان اپنے کمرے میں جانے لگا اسے دیکھنے لگا۔

"آپ نے کھانا کھایا؟" کزان ایک دم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔ سُرخ ناک 'سوجی

آنکھیں' گلابی گال۔ وہ ایک دم تیزی سے نظریں ہٹا چکا تھا پھر عجیب سے سختی سے بولا

جسے اسے خود بھی توقع نہیں تھی۔

"احسان کے بدلے احسان نہ اُتارو۔ ان جیسی نہیں ہو تم۔ سو جاو۔" وہ تیزی سے کہتا ہوا

اندر کمرے میں گھس گیا۔ صبرینہ ایک دم حیران ہوئی۔ انھیں اچانک کیا ہوا؟ اس کے

بعد وہ بڑے آرام سے اس کو سوچتے ہوئے سو گئی لیکن ایک دم خواب میں اس کے ذہن

میں تھوڑی دیر پہلے کا واقعہ آیا پھر یاد آیا وہ کیا کر بیٹھی تھی۔ تیزی سے اُٹھ کر اس نے اس

طرف دیکھا جہاں وہ کزان کے جیکٹ کو کھینچتے ہوئے اس سے چپک رہی تھی۔ منہ

کھولے اسے اپنی بیوقوفی پہ تاو آیا۔ اوپر سے وہ اس کے سینے میں منہ دیے روئی۔ یا اللہ یہ

کیا کر دیا اس نے۔ غصے سے اس کا دل کیا اپنا سر پھاڑ دے۔

"اُف اُف یہ کیا کر دیا میں نے۔ وہ کیا سوچتا ہو گا میں کیسی لڑکی ہوں۔ اگر انھوں نے

مذاق میں یہی بات ان سب کے سامنے کہہ دی۔ یا میرے اللہ میں بے گھر ہو جاؤں گی۔

یا اللہ میری ایسی کوئی نیت نہیں تھی۔ " سر پہ ہاتھ رکھے وہ اور کیا کر سکتی تھی۔ صبح منشمہ کے دروازہ زور سے دستک دینے پہ ایک دم کھلی۔

"صبو کیا پی کر سوئی ہوئی ہو۔ صبح کے گیارہ بج رہے ہیں۔ کیا ہوا؟ طبعیت تو ٹھیک ہے؟"

صبرینہ ایک دم دروازے کو پکڑے منشمہ کو دیکھنے لگی پھر سامنے گھڑی کو۔ سر میں اٹھتے درد کے باوجود وہ تیزی سے اٹھی۔

"گیارہ بج گئے۔ تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔"

"میں خود دس بجے اٹھی ہوں۔ امی بابا وینیو دیکھنے گئے ہیں۔ ادا جان نے گھر میں تقریب رکھنے سے منع کر دیا ہے۔ ادا جان اپنے دوستوں کے ساتھ کیفے میں چیس کھیل رہے ہونگے تو کوئی تھا نہیں جن کی تم خدمت کرتی۔ ویسے اتنی دیر سے اٹھنے کی وجہ۔ تھک گئی ہو۔ ایک تو یہ چچی الماس کا دل کرتا ہے گلا دبوچ لوں ویسے اچھا کیا کزان نے۔ ایک تو

تمہیں اتنی باتیں سنارہی تھی میں تو کہہ رہی تھی ایک دواور برتن ان کے سر پہ مار آتا۔

اچھا چھوڑو ناشتہ لے آؤں؟"

"نہیں میں آرہی ہوں بستر کو ٹھیک کر لوں پھر چینیج کر کے آتی ہوں۔"

"دفع کرو کام ہو جائے گے۔ صبو گاڈڈیم اٹ تم بچی ہوا بھی۔ چائٹڈ لیبر کے چکروں میں

تم ہمیں جیل بھیجواو گی۔" صبرینہ ایک دم ہنس پڑی۔

"آٹھ سال کی بچی نہیں ہوں۔ چلو میری مدد کرو۔"

"سوری تمہارا ناشتہ تیار کر رہی ہوں۔ دو منٹ میں پہنچو تم۔" صبرینہ بستر ٹھیک کر کے

اپنے کھلے بالوں کو باندھتے ہوئے آگے بڑھ کر کھڑکی کھولنے لگی کہ ایک دم چیخ کر پیچھے

ہوئی۔ اس کی چیخ اتنی اونچی اور ہولناک تھی کہ متشمہ جو نیچے تھی تیزی سے اوپر آئی۔ دیکھا

تو کزان صاحب نے اس کے کھڑکی کے اوپر چھوٹا سا نقلی چمگاڈر لٹکا دیا تھا اور جیسے صبرینہ نے کھڑکی کھولی وہ پتلی ربن سے نیچے لٹکنے لگا۔

"اس کیف واجد نے تمہیں بنالیا نا نشانہ۔ یہ ایسی چیزیں لاتا کہاں سے ہے؟ اور تم ایسے چیخ پڑی جیسے کہ کوئی اصلی سانپ بچھو تمہارے کمرے میں چھوڑ دیا ہو۔ ہمارے پی شیر چھوڑ دیا ہم اتنا نہ چہنچے۔ حد ہو گئی صبرینہ اس وقت ہوتی تو تم اللہ کو پیاری ہو چکی ہوتی۔ چلو آؤ تبہ ہے کبھی کبھار بھول میں جاتی ہوں تم چھوٹی ہوا بھی۔ چلو آؤ۔ اس کے تو میں کان کھینچتی ہوں۔" خیر کزان اس دن سے لے کر اب تک گھر نہیں آیا۔ صبرینہ کو حیرت کے ساتھ پریشانی ہوئی کہ کزان اس کی بات پہ بُرا تو نہیں مان گیا۔ یا کزان اس کی حرکت پہ ان کمفر ٹیبل نہ ہو گیا ہو۔ اس طرح اس کے انتظار میں آج کا دن آگیا کزان نہیں آیا۔ دراز کھول کر اس نے اس نقلی چمگاڈر کو اٹھایا۔ پھینکنے کے بجائے اپنے پاس سنبھال لیا تھا۔

پتا نہیں جیسے پہلی بار کزان نے اسے کچھ دیا تھا اور وہ اسے رد نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بس وہ آج کے دن آجائے تو وہ اس سے دو ٹوک بات کرے گی کہ اس رات اس نے جو کچھ بھی کیا ہوش ہو حواس میں نہیں تھی۔ ڈر ہی ایسا حاوی ہوا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آئی۔ اس چمکا ڈر کو اٹھائے اس نے الماری میں رکھا اور باہر آئی۔ منشمہ کے کمرے میں پہنچی تو اس کے بال بن رہے تھے باقی وہ تیار تھی۔ جامنی رنگ کے گرارے میں ملبوس 'جو لیری میں صرف ٹیکا' اور جھمکے پہنے ہوئے تھے کیونکہ اس کی قمیض پہ اچھا خاصا کام ہوا تھا۔ ہلکے سے گلوئی میک اپ میں منشمہ بہت ہی زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔ منشمہ کے بال کرل ہو رہے تھے تو اس نے آئینے میں دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا۔ یہ صبرینہ تھی۔

"یہ مس ورلڈ میرے گھر میں کیا کر رہی ہے۔ صبو یہ تم ہو؟" صبرینہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے آگے آئی۔

"حد ہو گئی مس ورلڈ کوئی اور لگ رہا ہے اور تعریف میری کی جا رہی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھا ہے محترمہ۔ سیف بھائی کی جان لینے پہ تکی ہو۔" متشمہ نے جھینپ کر اپنے ہاتھ مکھی مارنے کے سٹائل پہ ہوا میں مارے۔

"توبہ کرو یہ ڈریس اتنا بھاری ہے۔ بس دعا کرو میں ان چار انچ کی ہیلز میں کبھی دھڑم کر کے نہ گری ہوں۔ میک اپ تو ٹھیک لگ رہا ہے۔" صبرینہ نے اپنا کاجل انگلی سے ہلکے سے چھو کر صبرینہ کی گردن پہ لگایا۔

"ماشاء اللہ نظر نہ لگے تمہیں۔"

متشمہ نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"بالکل بے بی خالا ہو تم۔ وہ ہوتی تو ایسے کرتی۔ کتنی عادت تھی۔ ویسے وہ بھی ہمیشہ آنکھوں میں کاجل لگائے رکھتی تھی۔ تم نے پہلی بار ان کی طرح والا میک اپ کیا ہے۔"

ان کی جوانی کا عکس لگ رہی ہو۔ تم نے تو آج اپنی بھی سیٹ پکی کروانے کا ارادے میں ہو

لڑکی۔ مائی گاڈ صبر دیکھو اپنے آپ کو۔ جاو مئی سے نظر اُتر وا آو۔ جاو میری بس دوپٹہ

سیٹنگ ہے پھر نیچے آرہی ہوں۔"

"یار توبہ ہے مجھے لگا تمہیں دیکھ کر میں اوور لگ رہی ہوں اور تم ہو کہ ڈر رہی ہو۔"

"خبردار میک اپ کم کیا۔ جاو فوٹو گرافر آگیا ہے نا؟"

"مسیح نہیں آیا ابھی تک میں کال کرتی ہوں۔ میں نیچے دیکھ آؤں۔" وہ نکل کر جانے لگی

جب وہ نیچے سیڑھیاں اترنے لگی۔ اُتر کر آئی تو دیکھا۔ کزان گھر کے اندر داخل ہو رہا تھا۔

صبرینہ نے رینگ کو مضبوطی سے تھام لیا۔ کزان بلیک سوٹ میں ملبوس الگ روپ میں

تھا۔ وہ تو جم گئی تھی۔ کزان کے ہونٹوں پہ جوائنٹ تھا اور فون میں مصروف وہ سیڑھیاں

کی طرف آیا تو ایک دم صبرینہ کو دیکھ کر رُک گیا سرتاپا اسے دیکھا اور جو انٹ انگلی سے نکالا پھر وہ مسکرایا۔

"کیا آج تمہارا بھی نکاح ہے؟" صبرینہ نے اسے گھورا۔ کیا وہ زیادہ اور تیار ہوئی ہے۔ وہ اسے نظر انداز کرتی نیچے جانے لگی۔ کزان اس کی رہا میں آیا۔

"کیا تمہارا بوئی فرینڈ آرہا ہے؟ ویسے امپریس ہو جائے گا۔ مانا پڑے گا بہت اچھا تھوپا ہے اصلی شکل ہی کہی گم ہو گئی۔" صبرینہ پھر دوسری طرف جانے لگی تو کزان نے اسے

روکا۔ صبرینہ دوسری طرف ہوئی تب بھی کزان نے جانے نہیں دیا۔ صبرینہ مڑ کر پیچھے جانے لگی کزان نے تیزی سے چل کر اس طرف آیا۔

"کیا پھر آیا چگا دڑ تمہیں تنگ کرنے۔"

"چمگاڈ کا تو پتا نہیں لیکن ایک ریچھ نے میرا جینا حرام کر دیا۔" کزان نے ابرو اوپر کرتے ہوئے ہنسا۔

"یہ کمرے میں ایسا رکھتی کیا ہو جو عجیب عجیب جانور آنے لگیں ہیں۔"

"صبرینہ! منتہ تیار ہوئی دونوں؟" ایک دم خالا کہ کہنے پہ صبرینہ تیزی سے کزان کو سائڈ کرتی نیچے آئی۔

"جی خالا۔" خالا ایک دم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔

"صبرینہ تم ہو؟"

"اللہ خالا اب آپ سچ میں بتائیں کیا واقعی تھو پاہوا ہے زیادہ؟ وہ روہانسی ہوتے ہوئے بال پیچھے کرنے لگی۔

"پاگل دیکھو اپنے آپ کو شہزادی میری ماشاء اللہ اب تو مجھے بالکل فکر نہیں ہے تمھاری۔

کچھ ہی دنوں میں تمھیں بھی دیکھنے آجائے گے۔" جسے دکھانا ہے اسے تو نظر آتی نہیں

باہر والوں سے کیا لینا اس کا۔ خالانے اس کی پیشانی چومی۔

"وہ تیار ہو گئی میڈم بار بار کہے میں لیٹ ہو رہی ہوں لیٹ ہو رہی ہوں۔" خالا تیج رنگ

کے ہلکے کام والے سوٹ اور بالوں کا جوڑا بنا کر موتی کے پھولوں جوڑے کے گرد لگائے

اہلکی جو لیری اور ہلکے میک اپ میں بیجا اچھی لگ رہی تھی۔

"بس دوپٹہ اور بال زرا سے رہ گئے ہیں آرہی ہے۔ باقی وہ سب کب تک آنے لگے ہیں۔

کچھ لے کر جانا ہے۔ مجھے بتائیں؟"

"نہیں بس تم دونوں نے سیدھا آنا ہے۔ ہم سب نکل رہے ہیں۔ فوٹو شوٹ کروالو

دونوں۔ ہم لیٹ ہو رہے تو وہاں کروالیں گے۔ اچھی سی لینا ٹھیک ہے۔" اس طرح

سب جلدی جلدی ان کو ہدایت دے کر نکلے۔ صبرینہ نے فوٹو گرافر کو فون کیا تو وہ پہنچ گئی تھی۔ متشمہ تیار ہو کر نیچے آئی۔

"او بھئی سب نکل گئے۔ تم نے تو کافی ٹائم لگا دیا۔" صبرینہ اس کا گرا راپکڑ کر اسے باہر کی طرف لائی۔

"بھئی دو لہن ہوں ٹائم تو لگتا ہے۔" وہ دونوں لان میں آئے یہ کیا۔ یہ بانسکر بوتیز یہاں کیا کر رہے تھے۔

"او تشو حلال ہونے جا رہے ہیں۔ ہم نے تو سنا تھا تمہارے مذہب میں جانور قربان ہوتے ہیں۔ یہ تشو کا بھی وقت آگیا۔" سنیک سگریٹ کے سوٹے لیتے ہوئے اس طرف آیا۔

"ابے یہ کسی جانور سے کم ہے۔ یہ تو خاص ہے۔ اوئے کزان کب کھلا رہے ہو اس کا گوشت؟ پچھلے عید پہ کیا گوشت کھلایا تھا۔ اب تک مجھے کوئی گوشت نہیں بھایا" بلیک گرین سویٹر اور بلیو جینز کے ساتھ بلیک لیڈر جیکٹ پہنے آگے آیا۔

"ہاں ٹھونسو اپنی ناپاک منہ میں سور کا گوشت شکل سے ہی الٹی ہے۔ شکر کرو میری وجہ سے تم لوگوں کو حلال گوشت نصیب ہوتا ہے۔ اوئے اس کو روک کتنی تصویریں کھینچاؤ گے گا۔" کزان ہاک کو بولا جہاں گریلر صاحب پوز مارتے ہوئے تصویر کھینچ رہے تھے۔ منشمہ نے مٹھیاں بھینچ کر بولا۔

"منشمہ ان سے کہہ دو دس سکینڈ میں یہاں سے او جھل ہو جائے نہیں تو میرے نکاح والے دن ان چھ کے چھ لوگوں کا خون ہو جائے گا۔"

"ویسے تمہارے ہاتھوں سے ہونہ ہو میں ضرور قتل ہو جاؤں گا اس پہلی اینا کونڈا کے ہاتھوں۔" سنیک کی گرے آنکھیں صبرینہ کا جائزہ لینے لگی۔ صبرینہ نے کزان کو دیکھا جو جوائنٹ پیٹے ہوئے گریلر کو آواز دے رہا تھا۔

"کیٹی تم سے منشمہ کی فوٹو لینے کا کہا تھا۔ یہ کس کی کھینچ رہی ہو۔" کیٹی مڑی۔

"مگر کزان نے کہا کہ دلہن اپنی صرف ایک فوٹو لینا چاہتی ہے۔"

"بس بہت ہو گیا۔ نکلوا بھی اس وقت نہیں تو چیخ چلا کر پولیس والوں کو بلادوں گی۔"

منشمہ اپنا جوڑا سنبھالتی آگے آنے لگی کہ ہاک آگے آیا۔

"تسو۔"

"ہاک تم سمجھدار آدمی ہو پلیز کزان کی کسی بکو اس پہ تم میرا آج دن مت برباد کرنا۔"

"تشوہم سب تمہیں مبارک باد دینے آئے ہیں۔ اور یہ میری طرف سے گفٹ۔"

ہاک نے جیب سے ایک لمبا سا جو لیری کیس نکالا۔

"تمہاری آنکھیں۔" سنیک کے کہنے پر صبرینہ اسے دیکھنے لگی۔

"ایسکیوز می؟" وہ تند سے سنیک کو دیکھنے لگی جس کی بڑی عجیب نگاہیں تھیں تو بہ واقعی

سنیک کی طرح دیکھتا تھا۔ خطرناک سا۔

"تم نے یہ جو اندر لائیز لگایا اس سے تمہاری آنکھیں بہت ظاہر ہوتی ہیں۔" وہ چلتے

ہوئے آگے آیا۔

"بیلا سیما۔" وہ اور آگے آیا۔ صبرینہ سائڈ پہ ہو کر دوسری سمیت بڑھی اور منشمہ کو پکارا۔

"منشمہ چلو۔" سنیک پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ کزان نے اس طرف دیکھا اور ابرو اوپر

کیے کہ کیا ہوا؟ سنیک کی نظر صبرینہ کی پشت پہ گئی اور کزان کی ایک دم صبرینہ کی

طرف گئی۔ اس نے دوبارہ آنکھیں سکیر کر سنیک کی آنکھوں میں اشارہ پڑھا تو ایک دم وہ

نظریں پھیر کر سر جھٹک کر گریلر کو دبوچنے کی طرف بڑھا۔ متشمہ نے کیس دیکھا تو جیمز

پوٹرائنڈ سن کا تھا۔ کیس کھول کر دیکھا۔ ڈائمنڈ کے بریسلٹ پہ تشوڈائن لکھا ہوا تھا۔

متشمہ جہاں ڈائمنڈ پہ خوش ہوئی تھی وہاں اس کا منہ بگڑ گیا۔

متشمہ نے ہاک کو گھورا۔ ہاک ہنس پڑا جھک کر آہستگی سے بولا۔

"بتائے گا نہیں مگر یہ سا کورالایا ہے۔ اس نے کہا میں تمہیں دوں۔" متشمہ کا منہ حیرت

سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس طرف دیکھا جہاں کزان گریلر کی گردن دبوچ رہا تھا۔

"یہ کس کا چوری کر کے لایا ہے؟" ہاک نے ایک دم ہنس کر اسے دیکھا کہ آخر اس

جہاں میں اس کے علاوہ تشوڈائن ہو سکتی ہے۔

"سوری غلط سوال یہ کونسا مال لوٹ کر آیا ہے۔ یہ تو اچھا خاصا مہنگا ہے۔"

"شش زیادہ مت بولو۔ اس کان کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر اسے پتا چل گیا کہ میں نے تمہیں بتا دیا تو۔۔ میری خیر نہیں۔" متشمہ پھر کزان کو دیکھ رہی تھی۔ کزان کو محسوس ہوا جیسے متشمہ اسے دیکھ رہی ہے۔ وہ اس طرف دیکھنے لگا متشمہ ایک دم گھوم کر صبرینہ کو بلانے لگی۔ صبرینہ اس کے سامنے آئی۔

"صبویہ دیکھو یہ ہاک نہ مجھے کیا دیا ہے۔" صبرینہ ایک دم اس کے بریسلٹ کو دیکھا تو غور سے دیکھنے پر ہنس پڑی۔

"کیوٹ لیکن کتنی غلط بات ہے ہاک سراب ہماری تشوڈاں تو نہیں ہے۔" کہتے ہوئے متشمہ کو دیکھنے لگی۔ متشمہ کی آنکھیں نم تھیں تو وہ چونک پڑی۔

"تشوتم ابھی سی رو پڑی۔ جلدی سے آنسو صاف کرو سارا میک اپ خراب ہو جائے گا۔"

"متشتمہ یار اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔" ہاک کہتے ہوئے کزان کی طرف دیکھنے لگا

۔ وہ ایک اور جوائنٹ سلگا کر سنیک اسے کچھ کہہ رہا تھا۔

"بڑے لکی ہو ویسے۔"

"وہ تو میں ہمیشہ سے ہوں لیکن تم کس لحاظ سے کہہ رہے ہو۔ کیا میری ہارلی دن بادن

حسین سے حسین تر ہوتی جا رہی ہے۔"

"میں تم سب کو بتا رہا ہوں۔ اس نے ہارلی سے شادی کر لی ہے۔ یہ اسی کے ساتھ ساری

زندگی وفا کرے گا۔ کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں۔ بس ہارلی کی بات کروالو تو یہ دیوانے

عاشق کی طرح سارا دن اس کے گُن گاتا رہے گا۔ میں نے ایک نیوز دیکھی تھی کہ ایک

آدمی نے بہت سی بار ریجیکٹ ہونے کے بعد پیزا سے شادی کر لی ایک تو ایسا تھا کہ اس

نے خود سے ہی کر لی۔ اس کا بھی یہی حال مگر ایک بات سمجھ نہیں آتی تیرے پیچھے تو
ساری لڑکیاں مرتی ہیں پھر تو ایسی حرکت کرنے کی وجہ۔ دیکھ میرے ذہن میں۔۔۔"

"ہیلو کیا دیکھتا رہتے ہو۔ لگتا بہت دنوں سے مزے سے محروم رہا۔ سا کورا اسے اپنا والا
پیک کیوں نہیں دیتے۔" بلیک گریلر کے سر پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔ کزان
نے گہرا کش لیتے ہوئے بولا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی ماں کا سارا نشہ اس میں جو داخل ہو گیا تھا وہی کافی
ہے۔ ہارلی میری زندگی کا اہم حصہ ہے اور اس کی قدر کرنے والا میرے علاوہ اس دُنیا میں
کوئی موجود نہیں ہے۔ اگر میرے سے زیادہ کوئی جان لے کہ میرے لئے کیا ہے تو ہاں
میں ڈیٹ کر لوں گا اسے۔"

"توبہ جانور تھوڑی ہے۔ بایک ہے۔ کونسا وہ راضی نہیں ہوگی تو کسی لڑکی کو اپنی زندگی میں داخل نہیں کرے گا۔ اس کو زرا کم ہی کر دے۔" جوش نے ہنستے ہوئے کزان سے جوائنٹ لیا۔

"میں اس پہلی اپنا کونڈا کی بات کر رہا ہوں۔" سنیک نے اب صبرینہ کی طرف دیکھا جسے متشمہ گلے لگا کر کانوں میں کچھ کہہ رہی تھی۔ صبرینہ نے کزان کی طرف دیکھا۔ کزان نے بھی مڑ کر اسے دیکھا دونوں کی نظریں ٹکرائی جسے اس نے فوراً پھیرا۔

"ویسے کیا فکر ہے اس کا۔ آنکھیں بھی پیاری ہیں۔" گریلر کے کہنے پر سنیک کی آنکھیں عجیب ہو گئیں۔

"اوہیلو آنکھیں دوسری طرف۔"

"او اس تشوڈا سُن سے جوتے کھانے ہیں۔ بہن ہے اس کی۔ اوپر سے ہاک نے سُن لیا تو وہ

تمہارا فکر بنادے گا۔" جوش نے تیزی سے کہا۔ کزان نے اب سنیک کو دیکھا۔

"رو کی!" کزان سنیک سے بولا۔ سنیک نے اسے دیکھا۔

"رو کی ہے۔ پیلی اینا کونڈا نہیں۔" سنیک مسکرایا۔

"میں تو یہی بلاؤں گا اسے۔ تم سکول ٹیچر یا ٹرینر کی طرح یہ نام بلاتے رہو۔" کزان کے

ابرو اوپر ہوئے مگر چہرہ بالکل نارمل تھا۔

"بے بی' ڈارلنگ' فلاور' شگریہ نام رکھتا بیچاری کا نام بھی اپنے خاندان کا رکھا۔ کیا

بہن بنانے لگے ہو۔" گرلر بولا۔

"بہن ہوگی وہ تم سب کی۔ میری اینا کونڈا ہے۔"

"روکی اس کا نام روکی ہے۔ اپنا کونڈا نہیں۔" اب کزان ایک دم بولا مگر اس کے انداز میں عجیب سا ٹھہرا اور مضبوطی تھی۔ وہ سنیک کو دیکھ رہا تھا۔ سنیک کی مسکراہٹ بہت زیادہ گہری ہو گئی۔

"اپنا کونڈا!!!" انداز چڑانے والا تھا۔

دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ روکی!!! "کزان نے کہتے ہوئے صبرینہ کو پکارا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا۔ سنیک کی مسکراہٹ زرا دھیمی پڑ گئی اور کزان کی گہری۔

"یہی نام ہے اور ایک ہی بندے کے بہت سے نام نہیں ہوتے اور نہ ہی ان پہ اچھے لگتے ہیں کیوں گائیز؟" کزان نے سب سے پوچھا۔ سب چپ ہو کر سنیک اور کزان کو دیکھنے لگے۔ صبرینہ اشارہ کرنے لگی کہ کیا ہوا مگر وہ سنیک کی نظریں خود پہ محسوس کر رہی تھی جنہیں وہ نظر انداز کر رہی تھی۔

"زنجیر سے کھینچ کر لے آئے ہو اس تیار ہوئی وی گائے کو۔" متشمہ نے مڑ کر اسے خنخوار نظروں سے دیکھا۔

"ٹکڑ بھی اچھی طرح مار سکتی ہوں کیا دکھاؤں کیف واجد؟" وہ چلتے ہوئے اپنا ڈریس سنجال کر اس طرف آئی۔

"سا کورا نام ہے۔ ابھی شوہر زندگی میں داخل نہیں ہوا اور نام بھول گئی۔ تت یہ دن دیکھنے تھے تشوڈائن۔" وہ آگے بڑھ کر اس کے دوپٹے کو کھینچا۔ متشمہ نے زور سے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

"کیف منہ توڑ دوں گی تمہارا۔"

"ہاں توڑ لینا کیف کا۔ اب پکچر لینی ہیں کہ اسے دفع کروں۔ مجھے غصہ آنے لگا۔" اب متشمہ تیزی سے فوٹو گرافر کی طرف مڑی اور ہاک سے بولی۔

"ہاک پلیز میرے بیک گراؤنڈ سے یہ سرکس کے بندر ہٹا دو۔" صبرینہ مسکرائی اٹھی۔

"سرکس کی اہم بندریا تو تم ہو تو تمہارے بغیر ہم فوٹو کیسے لیں گے خاندان مکمل نہیں

لگے گا۔ چلو ہماری ڈائن جا رہی ہے کسی اور کی زندگی اجیرن کرنے اس خوشی میں ایک

فیملی فوٹو۔" گرلر نے کہتے ہوئے منہ کے کندھے پہ بازو پھیلا کر زور سے بھینچا۔ انداز

چھیڑنے والا تھا۔ باقی سب بھی وہی ملتی جلتی بات کرتے ہوئے منہ کے سامنے آئے۔

منہ چڑنے کے باوجود بھی مسکرا رہی تھی۔ یہ سب اس کے بھائی لگ رہے تھے۔ کزان

کے دوست مگر ایک عجیب سا بونڈ تھا اس کا ان سے۔ سنیک چلتے ہوئے صبرینہ کے ساتھ

آیا۔

"ایک اکیلا سنیک اپنی میٹ کے بغیر تصویر میں کیسے آسکتا ہے۔" صبرینہ نے اسے دیکھا

وہ سنہری آنکھوں اور بلونڈ بالوں والا ٹیو بانیکر عجیب طرح سے آٹکا تھا۔

"تو آپ اپنی گرل فرینڈ نہیں لائے سنیک جی۔" صبرینہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

سنیک ہنسا۔

"آئینہ دکھاؤ یا اس کیمرے میں مقید دیکھو گی ایسا کونڈا۔" صبرینہ کے جڑے بھینچے

گئے۔

"مس احمد نام ہے میرا۔" کہہ کر وہ منشمہ کی طرف آئی۔ منشمہ نے سب کو پرے کرتے

ہوئے صبرینہ کا بازو پکڑا۔ اس نے کزان کو دیکھا جو پتا نہیں کہاں تھا پھر سب پیچھے سے

عجیب عجیب پوز مارتے ہوئے منشمہ کا فوٹو شوٹ خراب کر رہے تھے۔ منشمہ مڑ کر ہاک کو

بار بار کہہ رہی تھی مگر ہاک صاحب بھی آج چھیڑنے کے موڈ میں تھے۔

"صبو چلو اس سے پہلے میری یہ ہیل ان کے منہ پہ جائے۔ خاص کر یہ گریلر اور جوش کا تو

سنیک جیسی لکیر بنادوں گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" پھر صبرینہ نے فوٹو گرافر کو ہدایت کی۔ منشمہ مڑ کر ان سب کو گھور کر کچھ کہنے لگی جب اس نے دیکھا دوسری طرف سے کچھ اس طرف گرا ہے۔ ایک دم وہ پیچھے ہوئی۔ منشمہ نے غور کیا اسی وقت پٹانے پھٹنے لگے۔ اُف ایک تو کزان اور اس کے پٹانے۔ منشمہ سر پہ ہاتھ رکھ کر پیچھے ہونے لگی کہ اس کا گرا راہیل میں آیا اور وہ بس دھڑم بیٹھنے کے انداز میں گر گئی۔ اس کے بعد سب کی چیخ پھاڑ دینے والی تھی۔

"کزان سا کورا آج تم اپنا اور اپنی ہارلی کا کفن تیار کروالو۔" اور منشمہ صاحبہ نے نائلہ کا بھی چیخنے کا ریکارڈ توڑ دیا۔ صبرینہ نے بھاگ کر منشمہ کو سنبھالا۔

منشمہ نکاح کے پیپرز سائن کر چکی تھی۔ اب سیف کی باری تھی۔ آنسو خوشی، مسکراہٹ ہر موسم کا ساتھ دہاں۔ منشمہ سب سے مل کر اپنے آنکھوں سے نکلے آنسو کو صاف کر رہی

تھی۔ گھونگٹ کو بھی نہیں اُتار اُتھا۔ صبرینہ اس طرف کھڑی نم آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ کزان کھڑا تھا۔ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے وہ اس کو کچھ نہ کچھ جملے کس رہا تھا۔

"ان سب کو تو ڈرامہ میں کاسٹ نہیں کرنا چاہیے؟ تو بہ آنسو تو دیکھو۔ پیچھے برائیاں کرتے ہوئے ان کا صبح کا ناشتہ نہیں ہوتا تو اب دیکھو۔ اُف کیسی بھینڈی شکل بنا رہے ہیں۔"

"اختلافات اپنی جگہ مگر پیار تو ہوتا ہے نا۔ آپ بھی زیادہ بنیں مت۔ آپ بھی اُداس ہیں نا کہ مشتمہ چلی جائے گی لیکن سب کی طرح جتنا نہیں چار ہے۔"

"میں نے کیوں دُکھی ہونا ہے۔ مجھے بلا آخر بڑا کمرہ ملے گا۔ اُف وہاں سے کمال کے نظارے کے ساتھ چچی جان کا کمرہ ہے۔ وہاں صحیح کانسرٹ کروں گا۔ انڈے پھینکوں گا

ان کی کھڑکی پر۔ گلاسکو میں اٹلی والا ماحول بناؤں گا اور میرے اوپر اسے ان کی دن کا آغاز ہو گا اور دن ختم کروں گا۔ اتنا جینا حرام کروں گا۔ دیکھ لینا کمرہ کیا گھر چھوڑنے پہ مجبور ہو جائے گی۔"

"آپ کو وہ اتنی بُری کیوں لگتی ہے؟ ایسا کیا کیا انھوں نے آپ کے ساتھ؟" اس نے کزان کی آنکھوں میں ایک عجیب سا بدلاؤ محسوس کیا اس کے بعد وہی شرارت ان میں آگئی۔ صبرینہ اگر دھیان سے اسے نہ دیکھتی تو شاید اس بات پہ غور نہ کرتی۔

"کسے اچھی لگتی ہیں وہ؟۔ میں تو یہ بھی بتا دوں کہ ان کے بچے اور میاں بھی بڑی مشکلوں سے برداشت کر رہے ہیں۔ چچا کی جانے کی دیر ہے دیکھ لینا۔ ان کا اگلا ٹھکانہ اولڈ ہوم۔"

"اللہ نہ کریں کزان کیسی فضول باتیں کرتے ہیں۔ اللہ آپ کے چاچو کی زندگی کرے۔ ان کے بچوں کا سایہ سلامت رکھے۔ کم از کم آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے۔ ماں

باپ کتنے ضروری ہیں یہ میں اور آپ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔ "کزان نے اسے دیکھا۔ کاجل سے بھری یہ نم ہیزل نین اسے اندر ہی اندر الجھن دے رہی تھی۔

"ویسے عجیب بات نہیں ہے روکی؟ ہم دونوں یتیم مسکین ایک ساتھ اکیلے کھڑے ان

سب کھوکھلے لوگوں کو خوشیوں میں ملوث دیکھ رہے ہیں۔ جیسی ان کا کوئی اپنا سربراہ

جائے گا یہی لوگ انھیں منہ نہیں لگائے گے۔ چلو میرے ساتھ کوئی تو ہے۔" صبرینہ

نے دھڑکتے دل سے اسے دیکھا۔ کزان اسے دیکھتا رہا پھر نا سمجھی سے اسے غور سے دیکھنے

سے اس کے چہرے کے تاثرات بدلے پھر وہ تیزی سے بولا۔

"مطلب آج مجھے اکیلے اپنی شیطانی ارادے پورے نہیں کرنے پڑے گے۔ تم جو ہو گی

ساتھ۔" صبرینہ نے اسے گھورا۔

"جی نہیں آج کچھ نہیں کریں گے آپ اور نہ ہی میں آپ کا ساتھ دوں گی۔" کزان
کھل کر مسکرایا۔

"دیکھتے ہیں روکی۔"

"تم لوگ مجھ سے نہیں ملو گے۔" متشمہ اپنا گھونگٹ ہٹا چکی تھی اور سب سے ملنے کے
بعد ان دونوں کے پاس آئی جو نہ جانے کونے میں کھڑے الگ تھلگ کیا کر رہے تھے۔
"نہیں ہم پرانی لڑکیوں سے ملنا تو دور منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتے۔" کزان نے اپنے
گردن کے پچھلے حصے کو ہولے سے دباتے ہوئے کہا۔

"تم تو اپنا منہ بند کرو صبو۔" متشمہ بھاگ کر اس کے گلے لگے اور بس برسات شروع۔
"اُف روکی تم سے اُمید نہیں تھی۔ ایک سے بڑھ کر ایک۔ مرنے نہیں والی بلکہ یہاں
سے جا رہی ہے۔ سیف کو الٹا رونا چاہیے۔ میں تو جانتا ہوں اسے وارننگ دینے کے ابھی

بھی وقت ہے یا پھر ایک احسان کرتا ہوں اس پر کیڈ نیپ کر کے لے جاتا ہوں۔" وہ
الجھن سے ان دونوں کو دیکھتا جانے لگا کہ متشمہ صبرینہ سے الگ ہو کر کزان کے گرد بازو
پھیلائے۔ چھوٹی متشمہ بڑے سے کزان سا کورا کے گرد بازو پھیلائے بس رو پڑی۔ کزان
نے حیرت سے اسے اور صبرینہ کو دیکھا۔ صبرینہ نم آنکھوں سے ہنس پڑی۔ اب پتا نہیں
کزان کیسے اظہار کرے گا۔

"میں تمہیں اور تمہاری ڈکیتی کو بہت مس کروں گی کیف۔" کزان نا سمجھی سے اسے
دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لیا۔ زور سے اس کی پشت پہ ہاتھ مارا۔ متشمہ سی کرتی رہ گئی۔
"خوش رہو سدھاروتی اچینتی چلاتی رہو۔ تشوڈائن۔" متشمہ نے اُف کرتے ہوئے زور
سے ہاتھ اس کے بازو مارا۔

"میں تمہیں اور تمہاری منحوس شکل کو مس۔۔۔۔۔ بالکل نہیں کروں گا۔ دیکھنا پورا

کمرے کا نقشہ بدلوں گا۔" مس کو لمبا کھینچ کر اس کا سر تقریباً ہلاتے ہوئے وہ شیطانی

مسکراہٹ اچھالتے ہوئے جانے لگا۔

"اپنا کمرہ جلا کر جاؤ گی مگر تمہیں ہر گز نہیں دوں گی!!! " وہ دلہن بنی بھی باز نہیں آئی

اُف یہ لڑکی۔ صبرینہ زندگی میں پہلا بار کھل کر ہنسی۔

"صبراس نے کہی میرے سر اور منہ پہ تو کچھ نہیں لگا دیا۔ سر ہلا دیا میرا۔ سب کے سامنے

لحاظ کر رہی تھی ورنہ پٹانے والی حرکت نہیں بھولی میں۔ آج کے دن بھی نہیں بخشتا۔"

"تسو۔" صبرینہ کے کہنے پر متشمہ اسے دیکھنے لگی۔

"وہ تمہیں بہت مس کرے گا۔ وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے۔" متشمہ نے گھورتے

ہوئے اسے دیکھا۔

"خوشی دیکھ رہی تھی۔ اس کی۔ ایک بار بھی وہ زرا ایمو شینل ہو جاتا جو بھی ہو۔ اس کی سگی بہن کی طرح رہی ہوں مگر وہ کبھی نہیں سمجھتا۔"

"اس کا دیا ہوا برسلیٹ اور اس کے انداز کے بعد بھی تم ایسا کہتی ہو نا متشمہ تو بہت اچھا کیا ہے اس نے۔" صبرینہ نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔

"اور تمہاری شادی اس نے ہونے دی جبکہ باقیوں کے وہ ابھی بھی اپنی حرکتوں سے رُکوا رہا تو اس کی پیچھے وجہ صاف ہے۔ وہ تمہیں اپنی سگی بہن مانتا ہے۔"

"ہو نہہ تم نا اس کی گڈ بگس میں آنا چار ہی ہو۔ ظاہر ہے تمہیں اسے برداشت کرنا ہوگا۔"

میں بھی نہیں ہوگی۔ رُکوانے سے یاد آیا کل کا کیا سین ہوا تھا۔ پتا تھا کہ کام نہیں بنے گا

مگر تائی مطمئن لگ رہی ہے۔ "صبرینہ بولنے لگی تو خالا آگئی کہ سیف نے نکاح سائن

کر لیا ہے۔ اب سب متشمہ کو باہر کی طرف لیکر جانے کی تیاری کرنے لگے۔

صبرینہ متشمہ کو بٹھا کر اس کا گرارے کو ٹھیک کرتی پیچھے ہوئی تو۔ ان دونوں کو دیکھ کر اس کے دل میں ماشاء اللہ نکلا اور ان دونوں کو ڈھیروں دعادے کروہ کزان کو تلاش کرنے لگی جو پتا نہیں کہاں غائب ہو گیا تھا۔ پتا نہیں اس کا غائب ہونا سے اب کی بار چو نکانے پہ مجبور کر گیا تھا۔ پتا نہیں اب کوئی گڑ بڑ نہ کرے۔ اس نے دیکھا وہ بالکل چھ ٹیبل چھوڑ کر کھڑا نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ تھا اور وہ داخلی گیٹ کی طرف تھا شاید کس کے انتظار میں کھڑا تھا۔ انتظار 'پھول؟' کہی سب کو چڑانے کے لئے کوئی گرل فرینڈ تو نہیں لایا۔ تیزی سے اس طرف آئی تو دیکھا چچی کزان کی طرف جا رہی تھی اونویہ کیا کرنے والی ہیں۔

"یہ پھول لیکر کھڑے کس کا انتظار کر رہے ہو؟"

چچی ایک دم اس کی طرف آئی اور اس کے منفرد روپ کو تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اس سے کہا۔ کزان نے انھیں دیکھا تو مسکرایا۔

"ارے آپ نے سفید جوڑا نہیں پہنا؟" صبرینہ نے اس طرف دیکھا تو گھبرا گئی تو بہ متشمہ کے نکاح کے دن تو یہ دونوں کا آمناسا منانہ ہو۔ کچھ نہ کچھ تماشہ ضرورت ہوگا۔ وہ مزید تیزی سے چلتے ہوئے اپنی ساڑھی سنبھالتی پہنچی۔

"میں بھلا سفید جوڑا کیوں پہنوں میاں شادی کے موقعے پہ کون سفید پہنتا ہے۔" لال رنگ کے جوڑے میں چچی جان بھی اچھی لگ رہی تھی۔

"شادی پہ تو پہنتے ہیں خیر یہ آپ جیسی پینڈو خاتون گلاسکو میں بھی رہ کر جان نہ سکی۔ ہاتھی کو ویسے لال رنگ بالکل نہیں چجتا۔"

"کزان سا کورا!!!! بہیو۔" صبرینہ نے اسے آنکھیں دکھائیں پھر چچی کو دیکھا جو اسے دیکھ کر کزان کی طرف بولی۔

"بیٹا یہ جو اپنی اس جوانی پہ تمہیں آکڑ ہے نہ وہ دن دور نہیں جب تم چلنے پھرنے کے کیا اٹھنے کے قابل نہیں رہو گے اور کوئی تمہیں منہ بھی نہیں لگائے گا۔" صبرینہ نے دہل کے چاچی کو دیکھا کزان بُرا منائے بغیر ہنس پڑا۔

"اتنی لمبی اور سڑی عمر ویسے بھی میں نے نہیں گزارنی۔ جوانی تک جیوں گا خوب اور تم سب لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر جاؤں گا۔ ایک ایک کر دیکھنا۔"

"کزان وہ فوٹو گرافر انتظار۔۔۔۔۔"

"وہ دن پتا نہیں کب آئے گا جس دن تم ہماری زندگیوں سے نکلو گے۔"

"فی الحال تو آپ کے جانے کی باری ہے اور دیکھیں میں پھول لیکر پہلے ہی کھڑا ہوں آپ

کی میت کے اوپر رکھو وہ بھی دل کے پاس۔ میرا پیار دیکھ رہی ہیں۔ آپ کے جانے کے

بعد میں دیکھنا گلے دن بڑی دھوم دھام سے اپنے چاچو کی شادی کرواوں گا۔"

"سا کورا چلیں نا میرے ساتھ۔" صبرینہ نے کزان سے پھول لیکر اسے پکڑا اور اسے

گھسیٹ کر لے کر گئی۔ اس نے چاچی کی عجیب نظروں کو بھی نظر انداز کیا۔

"ارے رُکو تو۔۔۔" مگر صبرینہ نے ٹھان لی آج وہ کزان کو کوئی بھی شیطانی حرکت

نہیں کرنے دے گی۔ وہ اسے سویٹ ڈش کی سٹال کے سامنے لا کر اس کا ہاتھ چھوڑتے

ہوئے بولی۔

"کزان آج آپ کوئی تماشہ نہیں لگائے گے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے منہ کے ساتھ آپ

نے شرارت کر لی نابس بہت ہو گیا۔ یہاں آپ کی فیملی اور دوست نہیں ہے جو آپ کی

حرکت کو برداشت کریں۔ "کزان بے زاری سے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے اس طرف

دیکھنے لگا جہاں ہر قسم کا میٹھا ٹیبل پہ لگا ہوا تھا۔ چمکتی ہوئی آنکھوں سے اس

نے پھولوں پھینکے صبرینہ کے اندر کی پھولوں کی متاجاگ اٹھی اور تڑپتے ہوئے اس نے

جھک کر وہ پھول اٹھائے اور بے انتہا سخت نظروں سے کزان کو دیکھا جو ٹر فل اٹھا کر

مزے سے بائیٹ لیتا خود سے کچھ کہہ رہا تھا۔

"ڈر گز کے علاوہ اگر مجھے کچھ سکون دیتا ہے تو وہ ہے میٹھا مائی گڈنس رو کی صحیح جگہ پہ لائی

ہو۔ ورنہ اس ہاتھی کی اماں سے بحث لگاتے ہوئے میرا بے بی لو ہو جانا تھا۔" وہ ایک کھا

کر دوسرا اٹھا کر کھانے لگا۔ صبرینہ نے دیکھا اب وہ تیسرا اٹھا رہا تھا اس نے اس کے ہاتھ کو

روکا تو کزان نے وہی ٹر فل اس کے منہ میں ٹھونسو۔

"بس منہ بند رکھو۔ منہ بند رکھتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو۔ اگر مجھے ایک اور لیکچر دینا

روکی تو تمہیں بھی سا کورا کے ہلے دماغ کا شکار ہوگی۔" صبرینہ نے حیرت سے اپنے منہ

پہ ٹر فل کو سنبھالتے ہوئے حلق میں میٹھا اتار اور پھر بولنے لگی کہ کزان نے دوسرا اٹھا کر

اس کے منہ میں ڈالنے لگا کہ صبرینہ پیچھے ہوئی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا۔ یہ مہمانوں کے لئے اور اس طرح کون ٹھونستا ہے

۔ کزان !! بس کریں اور نہیں کھائے گے۔" کزان جو صبرینہ کو کھلانے لگا تھا وہ

صبرینہ کے پیچھے ہونے پر خود کھا کر دوسرا اٹھانے لگا کہ صبرینہ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ بچہ

تھایہ آدمی ویسے آج کل کے بچوں میں بھی کزان سے زیادہ تمیز ہوگی۔

"یہ میرے پھول ہیں۔ بس ہر پھولوں پہ نظر رکھنا۔" کزان نے اس سے گلہ ستہ لیا۔

"تھوڑے سکینڈ پہلے آپ نے کسی بے جان شہ کی طرح بڑی ہی بے رحمی سے اسے

پھینکا تھا۔ تب تو نہیں نظر آیا تھا آپ کو۔"

"بہت حساس ہو تم بھی کچلا تو نہیں تھا اور کونسا تمہیں دے رہا ہوں۔ خیر تم نے سکاٹ

لینڈ میں ہوتے ہوئے یہ چیز نہیں کھائی تو تمہارا یہاں رہنا کا کوئی مقصد نہیں ہے۔" اس

نے ایک چھوٹا سا باول اٹھا کر اسے دیا۔ جس میں وپ کریم کے ارد گرد بیریز اوٹ میل

اور شہد ہوتا ہے چونکہ اس میں و سکی نہیں ہے تو تم کھا سکتی ہو۔"

"یہ کیا ہے؟" صبرینہ نے چھوٹا سا سویٹ کپ پکڑ کر اس سے پوچھا۔

"Cranachan"

"کھا کر دیکھو۔" اس نے خاموشی سے رکھا۔

"کزان یا تو آپ کو بہت کھجلی ہو رہی ہے تو باہر جا کر کسی کو تنگ کریں یا پھر خاموشی سے آج کا فنکشن سکون سے جانے دیں۔"

"اور میں تمہاری بات کیوں مانوں۔" کزان نے وہی باول اٹھا کر شروع ہو گیا کیونکہ رو کی محترمہ کو توارادہ نہیں تھا اس کا ساتھ دینے کا۔ خود ہی وہ انجوائی کرے۔

"پتا ہے آپ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔" صبرینہ نے اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ کچھ نہ کچھ اس آدمی کے دماغ میں چل رہا ہے۔

"وہ توجہ سے آیا ہوں تب سے ہی دیکھ رہے ہیں۔ میری شخصیت میں سحر ہی ایسا کہ انسان کو جھکڑ لیتا ہے۔ اب اس کو دیکھو ہزار پونڈ کا میک اپ لگا گے بھی وہ نور نہیں آیا جو میرے پہ آیا ہے۔" پھولوں کے ایک بازو میں کیے وہ بڑے آرام سے کرینے کن کھا رہا تھا۔ گہرا سانس لیتے ہوئے وہ بولنے لگی۔

"آئی ڈیر۔۔۔" کزان ایک دم الرٹ ہو کر اس کے بولنے سے پہلے بولا۔

"چپ!!! ڈیر تب دینا جب تم میرا ڈیر پورا کرو گی۔ میں باری ہے تم بھول نہیں سکتی

۔"

"کزان آپ نے اس دن میرا ڈیر بالکل بھی صحیح طرح سے پورا نہیں کیا۔ آپ نے سارا

کام خراب کیا ہے۔ آپ اور چچی نے ہنگامہ کھڑا کیا جبکہ میں نے آپ سے کیا کہا تھا۔"

"تمناشہ انھوں نے شروع کیا تھا اور تم کیسی ناشکری دوست ہو۔ ایک تو تمہیں ڈیفنڈ کر رہا

تھا اوپر سے تم مجھے ہی سنار ہی ہو۔ صبرینہ احمد سوچ سمجھ کر ڈیر دیا کرو بہت شوق ہوتا ہے

نافیلی میں ان لوڈ ہونے کا۔ اب انھیں میں پسند نہیں ہوں تو میں ان کے رد عمل کا کچھ

نہیں کر سکتا۔"

اس دن ہوا یو کہ وہ گھر آکر سیدھا چچی کے گھر گئی۔ چچی کے بجائے دروازہ ان کے بڑے بیٹے نے کھولا۔ اسے اندر لا کر اس نے ماں کو بلایا۔ ماں نے شاید سنا نہیں۔ عقیل نے تین چار بار آوازیں دینے کے بعد بھی جب چچی منظر عام پہ نہ آئی تو معزرت زدہ نگاہوں سے وہ بولا۔

"بیٹھو صبرینہ امی کو شاید آواز نہیں آئی ہوگی۔ وہ نائلہ کے کپڑے نکال رہی ہوگی۔ تم کیا لوگی؟"

"کچھ نہیں وہ میں یہ سامان لائی ہوں خالو نے منگوایا تھا ابھی گھر سے لائی ہوں۔ کچن میں کام کر لوں؟"

"ارے تیاری تقریباً ہوئی ہے۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ تم بیٹھو نا میں لاتا ہوں۔"

"نہیں عقیل بھائی جو تھوڑا بہت کام رہتا ہے وہ مجھے بتادیں سوری منشمہ کی وجہ سے ٹائیم زیادہ لگ گیا تھا اس لئے وہ بھی آنے لگی ہے۔"

"آگئی تم۔ بڑی جلدی آگئی بھی اتنا تکلف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔" چچی الماس کی کٹیلی آواز پہ صبرینہ نے انھیں دیکھا۔ گرے باریزے کے کپڑوں میں وہ ہلکے سے ٹاپس اور ہاتھوں میں سونے کا کڑا پہنے تیار تھی۔ یہ آج ان کی بیٹی کو دیکھنے آرہے ہیں یا انھیں۔ صبرینہ کے دل میں خیال آیا لیکن ایک دم ان کی بات کی طرف غور کرتے ہوئے شرمندہ مسکراہٹ اچھالتی بولی۔

"سوری چچی وہ اصل میں۔۔۔"

"اچھا بس بس یہ بہانے سے وقت برباد مت کرو آگئی ہو تو اب کچھ کر بھی لو۔ مجھے لگتا ہے

بتانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ماں سکھا کر گئی تو ہے نا؟" خالص ساس والا انداز تھا

۔ صبرینہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر چپ رہنا پسند کیا۔

"تم کیا کھڑے ہو۔ تمہیں کوئی کام نہیں تھا اور یہ کیا آوازیں دے رہے تھے۔ میں سمجھی

وہ لوگ آگئے۔" اب وہ بیٹے کو تیز نظروں سے دیکھنے لگی۔ عقیل نے حیرت سے انہیں

دیکھا۔

"اگر آپ کو میری آواز آرہی تھی تو بندہ جواب دے دیتا ہے۔ خیر ویسے صبرینہ کے

آنے کا کیا مقصد تھا۔ آپ تو کہہ رہی تھی ایسے معاملوں میں لڑکیاں شامل نہیں ہوتی۔"

وہ تھوڑی دیر پہلے اپنی ماں اور خالا کی گفتگو انہیں کے سامنے ٹرے میں پیش کرتا ان کو

غصہ دلا چکا تھا۔

"عقیل یہ آج کل اس جیسی زبان اپنانے لگے ہو اور یہ شامل نہیں ہوگی۔ بس یہ زرا سا کام کرنے آئی ہے۔ تم لوگ تو بیٹھے رہتے ہو ایک اکیلی ماں سارا دن لگے رہی کوئی جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھتا خیر اوروں کی بھی خیال نہیں آید۔ ان سے کہلو انا پڑا۔"

"چچی پلیٹس کہاں ہیں میں کدھر رکھوں انھیں؟" وہ خاموشی کو توڑتے ہوئے مزید ایسے کھڑے نہیں رہ سکتی تھی۔

"ہاں تم جا کر سب سے پہلے ڈرائینگ روم کی ڈسٹنگ کر آؤ" اس کے ساتھ وکیوم مار آنا۔ اس کے بعد یہ فرائی والا سارا کام تم نے کرنا ہے۔ تمہیں تو پتا ہے میرا ہاتھوں میں اتنی جان نہیں ہے گرم تیل اپنے اوپر گراؤں گی۔ چٹنی بنا لینا باہر والی کا ذائقہ بچہ فضول ہوتا ہے۔ جو س تو ٹھیک ہے مگر ان کے آتے ہی چائے بنانا شروع کر دینا۔ ساتھ میں ڈائینگ ٹیبل بھی سیٹ کرنا ہے۔ ہر پلیٹ 'چمچوں اور کانٹوں کو اچھی طرح ٹیشو مارنا ہے۔ باقی

دیکھ لو اب ہر چیز بتاؤں گی۔ تم ابھی تک کھڑے ہو جا کیوں نہیں رہے اور ہاں وہ دہن
صاحبہ آئے گی یا ان کے ہاتھوں میں مہندی لگ چکی ہے؟ " پھر ایک دم زور سے بیل
بجنے لگی۔

"یا اللہ خیر۔۔۔ ضرور وہی ہو گا۔ بیل آف کر دو۔" بیل بجانے والے کو بھی چچی کے
ارادے پتا چل گئے تھے اس لئے۔ تبلا بجانے کے انداز میں دروازے کو ہاتھ مارنے لگا۔
"امی میں تو اس کے منہ بالکل نہیں لگ رہا۔ پلیز آپ خود اسے دیکھیں نہیں تو یہ اب
ہاتھوں کے بجائے ٹانگوں کا استعمال کرے گا۔" اور اس میں کوئی شک نہیں تھا ٹانگوں
کے استعمال کے باوجود اس کو اگر دروازہ نہ کھولا جاتا تو اس نے مزید خطرناک ارادے
سے اس دروازے کے ساتھ کیا کرنا تھا یہ کزان ہی جانتا تھا۔
"تم بڑے ہو اس سے۔ زرا بھی روعب نہیں دکھا سکتے۔"

"وہ بانیکر ہے مچی اور کوئی عام بانیکر نہیں جن لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ان کے وجہ سے اس کے منہ لگنے کی ہمت نہیں ہے۔" کزان کے میوزک میں جان مزید آگئی کہ صبرینہ تیزی سے بول کر دروازے کی طرف گئی۔

"میں دیکھتی ہوں۔" وہ دروازہ کھول کر کزان کے چلتے ہوئے ہاتھوں کا شکار ہوئی۔
"اُف! " وہ منہ پکڑ کر پیچھے ہوئی۔

"اوپس صحیح موڈ میں جا رہا تھا کہ تم نے ہر بات پہ مداخلت کرنی ہوتی ہے روکی۔ کہاں ہے میرا ڈیر۔"

"کزان!! آپ بہت اچھے طرح سے بہیو کریں گے۔ میں نے آپ کا ڈیر پورا کیا ہے سو آپ اپنی منمانی نہیں کریں گے۔"

"تم دیکھو تو صحیح کیسے دل سے یہ ڈیر پورا کروں گا۔ اب ہٹو بھی ارے پہاڑی سی بھی بڑی
چچی جان کیسی ہیں آپ۔" صبرینہ نے خود کو کوستے ہوئے کہا کہ اس نے آخر کزان کو
ایسا ڈیر کیوں دیا ہے۔ اسے اپنی غلطی کا مزید شدت سے احساس ہو واجب کارپٹ پہ کالک
جسے سے کزان کے بوٹ کے نشان بنے ہوئے تھے اس سے تو اس کا دماغ گھوم گیا اوپر
سے چچی کی چیخ۔

"یہ یہ کیا میرا کارپٹ۔ ابھی صاف کیا تھا اور اسے تم نے۔۔"
"او میرے خدا یا یہ کیا ظلم ہو گیا مجھ سے۔ میں تو اپنی چچی جان کی مدد کرنے آیا تھا۔ پر اب
فکر نہ کریں درمیانے سائز کا کارپٹ ہے دھل جائے گا میں لے جاؤں گا۔ مجھے جو کام ہو
بتائے آج آپ کا بھتیجا حاضر ہے۔ سارے کام کو لات مار کر آیا ہوں۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لڑکی جلدی سے اس کارپٹ کو اٹھا اور یہاں لکڑی والے جگہ پہ جو داغ لگے ہیں اسے فینائل سے صاف کر دے۔ اور تم نکلو یہاں سے۔" ان کی آنکھوں میں تو خون اتر آیا۔ بال بھی نوچ کر کزان سے دو ہاتھ کرتی مگر وقت بہت کم تھا اور ان کے مطابق کام زیادہ تھا۔

"ارے ارے غلطی میرے سے ہوئی تو رو کی کیوں کرے کام۔ نہیں نہیں ہر انسان کو اپنے اعمال کے لئے accountable ہونا پڑتا ہے ہیں نا۔" مزاحیہ لہجے میں کہتے ہوئے اس کا آخری جملہ چٹانوں کی طرح سخت ہو گیا تھا۔

"چچی آپ بیٹھیں کزان کر لیں گے کزان بوٹس اُتارے اور باہر رکھیں میں تب تک صاف کرنے کا سامان لاتی ہوں۔" وہ اس وقت کزان کے لہجے پہ غور نہ کر سکی اور تیزی

سے بھاگ کر ایک کپڑا لائی تاکہ کزان اس پہ کھڑے ہو کر اپنے بوٹس اتارے۔ کزان جھکنے لگا اور صبرینہ اٹھنے لگی اس کے باعث دونوں کے سر پہ زور سے ٹکڑ ہوئی۔

"یا اللہ۔"

"گاڈ ڈیم!!! لوہے سے بنی ہو تم بھی۔"

"یا اللہ ہو گیا آج میری بچی کا رشتہ۔"

"آپ کو ویسے شرم نہیں آتی اپنی ننھی سی کاکی کا رشتہ کرواتے ہوئے۔ آپ کو پتا ہے یہ

قانونی جرم ہے۔ اس بات پہ جیل ہو سکتی ہے آپ کو۔"

"ایک مجرم مجھے بتائے گا کہ جرم کیا ہوتا ہے۔" وہ کڑوے لہجے میں بولتی اب اسے

دیکھنے لگی جواب کچن کی طرف گئی۔

"جلدی کرو اور اس لڑکی کو فون کرو ایک بندہ کام نہیں کر سکتا۔"

"ظاہر ہے شریف لبادے میں چھپے ظالموں کو کیا خبر کہ جرم لفظ ہوتا بھی ہے کہ نہیں۔

کم سے کم ہم جو بھی ہیں سامنے ہیں۔" اب چچی الماس اسے دیکھنے لگی جو نفرت اس کی

آنکھوں میں تھیں وہ نفرت ایک دم صبرینہ کے اس طرف آنے پر غائب ہو گئی۔

"لاؤ تم چھوڑو میں کرتا ہوں۔ آخر کو غلطی میں نے کی ہے بہت سے لوگ تو غلطی بلکہ گناہ

کر کے بھول جاتے ہیں اور مطمئن ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔"

"کزان آپ بوٹس باہر رکھیں میں جلدی جلدی کرتی ہوں۔" چچی ان دونوں کو دیکھتے

ہوئے کندھے اچکا کر لیونگ روم کی طرف گئی کہ کریں بلا سے اب آگئے ہیں تو۔

"کہانا کر لوں گا مزدور آدمی ہوں!!! " زور سے صبرینہ سے کپڑا لیکر وہ زور سے یہ

داغ صاف کرنے لگا۔ صبرینہ نے اس کے بوٹس اٹھائے اور باہر رکھے مڑ کر دیکھا وہ

بڑے ہی زور سے داغ صاف کر رہا تھا۔ پیچھے کا کوناد یوار کے ساتھ لگ کر نیشان لگ رہا تھا
- اُف ہی آدمی۔

"کزان سا کورا۔" کزان نے سُنا نہیں۔

"کزان دیوار خراب کریں گے۔ مجھے دیں۔ آپ نا آسان کام کریں ڈسٹر لیکر ڈرائینگ
روم اچھے سے کریں۔"

"ڈیر دیا ہے تو اسے اچھی طرح پورا کروں گا تمھاری طرح ڈنڈی نہیں ماروں گا۔"

"وہ تو آپ کے داخل ہونے سے پتا لگ گیا تھا کہ کتنے مخلص ہیں آپ۔" کزان رُک گیا
اسے دیکھنے لگا۔

"بائیکر ہوں ایسے بوٹس گندے ہو جاتے ہیں۔ اس میں اب میرا قصور نہیں ہے۔"

"ہاں یہ تو آپ کی ہارلی کا ہے۔" صبرینہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"خبردار میری ہارلی کو کچھ کہا۔ وہ معصوم ہے۔"

"لڑکی گپے لگانے آئی ہو یا کچھ تلنے والا کام بھی کرو گی۔" وہ چچی کی بات پر ایک دم ہوش میں آئی۔

"کسے تلنا ہے ویسے جلنے کی بوتو آ رہی ہے کیا آپ کا دل تل کر جل رہا ہے۔"

"کران !!"

"اُف پہلی بار اپنا اصلی نام بار بار سُن کر الجھن میں مبتلا کر رہا ہے۔ کام کرنے کا کہا تھا۔

شخصیت بدلنے کا نہیں۔" صبرینہ اسے چھوڑ کر کارپٹ ساتھ والے لانڈری باسکٹ میں

پھینکا اور تیزی سے کچن میں آئی سارا سامان نکال کر وہ سب سے پہلی چٹنی بنانے لگی۔ امی

نے ایک دفعہ بڑے مزیدار کی املی والی بنائی تھی۔ اس کا ذائقہ بھی ہر کھانے کے ساتھ

مرزہ دیتا ہے۔ وہی سوچ کر اس نے فریج کھولا تو چچی کی تنبیہ دیتی آواز آئی۔

"آرام سے دروازہ مت توڑ دینا۔" وہ پھر دوبارہ فون میں لگ گئی جہاں وہ گھنٹے بعد اپنی بہن کے ساتھ پھر شروع ہو گئی۔ آدھا انھیں کوس رہی تھی حالانکہ صبرینہ نے کچھ نہیں کیا۔

"یتیم بچی ہے خود ضد کرنے لگی۔ میں نے بھی کہا اتنا اصرار کر رہی ہو تو کر لو ورنہ توبہ کرو یتیم بچی سے کام کرو اگر اللہ کو تھوڑی ناراض کرنا ہے۔" وہ حیرت سے چچی کو دیکھتی ایک دم شیف کی طرف آ کر مکر کھولنے لگی۔

"پتا نہیں کام وام آتا ہے کہ نہیں مگر میں نے پہلے سے ہی سارا گھر صاف کر دیا تھا۔ دو ڈش ساتھ والی اللہ بھلا کرے لے آئی ورنہ میں نے تو اس سے نہیں کہا تھا۔ دیکھو یہ ہوتے ہیں ہمسائے ایک ہمارے اپنے ہیں جنھوں نے کچھ لانے کی توفیق نہیں کی۔ منہ

سے کہلو اکھلوا کر کہا کہ میں بیمار کہاں پکاؤں۔ ہاں چٹنی بنائے گی اور تلے گی کونسے کام ہے
- "ایک دم زور سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی۔

چچی ایک دم چونک کر اس طرف فون چھوڑ کر بھاگی صبرینہ بھی خود کو روک نہیں پائی
ڈرائینگ روم میں آئی تو دیکھا۔ وہ ریموٹ اٹھا رہا تھا۔ ارد گرد کا جائزہ لیا تو کچھ نہیں ٹوٹا تھا
- شکر۔

"یہ کیا کیا تم نے۔"

"نظر کی پرابلم شروع؟ ریموٹ گرا ہے۔ ڈسٹنگ مار رہا تھا تو گر گیا۔" صبرینہ چل پڑی
- وہ کام جلد سے جلد مکا کر کزان کو یہاں سے لیکر جانے کے ارادے سے تھی شکر اس
نے کچھ نہیں توڑا۔

"اتنے زور سے تو ریموٹ گرنے کی آواز نہیں آتی۔"

"نظر کے ساتھ کانوں کا علاج کروائے۔ ویسے پہلا رخ دماغ کے ڈاکٹر کا ہونا چاہیے۔"

"تم یہاں کیا دال گالنے آئے ہو۔ جاو یہاں سے۔"

"سوری میں یہاں مدد کرنے آیا ہوں اور مدد کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔"

"جو تمہارے ارادے ہیں ناکیف واجدان میں تمہیں کامیاب نہیں ہونے دیں گی۔ اس

سے ادا جان کو بلا کر نکالوں یہاں سے؟ فوراً بھاگو۔" کزان تیزی سے بھاگ کر دوسرے

دروازے سے نکلا اور پکن کی طرف آیا۔

"ٹیپ ہے؟"

"کیوں؟" وہ اب تیل گرم کر رہی تھی ساتھ میں ریڈی میڈ چیزیں نکال کر انھیں ڈش

میں رکھتی مائیکروے میں ڈالنے کی طرف بڑھی۔

"منہ بند کرنا ہے۔ بلکہ کسی کرسی پہ باندھنا ہے۔"

"تم ادھر آگئے تم کیا کہا تھا میں نے۔"

"آپ نے بھاگنے کا کہا تھا اور میں بھاگا۔ اس زیادہ فرما برداری آپ کے بچوں نے بھی

نہیں دکھائی ہوگی۔" کندھے اچکا کر وہ پیسٹری اٹھا کر کھانے لگا۔

"اے رکھو اسے مہمانوں کا ہے۔" صبرینہ کو اب شدید افسوس ہوا۔ کزان کو گڈ بکس

میں لانا کسی بے جان پھول میں جان ڈالنے سے زیادہ مشکل تھا۔

"میں کیا گھر کا فرد ہوں؟"

"نہیں تو۔"

"تو بس جو گھر کا فرد نہیں ہوتا وہ مہمان ہوتا ہے۔"

"منشمہ کو آواز دو میں دیکھتی ہوں اور اسے بھی لیکر جاؤ۔"

"نہیں چچی ہم کر لیں گے۔ کزان اسے پلیٹ میں ڈالے۔" صبرینہ نے التجا نظروں سے بڑی بے بسی سے اس کا ڈیر یاد دلایا۔ کزان دیکھتا رہا پھر بڑے خاموشی سے ٹیشو اٹھا کر انھیں روکا۔

"کر لیں گے کہہ رہے ہیں جب!! آپ جاو شان سے میری اور روکی کی برائی کرو جاو شاہاش۔"

"کیف واجد تھپڑ کھالو گے میرے سے اور تم دیکھتی رہو گی یا تماشا دیکھنے آئی ہو۔ اس سے اچھا نہ آتی۔"

"مگر یہ تو بڑے چاہ سے آئی ہے چچی جان۔ ایسی چاہ کو کچلنے کی آپ کی عادت ابھی تک نہیں گئی۔"

"میں کرتی ہوں چچی بس ہونے والا ہے۔" اس کے بعد اوپر عقیل نے آواز دی۔ وہ چل پڑی تو صبرینہ نے کزان کو دیکھا وہ پلیٹس نکال کر ان کو گن رہا تھا۔ اس نے بولنا مناسب نہیں سمجھا اور بنا کسی بحث کے کام کرنے لگی۔ کزان جا کر ٹیبل سیٹ کرنے گیا۔ صبرینہ اس طرف دیکھ رہی تھی کہ کچھ کر نہ دے مگر کزان بڑے پرسکون ہو کر آ رہا تھا اور جارہا تھا۔

"کو لڈ ڈرنگ رکھ دوں۔"

"جی دور کھیے گا۔ گلاس رکھ دیں اس کے بعد آپ چلے جائے۔ میں نہیں چاہتی اب آپ کا ان سے سامنا ہو۔" کزان شرارت سے مسکرایا۔

"چاہتی تو تم ویسے یہی تھی روکی مگر مجھے تمہارے دیے ڈیر زہر حال میں پورے کرنے ہیں۔" اس کے انداز پہ صبرینہ کے پیٹ عجیب سی تتلیاں گھومتی محسوس ہوئی۔

"آپ ایک اور ڈیر دے سکتی ہوں مطلب اس میں ایڈاپ۔"

"سوری یہ رولز میں شامل نہیں ہے۔ پہلے سوچنا چاہیے تھا۔ بیچ میں کوئی تبدیلی نہیں

ہو سکتی۔" وہ فریج سے بوتل نکال کر جانے لگا تو اس نے روکا۔

"میرے وقت میں بھی تو آپ نے ڈیر چینیج کیا تھا۔"

"وہ تو تمہارے پھوٹر پن کی وجہ سے اور نہ ہی میں پھوٹر ہوں نہ ہی کام چور۔" وہ کہنا

چاہتی تھی اتنا پُر سکون ہو کر وہ گیراج اور یہاں ابھی اس کے سامنے ہو کر کام کر رہا ہے وہ

سب کے سامنے کیوں نہیں کر سکتا مگر وہ کہہ نہیں سکی۔ وہ شیر کو یہ نہیں یاد دلا سکتی تھی

کہ تمہارا کام تو حملہ کرنا ہے تو پھر آج ایسے کیوں بہو کر رہے ہو تو شیر کو ایک دم یاد

آجائے گا کہ وہ اصل میں ہے کیا تو پھر سارا جادوئی تاثر ختم۔

"ہو گیا۔ اب بتاؤ کیا رکھنا ہے۔"

"بس یہ چیزیں رکھ آئے ہیں۔ یہ نکال کر ان کو ٹیشو سے نکالتی ہوں پھر بس سب کچھ تیار

ہے۔ ان کے آتے ہی چائے بنا کر گھر جاؤں گی۔"

"تم دیکھو میں چائے بنانا ہوں۔"

"نہیں کزان میں دیکھ لوں گی۔"

"یہ کیار کھا ہے تم نے۔ یہ کیا بنایا ہے تم نے۔" چچی نے امی کی چٹنی کا باول اٹھا کر اس

طرف لائی۔

"چٹنی آپ نے کہا تھا چٹنی بنانی ہے۔"

"پودینے کی چٹنی کا کہا تھا محترمہ آپ سے۔ خود سے شروع ہو گئی۔ میرے سے پوچھنا

گوارا نہیں کیا۔"

"سوری میں بنا دیتی ہوں۔"

"رہنے دو اتنا وقت نہیں ہے۔ لاو دو یہ ٹرے اُف ایک کام تم ڈھنگ سے نہ کر سکی اوپر

سے وہ مایوں میں پہلے ہی بیٹھ گئی۔ آج کے دن یاد آیا ہے۔" وہ ٹرے اُٹھا کر جانے لگی

کہ ایک دم کزان کے کہنے پر رُک گئی۔

"یہ نوکر نہیں ہے آپ کی۔"

کزان چچی کے سامنے آیا تو ان کے بنائے ہوئے سموسوں کی ٹرے لی۔ چچی کا پارا آوٹ

ہو گیا۔

"میں نے کب اسے اپنی نوکر کہا ہے۔ فارغ بیٹھے رہنے سے بہتر ہے میرا کام کر دے

۔"

"کیوں آپ کی بیٹی معذور ہے؟ یا آپ کے ہونہار بیٹے اس قابل نہیں ہے کہ آپ کی مدد

کر سکیں۔"

"کزان!!" صبرینہ نے اس ٹرے لینا چاہی کزان پیچھے ہوا۔ اب چچی نے بہت اچھی طرح سے اس کا کزان کہنے پہ غور کیا۔ یہ کیسے انداز میں بول رہی اور اسے کزان بلارہی ہے۔ ایک دم ان کا دھیان اس پہ گیا۔

"اے لڑکی کیف نام ہے اس کا اور بھائی بلایا کرو بڑا ہے تم سے۔" وہ صبرینہ کو تیزی سے دیکھنے لگی۔ صبرینہ ایک دم گھبرا گئی۔ کزان نے ٹرے نیچے گرا دی۔ چچی کی چیخ نکل پڑی۔ ان کی فیورٹ شیشے کی ٹرے جو وہ جرمنی سے لائی تھی۔

"چچی جان آپ کی اطلاع کے لئے غرض ہے۔ یہ آپ کی کچھ نہیں لگتی تو یہ آپ کا کام نہیں کرے گی نہ ہی آپ اسے ٹھک دے سکتی ہیں۔ یہ ہماری بندی ہے۔ یہ ہمارے علاوہ کسی کے باپ کی نہیں سنتی۔ ہیں ناروکی۔ نکالو بھڑاس میں اس کو سنبھال لوں گا۔ کاٹی نہیں ہیں۔" چچی کزان پہ جھپٹ پڑی اور صبرینہ کا کیا کام تھا سب سنبھالنا۔

"بڑا اچھا اختتام کیا تھا ڈیر کا آپ نے کزان۔ میں نے نہیں کھیلنا جو جی میں آئے کریں۔"

"ارے واہ انسلٹ تمہاری کر رہی تھی۔ تم نے اتنا کام کیا اور آخر میں یہ سُننے کو ملا سوری

غلط چیزیں میں نہیں برداشت کر سکتا اور ڈیر والے گیم نہیں ختم ہوگی۔"

"میں نے شروع کیا تھا اور میں اسے ختم کروں گی۔" وہ جانے لگی کزان نے روکا ایک بار

پھر کلائی اس کی پکڑی۔ صبرینہ نے گھوم کر اسے دیکھا۔ وہ اس کے سامنے آیا۔

"شروع تم نے کیا تھا ختم میں کروں گا۔"

"میں تمہیں ڈیر دیتا ہوں صبرینہ احمد کہ

"سب کے سامنے تم چلاو گی کہ منشمہ ایک نمبر کی چورنی اور ڈائن ہے۔" صبرینہ کی

آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں پھر ہنسی۔

"اچھا جوک ہے کزان۔"

"نہیں میں سنجیدہ ہوں اس چمگادڑ کی وجہ سے میں نے بخش دیا تھا۔ تمہارا ڈیر پینڈنگ

رہتا ہے۔"

"آپ مجھے ہمیشہ فضول اور بکو اس ڈیرز کیوں دیتے ہیں۔"

"او کم آن رو کی یہ کھیل تم نے شروع کیا تھا۔ اور تمہارا ڈیر پورا کرتا ہوں۔ اسے تنگ نہ

کرو یہ نہ کرو۔ تمہارے کہنے پر اس ہاتھی کی امی کی مدد بھی کی۔ سب سے سلوک اتفاق

میں رہا بلکہ میں نے تو دو ڈیرز پورے کیے وہ چمگادڑ نکال کر اور تم ڈرامے مت کرو چلو۔"

"میں نہیں کر سکتی کزان آپ کا دماغ خراب ہے۔ یہاں فیملی ہے باہر کے لوگ نہیں

جس کے سامنے جوجی میں آئے کریں۔"

"تم کرو گی میں کہہ رہا ہوں اس کے بعد تمہاری باری۔ ایک ڈیر معاف کرتا ہوں۔"

"اس کے بعد آپ کو چھت سے چھالانگ لگانے کو کہوں گی تو لگائے گے؟"

"ہاں لگالوں گا۔" کزان مسکرایا۔ اُف ایک تو ڈنر سوٹ اور ہلکی سی شیو میں یہ اتنا ہینڈ سم

کیوں لگ رہا تھا۔

"ہو نہہ میں نے کہا اور آپ نے چھالانگ لگا ہی لی۔ کوئی سین نہیں میں نکاح کے

تقریب میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گی۔" وہ جانے لگی کزان نے اس کو روکا۔

"تم کہو گی تو لگاؤں گا۔ تم ڈیر تو پورا کرو۔" صبرینہ کچھ کہنے لگی تو وہ مزید بولا۔

"صرف تم۔" کزان اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ صبرینہ کو ہر رنگ ان میں نظر آئے

۔ حالانکہ ان بادامی شپ کالی آنکھوں میں گہرائی اور چمک دکھائی دیتی تھی مگر آج ان میں

عجیب سی دھڑکنیں دیکھ کر اس کا دل نہیں کیا وہ ان آنکھوں کے رنگوں اور زبان سے نکلے

اس ڈیر کو انکار کرے۔

"پکا۔ جو میں کہوں گی۔" اسے اچھا لگ رہا تھا محبوب اس کی بات مانے گا۔ وہ جو کچھ کہے گی وہ کرے گا چاہے چھت سے چھالانگ لگانے کا کہے گا تب بھی وہ جھجھک نہیں محسوس کرے گا۔

"چھالانگ لگانے کے لئے اس سے بہتر جگہ نہیں ہوگی۔" وہ سامنے ایک بچوں والا سلائیڈ کے بڑا سا ہٹ نما جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا کہ وہ اس چھت سے چھالانگ لگانے کی بات کر رہا ہے۔ سا کورا اسے پل بھر بھی خوش نہیں ہونے دے گا۔ صبرینہ نے اسے گھورا۔ جو بھی تھا جیسا بھی تھا اسے کزان کا ہر روپ پیارا تھا۔

"ہم اچھا مگر مجھے ہار لی سکھاو گے۔" اب کزان کے چہرے پہ خوفناک تاثر آ گیا۔ اس سے پہلے کچھ کہتا ذکی آیا۔

"وہ تائی امی بلار ہی ہیں انگھوٹی کی ٹرے تم نے لانی ہے نا۔"

"ہاں چلو۔۔" وہ چلنے لگی تو ذکی نے کزان کو بولا۔

"آپ کے وہ پاگل دوست نہیں آئے؟"

"کس نے مجھے یاد کیا۔" صبرینہ چل رہی تھی تب اس کے سامنے سنیک بولتا ہوا آیا

۔ دوسری طرف ہاک 'بلیک' گریلر اور جوش بھی پہنچے۔ صبرینہ حیرت سے انھیں دیکھ

کر سوچنے لگی کہ یہ شادی میں کیسے آگئے اس نے مڑ کر کزان کو دیکھا۔ وہ ہاک کو اشارہ

کرنے لگا چونک کر اس نے دیکھا پھر سر جھٹک کر اس طرف آئی۔

انگھوٹی پہنا چکی تھی تو صبرینہ جو منشمہ کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی جھک کر بولی۔

"یار ایک بتاؤ کزان کس چیز سے سب سے زیادہ بھاگتا ہے؟" منشمہ جو سیف سے کچھ کہہ

رہی تھی ایک دم چونکی۔

"کیوں کیا ہوا؟ کچھ کیا ہے اس نے۔ ویسے یہ بینڈ ٹس بڑے پُر سکون لگ رہے ہیں۔"

"ویسے یہ کیسے انوائٹڈ ہیں؟"

"کزان کے دوست ہیں۔ بس کزان جسے بلاتا ہے وہ ہم سب کا مہمان ہوتا ہے۔ اب ہم

انہیں نکال تو نہیں سکتے۔ اللہ کرے بس لحاظ کر جائے پھر وہی گھر میں ہنگامہ۔"

"اچھا چھوڑو بتاؤ نا کزان کس شخص سے چڑکھاتا ہے۔ کن کن سے زیادہ بھاگتا ہے؟"

"عجیب سوال کر رہی ہو صبو۔ یہ تو تم بھی بتا سکتی ہو۔ ویسے چچی سے زیادہ ادا جان

مطلب اب کس کا نام لوں میں۔ ایک منٹ یہ وہی ہیں نا؟"

"کون؟"

"ارے وہ او مائی یہ بھی آئی ہیں شادی میں۔"

"کس کی بات کر رہی ہو متشو۔"

"دادو کی بیسٹ فرینڈ مطلب دادو کی جن دے جان ہیں اور کزان اگر کسی سے بھاگتا ہے تو ان سے۔ ایک اور بات بتاؤں کزان بزرگ لائیک صعیف عورتوں سے لازمی دور بھاگتا ہے۔"

"ہیں کزان بھی کسی سے بھاگتا ہے۔" صبرینہ نے دیکھا وہ براون شلوار قیض میں ملبوس کافی گریس فل اور ماڈرن بزرگ تھی۔ بزرگ ہونے کے ناتے ان کے سر پہ دوپٹہ ہونا چاہیے تھا مگر نہیں تھا۔ سوٹی تھامے وہ مسکرا کر سب سے بات کر رہی تھی۔

تھی تو بہت پیاری مگر ان کی دادو کی کہی سے دوست نہیں لگ رہی تھی۔

"تم پکاشیور ہو کہ یہ تمھاری دادی کی دوست ہیں۔"

"تم مزید شک میں چلی جاو گی جب انھیں کزان سا کورا کے ساتھ دیکھو گی۔ ان کی می بھی ساتھ ہو گی۔ ویل چیر پہ سفید گھنگریالے بالوں والی۔ وہ بھی بس مزہ آجائے مگر

کیف چالاک ہے ان لڑکوں کے گھیرے میں چھپا ہے۔ " صبرینہ نے دیکھا کزان
دوسری طرف منہ کیے ہاک کے ساتھ لگا تھا۔ کزان نے ہاک سے پلزلے کر گہرا سانس
لیا۔

"غصہ آرہا ہے؟" کزان نے کن آنکھیوں سے دیکھا۔

"کس بات پر۔"

"اپنی شکست پر۔" وہ اب چونکہ۔

"کیسی شکست پر؟"

"آج جہاں ہاوس میں پہلی بار خوشی کا سماں آیا ہے اور منشمہ کی شادی ہو گئی۔" کزان ہنسا

"میں تو خوش ہوں وہ ڈائن جا رہی ہے تو میں غصہ کس بات کا۔"

"شادی اتنے سکون سے کیسے جا رہی ہے جبکہ تم یہاں موجود ہو۔" ہاک کے آنکھوں کے سامنے بالوں کی لمبی لٹ آگئی۔ جنہیں وہ پھونک کے ذریعے ہٹاتا ہے بغور دیکھ رہا تھا۔

"طوفان آنے سے پہلے کا سکون نہیں دیکھا کبھی۔" وہ کیمنگی سے مسکرایا۔ ہاک تاسف سے سر ہلانے لگا۔

"تمہیں تمہاری پوزیشن یاد نہیں دلارہا بلکہ حیران ہوں۔ یہ ٹھہراؤ کی وجہ؟" کزان چل کر ان کو دیکھنے لگا تو اس طرف دیکھا جہاں وہ پیلے ساڑھی میں اتر کر سب سے مل رہی تھی۔ چھوٹی سی تھی مگر آج کافی بڑی لگ رہی تھی۔ شاید پہلی بار اتنا تیار ہوئی تھی۔ نظریں ہٹا کر اس نے دیکھا۔ سنیک اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں کزان کی نظریں تھیں۔

سنیک کی گرے آنکھیں بڑی گہری ہوتی جا رہی تھی۔ کزان اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھ رہا تھا تو خود کلامی کے انداز میں بولا۔

"شاید میں ان ڈیرنگ آنکھوں کی وجہ سے رُکا ہوں ابھی۔"

"اوائے وہ پاگل خانے سے آدمی نہیں آنا والا تھا۔ جس نے آج شادی پہ دھوم مچانی تھی۔" گریلر کی سرگوشی پر کزان اسے دیکھنے لگا۔ پلان تھا یہی تھا مگر پھر اس کی نگاہیں پھر اس لائیم ساڑھی میں ملبوس لڑکی پہ گئی۔ وہ چل کر اس طرف آرہی تھی۔ کزان کو اس کی آنکھوں کے اندر گہرا کا جل اچھا لگ رہا تھا۔ کیا؟ اس کے اندر بڑے زور سے چلایا جیسے تھوڑی دیر پہلے اس کے ہارلی کو چلانا سکھانے پر وہ بدک اُٹھا۔ مگر وہ کا جل ایک ڈرگ کی طرح اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ شاید یہ ابھی پلزی تھی اس کا اثر تھا ورنہ کا جل سے کون کھینچا چلا جاتا ہے۔ سنیک اس طرف بڑھا۔

"سنیکی کون کدھر جا رہی ہوں۔" صبرینہ نے اوپر دیکھا۔ صبرینہ اسے نظر انداز کرتی

ڈی جی کی طرف بڑھی جس نے ہلکے ہلکی میوزک لگایا ہوا تھا۔ صبرینہ نے اپنا فون نکالا اور

کچھ ٹائپ کرتی وہ اس طرف آئی اور ڈی جی سے مائیک لے کر سب کو اپنی مائیک کے

ذریعے متوجہ کیا۔ اس نے سب کو آنے کا بیحد شکریہ ادا کیا اور اس بات پہ خوشی اظہار

کی اور جوڑوں کو مبارک باد دینے کے ساتھ انھیں دعا دی۔

"یار اس کی آواز سیدھا دل میں زور سے ڈس رہی ہے۔" کزان نے الجھ کر سنیک کی

سنیک جیسی چیپ باتوں کو سنا۔

"امی کے جانے کے بعد متشمہ میری سب کچھ بن گئی۔ ایک دوست 'ایک بہن اور ایک

ماں بلکہ ایک ڈاکٹر' وکیل' پولیس ہر پروفیشن کارول اس نے میرے لئے ادا کیا

مطلب لفظوں میں بیان نہ کیا جانے والا رشتہ ہے ہم دونوں کا۔ پہلے تو ہم ایک دوسرے

سے ملا نہیں کرتے تھے ' بات بھی بڑی رسمی ہوا کرتی تھی اور اب ان سات آٹھ مہینوں میں جب تک رہی مجھے لگا ہم دونوں کا تو بچپن سے گہرا ساتھ ہے۔ لگ ہی نہیں رہا تھا۔ اتنا کم وقت گزرا ہے۔ اس پیاری لڑکی نے اپنا اتنا عادی بنا دیا ہے کہ اس کے جانے کا سوچ کر ہی دل کو کچھ ہو رہا ہے۔ رونا آرہا ہے کہ اس کے بغیر بالکل اکیلی ہو جاؤں گی مگر خوش ہوں بہت کہ اسے بہت اچھا ' بہت پیار کرنے والا شوہر ملا ہے۔ تشو آئی لویو۔ سیف بھائی اسے بہت خوش رکھیے گا۔ " اس کی آنکھوں کے ساتھ سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ متشمہ نے ہاتھوں سے اسے فلائنگ کس دی۔ آنکھوں میں اپنی چھوٹی بہن کے لئے پیار تھا۔ سیف نے مسکرا کر سر کو ہولے سے خم دیا کہ بے فکر رہے وہ بہت خوش رہے گی۔ " کچھ لفظ متشمہ کے نام میں کرنا چاہتی ہوں۔ " اس نے کہتے ہوئے کزان کی طرف دیکھا۔ کزان ایک دم رکتی بیٹ پر اسے دیکھ رہا تھا پھر وہ نظریں ہٹا کر بولی۔

Musutashuma wa ichiban no dorobō to majodesu

کزان کا شک سے منہ کھل گیا پھر وہ زندگی میں سچے سے دل سے کھل کر ہنس پڑا۔ سب
حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ سب نے نا سمجھی کے ساتھ صبرینہ کے الفاظ سُنے شاید اپنی
زبان میں محبت کا اظہار کیا تھا جبکہ کزان کو پتا تھا جاپنیز میں اس نے اپنا ڈیرپورا کیا ہے۔ یہ
لڑکی اس حیران کر رہی تھی۔ یہ روکی اسے ہنسانے پہ مجبور کر گئی۔

"اس والے مال کی قیمت بڑھاؤ اور یہ جو والا ہے نامیں سوچ رہا ہوں کہ اس کو پھر سے
ٹیسٹ کرو اور بہت کمپلین آئی ہیں اس کی۔ یہ سب سے زیادہ بکنا چاہیے اور اس کی سیل

بالکل ڈاون فال پہ جارہی ہے۔ "کزان ہونٹوں پہ پین دبائے فائل کھولے جوش کو بتا رہا تھا۔

"اچھا اب نا طریقہ کار بھی بیچنے کا بدلنا ہے دوسری طرف سے اطلاع آئی ہے کہ کسی بھی وقت پولیس چھاپا مار سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ دوکان اور آنکھیں ہوشیار رہیں۔ کوئی بھی گڑبڑ ہوئی تو ہاک تو حشر کرے گا کرے گا میں بھی تم سب کے ٹانگیں توڑوں گا۔" جوش نے اس کی دھمکی پر بیزاری سے ہاتھ گھمائے۔

"خدا کے لئے سا کورا دھمکی تو بدل دو۔ تم سالے ہافو کو ٹانگیں توڑنے کے علاوہ بھی کچھ آتا ہے۔"

"تم نے میرا بھی کنگفو نہیں دیکھا۔ جاپان سے پوری ٹریننگ لیکر آیا ہوں۔ ٹانگ کو چھوڑو اندر کے ایک ایک کھال کو وہ بھی بنا ہتھیار کے اُتار کر تمہیں دکھا سکتا ہوں۔"

دیکھنا چاہو گے۔" وہ مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ اس وقت بالکل سنیک کی طرح لگ رہی تھی۔ زہریلی مگر شرارت سے بھری۔

"اُف اچھا ٹھیک ہے اور کچھ تبدیلی؟ اور اپ ڈیٹ کب تک چاہیے؟"

"ایک ہفتے کے اندر اندر اس مار جن میں مجھے فرق نظر آئے۔ خیر ہاک کہاں ہیں؟"

"ڈیشا کو بیلے کلاس چھوڑنے گیا ہے آتا ہی ہوگا۔"

"ڈیشا کب آئی؟" کزان کے چہرے پہ حیرانگی اور کچھ مسرت سے بھرا تاثر آیا۔

"کل رات کو ہی۔۔ اس بار لمبی چھٹیوں پہ آئی ہے۔"

"ڈرینا مان کیسے گئی؟ وہ تو ڈیشا کو ایک ہفتے با مشکل رہنے دیتی ہے۔"

"مجھے اب کیا پتا؟ یہ ہاک کو پتا ہوگا۔ ویسے بھی بیٹی ہے اس کی جب چاہے جتنے دنوں کے

لئے رہے۔"

"عجیب بات ہے۔ ہاک نے بتایا ہی نہیں میں آجاتا ویسے بھی اپنی گھر والوں کی شکلیں
دیکھ دیکھ کر میری ساری رات خراب ہو گئی۔" اس نے بار کی طرف فریڈی کو اشارہ کیا
کہ اسے کو کٹیل پینا ہے۔ وہ سر کو خم دیتا اس کے لئے الکحل فری کو کٹیل بنانے لگا۔
"حالانکہ خراب تو ہونا نہیں چاہیے۔" کزان ٹھہر گیا۔
"کیا مطلب؟"

"وہ پیلی اینا کونڈا اس کی وجہ سے تو تمہارے دانت اندر ہی نہیں ہو رہے تھے۔"
پیلی اینا کونڈا؟ کزان نے مٹھیاں بھیچ کر ہاتھ بڑے تحمل سے کھولے۔
"رو کی! رو کی نام ہے اس کا۔ سنیک کی بیوی نہیں ہے جو اسے پیلی اینا کونڈا بلارہے
ہو۔"

"بھئی جتنا وہ اس کو اس نام سے ہمارے سر کل میں مخاطب کر چکا ہے نا ہمارے منہ پہ بھی آگیا ہے۔"

"وہ سنیک کی رشتیدار نہیں ہے وہ میری طرف سے ہے تو میری طرف کے کیے دیے گئے مخاطب نام سے جانی جائے گی تو بہتر ہے اسے روکی بلایا جائے۔" کندھے اچکا کر اس نے گویا بات ختم کرنا چاہی۔

"لیکن وہ تو کسی معاملے میں بھی اب روکی نہیں لگتی سا کورا۔"

"وہ روکی ہے۔ وہ بیوقوف سی سادہ لڑکی ہے جسے پھولوں کے علاوہ کسی چیز کی نالچ نہیں

ہے۔ بس سب کے ہاتھوں دبنے والی لڑکی کو روکی ہی بلایا جاسکتا ہے۔ وہ میری انٹرین

ہے اسے میں اپنا گھر والوں جیسا نہیں بلکہ اپنے جیسا بناؤں گا تو بس ابھی وہ روکی ہے۔"

"مجھے تو وہ کہی سے بیوقوف نہیں لگتی۔" کوئی سنجیدگی سے بولا۔ کزان بار کی طرف جاتے ہوئے اپنا گلاس لینے لگا تو مڑا۔

"جو لڑکی تمہیں سب کے سامنے اس ارسیلہ کے ساتھ ڈانس کروا سکتی ہے۔ جو لڑکی تمہیں شادی کے وقت تم سے کچھ غلط کروائے بغیر تمہاری توجہ اس کی طرف ہٹا سکتی ہے۔ جو لڑکی بڑے ہوشیاری سے منہ سے کو چورنی وہ بھی تمہارے زبان میں کہہ سکتی ہے اور جو لڑکی تمہیں مجبور کرتی ہے کہ اس پاگل خانے سے لائے ہوئے بندے کو واپس بھیجو تو میرے نہیں خیال وہ لڑکی بیوقوف ہے کہی سے بھی ہے کزان۔" ہاک اپنے بانیٹ کی چابی گھماتا اس طرف آیا۔ اس نے گرین ٹی شرٹ براؤن پینٹ اور لانگ بوٹس کے ساتھ اپنی براؤن لیڈر بانیٹ جیکٹ پہنی تھی۔ بال اس وقت ہیر کیچ میں مقید تھے۔ کزان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بات کی جو ایک دم چپ ہو گیا۔

"تم جاو جوش۔" کزان اس سے پہلے جوش کو کچھ کہتا ہے ہاک خود بول پڑا۔ جوش ان دونوں کو غور سے دیکھتا رہا پھر سر ہلا کر چل پڑا۔ کزان نے اب آنکھوں میں سنیجدگی لئے اسے دیکھا۔

"تم اس کو ڈیفنڈ کر رہے ہو یا پھر مجھے کسی اور چیز کا احساس دلانا چاہے ہو۔" ہاک مسکرایا۔

"میں نہ تو اس کا دفاع کر رہا ہوں اور نہ ہی تمہیں کچھ احساس دلوانا چاہا ہوں۔ میں تو تمہارے دیئے گئے سیٹمنٹ کا جواب دے رہا ہوں۔ روکی بیشک بلاؤ تمہاری دوست ہے حق بنتا ہے مگر روکی اگر تم اسے اس بیس پر بلا رہے ہو تو سا کورا تم سنیکی کی طرح غلط ہو۔" کزان بنا کچھ کہے سٹول پہ بیٹھ گیا اور اپنے جوس کاسپ لینے لگا۔

"کیا غلط کہہ رہا ہوں میں؟"

"پتا نہیں۔۔" وہ سر جھٹکے اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاک نے اس کے کندھے کو تھپکا۔

"ڈیشا سنا ہے واپس آگئی ہے۔ تم نے بتایا کیوں نہیں۔" کزان کے لہجے میں ہلکی سی خفگی سی تھی۔ ہاک ہنس پڑا۔

"ڈیشا تمہیں سر پرانیز دینا چاہتی تھی مجھ پہ نظر رکھی ہوئی تھی کہ ایک بار بھی تمہیں کال کر کے نہ بتاؤں کہ وہ واپس آگئی ہے۔ وہ خود ابھی آکر تمہیں خوش کرنا چاہتی تھی مگر اس جوش کے بچے کے پیٹ میں بات نہ رہ سکی۔ اب پلیز اسے پتا نہ چلے تمہیں پتا لگ گیا ہے۔"

"بے فکر ہو جاؤ اسے نہیں پتا لگے گا۔" وہ جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے پرسونچ نظروں سے بار میں موجود بوتلوں کو گھور رہا تھا جب ہاک بولا۔

"وہ تمھاری کیوں سُنتی ہے اور تم اس کی کیوں سُنتے ہو؟" کزان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تم تو اس گھر کے ایک ایک فرد جن میں سے کسی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اسے تک کو ناپسند کرتے ہو تو پھر اس میں کیا بات ہے؟"

"میں اس کی کوئی نہیں سُنتا ہاں اور نہ وہ میری سُنتی ہے اور اس سے اس حد تک بات کرتا ہوں اس لئے کیونکہ اس کا سر نیم عالم نہیں ہے۔ اس کے لئے اتنی رعایت کافی ہے۔ بس یہی فرق ہے۔"

"تو وہ کل کیا تھا؟ اور نہیں کزان وہ عالم ہونہ ہو مگر ہے تو وہ متشمہ کی کزن۔ تمھارے تائی کی بھانجی۔ بہت گہرا تعلق ہے۔ کیا تم اس کا دل بُری طرح نہیں توڑنے والے جس سے عالم ہاوس متاثر ہو گا۔" کزان ایک دم سیدھا ہو گیا جیسے اس کی بات زور سے لگی ہو۔ کیا

وہ اپنی نفرت میں صبرینہ احمد کا دل توڑے گا؟ مگر دل توڑنے کے لئے تو محبت کی جاتی ہے

۔ محبت سے پہلے فلرٹ پھر تعلق اور پھر محبت میں مبتلا کروانا مگر ایسی تو کوئی نیت نہیں

تھی اس کی جب سے اس نے صبرینہ سے بات کرنا شروع کی۔ وہ تو بس پتا نہیں اس

کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا تھا۔ دوستی بھی نہیں۔ اسے تنگ کرنا چاہتا تھا۔ اسے مصروف

رکھنا چاہتا تھا۔ اسے کچھ حد تک اپنے گھر والوں سے دور رکھنا چاہتا تھا۔ اسے کرپٹ نہیں

کرنا چاہتا تھا تو پھر محبت اور دل توڑنے کی بات کہاں سے آگئی۔ محبت ہوتی کیا ہے؟ محبت

تو نہیں ہوتی۔ محبت تو مر گئی۔ محبت تو فنا ہو گئی جب وہ خود محبت کرنا نہیں جانتا تو وہ کسی کو

محبت کے جال میں کیسے پھنسا سکتا ہے۔ بدلے میں بھی وہ یہ کام نہیں کر سکتا۔

"دل توڑا تو تب جاتا ہے جب اس میں دل کا تعلق ہو۔ ایسی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ میں

کیوں توڑوں گا اس کا دل۔ ہمارے درمیان ایسا تعلق نہیں ہے ہاک۔ وہ میرے لئے

روکی ہے بس اور میں اس کے لئے اس گھر کا طوفان جسے وہ اپنے فطری طبیعت کی بنا پر
روکنا چاہتی ہے۔"

"مجھے محبت کا نہیں پتا کزان مگر جو کل میں نے دیکھا ہے اسے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ
بڑا منہ زور جذبہ تھا۔ زبان اور انداز میں خاموشی تھی مگر پھر بھی بہت زور کی آواز آرہی
تھی۔"

"کیا پی کر آئے ہو؟" کزان پوری طرف گھوما۔

"جینا ایسی پٹی پڑھا سکتی ہے تمہیں دیکھا کر دیا برباد میرے دوست کو اس سے بہتر ڈرینا
کے ساتھ تھے۔" ہاک نے زور سے اس کے بازو پہ مکا مارا۔

"جینا میرے لئے بہترین ہے ویسی ہی صبرینہ تمہارے لئے۔" کزان کا منہ ایسا ہو گیا
جیسے کوئی کڑوی چیز منہ میں آگئی ہو۔

"میں تمہاری طرح چھوٹی بچیوں میں دلچسپی نہیں لیتا سوری۔"

"لیگل ہے وہ اور تم سات سال بڑے ہو اس سے۔"

"تو پھر بھی میں اور وہ ایک نہیں ہو سکتے۔ ہم یہ گفتگو کیوں کر رہے ہیں۔"

"شاید سنیک کے ارادے مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ تم سے بات کروں۔" کزان نے

ڈرامائی انداز میں ہاتھ اوپر کر کے گرائے۔

"سنیک بس فلرٹ کر رہا ہے اس سے اور جلد ہی اس کا بھوت اتر جائے گا اور تم لوگ اگر

سرپس ہو رہے تو تم لوگوں سے بڑا بیوقوف کوئی نہیں۔ خیر میں اب جا رہا ہوں۔ آج

کلب کو بند رکھو تو بہتر ہے۔" وہ جو س مکمل کرتا اٹھ گیا اور ہاک اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا پھر

مسکرا کر سر جھٹک کر کسی کو فون ملانے لگا۔

"جواب؟" صبرینہ زور سے سر ہلایا۔

"لوجی تینو جاب ڈھونڈے تی لوڑ ہے۔ سوری تمھیں جاب ڈھونڈنے کیا ضرورت ہے

جبکہ پوری یہ دکان تمھارے سامنے حاضر ہے۔ سمجھو آج سے آدھی مالکن تم۔ بے بے

اور بی جی کی تو اب چھٹی۔ بس کام پہ لگ جاو۔ پھولوں کی تو ویسی دیوانی ہو تم۔" آدھی

بات پنجابی میں اور آدھی بات انگریزی میں کہی۔ وہ بھی صبرینہ کے آسانی کے

لئے۔ صبرینہ اس پار ٹر شپ کی آفر پہ بھونچا گئی۔

"ارے جی جی پلینز اس کی ضرورت نہیں تمھارے بہت سے کام کرنے والے ہوں گے۔

میں ایکسٹرا کے طور پہ آجاؤں گی تو عجیب بات ہوگی۔ تم مجھے بس ڈھونڈ دو یہ لومیر انمبر

۔"

"لے! میرے علاوہ تے کوئی نہیں سنبھالتا اس نکی جی دکان نو۔ تم آوگی تو آدھا کام بٹ

جائے گا۔ خاموشی سے ابھی لگ جاو میرے ساتھ۔ تمہیں کام سمجھا دوں گی ویسے تو تم

بہت سمجھدار ہو میرے کہے بغیر سمجھ جاوگی پر پھر بھی پہلے دن انٹرو تو ہونا چاہیے۔"

صبرینہ نے مشکور نظروں سے دیکھا۔

"تھینک یو سو میچ جی جی۔ مجھے ٹائمنگز کا بتا دو اور بے فکر ہو جاو میں سنبھال لوں گی۔"

تمہیں کسی قسم کی شکایت نہیں ملے گی۔ " جی جی نے مڑ کر اسے گھورا۔

"یہ جو اپنا تھینک یو ہیں نا اسے واپس لو۔ تم ایک شفٹ کا کام کرو گی۔ صبح آٹھ بجے سے

لیکر بارہ بجے تک کی شفٹ ہے۔ تمہاری تنخواہ۔۔۔" اس کے بعد وہ صبرینہ کو سارا

طریقہ کار سمجھانے لگی۔ وہ دکان کے اندر موجود باکس اور پیکیجنگ کا سامان کے ساتھ

۔ روف ٹاپ کی طرف جاتی سیڑھیاں دکھانے لگی جہاں اوپر ان کا خوبصورت گارڈن تھا۔

آدھے پھول آڈر پہ آتے تھے آدھے ان کی خود کی محنت تھی۔ صبرینہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ سامنے سے نیچے پورا کزان کا گیرج نظر آتا تھا۔ کزان اب تک نظر نہیں آیا تھا۔
باقی اس کے بندے کام کر رہے تھے۔ گھر سے تو نکلا تھا پھر کہاں تھا وہ؟ وہ سوچتے ہوئے اس سے بات کر رہی تھی۔

"آڈر کی ذمہ داری اب تمہاری اور بہترین پھولوں کی پہچان تم کرو گی اور سپلائر سے تم ڈیل کرو گی۔" صبرینہ ایک دم چونک اُٹھی۔

"ارے اتنی بھاری ذمہ داری!"

"کوئی بھاری نہیں مجھ سے یہ تگ و دو نہیں ہوتی بھئی اور جتنی تمہیں پھولوں کی نالچ اور پہچان ہیں نا اتنی مجھ جیسے پھوڑ ذہن کو بالکل بھی نہیں ہے۔ اپنی ویز آؤ نیچے چلیں۔ ان میں سے کوئی شیطان کو کھلی دکان ملی تو پھول اُٹھا کر بھاگ جائے گا۔"

"کزان نہیں آیا بھی تک بے فکر رہو۔" صبرینہ روانگی سے بولتی ایک دم ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی جو اسے دیکھتے ہوئے ہنس پڑی۔

"کزان پاچی تے بڑے شریف ہیں۔ وہ چوری بالکل نہیں کریں گے ہاں جو اس کے ساتھی ہیں نا یہاں تک کے کام والے وہ تو وہ ہے گورو جی تے سو بس مت پوچھو بی جی کا تو بی پی ان کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔"

"کزان اور شریف کیا جوک ہے اور چوری! جتنی چوری وہ ہمارے گھر سے کر چکا ہے نا بس مجھے لگتا ہے کہ ہم سب بہت جلد بے گھر ہونے لگے ہیں۔" صبرینہ جو اس کو گھر والوں کے سامنے اور دل ہی دل میں دفاع کرتی تھی آج پہلی بار سب کی طرح اس کا تبصرہ کیے بغیر نہ رہ سکی۔

"اچھا! اب تو خبردار رہنا پڑے گا۔ ویسے میں پوچھنا بھول گئی۔ یہ۔ مہندی کہاں سے لگائی تمہارا تو رنگ بہت گہرا آیا ہے۔ ویسے یہ اتنی تھوڑی کیوں لگائی۔ تمہارے ہاتھ پہ بہت جچتی ہے۔" اب کی بار وہ ہندی میں بولی۔ صبرینہ نے ہتھیلی پہ لگی گول ٹکی دیکھی تو کندھے اچکا کر اسے کہا۔

"مجھے مہندی اتنی پسند نہیں ہے۔ وہ تو میری کزن کا نکاح تھا اس نے زبردستی لگوائی۔" "او اس کی شادی ہو گئی۔ بہت بہت مبارک ہو۔ کیسا تھا فنکشن تم لوگوں کی شادیاں کیسی ہوتی ہیں؟ تم کیسے تیار ہوئی تھیم آئی!!! کتنا مزہ آیا ہو گا۔ مجھے تو بہت شوق ہے شادیوں میں جانے کا مگر دور دور تک کسی کا کوئی کرنے کا امکان نہیں ہے۔"

"تو تم کر لو۔" صبرینہ شرارت سے بولی جی جی نے اپنی آنکھیں گھمائیں تو دونوں ہنس پڑی۔ کزان بائیک روک کر اترتا اپنے گیرج کی طرف جانے لگا جب کسی کی ہنسی سے رُک

گیا۔ دیکھا تو اس فلاور شاپ پر اور کوئی نہیں روکی تھی اور اس وقت بالکل مختلف روپ
میں نظر آئی۔ کالا ایپرن پہنے جھک کر وہ پھولوں کے سے کانٹے ہٹا رہی تھی اور سامنے
کاؤنٹر پہ کچھ لکھتی جی جی دونوں گفتگو کرتی ہنس رہی تھی۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ کیا یہ
کام کرنے لگی ہے۔ ایک عجیب سی چڑکزان کو ہوئی۔ اب یہ اس پہ نظر رکھا کرے گی؟
کبھی متشمہ نے تو اسے نہیں کہا۔ وہ اس کی طرف بڑھنے لگا کہ ایک دم رُک گیا۔
("مجھے محبت کا نہیں پتا کزان مگر جو کل میں نے دیکھا ہے اسے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ
بڑا منہ زور جذبہ تھا۔ زبان اور انداز میں خاموشی تھی مگر پھر بھی بہت زور کی آواز آرہی
تھی۔")
ہاک کی آواز اس کے کانوں میں گونجتی اسے خبردار کر رہی تھی۔ سر جھٹک کر تیزی سے
وہ وہ بڑبڑایا۔

"یہ ہاک کا بچہ ہماری دوستی کو ٹینٹ کرنا چاہا ہے۔ عجیب ہو گئی ہے بھئی میں اور رو کی نیور
- ہم ایک دوسرے کو چیلنج کرتے ہیں بس۔ وہ میری کمپیوٹر ہے بس۔ اسے چیلنج کرنا مجھے
اچھا لگتا ہے۔"

اور جو اس کی کاجل سے بھری آنکھیں کزان؟ وہ اچھی لگتی ہیں؟ کوئی اندر سے بولا تو
کزان نے مڑ کر اسے دیکھا۔ صبرینہ کی آنکھیں باہر سامنے لگے سورج مکھی کی طرف تھی
- کل رات کے فنکشن کا کاجل ابھی تک نہیں اُترا تھا۔ کزان ایک ٹرانس میں کھڑا اسے
دیکھ رہا تھا۔ اس نے گلوں سے اپنے چہرے پہ آئی لٹ کو ہٹاتے ہوئے آنکھیں دوسری
طرف کی تو وہ تیزی سے گھوم کر اندر گھسا۔ بالکل بھی نہیں اتنی چوٹی سی تو آنکھیں
ہیں۔ راکون لگتی ہے بالکل۔ اس نے سوچتے ہوئے اسے ٹیکسٹ بھی کر دیا۔ صبرینہ جو

کام میں مصروف تھی اپنی جیب میں بڑھوتے ہوئے فون کو نکال کر اس نے مسیج دیکھا
کزان کا تھا۔

"یہ سارے پھولوں نے تمھاری راکون جیسی شکل دیکھ کر مر جانا ہے۔ کل وہ پاگل کا تو
ویسے ہی ہارٹ فیل ہوتے ہوتے رہ گیا۔ دیکھا نہیں تھا تمھارا چہرہ نوچنے کے درپہ تھا۔"
صبرینہ کامنہ کھل گیا اس نے شیشے کے ذریعے دیکھا۔ اوہ تو آگئے یہ صاحب اپنے کام پر۔
ان کی ہارلی جو کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے مسیج ٹائپ کر کے اسے بھیجا۔

"شکر ادا کریں ادا جان کو نہیں پتا چلا ورنہ گھر سے کیا ملک سے بدر ہو جانا تھا اور میرا منہ
مت کھلوائے گا۔ ورنہ پھولوں کے کانٹوں سے زیادہ مجھے ڈیوڈسن کے بھی پر کاٹنے آتے
ہیں۔" اس نے گویا دھمکی دیتے ہوئے کزان کے مسیج کا انتظار کیا وہ بھی بڑے بڑے
الفاظوں میں فوراً آ بھی گیا۔

... DON'T YOU DARE

صبرینہ شرارت سے مسکراتی لکھنے لگی۔

"دیکھنا ایک دن آپ کی ہارلی کو بگھا کر لے جاؤں گی۔"

"ہارلی مجھے دھوکہ نہیں دے گی ایسی حرکت پر وہ تمہاری ٹانگیں گارنٹی سے تڑوائے گی

اور ویسے بھی عام سائیکل چلانے نہیں آتی میری ہارلی کو برداشت کرو گی۔" بس ہر

وقت ہارلی ہارلی !!! شادی ہی کر لو تم اپنی بانیک سے سا کورا۔ صبرینہ کو پہلی بار ہارلی سی

حسد ہوا۔ تند سے کھڑی اس کی شاندار چمکتی ہوئی بانیک کو دیکھا جسے کزان دن میں دس

بار چمکاتا تھا۔ بنا کچھ کہے وہ دوبارہ کام پہ لگ گئی تاکہ پہلے دن ہی جی جی کے سامنے اس کا

امپریشن خراب نہ ہو۔ کزان فون کو گھورنے لگا جب بدلے میں اس کو رپلائی نہیں ملا۔

"ہارلی کی طرف ایک قدم مت بڑھانا۔"

آگے سے کوئی جواب نہیں۔ ہیں کیا واقعے کچھ کرنے گئی ہے اس نے لیپ ٹاپ سے سی سی ٹی وی کیمرہ آن کیا۔ دیکھا تو ہارلی صاحبہ شان سے کھڑی تھی اس نے دکان کی دوسری طرف دیکھنا چاہا مگر اوہو کیمرے کی پوزیشن عین سامنے دکان کی طرف نہیں تھی۔ کیا بکو اس ہے؟ ہاں کزان کیا بکو اس ہے۔ یہ کب سے خیال آیا کہ کیمرے کا منہ دوسری طرف ہونا چاہیے۔ مٹھیاں ہونٹوں پہ رکھے اس نے فون اٹھایا۔ وہ صبرینہ کو مسیج کرنے لگا جب ایک دم سنیک کی کال آئی۔ گہرا سانس لیکر اس نے فون اٹھایا۔

"ہاں بولو۔"

"مائیکل کورس یا شینیل؟"

"کیا؟"

"کیا پسند ہے اسے؟"

"کس کی پسند کی بات کر رہے ہو؟"

"اینا کونڈا کی۔ اسے کیا اچھا لگتا ہے۔" کزان ٹھہر گیا۔ وہ اتنی دیر چپ رہا تو سنیک کو بولنا

پڑا۔

"ابے بول بھی۔ کہاں دفغان ہو گیا۔"

"سنیک اسے تحفے نہیں پسند۔" کزان نارمل لہجے میں بولا۔ حالانکہ دل میں عجیب سی

بے چینی ہو رہی تھی۔

"لڑکیاں ایسی ہوتی نخرے کرتی ہیں منہ سے لڑکوں کو کیا اپنے دوستوں تک کو نہیں

بتائیں گی۔ خیر بتاؤ نا؟"

"وہ نہیں قبول کرے گی۔ خوا مخواہ اپنے پیسے مت ضائع کرو۔" کزان نے انگلیاں ڈیسک پہ زور سے ٹیپ کی۔

"میرے پیسے ہیں تمہارے کروں گاتب بھونکنا۔ اب جلدی بتا۔" کزان نے اوپر چھت کی طرف دیکھا۔

"مجھے نہیں پتا مگر اسے مہنگے تحفے نہیں پسند۔" (مرجاسنیک!!!)

"اچھا مگر سنیک لیڈر کا بیگ اسے اچھا لگے گا۔"

کزان نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"ہر چیز سنیک کی ہونا ضروری ہے۔"

"کیونکہ میں سنیک ہوں۔"

"ڈینیل کٹ دا کریپ میرا ٹائم ضائع مت کرو اور میرا مشورہ ہے اپنے پیسے بھی مت

کرو۔" کہتے ہوئے کزان نے اس کا جواب سُنے بنا فون بند کر دیا۔

"گدھانہ ہو تو ایک سٹوپڈ سے کرش کے پیچھے پیسے ضائع کر رہا ہے۔ اس جھلی رو کی کو بس

پھول دے دو تو اس میں خوش ہو جائے گی۔" فون رکھ کر وہ دراز سے ڈیوز کی فائل

نکلنے لگا جب کچھ سوچتے ہوئے رُک گیا۔ اس نے فون اٹھایا اور مسیج لکھا۔

"رو کی آئی ڈیر یو۔۔۔۔۔" وہ پھر ڈیر لکھ کر مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے ہو گیا۔

وہ گھر کی طرف جارہی تھی جب اسے ایک بائیک اپنے قریب آتے ہوئے محسوس ہوئی

زرا سا سائڈ پیہ ہو کر اس طرف دیکھا تو کزان کو دیکھ کر اس نے گہرا سانس لیا۔

"آپ نے کبھی دماغ کا باقی حصے استعمال کیے ہیں؟" کزان بانیگ آہستہ کرتا اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔ بلیک پینٹ 'گلابی شرٹ اور گلاب کے پھولوں والی جیکٹ میں وہ آدھے بال کیچر میں مقید کیے پھر بھی کا جل سے زرا پھیلی آنکھوں میں کزان کو را کون لگ رہی تھی۔

"کیوں میرا تو پورا دماغ استعمال ہوتا ہے۔"

"جی بالکل اس جوائنٹ نے تو ہر حصے کو جیسے الرٹ کر رکھا ہوا ہے نہ۔ جیل؟ وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔"

"بتانا ہوں اتنی جلدی کیا ہے۔"

"ایچ ایم پی بہت دور ہے کزان۔ بہت دیر ہو جائے گی پھر کسی دن رکھ لیں۔" وہ شاید ڈر بھی رہی تھی کزان اسے وہاں کیوں لیکر جا رہا ہے۔

"کوئی دور نہیں بس یو فراٹے سے پہنچے گے۔"

"پہنچے گے تب جب آپ رُکے گے۔ یہ ڈیر ہے کہ خوا خواہ میں مجھے خوار کرنے کا طریقہ

اپنایا ہے۔"

"واو مجھے ان محترمہ سے پراپر ڈانس کروادیا ہے مگر میرا ڈیر ہمیشہ پورا کرتے ہوئے

جھجھک محسوس کرتی ہو۔" صبرینہ۔ اس وقت کو سوچنے لگی جب کزان ان آنٹی کے

ساتھ ڈانس کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پہ بختہ بارہ اور آنٹی کی تیز تیز بولتے انداز کو دیکھ

کر اسے کزان پہ بالکل ترس نہیں آیا۔ دوسرا کادماغ خراب کرنے والے بھی اپنی دوا کا

مزہ چھکے۔ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی جو ابھی تک بائیک نہیں روک رہا تھا۔ کیا مسئلہ ہے اس

کا۔ اتنا بھی بُرا ڈیر نہیں تھا۔ وہ کل کے واقعے کو دوبارہ یاد کرنے لگی۔ (وہ ہنستے ہوئے

کزان کے بالکل قریب آئی۔ کزان ہنس رہا تھا۔

"تم تم۔۔"

"میں کیا کزان سا کورا؟" وہ سینے پہ بازو لپیٹے اس کے ایک دم بولتی بند کرنے پہ بڑی

خوش نظر آرہی تھی۔

"وہ ایک چالاک مو تھا۔"

"جو بھی تھا جیسا بھی تھا میں نے اپنا ڈیرپورا کیا اب میری باری آئی ڈیرپور کزان سا کورا

۔۔۔۔۔" وہ سا کورا کو لمبا سا کھینچتے ہوئے اسے شرارت سے دیکھ رہی تھی۔

"ہارلی کا نام بھی مت لینا۔"

"بے فکر رہیں اتنی جلدی ٹارچر نہیں کروں گی۔ آئی ڈیرپور کزان سا کورا کہ وہ سامنے جو

خاتون ہیں نا۔" کزان نے اس کے اشارہ کرنے پر اس طرف دیکھا تو ایک دم اس کی

آنکھیں پھیل گئیں۔

"آپ ان کے ساتھ کیل ڈانس کریں گے۔ روکی کو حیران کرنے کی باری ہے اب۔"

کز ان ہنسا۔ جیسے کوئی بچے کی بات پہ ہنستا ہے۔

"ہی ہی مذاق اچھا ہے۔ کونسے چھت سے چھالانگ لگانی ہے؟"

"دے تو دیا ڈیر کونسی چھت؟ آپ کی ٹانگیں تڑوا کر تو کھیل ختم ہو جائے گا۔"

"یہ ڈیر کرنے سے بہتر ہے میں ٹانگیں تڑوالوں۔ سوری۔"

"ڈیر دے چکی ہوں کزان۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔" کزان نے دانت زور سے پیستے

ہوئے اسے دیکھا۔ یہ لڑکی تو ضرورت سے زیادہ چالاک نکلی۔ اوپر سے یہ اس کی کاجل

سے بھری آنکھیں!!!!!! دل کر رہا تھا ٹیشو سے کاجل صاف کر کے خود پہ تاری نشہ

ختم کرے۔

"نو پ! ہو ہی نہیں سکتا۔"

"ٹھیک ہے مرضی ہے آپ کی پھر مجھ سے ڈیر تو کیا بات کرنے کی جرات مت کیجیے گا اور رات کو کھانے کی بالکل اُمید نہیں رکھیے گا۔"

"ہاں ایک بار کیا کھلا لیا۔ خود کو میری ماں سمجھ بیٹھی۔ ڈیر بھی عقل والے دیا کرو روکی۔"

صبرینہ نے جواب نہیں دیا بس بنا کچھ کہے چل پڑی۔ کزان نے دانت پیسے۔ وہ اسے نظر

انداز نہیں کرے گی۔ اگر کرتی ہے نظر انداز تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے سا کورا۔ وہ سر

جھٹک کر جوس کے گلاس کی طرف بڑھا جب کچھ سوچتے ہوئے اس نے زور سے پاؤں

گھاس پہ مارے۔ اُف صبرینہ احمد اور تمھارا ڈیر۔ چلتے ہوئے اس طرف گیا جہاں مصیبت

کو وہ گلے لگانے جا رہا تھا۔ وہ کسی سے بات کر رہی تھی تو گہرا سانس لیکر اس نے گلے کو زور

سے کنکھارا۔ وہ ایک دم زرا سا اچھلی اور مڑ کر اسے دیکھا۔ کزان نے انھیں زبردستی

مسکراہٹ دی۔

"مسز ولید کیسی ہیں آپ؟"

"ارے ہافولڑکے تم! تم جاپان سے کب واپس آئے۔" مسز ولید نے کزان کے

کندھے کو نیچے کرتے اس کو اپنے بھاری ہاتھوں سے زوردار تھپکی دینے لگی۔ کزان کی

مسکراہٹ مزید زوردار ہو گئی۔

"بس کچھ لوگوں کے تعویز کے کرم سے آپ کے سامنے ہوں۔"

"ہوں ابھی تک ضرور اس الماس کے کرتوت ہونگے وہ تو چاہتی نہیں ہے تم زرا بھی

خوش ہو۔ ماشاء اللہ تمہارا قد!!! لڑکے کیا آسمان سے بات کرنی ہے؟ نیکو کو تمہاری

صحت کی بڑی فکر تھی اتنے کمزور جو تھے۔ ایسا لگتا تھا تھا کہ زرا آندھی آئے گی اور تم ہوا

کے سنگ چلتے غائب ہو جاو گے۔"

"آپ کی ڈائٹ پلینگ فولو کر رہا ہوں۔"

"ماشاء اللہ تبھی لیکن پھر بھی ٹپس سُنتے جاوا بھی بھی کمی بیشی ہے نیکو جو تھی نا۔" بس پھر

وہ شروع ہو گئی کزان کو عذاب میں مبتلا کرنے۔ جس دادی کے ذکر سے وہ اس سب کا جینا

حرام کر دیتا تھا۔ آج ان کو دادی صاحبہ کے ایک ایک کارنامے کو زبردستی سنا پڑ رہا تھا۔

کس کی بدولت روکی صاحبہ کے۔ اس نے تحمل سے پانچ منٹ سنا پھر بولا۔

"آئے مسز ولید۔" نہ پوچھنے کی توفیق نہ مزید برداشت کرنے کی فارملیٹی بس کزان

ساکورانے ان کا ہاتھ پکڑا اور بول دیا۔

"آپ میری ڈانس پارٹنر ہے۔"

"ارے ارے لڑکے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔"

"دادی کی یاد میں آپ کی نیکو کو شوق تھا نا میرے ساتھ ڈانس کرنے کا۔" عجیب انداز تھا

اس کا۔ کزان نے ڈی جی کو اشارہ کیا بس کوئی بیکار سا گانا لگا دیں۔ ایک تو ان کو چکر دے کر

ڈیر پورا ہوا۔ سب حیرت سے کزان کو دیکھنے لگے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کزان سا کورا کی
پر سکون شراکت اور اب جس ذی روح سے وہ بھاگتا تھا اسی کے ساتھ کپل ڈانس؟ صبرینہ
جو کسی سے بات کرنے لگے ایک شور پہ اس طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے سنیک تیزی
سے بھاگتے ہوئے ڈی جے کے پاس گیا اور پھر وائلن سے بجتا ایڈ شیرن کا 'پرفیکٹ' پہ
ساتھ سب کی ہوٹنگ اور کزان کے چہرے پہ بختہ بارہ۔ صبرینہ کی ہنسی چھوٹی کزان اس
سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ متشمہ سٹیج پہ منہ کھلے کبھی ڈانس فلور تو کبھی صبرینہ کی
طرف دیکھنے لگی۔

کہ یہ کیا تھا۔ کیا ہو رہا ہے اس کی شادی میں؟

"کوئی آگئی ہے بیٹا۔" وہ انھیں گھماتا اپنی طرف کرنے لگا مگر چہرے کے جو تاثرات اسے

لگ رہا تھا کہ وہ کچھ ہی دیر میں ان آنٹی کو زمین بوس کروائے گے جب مسز ولید بولیں۔

وہ ایک دم چونک گیا۔

"سوری؟"

"نیکو کہہ رہی تھی تمہاری زندگی میں کوئی آگئی تو تم بالکل بدل جاو گے۔" وہ تمسخر انداز

میں مسکرایا۔

"اچھا! ویل آپ کی غلط فہمی دور کر دوں نہ تو میری زندگی میں کوئی آئی ہے اور نہ ہی فی

الحال ایسا ارادہ ہے ہاں اگر ہوئی تو پاکستانی اور مسلمان تو ہر گز نہیں ہوگی۔" مسز ولید کے

تاثرات عجیب ہو گئے۔

"مگر نیکو تو کہہ رہی تھی کہ۔۔۔" کزان رُک گیا انھیں چھوڑتے ہوئے وہ بولا۔

"آپ کی نیکو اب مرچکی ہیں اور ان سے کیے گئے وعدے بھی۔ آپ سے مل کر مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی مسز ولید۔" سر کوزر اساجھکائے انھیں الوداع کیا وہ بھی جاپانی انداز میں ان پر طنز کیا اور چل پڑا۔ وہ ایسا ہی تھا منہ پھٹ کسی کا لحاظ نہ کرنے والا وہ جو چند منٹ بھی برداشت کیے تو اس کا جل سے بھری نین والی لڑکی کے دیے گئے ڈیر کی بنا پر

(۔

"یہ لو اسے وہاں پہنچتے ہوئے رٹ لو اور صحیح اوقات میں پہنچ جانادیر کی تو بھاری جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔" وہ کاغذ اپنی جیکٹ سے نکالے بایک روک کر اسے پکڑانے لگا۔ صبرینہ نے تیزی سے اس کی طرف آتے لیا۔ تو بہ تیز تیز چلا کر اس آدمی نے اس کی آدھی انرجی ضائع کر دی۔

"یہ کیا ہے؟ یہ کونسی زبان ہے؟"

"پتا نہیں مگر گوگل سے بھی ڈھونڈو گی تو تمہیں اس کا مطلب ہر گز نہیں ملے گا۔ یہ بہت

پرانی زبان ہے اور یہ چند مہنگی کتابوں سے لکھی گئی ہے اس لئے فون سے پتا کرنے کی

کوشش بیکار ہے۔" وہ کزان کو دیکھتے ہی کچھ کہنے لگی تو کزان نے اسے ٹوکا۔

"کوئی سوال نہیں اب کچھ بولو گی یا اعتراض کرو گی تو جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔"

"یہ کہاں کا قانون ہے اب؟ کزان مذاق مذاق میں مجھ سے کوئی غلط کام نہ کروائے پلیز

یہ بہت حساس معاملہ ہے اور یہ کیا ہے؟ اب یہ جرمانے والا سین بھی آگیا۔"

"ہم کیا بچوں والے لیول پر گیم کھیلیں گے محترمہ روکی صاحبہ ایسے نہیں چلے گا۔ اب

کھیل اپ گریڈ ہو گا۔ میں بھی پورا نہیں کروں گا تو مجھے بھی جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔"

"ہاں کزان سا کورا میرے جیب سے پیسے نکال کر مجھے دے دیں گے ایسے ہو گا۔"

"اُڑالو مذاق۔۔ اب خیر ٹائم مت ویسٹ کرو وزٹنگ آور میں وقت کم رہ گیا ہے جلدی

جلدی آو۔ میں انتظار کر رہا ہوں ٹھیک ہے۔"

"ارے میں کیسے آؤں مجھے بٹھائیں تو سہی۔"

"پاگل ہو ہارلی میں تمہیں تو کیا کسی معصوم جانور تک کو بیٹھنے نہ دوں۔ سوری میں اپنے

اور ہارلی کے درمیان شراکت نہیں پسند کرتا۔" اُف اس ہارلی کو ایک دن آگ ضرور

لگوائے گی وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔

"تو میرے پہنچنے کے چانسز زیر و بیٹھے رہیں پھر۔" کزان اسے نظر انداز کرتا بانیگ کو

سٹارٹ کر کے بولا۔

"شارپ دو بجے وہاں مجھے نظر آو ورنہ پھر پچاس پاؤنڈ تیار رکھنا۔"

"بالکل کزان سا کورا۔ ہارلی سے کہیے گا کہ پچھلی سیٹ پہ جو معصوم لوگوں پہ ڈورے ڈال

رہی ہے ناس سے کہے کے اپنا منہ کٹوالے۔"

"سی یولیٹر را کون کی اماں۔"

"ملتے ہیں چوزے کی آنکھوں والے۔" وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔ کزان نے

اونچا 'racist' چلایا۔ صبرینہ کاغذ کھولنے لگی۔

"کزان سا کورا تمہاری وجہ سے پھنسی نامیں تو تمہیں بھی پھنساؤں گی۔" کزان جو

مزے سے بانیک بنا ہیلمٹ کے چلار ہاتھ دوسری شیشے کی طرف دیکھنے لگا تو ایک دم ٹھہر

گیا۔ یہ کیا۔ سنیک کی بانیک دوسری طرف مڑ کر اسی روڈ پہ جانے والی تھی جہاں وہ

صبرینہ کو چھوڑ کے گیا۔ شٹ شٹ !!! یہ سانپ کا بچہ کہاں سے آگیا !!! - دور سے

ایک چمکتا برینڈ ڈبیگ نظر آیا۔ اونو۔ اس نے بانیک دوسری طرف گھمائی۔ کیا کروں کیا

کروں ہار لی بھی بٹھا نہیں سکتا۔ پیدل چلے گا تو رات یہی ہو جائے گی پھر کیا کرے۔ کزان
اپنی قسم توڑ۔ پاگل ہے دفع کرو تم نے ڈیر دیا اسے ہر حال میں وقت میں پہنچ جائے گی
مگر سنیک اور اس کا تحفہ؟ کزان نہیں سا کورا نہیں!! سا کورا نہیں مگر کزان سا کورا کزان
کے بجائے اس وقت اندر کے بے چین کیف واجد کو سُنتے ہوئے تیزی سے موڑنے لگا
بانیک۔ صبرینہ جو کاغذ پڑھتے گوگل سے بھرپور طریقے سے چیک کر رہی تھی جب ایک
بانیک کو اپنے سمیت آتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھنے لگی تو دیکھا اور کوئی نہیں کزان تھا۔ ہیں
یہ واپس کیوں آگیا۔ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔

"بیٹھو۔"

کیا!!!! یہ سورج مغرب سے کب نکلا ہے۔ صبرینہ نے ایک دم ہونق ہو کر اسے دیکھا

"بہری ہو گئی ہو کیا؟ میں نے کہا بیٹھو۔"

"کیا کہا آپ نے؟"

"رو کی بیٹھو ورنہ جرمانے کے لئے تیار رہو۔" یہ کیا تھا جو انسان کسی کے دس لاکھ لینے

پر کسی کو ہار لی میں نہ بیٹھائے اور آج؟ آج یہ نہ بیٹھنے پر فائین لگائے گا۔ کیا تھا یہ کزان

سا کورا۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں نا؟" صبرینہ اسے پھر اوپر آسمان کو دیکھا کہی آسمان تو نہیں پھٹنے

لگا۔ قیامت آسکتی ہے تب ہی کزان سا کورا یہ بات کہہ سکتا ہے۔

"رو کی !!!" وہ تیزی سے چلایا۔ صبرینہ اچھلی۔

"آپ نے کونسا نشہ کیا ہے؟"

"بتانا ہوں تمہیں جلدی بیٹھوں نہیں تو تمہارے اوپر بانیک چلا دوں گا۔" اس کی دھمکی پر وہ اسے گھورنے لگی ہے۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔ ضرور اس کے پیچھے آپ کا مقصد ہو گا ورنہ اپنی ہارلی پہ بیٹھا کر آپ بے وفائی کیسے کر سکتے ہیں؟"

"ہارلی کو ایسی بے وفائی سے اعتراض نہیں ہے۔ اب بیٹھو بھی!!!!" اس سے پہلے وہ سانپ ڈسنے آجائے۔ اسے جلدی سے روکی کو یہاں سے بھگانا پڑے گا۔

"نہیں میں آجاؤں گی۔ مجھے پتا ہے ضرور کوئی اور معاملہ ہے۔" وہ کہتے ہوئے دوسرے

سمیت جانے لگی کہ کزان بانیک سے اُترا اور اس کے پیچھے آیا۔ اسی لمحے ایک بانیک آگئی۔ دھڑکتے دل سے اس نے دیکھا تو سنیک کے بجائے ہاک تھا۔ شکر اللہ کا۔ یہ کیا؟

میں کیوں خوش ہو گیا۔ اس نے صبرینہ کو روکنا چاہا مگر صبرینہ بھی ہاک کی بانیک کو اس

طرف آتے ہوئے دیکھ کر رُک گئی۔ ہاک نے بغور اسے دیکھا کہ یہ کزان ' صبرینہ ہے تو ایک دم اپنی بانٹیک روک لی۔ ہیلیمٹ کالڈ ہٹا کر وہ ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

"سا کورا اور کڈو تم دونوں؟"

"ہاک سر کیسے ہیں آپ؟" صبرینہ نے کزان کو حیرت سے اپنے پیچھے دیکھا اور پھر ہاک سے مسکراتے ہوئے مخاطب ہوئی۔

"میں ٹھیک ہوں مگر تم دونوں بیچ سڑک پہ کیا کر رہے ہو سب خیریت تو ہیں نا؟"

"ہاں سب ٹھیک ہے۔" کزان تیزی سے بولا۔

"ہاک سر کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں یہ میرے ساتھ جو آدمی کھڑا ہے۔ یہ کزان سا کورا ہی

ہے نا؟" ہاک نے حیرت سے اسے پھر کزان کو دیکھا۔

"ہاں لگ تو یہی رہا کیوں کیا ہوا؟"

"وہ نایہ مجھے ہار لی پہ بیٹھنے کو کہہ رہے ہیں۔"

"کیا؟؟؟؟؟" ہاک حیرت سے ایسے چلایا جیسے کزان نے بایک پہ بیٹھنے کو نہیں بلکہ

اپنے ہاتھ کاٹنے کی بات کر دی ہو۔ کزان نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔" اس نے ایسے لہجے میں کہا تا کہ ہاک اسے عجیب

نظروں سے نہ دیکھے مگر اس کے کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ہاک اسے دیکھ رہا تھا وہ بھی

پھٹی ہوئی آنکھوں سے۔

"نہیں سچ میں انھوں نے کہا تھا اور یہ بھی کہہ رہے تھے۔ بیٹھو نہیں تو اس بات کا مجھے

فائن ہو گا۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے ہاک سر کہی یہ کوئی جن تو نہیں ہے۔ کزان تو ہو ہی نہیں

سکتا۔"

"ہاں سا کورا بتاویہ میں کیا سُن رہا ہوں؟" ہاک کی آنکھوں میں چمک دیکھ کر کزان

گڑ بڑایا اور غصے سے بولا۔

"ایک نمبر کی جھوٹی ہے روکی۔ چیخ رہی تھی کہ میرے پاؤں میں کچھ ہوا ہے۔ میں اُتر کر

اس طرف آیا تو بالکل ٹھیک ہو گئی۔ خود یہ بیٹھنا چاہتی ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں

کہا۔ جھوٹی روکی کیسے میرے سامنے جھوٹ بول رہی ہو۔" اب صبرینہ کو اس کے سفید

جھوٹ پہ تاو آیا۔

"میں جھوٹ بول رہی ہوں؟ جھوٹ تو آپ بول رہے ہیں کیا ہو گیا کزان ابھی آپ چلے

گئے پھر آئے کہ بیٹھو۔ اب آپ ہاک کے سامنے بول رہے تھے کہ میں کہہ رہی ہوں

بیٹھنے کو۔ نیور مائنڈ میں سمجھ گئی یہ صرف ٹرک ہے کہ میں آپ کو پیسے دوں۔ میں چلی پھر

ملتے ہیں ہاک سر۔" کہہ کر وہ تیزی سے دوسری میت چل پڑی۔ کزان نے اسے جاتے

ہوئے دیکھا۔ یہ سنیک کیوں نہیں نظر آیا۔ اسی طرف تو آ رہا تھا۔ آتا تو کیا تھا۔ بھاڑ میں
جائیں دونوں۔ وہ اپنی ہارلی کو قربان کرنے والا تھا۔ اسے ہاک کی نظریں اپنے اوپر محسوس
ہوئی تو مڑ کر بھنویں اوپر کرتے ہوئے اسے دیکھا وہ مسکرا رہا تھا۔

"دیکھو میں نے نہیں کہا اسے۔ تم جانتے ہو ہارلی کے آگے کچھ نہیں اور دماغ میں کچھ
الٹا بکواس سوچنا بھی مت۔" اس نے انگلی اٹھا کر اسے کہا۔

"میں نے کچھ کہا تم سے؟" اب اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"تو مسکرا کیوں رہے ہو؟"

"میری مرضی میرا منہ۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"گوٹو ہیل!!!!" کہہ کر وہ سیدھا ہارلی کی طرف آیا۔ بیٹھتے ہوئے اس نے ہارلی سے

کہا۔

"تم سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ سوری ہارلی۔" کہہ کر اس نے بایک سٹارٹ کی۔ صبرینہ کو جب لفظوں کے معنی نہ ملے تو اس نے فون بند کر کے ان کو رٹنا شروع کر دیا۔ کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ پڑھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ وہ اس کھیل کھیل میں اتنا گم ہو گئے تھے کہ انھیں احساس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ایک دوسری کی ہر بات مانے کو تیار ہو گئے۔ جتنے اعتراض جتنی جھجک کیوں نہ ہو مگر ایک دوسرے کے دیے گئے چیلنجز سے وہ کبھی پیچھے ہی نہیں ہٹتے۔ کیا تھا ایسا؟ کوئی اس کھیل کو روکنے کو تیار نہیں ہو رہا تھا۔ الٹا کزان اس کھیل کے معاملے میں مزید پُر جوش ہو رہا تھا اور جو تھوڑی دیر پہلے ہوا وہ کیا تھا؟ وہ تو ہارلی پہ جان دیتا تھا! کیسے یہ بے اختیاری کر بیٹھا پھر ہاک کے سامنے اس کا مکہ جاننا۔ یہ کزان سا کورا کو آج کیا ہوا تھا۔ اسے اپنے قریب کوئی بایک آتی ہوئی محسوس ہوئی پھر تو نہیں آگیا۔ دھڑکتے دل سے مڑ کر دیکھا تو گہرا سانس لیا۔

وہ گھر واپس آئی تو شام کے چھ بج رہے تھے۔ خالانے اس کو دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بہانہ مارا کہ اس کی باس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی تو اسے سارا شفٹ پورا کرنا پڑا۔ بس راستے میں رُک کر کچھ پی لیا اس لئے بھی آتے ہوئے وقت لگ گیا۔

"ہائے میری بچی تو اطلاع کر دیتی اور کیا کھایا ہو گا سوکھے سینڈویچ! جا کر چلینج کرو۔"

ایک دن میں حالت دیکھو کیسی ہو گئی ہے۔ اگر طبیعت خراب تھی تو بند کر دیتی ناشاپ ضروری تھا سارا دن کھولے رکھتی۔ "خالا تفکر میں مبتلا ہوتی اس سے کہہ رہی تھی۔"

صبرینہ کو اپنی جھوٹ پر بیحد شرمندگی ہوئی۔ یہ کزان کے چکر میں اسے کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔

"تشو کہاں ہے خالا؟" وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو گھر میں خاموشی اور متشمہ کو نہ پا کر
بولے بغیر نہ رہ سکی۔

"وہ سیف کی بہن ہے نا وہ واپس جا رہی ہے۔ رات کو دیر سے اس کی فلائٹ ہے تو سیف
اور اس کی امی چاہتے تھے کہ لنچ کر لے ان کے ساتھ۔ آتی ہو گی۔ مجھے اور تمہارے خالو
کے ساتھ ادا جان کو بھی بلایا تھا مگر ہم نے منع کر دیا۔"

"اچھی بات ہے تھوڑا سے سیف بھائی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا موقع مل جائے
گا۔" خالا اس کے لئے کل کے بچے ہوئے نان گرم کر رہی تھی۔ سر ہلاتے ہوئے بولی۔
"ٹھیک کہہ رہی ہو۔ آج کل کے جس طرح کا ماحول اور حالات ہو گئے ہیں ڈر ہی لگا رہتا
ہے۔ اللہ کالا کھلا کھلا شکر ہے متشمہ نے مایوس نہیں کیا ہمیں۔ جس سے کہا اسی سے چُپ
چاپ شادی کر لی۔ اب ایسے میں ابھی بھی پابندی ڈالوں گی تو زیادتی ہو گی۔ شادی تک

ان کو اچھی طرح ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے کا موقع مل جائے گا۔ بس اب تم اپنی گھر کی ہو جاو تو میرے دل ایک جگہ کو بیٹھے۔ تمہارے لئے بھی بڑی پریشانی ہے۔ بے بی اتنی ذمہ داری دے کر گئی ہے کہ صبیحہ کے لئے ہیرا ڈھونڈنا اس سے کم نہیں۔ اب اللہ کرے میری صبو کے لئے چاند سا شہزادہ جلد ہی مل جائے۔ " صبرینہ جو پانی پی رہی تھی۔ خالا کی بات سننے ہوئے اسے پانی تک کڑوا لگنے لگا۔ کل بھی خالا نجانے کس کس لوگوں سے اس کا تعارف کروا رہی تھی۔ اسے کسی سے ملنے سے کوئی اعتراض نہیں تھا مگر جس طرح وہ اسے جانچتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اور اس سے بار بار سوالات پوچھ رہی تھی۔ اس سے لگ تو نہیں رہا تھا کہ خالی ملنے ملانے والی بات ہے۔ اس نے خالا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"کیا بہت زیادہ تھک گئی ہو چندا؟" اس کو ضرورت سے زیادہ چُپ پا کر خالا اس سے پوچھنے لگی۔

"جی خالا۔" اس نے آہستگی سے کہتے کا ونٹر پہ رکھتی خالا کی دی گئی کھانے کی پلیٹ اپنی طرف کی۔

"میرا بچہ۔ دیکھو تم نے کام کا کیا پوچھا فوراً ہی رکھ لیا اس نے۔ بندہ کہتا ہے کل سے شروع کر لینا میری بھی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے لیکن نہیں مفت میں مل گئی تو بس جی شروع ہو جاؤ۔ کل ہی نکاح ہوا آج ہی نکل پڑی تھکنا ہی تھا نا۔"

"نہیں خالا میں اتنا بھی نہیں تھکی اور جی جی بہت اچھی لڑکی ہے۔ بہت ملنسار۔ ہمارے مذہب اور ملک سے تعلق نہیں رکھتی مگر بہت محبت اور عزت سے پیش آئی کہ لگا ہی نہیں ہم پر اپنی قوم ہے۔ اس کو ہماری تہذیب 'ہمارا رہن سہن اتنا پسند آیا کہ بس کہتی

رہی بولتی رہو صبرینہ۔ بہت اچھا لگ رہا ہے تمہیں سنا۔ " وہ پھر بس بھول کر خالا کو
پُر جوش انداز میں اپنے کام کا پہلا دن بتانے لگی۔

"اچھا کیف کے گیرج کے سامنے ہے دکان؟" خالا نے سنا تو چو نکلتے ہوئے بولی۔ صبرینہ
کے روٹے لیتے نوالہ حلق میں ٹھہر گیا۔ سر ہلا کر اس نے خالا کو دیکھا جن کے چہرے پہ
پر سوچ کی لکیر آئی تھی یا ناگواری کی وہ جان نہ سکی۔

"اچھا نظر آیا؟ کوئی چھیڑ خانی تو نہیں کی؟" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"نہیں خالا انھوں نے کچھ نہیں کہا۔ وہ تو کام کے وقت بالکل اجنبی بن جاتے ہیں۔ مجھے
دیکھا مگر ایسے بنے جیسے جانتے نہ ہو۔" کتنا جھوٹ بولو گی صبرینہ۔ کزان سا کورا کے
لئے کس حد تک جاو گی۔

"اچھا حیرت ہے ویسے۔ تمہیں اس لڑکے نے ویسے زرا پریشان نہیں کیا؟ مجھے تو ہر وقت اس کے معاملے میں دھڑکا لگا رہتا ہے۔ بس کسی طرح تمہیں نہ چھیڑے۔ ویسے کل تم سے کچھ کہہ رہا تھا؟ اتنے سلجھا ہوا انداز مجھے کیا ادا جان کو بھی ہضم نہیں ہوا۔ پتا نہیں کس چیز کا لحاظ کر رہا تھا۔" صبرینہ ہنسی۔

"آپ کو تو خوش ہونا چاہیے خالا کہ طوفان تمہارا ورنہ آپ کو تو پتا ہے نا۔ بس میٹھا کھانے کا کہہ رہے تھے 'تھوڑا بہت چُرانے کی بھی کوشش تھی اس معاملے میں انہیں روک رہی تھی اور ادا جان کی دھمکی بھی دے رہی تھی۔ اور آپ کو متشمہ نے فوٹو شوٹ والا سین نہیں بتایا؟"

"ہاں مگر وہ تو سب کے سامنے تماشا کرنے میں لطف اٹھاتا ہے۔ نجانے اس نے کیوں کچھ نہیں کیا اور وہ تمہاری دی گئی دھمکی پہ چُپ کیوں رہا یہ بات بڑی سوچنے والی ہے۔" خالا کی اس بات پہ وہ گڑ بڑا گئی۔

"نہیں خالا کرا۔۔۔ میرا مطلب ان کے سیف بھائی دوست ہیں نا تو سیف بھائی کا مومنٹ تو نہیں خراب کر سکتے۔ کیا پتا۔ تشو سے ٹھیک ٹھاک پیسے لیے ہو یا خالو نے منہ بند کروایا ہو۔ بس خالا میرا پیٹ فل ہو گیا ہے۔ کل ویسے بہت اچھا کھانے کا انتظام ہوا تھا۔" وہ اٹھ گئی ٹیشو نکال کر تو خالا ایک دم اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ارے لڑکی اتنا سا کھایا ہے۔ تھوڑا سا اور کھالو۔"

"نہیں بس خالا آپ رکھ دیں میں زرا سونے جا رہی ہوں۔ گھنٹے بعد اٹھ جاؤں گی۔"

"کھانا کھا کر سو ہی جاتی صبح سے لگی ہو۔ اچھا ہے صبح ٹائم سے جاگ جاؤ گی۔"

"نہیں خالا ادا جان اور خالو کو گرین ٹی میں نے ہی دینی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ میرے علاوہ وہ کسی اور کی گرین ٹی کا مزہ لیں۔" وہ شرارت سے مسکرائی۔ خالا اس کی پشت کی طرف دیکھنے لگی جو نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ خالا غور کرنے لگی کہ وہ کافی بدل گئی ہے۔ پہلے بہت چُپ چاپ اور سہا کرتی تھی۔ کسی معاملے میں دخل اندازی نہیں کرتی تھی۔ سارے کام بن کہے کر ڈالتی تھی۔ کچھ کہتی نہیں تھی کسی کو تاکہ کوئی اس کے وجود سے تنگ نہ آجائے۔ وہ ہر طرح سے کوشش کرتی تھی کہ وہ کسی کے لئے بوجھ ثابت نہ ہو۔ اب بھی ایسی تھی کیسے اگلے دن ہی کام پہ نکل گئی جب اسے پتا تھا کہ وہ تعلیم افورڈ نہیں کر سکتی تھی لیکن اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آنے لگی تھی۔ ایک نکھار اس کی شخصیت میں آتا جا رہا تھا اور جیسے اس نے لڑکے کو طریقے سے روکا تھا حیرت کا مقام تھا۔ بہت جلد ہی بڑی ہو گئی تھی صبو۔ وہ اس کو سوچ کر مسکرائی۔

"اللہ اس کو ڈھیر ساری خوشیاں دے۔" وہ اوپر اپنے ڈیسک پہ بیٹھی کزان کو ہی خط لکھ رہی تھی۔

"آج تو تم نے حیران ہی کر دیا کزان۔ ہارلی؟ اپنی ہارلی پہ بٹھانے والے تھے۔ اگر ہاک نہ آتا تو تم نے تو زبردستی بٹھا دینا تھا کیوں؟ آخر ایسا چند سکینڈ میں کیا ہوا تھا؟ تم تو اپنی ہارلی کے دیوانے ہو کزان اتنا خے دیوانے تم کسی کے نہیں ہو گے پھر یہ بے وفائی کرنے کا سوچا بھی کیسے۔ (اسے ہنسی آئی) مجھے بہت جلن ہو رہی ہے ہارلی سے۔ اتنی توجہ! اتنی محبت کزان اور ابھی اس بے وفائی وہ بھی میرے ساتھ کرتے ہوئے میرے دل کو بھی کچھ ہونے لگا۔ عجیب بات ہیں نا۔ کبھی کبھی دل چاہتا ہے کاش میں ہارلی ہوتی۔ آئی نو میں بہت desperate دکھائی دے رہی ہو نگلیں اور کچھ حد تک میری بات بڑی چیز ہے مگر میں تمہیں سیدھے منہ تو نہیں بتاؤں گی نا تو پھر بس مجھے میرے خط میں چیزیں اور

ڈیسپریت بنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ ہائے تمہارے ڈیر۔ تمہارے اس ڈیر کو پورا کرنے کے چکر میں کتنی خوار ہوئی۔ پتا نہیں تم اس ڈیر کو مانو گے کہ نہیں۔ مت مانو تم دوسرا ڈیر دو گے تو وہ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ میں تمہارے سب ڈیرز کو آنکھ بند کر کے قبول کروں گی۔ ویسے یہ والا کچھ زیادہ ہی عجیب تھا۔ خیر مجھے تمہارے صرف ڈیرز نہیں چاہیے۔ مجھے تمہاری لیڈر جیکٹ بھی چاہیے۔ مجھے اب تو لازمی تمہاری لاڈلی ہارلی بھی چاہیے۔ مجھے تمہارا وہ ہونٹوں سے لگا جوائنٹ بھی چاہیے۔ اُف ڈفر صبرینہ!!!! آخ کزان مجھے تم اپنا لالچی بناتے جا رہے ہو۔ مجھے تم سے زرا دور رہنا پڑے گا۔ خالا کو شک ہو گیا۔ وہ تو غلط مطلب لیں گی ہی نا ان کو تو نہیں پتا تمہارا جو میری طرف ٹھہرا ہے وہ دراصل ایک کھیل کی بدولت ہے اور ایسا کھیل کو کون سمجھے گا کزان۔ " اس نے لکھ کر کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں سورج کب کا غروب ہو چکا تھا۔ لیمپ کی روشنی میں اس کا

چہرے پہ تھکن کے تاثر اور نیند سے بھری آنکھیں تھیں لیکن ان نگاہوں میں چمکتا تاثر

تھا۔ اس نے تھوڑی دیر پہلے کے واقعے کو سوچا۔ جہاں اس کے بجائے اس کو ہاک آیا۔

"میں چھوڑ دوں کڈو۔" ہاک اس کو بالکل بڑے بھائی کی طرح لگتا تھا جو اسے محسوس

ہی نہیں ہوا کہ اسے بھی ضرورت ہے۔ صبرینہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"گھر زیادہ دور نہیں ہے۔ میں چھوڑ سکتا ہوں۔"

"نہیں سر میں گھر نہیں کہی اور جارہی ہوں تھینک یو سوچی۔"

"کڈو دیکھو ایک تو مجھے سر بلانا چھوڑ دو میں تمہارا پیچر نہیں ہوں مجھے سمپلی ہاک بلاو۔"

"جی ٹھیک سمپلی ہاک۔" صبرینہ شرارت سے بولی۔ ہاک ہنس پڑا۔

"کرپٹ کرتا جا رہا ہے وہ تمہیں لڑکا۔"

"بات ہی نہ کریں اس لڑکے کی۔ عجیب سر پھیر آدمی ہے۔ کتنا میرا وقت برباد کر دیا۔

اب دیکھیے گا پیسے لے گا دیر سے آنے کا۔"

"اچھا ایسی بات ہے تو آؤ تمہیں چھوڑ دوں۔ میں تمہاری پیسے کی بچت کرواؤں گا۔ جانا

کہاں ہیں؟" تو صبرینہ نے جیل کے بجائے اس جگہ کا نام بتایا۔

"اوہو یہ تو اس کے لئے ٹرین لینی ہوگی۔ آؤ تمہیں چھوڑ دوں میرے پاس ٹائیٹ ہو تا تو

وہاں لے جاتا دراصل میری بیٹی کو پک کر ناہے اگر دیر ہو گئی تو اس کی ماں سے لڑائی

ہو جانی ہے تو ملنے نہیں دے گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں چلی جاؤں گی زیادہ وقت تو نہیں لگے گا اور آپ کی بیٹی بھی ہے؟"

وہ بولتے ہوئے ایک دم چونک کر ہاک سے تیزی سے پوچھنے لگی۔

"بیٹھو لڑکی پھر بات کر لیں گے۔"

"میں کبھی بانیک پہ نہیں بیٹھی۔" وہ کزان سے بھی بڑی اس بانیک کو دیکھنے لگی جو ٹھیک

ٹھاک بھاری اور زرا خوفناک سی تھی۔ ٹھیک کہتا ہے وہ ہارلی کم سے کم خوبصورت تو ہے

۔ ہاک نے اس کے لئے ہیلیمٹ نکالا تو ہنس پڑا۔

"بالکل نہیں گروگی کڈو میری بیٹی تو چھ سال کی ہے اور بڑے آرام سے بیٹھ جاتی ہے۔"

"یہ الیگل نہیں ہے؟" پھر اس نے تیزی سے کہا۔

"سوری بس۔۔۔"

"فلاور گرل دیر ہو رہی ہے پھر نقصان آپ کو ہوگا۔" وہ چلتے ہوئے اس طرف آئی

چہرے پہ کشمکش تھی اور کچھ تک ڈر بھی حاوی تھا۔ ہاک نے اسے ہیلیمٹ پہنایا اور بولا۔

"بالکل نہیں گروگی اور ہاں یہ میرا علاقہ ہے تو یہاں مجھے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ بس کبھی کبھی احتیاط کرنی پڑ جاتی ہے۔ بیٹھو۔" آف کورس بانیگز گینگ ہیں۔ ان کے لئے کونسا قانون۔

"ٹانگ کو اونچا کرو اور پھر آرام سے پکڑ کے بیٹھ جاؤ۔ اس کو عام بانیگ سمجھو۔" عام بانیگ میں نہیں بیٹھی تو یہ تو دور کی بات ہے بہر حال وہ پھر بھی بیٹھ گئی اور بڑے آرام سے ہاک کو پکڑ لیا۔

"ریڈی!!"

"جی۔" اس کے بعد اس نے بانیگ سٹارٹ کر دی۔ شور کے باعث وہ کچھ بول نہیں پائی اور کچھ ڈر تھا کہ ہائے اللہ دومنٹ میں گر جائے گی۔

"تو اپنے کام کے سلسلے سے جارہی ہو کہ سا کو رانے کچھ کہا ہے؟"

دس منٹ میں ہاک نے اسے سٹیشن پہنچا دیا تو اس کے اُترنے پر وہ بولا۔ صبرینہ ہیلیمٹ اُتار رہی تھی تو اس کو تھینک یو بولتی رُک گئی۔

"جی؟"

"کزان نے کچھ کام دیا ہے نا؟" وہ آگے سے نہ کہنے لگی تو وہ بول اُٹھا۔

"احتیاط کرنا پھر اچھا لڑکا ہے مگر تھوڑے اُلٹے دماغ کا ہے۔ اس کی گیم اسی کے طریقے سے کھیلو۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"ام ہاک سر؟ آپ نے بتایا نہیں کہ آپ شادی شدہ اور آپ کی بیٹی ہے۔" ہاک اپنی

جیب سے کو سٹیشن کا کارڈ نکالنے لگا تھا ایک دم مسکرا اُٹھا۔

"شادی شدہ تھا۔ ڈائورس ہو گئی ہے۔ ہاں بیٹی ہو گئی وہ ایک حادثہ تھا میرے لئے تو سب

سے حسین حادثہ تھا مگر میری بیوی کے لئے بوجھ تھا۔ خیر پھر سے شادی ہو گی نا تو بلاؤں

گا ضرور۔ اب یہ رکھو آرام سے جانا اور جلدی آ جانا اور اگر پک کرنا ہو تو اس گدھے کے بجائے مجھے یا بلیک کو فون کر دینا۔ بلیک کا نمبر ہے او میرا بھی نہیں ہو گا ٹھہرو۔ " ہاک نے اس اپنے کلب کا کارڈ دیا۔

"اب چلتا ہوں اور کوئی بھی کام ہو شرمٰن کی ضرورت نہیں اور ہاں اب سے میں ہاک۔ ہاک سر نہیں اوکے۔"

"تھینک یو سو میچ۔"

ایک دم شور کی آواز پر وہ ایک دم ہڑبڑائی دیکھا۔ تو شور باہر سے آرہا تھا۔ کھڑکی کھول کر سنا تو دوسری طرف دیکھا تو کوئی نہیں تھا مگر ذکی چیخ رہا تھا۔

"اتنے شوق سے میں یہ لیکر آیا تھا وہ بھی اپنے پیسے جمع کر کے اور آپ نے۔ میں بھی اب ایسا ہارلی کا حشر کروں یا تو مجھے نیا لیکر دیں یا پھر ہارلی کا بھی ویسے حال کے لئے تیار ہو جائیں۔" کزان کی اس پہ زیادہ دہلا دینے والی آواز تھی۔

"میرا قصور ہے!! خود سر اٹھا کر چلونا ایسا بھی کیا لے لیا کہ نظر نہیں ہٹ رہی تھی۔ اب خود سے گرا تو الزام مجھ پہ لگا رہے ہو اور منہ توڑ دوں گا اگر ہارلی کا نام لیا۔ اس کو بیچ میں مت لاؤ۔"

"کیوں بیوی ہے آپ کی جو اس کو بیچ میں نہ لاؤں۔ میں بتا رہا ہوں کیف بھائی سیدھے طریقے سے اسے ٹھیک کر کے دیں ورنہ میں آپ کا حشر کر دوں گا۔"

"نہیں کرتا بلکہ یہ لو کیا کر لو گے۔" اسے لگا جیسے کزان نے کچھ کلک کیا ہے اس کے چیخ پھاڑ دینے والا شور اور پھر گھتم گھتم۔ صبرینہ تیزی سے نیچے کی طرف بھاگی دیکھا تو

دروازہ کھلا ہوا تھا۔ متشمہ اور خالادروازے سے باہر نکلی اور صبرینہ تیزی سے نیچے آئی۔
باہر دیکھا تو منہ کھل گیا کزان اور ذکی بُری طرح لڑ رہے تھے البتہ کزان کو کچھ نہیں ہوا تھا
مگر ذکی کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ خالو اور ادا جان کزان کو پکڑ کر الگ کر رہے تھے جبکہ
عقیل بھائی کو ذکی۔

"میں تم پر پولیس کیس کروں گا۔ زندگی حرام کر دی ہے تم نے۔" وہ اب آپ سے تم پر
آگیا۔

"کرو نہیں ڈرتا کسی کے باپ سے دیکھنا میں جاؤں گا تو تم سب جاو گے۔"
"کیف!!! رُک جاو!!!!" ادا جان اونچی آواز میں چلائے۔
"چھوڑ مجھے بڑھے نہیں تو تمہارا بھی حشر کر دوں گا۔" اس کی آنکھوں میں وحشت تھی
۔ اتنی سی بھی بات پہ وہ پاگل نہیں ہوتا تو کیا ہوا پھر۔

"ہائے میرا بچہ ہائے مار دیا ظالم نے جیسے اس کی ساکورا مارنے والی تھی مجھے ہائے ہائے
اس کی نسل نکلنے لگی تھی۔" اس نے دیکھا کہ ان ایک دم رُک گیا پھر اچانک سے چیختے
ہوئے چچی کی طرف آیا۔

"ساکورا کا نام بھی مت لینا اپنی گندی زبان سے۔" صبرینہ تو دہل کر پیچھے ہوئی دل پہ
ہاتھ رکھ کے وہ تو کسی اور کو دیکھ رہی تھی۔

"ساکورا تم جیسی گھٹیا نہیں ہے تھی سمجھیں!!!!!"

"کیف!!!! زبان سنبھالو۔" اب تایا جان دھاڑے۔ آس پاس کے پڑوس شور سے
باہر آگئے۔ ادا جان تو اس کے جھٹکے سے پیچھے ہو کر گرنے لگے تو متشتمہ تیزی سے بھاگی۔
صبرینہ کو لگا وہ نہیں رُکے گا وہ کسی سے نہیں رُکے گا۔

"ہماری ماں کی زبان گندی اور جو وہ۔۔" عقیل بھائی نے ذکی کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

"الو کے پٹھے منہ بند رکھو اپنا۔" وہ بھی کافی غصے میں ذکی کو ڈانٹنے لگے۔

"یا اللہ پاک کیا قیامت آگئی۔ صبرینہ صبرینہ چندا اندر جاو۔۔ کچھ نہیں ہوا۔" خالانے

ایک دم صبرینہ کو دیکھا تو اس کے سفید تاثرات کو دیکھ کر وہ خود پہ قابو پاتی اس کے

ٹھنڈے ہاتھ کو پکڑ کر تیزی سے بولی۔

"جاو صبرینہ چندا پلیر۔۔ میں متشمہ کو بھیجتی ہوں۔" کزان نے کسی طرح اپنا آپ

چھڑوایا اور سیدھا ذکی کو مارنے لگا۔ اس سے پہلے صبرینہ خالا کو سائڈ پہ کرتی اپنے کزان

کو سنبھالتی۔ متشمہ تیزی سے بیچ میں آئی اور اسے پکڑ کر زور سے چیخی۔

"بس!!!! اگر ہاتھ اٹھانا ہے تو مجھ پہ اٹھاواتی غیرت ہے ناتم میں کہ ماں کا نام سُنتے خود

کو قابو نہ رکھ سکے تو مجھے مارو!!! میں روک رہی ہوں اسے مارنے سے!!! مارو میں نے

کہا مارو کزان!!!!!! " اس نے کزان کے سینے پہ مکا مارا۔ کزان ایک دم سانس زور سے

لیتے ہوئے اسے پھر صبرینہ کی طرف دیکھنے لگا۔ صبرینہ کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں اور

وہ کانپ رہی تھی۔ ساتھ میں زور سے نفی میں سر ہلارہی تھی۔ اس نے نظریں ہٹا کر

پچھے ذکی کو دیکھا پھر چچی کو پھر عقیل بھائی کو پھر غصے سے پاگل ہوتی متشمہ کو۔

"مارو نہ رُک کیوں گئے۔" اس نے مٹھیاں بھینچ کر خود پہ قابو پایا۔

"مارے گا متشمہ ہٹ جاو!!! یہ ہم سے کیا یہ تم سے بھی اتنی نفرت کرتا ہے وہ بھی

شدت والی اس لئے پاگل مت بنو۔" ذکی اپنے اوپر مزید قابو نہ رکھ سکا تو منہ ہٹاتا چلا یا۔

اب عقیل بھائی اپنے ہاتھ پہ قابو نہ رکھ سکے اور اسے مارا۔

"تم نے منہ اب کھولا تو وہ مارے نہ مارے تمہیں مار دوں گا اب دفع ہو جاو اندر!!!"

"عقیل!!!!" چچی الماس چلائی۔

"امی چُپ اب پولیس والے آتے ہو نگیں اس پہلے کام خراب ہو لیکر جائے اس نالائق کو
۔ " کزان نے اسے پھر صبرینہ کو دیکھا۔ صبرینہ کے کانپتے ہونٹ ہلے۔

"آئی ڈیریو۔۔۔" اور بس بن کہے سمجھ گیا۔ وہ رُکا نہیں تیزی سے چلا گیا۔ ہارلی کو بھی
چھوڑ کر صبرینہ کے ڈیر پہ یہاں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اس آنکھوں اور اس کے
زبان سے نکلتے ڈیر کی قسم وہ ایک سکینڈ نہ رُک سکا۔

"وہ کہاں جا رہا ہے!! کزان رُکو!!!" متشمہ نے اسے پکارا۔ اب پولیس آئے گی تو
معاملہ اور خراب ہو گا۔ وہ بھول گئی تھی وہ کیف واجد تھا آج اس کی شدت سے سمجھ گئی
کہ وہ کیف واجد کبھی تھا ہی نہیں وہ کزان سا کورا تھا۔ صبرینہ نے بے بسی سے جاتے
ہوئے کزان اور سب کو دیکھا۔ وہ اس کے پیچھے بھی نہیں جاسکتی۔ وہ کزان۔ وہ اپنے کزان

کو دلا سہ بھی نہیں دے سکتی تھی۔ کیسی محبوب تھی وہ۔ اس کے ڈیر پر وہ چلا گیا۔ یہاں تک کے اپنے ہار لی کو بھی چھوڑ کر چلا گیا۔

"فون نہیں اٹھا رہا یہ۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے صبو۔ سیف کو بتانا نہیں چاہتی کیا سوچیں گے مگر وہ سیف کا دوست ہے۔ سیف کو ضرور پتا ہوگا۔" متشمہ صبرینہ کے کمرے میں موجود چکر کاٹتے ہوئے کزان کو فون ملا رہی تھی مگر کزان کا نمبر بند جا رہا تھا جبکہ صبرینہ بستر پہ بیٹھی بالکل خاموش نیچے فرش کو گھور رہی تھی۔ کزان کے جانے کے بعد نہ اس نے کسی سے نظریں ملائی نہ ہی منہ سے کچھ کہا۔ بس چپ سا دھ لی۔ نظروں کے سامنے کزان کا چہرہ بار بار لہر رہا تھا۔ کزان جو تھا وہ اندر سے بالکل ویسا نہیں تھا وہ یہ بات جانتی تھی مگر اس لمحے وہ آنکھیں نہیں تھیں اُدھر ایک

الگ ہی جہاں آباد تھا۔ جو سکینڈ میں سب دکھا کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ کزان نے پہلی بار اپنی کمزوری اسے دکھائی اور یہ بات اسے بجد بے چین کر رہی تھی۔

"صوب مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ صبو!!! میں نے بہت زیادہ بول دیا تھا اسے۔ مجھے آنٹی سا کورا کوچ میں نہیں لانا چاہیے تھا۔"

"تو کیوں لائی تم؟" صبرینہ کا لہجہ عجیب تھا۔ متشمہ ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا متشمہ۔ کم سے کم وہ تم سے یہ اُمید نہیں رکھتا تھا۔ وہ بہت

ہرٹ ہوا ہے۔ اسے سب سے تکلیف ملنے کی اُمید تھی مگر وہ تمہارے منہ سے اتنے

سخت لفظوں کی توقع نہیں کرتا تھا۔"

"تو کیا کرتی پھر میں۔ ادا جان کو دھکا دیا۔ ذکی کو ہو سپیٹل آڈمیٹ کروا دیتا۔ خود پھر سے

جیل چلا جاتا اب بتاؤ میں نیچ میں نہ آتی تو ہم سب گھسیٹے جاتے۔ اوپر سے سیف اور اس کی

فیملی کو خبر ہوتی کیا امپریشن پڑتا؟ سیف میرا منگیترا نہیں میرا شوہر ہے میری زندگی اگر
اثر ہوگی تو سیف کی بھی اثر ہوگی۔ صبو تم یہ بات کر رہی مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی۔"
صبرینہ تیزی سے اُٹھی۔

"اب وہ ایسے تو نہیں بیٹھے گانتشمہ۔ وہ کزان سا کورا ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ تو کرے گا۔ پہلے وہ
بات ہنسی مذاق میں کر کے آگے بڑھ جاتا لیکن اب۔۔ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"
منتشمہ نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔ کزان کی حرکتوں پہ چڑتے رہو! لڑوں اسے چار
باتیں سنا دو تو وہ ہنس کر آگے بڑھ جائے گا مگر جب بات اس کی ماں کی آتی تھی تو سمجھو
جیسے کسی زخمی 'سوئے ہوئے شیر کو جگادیا ہو یہی مثال کزان کی تھی۔
"تم کال کرو۔" اب صبرینہ نے اسے دیکھا۔ اس کے ایسے دیکھنے پر منتشمہ نے کہا۔

"پلیز وہ تمہاری سنتا ہے۔"

"تم سے کس نے کہا۔" صبرینہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔

"صبر میرا منہ مت کھلواؤ وہ تمہارا لحاظ کرتا ہے۔ وہ اُٹھالے گا فون پلیز کرو۔" صبرینہ

ڈرتے ہوئے متشتمہ کو دیکھ رہی تھی۔

"کیوں لحاظ کرتا ہے متشتمہ۔ اس سے میرا کیا رشتہ؟" اب متشتمہ نے چونک کر اسے دیکھا

پھر گہرا سانس لیا۔

"تم یتیم اور مسکین ہو اسی کی طرح تم بھی ماں' باپ بہن بھائیوں سے محروم ہو صبرو گو کہ

ہم سب ہیں تمہارے۔ ہم اس کے بھی ہیں مگر وہ نہیں سمجھتا نہ اپنے لئے نہ تمہارے

لئے۔" صبرینہ نے گہرا سانس لیکر سر ہلایا۔ بات اس کی سو فیصد درست تھی۔ فون لیکر

وہ کھڑکی کی طرف آئی۔ دیکھا وہاں اس کی ہارلی کھڑی ہوئی تھی۔ صبرینہ کی آنکھیں جلنے

لگیں۔ اس نے کزان کو فون کیا۔ منظر سیدھا اس طرف گیا جہاں کزان کا فون تھا۔ اس

وقت وہ فون کسی بار ٹیبل پہ موجود تھا۔ بے تحاشا چمکتے گھومتے لائٹس میں صبرینہ کا نام
کہی چمک رہا تھا تو کہی مدھم ہو رہا تھا۔ وہ صوفی پہ بیٹھے جو اینٹ کے گہرے گہرے کش
لے رہا تھا۔ پیچھے بجتے Hawaii کا maluma پورے کلب میں مدھوشی کا عالم
پھیلا رہا تھا۔ ارد گرد لوگ نشے میں یا پھر سامنے پول ڈانس کرتی نیم برہنہ لڑکیوں میں
گم تھے۔ کزان کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔ وہ سامنے ٹیبل پہ پڑے اپنی پسندیدہ اشیا
استعمال کرنے میں مصروف تھا۔ ویٹر آیا اس نے کزان کا کوکٹیل رکھا۔ ویٹر نے کزان
سے کچھ اور چاہیے پوچھا تو کزان ہاتھ سے اشارہ کیا جاو یہاں سے۔ اس نے چھوٹے
چھوٹے رنگ برنگی گولیاں اپنی جوس میں ڈالی پھر ایک پیکٹ جیب سے نکال کر اس نے
پاؤڈر ٹیبل پہ گریا پھر جھک کر ایک انگلی سے ناک کا ایک حصہ بند کیا جبکہ دوسرے میں
اس نے گہرا سانس لیکر پیچھے سر گرایا۔ اپنے اندر جو زور دار گرہ محسوس کر رہا تھا۔ وہ آہستہ

آہستہ کھلتی جا رہی تھی۔ اسے اب سانس آرہی تھی اور کہی بھی تنگی نہیں تھی۔ جو س کا
گلاس اٹھا کر اس نے اپنی سُرخ آنکھیں سامنے سٹیج کی طرف مرکوز کیں۔ ذرا غور سے
دیکھا جائے تو اس کا دھیان ان پول ڈانس کی طرف نہیں تھا بلکہ کہی اور تھا۔ کانوں میں بار
بار ذکی کی آواز گونج رہی تھی۔ ایسا کیا کہا تھا ذکی نے۔ ایسی کیا بات کی تھی۔ کیا اس کی ماں
کی تذلیل کی تھی۔ کیا اس کی ماں کے بارے میں ایسی کوئی بات تھی جسے سے وہ اتنا پاگل
ہو گیا کہ اپنا کنٹرول اور چھیڑنے والی شخصیت کو کہی پیچھے پھینک دیا تھا۔ اس کے اندر کا
زخمی شیر کو ذکی نے کیسے جگایا تھا۔ کیا اس نے سُنا تھا۔ کیا کوئی جان گیا تھا۔ یا پھر جانتے
ہوئے بھی اس بات کو نظر انداز کر رہا تھا۔ کیا اس کی ڈر گز کے بارے میں بات تھی؟
کزان کی آنکھوں میں ہر سوال 'ہر اچھالا گیا بیان دکھائی دے رہا تھا مگر سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ پھٹا آخر کس چیز پر تھا۔ کزان نے جب اس کے گیمنگ کنسول کو کلک ماری تو ذکی ایک لمحے کے لئے ساکت ہو گیا اس کے بعد اس نے کزان کی طرف سر دنگا ہوں سے دیکھا۔

"تم اس کے علاوہ کر بھی کیا سکتے ہو بزدل ف۔۔۔" کزان کے ہاتھوں سے زور سے گلاس ٹوٹا۔ تو کچھ کہا تھا ذکی نے۔

"انہوں نے مرنا ہی تھا۔۔۔ تم میرے کردار کی بات کرتے ہو پہلے اپنے گیر بان۔۔۔۔"

کزان نے کانچ کے ٹکڑے کو اپنے جسم کے اندر پیوست کرنا چاہے۔ وہ بنا کچھ کہے اپنا فون دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر اٹھ گیا۔ وہ ہجوم سے ہٹتا یہاں سے بس ایک سکینڈ میں نکل جانا چاہتا تھا۔

"ساکور ا!!" بلیک کی نظر ایک دم جاتے ہوئے ساکور کی طرف گئی۔ کزان نے سنا ہی نہیں۔ ایک ہاتھ سے اس کا خون بہہ رہا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں صبرینہ کا فون آ رہا تھا۔

وہ باہر نکلا اور ٹھنڈا ہوا نے اس کے جلتے ہوئے گال پہ زوردار تھپڑ برسا کر اسے ہوش میں لانا چاہا مگر وہ بھی بیکار تھا اس کے لئے۔ اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے پسندیدہ نشہ بھی سکون نہیں دے رہا تھا۔ اس صبرینہ کی آنکھیں کا جل سے بھری آنکھیں بھی سکون نہیں دے رہی تھیں۔ جنہیں سوچ کر وہ اور پاگل ہو رہا تھا۔ وہ چیخا نہیں لیکن اندر بہت کچھ پھٹ رہا تھا۔ اس نے دوبارہ آنکھ بند کر کے کچھ اچھا سوچنا چاہا۔ شاید صبرینہ کے ہونٹوں سے نکلا آئی ڈیر یو مگر نہیں وہ حکم ان کی فیور میں بولے جارہے تھے۔ اسے اور غصہ آیا۔

"ان کی چمچی ہے روکی۔ ان کی۔ نفرت ہے مجھے اس سے بھی۔" خون فٹ ہاتھ پر چلتے چلتے اپنے بوند چھوڑ رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنی ماں کو سوچنا چاہا مگر وہ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"اوکاسان۔" اس نے سرگوشی کے انداز میں اپنی ماں کو پکارا لیکن ماں کہی نہیں تھی بلکہ جھٹکے بجلی کی جھٹکے محسوس ہوئے۔ وہ تڑپ کر پیچھے ہوا۔ اس کے بعد اس نے گہرا سانس لیکر خود کو ہوش میں لانا چاہا۔ کزان شرارت کرو۔ کچھ حرکت جسے تم بھول جاؤ۔ سنیک کو فون کرو۔ روکی کو کوئی ڈیر دو۔ عالم ہاؤس کا جینا حرام کرنے کے لئے سوچو۔ کوئی تو شیطانی! کوئی بھی مستی کچھ تو کرو۔ چوری کر لو! کسے کے بال کھینچ آؤ۔ کزان سا کورا کوئی بھی طوفانی حرکت کیے بغیر آنکھ بند کر کے نہیں سوتا تھا تو یہ کیا تھا۔ یہ کزان تو نہیں تھا۔ تکلیف سے وہ تیزی سے بھاگنے لگا۔ اتنا تیز اتنا تیز کے بس یہاں سے کہی گم ہو جانا چاہتا تھا۔ ایک دم سامنے ایک بچہ ہنستا مسکراتا ہا فو بچہ نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں بانیک والا ٹوٹی تھا۔ وہ مزے سے چکر کاٹتے ہوئے اپنے بانیک کو ہوائی جہاز کی طرح اڑا رہا تھا۔

"اوکاسان دیکھیں دیکھیں میری ہارلی۔ اوکاسان!" ہارلی ہاں اس کی ہارلی۔

"اوکاسان!!!!" مگر وہ نہیں تھی بچہ ماں کو پکارتے ہوئے پریشان نہیں ہو رہا تھا
کیونکہ اس کی ہارلی جو تھی۔ ہارلی! کزان کی آنکھیں کانچ کی طرح چمکنے لگیں۔ ہاں ہارلی
۔ وہ تیزی سے گھر کے سمیت مڑا اور ہارلی لینے گیا کیونکہ اب تک اس کا سکون ہارلی تھا
ہارلی ہے اور ہارلی رہے گا۔ آوازیں 'تلخ نظارے اور کستے ہوئے جملے گم ہو گئے۔ بس تھا
کزان اور اس کی ہارلی۔

صبرینہ خاموشی سے نیچے آئی تھی۔ متشمہ سیف سے بات کرنے چلی گئی تھی۔ بلا آخر
اس نے فیصلہ کر لیا کزان کا پتا لگوائے ان کے ذریعے کیونکہ صبرینہ کا بھی فون نہیں اٹھا
رہا تھا۔ متشمہ شرمندگی کے مارے رونے والی ہو گئی۔ اسے کزان کے ساتھ اتنا تلخ نہیں
ہونا چاہیے تھا جو بھی تھا اس کا بھائی تھا۔ ہاک 'بلیک' سنیک کو وہ اس وقت کال کر نہیں

سکتی تھی وہ ہنگامہ کھڑا کر دیں گے۔ اگر ان کے پاس ہو تو کزان بات نہیں کرنے دے گا
۔ جو بھی ہو وہ جتنا متشہم یا صبرینہ کو اپنا مانتے ہو مگر کزان کے ساتھ loyalty پہ وہ
ہر گز سمجھوتا نہیں کریں گے۔ صبرینہ نے سوچا کہ وہ چھپ کر ہی ہاک سر سے ہی بات
کر لے مگر اندر اسے کہہ رہا تھا۔ کزان ان کے ساتھ نہیں ہے ان سے پوچھنا محض مزید
پریشانیاں لائے گا۔ سب سوچکے تھے۔ خالا اتنی زیادہ گھبرا گئی تھی کہ ان کی بو جھل
طبعیت کی وجہ سے خالو نے انھیں نیند کی گولیاں دے دی تھی۔ اس لئے ان سے سامنا
ہوا ہی نہیں۔ ادا جان بھی کمرے میں بند ہو چکے تھے۔ گھر میں ایک عجیب سا سناٹا آ گیا تھا
۔ صبرینہ کچن کی طرف آئی اور سامنے کھڑکی سے لان کو دیکھا جہاں ہلکے سے بلب سے
اس کا پھولوں سے بھری جنت بھی اسے خوشی کے بجائے اُداسی میں گھیر رہی تھی۔ فریج
کھول کر اس نے پانی کی بوتل نکالنے لگی پھر اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا تیزی سے جا کر

وہ دروازے کے سائڈ پہ لگے شیشے سے اس نے باہر دیکھنا چاہا تو ایک دم اس کا دل رُک گیا۔ ہارلی۔ ہارلی نہیں تھی۔ کیا کسی نے۔۔ نہیں نہیں کزان وہ آیا تھا۔ آہستگی سے اس نے دروازہ کالا کھولا اور باہر آئی۔ لمبی قمیض اور ٹائیٹس میں اسے ایک دم سردی لگی لیکن اس احساس کو جھٹک کر وہ اپنی گلی سے باہر دیکھنے لگی جہاں کوئی نہیں تھا۔ صبرینہ اندر جانا چاہتی تھی مگر اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"ٹھیک ہو گا وہ ہمیشہ وہ رات کو نکل جاتا تھا اور پھر دیر سے آتا تھا۔" خود سے کہتے ہوئے اندر آئی اور دروازہ بند کر کے سیدھا اپنے کمرے میں گئی۔ خود سے نجانے کیا کیا بڑبڑائی جارہی تھی۔ جوتے اتار کر وہ اپنے بستر میں گھس گئی۔

"اتنا کیوں بے چین ہو رہی ہوں ٹھیک ہو گا وہ۔" کہہ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کیں ایک دم کزان کی وحشت سے بھری بادامی شیپ میں بھری کالی آنکھیں نظر آئی۔ اس

نے آنکھیں ایک دم کھول لی۔ چھت کو چند سکینڈ گھورنے کے بعد وہ ایک دم اُٹھی اور
بستر پہ موجود فون اُٹھا کر اس نے کزان کو کال ملائی۔ بیل جا رہی تھی مگر فون نہیں اُٹھا رہا
تھا۔ وہ کال کاٹنے ہی لگی جب کزان نے اُٹھا لیا۔

"کون ای چیوا۔" بھاری سکوٹش لہجے میں اس نے جاپنیز میں مخاطب ہوا۔ صبرینہ چونک
اُٹھی۔ اس کا لہجہ ضرورت سے زیادہ بھاری تھا۔

"کزان؟ کزان آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

"انا تھا دارے؟" عجیب بات ہے وہ اس سے اردو میں بات کر رہی وہ اسے جاپنیز میں
کیوں بات کر رہا ہے۔ صبرینہ کو اب اتنی بھی اس کی زبان پہ عبور حاصل نہیں تھا۔ بس
چند لفظ کے علاوہ اسے کچھ سمجھ نہیں آئی۔

"کزان میں صبرینہ بات کر رہی ہوں۔ کزان آپ کو میری آواز آرہی ہے۔" کزان پھر

سے جواب اپنی زبان میں دے رہا تھا۔ صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔ کزان ہوش میں نہیں

تھا۔ وہ ضرور نشے میں تھا۔ نشے کی حالات پہ صبرینہ کا دل پتا نہیں کیوں چڑسا گیا تھا۔ اُٹھ

کر اس نے اپنی جیکٹ اور بوٹس الماری سے نکالے۔ نشے میں بائیک چلا کر وہ پتا نہیں

کہاں ہوگا۔ کدھر ہوگا مگر اس بیوقوف لڑکی کو پرواہ نہیں تھی کہ رات کے اندھیرے

میں وہ اسے کہاں ڈھونڈے گی بس اسے نکلنا تھا ورنہ اسے نیند نہیں آئے گی۔ وہ فون اٹھا

کر باہر نکلی اور اس نے دیکھا متشتمہ کے کمرے میں اب روشنی نہیں تھی۔ وہ یقیناً سو گئی

ہوگی۔ بڑے خاموشی اور احتیاط سے وہ گھر سے باہر آئی اور تیزی سے چلتے ہوئے وہ گلی

سے باہر نکلی۔ وہ سنسان سڑک کے دائیں طرف دیکھنے لگی پھر بائیں۔ کس طرف جائے؟

کزان کو اس نے دوبارہ کال ملائی۔ کزان نے پھر اٹھا لیا۔

"کزان مجھے بتائیں آپ کد ہر ہیں میں روکی بات کر رہی ہوں۔ روکی!!!! " اس نے اپنے خطاب کو زور سے کھینچ کر کزان پہ واضع کیا۔

"روکی؟" وہ نا سمجھی سے بولنے لگا۔

"ہاں کزان روکی! آپ کی دوست آپ بتائیں آپ کد ہر ہیں؟"

"میں ہارلی کے ساتھ۔" اب کزان اردو میں بولا تو صبرینہ نے شکر کا سانس چھوڑا۔ چلو کم سے کم یاد تو آیا۔

"اچھا ہارلی کہاں پہ ہے؟"

"میرے ساتھ۔" اتنی سنجیدگی سے اس نے غیر سنجیدہ بات کی۔ صبرینہ کا دل کیا اس کو جھٹکے دے کر اس کا سارا نشہ اُتار دے۔

"آپ دونوں کہاں پہ ہیں؟"

"ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔" یا اللہ اسے صبر دے۔

"مجھے بھی آپ دونوں کے ساتھ شامل ہونا ہے۔" اب کزان بالکل خاموش ہو گیا۔

"کزان؟ کزان! " وہ اب چلنے لگی پتا نہیں قدم کس طرف بڑھ رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی۔

"ہم کسی کو اپنے ساتھ شامل نہیں کرتے روکی۔" کزان کا لہجہ عجیب سا تھا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ تمہارے ساتھ۔۔۔ خیر جانے دو۔ سو جاو روکی۔"

"میں سو جاؤں گی۔ پہلے آپ کو آپ کی چیز تو دے دوں۔" اس نے ارد گرد اسے تلاش

کرنا چاہا۔ وہ بانیٹک نہیں چلا رہا تھا۔ وہ لازمی رُک گیا ہو کہی قریب ہی۔

"کونسی چیز؟" وہنا سمجھی سے بولا۔ صبرینہ ایک دم ٹھہر گئی پھر گہرا سانس لیتی وہ فون بند کر کے اس طرف آئی جہاں وہ ہارلی کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے اسے سنسان پارک میں بیٹھا تھا جدھر دور لگے سٹریٹ لائٹس میں اس کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ کزان نے ابھی تک فون کان سے لگائے تھا۔

"روکی؟ روکی؟"

"کزان!" اب صبرینہ اس کے سامنے آئی کزان نے چونک کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس نے پھر سر نیچے گرا دیا۔ صبرینہ کو لگا اس نے اسے دیکھا نہیں ہے۔

"کزان؟" کزان نے فون بھی نیچے کر کے زمین پہ رکھ دیا۔ صبرینہ زرا سا جھکی۔

"کیا ناراض ہے مجھ سے؟" خاموشی۔

"کیا میں نے غلط ڈیر دیا ہے؟" وہ مزید گٹھنے کو نیچے کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی طرف دیکھنا چاہتی تھی مگر کزان نے سر ہی نیچے گرا کر اس نے ہاتھ کو مٹھی بنا کر ناک کے قریب لیکر جا کے گہرا سانس لیا۔ صبرینہ نے اس کے انداز دیکھ کر ارد گرد بوتل تلاش کرنا چاہی مگر بوتل نہیں تھی۔ وہ کزان کے مزید قریب آئی اور شراب کی بدبو سونگھنا چاہا مگر نہیں ایسا لگ رہا تھا اس نے شراب نہیں پی۔ تو اس کا مطلب۔۔۔

"کزان !!!" اب صبرینہ اونچی آواز میں بولی۔

"کزان! کزان میری طرف دیکھیں۔" صبرینہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔ پوری طرح اس پہ نشہ حاوی ہوا تھا۔ اس کی سُرُخ ہائی ہوئی وی آنکھیں اس وقت نا سمجھی سی دیکھ رہی تھیں۔

"کزان!!! " وہ اونچی آواز میں اس کا سر جھٹکتے ہوئے اس کو ممکن حد تک ہوش میں لارہی تھی مگر کزان بول ہی نہیں رہا تھا۔ ایک تو اپنی ہارلی سے چپکنا تو بند کرے۔ اس نے کتنے ڈر گز لیے ہیں۔

"کزان؟ کتنے پلز لیے ہیں؟" کزان کچھ رد عمل نہیں دکھا رہا تھا اس کا پورا جسم ٹھنڈا تھا

"سب لئے ہیں سب۔" وہ عجیب انداز میں بولا۔

"بس بس وہ نہیں لے سکا۔ مجھے وہ چاہیے بس پھر میں سو جاؤں گا۔ پھر بجلی کے جھٹکے

نہیں لگے گے پھر ہارلی مجھ سے چھینی نہیں جائے گی پھر پھر۔۔۔" وہ چپ ہو گیا اس

وقت شرارتی کزان ایک سہا ہوا گم سُم بچہ لگ رہا تھا۔ صبرینہ کے دل کو کچھ ہوا۔

"کزان ٹھنڈ ہے اُٹھو چلو گھر چلتے ہیں۔ اتنی ٹھنڈ میں تم مر جاؤ گے۔"

"نہیں ہے وہ میرا گھر!!! چھوڑ آیا ہوں میں جاو یہاں سے اور اگر تم نے عالم ہاوس میں

سے کسی فرد کا نام لیا میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔"

"مار لینا جان سے مگر اٹھو۔ اٹھو نہیں تو پولیس والے لے جائیں گے تمہیں۔" وہ ہنسا۔

"وہ تو ویسے بھی لیکر جائے گے دیکھنا تم سب چلو گے میرے ساتھ۔" وہ ہچکی لیتے ہوئے

ہنسا۔ صبرینہ اب بالکل گٹھنے کے بل بیٹھی۔ اس نے کزان سے کہنے کے بجائے اب اس کا

ہاتھ پکڑنا چاہا مگر کزان پیچھے ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا کر رہی ہو تم یہاں۔ کیوں آئی ہو۔ میری ہارلی چھینے یا پھر میرے سے میرے سے

سب کچھ!!!!!!" وہ اب غصے سے دھاڑا۔ خاموش ہوئیں بھی اس کے انداز سے کانپ

کرار گرد گونجنے لگی۔ صبرینہ ایک دم ساکت ہو کر اس کی نگاہوں کو دیکھنے لگی۔ اتنا درد

اتنا خوف؟

"کزان کیا ہوا ہے؟ ایسا کیا کہا آپ کو ذکی نے جو آپ۔۔ آپ اتنے پاگل ہو گئے ہیں۔"

کزان اسے دیکھتا رہا پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اس کے بعد تیزی سے جاپنیز میں کچھ بولے
جارہا تھا۔ صبرینہ نا سمجھی سے اس کے انداز کو دیکھ رہی تھی پھر کزان نے زور سے زمین کو

مکامارا جیسے وہ ذکی ہو۔ صبرینہ نے جس لمحے گھبرا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔ ایک دم چُبن کا
احساس اپنے ہاتھوں میں ہوا اور کچھ گیلا پن بھی۔ ہاتھ ہٹا کر اس نے سائڈ پہ ہو کر روشنی

میں دیکھنا چاہا تو اس کا دل تھم گیا۔ کزان کا ہاتھ زخمی تھا اور ان میں کانچ کے چند ٹکڑے
گھسے ہوئے تھے۔

"کزان یہ کیا اپنے ہاتھوں کے ساتھ؟"

"کیا؟ کچھ بھی نہیں کیا۔" کزان نے اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر صبرینہ نے پکڑ کر دبی آواز میں
چینئی۔

"یہ کانچ کے ٹکڑے اندر تک گھسے ہوئے ہیں۔ پاگل آدمی تم ہوش میں بھی ہو!!!!!!"

"اب وہ غصے سے چیختی۔ بھول گئی کے سامنے کون ہے۔ اسے لگا جیسے وہ اپنی ڈائری سے

مخاطب ہو۔ کزان ہنسنے لگا۔

"روح اور دل تک کانچ ہی کانچ بھرے ہیں اور تمہیں یہ ہاتھ کے زخم نظر آرہے

ہیں۔ اوکاسان دیکھ رہی ہیں آپ! اس کا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ

پہلے سے ہلی ہوئی ہے۔" صبرینہ اُٹھی اس نے کزان کی کلائی پکڑ کر کھینچی۔

"اُٹھو کزان!!!! اُٹھو گھر چلو۔"

"کونسا گھر؟"

"اسے میرا گھر سمجھو لو مگر پلیز اُٹھو۔ مت سوچو کہ کس کا گھر ہے۔ پلیز کزان ٹھنڈ ہے۔"

"

"بات سُنو تم میری! " اب کزان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے زخمی ہاتھ سے صبرینہ کا بازو پکڑا اور اپنی طرف کھینچا۔

"نہ ہی وہ میرا گھر ہے نہ وہ تمہارا۔ کس خوش فہمی میں ہو تم؟ ہاں! یہی کہ وہ اپنے ہیں تمہارے۔ تمہارا لڑکی اور چھوٹی ہونے کا لحاظ میں وہ تمہیں کبھی کچھ نہیں کہے گے!!!!" اس نے صبرینہ کا جبرٹے تھامے۔ صبرینہ فریز ہو گئی۔

"ہوش میں مجھے نہیں تمہیں آنے کی ضرورت ہے۔ عالم فیملی ہے وہ کس کا لحاظ نہیں کرتی۔ نہیں دیکھتی وہ کوئی جینڈر' نہ دیکھتی ہے وہ کوئی عمر۔ اس لئے بند کرو اپنی بکواس اور جاو یہاں سے اس سے پہلے مجھے گھر لیکر آنے کی چکر میں تم اپنی یہ خوش فہمی گنوا دو۔" صبرینہ کا چہرہ جھٹک کر پیچھے ہوا اور مڑ کر اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ صبرینہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی پھر تیزی سے اس کے بازو پکڑ کر اپنی طرف کیا۔

"تو پھر آپ بھی عالم ہیں۔ آپ بھی کسی کا لحاظ کرتے ہیں؟ خود ہی گڑبڑ کرتے ہیں اور ان کا جینا حرام کرنے کے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ انہیں الزام دیتے ہیں کہ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ کزان اگر لحاظ نہ کیا ہوتا تو گھر میں زرا بھی انٹری نہیں ہوتی آپ کی۔"

تیزی سے بول کر اس نے آخری جملہ نرمی سے کہا۔ کزان خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا پھر دوبارہ کچھ کہے بغیر بیٹھ گیا اور پھر جیکٹ سے پلزن کال کر منہ میں ڈالیں۔ صبرینہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی ہارلی سے ٹیک لگائے بنا کچھ وہ زمین کو گھورنے لگی۔

"تم جاو یہاں سے۔" کزان پہلے خاموش رہا پھر ایک دم جب اس نے دیکھا صبرینہ کا اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا تو تیزی سے بولا۔

"رو کی !!!!"

"رو کی اٹھو اپنی شکل گم کرو۔" صبرینہ نے مڑ کر اپنی پشت کزان کی طرف کر لی۔

"کیا کر رہی ہو؟"

"آپ نے شکل گم کرنے کو کہا تھا۔"

"میں نے اٹھنے کو بھی کہا تھا۔"

"ایک بات ایک ہی وقت میں پوری ہو سکتی ہے۔"

کز ان نے اس کے کیرمیل براؤن بالوں کو دیکھا جو کہ کھلے ہوئے تھے۔ سلکی کے بجائے

اس کے بال ہلکے سے ویوی تھے۔ نہ ہی زیادہ گھنگریالے نہ ہی سیدھے بس پھٹے ڈول کی

طرح پھولے ہوئے تھے۔ یہ اس کے ذہن میں چلتا صبرینہ کے بالوں کو لے کر تبصرہ تھا

-

"تمہارے بالوں پہ بم پھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔" صبرینہ ایک دم چونک کر

مڑی۔

"ہاں؟"

"تمہارے بال ویسے ہی پھٹے ہوئے ہیں۔ ہاک کے بالوں کے ساتھ سوچ رہا ہوں ایسا تجربہ کروں کہ اس کے بال بھی تمہارے جیسے ہو جائیں۔" اس کی تو میں۔ اس نے اپنے بالوں کو لپیٹ کر کہا۔

"بالکل نارمل بال ہے میرے۔ ضروری نہیں ہے ہر بال سیدھے اور کرلی ہوں۔"

"اچھا؟ ہمم ویسے سرکس چلیں گے شیر کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کھڑا کر دیں گے۔"

"صبرینہ کا دل کیا اس کا گلا دبا دے مگر وہ ڈر گز کی وجہ سے اب اتنا ریلیکس لگ رہا تھا کہ وہ مسکرا کر بولی۔"

"اور تم بندر کی جگہ لینا۔ کیونکہ تم میں اور بندر میں کوئی فرق نہیں ہے۔"

"طاقت میری کونگ والی ہے۔ پوری دُنیا ہلا دیتا ہوں۔" ہاں کسی کا دل بھی زور سے

ہلاتے ہو۔ کزان نے جوائنٹ نکال لی۔ ساتھ میں ایک سٹک اسے دی۔

"کیا کروں اس کا؟"

"مل کر پیتے ہیں تمہیں ٹھنڈ نہیں لگے گی۔"

"ٹھنڈ کو ختم کرنے کے لئے کمبل 'جیکٹ اور گھر کی سینٹرل ہیٹنگ سسٹم ہے۔ یہ وقتی

شہ نہیں۔"

"وقتی تو سب کچھ ہے۔ وقتی کا لیبل اسے کیوں لگاتی ہو۔"

"کزان صاحب انسان سے گھر 'آسائشیں چھین جائے تو وہ کہی نہ کہی ایڈجیسٹ کر لیتا

ہے مگر ایسی چیز کی لت لگ کر ان سے جان چھڑوائی جائے تو جینا بہت مشکل ہو جاتا ہے

موت ہی آخری راستہ ہوتا ہے۔"

"موت ہی ساری منزلوں کا آخری رستہ ہے روکی صرف ڈر گز نہیں۔ یہ الزام صرف تم اسے نہیں دے سکتی۔" اس نے جوائنٹ سلگایا۔

"کزان پلیر اٹھ جائیں۔ پلیر آپ کا ہاتھ زخمی ہوا ہے۔ مان جائے میں تو آپ کی دوست

ہوں۔" کزان نے کش لیا اور اسے دیکھا۔ جو رات کی روشنی میں عجیب سا اس پر سحر

تاری کر رہی تھی۔ اس اندھیری رات کی سردی میں کوئی آج تک اس کے بارے میں

نہیں پوچھنے آیا تو پھر یہ کون تھی۔ دوست بھی اس کو سپیس دیتے تھے۔ اسے چھوڑ

دیتے اس کے حال پر کہ کوئی نہیں ٹھیک ہو جائے گا تو پھر یہ کون تھی؟ وہ اس کے قریب

ہوا۔ صبرینہ ایک دم آنکھیں پھیلائے پیچھے ہوئی۔ وہ مزید قریب ہوا۔ ایک تو یہ آدمی ہر

بار اس کے قریب کیوں آ جاتا تھا لیکن آج کچھ ضرورت سے زیادہ قریب آ گیا تھا۔

"کزان! " وہ سُن نہیں رہا تھا۔

"کزان تم ٹھیک ہونا۔" کزان کی نگاہیں بڑی عجیب سی تھیں وہ اور قریب ہوا۔ صبرینہ

پیچھے ہونے لگی کہ کزان نے اس کے کمر کر گرد بازو پھیلانے۔ اب صبرینہ کی جان پہ بن

آئی۔ نونونونو!!!!!!

"کیا ہوا؟" وہ مسکرا کر اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ اس کا ہاتھ

ہٹانا چاہا کزان نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ چُبن کا زور سے احساس صبرینہ کو ہوا۔

"پتا ہے اس حالت میں میرے گھر والے تو کیا میرے دوست بھی میرے قریب نہیں

آتے۔ سنیک! جانتی ہو اسے وہی زہریلا لڑکا وہ بھی میرے سامنے اپنی زبان پہ قابو پالیتا

ہے۔" صبرینہ کے ہاتھ ٹھنڈے ہو گئے۔ یہ کیا ہونے جا رہا تھا۔

"مم کزان ہوش میں آو!! میں روکی ہوں۔"

"ہوش میں تو میں ہوں تم نہیں ہو جو یہاں میرے ساتھ اس وقت ویرانے میں موجود ہو۔" کزان کی گہری سانسیں صبرینہ کے چہرے پہ پڑی۔ صبرینہ نے کزان کی آنکھیں دیکھیں تو ایک دم چونکی۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔" اب وہ سنجیدگی سے بناخوف کے کزان کے قریب ہوئی۔
اب کزان ایک دم پیچھے ہوا۔ ہاتھ ہٹا کر اس نے صبرینہ کو دیکھا۔

"میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں کزان۔"

"کیوں نہیں ڈرتی تم مجھ سے؟" اس کا انداز کچھ حد تک کھویا ہوا تھا مگر بولا وہ تیزی اور غصے سے تھا۔

"میں رات بھر بھی تمہارے ساتھ موجود رہوں تم کچھ نہیں کرو گے تو یہ کوشش بیکار تھی۔ مجھے سب کی طرح مت سمجھو۔ نفرت لفظ میری ڈکشنری میں نہیں ہے اور تم سے تو نفرت نہیں کر سکتی۔" کزان اب چپ چاپ ہو کر اسے دیکھ رہا تھا پھر تیزی سے بولا۔

"لیکن تمہیں ڈرنا چاہیے۔"

"کیوں ڈرنا چاہیے کزان؟"

"نشے میں ہوں اور مرد ہوں۔"

"ہاں ڈرنا چاہیے۔ تم سے دور رہنا بھی چاہیے مگر میرے اختیار میں نہیں ہے۔ کوئی میری

بات سُن لے یا میری ماں ہی اس وقت دیکھ رہی ہو تو وہ مجھے دس جوتے لگائے گی یا پھر

جان سے مار دے۔ ہاں نشہ غلط ہے اور ویسے بھی کرنا نہیں چاہیے رہا مرد کا لیبل تو

ضروری نہیں ہے ہر مرد حوس کا مارا ہو۔ مرد تحفظ بھی فراہم کرتے ہیں۔"

"نائس چلو اگر تم سے نفرت نہیں کرتا ہوں مگر عالم ہاوس کو سبق سکھانے کے چکر میں تمہارے ساتھ کچھ کر دوں؟" اب صبرینہ کچھ بول نہیں سکی۔ اس وقت کزان بہت زیادہ ہائی ہوا تھا۔ منہ پھٹ تو تھا ہی اب تو خیر۔۔۔ وہ اٹھ گئی۔

"کزان اٹھ جائے۔ کم سے کم بینڈ تاج تو کروالیں پھر بیشک چلے جائے گا جہاں آپ کا دل کرے۔" کزان کچھ نہیں بولا۔ بے بسی سے وہ کہنے پہ مجبور ہو گئی۔

"آئی ڈیر۔۔۔"

"تم ڈیر دے چکی ہو مجھے۔" اب وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"تو آپ دیں مجھے ڈیر۔۔۔ دیں تاکہ پھر میں آپ سے کہہ سکوں کہ چلیں میرے ساتھ

"۔

"تو ٹھیک ہے جاؤ تم۔"

"نہیں ایک جیسے ڈیرا پلائے نہیں ہوتے۔"

"یہ کب ہوا؟"

"یہ ابھی ہوا میں بھی گیم کے قانون بدلنے کا حق رکھتی ہوں۔ میں ایسا ڈیر پہلے دے چکی

ہوں۔ آپ اب مجھے نہیں دے سکتے۔"

"تم کیوں کرو گی ایسا۔"

"کیونکہ اس میں کوئی مزہ نہیں ہے۔" کز ان نے سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اسے جوائنٹ

دیا۔

"ٹھیک ہے اس کا ایک کش لگا لو پھر میں مان جاؤں گا تمہاری بات۔" صبرینہ کی

آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"آئی ڈیر یو صبرینہ احمد اس کا کش لگاؤ۔" صبرینہ نے ایک دم سر اٹھا کر کزان کو دیکھا

جسے نے روکی کے بجائے صبرینہ کہا اسے۔ صبرینہ ہنسی۔

"میں چلتی ہوں۔ یہ ڈیر نہیں ہے۔" وہ تیزی سے اس کے سامنے آیا۔

"ڈیر ڈیر ہوتا ہے رے اور اصلی ڈیر اس طرح کے ہوتے ہیں جو تم کھیل رہی تھی وہ بچوں

کا کھیل تھا۔"

"میں ہم دونوں کے اس بچوں کے کھیل سے ہی خوش ہوں۔ ایسا گھٹیا کام میں نہیں

کروں گی۔"

"ارے زرا سا اندر کھینچ کر چھوڑنا ہی تو ہے۔"

"نہیں !!!"

"روکی !!!"

"نہیں کزان !!! کیا میں آپ کو کہوں گی کہ جا کر ذکی سے معافی مانگے ابھی اس وقت تو کیا آپ مانگے گے؟" اب کزان ٹھہر گیا۔

"یا پھر ادا جان کو گلے لگا کر ان سے تلافی کریں گے اور وعدہ کریں گے کہ آئندہ کبھی انھیں تنگ نہیں کریں گے۔"

"کیا آپ عالم ہاوس کو سکون سے رہنے دیں گے۔ کیا میں یہ ڈیردوں تو آپ پورا کریں گے۔"

"یا پھر میں اپنے پاؤں دھونے کا کہوں تو کیا آپ کریں گے۔" اب صبرینہ کو بھی الجھن ہوئی اپنی آخری بات پر۔ کیا کیا بول رہی ہو۔ کزان سے زیادہ وہ نشے میں تھی شاید۔

"اس لئے کزان سب ڈیرز پورے کرنے کے لئے نہیں ہوتے۔"

"میں سارے ڈیر زپورا کروں گا۔" اب صبرینہ تو ہل نہ سکی۔

"تم بولو گی تو سارے ڈیر زپورا کروں گا۔" صبرینہ کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔

"تم میرا ڈیر پورا کرو میں تمہارا کروں گا۔"

. That's how it works rookie

"کزان !!!"

"آزما کے تو دیکھو مجھے۔" صبرینہ اسے اور جوائنٹ کو دیکھنے لگی۔ صبرینہ اسے بے بسی

سے دیکھنے لگی۔

"میری ایتھکس یہ اجازت نہیں دیتی۔"

"تو میری ایتھکس بھی اجازت نہیں دیتی رو کی کہ جنھوں نے مجھے تکلیف دی ان سے

معافی مانگوں۔" کزان اب سرد لہجے میں بولا۔

"میں آپ سے معافی مانگنے کا نہیں کہہ رہی بس خاموشی سے چُپ چاپ آجائے۔ ہاتھ

ببڈتج کر والیں اور کھانا کھا کر سو جائے۔"

" اتنی ڈیمانڈ پہ تم ایک کش نہیں لے سکتی۔"

"میں تمہیں جج نہیں کروں گا اور نہ ہی اس بات کا طعنہ کسی کے سامنے تمہیں دوں گا

۔"

"تو آپ کو لگتا ہے میں اوکے ہوں اب۔ کزان میں۔" کزان نے جوائنٹ اپنے زخمی

ہاتھوں پہ رکھنے لگا ایک دم صبرینہ ریفلیکس ایکشن کے باعث اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔

"کیا کرنے والے تھے آپ !!!"

"میری مرضی۔" صبرینہ نے غصے سے جوائنٹ لیا اور ہونٹوں پہ لے کر جا کے اس کا

کش زور سے لیا مگر جب چھوڑنے کی باری آئی بیچاری سارا دھوا اندر لے گئی۔ اس کے

بعد جو انٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور اسے جو کھانسی لگی۔ کزان ایک دم شاکڈ رہ گیا پھر
ہنسی چھوٹے چھوٹے رہ گئی۔

"مم مرچے۔۔ اُف !!! جلن۔۔۔" وہ کھانسنے لگی۔

"پاگل منہ کھولنا تھا سارا اندر لے گئی۔" وہ ہنس پڑا۔ صبرینہ نے زور سے مکا بازو پہ مارا

پھر لمبا سانس لینا چاہتا تو اس کا سر چکرا گیا۔ کیا تھا یہ؟

"ویسے اس ڈیر کو قبول کرنا تو نہیں چاہیے مگر تمہاری ہمت کی داد دینے پڑے گی بھی۔"

"میرا سر گھوم رہا تم کیا پیتے ہو۔ اُف جلن پانی۔"

"آجا ومان گئے تمہیں صبرینہ احمد۔" کزان نے اسے پکڑ کر لیکر چلنے لگا۔ ہارلی کو لاک لگا

چکا تھا ویسے بھی کبھی کبھار یہی چھوڑ دیتا تھا۔ جو بی بی کا نشان اس کی بائیک پہ لگا تھا اسے

چھیڑنے کی ویسے بھی کسی کی ہمت نہیں تھی۔

'یہ لو تمھاری آنکھیں بھی بڑی سُرخ ہیں۔ واقعی صرف سر کا درد ہیں نا؟' صبرینہ نے گولی لی اور پانی پی کر وہ دوبارہ بو کے بنانے میں لگ گئی۔

"ہاں بس ہو جاتا ہے موسم بھی تبدیل ہو رہا ہے نا اس لئے۔"

"اے تے فرچنگی گل نہیں۔ خیال رکھو تمھارے زبردست کام کو دیکھ کر کسٹمر نے دو مزید بو کے بنوائے۔ تمھارے کام میں بڑی صفائی ہے۔ میرے لئے تو لکی ثابت ہوئی ہو۔"

"صبرینہ ہنس پڑی۔"

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ اچھا جی جی میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ پرنٹ ربن

منگوائے یہ رسٹی' اور بلیک کلر کے ریپر کے ساتھ بہت اچھا کمبائنیشن بنے گا۔"

"یہ تو بہت وادیا کم ہے فر۔"

"وادیا؟"

"آئی میں اُنوہ بہترین۔ میں جیکی جو ہماری سپلائر ہے اسے بتا دیتی ہوں۔ جیسے ہی آئے گی

اس سے ملاقات کے وقت بتا دینا تمہیں بعد میں مزید کیا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے۔"

"اگر سر زیادہ درد کرے تو جا کر آفس میں صوفے پہ لیٹ کر زرا گیپ لے لینا۔ میں آتی

ہوں۔"

"اوہو تو پھولوں کے بیچ آخر اپنا کونڈا کیا کر رہی ہے۔" صبرینہ ایک دم مڑ کر اسے دیکھا

تو سنسرے بالوں والا ٹیو بایکرسنیک تھا۔ جو اس وقت گرے جیکٹ 'وائٹ شرٹ

اور بلیک پینٹ میں اچھا لگ رہا تھا مگر صبرینہ کو نہیں۔

"تمہارے ہاں ہائے ہیلو کا کوئی سین نہیں ہے؟ ایٹ لیسٹ ڈسنے کی آواز نکال لو۔"

"تمہارا والا کام میں نہیں کرتی۔" سنیک ہنس پڑا۔

"خاصی تپی ہوئی لگ رہی ہیں آپ۔ ویسے یہاں سا کورا کے سامنے نوکری ڈھونڈ لی۔ وہ

کب سے اتنا سخی ہو گیا مدد کرنے کے معاملے میں۔"

"نوکری خود اپنے بل بوتے پہ ڈھونڈی ہے کزان نے کچھ نہیں کیا۔"

"آہاں تبھی سوچا ایسا ہو نہیں سکتا۔ سا کورا مدد کرے۔" وہ مزید اندر آیا۔ اس کے ہاتھ

میں بیگ تھا۔

"جی کیا چاہیے آپ کو؟" جب اس نے سنیک کی نظریں خود پہ محسوس کی تو وہ بولی۔

"تمہارا تھوڑا سا وقت۔"

"جو کہ بالکل میرے پاس نہیں ہے۔"

"مجھے تم فارغ لگ رہی ہو۔"

"کس سینس میں آپ کو فارغ لگ رہی ہوں؟" اب صبرینہ نے اس کی آنکھوں میں
دیکھا۔

"یہ آرٹ اینڈ کرافٹس کے کاموں میں۔"

"یہ آرٹ اینڈ کرافٹس نہیں ہے فل ٹائم جاب ہے۔"

"یہ کیسی جاب ہے بس پھول توڑ کر یا نکال کر دینے ہوتے ہیں۔ یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں

۔" اس نے لال گلاب کا پھول اس کے بوکے سے نکال کر اسے دیا۔ صبرینہ نے اسے

نظر انداز کیا۔

"مطلب دیکھا تم بھی سمجھتی ہو کہ یہ کام بیکار ہے تو تم مجھے کیوں کہہ رہی ہو کتنی منافق ہو

۔"

"میرا وقت مت برباد کریں سنیک۔ اگر آپ نے کچھ لینا ہے تو بتائیں نہیں تو جائے یہاں سے۔"

"خیر لینے تو نہیں آیا۔ دینے آیا ہوں۔" اس نے مائیکل کو رس کا شاپنگ بیگ اس کے سامنے کیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"دیکھ لو۔"

"کیا کروں دیکھ کر۔"

"افوہ اینا کونڈا چپ کر کے دیکھو تمہارا موڈ فریش ہو جائے گا۔"

"میرا نام صبرینہ احمد ہے!!"

"جو کہ مجھے بالکل پسند نہیں آیا۔ کیا نام سوچ کر رکھا تمہارے ماں باپ نے صحیح چڑیلوں والی فیلنگ آتی ہے۔"

"بہتر ہے آپ یہاں سے چلیں جائیں۔"

"اچھا اچھا بھی مذاق کر رہا تھا۔ دیکھو بھی پلیز!!!!!! " صبرینہ کو لگا وہ جائے گا نہیں تو تیزی سے شاپنگ بیگ لیکر اس نے بیگ نکالا اور دیکھا تو سنیک لیڈر کا پرس تھا۔

"کیسا ہے؟"

"ہوں اچھا ہے۔ دیکھ لیا میں نے اب آپ اسے لیکر جاسکتے ہیں۔"

"دیکھنے کے لئے نہیں لینے کے لئے کہا ہے۔ یہ تمہارے لئے۔" اس نے بیگ ٹیبل پہ رکھا۔

"سوری میں غیروں سے تحفے نہیں لیتی۔"

"ساکور ا صحیح کہہ رہا تھا تم یہی کہو گی۔" صبرینہ ایک دم چونکی۔

"کیا کہا کر ان نے؟"

"وہ تو کہتا رہتا ہے خود ہر لڑکی کو تحفے دیتا رہتا ہے میری ایکس تک کو دیتا تھا تاکہ میں

چڑوں اور اب میں اس کی دوست کو دینا چاہتا وہ مکر گیا۔"

"کیا آپ کی گرل فرینڈز کو بھی دیتا تھا۔" (مجھے تو ڈیر زہی دیے ہیں اس آدمی نے اور

اس نے سب کو یہاں تک کہ اپنے دوستوں کی لڑکیوں کو بھی۔)

"ہاں ہاک' بلیک' جوش' گرل سب کی گرل فرینڈز کو کچھ تو اس کے چارم کی وجہ سے

ہمیں چھوڑ بھی دیتی تھی۔" صبرینہ نے پھولوں کو مٹھیوں میں لیا۔

"نائیس نائیس۔ اب بھی ایسا کرتا ہیں وہ۔"

"ہاں ایک ہفتے پہلے ایک لڑکی جوش کے دیوانی نکلی۔ کزان نے چیلنج لے لیا کہ وہ اس سے بلیک کا بھوت اُتارے گا بس پھر فائیو سٹار ہوٹل میں کھانا اور شینیل کا پرفیوم جو یقیناً تشوڈائن کا تھا بس وہ تو پاگل ہو گئی۔ رائس کی سیر بھی کروائی اس کے بعد کون جوش؟"

"اوہ۔۔۔ کیا بات ہے ان کی۔" صبرینہ کا دل کیا کہ کزان کہی اسے نظر آئے تو اس کے منہ پہ وہ سارے تحفے مارے جو اس نے سب لڑکیوں کو دیے تھے۔ مجھے بس سوٹے مارنے اور خوار کرنے کے لئے رکھا ہے۔

"بہت پیارا ہے سنیک۔ میں رکھ رہی ہوں تھینک یو سوچی۔" اس نے بیگ پکڑا اور سنیک کی طرف مسکرائی۔

"واو تم تو جلدی مان گئی مجھے لگا اپنی زبان کا استعمال کرنا ہو گا یا پھر سانپ لانا پڑے گا ہاں کروانے کے لئے۔"

"تم ایک کام کرو تم ہاک کے کلب جاو۔ چھوڑو سب کام کو۔۔ یا پھر ادھر رُکنا گھر مت جانا

جب تک میں نہ کہوں۔"

"مگر کزان نے کیا کیا ہے؟"

"گھبرا نامت لیکن اس نے کسی سوریس سے پولیس آفسر کو خبر دی ہے کہ عالم ہاوس میں

ڈر گز ہیں۔" صبرینہ پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھتی رہی جب سمجھ آئی تو وہ سانس نہ لے

سکی۔

صبرینہ نے اسے دیکھا اور پھر رات کے گزرے واقعے کو سوچا جب کزان نے صبرینہ کے

کہنے پر کہ وہ گرفتار ہو جائے گا تو ہنس کر کیا بولا تھا۔

"وہ تو ویسے بھی لیکر جائے گے۔ دیکھنا تم سب چلو گے میرے ساتھ۔" اوگاش وہ کیسے

سمجھ بیٹھی کہ کزان سا کورا مذاق میں بات کرے اور اس پہ عمل نہ کرے۔ اس کے ہاتھ

ایک دم ٹھنڈے ہو گئے۔ دل ایک دم اندر سے تڑپ کر مچلنے لگا۔ اُف کاش وہ سارا

جوائنٹ پی کر آج کے دن تو ہوش میں نہ آتی مگر دوسری طرف اپنی بیوقوفی پہ غصہ بھی

آیا کہ اگلی بار جب آنکھ کھلتی تو ڈرگ کرنے پر محترمہ جیل میں ہوتی اور اس کے بعد جو

گھر والوں کا امپریشن پڑتا اس سے صبرینہ تپ اُٹھی۔

"اینا!"

"کزان کہاں ہیں؟"

"مجھے نہیں پتا مگر تم گھر نہیں جاو گی اور اگر یہاں پہ پولیس آئی جو کہ میں یقین سے کہہ

سکتا ہوں کہ نہیں آئے گی مگر پھر بھی احتیاط کے لئے کہہ رہا ہوں تم یہاں سے سیدھا

ہاک کے کلب چلی جاو۔ "کزان تمہارا میں سر پھاڑ دوں۔ ایک دن ایک دن تو سکون سے جینے دو۔ اس نے فون نکال کر کزان کو کال ملائی۔ سنیک تب تک جاچکا تھا۔ کزان کا فون بند جا رہا تھا۔ صبرینہ نے لبوں کو دانتوں میں لئے ٹائیم دیکھا۔

"صبرینہ؟" جی جی کے کہنے پر صبرینہ نے اسے دیکھا۔

"ہاں بولو جی جی۔"

"وہ ایک کلائینٹ کا مسیج آیا ہے۔ وہ دراصل زرا میٹنگ کرنا چاہا ہے۔ ایک ایونٹ ہے۔ اسے کچھ اریجنمنٹ کروانی ہے۔ ام اگر تمہاری طبیعت ٹھیک ہو تو کیا تم اسے ایک گھنٹے بعد مل سکتی ہو اس سے۔ اصل میں دکان دیکھ لوں گی یا پھر میں اپنی دوست کو بلا لوں گی۔ وہ مجھے نابے بے کوچیک اپ کروانے جانا ہے۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو۔۔۔" صبرینہ

ایک دم تیزی سے بولی۔

"کوئی مسئلہ نہیں جی جی بتاؤ کہاں جانا ہے۔ میں ابھی نکل جاؤں؟ کیا کام ہے۔" وہ تیزی سے بولی۔ چلو شکر ہے پہلے گھر جا کر اس کزان کے بچے کا کچھ کرنا ہے۔ جی جی تو اس کے ایک دم مان جانے پر مسکرا اٹھی۔

"تشی گریٹ ہو۔ ہاں میں بتا دیتی ہوں۔ تم بیشک گھر سے فریش ہو کر نکل جانا۔ بزنس ٹائیکون ہے۔۔۔" اور پھر جی جی اسے سمجھانے لگی۔ صبرینہ سمجھنے کے انداز میں سر تیزی سے ہلارہی تھی مگر ہاتھ 'چہرے اور پیر سے لگ رہا تھا اس کا دھیان کسی اور طرف تھا۔ وہ پاگل ہو رہی تھی بس کسی طرح پولیس کے آنے سے پہلے جہاں بھی اس نے ڈرگ امپلائنٹ کروایا ہے وہاں سے ہٹا دے۔ یا اللہ پلیز اس کی مدد کیجیے گا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ میں جاؤں جی جی۔"

"ہاں یہ تین بو کے میں چٹ پہ نام لکھ دیا ہے ناکہ کس کو ڈلیور کروانا ہے۔" صبرینہ نے

سر ہلایا۔

"بہت ودیا ہاں جاو زرا اچھا تیار ہونا وہ صاحب زرا مسٹر پر فیکشن ہیں۔ انھیں وقت کے

پابندی والے اور ہر لحاظ سے پروفیشنل لوگ بہت پسند ہیں۔"

"او کے میں پہنچ جاؤں گی۔" ابھی تو بھاڑ میں جائے وہ کلائینٹ اس وقت تو اسے کچھ کرنا

ہے۔

گہرے کشمکش میں اس نے چچی الماس کے گھر کا دروازہ دیکھا کھولے ناکھولے۔ عجیب سی

بے بسی تاری ہوئی تھی۔ جتنا وہ کزان کے ساتھ فری ہو چکی تھی اتنا وہ کسی کے ساتھ ابھی

تک ہوئی نہیں تھی۔ کیا کرے۔ اگر ذکی کے ساتھ تفتیش کے لئے باقی سارے گھر

والے اندر گئے تو۔ کتنی شرمندگی اٹھانی پڑے گی ان سب کو۔ صبرینہ کچھ سوچو کچھ تو کرو۔
ایسے ہاتھ دھرے پہ دھرے رکھ کر نہیں بیٹھنا۔ ایک دم بیل بجانے لگی جب کسی نے
اسی لمحے دروازہ کھولا تو وہ پانچ قدم پیچھے ہوئی۔ اس کے ہاتھ ایک دم کانپنے لگے۔ دروازہ
ذکی نے کھولا تھا۔ وہ اپنے دروازے پہ صبرینہ کو دیکھ کر زرا چونکہ پھر بولا۔

"آپ؟ خیریت؟"

"چچی گھر ہیں؟" صبرینہ کی ٹھوڑی گھبراہٹ کے مارے کانپ رہی تھی مگر اسے کچھ تو
کرنا تھا۔ متشمہ کی زندگی کا معاملہ تھا۔ اُف اچھا خاصا اپنی زندگی دُبلن میں گزار رہی تھی۔
کسی سے نہ بات کرنی پڑتی تھی 'نہ کسی کے معاملات میں دخل اندازی کی تھی اور آج
کزان سا کورا کی محبت میں وہ پنگے لینا شروع ہو چکی تھی۔

"نہیں امی کام سے باہر گئی ہیں۔ کوئی کام تھا؟" چلو اللہ کا شکر ہے۔ وہ تیزی سے ذکی کو ہٹاتی اندر گھسی اور سیڑھیوں کی طرف اس قدم بڑھے۔ ذکی تو اس کے انداز پہ ہکا بکارہ گیا۔

"اوہیلو کہاں جا رہی ہیں آپ؟ کیا ہوا ہے؟" وہ تیزی سے دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے گیا۔

"میرے سے اس وقت کچھ سوال مت کرو ذکی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری زندگی بچ جائے مجھے بتاؤ تمہارا کمرہ کونسا ہے؟" وہ تو ایک دم الجھ گیا۔ صبرینہ کے چہرے پہ سچی مچی والی پریشانی تھی مگر اس طرح اچانک اس کے گھر میں آکر کمرے کا پوچھنا حیرت کی بات تھی۔ وہ لڑکی تو کسی سے اتنے آرام سے بات نہیں کر پاتی تھی اور آج اسے کیا ہو گیا ہے۔

کبھی۔۔۔۔

"کیا آپ کو اس ہافونے بھیجا ہے؟" وہ سنجیدگی سے صبرینہ سے بولا اور سینے پہ بازو

لپیٹ کر مزید کچھ کہنے لگا کہ صبرینہ نے اس کی بات کاٹی۔

"بھاڑ میں گیا وہ ہافو!! ذکی مجھے بتا وکمرہ کہاں پہ ہے؟ ٹائیم بہت کم ہے!!"

"کیوں جائیں بھاڑ میں۔ اسی نے بھیجا آپ کو ہیں نا؟ کوئی چال ہے نا اس کی۔"

"ذکی میں صبرینہ ہوں۔ میں تمہارا کوئی بُرا نہیں چاہوں گی۔ آج تک میں نے تمہیں

اور تمہاری فیملی کے ساتھ کچھ کیا ہے کبھی؟ نہیں نا لٹا میں خود کزان کی حرکت سے تنگ

ہوں اور اس کے خلاف ہوں۔ اب جب میں آئی ہوں تو اس کے پیچھے وجہ ہے۔ جلدی

بتا واپنا کمرہ، نہیں تو میں خود تلاش کروں؟"

"ایسا کیا ہوا ہے جو میرا کمرہ دیکھنا ہے۔ کچھ کیا ہے اس نے۔ کچھ پلانٹ تو نہیں کر دیا۔"

اب ذکی کے غصیلی اور سنجیدہ چہرے پہ ہلکی سی خوف کی جھلک دکھائی دی۔

"جلدی بتاؤ ذکی۔"

ذکی کے کمرے میں داخل ہونے کے چند منٹوں بعد ہی صبرینہ نے کمرے کا حشر کر ڈالا۔ ذکی تو جم کے رہ گیا اس تلاشی پر اس کے بعد چیخا بھی خوب کہ کیا کر رہی ہو مگر صبرینہ کا انداز ایسا تھا کہ وہ اسے زبردستی 'غصے سے روک نہیں پارہا تھا۔ دراز کھول کر سارے چیزیں نکالنے لگی۔

"ارے ارے کیا کر رہی ہو۔ پلیز۔۔۔ اگر بدلہ لے رہی ہو تو میں بالکل چھوڑوں گا نہیں۔ میں تایا ابو سے بیشک ڈرتا ہوں لیکن اس طرح کی بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔ پلیز ہٹو۔" مگر صبرینہ سُن نہیں رہی تھی۔ بھاگ کر الماری کی طرف گئی۔

"نہیں !!! چھوڑو تم ضرور اس کے کہنے پہ آئی ہو۔ پیسے دیے ہیں نا۔۔۔ ہٹو صبرینہ۔"

وہ صبرینہ کے بازو پکڑ چکا تھا مگر صبرینہ نے ایک دم اچھل کر اپنا بازو ہٹایا۔

"ہاتھ مت لگانا مجھے !!! مجھے کوئی شوق نہیں ہے ذکی لیکن اگر تمھاری اور کزان کی

لڑائی سے متشمہ کی زندگی متاثر ہوئی اور میرے خالا اور خالو کو کسی قسم کی شرمندگی

اٹھانی پڑی تو میں تمھیں جان سے مار دوں گی۔"

"ایسا کیا نکلے گا میرے کمرے میں جو میرے کمرے سے سب کو شرمندگی اٹھانی پڑے

گی۔" صبرینہ نے سُنے بغیر اس کی الماری کھولی اور سارا سامان نکال کر چیک کرنے لگی۔

اس کے انداز میں عجلت تھی۔ وہ اتنا غور سے بھی نہیں دیکھ رہی تھی ایک دم ٹھہر گئی مڑ کر

گھومی اس نے چھوٹے سے سنگل بیڈ کا میٹر س اٹھا کر اٹا کیا کہ ایک دم ساکت ہو گئی۔

وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ ذکی جواب اسے چیخ کر اپنے کمرے سے نکالنے لگا تھا، ایک دم بستر

کے نیچے موجود ڈھیر سارے سفید چونے کے پیکٹ دیکھ کر اس کا چہرہ سفید ہو گیا

۔ سامنے منظر نے اس کی تو بولتی بند کر دی۔ صبرینہ کی بھی ہاتھ کانپنے لگے۔ ارد گرد

اب جیسے پولیس کے سائرن سنائی دینے لگے۔ مٹھیاں بھینچے اس نے ارد گرد بیگ تلاش کرنا چاہا تو ذکی سر پہ ہاتھ رکھ کر دبی آواز میں چیخا۔

"یہ اس کی حرکت ہے۔ اس نے کیا نا۔ اس نے بتایا نا۔ ابو اور عقیل بھائی کو پتا چلا تو

۔ شٹ شٹ!!!! اس کو پھینکو۔۔ نہیں نہیں ابو اور بھائی کو بتانا ہو گا۔ میں جاتا ہوں

۔" وہ تو ایک دم پاگل ہی ہو گیا تھا۔ ڈر ایسا حاوی ہوا تھا کہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا

رد عمل دکھائے۔

"بب بیگ دو چھوٹا سا اسے جلد از جلد چھپا کر کہی پھینکنا ہے اور چپ کر بیٹھو۔"

صبرینہ منہ پہ ہاتھ پھیر کر اسے دیکھنے لگی جو سر پکڑے کر کسی ڈرے سمے بچے کے طرح

اپنے ابو اور بھائی کو بلانے کے در پہ تھا کہ صبرینہ نے اسے روک کر دروازہ بند کیا۔ تیزی

سے بیگ تلاش کرنے لگی چند سکینڈ کی تلاش میں اس نے درمیانے سے سائز کا

سپورٹس بیگ نکالا اور بڑی پھرتی سے سارے ڈرگنریکٹ اس میں ڈالنے لگی۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ یہ یہ ورنہ شک ہو جائے گا رکھو۔۔۔ پاپا اور بھائی کو آنے دو نہیں تو

برباد ہو جاؤں گا میں۔ وہ تو یہی چاہتا تھا۔ وہ تو یہی چاہتا تھا۔" وہ چیخ کر زور سے مکالماری

پہ مارنے لگا۔ صبرینہ تو ڈر کر اچھل گئی اور مڑ کر اسے تیزی سے دیکھا۔

"چپ!! ایک دم خاموش!! چپ کر کے خود کو قابو میں لاؤ۔ میں ڈال رہی ہوں

نا۔۔۔ میری یہ مدد بیکار جائے گی۔ پلیز اگر چاہتے نہیں ہو کہ تم اور تمہارے گھر والے

جیل میں گھسیٹے جائے تو جاؤ منہ دھو کر خود کو سنبھالو اور حلیہ بھی جلدی درست کرو۔"

"نہیں یہ بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ ہم وہی بتائیں گے جو سچ ہے یہ اس سا کورا کا کام ہے۔

اس الو کے۔۔"

"شٹ اپ ذکی !!! اگر تم نے دو منٹ میں نارمل ہو کر کمرے کا حشر ٹھیک نہ کیا تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی پھر سنبھالنا۔ کوئی یقین نہیں کرے گا۔ جہاں سے نکلتی ہے چیز وہی سے تفتیش ہوتی ہے۔ زندگی داو پہ لگ جائے گی ذکی۔ سا کورا کچھ نہیں جائے گا۔ تم برباد ہو جاؤ گے میرے بھائی اگر چاہتے ہو زندگی اپنے انا کے چکر میں اندھے ہو کر مت کچلنا۔ میں یہ لیکر جا رہی ہوں۔ تم بس نارمل رہنا۔ منہ سے کچھ مت بولنا۔ جاو واش روم جاو تب تک دیکھتی ہوں۔" وہ ذکی کو ہوش میں لانے کے لئے اس کے بازو کو پکڑ کر زور سے جھنجھوڑ رہی تھی۔ اُف یہ سائرن اصلی تھے یا نقلی اس کی جان جا رہی تھی۔ یا اللہ کچھ معجزہ کر دے۔ سنیک اور ہاک نے روک دیا ہو ورنہ ذکی کی حالت سے لگ تو نہیں رہا تھا کہ پولیس والے کچھ نہ پا کر بھی اس چھوڑ دے گے۔

"ذکی!!! تمھاری زندگی سُن رہے ہو تمھاری زندگی برباد کرنے کا تمھیں بھی حق نہیں ہے۔" صبرینہ کو اپنی دلیری اور انداز پہ حیرت تھی مگر یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے۔ اس نے پھرتی سے بازوؤں میں سارے پیکٹ اٹھا کر ڈالے دو منٹ لگا کر اس نے زپ بند کیا۔۔۔ ذکی تیزی سے واش روم کی طرف گیا۔ اس کے پیلے چہرے سے پتا چل رہا تھا اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ وہ تیزی سے بیگ اٹھا کر ذکی کو آواز دینے لگی مگر وہ شاید سُنے کے ہوش میں نہیں تھا۔ صبرینہ نے تیزی سے بھاگ کر لان کے پیچھے کی طرف بڑی سی گولائی والی کھڑکی کھولی اور اس نے بیگ پھینکا جو سیدھا باہر لان والی جگہ گری۔ ٹھپ کی آواز سے صبرینہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اب تو اس کی ٹانگیں کانپنے لگی۔ ٹھنڈے پسینے چھوٹ گئے مڑ کر بھاگ کر اس نے بستر ٹھیک کرنا چاہا لیکن سامنے کھڑکی سے دیکھا تو پولیس کی گاڑی آرہی تھی۔ اب تو صبرینہ کو لگا وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔ تیزی

سے میٹرس ٹھیک کیا اور کمرے کا حلیہ کو دفع کر کے وہ پھرتی سے ذکی کو آواز دے کر
نیچے کی طرف بھاگی۔ اندھا دھن بھاگ کر وہ لان میں آ کر بیگ اٹھا کر پیچھے یارڈ کے باہر
والے حصے پہ پھینکا۔ جہاں پہ بے تحاشہ درخت تھے اور درخت سے پیچھے دوسرے گھر کا
یارڈ اور گھر تھا مگر وہاں کا راستہ بڑا کھٹن اور مشکل تھا لیکن صبرینہ کو یہی سوچا اتنے زور
سے پھینکنے پر اسے گھر پہ بیل سنائی دی اب تو وہ جھلی پاگلوں کی طرح فینس پہ چڑھنے لگی۔
پھسلتے گرتے وہ چڑھ ہی نہیں پار ہی تھی تو بے بسی سے وہ اپنے گھر کے یارڈ کا دروازہ کھول
کر گرتے پڑتے آئی۔ متشمہ کچن میں موجود کاؤنٹر پہ کیک کا بیٹر بنا رہی تھی تو ایک دم
صبرینہ کو یارڈ سے دیکھ کر چونک اٹھی لیکن چونکنے سے زیادہ جب صبرینہ کا زخمی بازو
دیکھا تو ایک دم اس کے منہ سے چیخ نکلی۔

"صبو!! یہ۔۔ کیا ہوا۔"

"ششش! چُپ۔۔ میں آتی ہوں مجھے پکارنا مت۔"

"لیکن یہ چوٹ۔۔ بتا تو سہی کدھر تھی صبو!!! یاد آیا تم تو کام پہ گئی تھی۔" صبرینہ

اس کی بات آن سنی کرتے تیزی سے مین ڈور کے سائڈ پہ لگے شیشے سے باہر کا منظر

دیکھنے لگی اور پھر ٹھہر ہی گئی۔ یہ کیا؟ ابھی تو۔۔ ابھی تو پولیس کی گاڑی گلی میں داخل

ہوئی تھی تو یہ کیا تھا۔ کیا چکر تھا کہی یہ اس کا وہم تو نہیں تھا۔ کسی نے صبرینہ کے کندھے

پہ ہاتھ رکھا تو صبرینہ ڈرتے ہوئے مڑی۔

"صبو میں ہوں کیا ہوا ہے؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ ایک منٹ صبو کوئی تمہارے پیچھے تو

نہیں پڑ گیا تھا۔ سچ سچ بتاؤ تمہاری یہ حالت اور زخمی باز واس کے بعد دروازے کی طرف

دیکھنا۔ میری جان کیا ہوا ہے۔۔ یا اللہ ابھی تو کل ہی ایک بیچاری بتیس تیس سال

خاتون نار تھ لندن میں دو دن سے لاپتا تھی بعد میں انھیں کچرے کے ڈھیر میں مری

ہوئی ملی اور پولیس والا زمرہ دار تھا۔ بتاؤ صبو کوئی پیچھے تو نہیں تھا۔ میری جان بتاؤ صبو۔"

منتشمہ نے صبرینہ کا گال تھامے پریشانی سے پوچھا۔

"وہ وہ کچھ نہیں ہوا مم میں ابھی آئی۔" وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی دیکھا تو

وہاں کوئی پولیس کی گاڑی نہیں تھی۔

"صبو کیا ہوا ہے؟ بتاؤ مجھے!!!" صبرینہ جانے بغیر تیزی سے گلی سے باہر کی طرف

بڑھی۔ منتشمہ کو اس کی دماغی حالت پہ شعبہ ہوا۔

"صبو یا اللہ اس لڑکی کو کیا ہوا ہے؟" صبرینہ آگے بڑھ کر ارد گرد دیکھنے لگی۔ یہ کیا تھا

اس کا وہم تھا جس طرح وہ سائرُن سُن رہی تھی۔ وہ مڑنے لگی جب کس نے اس کے بازو

پکڑا اب تو دُور سے وہ ایک دم آخری حد میں پھٹی کہ اس کا ہاتھ جس میں انگھوٹی پہنی تھی

وہ سیدھا سنیک صاحب کے ناک پہ لگا۔

"اُف!!! " سنیک کا ہاتھ چھوٹا اور سیدھا اپنی ناک پہ گیا۔ صبرینہ ایک دم حیرت سے منہ کھولے بولی۔

"سنیک تم!!!"

"زبان کے بجائے ہاتھ اچھے سے ڈس لیتے ہیں تمہارے اینا کونڈا نائیس۔۔ اُف بہت زور سے مارا۔"

"سنیک تم یہاں کیا کر رہے ہو اور صبو ہو کیا رہا ہے۔" جبکہ ان دونوں کو خود ابھی نہیں پتا تھا کہ کیا ہوا ہے تو بیچاری کو کیا بتاتے۔

"پکڑو ناک پہ رکھو۔ عجیب تمہارے ڈرامے۔۔ صبو کی انگھوٹی اتنی بھی بھاری نہیں تھی۔ جو اتنی دیر سے ناک پکڑ کر بیٹھے ہو۔" وہ کولڈ پیک اسے پکڑا کر سیدھا صبرینہ کے پاس

بیٹھی جو اپنے ہلکے سے زخم پہ بینڈیج لگا رہی تھی۔ شکر ہے کٹ گہرا نہیں تھا۔ بس خون زیادہ نکل آیا تھا۔

"تمہارے منہ پہ ماروں نا اس کی انگھوٹی تو ڈینٹ پڑ جائے گا پھر تمہارا شوہر اپنی زندگی کی گاڑی گھمادے گا کہ ساری زندگی ڈینٹ کا سامنا کرے گا تو چڑ تو خود بخود ہوگی۔ اس کے بعد اس ڈینٹ کے بجائے وہ دوسری لڑکیوں۔۔۔۔" متشمہ نے ریموٹ اٹھا کر اسے مارنا چاہا مگر سنیک نے کیچ کر لیا۔

"اپنی کالی زبان کو قابو میں رکھو سنیک نہیں تو کاٹ کے رکھ دوں گی۔ اب جان گئی کہ اسے سنیک کیوں کہا جاتا ہے۔" اس نے صبرینہ سے کہا جو بنار د عمل دکھائے پیچھے ہوئی۔

"میرے خطرناک قابلیت پہ کہا جاتا ہے۔ میں تو سچ بولتا ہوں جنہیں ہضم نہیں ہوتا انہیں

لازمی ہی کڑوی لگے گی۔ ویسے تمہارے گھر میں جھوٹے منہ ہی صحیح لیکن کھانے پینے

کا پوچھنے کا کوئی رواج نہیں ہے؟" وہ صوفے پہ ریلکس ہو کر بیٹھا۔

"مہمانوں سے پوچھنے کا رواج ہے۔ ایویں منہ اٹھائے لوگوں سے ہم سلام تک کرنا پسند

نہیں کرتے۔"

"بالکل سا کورا کے سگے خون ہو۔ کنجوس کہیں کا۔ ہمارے گھر کوک' پیزا سب کچھ کھا کر

چلا جائے گا مگر اس کے پاس جاو تو بولے گا فالتو پیسے نہیں ہے فالتو لوگوں پہ خرچ

کرنے کے لئے۔ خیر اینا تو میری دوست ہے اچھی سی ٹھنڈی بیر لے آؤ۔" صبرینہ کی

آنکھیں اس کے بیر سے کہنے پر پھیل گئیں۔ اب متشمہ نے جوتی اتاری تو سنیک نے بچاؤ

کے لئے کشن اٹھالیا۔

"بیر؟ یہ تمہارا اور تمہارے دوستوں کا گھر نہیں ہے جو تمہاری جیسی شہ ملے۔ اب دفع ہو۔ بیر کب پی ہے تم نے ہمارے گھر میں؟ بیر کی شکل تو کیا بیر کا نام سُن کر ہم کانوں کو ہاتھ لگائے۔"

"سا کورا کو بھول کیوں جاتے ہو وہ تم لوگوں کا بھائی۔ ہمارے جیسا ہے۔"

"کزان شراب نہیں پیتا۔" اب منشمہ کے بجائے صبرینہ نے بولی۔ صبرینہ کے کہنے اب سنیک ایک دم چونک اُٹھا۔ صبرینہ کے انداز میں کچھ اور تھا جس پہ ایک دم سنیک اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں تم سب نکلے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ضرور ہے مگر میرا بھائی ہے وہ۔ میرے بھائی نے شراب جیسے شہ کو آج تک منہ نہیں لگایا۔"

"وہ دن کیوں بھول گئی متشو ڈار لنگ جب کزان بیس سال کا تھا وہ گھرے نشے میں تم
لوگوں کو کچرے کے ڈھیر کے قریب کسی ہو ملیس بندے کے روپ میں ملا تھا۔" اب
صبرینہ کو لگا جیسے کسی نے ہیمرزور سے اس کے سر میں مارا ہو۔ سنیک کو دیکھا اس کی
مسکراہٹ تلخ تھی۔

"اس کے بلڈ میں شراب کی بڑی مقدار پائی گئی تھی تو تم کس کزان کی بات کر رہی ہو۔
ہاں وہ اب شراب نہیں پیتا مگر نشہ کرتا ہے۔ ہیں نا اینا کونڈا نشہ کرتا ہے نا؟" اب وہ
صبرینہ کی آنکھوں میں دیکھے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"کوئی ہو ملیس نہیں بنا اس نے صرف دادی کو سبق سکھانے کے لئے اس دن ایسا کیا تھا
نشیدوں کی طرح وہ ڈرنک ہو کر بس دادی کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا۔ اس دن کی بات ہے
ورنہ کزان کو خود شراب نہیں پسند۔ رہی بات نشہ کرنے کی تو سگریٹ نوشی نشے کے شمار

میں کب سے ہونے لگی؟ ادا جان سگار پیتے ہیں ' چاچو سگریٹ پیتے ہیں۔ کیف نے پی لی تو کونسی بڑی بات ہے۔ " اب صبرینہ پھٹی آنکھوں سے متشمہ کی بدلی ہوئی سٹیٹمنٹ سُن

رہی تھی۔ سنیک اس سے کچھ پوچھنے لگا کہ اچانک اس کا فون آگیا دیکھا تو ہاک تھا۔ سر

جھٹک کر وہ اٹھا۔ صبرینہ بھی متشمہ سے پوچھتی یہ سب کیا تھا تو اس کے فون پہ بھی کال

آگئی۔ دیکھا تو یاد آیا اسے میٹنگ میں جانا تھا۔ اونو اونو۔۔۔ اس نے جی جی کو کال ملائی۔

"ہیلو جی جی۔۔ وہ اصل میں۔" وہ کوئی بہانہ تلاش کر کے کچھ کہنے والی تھی کہ جی جی

نے کہا۔

"ہاں ڈیریسٹ پہنچ تو نہیں گئی نا وہ اصل میں باسط صاحب کے اسسٹنٹ کی کال آگئی۔

میٹنگ کینسل کر دی وہ انھیں دوسرے شہر جانا تھا۔ ان کی رولے تو اکرو جی۔ میں نے کہا

منیجر سے ہی میٹنگ کرا کے معاملہ ختم کرے تو باسط صاحب خود کرنا چاہتے ہیں۔

پرفیکشن فریک جو ٹھہرے۔ تو شما (معافی) چاہتی ہوں یار بزی تھی اوپر سے ایک دوبار

کال کی تو فون بند جا رہا تھا۔ "آدھی انگریزی میں اور آدھی اپنی زبان میں اس نے

صبرینہ کو اطلاع دی۔ صبرینہ نے شکر کا گہرا سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔

"نو پرابلم جی جی۔ میں کیا واپس آ جاؤں؟ ابھی بھی کافی ٹائم پڑا ہے۔"

"ہاں ابھی بھی بیچ گھینٹے پڑے ہیں۔ دکان کی ڈوبلیکیٹ چابی تو ہیں نا؟"

"ہاں ہے ٹھیک ہے بے بے کیسی ہیں؟"

"ابھی تو بس بیٹھے ہیں ویٹنگ روم میں بس باری کا وقت آئے گا اس دے بعد ہی پتا چلے گی

۔ سوری ایک تو گھبراہٹ میں میری زبان عجیب ہو جاتی ہے سمجھ نہیں آتی۔" صبرینہ

ہنس پڑی۔

"مجھے کچھ لفظ سمجھ نہ آئے جی جی تو بھی ساری بات سمجھ جاتی ہوں۔ بے بے کے لئے

دعائیں۔ پریشان مت ہونا میں دکان دیکھ لوں گی۔"

"مجھے اس کی ٹینشن نہیں ہے۔ آخر کو پھولوں سے محبت کرنے والی لڑکی ہو۔" فون بند

کر کے اس نے مڑ کر دیکھا سنیک اندر آ رہا تھا۔

"اینا بتا بیگ کہاں پھینکا ہے؟"

"بیگ کونسا بیگ؟ یہ مشکوک طریقے سے بہو کیوں کر رہے ہو دونوں۔ مجھے کچھ بتاؤ گی

صوبو!! اور یہ اینا کب سے بن گئی؟ صبرینہ نام ہے اس کا۔ تم ہاک کی طرح کڈو بلا سکتے ہو

۔"

"ام کونسا بیگ سنیک؟" صبرینہ بھی کزان کا پول متشمہ کے سامنے کھولنا نہیں چاہتی تھی

تو نا سمجھی سے بولی۔ محبوب کی بدنامی وہ بھی اپنے ہاتھوں سے اسے ہر گز قبول نہیں تھی

خواہ وہ کتنا بد معاش کیوں نہ مشہور ہو۔ وہ مر کر بھی اپنے ہاتھ سے ایک فیصد کنٹریبیوشن نہیں دے گی۔

"صبو اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو میں سچ میں بہت بُری طرح پیش آؤں گی۔" متشمرہ کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے بس اس کو کچا چبا جانے کے در پہ تھی جو گزرتے وقت میں میسنی ہوتی جا رہی تھی۔

"میں کچھ مم میرا مطلب مجھے کام ہے میں جا رہی ہوں۔۔ اوکے۔" سنیک پھرتی سے اس کے سامنے آیا۔ صبرینہ نے اسے گھورا۔

"میرے خوبصورت چہرے کو بعد میں گھورنا جاو جلدی سے وہ بیگ لیکر آؤ۔ میں ہمارے مال کو ضائع نہیں ہونے دوں گا۔"

"کونسا بیگ کس مال کی بات کر رہے ہو سنیک؟"

"ہاں کونسا بیگ مجھے نہیں پتا۔" صبرینہ جانے لگی تو ایک دم سنیک نے پھر اسے روکا۔

"جس طرح بھگایا ہے انھیں واپس بھی لا سکتا ہوں شاباش میری زبان میں سمجھ جاوا گر

سا کورا کو پتا چلا کہ تم نے یہ بہادری دکھائے تو چھوڑے گا نہیں۔"

"مطلب پولیس والے آئے تھے۔" اب صبرینہ ایک دم تیزی سے بولی۔

"کونسی پولیس۔۔ مجھے اگر تم دونوں نے اب بھی کچھ نہ بتایا تو میں سر پھاڑ دوں گی۔"

"وہ رہی سامنے دیوار آرام سے کرنا میرے کان زرا احساس ہیں۔" سنیک دلشکن انداز

میں مسکراہٹ اچھالتا ہوا بولا۔ اُف یہ دل جلانے میں سارے بائیکر گینگ ایک جیسے تھے

کیا کزان کیا سنیک۔

"بتاؤ کہاں پہ ہے؟"

"وہ میں نے ذکی کے بیک یارڈ کے پیچھے پھینکا ہے۔" سنیک حیرت سے پہلے اس کی بات سُنے لگا پھر ہنس پڑا۔

"یائکس! یقیناً اسے پھینکنے کی وجہ سے تمہارے بازو بھی زخمی ہو گئے۔ محترمہ وہ جگہ بھی کوئی آئیڈیل نہیں تھی۔ پر آپ کی دیدہ دلیری اور بہادری پہ داد دینی ہو گی۔ اب سمجھا سا کورا نے تم سے دوستی کیوں کی۔" اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ سیدھا لان کی طرف گیا۔ صبرینہ نے زمین کو گھورا پھر جانے لگی مگر متشمہ نے اسے روک دیا اس کے بعد ناچار صبرینہ نے اسے بتایا کہ کزان نے شرارت کی تھی اور کزان کی شرارت کی نوعیت کس حد تک ہوتی ہے اس سے متشمہ بھی اچھی طرح واقف تھی۔

وہ دونوں باہر لان میں بیٹھی رات کے وقت گرین ٹی پی رہی تھی کہ اچانک منشمہ کی کال آگئی۔ وہ معذرت کرتی اٹھنے لگی کہ صبرینہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔

"سیف بھائی سے بول دو کہ اب رخصتی کی تاریخ رکھ دیں۔ ایسے نہیں چلے گا۔" منشمہ نے آنکھیں دکھائیں۔

"بات ہی تو کرتے ہیں صرف اس پہ بھی پرالیم ہے۔" صبرینہ ہلکی سی مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولی۔

"بالکل بات ہی تو کرتے ہو اور کیا کرتے ہو۔"

"تمہاری زندگی میں تمہارا بندہ آئے گا تب پوچھوں گی تم سے۔ اچھا میں دو منٹ میں آتی ہوں۔" منشمہ کا دو منٹ دو گھنٹے تھے تو صبرینہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"سوری میں کمرے میں جا رہی ہوں۔ ایک بہت زبردست پھولوں کی کتاب لائی ہوں۔

بہت پُر جوش ہوں اسے پڑھنے کے لئے۔"

"بس پھولوں میں سر مارتی رہنا۔ یونیورسٹی جوائن کیوں نہیں کر لیتی۔ ابھی بھی وقت

ہے صبو۔ کچھ کرتے ہیں اس بارے میں ادا جان اور ابو سے بات کرتی ہوں۔"

"مجھے کوئی شوق نہیں رہا۔ بس آڈیشن کے لئے ٹرائی مارا تھا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا سر

کھپاؤں۔ پڑھائی کے ذریعے پھولوں سے چڑھ جانی ہے جو کہ میں مر کر بھی نہیں چاہتی۔

میں زرا اس پھول کو چیک کر آؤں مجھے نجانے وہ ڈھیلا ڈھیلا سا کیوں لگ رہا ہے۔" وہ

ٹاپک چینج کر کے آگے بڑھی اور سیدھا اپنے ماسٹر پیسیس کی طرف پہنچی۔ اس نے گہرا

سانس لیکر آگے بڑھ کر پیار سے ڈیزی کو چھوا۔ دوسری طرف سے آتی چنبیلی کی مہک

سے اس کا دل ہلکے ہو گیا اور موڈ قدرے بہتر ہو گیا۔ کمرے میں یہ خشبو لیکر جانے کے

لئے اس نے سوچا ان کو احتیاط سے کاٹ کر وہ اپنے کمرے میں رکھے گی تو وہ سیدھا کٹر لینے
گیرج کے ساتھ موجود ٹول باکس لینے کے لئے بڑھی جب کسی نے اس کے بازو کے
ساتھ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا اس سے پہلے وہ چیخے وہ سیدھا دروازہ کھول کر اندر چھوٹے
سے گیراج میں لیکر گیا اور دروازہ بند کر کے بھی اسے چھوڑا نہیں۔ صبرینہ نے بلب کے
روشنی سے کزان کا چہرہ دیکھا تو اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا تو کزان بولا۔

"منہ سے کچھ نہیں بولو گی تم!" صبرینہ نے اسے لڑنا چاہا کہ کزان نے گرفت مضبوط کر
لی۔

"روکی کوئی شیطانی کی تو میں چھوڑوں گا نہیں۔" اب صبرینہ نے اپنے منہ سے اس کا
ہاتھ ہٹایا مگر کزان نے دیوار پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے کزان۔ آپ ایسے کیوں کرتے ہیں؟"

"بد تمیزی؟" اس نے زور سے ہاتھ دیوار پہ مارا۔ صبرینہ تو ایک منٹ کے لئے ہل گئی

-

"اور جو تم نے کیا وہ کیا تھا؟ کیوں کیوں کیا تم نے ایسا۔" اس نے کزان کو دیکھا اس کی

آنکھیں سُرخ تھیں مگر لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ کافی ٹھنڈا ہو چکا ہے پر غصہ ابھی بھی

برقرار تھا۔ وہ مکرہ نے کے بجائے سیدھا بولی۔

"ذکی کی زندگی دا اولگانے کے چکر میں آپ سب کی زندگی برباد کرنے لگے تھے۔ عمر بھر

کی سب سزا کاٹتے وہ بھی صرف آپ کے غصہ ٹھنڈے ہونے کے چکر میں۔ آپ کیوں

ایسا کر رہے تھے؟ مجھے بتایا اس نے ایسا کیا کہا تھا آپ سے کہ اس طرح کا بدلہ لینے لگے

تھے۔"

"بدلہ؟ بدلہ!!! روکی صاحبہ جو بیچ اس عالم ہاوس نے بویا ہے نا اسے وہ کاٹتے اور سب ڈیزرو کرتے ہیں جیل میں سڑنا۔"

"اور میں؟ میں کرتی ہوں جیل میں ڈیزرو؟ میں نے ایسا کیا کیا ہے جو میں بھی جیل میں سزا کاٹی۔ میں تو آپ کی خیر خواہ ہوں۔ اس لئے میں بھی یہ سب ڈیزرو کرتی ہوں کیا؟" اب صبرینہ کے کہنے پر کزان ایک دم ٹھہر گیا۔ اس بلب سے چمکتے ہوئے اس کا چہرہ اس کی آنکھیں۔ آج بھی اس نے کاجل لگایا ہوا تھا یا شاید اب تک اُترا نہیں تھا۔ پتا نہیں کیا تھا مگر کزان چاہتا تھا وہ اپنے آنکھوں سے یہ کالی گہری لکیر جو اس کے آنکھوں کو چار چاند لگاتی تھی نہ اُتارے۔ اس کا دل موم ہوا۔ وہ بہت معصوم تھی۔ وہ بہت پیاری تھی۔ اس کا دل تو آئینے کی طرح صاف تھا۔ عالم ہاوس میں کافی عرصے سے رہنے کے باوجود وہ ان کے جیسے نہیں ہوئی۔

"تم کیوں جیل کی سزا کاٹی۔ میں تو سب کی بات کر رہا تھا۔ تم سب کی لسٹ میں تھوڑی شمار ہو۔" وہ نرمی سے بولنا چاہتا تھا مگر جواب بڑا تیز لہجے میں نکلا۔

"تو پولیس والے کہتے او آپ صبرینہ احمد ہیں۔ آپ یہاں رہتی ہیں مگر بقول کزان کے آپ سب کی لسٹ میں نہیں ہیں سو آپ کو جیل میں نہیں ڈالیں گے۔ واہ اچھا سسٹم ہے پاکستان سے بھی آگے ہیں یہ سکولش لوگ ہیں نا؟" وہ طنز یا مسکراہٹ اچھالتی کزان کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

"اتنی تمہیں اپنی پرواہ تم ضرور اس تشوڈائن کے لئے ہمیشہ کی طرح یہ قدم اٹھانے پہ مجبور ہوئی ہو۔ سب سے زیادہ تاؤ مجھے اس بات پہ آیا کہ وہ ذکی بچ جاتا تم ماری جاتی۔"

"اچھا تھا پتا لگتا کسی بے گناہ کو اپنی حرکت۔۔۔ ایک منٹ کیا آپ کو میری پرواہ ہے؟"

صبرینہ تیزی سے بولی جا رہی تھی جب کزان کے کہے ہوئے جملے جب بعد میں سمجھ میں

آئے تو اس کی بولتی بند ہو گئی۔ کزان نے ہاتھ پیچھے کیے اسے پتا تھا روکی اب بھاگے گی نہیں۔

"مطلب تمہارا قصور نہیں تھا تو خوا مخواہ ہمارے پنگوں میں گھس کر ماری جاتی۔ چپ کر کے سائڈ پہ بیٹھو ناچپ چاپ جیسے پہلے اپنے کام سے کام رکھتی تھی۔" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ جو سر ہلا کر بولی۔

"میں تب تک آپ کے پنگے میں نہیں پڑوں گی جب آپ گھر کے ماحول کو پُر سکون رکھیں گے۔ میں اور میری ذہنی حالت متاثر ہو رہی ہے۔ آپ کو پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی۔ میں کانپ گئی تھی کزان مجھے لگا بھی پولیس آئے گی اور سب کچھ تباہ۔ میں اس وقت کسی کو سوچ ہی نہیں پارہی تھی۔ بس یہ کہ میری تو زندگی شروع ہوئی نہیں کہ بس کسی کے ایک غصے پہ میں ماری جاؤں گی اور امی بابا کے جانے کے بعد مجھے لگ رہا تھا میرے سر

سے صحیح معنوں میں چھت ہٹنے لگی ہے۔ میں میں کزان مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کا غصہ
آپ کی نفرت کو کیسے ختم کروں تاکہ کل کو اس نفرت کا نشانہ میں بھی نہ بنوں۔ محبت سے
زیادہ نفرت میں طاقت ہے کزان یہ سب کچھ تباہ کر دیتی ہے۔ یہ ارد گرد لاوے کی طرح
پھٹ کر ہلا دیتی ہے۔ "کزان ایک دم پیچھے ہوا جیسے اس کو بجلی کا جھٹکا لگا ہو۔ ایک ہلکی سی
درد نما آواز بے اختیار میں نکلنے لگی لیکن اس نے ہونٹوں کو زور سے دبایا۔ صبرینہ کے
چند جملے سے نظروں کے سامنے کچھ لہرایا تھا۔ صبرینہ کا بے بس چہرہ اسے اپنا عکس لگا۔
"کزان !!!" صبرینہ ایک دم ٹھہر گئی۔

"کزان؟" کزان نے اپنا چہرہ گھمایا وہ نہیں چاہتا تھا وہ اس کے چہرے کے تاثرات پڑھے

"اوکاسان مجھے میری اوکاسان چاہیے۔۔۔ پلیز پلیز۔۔۔"

"میں بالکل اکیلا ہو گیا۔۔ کوئی نہیں ہے میرا۔"

"کیوں میری زندگی برباد کی آپ نے بولیں۔۔ میرا کیا قصور تھا۔ یہی کہ میں ساکورا واجد

کا بیٹا تھا۔ میں نے کیا بگاڑا تھا آپ کا میں تو آپ کی جادی کا بیٹا تھا۔ آپ کو ان سے اتنی

نفرت کیوں تھی۔ آپ کو محبت سے نفرت کیوں ہیں آخر۔۔۔ آپ کو دوسرے کا

سکون چھیننے میں مزہ کیوں آتا۔۔"

"سٹاپ اٹ !!! سٹاپ اٹ۔۔ چپ ہو جاو۔۔" وہ سر پکڑے چیخا۔ صبرینہ ڈر گئی۔

کزان مڑا کزان نے سراو پر کی طرف گرا کا گہرا سانس لیا اور پھر اس کی طرف حملہ ورا انداز

میں آیا اور اس کے دونوں گال تھام کر اپنے بالکل قریب کرتے ہوئے بولا۔

"میرا وعدہ ہے۔ کزان ساکورا کا وعدہ ہے کہ کسی کا کوئی بھی رویہ 'انداز' حرکت'

غلطی 'گناہ' جذبہ یا کچھ بھی ہو تم پر اثر نہیں پڑنے دوں گا۔ نہ تم گھر سے بے دخل ہوگی'

نہ تمھاری زندگی برباد ہوگی۔ میں اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں تمھیں سمجھیں!! مت
ڈرنا اس بات سے کہ تم یتیم مسکین ہو۔ it's a solemn promise کہ میں
تمھاری ڈھال بنوں گا۔ وہ ڈھال چاہے میری حرکتوں سے بچانے کے لئے کیوں نہ ہو میں
بنوں گا۔ " مذاق سے عاری لہجے ایک ایک لفظ کو زور دیتے ہوئے دانت پیس کر
صبرینہ کے خون میں بس چکا تھا۔ پھولوں کی مہک سے بھی زیادہ طاقتور اور پُر سکون تھا
اس کا ایک ایک لفظ۔ وہ اس کی بدامی شپ میں گہری کالی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس
کی گندمی رنگت اس وقت سُرخ ہو رہی تھی۔ اس کے گال بالکل آنکھوں سے نیچے
ٹھوڑی کے قریب تک اتنی لال ہو چکی تھی جیسے پیچ پڑ گئے ہو۔ وہ اس وقت ہوش میں
نہیں تھا۔ وہ ایسی بات ' ایسے جذبات دکھا نہیں سکتا تھا۔ نشہ کے وقت بھی ایسا روپ
نہیں تھا۔ کزان کا یہ روپ صبرینہ کو نشے میں مبتلا کر رہا تھا۔ وہ جوائنٹ کے ایک کش

سے جو اس کا دماغ گھوم گیا تھا وہ کچھ نہیں تھا کزان کے لفظوں کے میں مقابلے میں۔ وہ

بھول گئی وہ اس وقت کہاں ہے۔ وہ بھول گئی اس وقت وہ کیا ہے اور اس کا اور کزان کے

درمیان تعلق کیا ہے۔ ہاک نے صحیح کہا تھا وہ اسے کرپٹ کر رہا ہے۔ اس کے سارے

ایٹھکس 'سارے پر سنالیٹی کو بگاڑ رہا تھا اور اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ نشہ بہت

خطرناک ہے منشیات کا ہو یا محبت کا یہ وقت کے ساتھ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

"کیوں؟" وہ آہستگی سے بولی۔ کزان ہوش میں نہیں تھا جی بھی وہ ایک لمحہ بھی نارمل موڈ

میں نہیں آیا نہ ہی وہ صبرینہ کو ایسے ٹریٹ کر رہا تھا جیسے کرتا تھا۔

"کیوں کزان؟" اس نے پھر اسے کہا۔ کزان نے اسے دیکھا تو وہ اور قریب آ گیا اب

دونوں کی ناک ٹکرائے لگی۔

"کیونکہ میں ماضی کو دہراؤں گا نہیں روکی۔" وہ اسے چھوڑ چکا تھا اور کسی ہوا کے جھونکے کی طرح ایک بار رکا نہیں۔ پتا نہیں کیوں نہیں رکا شاید اپنے بے قابو ہوتے جذبات سے گھبرا گیا تھا یا پھر وہ صبرینہ سے اپنی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا یا پھر اسے اپنا آپ اس وقت نہیں لگ رہا تھا۔ صبرینہ کو بھی اب ہوش آیا۔ یہ کیا تھا۔ یہ کیسا سپارک تھا جو ایک دم بھڑک اٹھتا تھا اور پھر بس ساری سوچ 'سارے احساسات کو مفلوج کر دیتا تھا۔ وہ ابھی تک ہل نہیں سکی تھی۔ یا تو وہ بڑی بھولی تھی یا سب سے بڑی بیوقوف۔ ہاں شاید بیوقوف تھی وہ جو کزان کے سامنے صحیح اور غلط بھول جاتی تھی۔ کزان کے وہ الفاظ 'کزان کا عہد' کزان کی وہ شدت کو جان کر وہ تو ہل نہ سکی۔ وہ تو خود کو اس کے قریب ہونے سے بھی روک نہ سکی۔ سامنے کھڑی ہارلی کے قریب آئی۔ اس پہ ہاتھ پھیرنا تو دور اس کو دیکھنا کزان کے رولز کے خلاف جاتا تھا مگر وہ یہ گستاخی آج کرنا چاہتی تھی۔

کزان کے اتنے مان سے دیے گئے عہد جو پتا نہیں کس جذبات کے تحت وہ کہہ اٹھا سے
روک نہ سکے ' ہارلی کو ہاتھ لگانے سے۔ اس کے لیڈر سیٹ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اس
کے ہاتھ ایک دم کانپنے لگے۔ ایک دم آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ہارلی وہ میرے خون میں بس چکا ہے۔ ہارلی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مجھے ایسا
کیوں لگتا ہے وہ مجھے نہیں ملے گا۔ جیسے کہ تم۔ تمہیں دور سے دیکھتی رہوں گی مگر
تمہارے تک رسائی لا حاصل ہے۔ ویسے ہی کزان کا ساتھ لا حاصل ہے۔ مجھے ایسا کیوں
لگ رہا ہے۔ " اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ آنسو کی ایک بوند اس کے لیڈر پہ آٹھری۔
زندگی میں پہلی بار خط میں کزان کے بجائے وہ ہارلی سے مخاطب تھی۔ دوسری طرف
کزان اوپر کمرے میں آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ سیدھا بستر پہ دھڑم کر کے گرا اور چھت کو
گھورنے لگا۔

"میں ڈر گئی تھی کزان۔"

"میں آپ کی نفرت کو کیسے ختم کروں تاکہ کل کو آپ کی نفرت کا نشانہ میں بھی نہ بنوں

۔" کزان نے اُٹھ کر دراز کھول کر جوائنٹ بنانے کے لئے چرس اور پیپر نکالا کہ پھر خود

سوچتے ہوئے اس پیکٹ اور پیپر کو دور پھینکا۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ

ایک دم روکی کے سامنے بے اختیار کیسے ہو گیا۔ آخر کیسے وہ اسے چھوئے بغیر نہ رہ سکا۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کے ڈر کو ہر حالت میں دور کر دینا چاہتا تھا۔

دوسری طرف وہ اس سے عہد کر بیٹھا۔ آخر کیوں؟ کس لئے؟ کیا لگتی تھی وہ اس کی؟

نہیں نہیں اسے سب کچھ نارمل کرنا ہو گا۔ روکی اور اس کے درمیان دوستی خراب نہیں

ہونی چاہیے۔ ڈیر کی تو اس دوران بات ہی نہیں ہوئی۔ وہ اُٹھ کر دروازہ کھول کر صبرینہ

کے کمرے کی طرف جانے لگا جب تائی امی کو دیکھ کر وہ ایک دم رُک گیا وہ سیڑھیوں سے

اوپر چڑھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تھی۔ ان کے ہاتھ میں گلاس اور کیپسول کی بوتل تھی۔ وہ کزان کو دیکھ کر خود بھی رُک گئی۔

"تم کب آئے؟"

"کچھ دیر پہلے۔" وہ آہستگی سے بنا الٹا جواب دیے بولا۔ ابھی اس کا کچھ کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

"کھانا کھایا؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔ کزان ایک دم حیرت سے انہیں دیکھا۔ کچھ بھی ہو جتنا بھی تائی اسے ناپسند کرتی ہوں اس سے کھانا کا ہمیشہ پوچھتی تھی۔ اس کو ایک دم چُپ پا کر بولی۔

"جاو نیچے تمھاری دونوں بہنوں نے کیک اور فرائیڈ چکن بنایا ہے۔ کھالینا۔" وہ کہہ کر سیدھا اپنے کمرے میں سونے کے لئے چلی گئی۔ کزان کی جہاں کھانے کا نام سُن کر اس کی

بھوک چمک اُٹھی تھی وہی اس کی بہنوں والے لفظ پر ایک دم اسے عجیب لگا۔ متشوڈاؤن کا سمجھ میں آتا ہے یہ صبرینہ کب سے اس کی بہن؟ وہ سیدھا چلتے ہوئے متشمہ کے کمرے کو کھول کر آیا وہ جو سیف سے بات کر رہی تھی ایک دم اس کا تراہ نکل گیا۔ سینے پہ ہاتھ رکھتے وہ بولنے لگی کہ کزان نے دروازہ بند کیا اور سامنے متشمہ کے وینٹی کے ساتھ موجود چھوٹے سے صوفے پہ بیٹھا۔

"ایک منٹ سیف۔" اس نے فون میوٹ کیا اور اسے گھورتے بولی۔
"پراؤیسی نام سے تعارف کب ہو گا تمہارا۔" کزان ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بولا۔
"کبھی نہیں اور کب تک بات کرتی رہو گی اس سے جب دیکھو فون پہ اس کے ساتھ لگی رہتی ہو۔ ہم بھی تمہارے کچھ لگتے ہیں۔ ایک تو کل ہی سیف سے بات کرتا ہوں بلکہ

ٹھہرو کل کیا بھی۔" وہ اٹھ کر سیدھا منشیہ کے پیچھے ہونے سے پہلے فون کھینچ چکا تھا اور ان میوٹ کر کے بولا۔

"ہاں سیفی بوئی ایک کام کروا بھی اپنی بیوی کو لے جاو خوا منشاہ اتنا خرچہ ' اتنا پیسہ کیوں لگا رہے ہو۔ اس چڑیل کے فضول سے لہنگے کے لاکھوں لگا۔" منشیہ اسے فون کھینچ کر دبی آواز میں چیخ رہی تھی مگر کزان لمبا تھا اور اس کا سر پکڑے نیچے کرتے بات جاری رکھی۔

"لگا کروہ تم تک آئے گی۔ ایک منٹ ایسی کونسا نشہ کروایا کہ جنگلی بلی کی طرح مجھے پہ حملہ کرنے لگی ہے۔" اب تو منشیہ پیچھے ہوئی۔

"جھوٹ بول رہا یہ سیف۔" وہ اتنا اونچا بول پائی کہ کمرے تک اس کی آواز نہ جائے۔ سیف آگے سے کچھ کہہ رہا تھا جس پہ کزان ہنس پڑا۔

"تم شادی کے بعد بالکل ہی رن مرید بن گئے ہو۔ پرانے یار کو بھول گئے۔ چلو آج کل جیب خالی ہوئی وی ہے زرا پیٹ پوجا کروادو یہاں تو اس غریب مسکین کو پوچھتا نہیں ہے۔" متشمہ اس کے بازو پہ ہاتھ مارتی اسے فون لینا چاہی تھی پھر کزان نے اس کا سر پکڑ کر اسے بچے کی طرح روک رہا تھا۔

"ہاں کل تو اس سے بالکل بات نہیں کرنے دوں گا پھر دیکھنا اس کا روپ کسی چڑیل کی طرح باہر بیک یارڈ میں مونجھو لیکا کی طرح ناچ کر گارہی ہوگی" امی بے تھما۔ "وہ مزید بولتا متشمہ لے چکی تھی فون۔"

"ہاں سیف اس کی فضول باتوں کو انور کیجیے گا مذاق کرتا ہے۔ میں اس کو نکال کر آپ کو کال کرتی ہوں جی۔ جی اوکے۔ اللہ حافظ۔" اس نے فون بند کیا اور اسے دیکھا۔

"کیا بد تمیزی ہے ہر وقت تو سیف کے سامنے تمیز دار بنتے ہو آج کیا ہو گیا۔"

"کیا ہو گیا؟ محترمہ میں تمہارے سارے پول کٹھے چٹھے کھول بھی چکا ہوں۔ یہ اتنی سی بات پہ تم تپ گئی اس بات پہ کیا رد عمل دکھاو گی جب تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے جنگلی بلیوں کی طرح کیشا کے۔۔۔"

"چُپ!! مجھے پتا ہے تم نے انھیں نہیں بتایا۔ نہیں بتایا نا کزان۔ کزان میں اب ان کی فین نہیں رہی۔ اگر تم نے میری فین گر لنگ کا فضول قصوں کا ذکر سیف سے کیا میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔"

"کیسے تھکے ہوئے بینڈ کی تم دیوانی ہوئی۔ بنتی تو اپنے لوگوں کی بنتی یار بی ٹی ایس کیا گاتے ہیں 'کیا نا چتے' کیا پر فارم کرتے ہیں۔۔ عجیب ون ڈر یکشن اب نہ اُدھر کہ نہ اُدھراں کے چکروں میں تم نے بیچاری کے بال پٹ دیے۔"

"بس اپنے جیسے لوگ تمہیں اچھے لگے گے اور میں نے بال ان کی وجہ سے نہیں پٹے تھے وہ بد تمیز لڑکی تھی بڑی ڈیش۔"

"محترمہ میں جاپنیز ہوں کورین نہیں۔ بہت فرق ہوتا ہے مطلب بہت گہرا فرق ہے۔ تم تو ہم جیسوں کو ایک کٹھرے میں لا کھڑا کر دیتی ہو۔ چائیز 'تھائی' کورین 'جاپانی' ہم ایک جیسے ہر گز نہیں زمین آسمان کا فرق ہے۔"

"ہوتا ہو گا لیکن کھانا ایک جیسے کھاتے ہو کچا گندا 'اوپر سے حرام جانوروں کا گوشت بھی خوب منڈتے ہو اور تم آدھے پاکستانی بھی ہو یہ مت بھولو!!"

"ساری زندگی پاکستان کی شکل نہیں دیکھی ایویں بن گیا؟"

"ویسے پاکستان چلنے کا پلان بنائیں؟ میں 'تم' صبو اور سیف۔۔۔ کتنا مزہ آئے گا میں ابھی نادرن ایریا کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔ اُف یار ہا فو کیا زبردست نظارے تھے 'اوپر سے

کپڑے اور جوتے یار یہاں نہیں ملتے ویسے۔۔۔ مجھے اپنی شادی کی شاپنگ وہی سے کرنی ہے۔"

"سوری تم لوگ اپنے ہنی مون میں چلے جانا۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم لوگوں کے ساتھ خود کو گھسیٹوں۔"

"صبو بھی ہے ساتھ۔۔۔ ہم چاروں کتنا فن کریں گے۔ صبو کو ایسے جانے نہیں دیں گی می۔ اسے کیا مجھے بھی جانے نہ دیں۔ تم ساتھ ہو گے تو سین بن سکتا ہے۔"

"میں کیا باڈی گارڈ لگا ہوں جو میرے بغیر وہ جانے نہیں دے گی۔ گرون آپس ہو تم دونوں۔ ہو آؤ خود۔ سریلی کس زمانے میں رہتے ہو۔ ابھی بھی ہمارا سہارا چاہیے۔"

اُف کزان بد تمیز جتنا ہو اس کی باتیں دل ہی جیت لیا کرتی تھی۔

"کہی اور کی بات ہوتی تو شاید می بھیج دیتی۔ جیسے کہ می کہہ رہی تھی کہ صبو کی سالگرہ پر میں اسے فرانس لے جاؤں تین دن کے لئے لیکن پاکستان ایک تو دور بہت ہے اوپر سے سیفٹی ایشو تم باڈی گارڈ تھوڑی ہو تم ہم دونوں کے بھائی ہو۔" اب تو کزان بدک اٹھا۔

"تم چڑیلوں کا بھائی بنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور رو کی میری بہن نہیں ہے۔"

"مگر وہ تو بھائی مانتی ہے تمہیں۔" اب تو کزان کو لگا اس کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔

بھائی؟

"کس اینگل سے مجھے بھائی مانتی ہے رو کی؟"

"چھوٹی بہنوں کی طرح تمہارے لئے حساس رہتی ہے۔ جیسے اسے سب کی فکر ہوتی ہے۔"

اسے تمہارے بھی ہوتی ہے۔ جیسے میرے نہ کھانا کھانے پر وہ پریشان ہو جاتی ایسے تم۔

نہیں کھاتے تو وہ بھی فکر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ جیسے میرے بارے میں بُرا بھلا بولے کوئی
تمہارے بارے میں کچھ کہتا ہے تو اسے اچھا نہیں لگتا۔ جیسے مجھے ڈیفنڈ کرتی ہے ایسے تم
بھی کیا اس نے۔ کل تو توبہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔ بالکل رونے والی ہو گئی۔ مجھے لگا واقعی
اس کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے تو اس کی جگہ وہ مجھے اور تمہیں دیکھتی ہے کیف۔ "کران
کاسر چکرا گیا۔ یہ کیا بات کر رہی ہے۔ وہ واقعی اسے بھائی مانتی ہے۔ وہ تو دھڑم کر کے
صوفے پہ بیٹھ گیا۔ ایک دم مٹھی منہ پہ رکھے وہ سامنے وینٹی کے سامنے بیگ کو گھورنے
لگا۔ ایک دم چونکہ۔ سنیک لیڈر بیگ! متشمہ کب سے ایسے بیگ استعمال کرنے لگی۔
اسے تو زہر لگتے تھے۔ کیا سیف نے لے کر دیا۔ سنیک لیڈر سے ایک دم سنیک کا خیال
آ رہا تھا۔ وہ بھی تو بیگ لایا تھا روکی کے لئے۔ ایک عجیب جلا دینے والی بے چینی اس نے
محسوس کی۔ وہ اس بیگ کو اتنا گھور رہا تھا متشمہ نے محسوس کیا تو گہرا سانس لیا۔

"ڈینیل لارا strike again". ایک دم کزان ساکت ہو گیا۔ سنیک نے بلا آخر

دے دیا صبرینہ کو بیگ مگر یہ منشمہ کے کمرے میں کیا کر رہا تھا۔

"تھوڑی دیر پہلے اس کے کمرے سے لائی۔ میں حیران صبو پر یہ لے کیوں لیا۔ اس نے کہا

جان چھڑانے کے لئے اس نے لیا مگر جان چھڑانے کے سوطریقے ہیں۔ میری جھلی صبو

معصوم ہے۔ اسے سنیک کے کرتوت نہیں پتا۔ اب کل واپس کروں گی۔ مئی کو پتا چلتا تو

بس نئی مصیبت آتی۔ تین سو پاونڈ کا بیگ لے آیا۔ ویسے بہت ہی شاہ خرچ ہے۔ امپریس

کرنے لئے ایک دن میں اڑا دیتا ہے پیسے اور دوسری طرف تم ایک روپیہ بھی نہ خرچ کرو

۔ تم بی بی گینگ انتہا پسند ہو بڑے۔ "کزان تو سُن نہیں رہا تھا وہ بیگ کو گھور رہا تھا پھر بنا

کچھ کہے اٹھ گیا۔

"چاکلیٹ کیک بنایا ہے میں نے اور صبوں نے فرائیڈ چکن بہت مزے کے ہیں خاص کر وہ

بار بکیو ساس والے کھالینا۔" کزان سیدھا نیچے گیراج میں ہارلی کے پاس آیا وہ سیدھا اس

کی طرف دیکھنے لگا اسے کچھ عجیب محسوس ہوا جیسے ہارلی کو کسی نے ہاتھ لگایا تھا۔ بڑی

عجیب بات تھی مگر یہ چیز اسے شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے لیڈر کو چھوتے

ہوئے بولا۔

"کوئی تم سے مخاطب ہوا تھا ہارلی۔؟" خاموشی۔ جیسے ہارلی صبرینہ کا راز رکھ رہا تھا۔

کزان مسکرا کر سینے پہ بازو لپیٹے اس طرف دیکھنے لگا جہاں وہ دونوں کچھ دیر پہلے قریب

تھے پھر ایک دم مسکراہٹ دھیمی ہو گئی۔ اس کا انداز 'اس کا عہد کہی بھائیوں والا نہیں

تھا؟ اُدھر سے سنیک صبرینہ کے پیچھے پڑ گیا۔

"ایک دن میں ہی امپریس کرنے کے لئے پیسہ اڑا لیتا ہے دوسری طرف تم ایک روپیہ بھی خرچ نہ کرو۔"

"ہارلی کیا میں واقعی اسے متشو کی طرح ٹریٹ کرتا ہوں۔ میں تو اسے دوست مانتا ہوں تو وہ مجھے بھائی کیسے مان سکتی ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا۔ اس کی آنکھیں جھوٹ نہیں بولتی۔ اس کی آنکھیں تو۔۔۔۔۔ مجھے یہ فرق ختم کرنا ہو گا۔ وہ بہت naive ہے۔ وہ تو کسی کی باتوں میں آجائے گی ڈیر دیے بغیر اسے میری باتیں مانی ہو گی۔ اب ہر وقت اس کے ڈیر کا انتظار نہیں کر سکتا۔ بھائی کا فرق ہٹانے کے لئے مجھے مجھے۔۔۔" ہارلی نے جیسے اپنے خاموش انداز میں اسے کہا۔ جیسے صبرینہ کے آنسو اور راز اس سے برداشت نہ ہوئے۔ عجیب تھا مگر جیسے صبرینہ ایک کاغذ کے ٹکڑے، ا قلم اور پھولوں سے دوستی کی ہوئی تھی

ویسے کزان نے اپنے اسے بایک سے کی تھی۔ بے جان ' بے زبان شہ کی بھی اپنی
زبانیں تھی۔ بس جن کو ان سے دل لگا وہ وہ سمجھ سکتا تھا۔

صبرینہ سو رہی تھی جب فون کے بجتے بڑپر وہ ہاتھ مارتی فون کان سے لگایا مگر اس نے
کال اٹینڈ نہیں کی۔ نیند کی کیفیت میں اس نے وقت بھی نہیں دیکھا۔

"ہیلو؟"

"ہیلو روکی۔"

"کزان؟" وہ نا سمجھی سے ایک دم آنکھیں کھول کر چھت کو دیکھنے لگی پھر ایک دم کسی
احساس کے تحت وہ تیزی سے اٹھی۔

"نیچے آؤ جلدی چنچ کر کے بنا آواز پیدا کیے۔"

"ام میں سو رہی ہوں کزان۔"

"جلدی تیار ہو کر آؤ۔ جلدی بنا آواز کے اوکے۔ اپنا سامان بھی لے آنا سیدھا کام پہ

چھوڑوں گا۔" اس نے وقت دیکھا تو صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

"کیوں؟"

"بس کہا ہے جلدی آؤ!!! " صبرینہ حیرت سے اچھا کہتی فون بند کر چکی تھی۔ کزان

نے اس وقت اسے کیوں بلایا ہے۔ ویسے بھی اُٹھنے کا وقت تھا تو وہ الماری کھول کر اس نے

بلیک ایزی پینٹ 'بادامی فلاور کیپ شرٹ اور اس کے ساتھ لانگ کوٹ نکالنے لگی

۔ پندرہ منٹ یہیں بتیار ہو کر نیچے آئی تو دیکھا کزان باہر ہارلی پہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

صبرینہ نا سمجھی سے اسے اور ہارلی کو دیکھنے لگی۔ کزان نے ہیلیمٹ ہینڈل سے اُتار کر اسے

دیا۔ صبرینہ کو لگا مذاق ہو رہا ہے پھر سے۔

"ہارلی صاحبہ انتظار کر رہی ہیں روکی۔ جلدی بیٹھو۔"

"روکی؟"

"میں۔۔ سائیکل لے آتی ہوں باہر سے اچھا مذاق کر لیتے ہیں کزان۔" وہ کہہ کر جانے

لگی جب کزان کے سامنے سے گزرتے ہوئے کزان نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

"روکی میں سرپیس ہوں۔ تم ہارلی پہ بیٹھو گی میرے ساتھ۔"

"یہ آپ والی ہی ہارلی ہے نا؟" اس نے غور سے دیکھا۔ دیکھنے میں وہی لگ رہی تھی۔

"ہاں یہ میری ہارلی ہے۔ بیٹھو اس سے پہلے وہ بڑھا اٹھ جائے۔"

"کزان !!! فضول مت بولیں۔ یہ سب کیا ہے؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"بتاتا ہوں ڈیر کھیلنے ابھی بیٹھو تو سہی۔" صبرینہ وہاں سے ہلی نہیں تو کزان کو اترنا پڑا۔

اس نے خود صبرینہ کو آگے کیا۔

"ٹانگ اوپر کر کے اس طرف لیکر جاؤ۔ میں مدد کرتا ہوں۔ ویسے آرام سے بیٹھ سکتی ہو

لیکن پھر بھی جوتے ہارلی کی لیڈر میں لگانے نہیں چاہیے۔"

"کزان پلینز کہی فرسٹ اپریل تو نہیں ہے۔"

"اپریل کو گزرے ماہ ہونے لگا ہے روکی۔ نہیں بنارہا تمہیں فول بیٹھو۔" صبرینہ تو تیار

نہیں ہو رہی تھی تو ناچار کزان نے اسے دونوں بازو پکڑ کر اٹھایا اور بیٹھا دیا۔ کہی وہ خواب

تو نہیں دیکھ رہی تھی۔

کزان نے اسے بٹھا کر سیدھا ہیلمٹ اٹھایا اور اسے دیا۔

"بچی تو ہو نہیں جو خود پہناؤں۔" کزان سیدھا اس کے آگے بیٹھا۔ صبرینہ نے ہیلمٹ

پہنا وہ اب تک بے یقینی سے اپنے آگے بیٹھے اس شخص اور پھر ہارلی کو دیکھنے لگی۔ کیا اس

کے آنسو نے اتنا کمال دکھایا تھا کہ ہارلی۔ ہارلی نے کزان سا کورا کو منالیا۔ ایک آنسو کی بوند
'ایک سسکی بس !!! ایک بانیک نے کزان کا دل بدل دیا۔ مطلب ہارلی جانتی تھی وہ دل
سے چاہتی ہے کزان کو۔ وہ کبھی اس کو دکھ نہیں دے گی۔ نقصان پہنچانا تو دور کی بات ہے
۔ کزان نے بھی ہیلیمٹ پہن لیا۔

"ریڈی؟" وہ اب ہینڈل تھام کر بانیک سٹارٹ کرنے لگا تو روکی سے بولا۔ صبرینہ نے
جھجک کر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"ہاں کندھے پہ ہی ہاتھ رکھنا۔ خبردار میرے کمر کی طرف تمہارے ہاتھ گئے۔" وہ
بھی اس کے کمر پکڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی مگر کزان کے دو ٹوک انداز میں
چونکے بغیر نہ رہ سکی۔

"کیوں؟"

"بس کہہ دیا۔ اگر زیادہ ڈر لگے تو جیکٹ کو تھام لو مگر کمر نہیں۔" جیکٹ؟ کہی کزان کو

"آپ کو گدگدی تو نہیں ہوتی؟" وہ شرارت سے بولی۔ کزان نے مڑ کر اسے گھورا۔

"ہر گز نہیں یہ لڑکیوں والی خصوصیت مجھ میں بھلا کیوں ہوگی۔" اس کے گھورنے سے

ہی وجہ معلوم ہو گئی۔ صبرینہ کھل کر مسکرائی۔ وہ اس تنگ کرنا چاہتی تھی مگر وہی بات

اچھا خاصا تیار ہوا ہے ہارلی پہ بیٹھا کر

فوراً لحاظ کیے بغیر اسے اتار دے گا۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہیں۔ اب بتائیں ہم جا کہاں رہے ہیں؟ اگر خالانے پوچھا وہ اکثر کبھی

کبھار میرے کمرے میں آ جاتی ہیں۔ اتنی صبح کیا بتاؤں گی۔"

"محترمہ آپ کام پہ نہ جاتی تو تب بہانے کی پڑی ہوتی ہے اور ویسے بھی ڈیڑھ گھنٹے بعد آپ محترمہ نے ویسے بھی نکل جانا تھا۔ ویسے ایک بات بتاؤ تم ڈبلن سے آئی ہو یا پاکستان سے؟ لا بالغ لڑکی ہو۔ تمہارے پہ کوئی پابندی نہیں ہے جدھر مرضی جاو جس کے ساتھ جاو کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔" وہ اب بانیٹ سٹارٹ کر کے چلانے لگا صبرینہ نے ایک دم کزان کی جیکٹ کو زور سے تھام لیا۔

"میں بیشک پاکستان سے نہیں آئی ہوں مگر میری تربیت ایک پاکستانی ماں نے کی ہے اور اب جس گھر میں رہ رہی ہوں وہ بھی ایک پاکستانی گھر انہ ہے اور میں ان کی جواب دے ہوں کیونکہ وہ مجھے اپنے گھر میں رکھ رہے ہیں۔ میرا خیال رکھتے ہیں 'مجھے کپڑوں' کھانوں اور کسی چیز میں کمی نہیں ہونے دیتے۔ اب میں ان کی پابند بھی نہ ہوں۔"

"یہ عالم فیملی انتہائی کنجوس ہے۔ یہ کسی مہمان کو ایک دن تو کیا آدھا دن بھی نہ رکھیں۔ تم سے اتنا کر رہے ہیں حیرت کی بات ہے۔"

"عالم فیملی میں شاید آپ ہی واحد کنجوس ہیں ورنہ تو سب میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

کزان نے موڑ کاٹا اور بانیک ایسے ہلکی سی جھکائی کہ صبرینہ کزان کے اور قریب ہو گئی اور اس کے گرفت میں مزید سختی آگئی۔ جان نکال دے گا یہ آدمی۔ واقعی یہ نہ کسی کو بیٹھائے اور کوئی بیٹھنے کو تیار بھی نہ ہوئے۔

"رو کی پہلی بات میں عالم نہیں سا کورا ہوں۔ دوسرا یہ جو تمہارا اتنا خیال کر رہے ہیں 'ضرور اس کے پیچھے کوئی وجہ ہوگی۔ تمہارا باپ ضرور بہت پیسے والا ہو گا اور جب تک تم اکیس سال کی نہیں ہو جاتی تب تک تمہیں اپنے باپ کی جائیداد کی رسائی نہیں ہوگی اس لئے یہ لوگ تمہاری گڈول میں شامل ہو رہے ہیں۔ یا یہ میرے ذہن میں

کیوں نہیں آیا۔ دیکھو روکی میں تمہارا اچھا دوست ہوں 'تمہیں اب ہار لی پہ بیٹھایا اور

اب تو بڑی خاص جگہ لیکر جاؤں گا اور۔۔۔۔۔" صبرینہ نے اس کی بات کاٹی۔

"اُف کزان میں امیر ہر گز نہیں ہوں۔ میرے پاپا جب زندہ تھے تو ہم ٹھیک تھے آئی مین

زندگی کی بہترین دن تھے جب وہ گزر گئے بعد میں ممی نے بہت جدوجہد کی اور اپنے طرز

سے وہ میرے لئے جتنا کر سکیں میرے حساب سے وہ کوئی بھی امیر ماں باپ بھی اپنی

اولاد کے لئے نہیں کرتا اور کزان صاحب سوری ٹو برسٹ یور بیل میں امیر ہر گز نہیں

ہوں اگر ہوتی تو آج کسی یونیورسٹی میں داخلہ لے چکی ہوتی۔" کزان ہنس پڑا۔

"چلو اس گھر میں مجھ سے زیادہ بھی کوئی غریب انسان ہے۔ ویسے اگر تم اتنے پیسے والی

ہوتی تو یونیورسٹی جاتی کیا بیکار سوچ ہے۔"

"کیا مطلب بیکار سوچ ہے اور میں نے کونسا پڑھ کر میڈیکل ڈاکٹر یا انجینئر بناتھا۔ میری

تو خواہش تھی کہ بس جس چیز سے محبت ہے اس کو مزید تفصیل سے پڑھ کر ان کے

بارے میں جانوں جو ناچاہتے ہوئے میں بھی کوشش کے باوجود نہیں جان سکی اور تو اور

جس طرح کا خیال مجھے رکھنا چاہیے ویسا بھی نہیں رکھ سکی۔" مایوسی اس کے لہجے میں

ٹپک رہی تھی۔

"ایک منٹ تم کس چیز کی پڑھائی کرنا چاہتی تھی؟" کزان ایک دم سپیڈ بڑھا کر زرا اونچی

آواز میں بولا۔

"پھولوں کی اور کس چیز کی کرنی تھی۔" وہ بھی اب ہواؤں کے شور کی وجہ سے اونچا بولی

"پھول؟ تم پھولوں کو پڑھنا چاہتی تھی؟" وہ ہنس کر بولا۔

"سریسلی تم مذاق تو نہیں کر رہی؟ پھولوں کی کون پڑھائی کرتا ہے؟" اس کا یہ انداز

صبرینہ کو بہت بُرا لگا۔

"نہیں پھولوں کی پڑھائی میں کیا پرابلم ہے؟" وہ تو بگڑ گئی۔

"پھولوں سے محبت ثابت کرنے کے لئے تمہیں پڑھائی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔"

"

"آپ سے کس نے کہا کہ میں پڑھائی پھولوں کے لئے کر رہی ہوں۔ تعلیم تو آپ کو

شعور دیتی ہے۔ دُنیا سے مقابلہ لگانے کے لئے آپ کو سہارا دیتی ہے۔ آپ کے پاس کچھ

نہ ہو سوائے تعلیم کے تو سمجھو سب کچھ ہے آپ کے پاس۔ دولت ہاتھوں سے چلی جاتی

ہے کزان سا کروا تعلیم نہیں جاتی۔" کزان ہنس پڑا۔

"تم سے کس نے کہا تعلیم شعور دیتی ہے؟ لاکھوں کی ڈگری لے کر تم کو نسی دُنیا فتح کر لو گی؟"

"آپ اس لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ کو پڑھائی کرنے کا موقع نہیں ملا اس لئے آپ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی نہ پڑھے !!! " اب تو اتنا بول چکی ہے کہی یہ آدمی بایک نہ روک دے اور اسے کہے کہ بھاڑ میں جاوا ایک تو اپنی ہار لی پہ بیٹھایا اوپر سے تمھاری باتیں بھی سُنوں۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ مجھے موقع نہیں ملا۔ اپنے آپ کو منوانے کے لئے۔ سوری ٹو سے اپنی ساری دولت چار پانچ سال یونیورسٹی میں نہیں لگا سکتا !!! جس کے لئے بعد میں مجھے نوکری کے لئے خواری کرنی ہوگی اور اگر مل گئی تو معمولی سے تنخواہ میں کسی مشین کی طرح نائین ٹو فائیو لگا کر واپس آکر دال روٹی کھا کر سو جاؤں گا اگر وہ نہ نصیب

ہوئی تو آخر میں تنگ کر سٹار بکس یا ورکشاپ پہ کام کر رہا ہونگا اور جو میں نے پیسے اس کاغذ

پہ لٹائے ہیں اس کو کوس رہا ہونگا!!!! زندگی کو جینا ہے رو کی لازم نہیں ہے کہ آپ

ماسٹر اور پی ایچ ڈی کرو ہاں اگر تم بہت پڑھائی کی دیوانی ہو تو کسی معمولی کالج پہ جا کر تم

اپنا شوق پورا کر سکتی ہو۔ بکس پڑھو لا سیریری بین نہیں ہیں یہاں لیکن اگر تم اس لئے

پڑھنا چاہتی ہو کہ یہ تمہیں زندگی میں سہارا دے گی یا تمہیں اچھی نوکری ملے گی تو یہ

مت کرو۔ ہاں پھر بھی ماتم کرنا چاہتی ہو تو میرے ساتھ ڈر گزینے لگ جاؤ پھر بن جانا

ڈگری ہولڈر۔ " وہ اتنی سرپس بات کر رہا تھا کہ اچانک وہ اپنے روپ میں آگیا۔ اتنا گہرا

تھا کزان۔ کبھی کبھار وہ شرارتی کزان کی جگہ زندگی کی تلخ حقیقت سے گزارا ایک مچھور

آدمی لگتا تھا۔

"آپ مینک کیوں بنے؟"

"تاکہ دُنیا جہاں کے لوگوں کی گاڑیاں 'بانیکس' برباد کر سکوں۔ تمہیں پتا ہے آدمی کس

چیز کے لئے سب سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ عورتیں تو چلو کپڑوں اور جولیری اور میک

اپ کے لئے ہی پاگل ہوتی ہیں مگر آدمی میکینکس کی بنی چیزوں کا۔ میرے ساتھ کوئی پنگا

نہیں لے سکتا کیونکہ میں چیزیں ٹھیک بھی کر سکتا ہوں اور برباد بھی۔ یہ اختیار یہ طاقت

جب سے مجھ کو ملی ہے تب سے زندگی میں سکون ہی سکون ہے۔"

اُف اللہ اس آدمی کی باتیں سر سے گزر جاتی تھی۔ عجیب سر پھیر آدمی ہے۔

"نائس اگر مکینک بن کر سکون ملتا ہے تو یہ منشیات کا کیا سین ہے؟"

"اتنی بُری نہیں ہے یہ جو تم لوگ کینڈی 'چاکلیٹ کھا کر ہائپر ایکٹو ہو جاتے ہو ویسے ہی

ڈر گز مجھے انرجی دیتا ہے۔ میری ہمت باندھتا ہے۔"

"جی میرے ایک کش نے میرے پوری رات کیا 'دن خراب کر دیا اور آپ کہتے ہیں۔

ہمت باندھتا ہے۔ ایسی چیزیں کیوں لیتے ہیں نہ صرف الیگل ہے کزان بلکہ آپ کے لئے

اچھی بھی نہیں ہے۔ انسان اپنا کنٹرول کھودیتا ہے۔ اس سے ناچاہتے ہوئے بھی انسان

جان نہیں چھڑا سکتا۔ زندگی کا اختیار آپ کے ہاتھ میں نہیں رہتا۔ ڈر گز آپ کو کنٹرول

کرنے لگ جاتی ہے اور آپ جیسے بندے جو طاقت اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں اسے بھی

اپنے ہاتھوں سے گنوا دے گے۔ " اس نے کہہ کر کزان کے جواب کا انتظار کیا مگر کزان

کچھ نہیں بولا۔ اس کے دس منٹ بعد اس نے بانیٹ ایک بڑے سے سنسرے اور کالے

گیٹ کے قریب روکی۔ صبرینہ نے دیکھا ایک بڑے سنسان سی گلی بلکہ نہیں برج سے

گزر بھی گئے اور اس طرف آئے گیٹ کے ارد گرد ایسے اینٹ کا ڈیزائن بنا تھا جیسے لگ رہا

تھا وہ بڑے قدیم جگہ جا رہے ہو۔ اس نے غور کیا یہ بڑی عجیب سی جگہ تھی۔ سکوت سے
بھری جگہ اس کو عجیب خوفناک تاثر دے رہا تھا۔

"کزان ہم کہاں آگئے۔"

"شش!!" اس کے بعد اس کے ہلکی سی ہارن مارنے پڑ گئی کھول کر ایک آدمی آیا۔
اس نے کزان کا گیٹ کے پیچھے سے کچھ اشارہ کیا۔

"کیا؟ پھر سے اس جگہ سے۔۔۔" کزان اونچا بولا۔ اس کی آواز اس خاموشی میں گونجنے
لگی۔

"آہستہ اس جگہ آرام سے جاسکتے ہو واپسی پہ بیشک اس طرف آجانا۔ یار چیکنگ ویک کے
ساتھ صفائی والے بھی آتے ہیں تو مجھے پہلے بتانا تو آرام سے کچھ نہ کچھ بندوبست کر لیتا۔
کوئی مسئلہ نہیں تھا۔" وہ گہری سکونٹس لہجے میں کزان سے کچھ کہہ رہا تھا جسے صبرینہ کو

ہلکی سی سمجھ میں آئی یہ گردن اونچا کیے اس جگہ کو غور سے دیکھنے لگی۔ کہاں آگئے تھے
بھئی؟

"کزان ہم کہاں پہ ہے؟" کزان نے بایک دائیں سمیت کی طرف کر کے آگے بڑھائی

"کزان؟"

"بتاتا ہوں ویسے تم اس جگہ کو پہچان نہیں سکی۔"

"اب اس نیم اندھیرے میں مجھے کیا سمجھ میں آئے گی اور بھول گئے میں گلاسکو میں نئی

ہوں۔"

"محترمہ آپ صاحبہ کو ادھر آئے ہوئے نو مہینے ہو گئے ہیں۔ کونسی نئی ہوں کی بات

کر رہی ہیں۔ بہر حال بتاتا چلوں یہ necropolis ہے۔ گلاسکو کا سب سے پرانا اور

مشہور قبرستان۔ " اس کی تو آواز گیسائس لینا ہی رک گیا۔ یہ آدمی صبح کے ساڑھے پانچ بجے اپنی ہارلی میں اس لیکر بھی کہاں آیا قبرستان۔

"کزان واپس چلو۔"

"ارے پاگل ڈر کیوں رہی ہو۔ اتنی پرانی روح اور جنات ہمارا کیا بگاڑے ہیں۔ میں نے سنا ہے ویمپائر بھی یہاں ہوتے ہیں۔ دیکھوں تو سہی جو لوگ کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

"تو پاگل آدمی کنفرم کرنا تھا تو اکیلے جا کر کرتے مجھے کیوں گھسیٹا۔ کزان دیکھو اگر مجھے کچھ ہو گیا تو گھر والے تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ کزان پلیز !!!"

"نہیں بھئی وہ مزہ نہیں آتا اور کوئی میری بات پر یقین نہیں کرے گا اگر میں نے کچھ دیکھ لیا تو تم دیکھو گی اور بتاؤ گی تو سب یقین بھی کر لیں گے۔"

"مجھے کچھ یقین نہیں کروانا کزان آپ بہت اچھے ہیں پلیز واپس چلیں۔" گھبراہٹ ایسی تاری ہوئی اوپر سے ارد گرد پتوں کے شور سے تو اس کی مزید سیٹی گم ہو گئی۔

"کزان !!!!"

"تمہیں پتا ہے اگر لڑکیوں کی آواز دھر زیادہ سُنائی دینے لگی تو وہ یہاں سے واپس نہیں آتی۔" اب تو اس کی اس نے سیدھا کزان کی کمر کس کے پکڑ لی۔

"رو کی !!!!!"

"اب اگر آپ واپس نہ لیکر گئے تو میں آپ کا حشر نشر کر دوں گی۔" کزان نے بانیگ اب روک دی۔

"کیا یہ چیلنج ہے صبرینہ۔" اس کے رُکنے پر صبرینہ ایک دم تیزی سے بولی۔

"رُک کیوں گئے !!!!"

"پہنچ جو گئے ہیں۔ چلو آؤ۔" وہ اُتار تو صبرینہ اسے روک چکی تھی۔

"کران !! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گے اور اب۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے ایسا لگ رہا ہے میرے پیچھے کوئی ہے۔" کران نے ہیلمٹ اُتار کر صبرینہ کی پیچھے دیکھا۔

"پیچھے تو۔۔ ہاں پیچھے تو کوئی ہے۔" صبرینہ چیخ کر کران کو اپنے طرف کھینچنے لگی کہ کران نے صبرینہ کی کلائی پکڑی۔

"لڑکی پیچھے درخت ہے۔ بہت زیادہ ڈر پوک ہو تم۔ اب میں اپنی دوست کو ساری زندگی کے لئے ایک ڈر پوک چڑیا نہیں دیکھ سکتا۔ اوکے روکی آؤ تمہارے سارے ڈر دور کرتا ہوں۔"

"کزان سا کورا تمھارا سر پھاڑ دوں گی۔ واپس چلو۔" اس نے غصے سے اپنی کلائی چھڑوائی اور کزان کو دھکا دیا۔

"میرا سر پھاڑ دو گی تو واپس کیسے جاو گی؟"

"یہی تمھاری ہار لی بگھا کر۔ پلیز کزان مجھے دُنیا کے کسی کونے میں لیکر جاسکتے تھے۔ قبرستان؟ اتنا تو سنیک بھی میرے ساتھ ایسی شرارت مت کرے۔" سنیک کے ذکر پہ کزان کے جبرے بھینچے گئے۔

"سنیک ویسے بڑی مدد کی اس نے بھی تمھاری۔ بڑی فیضیاب ثابت ہوئی تم اس کے معاملے میں۔"

"بالکل اس دن تو آپ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی آج جیل میں سڑ رہے ہوتے۔"

"تم نے اس کی تعریف کی اور اس نے تمہیں بیگ لے دیا۔ کتنا اچھا ہے ناسنیک۔
مٹر بیسٹک نکلی تم رو کی۔" صبرینہ ایک دم چونکی۔ ایک دم وہ ڈر بھول کر مزے سے
بولی۔

"آپ کو کیسے اووو۔ اسے مادیت پسند ہونا نہیں دل کا اچھا ہونا کہتے ہیں جب آپ کو کوئی
تحفہ دیتا ہے تو اسے رد نہیں کرتے۔ آپ کا کوئی تحفہ رد کرے تو کتنا بُرا لگتا ہو گا آپ تو
بڑے تجربہ کار ہے تحفہ دینے کے معاملے میں اگر سنیک نے دے دیا تو کون سا کمال کیا۔
آپ بھی تو اچھے ہیں۔" وہ کزان کے تاثرات کو بھانپ نہیں سکی۔ وہ جیسلس ہوا ہے!
ہائے ہو جائے تو کیا بات ہے۔

"مگر منشو ڈائن تو واپس کر رہی ہے۔ تو تمہاری اچھائی کہاں گئی یا پھر ڈرتی ہو۔"

"او نہیں پاگل اسے دینے دوں گی آخر کو سنیک نے مجھے دیا ہے۔ میرا بحث کرنے کا موڈ

نہیں تھا مگر متشمہ کو واپس کرنے دوں نا ممکن۔ اتنا پیارا بیگ ہے۔ میرے جیکٹ کے

ساتھ میچنگ کرے گا۔"

"کونسی جیکٹ؟" وہ اب الرٹ ہوا۔

"ہے ایک دکھاؤں گی اب چلیں۔" وہ اب بولی۔

"کدھر؟"

"واپس !!! میں اب بھی اندر نہیں جاؤں گی۔" کزان نے گہرا سانس لیا۔ اس نے

جیب سے جوائنٹ نکالی۔ صبرینہ کے تاثرات سنبجہ ہو گئے۔ اس نے اٹھا کر جوائنٹ

کزان کو ماری۔

"یہ مذاق اب دوبارہ نہیں ہوگا۔" کزان کی جوائنٹ زمین پر گر گئی۔

"یہ مذاق نہیں ہے اس سے اچھے اچھوں کے ڈر دور ہو جاتے ہیں۔ تم نے صحیح طرح پیا

نہیں ہے۔ پیو گی تو پتا چلے گا یہ چیز کیا ہے۔"

"نہیں جاننا مجھے !!!"

"رو کی آئی ڈیر یو۔۔"

"نویہ ڈیر آپ دوبارہ اپلائی نہیں کر سکتے۔"

"تو ٹھیک ہے ابھی اس وقت میرے ساتھ چلو۔۔ وہ بھی بنا چوں چراں کیے۔"

"کزان میں نہیں جاسکتی۔ اچھا زرا صبح ہو جائے تو پھر چلیں جائیں گے۔" کزان نے اس

اٹھا کر نیچے اُتارا۔

"آئی ڈیر یو رو کی کہ تم اکیلے نیکور پولس کے اندر جاو گی۔ سیدھا چلتی جانا اتنا کہ ایک

آخری کو نے آجائے گا اور بس رُک جانا۔ اس کے بعد۔۔۔"

"موت کی آمد کا انتظار کرنا۔ بھاڑ میں گیاڈیر میں خودکشی کر لیتی ہوں پھر آپ پیچھے جینا
حرام کرتے رہیے گا میری بلا سے۔ متشمہ کا شوہر اس پروٹیکٹ کر سکتا ہے باقی سب بھی
آپ کو اتنے عرصے سے برداشت کر رہے ہیں میں خواہ مخواہ ہی کیوں پنگے لے رہی ہوں
انھیں بچانے۔"

"کہاں سے آگئے سب یہ گیم میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ شاباش جلدی کرو جاو
اس سے پہلے صبح ہونے لگی ہے۔ جاو پھر تم جو ڈیر کہو گی یہاں تک کہ میں پوری دن و
رات یہاں گزار لوں تو آئی پر امس میں بھی یہ کروں گا۔"
"تو اس سے مجھے کیا ہو گا۔ آپ کی ان بدروحوں سے دوستی ہو گی۔ اس لئے رہ لیں گے
۔"

"ارے تم میری بھی دوست ہو اور تم کسی بدروح سے کم ہو وہ خود ڈر جائے گے۔"

"کزان کس چیز کا سزا دے رہے ہو۔"

"شاباش!!! کوئی سزا نہیں دے رہا۔ اب ڈیر دے چکا نہیں تو فائن دو مجھے۔"

"پیسے لے لو مجھ سے مگر میں نہیں جا رہی۔"

"ایک ملین ڈالر ہے تمہارے پاس؟" صبرینہ نے مٹھیاں بھینچے کے قریب آئی اور

دانت پیستے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے اس کے بعد تم ادا جان کے پاؤں دھو دھو کے پیو گے۔"

"یک رو کی تمہارے ڈیر میں بھی اس کے بعد کہوں گا کسی کا خون کر کے اس کا خون پینا۔"

میں یہ ہر گز نہیں کروں گا۔"

"دیکھتے ہیں سا کورا۔" وہ جیکٹ کو سختی سے تھامے چھوٹے سے داخلی ایریا میں اللہ کا نام

لیکر داخل ہوئی۔ بس اب اللہ ہی بچائے گے اسے۔

اس نے وقت دیکھا اور اپنے ان ہاتھوں کو جنہیں ایک گھنٹہ پہلے کزان نے تھاما ہوا تھا۔
مسکراہٹ اس کے لبوں سے اب تک اُتر ہی نہیں رہی تھی۔ اسے ابھی بھی کزان کے اس
ڈیرپر زرا سا غصہ تھا مگر جو اس سب کو سامنا کرنے کے بعد اسے جو تحفہ ملا تھا۔ اسے کوئی
گلہ بھی نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے آج کا یہ دن اس کے لئے بنا تھا مگر دوسری طرف وہ
ٹھہر جاتی کزان کی کنفوزڈ شخصیت کو سوچ کر۔ عجیب آدمی تھا اپنے قریب کرنا بھی چاہتا
تھا اور نہیں بھی۔ گہری سانس لیکر اس نے جی جی کی آمد کا انتظار کرنے کے بجائے سیدھا
اس دکان کی ہر کھڑکی کھولی۔ کزان تو اس کے پیچھے ہی تھا وہ ابھی تک گیرج میں کیوں
نہیں پہنچا وہ کھڑکی سے منہ نکال کر دیکھنے لگی مگر دور دور تک سا کورا کا کوئی سین نہیں لگ
رہا تھا۔ گھوم کروہ بروم سے گرے ہوئے پھولوں کے پتے زمین سے صاف کرنے لگی۔

کسٹمز تو عموماً آٹھ بجے کے بعد ہی آتے تھے وہ بھی ایک دو۔ وہ اس وقت جلدی آگئی۔
راستے میں ہی متشمہ کا فون آگیا تھا کہ وہ کہاں ہے تو اس نے کہا کہ چند ایک کام نپٹانے تھے
اس کے بعد اسے میٹنگ کے لئے جانا تھا جو کہ آج رکھی گئی تھی۔ وہ اپنا کام کر رہی تھی
جب ایک دم اس وقت کو سوچنے لگی۔ ڈرتے ڈرتے بس زبان پہ آیت الکرسی کا ورد کیے
وہ بناؤدھر اُدھر دیکھے بس ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی۔ ہاتھوں کو کودونوں باہم
ملائے وہ ان کو کانپنے سے روک رہی تھی۔

"بس صبو گھبرانا نہیں۔ وہ ضرور میرے پیچھے ہوگا۔ اس نے وعدہ کیا تھا وہ مجھے کوئی
نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اپنے ذریعے تو بالکل نہیں اوپر سے میں تو مسلمان ہوں میں نے
کتنی بار آیت الکرسی پڑھی ہے۔ اللہ پلیمیری حفاظت کیجیے گا۔۔۔" وہ چیخ پڑی جب
اسے کوئی ہلکی سی ہلچل سنائی دی۔ سر تھامے وہ تیزی سے بھاگی۔

"اللہ تمہیں پوچھے سا کورا۔ میں آج کے بعد تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گی۔ یہ اپنے پیروں پہ کلہاڑی ماری۔ آرام سے اس کے ساتھ چلی جاتی۔ اتنا ڈر نہیں لگتا۔ اسے کر دیا نہ چیلنجیو قوف گدھی اور تم جو مر گئے ہونا کچھ نہیں بگاڑ سکتے میرا۔ اس لئے مجھے کسی نے تنگ کیا تو تمہیں تکلیف ہو گی۔" ایسا ڈر حاوی ہوا تھا کہ تیز تیز بڑبڑاتے اس سکوت اور محسوس ہوتی ہلچل سے بچنے کے لئے یہاں سے نکلنے کی کوشش میں تھی مگر یہ کیا وہ کہاں آگئی تھی۔ ہر طرف تو بڑے بڑے کراس 'بت اور سٹون ہیڈ اس کا بی پی لو کر رہے تھے۔

"کزان !!!"

"کزان تم جدھر بھی ہو پلینز آ جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

"کزان دیکھو میں نے بلا آخر ہمت کر لی۔" وہ تیزی سے ادھر ہوئی تاکہ کوئی پیچھے سے وار نہ کر دے۔

"کزان اگر یہ تم ہو میں قسم ہے تمہاری ہارلی کو جان سے مار دوں گی۔" اب ہارلی سُن لے تو سوچتا ہو گا کیسی دھوکے باز لڑکی ہے مجھے کیوں بچ میں لارہی ہے۔ میں نے تو ضدی سا کورا کو کیسے منایا اور یہ ہے کہ مصیبت میں آتی ہی منہ موڑ لیا۔ صبرینہ کو لگا کزان اب سامنے آجائے گا مگر وہ تو کہی نہیں نظر آ رہا تھا۔ روتی اور سر چکڑاتی کیفیت سے وہ دبی آواز میں چلائی کہی بھوت ناراض نہ ہو جائے۔

"ایک نمبر کے جھوٹے ہو تم!!!!" صحیح کہتے ہیں سارے تمہاری کسی بات پہ اعتبار کرنا نہیں چاہیے۔ اب دیکھنا مجھے کچھ ہو گیا تو انھیں بھوتوں کے ساتھ تمہارا جینا حرام کر دوں گی۔" وہ کہی نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اب کیا کرے وہ۔۔۔ ہلکی ہلکی آسمان میں زرا

روشنی آرہی تھی جسے اسے تسلی ہوئی کہ راستہ اسے فون کے چھوٹے سے ٹارچ سے تو
نہیں آئے گا۔ اب زیادہ بہتر نظر آجائے گا۔ وہ ارد گرد دیکھتی کزان کو تلاش کرتے
ہوئے تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی۔ اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہو رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ دل
پھٹ کر باہر آجائے گا۔ بس کوئی آنہ آئے اسی خوف اور دہشت سے مر جائے گی۔ یہ
کیسی عجیب موت ہوگی۔ خالا اور متشو کیا سوچیں گے۔ امی کے پاس جائے گی تو وہ الگ
کو سے گی کہ ایک لڑکے کی باتوں میں آکر اس پہر تم قبرستان میں کیا کر رہی تھی اور وہ کیا
جواب دے گی۔ بس ڈیر ڈیر کھیل رہے تھے۔

"امی مجھے معاف کر دیجیے مگر میں کیا کروں مجھے اس شخص سے شدید محبت ہے۔ میں
اسے کسی بات سے بھی انکار نہیں کر سکتی۔" بولتے ہوئے دھیان میں تھی جب وہ
نیکرو پولس کے آخری حدود جہاں سے مزید نیچے جانے کے لئے دوسرا راستہ تھا وہاں

سے وہ پاگل بُری طرح گرتی اور اسے چوٹ لگتی اس سے پہلے گراویٹی کے کھینچنے پر اپنی ہڈیاں تڑواتی کہ کسی نے اس کا بازو تھام لیا۔ اب تو صبرینہ کا دل حلق تک آگیا اس سے پہلے اس کی دلخراش چیخے پورے نیکروپولس کو ہلادیتی کزان سا کورانے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

"یہ جگہ اتنی پسند آگئی کہ مرنے کا ارادہ کر بیٹھی تاکہ یہاں سے واپس نہ جاسکوں؟ ویسے اگر مر بھی جاتی تب بھی تمہیں یہاں دفنا نہیں پاتے یا پھر تم ویسپائر ہو جس کی مجھے تلاش تھی اور تم چمکا ڈر بن کر ہوا میں اڑنے والی تھی شٹ موقع مس کرادیا۔" صبرینہ نے اسے زور سے دھکا دیا۔ کزان لڑکھڑا کر سنبھلتے ہوئے ہنسا۔

"میں گرتے ہوئے مرتی نہ مرتی تمہارے اس طرح پکڑنے سے ہارٹ فیل ہو کر مرجاتی۔ کیوں لوگوں کی زندگی کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔"

"تو کس طرح پکڑتا بال پکڑ کر؟ اب بازو پکڑ کر ہی روکنا تھا اور ہارٹ فیل؟ آرام سے تو یہاں پہنچ گئی ہو مجھے لگا دس سکینڈ میں چیختے چلاتے باہر آ جاتی لیکن تم نے حیران کر دیا مجھے۔ یہاں تک کوئی پہنچ نہیں سکا تم پہنچ گئی۔ بھئی داد دینی ہو گی۔" صبرینہ نے اسے گھورا۔

"جو بھی تھا لیکن آئندہ میں تمہاری کسی بات پہ نہیں آؤں گی وہ تو اللہ کا شکر کہ میں مسلمان ہوں اور میں نے آیت الکرسی پڑھی۔ اس لئے میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ کبھی دیکھا ہے کہ ہارر ناول کسی مسلمان گھرانے پہ بیسڈ ہو۔ پتا ہے مناسب کو۔ کہ فلم تو دو منٹ میں ختم ہو جائے گی۔"

"اچھا! بڑی انھو کی بات سُنے کو ملے مگر روکی وہ پیچھے کون ہے؟" صبرینہ ایک دم فریز کر گئی پھر تیزی سے بولی۔

"بس مجھے پتا ہے کوئی نہیں ہے۔ فضول مت بولو۔" آخری لفظ بولتے اس کی زبان زرا
خوف سے خشک ہو گئی۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں دیکھو۔"

"میں کیوں دیکھوں اور ویسے بھی اگر کچھ ہوتا تو آپ یہاں سے بھاگتے۔ میں تو چلیں
بہت دیکھ لیا۔ اب مجھے آرام سے چھوڑیں۔" اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی کزان نے اس
کا بازو تھاما اور اسے گھمایا صبرینہ نے تیزی سے کزان کہتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں
چھپایا۔

"توبہ ایک نمبر کی ڈرامے باز ہو۔ اس منشو سے دور رہا کرو اس جیسی بنتی جارہی ہو۔"
اس نے صبرینہ کا ہاتھ چہرہ سے ہٹایا۔ صبرینہ اپنی ہلکی سے کھلی آنکھیں ایک دم بند کرنے
لگیں ایک دم رُک گئیں۔

"یہی چیز تمہیں دکھانا چاہتا تھا۔" وہ نارمل لہجے میں بولتا صبرینہ کو اب ٹھہر جانے پہ
مجبور کر چکا تھا۔ وہ تعجب سے دیکھ رہی تھی۔ یہاں سے طلوع آفتاب کو اتنے قریب اور
پہلی دفعہ دیکھ کر تو وہ جامد ہو گئی۔ اتنا خوبصورت منظر وہ بھی اس خوفناک جگہ پہ کھڑے
ہو کر دیکھنا ایک عجیب جوش رگوں میں دور رہا تھا۔ کزان نے جو ہاتھ اس کے چہرے
سے ہٹایا تھا وہ ابھی تک اس کی گرفت میں تھا۔ وہ اس منظر کے بجائے صبرینہ کے
معصوم تاثرات دیکھ رہا تھا۔ جو کسی بچے جیسے اشتیاق سے سورج کو طلوع ہوتے دیکھ رہی
تھی۔ اس کی ہیزل براؤن آنکھیں روشنی پڑنے سے عجیب سی چمک دے رہی تھی۔ ایک
عجیب سنسراپن جیسا تاثر کزان کو اپنے بے رنگ دل میں پڑتا دکھائی دے رہا تھا۔ زندگی
میں بہت سے دوست بنائے لیکن جو روکی کی ساتھ اس کی دوستی تھی وہ الگ معنی رکھتی
تھی۔ اس لڑکی نے کبھی اسے ویسے نہیں چھیڑا جیسے سب اسے چھیڑ دیتے تھے۔ اس کے

انداز بڑا سمجھانے والا ہوتا تھا مگر آنکھوں میں کبھی حقارت، کبھی تنقیدی جائزہ نہیں دیکھا اس نے۔ جیسے وہ خود معصوم تھی ایسا سب کو بھی سمجھتی تھی۔ کزان سا کورا بھی اپنی حرکتوں سے اس برحق پہ لگتا تھا لیکن کیا کزان سا کورا کو صحیح سے جان لینے کے بعد بھی روکی اسے ایسے دیکھے گی۔ کیا روکی اس سے دوستی رکھ پائے گی؟ کزان سا کورا کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"اوکاسان اوکاسان آپ کہاں چلی گئی ہیں۔ اوکاسان میرا کیا قصور ہے۔ میں تو آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔ اوکاسان!!!! میں عالم نہیں ہوں۔ میں سا کورا ہوں۔ میں آپ کا بیٹا ہوں۔ میرا خون ان سے نہیں آپ سے چلے گا۔ اوکاسان مجھ سے نفرت نہ کریں۔"

"مگر اب وہ کریں گی۔" کسی کی آواز سنائی دی۔

"پہلے بیشک نہ کرتی ہوں مگر اب کیا کریں گی؟"

"نہیں وہ کیوں نہیں کریں گی۔ اوکاسان تو روئے گی مجھے گلے لگائے گی۔ اوکاسان کو پتا چلے گا کہ مجھے بجلی کہ جھٹکے۔۔۔۔ نہیں وہ آئے گی انھوں نے کہا تھا وہ ڈھونڈ کے لائے گی میری اوکاسان۔"

"یہاں سے اول تم نکل نہیں سکو گے اگر نکل گئے تو اس دن تم اپنا آپ بھول جاو گے۔" کوئی کہہ رہا تھا۔

"تم بھول گئے ہو۔۔ سب کچھ؟" کوئی زہریلی مسکراہٹ دیتا بولا۔
"ہاں دیکھنا عنقریب تم بھی بھول جاو گے۔" کزان نے صبرینہ کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا تھا
اتنا کہ صبرینہ نے سی کرتے اسے دیکھا تو ایک دم حیران ہوئی۔ کزان جو پتا نہیں کہاں دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے سے پسینہ چھوٹ رہا تھا۔

"کزان؟" اس نے اس طرف دیکھا پھر کزان کو۔

"کزان؟؟؟ کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟" کزان نے جب رد عمل نہ دیا تو صبرینہ نے اپنا ہاتھ

نکالنا چاہا مگر کزان کی گرفت ہی اتنا مضبوط تھی دوسرا وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔

صبرینہ نے دوسرا ہاتھ سے کزان کے جبرے پکڑ کر ہلایا۔

"کزان!!!! پھر تو نہیں ڈرگ کیا۔" کزان ایک دم ہوش میں آیا۔

"اوکاسان!!!" اس کی آواز بڑی دھیمی نکلی اور وہ نا سمجھی سے صبرینہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس

کے بعد اس نے اپنے اور صبرینہ کے ہاتھ دیکھیں اس کی گرفت سے صبرینہ کے ہاتھ

سُرخ ہو چکے تھے مگر اس لڑکی نے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا تھا۔ ہاتھ نکال کر اس نے اپنی جیب

سے جوائنٹ نکالی۔

"کزان!!" صبرینہ کے لہجے میں مایوسی تھی۔ کزان نے جوائنٹ لبوں پہ رکھ کر لائیٹر

نکالا تو صبرینہ نے اس کے منہ سے جوائنٹ نکالا۔

"تم سگریٹ پی لو مگر یہ مت پیو۔" کزان کے ماتھے پہ بل آئے۔

"کیوں یہ بھی تو سگریٹ ہی ہے۔" اس نے صبرینہ سے لی۔

"اس کا نشہ دماغ خراب کرتا ہے۔ تبھی عجیب حرکتیں کرتے ہو۔ کیا پتا اسے پی کر مجھے

ہارلی پہ بیٹھایا ہے اور اب پیو گے تو مجھے نہیں بیٹھنے دو گے۔" کزان ناچاہتے ہوئے

سٹرپس میں ہو کر بھی ہنس پڑا۔

"یہ تم ہارلی کے لئے اتنی لالچی کیوں ہو رہی۔ الٹا کی فیل کرو کہ کزان نے ایک دفعہ ہی

سہی صرف تمہیں بیٹھایا ہے اور اس نشے کی بات کرتی ہو!! رو کی یہی نشہ مجھے ہوش

دلاتا ہے ورنہ اگر میں یہی نہیں پیوں گا تو لوگ جان سے جائے گے میرے ہاتھوں۔"

صبرینہ الجھ کر اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنا غصہ کس بات پہ ہو رہا ہے۔ جلا کروہ کش لیتے

ہوئے بولا۔

"روکی۔" اس کے لہجے میں عجیب سی بے بسی تھی جیسے اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

صبرینہ گہرا سانس لیتے ہوئے مسکرائی پھر ارد گرد دیکھتے ہوئے اس نے دیکھا یہ جگہ جتنی

اندھیرے میں ڈراونی لگ رہی تھی صبح ویسی نہیں تھی۔ ہاں تھا تو پرانا قبرستان مگر ہری

بھری اس چھوٹی سی وادی پہ نکلتا سورج 'یہ سکوت' یہ سکون اسے اچھا لگ رہا تھا۔

"تھینک یو۔ یہ جگہ واقعی تھوڑی خوفناک ہے مگر یہ منظر۔ یہ منظر جس کے لئے مجھے

سامانہ کرنا پڑا it was worth it. "کزان کش لیتے ہوئے ہنس پڑا۔

"میں اکثر یہی آتا ہوں۔" کزان کے زبان سے اپنی پہلی کمزوری نکلی۔ صبرینہ نے

حیرت سے اسے دیکھا۔

"اچھا مگر آپ تو ایسے رد عمل دکھا رہے تھے جیسے پہلی بار آئے ہوں۔۔۔ کوئی بھوت سے

نہیں ملنا تھا۔"

"مل تو چکا ہوں اور اس وقت میرے سامنے کھڑی ہے۔" وہ آنکھیں گھمائے بغیر نہ رہ

سکی۔ اس کے بعد وہ دونوں مزید پانچ دس منٹ یو نہی باتیں کرتے ہوئے باہر نکلے اور

کزان نے اسے ہیلمٹ پکڑایا اور پھر وہ یہاں سے نکل پڑے۔ اس کے بعد وہ راستے میں

اپنی منزل کے قریب ہی تھے کہ کزان نے روک دیا۔ اس کے بعد وہ بولا اسے کوئی کام

ہے وہ پیدل چلی جائے۔ صبرینہ سمجھ گئی کچھ حد تک گھورنے لگی۔ دُنیا والوں کو بتانا ہی

نہیں چاہتا یہ آدمی کہ اس نے صبرینہ احمد کو ہار لی پہ بیٹھا یا اس کے بعد وہ سارے واقعے کو

سوچتے ہوئے کام کر چکی تھی جب دیکھا وہ دروازے پہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ نے

حیرت سے دیکھا کیونکہ وہ ہاتھ میں کو سٹاکاپیکٹ پکڑے اندر آیا۔

"خالی پیٹ گھر سے نکال لایا تمہیں اور ناشتہ بھی نہیں کر سکے راستے میں تو سوچا۔۔۔ یہ

لو ایک سینڈویچ ہے اور کافی۔"

"آپ کزان سا کوراہی ہے نا؟ یہ آپ یہ سب اپنے پیسے سے لائے۔"

"نہیں تمہارے پیسوں سے۔ تمہارے بیگ سے چمکتے دمکتے بیس پاونڈ نکال کر لایا ہوں

۔ زیادہ خوش فہمی میں مبتلا مت ہونا۔" صبرینہ کا منہ کھل گیا اس نے تیزی سے جا کر

اپنے بیگ کھول کر چیک کیا تو حیرت کا جھٹکا لگا واقعی اس کے پرس سے بیس پاونڈ غائب

تھے۔

"بیس پاونڈ میں یہ سب کچھ نہیں آیا ہو گا کزان باقی پیسے کہاں ہیں؟" وہ غصے سے کزان

کو گھورتی اس طرف آئی جو شرارت سے مسکراتا بولا۔

"بھئی ہارلی پہ بیٹھایا ہے اول تو مجھے بڑی قیمت وصول کرنی چاہیے مگر دیکھ لو صرف بیس

پاونڈ لیے ہیں۔"

"کزان میں ان پیسوں سے اپنا ہفتہ چلاتی ہوں اور آپ نے۔۔۔ اپنے پیسوں کا کرتے کیا ہو؟"

"مہم سوچنے والی بات ہے۔۔۔ کیا پتا کیا پتا تمہاری وجہ سے مجھے گھر چھوڑنا پڑ جائے اور مجھے اپنا ٹھکانہ ڈھونڈنے کے لئے کہی جاننا پڑے اپنا گھر لے لوں۔ اس لئے رقم بچا رہا ہوں" وہ ایک دم الجھن سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب ہو اس بات کا؟ میری وجہ سے گھر کیوں چھوڑیں گے۔ آپ اگر گھر سے نکالیں جائے گے تو اپنے کرتوتوں کے بنا پر۔"

"اچھا مگر مجھے لگتا ہے کہ میں اگر نکالا جاؤں گا تو تمہاری وجہ سے۔" صبرینہ نے اُف کرتے واٹر کین اٹھا کر سامنے سفید شیلف میں پھولوں کو جو بالکل کھڑکی کے زرا دوسری طرف تھے تاکہ ان میں روشنی نہ پڑ سکے ان کو پانی دینے لگی۔

"پوچھو گی نہیں کہ ایسا کیوں؟"

"جب ایسا کچھ ہونا ہی نہیں ہے تو میں بھلا کیوں پوچھوں البتہ آپ مجھے کسی ٹریپ میں

سیٹ کرتے ہیں تو ہاں ہو سکتا ہے۔"

کزان نے اسے پھر اس پوری دکان کو دیکھا جو پھولوں سے ہی بھری تھی۔

"اُف ایک تو یہ مختلف مختلف خشبو سے تمہارا سر نہیں چکڑا جاتا۔ میرا تو ابھی سے دل

خراب ہو گیا ہے۔"

"ہاں جیسے پیڑول اور دیگر لیکوڈ کی خشبو 'مشینوں کا شور' مردوں کی چک اور تو

اور کزان سا کورا کی مشہور marijuana کی مہک اتنے زبردست کو مبو میں زندہ کیسے

رہ لیتے ہیں لوگ۔" صبرینہ اس طرف آئی اور کین کو رکھ کر اس نے سپرے بوٹل اٹھایا

جس میں روزواٹر تھا۔ کزان نے پیکٹ سے کافی نکال کر دی۔

"لو اس سے پہلے میری نیت خراب ہو جائے اور میں یہ سینڈویچ اور کافی لیکر بھاگ جاؤں

۔"

"مجھے میرے بیس پاؤنڈ واپس چاہیے۔"

"او جیساں۔" کسی چھوٹی سی چمکتی آواز پر کزان اور صبرینہ نے مڑ کر دیکھا۔ ایک

سُسنہری رنگ بالوں والی چھ سال کی بچی جو ضرورت سے زیادہ پتلی تھی۔ اس کی ہری

آنکھیں اور ہاک جیسی نقش سے وہ پریل جمپ سوٹ میں کزان کو پکارتی تیزی سے بھاگی۔

"کڈو!!" کزان بھی خوش ہو کر اسے پکڑ کر اٹھا چکا تھا۔ صبرینہ نے ایک دم حیرت سے

کزان کو کسی کے ساتھ وہ بھی ایک بچی کے ساتھ اتنا خوش ہوتے دیکھا۔ کزان نے اس

کے گال پہ پیار کیا۔

"واٹ اسپرائیز کب آئی شیطان اپنے اوجھیاں (انکل) کو تو ہارٹ اٹیک دے دیا۔

بتانے سے پہلے فون نہیں کر سکتی۔" کزان نے اسے گدگدی کی۔

"میں سپرائیز دینا چاہتی تھی۔ میں حیران ہوں ڈیڈی نے آپ سے یہ بات چھپا کیسے لی

۔ مجھے لگا آپ کو تو پتا چل جائے گا۔" فراٹے سے انگریزی میں بولتی وہ بڑی پیاری بچی

تھی صبرینہ غور سے اسے اور کزان کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں تمہارے ڈیڈی کی کیا بات ہے آپ کی وجہ سے اب تو سختی سے راز رکھنے لگے ہیں۔

تمہیں ناراض نہیں کرنا چاہتے۔"

"ہی ہی میں جانتی ہوں ڈیڈی میرے آنسو سے پگل سکتے ہیں۔ کبھی کبھار مجھے رونے کی

ضرورت نہیں پڑتی اوجھیاں۔ بس زرا سامنہ بنایا ڈیڈی بس سو فٹی ہو جاتے ہیں۔" وہ

بولتے اس طرف دیکھنے لگی صبرینہ ایک منٹ کے لئے کنفوز ہو گئی پھر ہلکی سی مسکراہٹ

دی۔ پتا نہیں وہ ایک دم کسی سے تیزی سے فرینک نہیں ہو پاتی یا کسی کو دیکھتے ہی اس کے پاس لفظ ہی گم ہو جاتے تھے۔

"او جیساں شی از داؤن؟" وہ ایک دم بڑی بڑی آنکھوں سے اونچی آوازیں بولی۔ جب بھی وہ پُر جوش ہوتی تھی اس کی آواز اونچی ہو جاتی تھی۔

"آرام سے لڑکی!! یہ داؤن نہیں یہ روکی ہے۔"

"او تو آپ کی گرل فرینڈ کا نام روکی ہے۔" گرل فرینڈ لفظ پر صبرینہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کزان نے روکی کے تاثرات دیکھے پھر ڈیشا کو پھر ہنس پڑا۔

"شٹ نو یہ میری گرل فرینڈ نہیں ہے۔"

"او جیساں آپ شٹ نہیں بول سکتے!!! " سرزنش کرتی ڈیشا کزان کو پھر صبرینہ کو دیکھنے لگی۔

"صحیح کہہ رہا ہے سا کورا۔ ایسا اس کی نہیں میری گرل فرینڈ ہے۔" کسی کی شرارت

بھری آواز پر صبرینہ نے دیکھا۔ سنیک مسکرا کر کوئی بیگ پکڑے آیا۔

"اوانکل سنیک یہ فلاور گرل آپ کی گرل ہے۔" کزان کے جبرے بھینچے گئے۔ اگر

اس کے بازو میں ڈیشا نہیں ہوتی تو اب تک سنیک زمین پہ ہوتا۔ اس قدر بے ہودہ

مذاق اور یہ صبرینہ کچھ کیوں نہیں بولی۔ اس نے دیکھا صبرینہ آنکھیں گھماتی اپنی کافی

اٹھانے لگی اور آہستگی سے بڑبڑائی۔

"اللہ مجھے صبر دے۔" یہ کیوں بولا؟ سیدھا 'نہیں' بولا نہیں جاسکتا۔

"نہیں یہ اس کی بھی گرل فرینڈ نہیں ہے۔" کزان تیزی سے بولتے ہوئے ڈیشا کو نیچے

اتار چکا تھا۔

"او تو پھر یہ کس کی گرل فرینڈ ہیں؟" ایک تو اس ڈیشاپچی کی سوئی بھی ایک چیز بھی اٹک جاتی تھی۔

"بتایا تو ہے یہ میری ہے۔" سنیک چلتے ہوئے آگے آیا۔

"بولو نا اینا کونڈا۔ بولتی کیوں بند ہو جاتی ہے تمھاری اس ہافولڑکے کے سامنے۔"

"ان کا نام اینا کونڈا ہے پھر تو یہ آپ کی گرل فرینڈ ہو سکتی ہیں سنیک انکل۔ کیوں اینا کونڈا

تو سنیک کی ہوتی ہے مگر آپ کا نام ایسا کیوں ہیں؟ کیا سنیک انکل کی طرح آپ بھی

زہریلی ہیں۔" وہ صبرینہ سے مخاطب ہوئی۔ کزان ہنس پڑا۔ سنیک نے ڈیشا اور کزان کو

گھورا۔

"یہ اینا کونڈا نہیں ہے۔ یہ روکی ہے بتایا ہے نامیں نے۔"

"نہ ہی میں اپنا کونڈا ہوں نہ ہی میں روکی۔ میرا نام صبرینہ احمد ہے اور میں ان دونوں
پاگلوں کو بالکل نہیں جانتی۔ میں اس فلاور شاپ میں کام کرتی ہوں۔ جی جی کو رکے
ساتھ۔" اس نے تیزی سے کہہ کر ان دونوں کو گھورا پھر ہلکہ سا مسکرا کر مزید بولی۔
"آپ کون ہو؟ میں آپ سے کبھی ملی نہیں۔" ڈیشا مسکرائی آگے چل کر اس نے اپنا
ہاتھ آگے کیا۔

"میں ڈیشا برائمن۔ ہاک برائمن کی بیٹی۔ آپ سے مل کر اچھا لگا صبرینہ میم۔"
صبرینہ کے چہرے پہ حیرت اور خوشی کے تاثرات آئے۔

"او ہاک سر کی بیٹی۔ تم تو کتنی پیاری ہو۔" وہ جھک کر اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔

"تھینک یو آپ بھی بہت پیاری ہیں۔"

"ہاں اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بہت پیاری ہے۔" سنیک مسکرا کر صبرینہ کو دیکھ رہا تھا۔ کزان کی کافی والے کپ پہ گرفت مضبوط ہو گئی۔ اس نے سنیک کو ایسے دیکھا جیسے وہ اسے کپ کے بجائے اس کی گردن پکڑنا چاہتا تھا اوپر سے روکی کچھ کہہ نہیں رہی تھی۔

"کوئی کام تھا آپ کو ڈنیل۔" پروفیشنل مسکراہٹ دیتی وہ سنیک کو آنکھیں دکھانے لگی۔ سنیک نے ادا سے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا۔

"اُف تمہارے منہ سے نکلے اس نام سے مجھے محبت ہو گئی ایسا جو نام میں کبھی مر کر سنا نہیں چاہتا تھا۔ اب تو یہی بلایا کرو۔" ڈیشا سنیک کے انداز پہ ہنس پڑی۔ کزان آنکھیں گھمائیں بغیر نہ رہ سکا۔

"چلو کڈو میرے آفس چلتے ہیں۔ اتنی مٹھاس بھرے سین دیکھ کر میری طبیعت ویسے ہی خراب ہو جائے گی۔" بے پروائی سے کہتا وہ ڈیشا کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔ صبرینہ کو جھٹکا لگا۔ اس کو بالکل فرق نہیں پڑتا۔ سنیک کھلے عام اس کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے بجائے اسے روکے ٹوکے وہ اس چیز کو نارمل لیکر جا رہا ہے۔

"اوکے بائی صبرینہ میم اور انکل آپ آرہے ہیں۔"

"آتا ہوں پہلے اپنی گرل سے تو بات کر لوں۔"

"میں تمہاری گرل نہیں ہوں۔" وہ غصے سے بولتی تیزی سے آفس کے اندر گئی۔

کزان اس کے آخری جملے پہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"اینا بات تو سُنودیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں۔" کزان نے پیچھے آتی آوازوں کو
نظر انداز کیا کہ دل کہہ رہا تھا اگر سنیک اس قابل نہیں تو تم کو نسے دودھ کے دھلے ہو۔
صبرینہ اس ہار ملیس فلرٹنگ کو خود ہی روک لے گی۔

"کیا ہو رہا ہے بھی؟" متشمہ چند بیگز اٹھا کر اس کے کمرے میں آئی۔ وہ جو بڑے غور سے
بستر پہ بیٹھی سنیک کی دی گئی پھولوں کی کتاب پڑھ رہی تھی ایک دم سر اٹھا کر پھر دوبارہ
کتاب میں مصروف ہو گئی۔

"ارے واہ نئی بک لائی ہو؟ کونسی ہے؟"

"بہت انٹر سٹنگ مجھے اس طرح کی انفورمیشن نیٹ سے بھی نہیں ملتی۔ تم بتاویہ کیا لائی
ہو؟"

"یار یہ امی نے آج اپنا پرانا صندوق نکالا تھا۔ جس میں ان کے اپنی شادی کے کپڑے اور
چند چیزیں تھیں۔ میں نے دیکھا میں تو پاگل ہو گئی۔ اولڈ سکول چیزوں کی بات ہی کچھ ہوتی
ہے تو بس نکال لائی۔ تمہیں دکھانا تھا کہ اس کا کیا کیا کرنا ہے۔"

"اچھا!" وہ کہتے ہوئے دوبارہ دلچسپی سے کتاب میں گم ہو گئی۔

"صبر کیا ہے اس کتاب میں۔۔۔ ایک منٹ۔" متشمہ نے کتاب دیکھی اور اس سے لی۔

"متشو!!" صبرینہ نے اسے گھورا۔

"یہ اُنیسویں صدی کی کتاب تمہارے پاس کیا کر رہی ہے؟" صبرینہ گڑبڑا گئی۔

"ام پڑھنے کے لئے۔ دو بھی۔"

"کہاں سے لائی ہو؟" اب متشمہ نے سنجیدگی سے دیکھا۔

"ام لائبریری سے۔۔ اب دو بھی۔"

"اچھا تو فرسٹ آڈیشن لائبریری سے کب ملنے لگی؟"

"کیا مطلب یہ کاپی ہوگی اصلی والی تھوڑی ہوگی۔"

"صبو جھلی ایولین ڈاسن کی فرسٹ آڈیشن کتاب ہے اور یہ چار سو پاونڈ کی ہے۔ یہ سنیک

نے دی ہے نا تمہیں؟"

صبرینہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"اور اس کے سگنچر بھی ہوئے دے ہیں۔ سچ بتاؤ سنیک نے دی ہے نا؟"

"مجھے لگا کاپی ہوگی۔ ایک منٹ دکھاو واقعی میں دھیان کیوں نہ دے سکی۔" یہ سنیک

پاگل ہے۔

"کاپی بھی ہو تم نے سنیک سے کیوں لی؟ صبو سنیک بیشک کزان کا دوست ہے مگر وہ کزان

جیسا نہیں ہے۔"

"پہلے بیگ 'اب کتاب کل کو اٹھوٹی دے گا تو کیا کرو گی۔"

"پاگل مت بنو تشو میں نے ویسے ہی پڑھ کر واپس کر دینی تھی لیکن مجھے کیا پتا تھا یہ پہلی

آڈیشن دے گا اور رہی بات سنیک اتنا بُرا نہیں ہے۔ نہ ہی میں اس سے ڈرتی ہوں اور تم

ایسا سمجھ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"

"وہ پاگل ہے!! پیچھے پڑ گیا نا تمہارے تو اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ امی نے تمہارے

ساتھ مجھے بھی جوتے لگانے ہیں اور رہی کزان کی بات وہ اس معاملے میں پڑے گا ہی

نہیں نہ ہی ڈینیل کو روکے وہ تو ایسے فساد پہ خوش ہو گا۔"

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ جب اسے پتا لگے گا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے تو وہ خود پیچھے ہٹ

جائے گا۔ اگر تشو میں اسے چیلنج کروں گی۔ اسے دھکا دوں گی تو وہ اس چیز کو انا بنالے گا

اور بانٹیکر بویز سے پنگے لینے کی میری ہمت نہیں ہے اور سنیک بھی بیوقوف نہیں ہے

ہاک سر اور کزان ہیں نا وہ کچھ کرنے نہیں دیں گے اسے۔"

"اچھا ٹھیک ہے مگر اس طرح اس کے تحفے قبول کرو گی تو اس کو گرین سگنلز ملیں گے۔

اس کے بعد معاملہ خراب ہو جائے گا۔ صبو تم بیشک بڑی ہو' سب سے زیادہ سمجھدار بھی

ہو مگر ابھی بھی بھولی ہو۔ ہر چیز کو ہلکے مت لیا کرو۔"

"او کے امی جی اور کچھ؟" صبرینہ مسکرائی۔

"ہاں اب اسے چھوڑو یہ دیکھو۔۔۔ امی کے ولیمے کا دوپٹہ اتنا پیارا میں سوچ رہی ہوں

۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ دونوں بہنیں اپنی باتوں میں مشغول ہو گئی۔ دروازہ پہ سُنتا

کزان سا کور اسپاٹ چہرہ لیے اپنے کمرے میں آیا۔ دروازہ بند کر کے وہ بستر پہ آیا۔ اس

نے تکیے کے نیچے سے ایک تصویر نکالی۔ ایک خوبصورت مگر کمزور سی جاپنیز خاتون کی

تصویر تھی جن کی شکل ہو بہو کزان سے ملتی تھی ساتھ ٹیبل میں چھوٹے سے فریم میں ان کی تصویر تھی مگر کزان کی فیورٹ یہ تھی جسے تکیے کے نیچے رکھ کر اسے بڑی پُر سکون نیند آتی تھی۔ عجیب سوچ تھی مگر کزان کو ایسے ہی سکون ملتا تھا۔ خاموشی سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے اس کا ذہن کہی اور تھا۔ انگھوٹا ماں کے چہرے سے جاتے ہوئے سیدھا پیچھے بیگ گراونڈ کی طرف گئی جہاں meguro river کے ارد گرد سفید رنگت کے چیری بلاسم کے سامنے وہ کوئی پری لگ رہی تھی۔ اس کی اوکاسان بہت خوبصورت تھی۔ ان جیسی خوبصورت خاتون ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تھی۔ اچانک ماضی سے آتی آوازیں اس کے کانوں میں آنے لگیں۔

"ہوں ہے تو فارنر مگر زرا بھی خوبصورت نہیں۔ واجد کی ضد کے آگے میں کیا کہتی۔ پتا نہیں ہوتی ہونگی مگر یہ بالکل ویسی نہیں ہے۔ سفید اور چست جلد سے کیا ہوتا ہے۔ متھا

اتنا بڑا آنکھیں اتنی چھوٹی دھنسی ہوئی وہ بھی ایک دوسرے سے جدا جدا۔ منہ اتنا لمبا
بھائی ایسا لگتا ہو کہ کھینچا گیا ہو۔ میرا کیف اتنی دعا کی میرے واجد پہ جائے مگر چہرہ اور
آنکھیں بالکل ماں پہ گئیں۔ ہونہ۔۔ کیا کروں پیار بھی اسے مجھے بہت ہے۔ ماں کی
طرح اس سے نفرت کر نہیں سکتی۔ " اس طرح کے racist جملے دادی سے کیا اپنے
خاندان کے ہر ایک فرد اور باہر ان کے جاننے والے سے سُنے کو ملتے۔ امی کو اتنی زیادہ
اردو نہیں آتی تھی مگر وہ تو سمجھ جاتا تھا۔ اپنی بارے میں بھی کبھی کبھار ایسے جملے ملتے۔
قد کھاٹ تو باپ پر گیا ہے اگر شکل بھی باپ پہ چلی جاتی تو بہت حسین ہونا تھا اس نے
مگر اسے اسے تو فخر تھا کہ اس کی شکل ' اس کی آنکھیں اپنی ماں پر گئیں ہیں بھاڑ میں گئے
لوگ جن کی خود کی شکلیں آئینے میں دیکھنے کے قابل نہیں تھی اور اس کی ماں کے بارے

میں racist کنٹ پاس کرتے تھے۔ ماں کی تصویر کو سینے سے لگاتے ہوئے وہ چھت کو گھورنے لگا۔

"بابا کا انتخاب بہت بہترین تھا او کا سان۔ بس بابا نے غلطی کی وہ آپ کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر گئے۔" ماں سے جاپنیز میں مخاطب ہوتے وہ چھت کو گھورے جا رہا تھا۔ سیدھا ہو کر ایک دم بیٹھا دراز سے ایک چٹ نکال کر اس نے دیکھا۔ صبرینہ نے بہت پہلے اس کے کھانے کے ساتھ اس کو دی تھی۔ اس کے تھوڑی یونیک ہینڈ رائٹنگ جو زرا ٹیڑھا کر کے لکھتی تھی اس پہ انگھوٹا پھیرتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

(("یہ میری گرل فرینڈ ہے۔"

"آتا ہوں پہلے اپنی گرل سے بات کر لوں۔"

"سنیک نے یہ بیگ دیا ہے۔"

"کیا یہ سنیک نے دیا کتاب دی ہے تمہیں؟" وہ ماں کی تصویر اور چٹ رکھ کر سیدھا

کھڑکی طرف آیارات کی روشنی میں اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

"پہلے بیگ 'اب کتاب کل کو اٹھوٹی دے گا تو کیا کرو گی۔" کزان نے گہرا سانس لیا۔

اس نے آج جوائنٹ اور پلڑی کی طرف سوچا نہیں ورنہ جب جب ذہن میں اوکا سان یا

دوسری باتیں آتی تب وہ ان چیزوں کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ آج کچھ اور ہی سوچوں

میں گم تھے۔ سینے پہ بازو لپیٹے وہ اتنا کھویا ہوا تھا کہ دروازہ کونا کر کے کھولتی متشمہ اندر

آئی تب بھی نہیں مڑا۔

"کیف! کیف!!" کزان چونک کر مڑا۔

"کیا ہے؟" وہ بھی حسب توقع نارمل لہجے میں اسے سے مخاطب ہوا۔

"یار تم سنیک سے بات کر سکتے ہو۔" ایک دم کزان کی بیٹ مس ہوئی۔

"کس بارے میں بات؟"

"وہ ناوہ صبو کے ساتھ بہت ہی فری ہو رہا ہے۔"

"ہاں تو؟"

"ہاں تو کا کیا مطلب۔ صبو ابھی بچی ہے اوپر سے بھولی بھی بہت ہے۔ اگر امی کو پتا چلا تو

بہت ڈانٹے گی اسے۔"

"کیوں ڈانٹے گی۔ سنیک فری ہو رہا ہے وہ تو نہیں اور اُنیس سال کی لڑکی بچی ہوتی ہے؟"

"ہم پاکستان سے باہر کب آئے گے۔"

"تم تو ہو ہی پاکستان اور اس کے طور طریقے سے خلاف۔ دیکھو بیشک بات کسی لڑکے

سے دوستی کی ہو تو گھر والے مائنڈ نہ کریں مگر بی بی گینگ کے ممبر سے دوستی وہ کسی لڑکی

کے ساتھ تو کیا لڑکے کے ساتھ بھی گوارا نہ کریں۔"

"بی بی گینگ کا ممبر میں بھی ہوں اور تم مجھے کیوں بتا رہی ہو۔ پتا ہے سب گھول کے جو پلایا

ہے تم لوگوں نے مجھے مگر یہ رولز مجھ پہ اور روکی پہ لاگو نہیں ہوتے۔"

"گدھے انسان !! تم تو اپنی منمنائی کر لیتے ہو مگر وہ لڑکی ہے اوپر سے بہت بڑی زمرہ

داری ہے۔ امی ابو اور مجھے جواب دے ہونا پڑے گا۔ اگر کچھ گڑبڑ ہوگی جو کہ اللہ کرے

نہیں ہوگی مگر صبو کی زندگی میں ہر گز ایک ڈیش بائیکر کی وجہ سے خراب نہیں ہونے

دوں گی۔"

"اب کیا کیا ہے سنیک نے؟" وہ جانتا تھا مگر بے زاری سے کہتا وہ بستر کی طرف آیا۔ اسی

وقت دروازے پہ دستک ہوئی۔ منشمہ نے جا کر دروازہ کھولا تو دیکھا امی تھی۔ امی نے

دونوں بہن بھائی کو ایک ساتھ نارمل دیکھا تو حیران ہوئی۔ ان کی حیرت دیکھ کر کزان کے

چہرے پہ شریر مسکان آئی۔

"اتنا سکون؟ خیریت؟" وہ بولے بغیر نہ رہ سکی۔

"کیوں ڈھول والوں کو بلالوں؟ مجھ سے بھی سکون برداشت نہیں ہو رہا۔"

"چُپ کرو جی امی خیریت تھی؟"

"وہ لڑکے تمہیں ادا جان بلارہے ہیں؟"

"اچھا!! ایسی کیا نوبت آگئی کہ وہ آفت کو خود دعوت دے رہے ہیں۔"

"کیف تمیز میں رہنا۔ چُپ کر کے سُن کر آؤ بلکہ میں بھی چلتی ہوں۔ رات کے اس پہر

کوئی ہنگامہ ہی نہ کھڑا کر دے۔" متشمہ آنکھیں دکھا کر کمرے سے باہر نکلی۔ کزان اس

کے سر پہ زور سے چپیٹ مارتا اس کو سائڈ سے ہٹا کر سیڑھیوں سے جمپ لگا کر نیچے اُترا۔

"اُف خدایا یہ لڑکا جان نکال لیتا ہے۔ تم جاو میں صبرینہ کو دیکھ آؤں۔ جب سے آئی ہے کمرے میں بند ہو کر کتاب میں گم ہے۔" امی کہتے ہوئے سیدھا صبرینہ کے کمرے میں گئی جبکہ متشمہ نیچے گئی کہ کہی دادا پوتے میں ہنگامہ نہ اُٹھ گیا ہوا اب تک۔

وہ کھڑکی سے اس کمرے میں داخل ہوا۔ وہ اس وقت سو رہی تھی۔ ابھی بھی صبح ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا۔ وہ اس کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ سوتے ہوئے بھی اس کی ہر چیز ترتیب سے اور پھولوں کی دکان ہی بنی ہوتی تھی۔ اس کے سائڈ ٹیبل پہ سنیک کی دی کتاب 'پھولوں کا جگ اور اس کا فون تھا۔ فون اُٹھا کر دیکھا تو نیا پھولوں کا ہی والپیسر لگا ہوا تھا۔ کزان نے منہ چڑایا پھر سنیک کی دی کتاب اُٹھائی۔

"بہت پیسے خرچ کرنے لگے ہوں دو چار میں اپنے اوپر بھی چھینٹے پڑواؤں گا سنیک صاحب
- ایک منٹ اس کو بیچ دیتا ہوں۔ روکی بیوقوف نے تو واپس لوٹا دینا ہے۔" وہ کتاب اٹھا
کر اسے دیکھنے لگا تو ایک دم اس کے روپ کو دیکھ کر وہ اپنی ہنسی روکنے لگا۔ ارد گرد ہر چیز
ترتیب سے رکھتی تھی مگر بے ترتیبی سے سوتی تھی محترمہ۔ اُف یہ دیکھ لے کہ سوتی کیسے
ہے تو کیسے لگی گی۔ اس نے اپنا موبائل نکالا اور بنا آواز کے اس کی کئی سنیپ لے لی اس
کے بعد بڑی ہی خاموشی سے اس کے کمرے سے باہر نکلا۔

کزان گیرج سے باہر آیا تو ایک دم رُک گیا اس نے دیکھا ہارلی سامنے سے بالکل سچی ہوئی
تھی۔ اس کے مین ہیڈ لائٹ کے گرد سفید 'ڈارک پریل روزز بڑے نفاست سے
لگائے ہوئے تھے۔ وہ تند سے اپنی بانیک کو پھر سامنے دکان کو دیکھنے لگا جہاں صبرینہ

کسٹمر کو پھول دے کر پیمنٹ کیش باکس میں ڈال رہی تھی۔ آج وہ بلیک پرنٹ شرٹ کے اوپر ہاف لینتھ ریڈ سویٹر پہنے۔ بالوں کی ڈچ بریڈ بنائے وہ آج کے دن بغیر کاجل کے پیاری لگ رہی تھی لیکن اتنی نہیں۔ اس نے کاجل کیوں نہیں لگایا؟ کزان بھول گیا اس نے بغیر اس کی اجازت کے ہارلی کو ایک تو ہاتھ بھی لگایا اس کے بعد اسے پھولوں سے تیار تو ایسے کیا ہوا تھا جیسے اس کی شادی ہو۔ وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آیا۔ ابھی کسٹمر نکلا تو وہ نوٹ پیڈ پہ کچھ لکھ رہی تھی تو اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"ارے سا کورا صاحب آپ؟ کوئی کام تھا۔"

"وہ تمھاری مالکن کہاں ہیں؟"

"اوپر ہیں کچھ پھول نکال کر آرہی ہیں بلاؤں جی جی کو؟"

"ہاں بلاوزر اشکیت لگانی تھی۔ ایک توور کرتھارے دکان سے پھول چوری کر کے بغیر

اجازت کے کسی اور بانیک پہ لگا آتے ہیں۔ اسے خبر تو ہونی چاہیے۔" صبرینہ جانے لگی

ایک دم اس کی بات پہ رُک گئی۔

"اووہ اس کی پیمینٹ میں نے کر دی تھی۔ یہ پھول تو ہارلی کے لئے اس لئے تھے کیونکہ

آج ہارلی کی برتھ ڈے جو ہے نا؟"

ہارلی کی سالگرہ اسے کیسے یاد ہو سکتی ہے۔ وہ بھی ایک دم سامنے کلینڈر سے ڈیٹ دیکھنے لگا

۔ اوشت اس کے ذہن سے کیسے نکل گیا جبکہ صبرینہ کو یاد تھی۔ اسے کیسے پتا۔ اس کے

دوستوں تک کو آج تک نہیں یاد رہی تو اسے کیسے۔۔۔

"میں نے اپنی طرف سے ہارلی کو تحفہ دیا ہے۔ اگر آپ کو اعتراض ہے تو میں اُتار۔۔۔"

وہ آگے بڑھا اس نے صبرینہ کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا۔ صبرینہ کا منہ اور آنکھیں کھلی کی

کھلی رہ گئیں۔ سنیک جو بانیٹ پارک کر کے اس طرف آرہا تھا۔ ایک دم کزان جو

صبرینہ گلے لگاتے ہوئے دیکھ کر اس کو تو سکتا لگ گیا۔ یہ کیا؟

"تھینک یورو کی۔" صبرینہ کی تودل کی دھڑکن رُک گئی سمجھ نہیں آئی یہ کزان اتنا

جذباتی کب سے ہو گیا۔

کزان اس سے الگ ہوا۔ اس کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ تھی۔ جس پہ صبرینہ

مبہوت ہو کر اس خوبصورت آدمی کو تکے جا رہی تھی جس کی بادامی آنکھیں اس کے

مسکرا نے پر مزید کھینچ چکی تھیں۔ سنیک چلتے ہوئے سامنے آیا تو کزان کو گھورتے ہوئے

جب اس کی نگاہیں ایک دم صبرینہ پہ گئیں تو ایک دم ٹھہر گیا۔

"اس چیز کی تمہیں ٹریٹ ضرور دوں گا۔" صبرینہ کا سحر ٹوٹا جب اس نے سنیک کی

گرم نگاہیں محسوس کیں۔ اس طرف دیکھتے ہوئے وہ پیچھے ہوئی۔

"سنیک تم؟" کزان نے اسے دیکھا تو ایک دم چونک اُٹھا۔

"ہاں میں۔۔ کیسی ہو اینا کس بات کی خوشی منا رہے تھے۔ کہی اس کے دادا تو نہیں مر

گئے۔" اس کا لہجہ سپاٹ تھا مگر اس کی زہر بھری باتیں توبہ۔ صبرینہ نے ایک دم تیزی

سے کہا۔

"اللہ نہ کرے!! تم تو اس سے بھی زیادہ بد تمیز ہو۔" کزان ہنس پڑا۔

"آج تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔ بات کوئی مزے کی کی ہے۔ ہائے کاش بھنگڑے

ڈالتا اس بڈھے کی میت پر وہ یاد ہے وڈیود کی بھی جس میں چار بلیک مین میت کندھے پہ رکھ

کرنا چتے ہیں۔ جب یہ وقت آئے گا تو ہم بلزننگ بینڈٹس انھیں ڈریبیوٹ دیں گے۔"

صبرینہ نے زور سے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

"کزان اپنا منہ بند کرو اور جاو یہاں سے اور آپ غالباً مزید تحفے دینے آئے ہیں یا پھر متشمہ کے تحفے لٹانے پر آپ میرے پاس آئے ہونگے تو سوری ساری چیز کا بہت شکریہ مگر میں نہیں قبول کر سکتی نہ میرے گھر والے اس بات کی اجازت دیں گے۔" سنیک اس کی بات سُن رہا تھا ایک دم تیزی سے بولا۔

"تحفے واپس؟ تشوڈاُن نے کب واپس کرنے کو کہا اور تم نے اسے دے دیے ایناواٹ از دس!!!!"

"اوے ایک بات تو بتا۔۔ ہمیں ایک گھونٹ پانی پلاتے ہوئے تجھے موت آتی ہے اور تو اس پہ سو' ہزار پاونڈ لٹا رہا ہے۔ ملنا کیا ہے اس سے تمہیں۔" کزان نے سنیک کے کندھے کو پکڑ کر تیزی سے کہا۔ جس پہ سنیک نے اس کا بازو جھٹکا۔

"بکومت جتنے تم پر میں نے پیسے لٹائے ہیں کاش کسی جوئے میں لگا دیتا تو آج کڑور پتی ہوتا۔

"

"بڑا یقین ہے بیٹا جوئے میں ہارنے کے چانس زیادہ ہوتے ہیں اور سا کورا پہ لگائے پیسے

سے تمہاری زندگی میں یقیناً آسانیاں پیدا ہوتی۔" وہ اسے گھما کر اس کا چہرہ صبرینہ کی

نظروں سے اوجھل کر رہا تھا۔ جوان کی باتوں کو نظر انداز کرتی 'سٹور ایریا میں گھسی۔

"بڑی آسانیاں۔۔۔ خیر اب کیا بتا رہی ہے تشوڈائن نے مجھے کب چیزیں واپس کی۔"

کزان کے جبرے بھینچے گئے۔

"کردے گی لیکن یہ اتنی سستی چیزیں نہیں پسند کرتی۔"

"ستھی چیزیں سے کیا مراد ہے پہلی آڈیشن کی کتاب دہ ہے۔" سنیک تو بگڑ گیا۔

"نہیں کتاب کا کیا کرنا سر پہ مارنا۔۔۔ وہ تمہیں کہی سے خشک مزاج کی لگتی ہے۔ سانپ

والا بیگ ' پرانے زمانے کی کتاب اس طرح کی لگتی ہے؟"

"تو کیا دوں اسے میں !!! میرے لحاظ سے سب سے بہترین تحفہ دیا ہے۔"

"اس کی نظروں سے دفع ہو جاو یہی اس کا اور میرا سب سے بڑا تحفہ ہو گا۔" کزان اُردو

میں بولا۔

"کیا بھونک رہے ہو اور پڑے ہٹو۔" ایک دم اس کا ہاتھ نیلے رنگ کے رائس فلاور کی

طرف گئے۔

"سنیک دے دو اپنی شکل جیسا۔۔۔ پالتو جانور میں تو ہر کوئی پی ' بلی ' برڈ دیتا ہے تم نا

انھو کا کام کرو۔" جلے انداز میں بولا تو اس طرف دروازہ کھول کر جی جی نکلی جس کے

بازوں میں میں باسکٹ تھا اس میں پھول موجود تھے۔ جب اس نے کزان اور سنیک کو دیکھا تو مسکرائی۔

"ارے آپ دونوں کچھ چاہیے آپ کو؟" کزان کچھ کہنے لگا جب سنیک بولا۔

"ہاں مجھے کسٹمائیز بو کے بنوانا ہے۔" اب کزان کا سر تیزی سے گھما۔

"اوکے میں ابھی نوٹ پیڈ لائی۔ آپ ان میں سے سارے پھول دیکھ چکے ہیں یا کسی اور

قسم کے چاہیے میری بکلیٹ میں بھی ہیں آپ پسند کر لیں میں دکھاتی ہوں۔" جی جی

بڑے پروفیشنل انداز میں اسے کہہ رہی تھی لیکن اس کے کانپتے ہاتھ 'چمکتی آنکھیں اور

گندمی رنگت پہ پڑتا بلش پہ کزان چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ تو بہت بار اس دکان میں آیا ہے۔

جی جی کا چہرہ اسے دیکھ کر تو ایسا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا سنیک

کو جو سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"ان میں سے ایک فلاور گرل کی پسند کو نسی ہوگی۔"

"کیا بچی کو دے رہا ہے؟ پھول۔"

"فلاور گرل تو ہر پھول سے محبت کرتی ہے۔"

"ٹھیک ہے سارے پھولوں کو شامل کر اس کا بو کے بنادیں۔" کزان کا منہ کھل گیا۔

. You gotta be **** kidding me

(کیا بے ہودہ مذاق ہے بھئی)

کزان آہستگی اس سے آنکھیں گھماتے اس سے بولا۔ جی جی ایک دم حیرت سے ہنس پڑی

"ایک ساتھ بو کے بنانا تو کچھ اچھا لگ نہیں دے گا کیا الگ الگ بنا کر دے دوں؟"

سنیک الجھے انداز میں ان پھولوں کا پھر اس طرف دیکھنے لگا جہاں صبرینہ ایک باکس نکال کر لا رہی تھی۔ ایک دم کزان اور سنیک کو ابھی تک موجود دیکھ کر بولی۔

"تم دونوں ابھی تک یہی ہو؟"

"آآ!! تم جانتی ہو انھیں۔۔۔" جی جی حیرت سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"ہم نہیں جانتے انھیں چلو سنیک۔۔۔" کزان تیزی سے کہتے سنیک کا بازو پکڑنے لگا

کہ سنیک نے روکا۔

"میں یہاں بو کے بنوانے آیا ہوں۔۔ تم جاو۔" کزان دانت پیستے ہوئے اسے چھوڑ کر

جانے لگا کہ صبرینہ نے اسے روکا۔

"ڈیر تو سُن لو۔۔۔" - کزان نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔ جی جی نے ان دونوں کو دیکھ

کر سنیک کو دیکھا جو جڑے بھینچے پھولوں سے کھیلتا ان کی بات سُن رہا تھا۔

"میں آپ کو بو کلیٹ دکھاتی ہوں۔ اس شپ سے آپ سمجھ جائے گے نہیں تو پھر آپ

جیسا چاہے گے ویسا بنا دوں گی۔" سنیک نے سر ہلایا۔ جی جی مسکرا کر اس کی طرف گزر

کر بو کلیٹ لینے گئی۔

"میں ادا جان کے پیر دھودھو کے نہیں پیوں گا۔" اس نے اردو میں صبرینہ سے کہا۔

صبرینہ شرارت سے مسکرائی۔

"کیوں جب میں قبرستان اکیلے اندھیرے میں جاسکتی ہوں تو آپ کیوں نہیں ایسا کرتے

۔"

"ٹھیک اس کے بعد میں اس زہریلے سانپ کا خون تمہیں دوں گا اسے پی جاندا۔" اس نے سنیک کی طرف اشارہ کیا۔ سنیک ایک دم اسے تند سے دیکھنے لگا اسے سمجھ نہیں آئی مگر اسے لگ رہا تھا بات اسی کی جارہی تھی۔ صبرینہ نے دل خراب والا تاثر دیا۔ اب سنیک ایک دم الرٹ ہو گیا کیا وہ اس کے بارے میں کمٹ دے رہی ہے۔ کیا وہ حسین نہیں ہے اپنا کی نظروں میں۔

"پاگل مت بنو!!! میں ویسے بھی تمہاری طرح نہیں ہوں تم سیدھا چچی کے گھر جاو گے۔"

"مجھے نا تم زندہ دفن ہو جانے کا ڈیر دے دو مگر میں وہاں ہر گز نہیں جاؤں گا۔" کزان بگڑ گیا۔

"سوری سا کورا صاحب آپ جائے گے اور ذکی کا پلے سٹیشن ٹھیک کریں گے اور ہاں اس دوران آپ گونگے بنے گے۔ منہ سے ایک لفظ نہیں نکالیں گے چاہے کوئی کچھ کہے۔ بس یہی ڈیر ہے۔"

"تمہارے پاس کوئی ڈھنگ کے ڈیرز ہیں روکی؟ یہ تو تم مجھ سے کام کروا رہی ہو۔۔۔"

سید ہاسید ہا غلام بنالو۔۔۔ ڈیر میں مستی ہونی چاہیے یہ ٹارچر ہے۔ "اس نے انگلی

صبرینہ کے ماتھے پہ ٹھوکی۔ سنیک نے یہ دیکھتے ہوئے سفید گلاب کو مٹھی میں لیا۔

"اب جاؤ نہیں تو ملین ڈالرز کا فائین تیار رکھو۔" وہ مڑ کر سنیک کو دیکھنے لگی جو بہت غور

سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کزان وہاں سے چلا گیا تھا۔ صبرینہ اب ڈیسک پہ باکس رکھتے

ہوئے اسے کھولنے لگی۔

"ریڈ تمھارا کمر ہے۔" اس کی بات پر صبرینہ مڑی اس نے دیکھا سنیک جیبوں میں ہاتھ

ڈالے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی سویٹر دیکھی۔

"اس لائین پہ کتنی لڑکیوں کو پاگل کر چکے ہو سنیک۔" سنیک مسکرایا۔ اسی لمحے جی جی

آگئی۔ دو بڑی بگٹ پکڑے سنیک اور صبرینہ کو دیکھتے ہوئے۔

"ایک آخری کو کرنا باقی ہے۔" وہ شرارت سے بولا۔

"ام یہ دیکھ لیں آپ۔۔۔" جی جی نے ان کی توجہ اپنی طرف کی۔

"اس سے پوچھ لیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے انھیں پتا ہے کہ کونسا بو کے زبردست رہے گا۔ یہ

کارڈ سے پیمنٹ ہو جاتی ہے؟" سنیک نے جیب سے والٹ نکالا مگر اپنی نظریں صبرینہ

سے نہیں ہٹائیں۔ جی جی ایک دم الجھ کر اس کا انداز دیکھنے لگی۔ وہ تو کافی عرصے سے یہاں

ہے اسے زیادہ پتا ہے پھولوں کا تو یہ صبرینہ کو کیوں کہہ رہا ہے؟ سر ہلا کر اس نے بگلت
سامنے کا ونٹر پہ رکھی۔

"صبرینہ تسی ان فلاور نویٹ کر سکتے ہو؟" صبرینہ سر ہلا کر باکس اٹھا کر دائیں جانب
زمین پہ رکھتی مڑ کر دوسرے جانب گئی۔ سنیک کی نگاہوں کو اس نے نظر انداز ہی کیا۔

گہرا سانس لیکر اس نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ضرور کوئی باہر
نکلا ہو گا۔ سامنے لاؤنجنج میں ٹی وی کی تیز والیوم میں پاکستانی ڈرامے کے ساتھ ان کی بھی
آوازیں آرہی تھی۔ ضرور کسی سے فون پر ڈرامے کا تبصرہ کر رہی ہوں گئیں۔ اس کا دل
کر رہا تھا کوئی شرارت کرے لیکن اس روکی کا ڈیرنے اسے بے بس کر دیا تھا۔ چھوڑے گا
نہیں اسے۔ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا وہ سیدھا ذکی کی کمرے میں جانے لگا جب سامنے

شیشے کے ساتھ لگے سٹریٹزر کو دیکھا جو کہ لگانے کے لئے تیار رکھا تھا۔ ضرور وہ میڈم ہوگی اپنے بال سیدھے کرنے کو۔ ہمیشہ کزان نائلہ سے پنگے لیتا تو اس کے بالوں کو ہی نقصان پہنچاتا تھا پتا نہیں اس کے بالوں کے ساتھ کیا دشمنی تھی۔ سیدھا دھڑ دھڑ دیکھنے کے بعد اپنے جیکٹ کے جیب سے گلو نکالی جو بہت زیادہ سٹرانگ تھی۔ وہ کسی کام سے اپنے ساتھ رکھتا تھا۔۔ ہیٹنگ سسٹم ابھی اتنا گرم نہیں تھا اس نے جلدی جلدی احتیاط سے لگائی اس کے بعد فوراً ذکی کے کمرے کا دروازہ کھول کر گھسا جو کہ یقیناً گھر سے باہر نکلتا تھا۔ چلو اچھا ہے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد اس نے دیکھا اس کے سڈی ٹیبل پہ ہی باکس موجود تھا۔ وہ آگے بڑھنے لگا جب خود کو روکا۔

وہ کیوں مہربانی کر رہا تھا ان پر وہ اس قابل ہیں کہ ان کے بارے میں سوچا جائے۔ کزان نے مٹھیاں بھینچے خود کو واپس جانے کا کہا لیکن آنکھوں کے سامنے وہ کاجل سے بھری

آنکھیں اسے ڈیر دے دیتی مگر آج تو اس نے کاجل نہیں لگایا تھا واپس مڑ جاو بھاڑ میں
جائے یہ لوگ۔ روکی کو کہہ دے گا وہ اونچائی کی حدوں میں جا کر جمپ مار لے گا مگر یہ
ہر گز نہیں کرے گا۔ وہ مڑنے لگا تو ایک دم اس کی آواز کانوں میں آئی۔

"آئی ڈیریو۔۔" وہ مسکراہٹ 'وہ چمکتی ہیزل براؤن آنکھیں۔ آخ!! وہ تیزی سے
دروازہ بند کر کے پلے سٹیشن کی طرف بڑھا۔ اس روکی کی آنکھیں نکال دے گا۔ ہاں یہ تو
چرس سے بھی زیادہ طاقتور اور اس پہ حاوی ہو رہی تھیں۔

"یہ کس طرح کی بو کے کی ڈیمانڈ ہوئی بھلا؟ ہر قسم کے پھول اسے میں ڈال دو۔ اتنا
عجیب لگے گا اور تم نے پیسے بھی لے لئے اس سے۔" صبرینہ نے جب جی جی کی بات

سُنی تو تیزی سے بولی۔ وہ اس وقت ایک کلائنٹ کا ہی بو کے بنارہی تھی۔ جی جی جو فون پہ ٹیکسٹ کر رہی تھی اس کی بات کا جواب دینے لگی۔

"تے فرمی کی کہتی۔ اوپر سے وہ کسٹمر ہے۔ اس نے کسٹمائیز بو کے کے پیسے دیے ہیں۔ اب کسٹمائیز میں اس کی ہی ڈیمانڈ ہوگی۔ ویسے پتا نہیں کس نو دینا چاہا ہو سی۔" وہ تو سوچ میں پڑ گئی۔

"تو بنا کے دے دیتی ناسارے ایک ساتھ ڈال کر اس کے منہ پہ مار دیتی۔" وہ اونچا بڑبڑاتے ہوئے پھولوں کے کانٹے کاٹ رہی تھی۔ جی جی سوچ میں زیادہ گم تھی۔ اس لئے سُن نہ سکی۔

"کزان پاجی تو تمہارا کزن ہے۔۔ لیکن سنیک کے ساتھ کیسے اچھی جان پہچان ہے۔ کیا کزان پاجی نے دوستی کروائی؟" صبرینہ ایک دم۔ ٹھہر گئی۔

"سنیک اور میں دوست؟ (وہ ہنسی پڑی) بالکل بھی نہیں مجھے نا اس دوستی تو دور بات بھی نہیں کرنا پسند۔ عجیب سا آدمی ہے۔"

"ہائے ایسا سوناتے ہے میرا مطلب کافی بینڈ سم ہے۔ بات اور انداز بھی کمال دا۔ تم تو لکی سمجھو بات تو کرتا ہے۔۔ کچھ کو تو صحیح سے دیکھتا وی نہیں۔" صبرینہ ایک دم چونکی۔

"کہاں سے سونا؟۔ ایک تو اتنا ڈروانا ہے۔ آنکھیں بھی سانپ سے ملتی ہے۔ چہرے پہ بڑی گہری لکیر ہے۔ اوپر سے ٹیٹو توبہ جی جی تمہارے پسند بھی کیسی ہے۔"

"نہیں تو میں نے کہا وہ میری پسند ہے۔" جی جی اتنی تیزی سے بولی جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ صبرینہ مسکرا اٹھی تو جی جی کو کرش ہے۔

"خیر وہ کہہ رہا تھا تمہیں معلوم ہو گا۔ تو وہ جانتا ہے کہ تم پھولوں کی encyclopedia ہو۔۔ اور تم بو کے کو ویسا بنالو گی جیسا وہ چاہتا ہے۔"

"یہ تو اب ہر کسی کو پتا ہو گا۔ سنیک کوئی خاص آدمی نہیں ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے تم

بہت اچھا بنا لو گی۔۔ اس کی غلط فہمی تو دور کرو۔"

"نا بابا مجھے لگتا ہے میں گڑ بڑ کر دوں گی۔ تم اچھا سا بنا دو۔ کسی طرح سے بھی کسٹمر

ہمارے کام سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔"

"کسٹمر مایوس نہیں ہونا چاہیے یا پھر سنیک صاحب مایوس نہیں ہونے چاہیے۔" جی جی

ایک دم اٹھ کر بولی۔

"میں زر افون اٹینڈ کر آؤں۔۔ تم نکلو گی کب؟"

"بس یہ بنا کر باکس تیار ہے نا۔"

"ہاں بس نوٹ چپکا کر لاتی ہوں۔۔ پھر لے جانا ٹرانپورٹیشن کی ضرورت ہے؟"

"نہیں میں منیج کر لوں گی۔ اتنا سامان بھاری بھی نہیں ہے۔"

"اُف کچھ نہ کچھ ہمارے دکان میں گڑ بڑ ہوتی ہے لیکن تم life saver ہو۔۔ میں نے بھی یہ باکس لیکر جانے ہیں۔ آنے دو ڈلیوری بوئی کو اس کا تو حشر کرتی ہوں روز آئے دن کوئی نہ کوئی تاخیر کرتا رہتا ہے۔ اس کی نا سچ مچ کی نانی کو میں نے مار دینا ہے۔ جس کو وہ ہر ہفتے مار دیتا ہے۔"

"کیا پتا واقعی مر گئی ہو اس بات کا فائدہ اٹھا رہا ہو گا۔"

"بس اب تو حاضری لگوانی پڑے گی اس کے گھر زرا افسوس ہی کر آئے۔ اتنی محبت جو تھی اسے اپنی نانی سے۔" صبرینہ ہنس پڑی ایک دم۔ اس کے بعد اپنے کام سے فارغ ہو کر اس نے اپنا بیگ کرس کر اس کے انداز میں پہنا اور پھر احتیاط سے باکس اٹھا کر وہ باہر نکلی۔ وہ راستے میں تھی۔ ایک دم اس کا فون بجنے لگا وہ نہ اٹھاتی پھر ناچار فون نکالنا پڑا اسے لگا ضرور جی جی کا ہو گا۔ وہ کچھ بھول نہ گئی ہو۔ اپنے پیٹ کے پچھلی جیب سے وہ ایک ہاتھ

سے فون نکالنی لگی۔ اسی وقت اس کا باکس گر گیا۔ صبرینہ کا دل رُک گیا۔ شٹ شٹ !!!

وہ فون بھول کر جھک کر باکس کو کھول کر چیک کرنا چاہتی تھی کہ اندر سے سیٹنگ نہ

خراب ہو گئی ہو تو اسی لمحے ایک بانیک آئی۔ اس نے دیکھا ضرور سنیک ہو گا مگر نہیں بلیک

تھا۔ پورے بازو اور گردن تک ٹیٹو 'گھنی داڑھی اور جیٹ بلیک بالوں والا اس وقت

بلیک ٹی شرٹ 'ریڈ جینز اور بانیکر بوٹس میں ملبوس اسے دیکھ رہا تھا۔

"نیڈ اینی ہیلپ۔۔ راکی تم؟" وہ مدد کے لئے اس جھکی ہوئی لڑکی سے پوچھنے لگا کہ اسے

کسی مدد کی ضرورت تو نہیں لیکن ایک دم صبرینہ کو پہچان کر وہ تیزی سے بولا۔

"لو اب نیا نام۔۔ راکی نہیں رو کی بلکہ یہ بھی نہیں صبرینہ احمد نام ہے میرا۔" وہ بلیک

سے کہہ کر دوبارہ جھک کر اپنا باکس اٹھانے لگی۔

"ہاں وہی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اور یہ کہاں لیکر جا رہی ہو؟"

"ڈلیوری کرنے۔" وہ کہہ کر جانے لگی کہ وہ دوبارہ کچھ پیروں میں آنے پر لڑکھڑائی لیکن اس نے باکس بڑے زور سے بھینچ کر خود کو سنبھالا۔

"کہاں پہ لیکر جا رہی ہو؟" بلیک نے مسکراہٹ دبا کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا۔ صبرینہ نے گھوم کر اسے گھورا۔

"یہ آپ سب بانیکر زوالے ہیں یا پھر پولیس والے؟ اتنی پوچھ گچھ 'اتنی جانچ پڑتال تو ہمارے دیسی لوگ بھی نہیں کرتے ہونگے۔ پتا نہیں ایک سنیک کم تھا اب یہ صاحب بھی۔ ہاک سر ہی ہزار درجہ بہتر ہیں۔" وہ پھر باکس کو اونچا کر کے چلنے لگی۔ بلیک نے بانیک ایک طرف کی اور اتر کر اس کے پیچھے گیا۔ صبرینہ بار بار باکس کو بیلنس کرنے کے لئے اونچا کر رہی تھی کہ ایک دم اس کے ساتھ کوئی آیا اور کسی نے بڑے آرام سے ایک ہی

ہاتھ سے باکس لیا اور پھر اپنے ایک لمبی بازو سے پکڑے وہ چلنے لگا۔ صبرینہ رُک گئی پھر تیزی سے بولی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔ دیں میرا باکس !! بلیک۔۔"

"ریلیکس تمہارا باکس چوری نہیں کر رہا۔ اب بتاؤ کہاں کا آڈریس ہے؟"

"یا اللہ۔۔ میں خود لے جاؤں گی۔ آپ زحمت نہ کریں۔۔ بلیک جی مجھے پلیز یہ باکس

دے دیں۔" صبرینہ نے لینا چاہا بلیک نے دوسرے بازو میں باکس لیکر لیا۔

"آڈریس راکی صاحبہ !!"

"میرا نام راکی نہیں ہے۔۔ آپ پلیز تکلف مت کریں۔ اوپر سے اپنی بائیک بیچ سڑک پہ

چھوڑ دی۔۔ کوئی لے گیا تو؟" بلیک ہنسا۔ اس نے ہاتھ آگے کر کے اپنی کلائی دکھائی۔

"یہ ٹیٹو دیکھ رہی ہو۔۔" صبرینہ نے غور سے دیکھا۔ ہڈیوں والی شکل کے منہ پہ دو

طرف کر اس بنے تھے اور نیچے شعلے کے انداز میں بھڑکتے الفاظ میں بی بی لکھا تھا۔

"یہ نشان نہ صرف ہمارے کلائی میں بلکہ ہمارے ہانکس میں بھی موجود ہے تو کوئی

اس ہانک کو اٹھانے کی جرات نہیں کرے گا۔ ہاں اب بتاؤ محترمہ کدھر پہنچنا یہاں ہم

ویسے ہی واک کر رہے ہیں۔"

"ہف!! یہ لیس چٹ پڑھ لیں۔۔" صبرینہ نے پینٹ کی جیب سے چٹ نکال کر اسے

دی۔ کوئی فائدہ نہیں تھا یہ بی بی گینگ والے بڑے ضدی تھے۔

"تم پاگل ہو آدھے گھنٹے کے سفر میں تم یہ پیدل ڈلیور کرنے جا رہی تھی؟" بلیک نے

آڈریس دیکھا پھر اس چھوٹی سی لڑکی کی ہمت پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

"اتنادور نہیں ہے اور مجھے اس سے بھی زیادہ چلنے کی عادت ہے۔"

"ایسے عادت ہوگی مگر یہ بھاری باکس لیکر جانے کی بالکل عادت نہیں ہے۔ تم نے تو گر کر زمین بوس ہو جانا تھا لڑکی۔"

"ایسی بات نہیں ہے۔ میں بالکل کمزور نہیں ہوں۔ میں نے ایسے بہت سے بوجھ اٹھائے ہیں بڑے آرام سے۔"

"ہاں وہ تو دیکھ رہا ہے۔" وہ طنز یا انداز میں بولا۔

"یہ ٹیٹو صرف آپ کی کلائی پہ ہے؟ اور اس سے سب ڈرتے کیوں ہیں؟"

"ہر بی بی ممبر کے کلائی پر موجود ہے کیوں کزان نے نہیں دکھایا تمہیں؟"

"کزان کے جسم پر ایک بھی ٹیٹو نہیں ہے۔" وہ یقین سے بولی۔ واقعی نہیں اور کلائی پہ

تو ہر گز نہیں ہے۔ تو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ بلیک ہنس۔

"بڑا غور سے دیکھا ہوا تم نے اسے۔۔ میں تو تمہیں چیک کر رہا تھا۔ ہاں اس کو یہ رعایت ملی ہے۔ ہاک کی بدولت۔ ہم تو خیر احتجاج نہیں کر سکتے ہم سب کو انک پسند ہے سوائے اس سا کورا کے۔"

"ایسا کیوں آئی مین کزان ایسا بھی کوئی مذہبی نہیں ہے جس پہ اس نے نہ لگوانے کا تہہ کیا تو اس کے پیچھے وجہ کیا ہے؟" وہ واقعی اب جاننا چاہی تھی۔ جو بندہ چرس 'شراب سب کچھ ان لوگوں جیسے ہی کام کرتا ہے تو اس نے ٹیو کیوں نہیں لگوا یا بلکہ وہ ادا جان اور اپنی دادی کو چڑانے کے لئے ایسا کر سکتا تھا تو یہ کیوں چھوڑا۔ سنیک نے اس دن بتایا کہ وہ پیتا نہیں ہے مگر اپنی دادی کا خون جلانے کے لئے بے گھر بندوں کی طرح کچڑے کے ڈھیر میں لیٹ کر پی اور خود کو نڈھال کر دیا تھا۔

"ہاں مگر اس کی اوکاسان مطلب اس کی ماں کو ٹیڈو والے لوگ زہر لگتے تھے۔ تمہیں تو پتا

بہت سے جاپانی لوگوں کو ٹیڈوز نہیں پسند بلکہ وہاں تو کچھ جگہ پہ بین ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ

خالی کر منل لوگ یہ سب کرواتے ہیں۔ (وہ زور سے ہنسا) اور ان کا کچھ یو بھی ماننا تھا کہ

روح اور جسم قدرت کا حصہ ہے اسے برباد اور اپنے ہاتھوں سے بدل نہیں سکتے وغیرہ

وغیرہ۔ بس سا کورا صاحب کے کچھ قوانین ہیں جنہیں وہ تبدیل نہیں سکتے۔"

"ہوں اچھا تو ویسے انہیں کیسے لوگ پہچان لیتے کہ وہ بی بی کہ گینگ ممبر ہے۔" وہ بڑے

نارمل انداز میں بلیک سے بات کر رہی تھی۔

"ایک ہی ہافوٹر کا موجود ہے۔۔ اسے دیکھنے اور اس کا نام ہی سنا کافی ہے۔ سب کی ہوا نکل

جاتی ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔ ناک میں دم کرنا تو کوئی کزان سا کورا سے سیکھے۔ میں تو کہتی ہوں ایک عرصے بعد جب ماں بچے کو ڈرانے کے لئے کسی بھوت کے بجائے کزان کا نام لیا کریں گی۔" بلیک ہنس پڑا۔

کزان اس کو کھولے اپنا کام شروع کر چکا تھا جب ایک دم زوردار چیخ پہ اس نے منہ بنایا بڑے دیر بعد اس کا رد عمل ملا۔

"ذکی!! امی!! امی!! میرے بال ضرور وہ کمینہ ہمارے گھس آیا ہوگا!! امی!!!"
"!!!" "توبہ کیا کرے اس کا۔ کزان نے چڑ کر دوبارہ اپنے کام پہ توجہ دی۔

"ذکی ذکی کے بچے دروازہ کھول کر۔۔۔" اسی لمحے نائلہ نے دروازہ کھولا اور اس نے کزان کو دیکھ کر رُک گئی اس کے بعد کزان پہ حملہ کرتی کزان نے بڑے آرام سے پکڑا۔

اس کے دو منٹ اس کے ہاتھ اور پاؤں ذکی کی شرٹ سے کس کے باندھ کر باندھ کر اس کے منہ پہ ٹیپ لگا کر اس کے کمرے کے ساتھ والے واش روم میں خاموشی سے بنا کچھ کہے بند کر دیا۔ بس اب چچی بھی بھاگتے ہوئے آتی ہے تو وہ بھی اندر جائے گی۔ کمرے میں جاتے ہوئے اسے اور ہلنے اور ٹھک ٹھک کی آواز آرہی تھی مگر وہ گونگے کے ساتھ بہرہ بھی بن گیا تھا۔ چچی کی سیڑھیوں پہ چڑھنے کی آواز آئی۔

"اُف اللہ لڑکی دل دہلا دیتی ہو۔۔ کہاں ہو اب کیا کر دیا اس کمبخت نے۔۔۔ نائلہ !! او نائلہ اب کہاں چلی گئی۔ ابھی تو چیخ کر گھر ہلا دیا تھا۔ ضرور بالوں کے ساتھ کچھ کارنامے کیے ہونگے۔۔" کزان ذکی کے بند کمرے میں پیچکس سے کام کرتا پیر ہلا کر انتظار میں تھا کب اس ہاتھی کی اماں کو قابو میں لائے خاموشی سے۔۔۔ ویسے نائلہ اندر کیسے بن آب کی مچھلی کی طرح مچل رہی ہوگی۔

اور ہاں سٹریٹ تو اب تک بالوں کے ساتھ چپکا ہوا تھا وہ تو یہ بھول گیا۔ اس کی ہنسی چھوٹے
چھوٹے رہ گئی۔ کام سے فارغ ہو کر اس نے اسی کی کھڑکی سے چھالانگ لگانے کا فیصلہ
کیا۔ اس کے بعد سیدھا کھڑے ہو کر اس نے اپنی جیکٹ جھاڑی یہ جاوہ جا۔ بعد میں
جب ذکی واپس آیا اور اس نے کمرے میں آ کر دیکھا۔ اس کا سٹیشن ایسی پڑا تھا۔ مایوسی سے
تک کر اس نے گہرا سانس لیا۔ اس کو ایسے ہی بٹن کھول کر چیک کیا تو ایک دم اسے حیرانگی
ہوئی۔ ارے یہ کیا یہ کیسے کھل گیا۔ اسے تو ایک دم خوشی ہوئی اس نے چیک کرنے کے
لئے ایک دم ٹی وی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو کہ اچانک عجیب سا شور سنائی دیا۔ اسب کچھ
چھوڑ کر وہ باہر آیا تو دیکھا شور و اش روم سے آرہا تھا۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو یہ کیا۔ نائلہ
کے ہاتھ پیر پیچھے سے باندھے ہوئے تھے اور اس کے منہ پہ ٹیپ لگی ہوئی تھی اس کے
ساتھ اس کے بالوں میں سٹریٹ چپکا ہوا تھا۔ چند ہی منٹوں میں چچی الماس نے جو شور

اُٹھایا کہ اب کی بار انھوں نے ادا جان کے بجائے سیدھا اس بات پر پولیس کو بلا لیا۔ ان کی
بیٹی پر اتنا بڑا ظلم ڈھایا وہ بھی کزان سا کورانے۔ اب تو وہ اس زندہ نہیں چھوڑے گی۔

وہ مطلوبہ جگہ پہنچے تو صبرینہ نے اسے باکس لینا چاہا تو وہ بولا کہ وہ دروازے تک پہنچادے
گا۔ اس نے دروازے کے سامنے رکھ کر پیچھے ہوا تو صبرینہ نے اسے جانے کا کہا۔ بیک
نے ابرو اوپر کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"میں دیکھ لوں گی آپ اپنی بائیک لے آئے۔ وہاں رہ گئی مجھے واقعی اچھا نہیں لگ رہا۔
آپ کو بہت شکریہ بلیک سر۔"

"شش لڑکی مانا کہ میری شکل اور بلٹ بالکل ہاک کی طرح لگتی ہے مگر اس سے عمر میں
چھوٹا ہوں۔ مجھے سربلانے کی ضرورت نہیں اور میں کھڑا ہوں پھر میں تمہیں چھوڑ دوں
گا۔"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔" ایک دم دروازہ کھولا تو ایک دم درمیانے عمر کا
آدمی سگار پکڑے اپنے بکھرے حلیے میں اسے تند سے دیکھنے لگا۔
"کیا؟" وہ تیزی سے بولا۔

"وہ سر آپ کی ڈلیوری۔ کسمٹائیز فاختے اپنے پھولوں کے بنوانے کے کہے تھے۔" وہ
شخص صبرینہ اور پھر باکس کو دیکھا پھر اس نے غصے سے باکس کو پیروں سے جھٹکا
۔ صبرینہ کا دل ایک دم رُک گیا۔ وہ پیچھے ہوئی تو بلیک نے اس کا بازو تھاما۔

"نہیں چاہے اب مجھے یہ۔ نہیں ضرورت اس کی۔ اس کو لے جا اور دفع ہو جاویہاں

سے!!!! " وہ پھنکار اٹھا خوا مخواہ یہ کیا بد تمیزی تھی۔ صبرینہ تو شک رہ گئی۔

"ایکسیوز می مگر آپ نے۔۔ یہ آپ نے کیا کیا ہے۔"

"شٹ اپ یو۔۔" اسی لمحے فوراً بلیک صبرینہ کو ہٹا کر اسے سائڈ پہ کر کے اس کی

گردن پکڑ چکا تھا اور دروازے سے لگا کر اس نے اتنا زور دبا و بڑھایا کہ اس کے تو توطے

اڑ گئے۔ سارا غصہ 'سارا غم بلیک کے خطرناک چہرے اور حلیے کو دیکھ کر ہوا ہو گئے۔

"تمہارے سامنے میں اتنی دیر سے کھڑا ہوں پھر بھی اتنی ڈھٹائی۔ بلیک دار پر (بلیک

چیرنے والا) کے سامنے اتنی جرات۔ ہاؤڈیر یو تم نے ایک لڑکی 'ایک بچی سے بد تمیزی

کی۔" وہ تو اس کا چہرہ نیلا کر چکا تھا۔ صبرینہ جو لمحے میں فریز کر گئی تھی تیزی سے بلیک کو

روکنے لگی۔

"بلیک پلیز بلیک چھوڑیے مارنے کی ضرورت نہیں۔ بلیک یہ غلط ہے۔" اسی وقت بلیک

نے اس آدمی کو زوردار پنچ مارا۔ صبرینہ ایک دم گھبرا کر چیختے ہوئے پیچھے ہوئی۔ منہ پہ

ہاتھ رکھ کر وہ بالکل ساکت ہو گئی۔ کزان ہوتا تو وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے اسے روک

لیتی۔ اسے ڈروانے سے بانٹ کر جس سے آج پہلی بار بات چیت ہوئی ہے کیسے روکے۔

"خبردار آئینہ اس لڑکی سے تو کیا کسی سے بھی تم نے بد تمیزی کی سمجھ آئی۔ یہ بی بی گینگ

کا علاقہ ہے !!! یہاں بد تمیزی برداشت نہیں کی جائے گی۔" اس نے اس کا گیربان

پکڑا اور غرایا۔

"جج جی مم میں سمجھ گیا۔۔۔"

"سمجھنا نہیں ہے۔۔۔ سوری کرو پچی کو۔۔۔"

"جج جی معافی۔۔۔"

"اونچی آواز میں سوری کہو!!!!!! " وہ اسے جنبھوڑ کر دھاڑا۔

"جی معافی بچے۔۔" بلیک نے اسے پھینکنے کے انداز میں چھوڑا اور ہاتھ جھاڑ کر اس کے

پاس جو بالکل سہم گئی تھی۔ بلیک کے چہرے پہ اب نرمی آئی۔

"ام راکی تم ٹھیک ہو۔۔۔"

"ہاں!! میں میں۔۔۔ یہ مجھے جانا چاہیے۔۔ آپ کو ایسا۔۔"

"مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی۔ آویہ باکس اٹھانا ہے کہ نہیں۔۔"

"پتا نہیں۔" وہ جب دوبارہ بولا تو خاموش سے سہمی صبرینہ آہستگی سے بولی۔ بلیک کو

شرمندگی ہوئی۔

"آئیم سوری۔۔ مگر یہ لاتوں کے لائق تھا۔ آجاو۔۔ تم ٹھیک ہونا؟" صبرینہ نے

ڈرے سہمے انداز میں سر ہلایا۔

"گھر اومت۔۔۔ تم کزان کی فیملی ہو تو ہماری بھی فیملی ہو آ جاو۔۔۔" اس نے صبرینہ کا بازو پکڑ کر کھینچا۔ صبرینہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔ پتا نہیں ایسی تو ہیں پر اسے ایک دم اپنی می یاد آئی۔ ایک دم وہ کانپنے لگی۔ اب کوئی بھی آئے گا اسے بنا کسی خوف کو سنا دیا کرے گا یہی کہ وہ یتیم، مسکین ہے کون اسے بچائے گا کون اس کی حفاظت کرے گا اگر وہ بلیک کو بھیج دیتی اور وہ اسے مزید بد تمیزی کرتا تو وہ کیا کرتی۔ بلیک نے اس کی خاموشی محسوس کی تو بولا۔

"تمہیں آنیسکریم اچھی لگتی ہے؟"

اس لمحے وہ دونوں واک کر رہے تھے جب کزان اور اس کی ہارلی چلتے ہوئے اس طرف آئے۔ ایک دم روکی اور بلیک کو دیکھ کر چونک کے روکا۔

"او تو بلیک صاحب اور روکی یہ کیا چکر ہے؟" وہ شرارت سے بولتے ہوئے ان دونوں کو

دیکھنے لگا تو ایک دم چونکہ جب اس نے روکی کا چہرہ دیکھا۔

"روکی؟" صبرینہ ان دونوں کو دیکھ کر تیزی سے مڑ کر جانے لگی جب کزان کو حیرت

سے اسے پکارنے لگا۔

"روکی کیا ہوا اسے؟" صبرینہ تیزی سے سمجھو بھاگنے کے انداز میں جانے لگی۔

"روکی!! رُکو۔۔"

"سا کوراؤ کو!! وہ ڈر گئی مجھ سے۔۔ مگر میری ایسی نیت نہیں تھی۔"

"کیا کیا تم نے۔" کزان کے جڑے بھینچے گئے۔ آواز بھی عجیب انداز میں سخت ہو گئی۔

"اس طرح مت دیکھو۔ ایک کسٹمر کو پیچ دینے جا رہی تھی۔" اس کے بعد بلیک اسے

سب واقعہ سنایا۔ کزان ایک دم خاموش ہو گیا۔ بڑے تحمل سے اس کی بات سُن رہا تھا۔

"ہوں اچھا۔۔" اس کے بعد متشمہ کے ذریعے کزان کو خبر ملی اس کو اریسٹ کرنے کے

لئے پولیس ڈھونڈ رہی ہے کیونکہ تائی جان نے قدم اٹھالیا تھا۔ کزان نے ہاک اور ساتھ

میں اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ایک کال ملائی اپنے اچھے جان پہچان والوں

یاروں کو۔۔ بس زرا مزید اریسٹ دے کر یہ کام پہلے کر چکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا۔

اب چچی صاحبہ چپ نہیں رہے گی۔ اس نے اسے پولیس کو چنا جو چچی کی کمپلین لے لگا اور

انھیں تسلی دے گا کہ ہاں وہ سا کورا کی ایسی کی تیسری کر دے گا۔

"اُف تھوڑا ڈرامہ کرنا تھا لیکن روکی کے لئے بھی کچھ کرنا ضروری ہے۔"

وہ گھر سے باہر نکلی جب اس نے دروازے کے ساتھ ہی مختلف پھولوں کا بو کے موجود

دیکھا۔ صبرینہ اوپر آسمان کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر چکی تھیں اس کے پھولوں کا بو کے

اُٹھایا اور اس نے جا کر پیچھے والے بڑے سے بن میں جا کر پھینکا۔ وہ اب مزید سنیک کی
عنایت کو افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ آج ڈر گئی تھی۔ پتا نہیں کیوں مگر ایک عجیب سا
خوف نے اس کو اپنے لپیٹ میں لے لیا تھا۔ وہ ٹھنڈی ہوا کھانے اس طرف آئی تھی۔ اس
نے خالا سے کہا تھا کہ اُدھر ہی گلی میں زرا چکر لگائے گی۔ لان میں اس کا آج دل نہیں
چارہا تھا۔ خالا جو ابھی بریانی بنا رہی تھی۔ اس کو ایک دم تھک کے چور ہوئی وی دیکھ کر
اسے آرام کرنے کی تلقید دی مگر اس نے کہا وہ واک کر کے فریش محسوس کرے گی تو
اسے جانے دیا۔ اب وہ باہر آئی اور سنیک کی یہ حرکت اُف تو بہ کسی دن بُری طرح
پھنسنائے گا یہ سنیک تو اسے فوراً پھینکا۔ آج کے دن ایک اور خبر سُننے کو ملی کہ چچی نے
کزان کی خاموش حرکت پر اچھا خاصا تماشا کیا ہے۔ اب تو انھوں نے قدم اُٹھا کر کزان کو
اریسٹ وارنٹ نکلوا یا اور اب کزان صاحب جیل میں تھے پہلے تو اس کی جان نکل گئی مگر

جب متشمہ نے بتایا کہ یہ چچی کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے ورنہ بی بی ممبر کا گینگ اتنی سی بات پہ اندر جائے ناٹ پاسپل اگر اندر چلا بھی جائے تب بھی نکل آئے گا ہاں باقی ڈر گزیا کوئی بڑا معاملہ ہوتا تو پھر یہ چھوٹے موٹے پولیس بھی انھیں نہیں بچا سکتے اسے یہ خاصی تنگ و دو کرنی ہوتی ہے۔ صبرینہ کو افسوس ہوا اب وہ کزان کو کوئی بھی اچھائی ڈیر کے ذریعے نہیں کروائے گی کیونکہ اس آدمی نے سدھرنا نہیں ہے البتہ ذکی بڑا خوش تھا۔ اسے پتا چلا کہ اس کا پی ایس کزان سا کورانے ٹھیک کیا وہ بھی بنا پیسے اور بنا جتائے خیر اس کی بہن کی بالوں کا نقصان بدلے میں کروایا تھا مگر یہ تبدیلی سمجھ سے باہر تھی۔ وہ خاموشی سے چل رہی تھی جب اس نے دیکھا کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے مڑ کر دیکھا تو ذکی تھا۔

"آتم؟" ذکی پہلے صبرینہ کو دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر سامنے آیا اور اس نے صبرینہ کو ایک پیکٹ دیا۔

"یہ کیا ہے ذکی؟"

"آپ کا شکریہ آپ!! آپ نے ان سے کہا تھا۔" آپی؟؟ صبرینہ منہ کھولے۔ ذکی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ذکی جو اپنے سے چار سال بڑی بہن کو آپی نہیں بلاتا تھا اور صبرینہ جو اس سے صرف دس مہینے بڑی ہوگی اسے آپی کہہ رہا تھا۔

"آپ کی وجہ سے وہ ایسا کر سکے ورنہ کزان سا کورا! عالم ہاوس میں کسی کا کام کرے نیور کبھی مرتے دم ایسا نہیں ہو سکتا۔ اوپر سے آپ نے میری زندگی بچائی۔۔۔ ورنہ میری ساری زندگی 'میرا کریر برباد ہو جاتا۔ آپ نے اتنا بڑا رسک لیا۔ میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آرہی تو آپ کے یہ لے آیا۔ آپ کو ایسی چیزیں بہت پسند ہیں۔"

صبرینہ نے دیکھا تو ہولے سے ہنس پڑے پھولوں کی پیدوار کے لئے وہ بیچ لایا تھا مگر وہ chamomile کے پھول تھے جن سے بعد میں بڑے سکون دے والی چائے بنتی

ہے۔ چلو یہ بھی اچھا ہے ویسے بھی صبرینہ کو خالص پھولوں سے بنی چائے بہت پسند تھی۔
پھولوں کی دیوانوں سے اور بھلا کیا اُمید لگا سکتے ہیں۔

"ایسی کوئی بات نہیں میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں بس نہیں چاہتی گھروں میں بد مزگی ہو۔
داٹس آل اور شکریہ لیکن یہ پھول چائے پینے کے لئے۔"

"او تو آپ کے لئے دوسرے لے آتا ہوں آپ۔"

"تم مجھے آپ کیوں بلارہے ہو میں بامشکل ہی تم سے چند مہینے بڑی ہوں گی؟"

"آپ آپ کی کہلائے جانے کی حقدار ہیں۔ چلتا ہوں امی رولا ڈالتے ہوئے کہی باہر نہ آجائے

۔" صبرینہ کچھ کہہ ہی نہیں سکی۔ آج پورا دن ہی حیرتوں سے بھرا ہوا تھا۔ کزان کا

خوشی سے بھرا اظہار۔ سنیکی کی سویٹ حرکتیں 'بلیک کا محافظ کارول ادا کرنا اور اب

ذکی کا اس کو آپ کی کہنا۔ اسے عجیب انداز میں ہنسی اور رونابیک وقت آ رہا تھا۔ عجیب دن تھا

اور عجیب رویوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اندر چلی گئی۔ خالانے جب اس کے ہاتھ میں پیکٹ دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی تو صبرینہ مسکراتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی۔ اُف ایک تو یہ لڑکیاں ان کے یہ جذبات۔۔ صبرینہ بہت زیادہ حساس تھی۔

"یہ میرے چھوٹے بھائی نے دیا ہے۔" اس کے بعد خود کو سنبھالتی وہ بولی۔

"خالا آپ بیٹھ جائے میں لگا دیتی ہوں کھانا۔ خالو اور ادا جان آپ چلیں اُٹھیں جلدی سے ہاتھ دھو کر آئے۔ ادا جان آپ تو ویسے بھی خاصا ٹائیٹ لگاتے ہیں تب تک میں کھانا لگا رہی ہوں۔"

"چلو بھی صبرینہ بیٹے صحیح کہتی ہے میں بوڑھا آدمی کچھ زیادہ ہی وقت لگا دیتا ہوں۔۔ تم

لوگ میرے انتظار میں کھانا بھی ٹھنڈا کر دیتے ہو۔ آج دیر نہیں ہوگی بیٹی۔"

"خالا آپ بھی جا کر زرافریش ہوئے۔ میں دیکھ لوں گی۔"

"میری جان ایک تو اس دلہن صاحبہ کو بلا لو۔۔۔ شادی کو بھی کافی وقت ہو گیا ہے
ابھی بھی دلہن بنی کمرے میں گھسی ہے کام چور اسے بھی کچھ کہا کرو۔ بلاتی ہوں اسے
تمھاری بھی مدد کرے۔"

"خالا جانی کچھ نہ کہے۔ چند دنوں کی مہمان ہے۔ آرام کرے آرام سے آگے جا کر تو پھر
سیف بھائی کے کام کرتی رہے گی۔"

"ہاں یہ تو ہے اللہ اس کے لئے ڈھیروں سکون اور خوشیاں لائے اور تمھارے لئے بھی
سیف کی فیملی جیسے لوگ ملے۔ آمین۔۔۔ میں بلاتی ہوں اسے کم سے کم آئے تو سہی تم
تھکی ہوئی اتنی ہو اور آج طبیعت بھی ناساز لگ رہی ہے تمھاری؟"

"نہیں بس سووں گی اب تو۔۔۔" کہہ کر وہ سوڈا اور سلاد فریج سے نکالنے لگی ٹیبل تو ایک
طرح سے وہ پہلے ہی سیٹ کر آئی تھی۔ اپنے گھر میں ہوتی تو کیسے متشمہ کی طرح بے فکر

رہتی لیکن اب۔۔۔ اس نے اپنا سر جھٹکا کوئی مایوسی والی باتیں نہیں سوچے گی۔ امی کا
وقت تھا۔ انھوں نے جانا تھا۔

دروازے پہ دستک ہوئی۔ صبرینہ جو ایسی بستر پہ لیٹی ہوئی چھت کو گھور رہی تھی۔ ایک
دم لیٹے ہوئے بولی۔

"آجاو۔۔" اس نے دیکھا خالا تھی۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھی۔

"آخالا آپ؟"

"ہاں میری جان تم سو تو نہیں رہی؟"

"نہیں تو کیا بات ہے خالا۔"

"وہ نیچے تمھاری دوست آئی۔"

"میری دوست؟" ایک دم اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں جینا اس نے بتایا بڑی اچھی دوست ہے تمہاری۔۔ میک اپ آرٹسٹ ویسے تم نے

بتایا نہیں۔ متشمہ تو کہہ رہی ہے کہ وہ اسے جانتی ہے۔ میں نے کہا اوپر چلی جائے۔ اس

نے کہا اگر سو رہی تو اسے ڈسٹرب کرنا اچھا نہیں لگا اور تم اس کو فون نہیں اٹھا رہی۔ کچھ

ضروری بات کرنی تھی۔" صبرینہ کو لگا وہ کسی اور دنیا میں آگئی ہو۔ جینا کے نام کی

دوست تو کیا اس نے جینا نام کی لڑکی آج تک نہیں دیکھی تو یہ دوست کہاں سے آگئی۔

"اس نے کہا وہ تمہیں ایک گھنٹے کے لئے باہر لیکر جانا چاہتی ہے۔ آئیسکریم کھانے۔۔

جلدی واپس آجائے گے۔ میں نے کہا کمرے میں بات کر لو آئیسکریم گھر پہ کھا لینا لیکن

متشمہ نے کہا تم آج بہت لوفیل کر رہی ہو اور تمہاری اتنی دوستیں بھی نہیں تو دل بہل

جائے گا۔ اگر طبیعت ٹھیک ہے تو اٹھو۔ نہیں تو اسے اوپر بھیجتی ہوں۔" اس سے پہلے

صبرینہ کچھ کہتی دروازہ کوناک کر کے کھولتی ایک اجنبی اور گوری لڑکی اندر داخل ہوئی۔

اس سے ایک دو سال بڑی ہوگی۔ نیلی آنکھیں ' براون سلکی لش بال جو پونی میں قید

تھے۔ ریڈ سٹائلش ٹاپ ' بلیک ریپڈ جینز۔ ناک میں نوز رنگ ' کانوں میں بے تحاشا

پیرسنگ اور مہارت سے کیا گیا میک اپ میں وہ ضرور جینا تھی مگر یہ کون تھی۔

"صبری میری جان کیسی ہو۔۔۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔" وہ تو بے تکلفی سے کہتے

ہوئے بیٹھی ہوئی صبرینہ کے گلے ملی۔ صبرینہ تو ایک دم شاکڈ رہ گئی۔ یہ کون تھی بھئی۔

اس سے پہلے کچھ کہتی وہ اس کے کانوں میں بولی۔

"پلیز ایکٹنگ جاری رکھو مجھے سا کورا نے بھیجا ہے۔"

کز ان؟ کز ان نے اسے کیوں بھیجا اور یہ لڑکی کون ہے۔۔۔ کز ان اسے جانتا ہے کیا یہ

کز ان کی دوست ہے۔۔ ایک عجیب سا حسد کا احساس اسے اپنے اندر محسوس ہوا۔ وہ

اس سے الگ ہوئی تو صبرینہ چاہ کر بھی بول نہ سکی۔

"او میری جان ابھی تک اپ سیٹ ہو۔۔" خالا مسکرا کر جانے لگی تو ایک دم رُکی۔

"کس بات پہ اپ سیٹ ہے صبو کیا ہوا؟"

"نہیں خالا ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" صبرینہ تیزی سے بولی۔

"بس آنٹی ایک بات چھپائی اس سے۔ وہ بتائی اب جا کر تو ناراض ہے۔۔ دوستوں کے راز

ہوتے ہیں۔" وہ چمکتی آنکھوں سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے شرارت سے بولی۔ وہ ایک

دم غور کر رہی تھی جب اس کے رنگ والی فنگر پہ ٹیٹو سے کسی کا نام لکھا ہوا تھا۔

"ہاک۔" بڑے خوبصورت انداز میں لکھا تھا۔ ہاک؟ کیا یہ ہاک سر کی کچھ لگتی ہے۔

"او اچھا تم دونوں کے لئے کچھ لے آؤں؟"

"نہیں آنٹی اٹھو محترمہ گاڑی میں بیٹھے گے وہاں سے ڈرائیو تھڑو سے آئیکسبریم کھائے

گے۔ اس کے بعد میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔ جلدی اٹھو۔" اس کے بیس منٹ بعد

صبرینہ احمد عام سی سفید ٹی شرٹ جس کے شولڈر پہ سفید اور لال گلاب کا پرنٹ ڈیزائن

بنا ہوا تھا۔ گرین ایزی پینٹ اور گرین لوز سیوٹر پہنے وہ اپنے ڈنچ بریڈ سے کھلے ویوی

بالوں کو ہاتھ مارتی عام سے حلیے میں تھی۔ میک اپ کے نام پہ اس نے جینا کے کہنے پر

کا جل لگا یا وہ بہت زبردستی کہہ رہی تھی کہ ضروری ہے۔ اب وہ گاڑی میں تھے تو چپ

سی صبرینہ کو بولنا پڑا۔

"آپ کون ہیں؟" نیشان کشکائی مزے سے ڈرائیو کرتی جینا بولی۔

"ارے صبی میں تمہاری دوست ہوں۔"

"میری خالاب یہاں نہیں ہیں۔ آپ کو کزان نے کیوں بھیجا ہے۔"

"ہاں فو صحیح کہہ رہا تھا تم اس کے علاوہ کسی کے ساتھ فری نہیں ہوتی۔ ہائے لیکن مجھے تم

بہت اچھی لگی ہوں تو میں تو تمہیں اپنا پکا دوست بناؤں گی خیر تعارف کروادیتی ہوں۔

میں جینا کوالرو ہوں۔۔ میں اٹلی سے بلانگ کرتی ہوں مگر ساری زندگی میں نے لندن

میں گزاری۔ ابھی یہاں شفٹ ہوئے دو سال ہو گئے اور میں بی بی گینگ کے سب سے

خطرناک ممبر کی گرل ہوں۔"

"تو آپ ہاک سر کی گرل فرینڈ ہے۔"

Esattamente

(بالکل)

"تمہارے گھر والوں کے لئے اس وقت کزان جیل میں ہے سو وہ نہیں آسکتا دوسرا
بقول اس کے تمہاری فیملی تمہیں باہر نہیں جانے دے سکتی۔ آئی مین ایسا کیوں تم تو آپ
اُنیس سال کی ہو گئی ہو۔ لیگل ہو کچھ بھی کر سکتی ہو۔"

"میں ابھی اُنیس سال کی نہیں ہوئی۔" وہ آہستگی سے بولی

"اوہ تو آٹھارہ کی۔۔ عجیب لگتا ویسے یہ دیسی سٹم۔۔ خیر اب تو لے آئی ہوں۔۔ بہت

مزہ آئے گا۔ اگر ایسے سنیک آوٹ کرنے ہوں تو مجھے کال کر لیا کرو۔ تمہاری بھرپور

مدد کروں گی۔ ویسے تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں۔ تمہیں پیرسنگ کا نہیں شوق؟"

"ام پتا نہیں۔۔ لیکن مجھے اتنے زیادہ نہیں پسند۔" اس نے جینا کے کان کے گرد اتنے

ایر رنگز کی طرف اشارہ کیا۔ جینا ہنس پڑی۔

"مجھے تو پسند ہیں لیکن اتنے پاگلوں کی طرح نہیں جو لوگ اپنے ابرو کے اوپر 'زبان'

ناک کے نیچے اور بھی پتا نہیں کہاں کہاں۔۔" اب صبرینہ مسکرائی۔

"لیکن تم نوز رنگ لگاؤ تمہیں بہت سوٹ کرے گی۔ بس اب تم میرے اندر آگئی ہو اب

کوئی پریشانی کی بات نہیں۔" وہ سامنے ایک کلب کے سامنے گاڑی روکتی ہے۔ کلب کا

بورڈنیون لائیٹس سے دمک رہا تھا۔ بلزنگ بینڈٹس کے نام سے اور اس کے ساتھ موٹر

سائیکل بنی تھی تو یہ ہے اس گینگ کا کلب۔ اسے عجیب لگا۔

"آؤ۔۔" وہ اُتری تو صبرینہ کو بھی اُترنا پڑا۔ وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔ سامنے انٹرنس کے

سامنے اسے جوش نظر آیا سموک کرتے ہوئے۔ وہ اسے پہچان گئی۔ وہ منشمہ کے نکاح پہ

آیا تھا۔ یہ اور گرلر تو بڑا بے تکا ہی بولے جا رہے تھے۔

"ارے کہاں رُک گئی۔ آؤ۔" جینا آگے بڑھنے لگی جب اس نے صبرینہ کو کھینچا وہ اس طرف لیکر آئی۔

"او تو آج نئے لوگ آئے ہیں کلب میں۔" جوش شرارت سے بولا۔ صبرینہ خاموش رہی۔

"ہاں تو۔۔ اب تو آیا کرے گی۔ امور کہاں ہیں؟"

"دیکھ رہا ہو گا کسی لڑکی کو۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولا۔

"میں نے یہ ہیل تمہارے منہ پہ گھسانی ہے۔ ہاک میرے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتے۔ آؤ صبی۔۔"

"لیکن یہ تو روکی ہے بلکہ نہیں اپنا کونڈا تمہارے اتنے نام ہے تم ہو کیا؟"

"اینا!" اس نے دیکھا۔ سنیک حیرت بھری مسکراہٹ سے اس طرف آیا۔ سگریٹ کو پھینک کر وہ اس کے سامنے آیا بلیوٹی شرٹ ' بلیک جیکٹ اور بلیک پینٹ میں ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

"کیسا لگا اپنے ہاتھوں کا بنایا تحفہ۔" اس سے پہلے صبرینہ کچھ کہتی۔ جینا صبرینہ کا ہاتھ چھوڑ کر ہلکی سی پُر جوش چیخ مارتی سنیک کو ہٹا کر بھاگی۔

"امور۔۔" اس نے دیکھا لمبا چوڑا ہاک جو اس وقت ڈارک گرے شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے بھاگتی جینا کو اٹھا چکا تھا۔

"بے بی۔" اس نے چھوٹی اور پتلی سی جینا کو گھما کر اسے پیار کیا۔ صبرینہ نے نگاہیں گھمائیں اور سنیک کو دیکھا۔

"تمہیں یہاں سا کورا نے انوائیٹ کیا ہے؟" وہ بولا۔

"ام۔۔۔"

"تو ظاہر وہی کرے گا اس کی ہارلی کی پارٹی ہے تو اس کی دوست نہیں آئے گی۔ ویسے

تشوڈائن کیوں نہیں آئی۔ کنجوس نے ہر ایک ممبر کا ایک فرد ہی بلایا۔ " ایک اور لمبا چوڑا

بانیکر آیا اس طرف جو کہ یقیناً گر لڑ تھا۔

"متشمہ اپنے میاں میں گم ہوگی۔ ویسے بڑا کوئی روبروٹ قسم کا آدمی ہے۔۔ گزارا ہو جائے

گا اس کا ڈائن کے ساتھ۔۔ مسکراتا بھی ایسا ہے جیسے مشین اٹک گئی ہو اور سمجھ نہ آرہی ہو

کہ مسکرا نا بند کر دوں یا کھل کر مسکراؤں؟"

"جی نہیں ان کی مسکراہٹ اچھی ہے۔" صبرینہ ایک دم متشمہ سے جڑے رشتے کے

خلاف بات نہیں سن سکتی تھی۔ اتنے ہینڈ سم اور اچھے ہیں سیف بھائی اور ان سب کو

دیکھو گھوڑے!! -

"خیر میں تو سنیک ہوں اینا۔۔ گھوڑے جیسی شکل تو ان کی ہیں خاص کر اس گرلر کی۔"

"گھوڑا سب سے خوبصورت اور مغرور جانور ہوتا ہے اور سنیک تو خیر وہ تو اپنے بچوں تک

کو بھی کھا جاتا ہے۔ دن میں تو سنیک اپنے۔۔۔"

"او خدا کے لئے منہ بند رکھو سارا دن کی خبری نہیں چاہیے ہوتی ہمیں۔۔۔" جوش منہ

بنا کر بولا۔

"کہہ کون رہا ہے۔۔۔ خود ہر وقت۔۔۔"

"روکی۔" صبرینہ نے دیکھا تو ایک دم اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ جوائنٹ ہونٹوں

سے لگائے اپنے دوپہر کے حلیے میں مگر فریش سا کزان سا کورا اس طرف آید۔ سنیک کا

میٹر گھوم گیا۔ وہ بات کر رہا تھا اینا سے سب گھس کر آگئے۔

"ادھر کیا کھڑے ہو آؤنا اندر۔۔۔ آؤ روکی۔"

"اندر ہی تو ہیں۔۔ اب کیا بیک سیٹج چلیں جائیں۔" سنیک جل کر بولا لیکن پھر سوچ کر مڑا۔

"آوینا تم کلب میں پہلی بار آئی ہو۔۔ تمہیں دکھاؤں۔۔" سنیک تو اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا کزان جو مڑنے لگا ایک دم رُک گیا۔ صبرینہ نے ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن سنیک نے گرفت مضبوط کر دی۔

"آؤ بھئی۔۔ اس کے بعد تمہیں ریفریشنٹ دوں گا۔" "نوا لکل۔" کزان اکڑے لہجے میں کہتا وہاں سے چلا گیا۔ صبرینہ الجھ گئی۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی۔ اب سنیک نے اسے چھوڑ دیا۔

"پلیز آئیندہ میرا ہاتھ بغیر اجازت کے مت پکڑیے گا۔" وہ ناگواری سے بولی۔ سنیک شرارت سے مسکرایا۔

"ٹھیک ہے اب اجازت لوں کیا آپ کا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں؟"

"اور میں نے وہ پھول نہیں بنائیں تھے۔۔۔ جی جی کی محنت تھی جسے مجھے آپ کی وجہ سے

پھینکنا پڑا۔" اب تو سنیک کا منہ بن گیا لیکن اس نے بُرا نہیں منایا۔

"جانتا تھا لیکن ایک منٹ کیا تم نے پھول پھینکے۔۔۔ کیا تم نے؟"

"تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔۔۔" پھر ایک دم اسے احساس ہوا اس نے پھول

پھینکے۔۔۔ اوگاڈ سنیک کی وجہ سے اتنے پیارے 'اتنے معصوم پھول۔ اسے کچھ ہوا۔ یہ کیا

کر دیا۔ ان پھولوں کا کیا قصور تھا۔

"ہاں تم واقعی ہی فلاور گرل ہی ہونا؟" سنیک اب شرارت سے اس کے تاثرات دیکھ رہا

تھا۔ اسی وقت بلیک فوراً آگیا۔ ایک دم صبرینہ کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔

"ارے راکی گرل تم؟" صبرینہ ایک دم نروس ہو گئی۔

"راکی نہیں اینا کونڈا۔ تم بھی اس ہافولٹر کے کالفظ پکڑ بیٹھے !!! "

"جب یہی بلاتا ہے اپنی رشتیدار کو تو یہی نام ہوگا۔ کیسی ہو تم ٹھیک ہونا اب؟"

"ٹھیک کیوں تمہیں کیسے پتا چلا؟ اینا تمہیں کچھ ہوا تھا۔" سنیک اب تیزی سے بولا۔

"میں زرا کزان سے بات کر آؤں۔" وہ ان کے بیچ میں مزید نہیں کھڑی ہو سکتی تو تیزی

سے کزان کے پاس گئی۔ اسے سب سے عجیب سی گھبراہٹ اور الجھن ہو رہی تھی۔

صرف کزان وہ واحد شخص تھا جس کے ساتھ وہ پُر سکون ہوتی تھی۔ اس نے دیکھا کزان

کش لیکر جوائنٹ ختم کرتا کسی سے کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ سر ہلا کر جانے لگا تو اس نے دیکھا کوئی

اس کے ساتھ کھڑا ہے۔

"آؤ بیٹھو۔" وہ پہلے صبرینہ کو دیکھتا رہا پھر اسے سٹول کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم ہارلی کی پارٹی رکھتے ہو؟"

"ہاں اپنی نہیں رکھتا ہارلی کی ضرور رکھتا ہوں۔"

"لیکن غبارے اور کیک تو کبھی نظر نہیں آرہے۔" صبرینہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"بچہ تھوڑی ہے ہارلی۔"

"کتنے سال کی ہو گئی ہے ہارلی۔"

"پانچ سال!"

"لو پانچ سال میں انسان بڑا ہو جاتا ہے بھلا؟"

"بس میری ہارلی جلدی ہو جاتی ہے۔" ایک دم بارٹینڈر سامنے بڑی پلیٹ لیکر آیا برگر

اور چپس کے ساتھ اتنا بڑا میر کی گلاس میں مینگوشیک ڈالے لیکر آیا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

"تمہارے لئے بے فکر ہو جاؤ۔ تمہاری طرح میں بھی حلال گوشت کھاتا ہوں۔ کھاؤ۔"

"لیکن یہ اتنا بڑا برگر۔۔ میں کھا کر آئی ہوں کزان۔"

"خاموش تم نے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا اور رات کو بھی جانتا ہوں نہیں کھایا تو کھاؤ"

"۔"

"تمہیں متشونے بتایا ہے؟"

"نہیں میں جانتا ہوں جب تم پریشان ہوتی ہو تو تو نہیں کھاتی۔ اب کھاؤ میری طرف"

سے ٹریٹ سمجھو۔" وہ پورے دانتوں سمیت مسکرایا۔

"یہ کلب ہاک سرکا ہے تو یہ ان کی طرف سے مفت میں تم مجھے ٹریٹ دے رہے ہوں گے"

۔ ویسے یہ کلب میں اتنے کم لوگ کیوں ہیں۔"

"آئے گے مگر بے فکر ہو جاؤ طوفانِ بد تمیزی نہیں ہوگی۔ تمھاری وجہ سے۔۔۔ سب بالکل سکون سے ہوگا۔"

"میں سپرائیز بالکل نہیں ہوں۔۔۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوگا۔" وہ فرائیز اٹھا کر کھاتے ہوئے بولی۔ کزان اسے دیکھا جا رہا تھا۔ کتنی معصوم تھی یہ۔ کتنی بھولی۔ جتنی بھی مضبوط خود کو ظاہر کرتی ہوں چڑیا جیسا دل تھارو کی کا۔

صبرینہ نے کزان کی خاموشی محسوس کی تو مڑ کر اسے دیکھنے لگی وہ اس کے بجائے کہی اور دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا۔ جینا ہاک کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی اور شرارت سے اس کی داڑھی کھینچ رہی تھی۔

"جینا ویسے ڈیشا کی ممی نہیں لگتی۔"

"وہ ڈیشا کی ماں ہے بھی نہیں۔" کزان نے اس کے بات پہ اس کی طرف دیکھ کر کہا جو اب شیک کاسپ لے رہی تھی۔

"اوسوری یاد آیا۔ ہاک سرنے ذکر کیا تھا۔ ان کی مسز سے ڈائورس ہو گئی میں بھی نا۔۔۔ تو جینا ان کی گرل فرینڈ ہے؟"

"ہوں۔۔۔ ویسے کوئی میچ نہیں ہے ان دونوں کا۔ کہاں ہاک اور کہاں یہ اٹالین بیوٹی۔۔۔ بس ایسے عجیب حادثے ہوتے رہتے ہیں۔" وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔ صبرینہ کو جو س حلق میں پھنسا۔

"پیارا تو ہے ان کا کپل اس میں حادثے والی کیا بات۔ کیا ہاک سر جینا سے محبت کرتے ہیں۔"

"۔"

"کرتا ہوگا۔۔ مگر مجھے تو لگتا یہ صرف وقتی لگا وہ ہے۔ ظاہر ہے وہ یگ اور پیاری ہے۔۔۔"

ڈرینا بھی کم خوبصورت نہیں تھی مگر دیکھو الگ ہو گئے دونوں تم نہیں تھی تو دیکھتی

جینا کا بھی ریکارڈ توڑتی تھی ڈرینا۔۔ ہاک بھی نگاہیں ہٹا نہیں پاتا تھا مگر اب دیکھ لو۔"

صبرینہ دوبارہ مڑ کر دیکھنے لگی۔ ہاک نے سائڈ پہ پڑی پہ کیپ جینا کو پہنائی اور اس کا منہ

چھپا دیا اور اس کے کمر کے گرد زور سے بازو لپیٹ کر اسے تقریباً سینے میں چھپا لیا پھر اس

طرف گھورنے لگا اور منہ ہلا کر کچھ کہا۔ جہاں پہ جوش شرارت سے اسے تنگ کر رہا تھا۔

"شاید۔۔۔ مگر مجھے لگتا ہے وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے تھے۔۔۔ یا

پھر ہاک سر ڈرینا سے نہیں کرتے ہونگے مگر جینا مجھے لگتا وہ اس سے بہت پیار کرتے ہیں

اور ہاک سر کی زندگی میں آنے والی آخری لڑکی ہوگی۔" کزان جونئی جوائنٹ نکال کر

اسے سلگانے لگا تھا ایک دم رکا۔ صبرینہ کی بات پہ نہیں ٹھہرا تھا جتنے اس کی لہجے کی

مضبوطی سے جیسے وہ محبت اور اس کی گہرائی سے اچھی طرح واقف ہو۔ اس نے صبرینہ کو دیکھا۔ جواب برگر کے بائٹ لے رہی تھی۔ کزان نے اس کی گری پلکیں دیکھیں جنہوں نے اس کی کاجل سے بھری آنکھوں کو چھپا لیا تھا۔ اسے گھبراہٹ ہوئی۔ وہ مڑ کر دوسری طرف دیکھنے لگا یہ سنیک کہاں ہیں؟ دیکھا تو وہ فون پہ لگا ہوا تھا شاید ضروری تھا ورنہ ابھی پیچھے آیا ہوتا صبرینہ کے۔ بیر کی بوٹل کے سپ لیتا وہ ماتھے پہ بل لیے تیزی سے کچھ کہہ رہا تھا۔ کزان اب چونک اٹھا۔ سنیک سے روکی کے معاملے میں الجھن اپنی جگہ مگر تھا تو وہ اس کا دوست۔ جتنی سنیک اور کزان کی بنتی تھی اتنی باقی ممبرز کی گہری بونڈنگ نہیں تھی۔

"تم نے اختلاف نہیں کیا۔" صبرینہ کی بات پر کزان اب اس کی طرف متوجہ ہوا۔
"کس بارے میں؟" کزان نے نا سمجھی سے کہتے ہوئے جوائنٹ انگلی پہ گھمایا۔

"محبت کے بارے میں۔"

"ہاں کرتا ہو گا۔۔ مگر چند سالوں کے لئے۔ یا پھر ہر خوبصورت لڑکی کے ساتھ اسے

محبت ہوتی ہو گی۔ ویسے ڈرنا کو بھی نہیں بھولا وہ ابھی تک۔" صبرینہ اب رُک گئی۔

"کزان یہ محبت نہیں ہوتی۔ محبت کی مثال اس طرح دے کر اس کی توہین مت کریں۔"

"اچھا۔۔ محبت عشق تمھاری مطابق کیا ہے رو کی؟" صبرینہ ایک دم حیرت سے

آنکھیں پھیلائے بائیٹ لیتے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔ حلق میں جب اس نے برگر اُتارنا تو

بولی۔

"میں بتاؤں؟"

"ہاں مجھے لگتا ہے تم اچھی طرح واقف ہو محبت عشق کے بارے میں۔" اس نے

جوائنٹ ہونٹوں میں دبا کر لائٹ اٹھایا اور اسے جلایا۔ صبرینہ پُر سوچ نظروں سے پلٹ کو

گھور رہی تھی پھر سر اٹھا کر دیکھا۔ کزان نجانے کیوں اس کی آنکھوں کو دیکھ کر فریز ہو گیا
جیسے وہ اپنا عکس روکی کی آنکھوں میں محسوس کر رہا تھا۔ جیسے آنکھوں سے سیدھا اس کی
روح اور دل دکھائی دے رہا تھا۔ کزان نے اپنا جوائنٹ دیکھا۔ اس سے یہ خود کو نارمل کرتا
تھا مگر اب یہ کیا عجیب سانشہ طاری کر رہا تھا جس سے وہ خود کو قابو میں محسوس نہیں کر رہا
تھا۔ صبرینہ محبت اور عشق پر کزان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کا نام لینا چاہتی
تھی۔ ہاں محبت 'عشق کزان سا کورا ہے۔ وہ ہافو لڑکا جس کے اندر گہرے راز چھپے ہیں۔
اس کا مسکرانا اس کا ہنسنا اسے زندگی جینے کی وجہ دیتا ہے اور اس کا تکلیف میں مبتلا ہونا؟
"ایک الگ دُنیا ہے محبت۔" وہ ٹھہر کر سٹراشیک میں گھماتے ہوئے بولی۔

"دل 'دماغ اور روح جیسے آپ کا نہیں رہتا۔ ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ جیسا سوچتے ہیں 'جیسا
محسوس کرتے ہیں 'وہ جس طرح رد عمل دکھاتے ہیں اس سے آپ کی شخصیت اثر انداز

ہوتی ہے۔ انداز منفی اور مثبت ہو سکتا ہے۔ " اس نے دیکھا کزان خاموش تھا۔ وہ
جوائنٹ کے کش لیتا کسی اور دنیا میں گم تھا۔ صبرینہ چُپ ہو گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر
انگلی کزان کے بازو پہ ٹھوک کر اسے متوجہ کیا۔ کزان ایک دم چونکے۔
"ہاں؟"

"کچھ نہیں آپ زون آوٹ ہو گئے۔۔ ویسے آپ کے مطابق محبت کیا ہے کزان۔"
محبت کے لفظ پر ایک دم آنکھوں کے سامنے اوکاسان کا چہرہ آیا تو عجیب سی اُداسی اس کے
دل میں محسوس ہوئی۔ سر جھٹک کر بولا۔

"محبت عشق یہ سب بیکار ہے روکی بلکہ بیکار بھی نہیں بکواس ہے۔" وہ اس کو نشے کو
اپنے اندر لیتا جوائنٹ سے دھوا چھوڑتے ہوئے بولا۔ صبرینہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"صحیح کہا کزان سا کور اخالی محبت بیکار ہے بلکہ کچھ بھی نہیں ہے۔ محبت تو وہ ہے جو اذیت سے بھرے دل کو آسودگی پہنچائے۔ یہ محض اظہار نہیں مرض علاج ہے۔" کزان نے جوائنٹ کو بجھا کر اسے دیکھا۔ اس نے کافی حد تک کھالیا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے کر کے اٹھا۔

"آو۔۔۔ پارٹی کا پہلا فن شروع کرتے ہیں۔" صبرینہ نے ارد گرد دیکھ کر پھر بنا کچھ سوچے سمجھے کزان کے ہاتھوں میں ہاتھ رکھے وہ اٹھی۔

"تم سے کلائینٹ نے بد تمیزی کی۔ مجھے بہت افسوس ہوا۔ آئیندہ میں تمہیں نہیں بھیجوں گی۔ مجھے معاف کر دو۔" صبرینہ جو اوپر اس کے ساتھ چھت پہ موجود نئے پھولوں کو لانے کی تیاری کر رہی تھی جب کافی کا کپ لاتی جی جی اسے کپ دیتے ہوئے

بولی۔ صبرینہ گلوڑ پہنے سیڈ کاپیکٹ اٹھائے مٹی کو اچھی طرح ڈگ کرنے کے بعد اسے
میں ڈالنے لگی جب اس کی بات پہ گہرا سانس لیا۔ رات کو کزان کی حرکت اور اب جی جی
کی شرمندگی۔ آخر وہ بھول کر آگے کیوں نہیں بڑھ جاتے۔

"کوئی بات نہیں جی جی۔ سب کے بُرے دن بھی ہوتے ہیں۔ کسی نہ کسی کے بُرے دن
میں کوئی نہ کوئی تو لازمی شکار ہوتا ہے۔ میں ہو گئی اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ویسے
بھی پے بیک کرنے والے بہت لوگ تھے۔" وہ آخری لفظ تلخی سے بولی۔

"یہ کیری لاجک ہوئی بھلا۔ ہم نے کیا بگاڑا ایک تو آڈر کرواوا اتنی محنت سے بنوا اس کے
بعد خود چل کے ڈلیور کرو اس کے بعد نہ موڈ ہو تو منہ پہ مار کر بد تمیزی کرو کہ نہیں
چاہیے۔ اصولاً تو پولیس کو کمپلین کرنی چاہیے مگر بلیک صاحب نے علاج کیا اس سے
میرے دل کو ٹھنڈک مل گئی۔ ایک بار پھر سے میں شرمندہ ہوں۔ کبھی لپچ کرنے چلیں

بریک میں۔ میری طرف سے کمپنیشن۔ " صبرینہ کافی کاسپ لیکر ہنس پڑی۔ گرے
ڈریس شرٹ ' بلیک پینٹ اور سر پہ گرے بنڈانا باندھے وہ ہلکی سی لوپائرنگ میں
اچھی لگ رہی تھی۔

"یار میں اتنی نازک بھی نہیں ہوں۔ اب بس بھی کر دو بھول جاو۔ ایک تو دل میں ہی
بات رکھ لیتے ہیں سارے۔"

"اچھا تم اسے دیکھو۔ میں نیچے جاؤں کوئی کسٹرنہ آجائے مگر ہم جارہے ہیں۔" صبرینہ
نے بس گہرا سانس لیا۔ وہ اس وقت اپنے کام میں مصروف تھی جب کوئی بڑے تیزی
سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تقریباً بازو کھینچ کر اٹھایا۔ صبرینہ کے ہاتھ سے ٹرول چھوٹا۔
صبرینہ ایک دم حیرت سے کزان کو دیکھنے لگی جو بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں سلیوز
فولڈ کیے اسے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

"نمبر کیوں بند جا رہا ہے تمہارا؟"

"ام نیچے پڑا ہو گا۔۔۔"

"نیچے؟ اور آج کے دن ایسا کیا ہوا کہ اوپر ہی بیٹھی ہو کوئی خاص بات؟"

"میں وہ پھول کو اگانے کی تیاری۔۔ کر رہی تھی۔ آج جی جی نے نیچے دیکھنا تھا۔۔" وہ

دیکھ رہی تھی کزان کو جس کا عجیب رویہ تھا۔ اوپر سے اس کا بازو ابھی تک اس کے

گرفت میں تھا۔

"اوکے!! مگر آج تم جلدی نکل گئی تاکہ میرے سے سامنا بھی نہ ہو؟ مجھے نظر انداز

کیوں کر رہی ہو روکی۔" اب صبرینہ نے اپنا بازو نکالا۔

"میں کب کر رہی ہوں نظر انداز۔۔" وہ مڑ کر جھک کر ٹرول اٹھانے لگی جب کزان نے

پھر اس کے کندھے کو پکڑا۔

"مجھے بتاؤ کیا غلط کیا میں نے۔۔۔ اور تم نے اپنی کھڑکی کو بھی لاک لگا کر اس پہ پردے گرائے ہوئے تھے اوپر سے دروازے کی چابی بھی اپنے پاس رکھی۔ حالانکہ میں اندر داخل ہو سکتا تھا مگر تمہاری باؤنڈری کر اس نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مجھے بتاؤ ایسا کیا تھا اس ڈیر میں جس سے تم مجھے نظر انداز کر رہی ہو۔" صبرینہ نے بنا کچھ کہے دوبارہ کام کی طرف مصروف ہونے لگی تو کزان نے اسے کھینچ کر نیچے کی طرف لیکر جانے لگا۔ صبرینہ شکاڈ رہ گئی۔

"کزان کزان !!! میری بات سُنو۔۔ کزان کیا بد تمیزی ہے۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن کزان نے تو ایسے گرفت مضبوط کی جیسے اب صبرینہ کو اس کے ہاتھ کاٹنے پڑے تب بھی اس کے ہاتھ چھوٹے گے۔ دروازہ کھول کر وہ شاپ میں آئے تو جی جی جو

ڈلیوری ہوئی سے بات کر رہی تھی ایک دم سنجیدہ کزان اور اس کو کھینچتے ہوئے روکی کو
دیکھ کر وہ ٹھہرے بغیر رہ نہیں سکا۔

"کوئی مسئلہ ہے؟" کزان رُک کر اسے دیکھنے ملا۔

"پندرہ منٹ کی بریک مل سکتی ہے؟" وہ گھمبیر لہجے میں جی جی سے بولا۔ صبرینہ کزان

سے ہاتھ چھڑوا کر غصے سے کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کزان کا کوئی بھروسہ نہیں تھا سین

کریٹ کرنے میں تو بادشاہ تھا۔ جی جی نے صبرینہ کو دیکھا پھر سر ہلا کر بولی۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔" اسی وقت کزان اس کو لیکر تیزی سے باہر نکلا۔

"کزان تمہارا مسئلہ کیا ہے۔ نہیں کر رہی انگور پلیز بات سُنو میری۔۔ میں بس تمہارے

tantrums کو نظر انداز کر رہی ہوں۔۔ تم سمجھتے کیوں نہیں کبھی نہ کبھی کسی کی بس

ہو جاتی ہے۔" کزان رُک کر اسے دیکھنے لگا۔

"تمھاری مجھ سے اور میری حرکتوں سے بس؟ کیا مذاق ہے۔ جو مجھے اس دُنیا میں بڑے
تخل سے برداشت کرتا ہے وہ تم ہو۔ تمھاری مجھ سے بس ہو ہی نہیں سکتا۔ مجھے سیدھا
کرنے کے لئے صبرینہ احمد آپ ماونٹ اور یسٹ کی چوٹی تک بھی چڑھ سکتی ہیں۔" بات
کچھ غلط نہیں کہی تھی اس نے۔

"کزان بلیک نے اسے بُری طرح پیٹا تھا۔ ٹھیک ہے نا ہو گیا اب اتنا اسے بیچارے کا تماشا
لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ کسی نہ کسی کا بُرا دن ہوتا ہے۔۔۔ وہ شاید ہارٹ بروکن ہو ان
کا اپنی وائف سے جھگڑا ہو گیا ہو اس لئے نہیں چاہتے ہونگے بھاڑ میں جائے ناجب میں
کوئی شور نہیں مچا رہی تو سارے محلہ کیوں خوا مخواہ اکھٹا ہو رہے تماشا دیکھنے۔ مجھے نہیں
پسند ایسے ڈیر جس میں۔ کسی کی توہین ہو۔" کزان نے ایک دم چلتے ہوئے اسے سامنے

دیوار کے ساتھ لگایا۔ وہ ان کی گلی کے ساتھ ایک چھوٹی سی گلی میں تھے جہاں سے باہر مین
روڈ آ جاتی تھی۔

"میری بات سُنو!!! تمہاری اس نے انسلٹ کی تھی روکی!!! انسلٹ کا مطلب بھی
سمجھتی ہو!!!! وہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا کہ وہ تم سے بد تمیزی کرے۔ چاہے اس کی
بیوی سے جھگڑا ہوتا یا اسے چیٹ کر کے چلی جاتی پھر بھی اس کا رویہ کہی سے بھی
justified نہیں ہے۔ سٹاپ دس بُل شٹ اور رہی بلیک کی بدلے لینے کی بات تو کوئی
کیوں تمہارے لئے لڑے جھگڑے؟ تم اپنے لئے خود کیوں نہیں سٹینڈ لیتی۔ تم سب کو
ان کی اوقات کیوں نہیں یاد دلاتی۔ بزدل نہیں ہو تم۔۔۔ اکیسویں صدی کی لڑکی ہو
knight in shining armor کے بجائے خود کی damsel in distress
armor بنو۔ کسی کو دوسرا موقعہ مت دو روکی ورنہ ایک بار ان کے اُٹھتے ہوئے ہاتھ اور

ان کی کالی زبان کو نہ روکا تو وہی زبان اور ہاتھ تمھاری جان لے لے گا اور کوئی کتنا سر
ٹکڑا لے اپنا سب کچھ گنوا دے تمھیں بچا نہیں سکے گا۔" وہ کسی اور ٹرانس میں بولا جا رہا
تھا ورنہ وہ اتنا جنونی ایسے نہیں ہوتا تھا۔

"اپنا بدلہ خود لو۔۔ اپنے لئے آواز خود اٹھاؤ۔ کسی کو دوسرا موقعہ مت دو۔۔"

اس وقت ہوا کچھ یو کہ کزان سا کورا صاحب اس کلب کے درمیانے جہاں ڈانس فلور تھا
وہاں لائے۔ صبرینہ کو لگا ضرور ہارلی کا کیک آئے گا۔ سب بھی اس طرف آرہے تھے
۔ پورے کلب میں بختامیوزک سے ایک ماحول بنا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس طرف کپڑا
گرائے ایک پانچ فٹ آٹھ انچ کی ٹرالی کو گھسیٹ کر لائے۔ صبرینہ نے دیکھا اتنا بڑا کیک۔
اتنا بڑا کیک کون کھائے گا۔ ہارلی کی سالگرہ ہے یا شادی اس نے دیکھا سنیک یہاں موجود
نہیں تھا۔ چلو اچھا ہے ورنہ ضرور اس کے پیچھے آتا۔ اس کے بعد اس نے دیکھا ایک دم

کپڑا ہل رہا تھا۔ وہ چونکی۔ کزان اور اس کے زرا فاصلے پہ لا کر روکا وہ کزان کا ہاتھ چھوڑ چکی

تھی اور زرا ہلکہ سا پیچھے ہوئی۔ ایک دم وہ پیچھے سے ٹکرائی مڑ کر دیکھا تو گہرا سانس لیا۔

سنیک۔ مسکرا کر چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"کسی کو میں نے اتنے کیوٹ انداز میں برگر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جیسے چھوٹے

چھوٹے چوئے نہیں کھاتے۔ ویسے کھاتی ہو۔"

یہ تعریف تھی یا مذاق تھا۔

"آپ کیا ہر کھاتے ہوئے بندے پہ غور کرتے ہیں کہ وہ کیسے کھا رہا ہے کیسے نہیں۔"

"نہیں میں تو تمہیں صرف غور سے دیکھتا ہوں۔" چلو جی۔

"جو کہ قانونی جرم ہے۔ آپ کسی کو گھور کر اسے پریشان نہیں کر سکتے۔"

"ایسا جرم تو میں بار بار کروں گا چاہے اس کے لئے جیل تو کیا مجھے جہنم میں بھی کیوں نہ

جانا پڑے۔" اس سے پہلے کچھ کہتی ایک دم سب کے 'ہوں' اونچی آواز کرنے پر

صبرینہ نے اس طرف دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا۔ یہ کیا تھا؟؟؟

"یہ کیا کزان یہ کیا ہے؟" صبرینہ تیزی سے بولی۔ اس نے اس آدمی کو اس گتے کے

پیچھے باندھا ہوا تھا اور اس کا منہ بڑے سے سوراخ سے باہر آیا ہوا تھا۔ یہ وہی بندہ تھا جس

نے صبرینہ سے بد تمیزی کی تھی اور بلیک نے اسے پیٹا تھا تو ٹھیک نہ اب یہ یہاں کیوں تھا

"یہ گیم ہے روکی۔ کبھی دیکھی نہیں ہے۔ پائے اٹھا کر منہ پہ مارنا۔ نشانے پہ مارو گی تو

جیت جاو گی۔ پلیز ادھر پائے کی ٹرے لانا۔" اس نے سامنے ایک آدمی کو اشارہ کیا جو

اب بڑے جس میں تین پائی موجود تھے وہ بھی بڑے بڑے سائز میں۔ وہ ان دونوں کے سامنے لایا۔ صبرینہ کا سر چکڑا گیا۔ وہ سمجھ گئی۔

"میں جا رہی ہوں یہ بہت گند اذاق ہے کزان۔"

"آئی ڈیر یورو کی تم اس کے منہ پہ پائی کے ساتھ تمہیں جو چیز ملے گی تم پھینکو گی۔"

کزان نے اسے پکڑ کر روکا۔ صبرینہ نے اسے اور اُدھر بے بس سے بندھے ہوئے شخص کو دیکھا جو اپنا غصہ نکال کر اب پچھتا رہا تھا۔ ٹھیک ہے مار پیٹ لیا کافی ہے اب تماشا لگانا۔

نہیں۔

"کوئی ڈیر نہیں۔۔۔ جہاں میرے ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچے اس ڈیر کو میں ہر گز قبول نہیں کروں گی۔" وہ اپنا ہاتھ غصے چھڑوا کر جانے لگی کہ کزان پھر اس کے سامنے آیا۔

"روکی میں نے تمہیں ڈیر دیا ہے۔" کزان تیزی سے بولا۔ سنیک اس طرف آیا۔

"ایسا کیا کیا سا کورا جو تم اپنا سے یہ کرنے کا کہہ رہے ہو۔۔ بلیک نے بھی پوچھا کہ وہ ٹھیک

ہے نا؟ ہوا کیا ہے؟ کون ہے یہ؟"

"کوئی بھی نہیں۔ کزان اسے چھوڑا اور میں جارہی ہوں۔"

"تم ڈیر پورا کیے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتی۔" صبرینہ نے اپنی بیگ جیب والٹ نکالا

اور کزان کو پکڑا دیا۔

"لو میرا جرمانہ اور میری جان چھوڑو۔"

"اینا!! سا کورا کیا کیا تم نے۔" وہ دانت پیستے ہوئے کزان سے پوچھنے لگا۔ کزان روکی

کا والٹ کو زور سے تھاما اور مڑ کر جاتی ہوئی صبرینہ کو دیکھنے لگا جو سنیک کو بھی روک چکی

تھی اس کا پیچھا مت کرو۔

"انسان کو دوسرا موقعہ دینا ہوتا ہے کزان۔ ایسے نہیں چلتا۔۔ اگر بلیک نے اسے سبق نہ سکھایا ہوتا تو پھر تمھاری بات سمجھ میں آتی مگر پھر بھی میں وائلنٹ پرسن نہیں ہوں۔ میں نہیں پسند کرتی یہ مار کٹائی۔ کل کو تم کسی پہ اپنا غصہ نکالتے ہو اور تمھارے ساتھ کوئی ایسا کرے پلیز۔ سُدھر جاو۔" کزان پیچھے ہو کر اپنے سر پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔ لب کو کاٹ کر وہ عجیب اُداس سالگ رہا تھا۔ جیسے اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے سمجھائے صبرینہ کو۔

"کزان مجھے بتاؤ بعد میں تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟" اب صبرینہ بازو سینے پہ لپیٹے اس سے پوچھ رہی تھی۔

کزان نے کندھے اچکائے۔

"پتا نہیں۔۔۔ میں تو تمہارے پیسے اڑانے میں مصروف تھا۔" اس نے اپنے پیٹ کے

جیب سے اس کا چھوٹا سا والٹ نکال کر دیا اور اسے تھمایا۔ صبرینہ نے پکڑ کر والٹ کو پھر

کزان کو دیکھا۔ جو ایک دم اسے چھوڑے چل پڑا تھا۔ صبرینہ اس کے پیچھے آئی اور اپنا

والٹ کھولنے لگی تو دیکھا سارے کے سارے پیسے اس میں موجود تھے۔ یہ کیا کزان تو

پیسے نکالنے میں دیر نہیں کرتا تھا تو کیوں چھوڑ دیا۔ وہ تیزی سے اس کے پیچھے آئی۔ کزان

کو اس نے بازو پکڑ کر روکا۔ کزان نے گہرا سانس لیکر اسے دیکھا۔

"پیسے کیوں نہیں خرچ کیے اب تو جرنامہ تھانا؟ حق سے وصول کرتے۔"

"زبردستی کے ٹھونسے ہوئے پیسے نہیں چاہیے اور تو اور یہ ملین پاونڈ بھی نہیں تھے۔"

"تو ایسے چپ چاپ بات ختم۔" وہ اسے اگسا رہی تھی کہ وہ کچھ کر کیوں نہیں رہا یا پھر

وہ واقعی اس کی کچھ نہ کرنے پہ حیران تھی۔ کزان اب کی بار مسکرایا۔

"تم کیا چاہتی ہو کچھ کروں یا پھر ایک منٹ اب اس کھیل میں جرمانے کے بجائے سزا بھی رکھنی چاہیے؟" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھ رہا تھا جو ماتھے پہ بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تو مجھے یہ ڈیر دیتے ہو وہ کسی سزا سے کم ہے؟"

"اب ایسے تو نہ کہو بڑا مزہ تو آتا ہے۔ خیر جب تم دوسرے موقعے کی بات کر رہی ہو تو میں بھی تمہیں دوسرا ڈیر دیتا ہوں۔"

"یہ فوٹو کمال کی نہیں ہے۔ چلو اسے سوشل میڈیا میں ڈالو اور دن میں تین مرتبہ ڈالنی ہے۔" اس نے صبرینہ کو اپنے فون سے تصویر نکال کر دکھائی۔ صبرینہ نے دیکھا اس کی سوئی ہوئی تصویر تھی۔ اب کسی ہیر وین کی طرح چمکتے ہوئے لشکارے مارتے ہوئے کسی معصوم سے بچے کی طرح سونے کا روپ تو ہر گز نہیں تھا کیونکہ یہ حقیقی دُنیا تھی۔ منہ

کھلا ہوا تھا۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے 'بکھرے ہوئے پھٹے ہوئے بال اس خوفناک حلیے کو
دیکھ کر صبرینہ تیزی سے اس طرف آئی۔

"یہ کب لی۔ میرے کمرے میں کب گھسے تھے!!!! کزان ڈیلیٹ کرو اسے۔" وہ تو
اس فون جھپٹنا چاہتی تھی مگر کزان شرارت سے مسکراتا پیچھے ہوا۔

"بہترین فوٹو ہے روکی۔ چلو شباش جلدی ڈالنا سینڈ کر رہا ہوں۔" صبرینہ اسے زور
سے بازو پہ مکامارا۔

"میں تمہیں جان سے مار دوں گی کزان فوراً ڈیلیٹ کرو۔"

"کوئی چانس نہیں ہے یہ میری فیورٹ تصویر ہے۔ اس میں وال پیپر لگاؤں گا۔ ایک
منٹ میں اسے بل بورڈ پہ لگاؤں گا۔" صبرینہ ایک دم خوفزدہ ہو گئی۔ اس کے بعد جو

اسے غصہ آیا کہ اس کی خنخوار انداز دیکھ کر کزان ایک دم بھاگا۔ صبرینہ کہ ہاتھ میں جو والٹ تھا وہ اس کے پیچھے پھینکا۔

"مجھے مار رو کی تو ہر ٹیوی پہ ایڈ چلا دوں گا۔"

"تم زندہ بچو گے تو یہ حرکت کرو گے۔ کزان !!!!!!! " وہ بھاگ رہی تھی ایک دم اس کا پیر لڑکھڑایا وہ گرنے لگی کہ ایک دم سنیک جو اس طرف آ رہا تھا۔ ایک دم دیکھا اس کو گرتے ہوئے دیکھ کر پھرتی سے بھاگ کر اسے تھام لیا۔

"اینا !!!!!!! " کزان مڑ کر دیکھنے لگا تو ایک دم ہنس کر ٹھہر گیا۔ رو کی سنیک کے بازوؤں کے گرد پہلی بار کزان کو لگا جیسے کوئی اس کی ہار لی کو اس سے چھین رہا ہو۔ اس کو چھو رہا ہو۔ بس فرق یہ تھا وہ ہار لی نہیں وہ سامنے صبرینہ تھی۔ صبرینہ تیزی سے الگ ہوئی۔

"تم ہر جگہ کیوں ہوتے ہو۔۔۔ اور میں گرنے نہیں والی تھی جو تم نے مجھے پکڑ لیا۔"

"ہاں تم تو قلابازی مارنے والی تھی اور میں نے تمہاری پرفارمنس روک دی۔" سنیک

خشک لہجے میں بولا۔

"ہاں مارنے والی تھی۔ اب ہٹیں کزان!!" مگر کزان وہاں سے غائب ہو گیا۔ یہ کہاں

گیا؟ ابھی تو تھا یہی۔

"اوکاسان!! اوکاسان۔۔" وہ جو سکول سے واپس آیا تھا۔ گلے میں میڈیل ڈالے اپنی

اوکاسان کو دکھانے مگر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا۔ ایک دم رُک گیا۔ چچی الماس

اوکاسان پہ چیخ رہی تھی۔

"تم نے میرے برتن توڑے اوپر سے میری بچی چلا رہی تھی مدد کے لئے اور تم جان بوجھ

کر اسے نظر انداز کیا اپنی دنیا میں گم تھی۔۔۔ ایک تو ہم تمہیں اور تمہارے بیٹے کو

برداشت کر رہے ہیں وہ بھی نیکی کر کے اور تم۔۔ چلو نکالو پیسے جلدی جلدی نکالو۔۔۔"

"میرے پاس نہیں ہے۔۔ اور مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ چلا کیوں رہی۔۔ آپ آہستہ

بولیں۔۔ مجھے سمجھنے میں پر اہم ہو رہی ہے۔ پلیز آرام سے بیٹھ کر۔۔۔" مگر وہ سُنے

نہیں زور سے اس کی اوکاسان کو دھکا دیتے ہوئے بولی۔

"کمینی مجھے آہستہ بولنے کا کہتی ہو چلاؤں گی زور زور سے!!!! بولو مجھے رو کوگی!!!!!"

مجھے!!!!!! " وہ اوکاسان کے بال پکڑ چکی تھی۔ کزان دہل کر پیچھے ہوا۔

"یہ بہرے ہونا کا ڈرامہ امی جی اور باقی سب یہ تم امپلائی کر سکتی ہو۔۔ اگر تم دومنٹ میں

وہ پیسے نہ لائی جو تمہیں ملے ہیں تو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو گھر سے بے گھر ہونے میں

دیر نہیں لگاؤں گی اور دیکھ لینا بہت تعلقات ہے ہمارے کا و نسل والوں سے کوئی بھی مدد
نہیں کرے گا تمہاری سڑکوں میں بھیگ بھی نہیں مانگ سکو گی۔ اگر کیف کا فیوچر عزیز
ہے تو جلدی کرو۔ " زور سے کاوٹر کی طرف انہیں پھینکا۔

"اوکاسان!!!!!"

کزان نے جھک کر شیشے پہ ڈالے ہیر و نین کو جھک کر ایک ناک دبا کر اسے زور سے اپنے
اندر کھینچتا اوپر ہوا۔ اوکاسان کی سُرُخ 'بے بس آنکھیں۔ ان کے کانپتے ہاتھ۔ کزان کو
کہنا اس نے کچھ نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے اور فریز ہوئے کزان کو تیزی سے کمرے میں لیکر
جانا اور اپنے سر پہ پڑی چوٹ کی بالکل پرواہ نہ کرنا۔ اس کے بعد تیزی سے کچھ پیسے نکالنا
اور پھر وہاں سے چلی جانا۔ ایسی کیوں تھی اوکاسان۔ اتنے بے بس۔ اتنی مجبور جبکہ یہاں
کا قانون تو ان کی مدد کر سکتا تھا۔ ان کے لئے آواز اٹھا سکتے تھے۔ وہ یہاں سے جاسکتے تھے

۔ کاو نسل ان کو نیا گھر دے سکتا تھا اور خرچہ بھی اٹھانے کو تیار تھا پھر بھی اوکاسان چُپ
کیوں تھی۔ وہ بولتی کیوں نہیں تھی ان لوگوں کے آگے اور اس کا منہ بھی کیوں بند
کرواتا تھی۔ اپنی محبت کی قسم کیوں دیا کرتی تھی۔ وہ اتنا ڈر کیوں جاتی تھی۔ ان کی
آنکھیں خوفزدہ کیوں ہو جاتی تھیں۔ وہ گھبرا کر رونے کیوں لگ جاتی تھی۔ ایسا کیوں تھا
۔۔ آخر بابا اوکاسان کو اتنی مصیبت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ دوبارہ پیکٹ نکال کر اس
شیشے میں ڈالنے لگا جب کسی نے اس کی کلائی پکڑی۔ کزان نے دیکھا نہیں لیکن اس ٹیوٹ
سے بھرے اور چوڑے یہ ہاتھ۔۔ یہ ایک ہاتھ ہی اسے روکنے کی جرات کر سکتے تھے۔
ہاک۔

"اوکاسان کو مس کر رہے ہو؟" کزان نے اپنی سُرخ نگاہیں اٹھائیں۔ ہاک اسے دیکھ رہا
تھا۔ اس کی نظروں میں کزان کے لئے تفکر شامل تھا۔ کزان اس کے لئے چھوٹے

بھائیوں کی طرح تھا اور وہ اپنے بھائی کو ایسے حالت میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ جتنا کزان کو نارملیٹی کی طرف لایا ہے۔ وہ ہاک تھا۔ جتنے کزان کے سارے راز تھے۔ اس سے ہاک اور کچھ حد تک سنیک اور بلیک بھی واقف تھے۔ گر لرا اور جوش تو بعد میں گینگ میں آئے تھے۔ کزان ہاک کو دیکھتا رہا پھر ہاک چونکہ۔۔۔۔

"تمہارا اس طرف دھیان کیوں جاتا ہے۔"

"نہیں لیکر گیا۔۔۔ بلکہ میں سوچ اس طرف لے گیا جہاں عالم ہاوس نے میری اوکاسان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔"

"یہ سوچ کیوں اچانک آئی؟ یا کسی چیز تمہیں ٹر گر کیا؟۔" کزان ایک دم سر جھکا کر اپنا سر تھام چکا تھا۔ صبرینہ۔۔ سنیک کی باہوں میں۔ سنیک کو اسے تحفظ فراہم کرنا۔ سنیک کا ایک دم کیرنگ انداز۔ یہ بات چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ کمزور ہے ' وہ صبرینہ کے اس

قابل نہیں ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ اس میں وہ مردانہ مضبوطی نہیں ہے کہ وہ بلیک اور سنیک کی طرح ایگریسو ہو کر صبرینہ کو زمانے کی ہر سرد گرم سے بچا کر رکھے۔

اس کے لئے لڑے 'اس کے لئے خود آواز اٹھائے بلکہ کیسا عجیب آدمی ہے ڈیرڈیر دیے

کر اس کا دل بہلا رہا تھا۔ اسے خود کے لئے لڑنے کے لئے آگسار ہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا وہ

صبرینہ کو نہیں اوکاسان کو جنجھوڑ کر اٹھنے کو کہہ رہا تھا جبکہ خود کچھ نہیں کر رہا تھا۔ نہ

اوکاسان کے لئے کچھ کر سکا اور نہ روکی کے لئے۔ غصے سے اس نے زور سے ٹیبل پہ مکا

مارا۔

"تمھاری وہاں سوچ بھی نہیں جانی چاہیے۔ اس سے مزید ٹر گرہوتے اور پھر عالم ہاوس

تمھاری حرکتوں کا نشانہ بنتے ہیں۔"

"شکر کرو اس گھر کو جلا کر ان سمیت ختم نہیں کیا مگر اب لگ رہا ہے جیسے کردوں گا۔"

وہ نفرت آمیز لہجے میں بولا۔ وہ منہ پہ زور سے ہاتھ ملتے گہری سانس لے رہا تھا۔

"اب تم اسے چاہ کر بھی نہیں جلا سکتے۔" کزان تلخی سے ہنسا۔

"چیلنج کر رہے ہو مجھے؟۔ سا کورا کو چیلنج مت دیا کرو۔۔۔ وہ ہر حد پار کر دیتا ہے۔"

"اب وہاں کڈو ہے۔" ہاک آہستگی سے کہتے ہوئے اس کے بازو کے اوپری حصے کو

دباتے ہوئے بولا جہاں اسے شدید جلن محسوس ہوئی۔ شرٹ کے وجہ سے وہ حصہ چھپا

ہوا تھا مگر اس کے باوجود کزان کو وہ حصہ نمایاں لگ رہا تھا۔ کزان نے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

"پتا ہے مجھے اس کا خیال بہت آ رہا ہے۔" کزان نے ہنستے ہوئے بات بدلی۔ ابھی وہ کسی کو

نہیں سوچنا چاہتا تھا۔

"کاش کاش کہ میں اس جیسا برف کی طرح پتھر یلا ہوتا۔ کاش کاش میں اتنا بے حس ہو جاتا کہ کوئی حساس 'کوئی جذبات میرے اندر موجود نہ ہوتے۔ تم اس کی آنکھیں دیکھتے ہاں۔۔۔ وہ مجھے اب تک ہانٹ کرتی ہیں۔ میں اس کے جیسا بنا چاہتا تھا۔ بالکل اس جیسا کہ بس ایک طرف مجھے کوئی دیکھ لے ان کے اندر خوف کی لہر کے ساتھ بڑھ جیسے جمادینے والی سختی آجائے۔ بس جم جاؤ کچھ نہ سوچو' کچھ نہ کرو بس رُک جاؤ۔" وہ چُپ ہو گیا۔

"وہ جس چیز سے گزرا ہے کزان اس کا بنتا تھا۔ بات ہوئی تمہاری اس سے؟ یا پھر رابطہ ختم کر کے کہی غائب ہو گیا ایک بار پھر سے۔"

"اپنے ملک گیا ہے۔ مجھ سے کہا ہے وہ گلا سکو آئے گا۔ کہتا ہے میرے گینگ سے ملنا چاہتا ہے۔ لہجہ وہی سپاٹ سا۔۔ ملنے کا کوئی جوش نہیں۔ ایسے جیسے اس پہ کوئی لازم چیز تھی اور اسے کرنی ہے۔"

"ہوں۔۔۔ اچھا ہے۔ خیر چھوڑو اسے اب بتاؤ گر ہونے کی وجہ؟ کے دھیان سیدھا وہی گیا۔" کزان اب زرانار مل ہو گیا تھا۔ اس کو سوچتا تھا تو خود بخود نار مل ہو جاتا تھا۔ اپنا غم بلکہ لگنے لگتا تھا۔

"کچھ نہیں اب ٹھیک ہوں۔" کزان اب مسکرایا۔ ہاک نے اس کی گردن کا پیچھلا حصہ پکڑ کر اسے پہ زور ڈالا۔

"سا کورا! میری طرف دیکھو؟؟ کوئی جھوٹ نہیں۔ سچ بتاؤ۔" کزان ہنس پڑا۔
"اتنا رو مینس جینا نے دیکھ لیا جل کر راکھ ہو جائے گی۔"

"ساکور۔" ہاک کے لہجے میں خبرادر کرینے والا انداز تھا۔

"یار موٹے ساندھ پیچھے کیوں پڑ جاتے ہو بولانا ایک بار ایک لپی سوڈ آتا ہے۔ ٹھیک ہوں

میں۔ اب اتنا سونگھ لیا ہے تو میں بہتر محسوس کر رہا ہوں۔"

"نومور دس شٹ۔" ہاک نے اسے چھوڑ کر کندھا تھپکا۔

"گیراج کس کے حوالے ہے؟"

"بلیک گیا ہے۔ اپنی بائیک ٹھیک کرنے کا رسک نہیں لے گا لیکن میرے کلائنٹ کے

پروجیکٹ میں آگے آگے ہوگا۔"

"ضرور سنسرے بالوں والی کلائنٹ ہوگی۔ فوراً بھاگا چلا جاتا ہے۔ خیر یہ سنیک کہاں

ہے؟" کزان کا منہ بن گیا۔

"مجھے کیا پتا؟"

"نہیں ضروری ہے کچھ جے سی والے پنگے ہیں۔ اس نے اپ ڈیٹ دینی تھی معاملہ

سرپس لگ رہا ہے۔" اب کزان سنجیدہ ہوا۔

"یہ جے سے کو اب کیا موت آئی ہے؟ اور سنیک اکیلے سنبھال رہا ہے؟"

"اس لئے تو پوچھا ہے کہاں اور ایک آفیشل میٹنگ رکھنی ہے۔ ہمیں سٹریٹیجی بدلنی ہے

اپنے کام کی اور اب تم جوائنٹ کے علاوہ اب کوئی اور ڈر گز بھی کھلے عام نہ لیا کرو بلکہ میں

تو کہتا ہوں کچھ دن کے لئے جوائنٹ بھی چھوڑ دو۔" کزان تیزی سے اٹھا۔

"ہوں میں جاتا ہوں اس کے پاس پتا کرنے۔ کچھ نہ کچھ پنگے لے لیتا ہے اور خود اکیلے

سلجھانے کی کوشش میں بیوقوفی کرتا ہے۔"

"ہاں اور اب کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے تم ہمارے گینگ کے سب سے بہادر اور
سب خطرناک ممبر ہو۔" کزان ہلکہ سا مسکرایا۔ انگلی سے سر پہ سلوٹ مارنے کے انداز
میں چل پڑا۔ ہاک نے گہرا سانس لیا اور خود سے بولا۔

"وہ کڈو ہی وجہ ہوگی جو اس طرح تم کمپلیکس کا شکار ہوئے۔"

صبرینہ جی جی کے ساتھ لنچ کرنے انڈین ریستورینٹ آئی ہوئی تھی۔ جی جی وہ واحد لڑکی
تھی جو متشمہ کے بعد دوستی کے رشتے میں آئی۔ صبرینہ اتنا زیادہ نہیں بولتی مگر اب جی
جی کے ساتھ اس کی فرینڈس اچھی خاصی ہو گئی تھی اور وہ واحد لڑکی تھی جس کے ساتھ
صبرینہ باہر کھانا کھانے گئی تھی ورنہ ڈبلن میں سکول کالج تک سلام دعا تک کا ہی معاملہ
تھا۔ وہ اتنا بولتی نہیں تھی نہ ہی کسی کے ساتھ باہر جاتی تھی۔ بس پھولوں سے دوستی

کر لی۔ امی اسے اگساتی کہ کم سے کم پارک 'مال' یا کیفے تک ہی چلی جائے مگر وہ سُنتی نہیں تھی۔ پتا نہیں کیا تھا جو وہ کسی کے ساتھ جڑ نہیں پاتی تھی۔ امی کے زبردستی لیکر جانے پہ وہ ان کے ساتھ ہی جا پاتی تھی اور اب۔۔۔ اب کی صبرینہ کو دیکھو تو بس انسان ایک منٹ کے لئے سوچنے بیٹھ جائے اتنی تبدیلی آئے کیسے آخر۔ دونوں نے تھالی منگوائی اور اب ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے۔

"ایک گل تو دسو صبی۔" صبرینہ جو پانی گلاس میں ڈال رہی تھی ایک دم بولی۔

"ہاں بولو۔"

"کیا کزان پاجی اور تمہارے درمیان کچھ ہے؟" صبرینہ کہہ کر اسے ہاتھ کانپ اٹھے۔

"اُمم نہیں تو۔۔۔ ایسی سوچ کیوں آئی۔" وہ جانتی تھی وہ بلش کر گئی ہوگی پھر بھی اپنے

خشک لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بولی۔

"پتا نہیں جس طرح سے وہ تمہیں پکڑ کر لیکر گئے ایسے تو لگ رہا تھا۔ کیا ہوا تھا۔"

"وہی کل کے واقعے کی معاملے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نہیں سُن رہی تھی تو غصہ آ گیا"

کہہ رہا تھا مجھے رد عمل دکھانا چاہیے تھا کیا دکھاتی۔ بلیک نے بدلہ لے لیا تھا۔"

"ہوں ویسے بلیک بھی کم ہینڈ سم نہیں ہے تو پھر کیا خیال ہے۔۔ جیسے اس نے تمہاری

ہیلپ کی 'جان بچائی معاملہ تو اور ہی کچھ لگتا ہے۔" لو ایک سنیک کم تھا اب بلیک کا حوالہ

شروع۔ جسے وہ چاہتی ہے اسے تو بس اٹے کام کرنے کی سوجی ہوتی ہے۔ بس ایڈ ونچر

چاہیے ہر معاملے میں کزان کو۔ اب اس کے دوڈیرز پورے نہیں کیے تو کیا کرے گا۔ وہ

اچانک غائب کیوں ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا بلیک کا نام لیا تو بلیک کے خیالوں میں گم؟" وہ ایک دم جی جی کے شرارتی لہجے

میں بولنے پر وہ ہوش میں آئی اور تیزی سے بولی۔

"ایسی کوئی بات نہیں وہ کزان کا دوست اور اس نے میری کزان کی وجہ سے ہیلپ کی۔

داٹس آل !!! "

"ٹھیک ہے مان لیا۔ اچھا میں چار ہی تھی تم کسی دن میرے گھر آؤ بے اور بی جی تم سے

ملنا چاہتے ہیں۔ بڑا ذکر کرتی ہوں اور تمہاری وجہ سے جواب کسٹمر آنے لگے ہیں۔ وہ تم

سے ٹپس لینا چاہتے ہیں کہ آخر کر کیسے لیتی ہو۔ " صبرینہ سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑی۔

وہ دونوں کھانا کھا کر واپس آئی۔ دیکھا تو بلیک اپنی بانیک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ صبرینہ

نے اس سے نظریں ہٹا کر جی جی سے کچھ کہہ رہی تھی جو شاپ کا دروازہ کھولنے کے

ساتھ فون پہ کسی کو ٹیکسٹ میسج بھیج رہی تھی۔

"یا۔ اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔"

"ام ایکسیوز می گرل۔" صبرینہ نے مڑ کر اسے دیکھا بلیک ٹھہرا پھر بولا۔

"کیا میں آپ سے دو منٹ کے لئے بات کر سکتا ہوں۔" دیکھنے میں اتنا خطرناک بانٹیکر

مگر لہجہ اتنا دھیمہ۔ جی جی نے مڑ کر اسے دیکھا پھر صبرینہ کو۔ صبرینہ کو عجیب سی

شرمندگی ہوئی۔ پتا نہیں کیا سوچتی ہوگی۔

"جی کہیے بلیک سر۔ میں سُن رہی ہوں۔"

"تم بات کرو میں زرا اوٹر ٹینک کو چیک کر آؤں۔" جی جی کہہ کر چل پڑی۔ وہ جیسے گئی

۔ بلیک بولا۔

"دیکھو گرل تمہیں مجھ سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ وہ شخص مار کھانے

کے قابل تھا میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو اس کی بد تمیزی کا جواب ایسے ہی دیتا۔ آئیم سوری

کہ میں نے تمہیں اس چکر میں ڈرا دیا۔ میری ایسی کوئی نیت نہیں تھی۔ تم کزان کی

دوست ہو تو سمجھو ہماری دوست ہو۔ تمہیں کوئی مسئلہ ہو تو تم بلا جھجھک میرے پاس

آسکتی ہو یا پھر سنیک 'ہاک' جو س اور گر لڑ کوئی بھی نہ نہیں کرے گا۔ " بلیک کا انداز ایسا تھا جس پہ صبرینہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

"ٹھیک ہے بلیک سر آپ کا بہت شکریہ۔ بس مار دھاڑ سے زرا ڈر جاتی ہوں۔" بلیک کھل کر مسکرایا پھر اس نے جیب سے اپنا کارڈ صبرینہ کو دیا۔

"یہ میرا کارڈ پیچھے میں نے باقی گینگ کا نمبر لکھ دیا ہے۔ اُمید ہے تم مدد اور کام کے لئے ہم سے ہی رابطہ کرو گی۔ اگر سا کورا موجود نہیں ہوا۔" اس کے کارڈ میں گولف سینٹر کے بارے میں لکھا تھا۔ کیا یہ اتنا بڑا ٹیو بیڈ بوئے گولف کلب کا مالک ہے۔

"آئی نو تم سوچ رہی ہو گی کہ میں کسی ٹیو سینٹر یا پھر اس طرح میکس 'ڈانس کلب' کا مالک ہو سکتا ہوں لیکن میں گولف کا۔ کریزی ہیں نا؟" صبرینہ حیرت سے سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں تھوڑا کریزی۔"

"کسی دن آنا گولف کھیلنے۔"

"ضرور۔ چلتی ہوں۔ آپ کا شکریہ۔" اب نہ تو بول کر مزید نہیں کھڑی ہو سکتی تھی۔

اندر چل پڑی۔ بلیک مڑ کر کزان کے گیرج کی طرف بڑھا۔ وہ آفس اندر آیا۔ کزان جو ایک کلائینٹ سے فون پہ بات کر رہا تھا۔ ایک دم بلیک کو دیکھ کر سر کو ہولے سے خم دیا۔

"آپ اپنے بیٹے کو بھیج دیں۔ میں خود چیک کر لوں گا۔ بے فکر ہو جائیں۔ اتنا ایشو نہیں

ہوگا۔ مجھے سمجھ آگئی ہے دو دن لگے گے۔" ہمم بریک نرم ہو جاتی ہے۔ اچھا کیا لیکن

آئندہ لمبے سفر کو ایسے سچویشن میں آپ کنٹینیومٹ کیجیے گا۔ اوکے شکیل صاحب پیمنٹ

کی باتیں بعد میں کر لیں گے رکھتا ہوں۔ اوکے اللہ حافظ۔" اس نے فون بند کیا اور اسے

دیکھا جو کرسی پہ بیٹھ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے داڑھی پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"ہاں تو بات کر لی محترمہ سے۔ کہا تھا نہ ڈر پوک نہیں ہے۔ بس ایسی فریز ہو جاتی ہے کبھی کبھی۔" وہ اب ڈیسک ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا اور بیلنس شیٹ چیک کرنے لگا۔

مصروف اور سنجیدہ سا کورا دیکھنے میں ہضم نہیں ہو رہا تھا مگر وہ کام کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔

"ہوں ٹھیک کہا۔۔ نارمل طریقے سے بات کی۔ معصوم سی ہے مگر اس کے انداز میں مضبوطی دیکھی۔ تھوڑی اصول پسند بھی ہے۔"

"تھوڑی؟ پورا کا پورا قانون ہے بھئی۔۔ اس لئے تو اسے اپنے جیسا بنانا چاہتا ہوں۔

میرے نقش قدم پہ چلے محترمہ۔ اس کو ٹیڑھا کرنے کی بھرپور کوشش میں ہوں۔"

بلیک ہنس۔

"اسے ٹیڑھا کرنے کے چکر میں خود نہ سیدھے ہو جانا۔" کزان نے اسے دیکھا وہ ابھی تک مسکرا رہا تھا۔

"یہ تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ قیامت والا دن ہی ہو گا پھر۔"

"چلو زرا باہر آؤ۔۔ ٹائیر چنچ کرنا ہے میری تھوڑی مدد کرو ابھی تک لڑکے واپس نہیں آئے۔" بلیک نے سر ہلایا اور اس کے پیچھے آیا۔

وہ کام سے زرا فارغ ہو کر کرسی پہ بیٹھ کر اپنا فون چیک کرنے لگی کہ ایک دم خالا کا فون آگیا۔ چونکتے ہوئے اسے نے فون اٹھایا۔

"السلام وعلیکم خالا خیریت؟"

"ہاں ہاں وہ دراصل تم جلدی گھر آسکتی ہو۔"

"جی لیکن بس ایک گھنٹے رہتا ہے خالا۔۔"

"پلیز اپنی باس سے بات کر لو وہ تمہارا گھر آنا ضروری۔ دراصل وہ مسز ارمان کا بتایا تھا وہ

دیکھنے آرہی ہے تمہیں اپنے بیٹے کے ساتھ۔" صبرینہ کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے

رہ گیا۔ یہ کیا بات کر رہی ہیں خالا اس کی رشتے کے حوالے سے؟ وہ ابھی ابھی اس کی عمر

کیا ہے۔

"مگر خالا۔۔" اس سمجھ نہیں آئی کیا بولے۔ اتنے اچھے دھوپ نکلے ہوئے موسم میں

ایک دم سردی لگنے شروع ہو گئی۔ پورا جسم کانپ اٹھا۔ کزان کے علاوہ کسی اور کو اس کی

جگہ سوچنا۔ خالا اکثر اس کی شادی کی بات کرتی تھی لیکن اتنی جلدی یہ معاملہ شروع ہوگا

اس نے سوچا نہیں تھا۔

"جانتی ہوں میری جان مگر بہت اچھے لوگ ہیں دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔

سب کچھ دیکھ بھال کر تمہاری ملاقات بھی لڑکے سے کروائے گے۔ چلو جلدی آؤ انہوں

نے شام کے چھ بجے آنا ہے۔ تیاری تو میں نے اور تشو نے کر لی۔ بس تم نے تیار ہونا ہے۔

"وہ کچھ بول نہیں سکی۔ وہ ابھی تک فون کانوں سے لگائے ایسی جمی ہوئی تھی کہ شاپ

میں داخل ہوتا اس کے سامنے بھی آیا تب بھی وہ نہیں ہلی۔ سنیک مسکرا کر اسے دیکھ رہا

تھا پھر اس نے جمی ہوئی صبرینہ کے سامنے ہاتھ ہلایا۔ صبرینہ تب بھی ہوش میں نہیں

آئی۔ کاؤنٹر سلیب پہ کہنی ٹکائے وہ آگے کو جھکا۔

"اینا کو یہ کون فریز کر کے چلا گیا۔" صبرینہ اب بھی نہیں بولی تو سنیک تفکر میں مبتلا ہوا

۔ اس نے زور سے صبرینہ کی آنکھوں کے سامنے چٹکی ماری تو تب صبرینہ ہوش میں آئی

"کیا ہوا میرے خیالوں میں گم تھی۔ اس کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ جی بھر کے دیکھ لو" صبرینہ کو پہلے ہی تپ چڑھی ہوئی تھی۔ اوپر سے یہ سنیک۔ جس کی قاتل مسکراہٹ پہ سب لڑکیاں ایک منٹ میں ڈھیر ہو جاتی تھی اور صبرینہ اس کا تو اور دماغ خراب ہو رہا تھا۔

"میرے اتنے بُرے دن نہیں آئے کہ تمہیں سوچوں۔ کیوں آئے ہو یہاں۔"

"اچھا دروازے پہ تو کہی نہیں لکھا کہ سنیک کا آنا ممنوع ہے تو میرے خیال سے میں آسکتا ہوں۔"

"فکر نہ کرو اب وہ بینر میں خود لگاؤں گی۔ اب کیا ہے؟"

"آڈر کرنے آیا ہوں۔ وہ تمہاری کلر فل انڈین باس کہاں ہے؟" صبرینہ مسکرائی۔

"او تو نیا شکار مل گیا لا را صاحب کو۔" صبرینہ اُٹھ کر اپنا بیگ نکال رہی تھی۔ جی جی آفس

میں تھی۔ جو پیچ ابھی آئے تھے انھیں سیٹ کر رہی تھی۔ وہ اس کے پاس جانے لگی

تاکہ اپنا جانے کا بتا سکے تو سنیک بھی اس کے پیچھے آیا۔ صبرینہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

"تم پر فیوم کون سا استعمال کرتی ہو؟" صبرینہ کا دل کیا بیگ اس کے منہ پہ دے مارے

"کیوں تم نے استعمال کرنا ہے؟" وہ طنز یا انداز میں بولی۔

"ہاں اپنے گھر سے یہ مہک بھر دوں گا۔ لگے گا تم میرے گھر پر موجود ہو۔" اب تو لازمی

اس کے چہرے پہ دوسرا کراس وہی مارے گے۔ اُف کہتے ہوئے وہ آفس کا دروازہ کھول

کر بولی۔

"جی جی میں کیا جاسکتی ہوں؟ وہ خالانے کسی کام سے بلایا ہے۔" جی جی جو اوپری سٹینڈ پہ

باکس رکھ رہی تھی۔ اس کے ایک دم بلانے پر زرا لڑکھڑا کر باکس سمیت گرنے لگی کہ

سنیک پھرتی سے ہٹا کر آیا اور اس نے جی جی کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے باکس کو

سنجھالا۔ جی جی نے ایک دم ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اپنے بچانے والے کو دیکھا تو سنیک

کی سنسری گرے آنکھیں دیکھ کر وہ پوری کی پوری سُرخ ہو گئی۔ صبرینہ منہ کھولے

ایک دم اسے دیکھنے لگی۔ سنیک نے اسے سنبھال کر سیدھا کیا۔

"مانا کہ تم جیراف جتنی لمبی ہو لیکن جان بلی کی بھی تم سے زیادہ ہوگی۔" تو بہ سنیک

سنیک رہے گا۔

"وہ ایٹم مینو آئیٹم۔۔" جی جی خود کے بال ٹھیک کرتی سنیک کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔ صبرینہ نے گہرا سانس لیکر سنیک کو دیکھا جو باکس کو اوپر رکھ رہا تھا وہ بھی اتنے آرام سے۔ لمبا جو تھا۔

"شکریہ آپ کا۔"

"تم آرن برو نہیں پیتی کیا؟ پیتی تو ایسی حالت نہ ہوتی۔" سنیک ہاتھ جھاڑ کر وہ بار بار تپلی سی جی جی پہ کمنٹ کیے بغیر نہیں رہ رہا تھا۔ صبرینہ کا دل اس خوبصورت آدمی کا حشر کر دے۔ یہ اور کزان سب ایک جیسے ہیں کم سے کم ہاک سراور بلیک تو جینٹل مین ہے۔

"میں چلتی ہوں جی جی۔ لنچ کے لئے ایک بار پھر شکریہ۔"

!!Wheesht

(چُپ کرو) دس میں مرچادی ڈبی تے نہیں لگ رہی آ؟" وہ اپنی زبان میں صبرینہ

سے بولی۔ صبرینہ کی ہنسی چھوٹے چھوٹے رہ گئی۔

"نہیں پوری فیکٹری لگ رہی ہو۔ میں اب جاؤں۔ تم جی بھر کے دیکھ سکتی ہو اپنے سانپ

کو۔"

"صبی پلینز!!! " جی جی نے گھورا۔ صبرینہ ہنس کر باہر آئی تو دیکھا۔ سنیک ایک پھول

اُٹھائے دیکھ رہا تھا۔

"اب تم نے کچھ آڈر کیا اور میرے گھر آیا تو میں جان سے مار دوں گی تمہیں۔" سنیک

نے اسے دیکھا تو کھل کر مسکرایا۔

"مار تو کب کی چکی ہو۔۔۔ اب تڑپاڑپا کر مارنے کا ارادہ ہے۔"

"بڑے بڑے فلرٹ دیکھے لیکن تم جیسا نہیں دیکھا۔" سنیک اب ایک منٹ کے لئے
سنیچدہ ہو گیا۔ آنکھیں عجیب سی ہو گئیں۔

"میرا جیسا دیکھو بھی نہیں اور نہ ہی دیکھا ہے تم نے۔"

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو تم جیسا ڈھیٹ ایک ہی ہو سکتا ہے۔" وہ کہہ کر چل پڑی۔ کزان
اور بلیک جو وکس ہال کو رسا کے ٹائیر چیلنج کر رہے تھے دیکھا کہ صبرینہ شاپ سے باہر
نکل رہی تھی۔ اس کے پیچھے سنیک کو بھی دیکھ کر کزان کے جبرے بھینچے گئے۔ دل کیا جو
ٹول اس کے ہاتھ میں ہے وہ اٹھا کر مارے۔

"اس کا کوئی بھائی وائی ہے؟" بلیک نے اس سے پوچھا۔ کزان جس نے سنیک اور صبرینہ
سے نظریں ہٹائیں تو ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں اکلوتی ہے۔ اگر بھائی ہوتا تو ہمارے پاس نہ رہتی۔ ویسے یہ سوال تمہارے ذہن میں کیوں آیا۔"

"یہ جتنا سنیک شدت قسم کی فلرٹنگ کر رہا ہے۔ میں نے سوچا اس کے ساتھ وہ لڑکی ماری نہ جائے۔ یعنی کہ تم ایشین لوگ شدت پسند ہوتے ہو۔" بلیک کی بات پر کزان ہنسا۔

"ویسے توڑنا تو چاہیے اس کا منہ۔ جس طرح کی حرکتیں ہیں اس کی۔ پیچھے پڑ گیا ہے اس کے۔" دانت پیستے ہوئے وہ ٹائیر جیک اپ کرنے لگا۔

"ہوں ویسے تمہارا غصہ بھی اپنی جگہ حق پر ہے آخر کو تمہاری بہن اور دوست کے ساتھ فلرٹنگ کر رہا ہے لیکن تم تو لبرل ہو سا کورا۔" لو ایک بار پھر روکی کو اس کی بہن بنا دیا گیا تھا۔ کزان کے دائیں ہاتھ میں موجود ٹول اس کے پیروں میں جا گرا۔

"گاڈ ڈیماٹ رو کی بہن نہیں ہے میری۔" وہ غصیلے لہجے میں بولتا بلیک کو دیکھنے لگا جو

ایک دم حیرت سے اس کے انداز کو دیکھ رہا تھا۔ اتنا غصہ اس بات پر؟

"سا کورا مطلب وہ تمہاری کزن ہے تو بہن ہوئی۔ ویٹ۔۔ اس کا مطلب۔۔"

"نہیں وہ میری کزن نہیں ہے وہ تشوڈائن کی کزن ہے۔۔ میرا اس سے کوئی تعلق واسطہ

نہیں ہے۔ وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے۔ بس !!! بہن ہر گز نہیں۔"

"او کے !! تو اس میں ہائیپر ہونے کی کیا ضرورت ہے۔"

"نہیں ہو رہا ہائیپر اور تم جانتے ہو عالم فیملی کے کسی فرد کو بھی اپنا دوست نہ بناؤں وہ نہیں

ہے تو میری دوست ہے اور مجھے نہیں اچھا لگتا کہ اسے میری کزن یا بہن بلا یا جائے۔"

"ٹھیک ہے تو اتنی وضاحت کیوں دے رہے ہو۔ سمجھ گیا نایار۔ اچھالا دو میں کرتا ہوں۔

تم دوسرے کو بھی اونچا کرو۔" کزان اٹھ کر سیدھا ہوا تب ہی فون اس کا سامنے گاڑی

کے اوپر ہیڈ پھ بجا۔ کزان نے فون اٹھایا تو دیکھا۔

"ہاں بکوڈائن۔"

"تمیز سے تو کبھی بات کرنے کی توفیق نہیں ہے۔ خیر بحث نہیں لگاؤں گی۔ مجھے بتاؤ صبو

کام سے نکل آئی؟"

"میں کیا اس کا چوکیدار لگا ہوں جو اس پہ نظر رکھوں۔"

"میرا فون نہیں اٹھا رہی۔ امی سے پہلے میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اگر ہے تو اس

کو فون دے آؤ۔"

"نہیں دیتا۔"

"ساکور اپلیز ضروری ہے امی صبو کو بلار ہی ہیں اور صبو ایک دم پریشان ہو جائے گی۔ میں

جانتی ہوں اسے۔۔ میری بات کروادیا اسے اشارہ کرو کہ میرا فون اٹھائے جو پتا نہیں

کہاں بند کر کے پھینکا ہے۔"

"نہیں ایسی کیا آفت آگئی ہے۔ بات تو کرتی رہتی ہو۔ اب یہ تائی جان نے کیا نیا شوشہ

چھوڑا ہے؟"

"رشتے والے آرہے ہیں!! صبو کو دیکھنے۔ اب ٹھیک ہے بتاؤ کہاں ہے وہ؟"

"رشتے؟؟ تم پاکستانیوں کو اور کوئی کام نہیں چلو شادی کروا لیتے ہیں۔ سوتے جاگتے اٹھتے

بیٹھتے یہی سوچتے ہو یہ بیچارے سکون سے کیوں بیٹھا ہے چلو شادی کروا دیتے ہیں اور روکی

ابھی adulthood میں داخل ہوئی ہے تم اس کو سولی پہ لٹکا رہے ہو۔ کیا ہے یہ؟"

"مجھے مت بتاؤ میں جانتی ہوں مگر امی کا ماننا ہے کہ لڑکیاں جلد اپنی گھروں کی ہو جائیں تو اچھا ہے۔ اوپر سے میں خود صبو کا سوچ رہی ہوں جب تک صبو کی مرضی نہیں ہوگی۔ میں اس کی بات پکی نہیں کرواؤں گی۔"

"نہیں تو عورت کا گھر اس کے شوہر کا گھر ہی کیوں ہوتا ہے؟ وہ اپنا گھر نہیں لے سکتی۔ اس کی خود کی مرضی نہیں ہے کہ وہ کہی پہ بھی رہے۔ تائی جان کو سہیلی سوری ٹو سے روکی کھٹک رہی ہے۔ مجھے نہیں نکال سکتی تو چلو روکی کو نکال دیں لیکن کام کی بندی کو گھر سے نکالنا سمجھ سے باہر ہے خیر معصوم لوگوں کو نکالنا تو عالم ہاوس کی خصوصیت ہے۔" وہ تو ایک دم آگ بگولہ ہو گیا۔ تیزی سے متشمہ کی سُنے بغیر اس نے خود سے کہا۔

"اوکاسان کے ساتھ زیادتی کی جرات تو کر لی لیکن روکی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دوں گا۔ دیکھتا ہوں اسے کون گھر سے نکالتا ہے۔" اس نے جا کر کسی کو کال ملائی۔

"ہاں جوش زرا ایک کام ہے۔ اب غور سے سُنو میری بات۔"

وہ کلب میں داخل ہوئی۔ تیزی سے وہ کزان سا کورا کی تلاش میں تھی۔ جس نے اپنے
فن کے چکر میں ہر حد پار کر دی تھی۔ غصہ اس کی حرکتوں سے زیادہ اس لڑکی کی چیخے'
اس کی دردناک باتوں نے صبرینہ کو دہلانے پہ مجبور کر دیا تھا۔ کیا محبت کرنے والوں کو
اتنی بڑی سزا ملتی ہے اور یک طرفہ محبت کرنے والے کیا اتنا زندگی میں سہتے ہیں۔ کزان
نے سب کا جینا حرام کرنے کے لئے بہت بڑی غلطی کی تھی۔ اس نے اس لڑکی کی یک
طرفہ محبت کی توہین نہیں کی تھی بلکہ اس نے ہر یک طرفہ محبت کرنے والوں کی توہین
کی تھی جس میں صبرینہ احمد شامل تھی۔ کلب جیم پیکڈ ہوا تھا۔ نظروں کے سامنے کوئی

جانے والا نہیں تھا۔ کہاں تھے۔ کیا وہ غلط وقت پہ نہیں آگئی۔ اتنے لوگوں کو ہٹاتی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب کسی نے اس کا بازو پکڑا۔ دیکھا تو ہاک تھا۔

"کڈو تم !!! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"کزان کہاں ہے ہاک سر؟" وہ تیزی سے بولی۔

'وہ یہی ہے مگر کیا ہوا تم یہاں پہ گرل اس طرح ایک دم آنا یہ تمہاری جگہ نہیں ہے

۔ کس نے چھوڑا ہے؟ اکیلی آئی ہو۔"

"ہاک سر مجھے بتائیں کزان کہاں ہے؟"

"وہ ادھر سب ممبر کے ساتھ ڈانس کر رہا ہے۔" اس نے اس طرف اشارہ کیا۔ اس نے

دیکھا۔ کزان 'جوش اور گرل' اپنے مستی میں گم تھے۔ اس طرح ان کو ہنستا جھومتا دیکھ کر

صبرینہ کی آنکھوں میں مرچے لگ پڑی۔ تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کزان کی طرف آئی۔

کزان نے ابھی تک صبرینہ کو دیکھا نہیں تھا البتہ گرلر اور جوش دیکھ چکے تھے اور سنیک صاحب جو صوفے پہ بیٹھے لڑکیوں کے بیچ بیر کی بوٹل پی رہے تھے ایک دم صبرینہ کو ڈانس فلور پہ دیکھ کر ٹھہر گیا۔ یہ یہاں۔ وہ تیزی سے اٹھا۔

"کزان!!!!"

"کزان!!!!" کزان شاید جانتا تھا مگر جان بوجھ کر بہر اپنا ہوا تھا صبرینہ نے غصے سے اسے اتنی زور سے دھکا دیا کہ کزان ایک دم لڑکھڑا کر پیچھے کسی سے ٹکڑا یا۔

"ہے!!!!" بلیک ڈی جے کے ساتھ تھا اس نے بھی اوپر سے دیکھ لیا۔ اس نے ڈی جی کو میوزک کم کرنے کا کہا اور مائیک اٹھایا۔

"سب ڈانس فلور سے ہٹ جائے۔" اس نے دیکھا عجیب عجیب لوگ صبرینہ کے گرد تھے۔ کوئی گڑبڑ نہ ہوئے۔ کزان نے دیکھا صبرینہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم!! تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یہ کیا بد تمیزی ہے!!!"

"او تو اتنے سے دھکا پڑنے پر کزان سا کورا offend ہو گئے تو اس لڑکی کا کیا قصور تھا

جسے آپ نے اپنے مفاد کے لئے اسے سب کے سامنے ذلیل کیا۔" صبرینہ ٹھنڈے لہجے

میں بولی۔

"اینا کیا ہوا ہے؟ سنیک اس کی طرف آیا۔

"کون لڑکی کیسی لڑکی۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے رو کی اب تم اپنے دوست سے ایسے بات کرو

گی۔"

"کزان وہ تم تھے۔ تم تھے جو اسے پاگل خانے سے نکال کر لائے۔ تم خود کچھ کر سکتے تھے

لیکن اس بیچاری کا کیوں مذاق بنایا۔ پاگلوں کو تم لوگوں نے۔۔ تم سب لوگوں نے

سرکس کا بندر کیوں سمجھ رکھا ہے۔ ان کا قصور کیا ہے یہی کہ وہ اپنے آپ میں نہیں رہتے

۔۔ اپنا ہوش نہیں رہتا۔ اس کی جگہ اپنے آپ کو رکھ کر سوچو تمہارا لوگ مذاق اڑائے'

تمہارا تماشا بنائے کیسا لگے گا۔ " وہ رونے کے قریب تھی۔ اس لڑکی کا درد چیخ چیخ کر

اسے ڈرا چکا تھا۔ یا اللہ اس کی آہ نہ لگ جائے۔ اس کی محبت اگر اس سے چھین لی گئی تو اس

کا بھی ایسا حال ہو جائے گا۔ وہ بھی ایسے ہی دیوانی ہو جائے گی۔ کزان نہیں سمجھ سکتا۔۔

کزان کو محبت ہی نہیں ہوئی۔

"تمہاری وہ پھوپھو کی بیٹی ہے!! اتنا کیوں چیخ رہی ہو۔ اتنا کیوں لڑ رہی ہو مجھ سے شکر

کیوں نہیں کرتی کہ تمہاری جان چھڑوائی ان لوگوں سے۔ الٹا میرا گلا دبار ہی ہونیکا کا

کوئی زمانہ نہیں ہے۔"

"کزان یہ نیکی نہیں ہے آنکھیں کھولو!!!"

"روکی ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں۔ ٹھنڈا جو س پیو یا پھر میرے سے جوائنٹ لو اور عیش کرو اور انجوائی کرو۔" روکی نے جوائنٹ پکڑا اور اس کے منہ پہ مارا۔ ارد گرد سب 'ہوں' بولے اُٹھے۔

"تمہیں شرم آنی چاہیے کزان۔ تم نے ہنس کر اس کا مذاق نہیں اڑایا۔ تم نے ہر محبت کرنے والوں کا مذاق اڑایا۔ کچھ خدا کا خوف کرتے تم۔ وہ نہیں تو انسانیت کے ناتے تو نہ کرتے !!!"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا سمجھی !! تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے کہ میں بہت نیک ہوں کہ میرا دل بہت صاف ہے جب پاگل کو پاگل نہ کہوں تو کیا کہوں۔ واورو کی وہ لوگ جو تمہیں دیکھنے آرہے تھے وہ واپس چلے گئے اس بات کا دکھ ہے ورنہ تم بھی اس ساری

سچویشن میں ہنستی۔ " صبرینہ کو زندگی میں پہلی بار اتنا غصہ آیا اس نے آؤدیکھانہ تاو
سیدھا کزان کو تھپڑ مارنا چاہا مگر اسی لمحے کزان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ بھی تیزی سے۔
"خبردار تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی دوبارہ کوشش بھی کی۔" وہ پہلی بار دھاڑا سنیک
اب سنیجہ گی سے آیا اور اس نے ہاتھ چھڑوایا۔

"اس پہ دھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ تیزی سے بولا۔ صبرینہ نے نم آنکھوں
سے اور کچھ حد تک غصے سے دیکھا۔

"کیف واجد وہ بیچاری ذہنی بیمار نہیں۔ ذہنی بیمار آپ ہیں۔ وہ سرکس کی کوئی بندر نہیں
تھی جیتی جاگتی انسان ہے جس کا دل ایک مرد نے بُری طرح توڑا تھا تو وہ اس حال میں
پہنچی اور آج آپ جیسے مرد ہی اس کا تماشہ لگا رہے کس لئے؟ اپنے فن کے لئے۔ بُرے
عالم فیملی نہیں۔ بُرے آپ ہیں۔" کزان ایک دم ساکت ہو گیا۔

"بُراہوں میں؟" کزان سپاٹ لہجے میں بولا۔ بلیک تیزی سے نیچے آیا۔

"بُراہوں نامیں۔" اب کی بار وہ پتھر یلے لہجے میں بولا پھر سکینڈ میں ہی وہ آگے بڑھ کر

صبرینہ پہ حملہ کرنے لگا تو سنیک بیچ میں آگیا۔

"دماغ خراب ہے تمہارا سا کورا!!!!!"

"ہٹو تم!!!!!" کزان نے سنیک کو سائڈ پہ کیا 'صبرینہ پیچھے ہوئی۔

"صبرینہ تم نے ابھی بُرا دیکھا نہیں ہے۔ عالم فیملی کے بجائے اب تم میرا نشانہ بنو گی اور

ٹرسٹ می تم بہت پچھتاو گی۔ بلڈی ہو پکریٹ۔"

!!!! Enough

ہاک اب کی بار دھاڑ کر پورے کلب میں خاموشی پھیلا چکا تھا۔ سنیک نے مٹھیاں بھینچی

اور بلیک نے صبرینہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھے۔

"آو گرل چلو میرے ساتھ۔" صبرینہ ایک دم۔ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی جو ایسے دیکھ رہا تھا کہ ابھی ایک سکینڈ میں اس کی جان لے لیں گا۔ اسے خود پہ غصہ آیا۔ اتنی بڑی بات کزان کو نہیں کہنی چاہیے تھی مگر وہ ڈر گئی تھی بہت زیادہ۔

"سب کلب خالی کر دیں ابھی کہ ابھی۔" ہاک اونچی آواز میں ہاتھ دونوں اوپر کرتے ہوئے بولا۔

"گرل !!!" بلیک نے اس کے کندھے کو زرا کھینچا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا جو سر پہ ہاتھ پھیر کر اسے غصیلی نظروں سے تکتا ایک بار پھر بولا۔

"چھوڑو گانہیں تمہیں۔ بنادیا نا انھوں نے اپنے جیسا۔"

"شٹ اپ کزان !!! اگر اب تم نے اپنا کو کچھ کہا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔" سنیک اب کی بار اس کا گیر بان پکڑ چکا تھا۔ کزان ہنس پڑا۔

"جب یہ لڑکی میری سگی نہیں ہو سکی تو تمہیں لگتا ہے تمہاری ہوگی؟ میں جو اس کا بیسٹ

فرینڈ تھا۔ میں اسے عالم فیملی سے ہٹ کر سمجھتا تھا۔ میں جو عالم فیملی بلکہ ان سے جڑے

ہر رشتے سے نفرت جو کرتا ہوں۔ اس نفرت نہیں کر سکا مگر یہ یہ بھی مجھے سب کی

طرح ٹریٹ کر گئی۔ یہ بھی قاتلوں میں شامل ہو گئی۔ تم کیسے ہو سکتی ہو!!!!!! تم نے

بھی اپنی ماں کھوئی تھی صبرینہ!!!!!! تم اتنی ظالم کیسے نکلی!!!!!! " وہ سنیک

کو دھکا دیتے ہوئے پورا کلب اپنی چیخوں سے ہلا چکا تھا۔ صبرینہ کو لگا تکلیف سے اس کا دل

پھٹ جائے گا۔ اس کا مقصد یہ تو نہیں تھا۔

"کزان میرا مطلب۔۔۔ کزان۔۔" وہ آگے بڑھ کر کزان کی طرف جانے لگی جب

کزان اس کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔

"تم بھی قاتل ہو۔ تم بھی سا کورا واجد کی قاتل ہو۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا

صبرینہ۔" صبرینہ ایک دم پیچھے ہوئی تو بلیک نے اسے تھام لیا۔

"بہت ہو گیا کزان چلو میرے ساتھ!!!!" ہاک آگے بڑھ کر کزان کو پکڑ چکا تھا اور

اسے دوسرے سمیت کھینچنے لگا۔ صبرینہ ایک دم کانپنے لگی۔ سنیک بے بسی سے لب

دبائے پھر اس طرف آیا۔ اس نے صبرینہ کو دیکھا جو اسی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے

ابھی کزان کو ہاک لے گیا تھا۔

"اینا!! اس کی بات کو دل پہ مت لینا۔ جوش پانی کی بوٹل لاؤ۔"

"وہ میں۔۔ میں نے اسے ہرٹ میرا مقصد۔۔ مجھے غصہ۔۔ کزان کو میں نے ہرٹ

کر دیا۔ میں بھی اسے سب کی طرح۔۔ نہیں مجھے جانا۔۔" وہ جانے لگی کہ بلیک نے

اسے روکا۔

"ابھی وہ بگڑا ہے وہ ہوش میں نہیں ہے۔ اگر ہوش میں ہوتا تو کبھی تم سے ایسے بات نہ کرتا گرل!! پلیز اس کو سپیس دو۔ ہم اس سے بات کریں گے۔ تمہارا یہ کہنے کا ہرگز مطلب نہیں تھا۔"

"وہ مجھے مم مجھے قاتل۔۔ میں اس کی امی کی قاتل۔۔ وہ اتنی بڑی بات۔ نہیں کہہ سکتا۔" سنیک اسے پکڑ کر صوفے کی طرف لیکر گیا۔ گرلر بھاگتے ہوئے پانی کی بوتل لایا۔

"اینا کہانا!!! پاگل ہے وہ۔۔ اسے نہیں سمجھ میں آتی اسے نظر انداز کرو۔ تم پلیز پریشان مت ہونا۔" اسے بیٹھایا۔ صبرینہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی پھر اسی طرف دیکھنے لگ جاتی جہاں سے وہ گیا تھا۔ بلیک جھکا اس نے صبرینہ کے ہاتھ دبا کر چیک کیا جو کہ

ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اس نے انگلی کے اشارے سے سامنے منٹنیس ڈیرک کو کہا کہ کمرے کا
ٹمپرچر زرا گرم کرے۔

"یہ لو پانی پیو۔ تم کیوں اس سے اتنا لڑ رہی تھی۔ اس نے کیا تمہارے ساتھ بد تمیزی کی
تھی؟ کیا بات کر رہے تھے ہمیں سمجھ ہی نہیں آئی۔" چونکہ صبرینہ کزان اردو زبان
میں زیادہ بحث کر رہے تھے تو کسی کو اتنا خاص سمجھ نہیں آیا جب آخر میں کزان نے
انگریزی میں صبرینہ سے یہ کہہ دیا کہ وہ اس کی ماں کی قاتل ہے۔ وہ عالم فیملی سے ملی ہے
تو سب کو اتنا سمجھ آگئی کہ صبرینہ نے کزان کی دوست ہو کر انھیں ڈھینڈکیا۔

"میں میں تو اسے سمجھا رہی تھی۔۔ میرا مقصد۔۔ اسے ہرٹ کرنا نہیں تھا۔ میں سچ میں
اس کے خلاف نہیں ہوں۔۔ وہ مجھے اپنی ماں کی قاتل کیوں بول رہا ہے۔ وہ عالم فیملی کو
قاتل کیوں بول رہا ہے۔ ہاں سنیک میں نے تو اس کی امی کے خلاف ایک لفظ نہیں بولا

میں نے تو اس کی امی کا ہر گز ذکر نہیں کیا۔ وہ پھر اتنی بڑی بات کیسے کر گیا۔ " وہ صحیح معنوں میں پریشان ہو گئی۔ وہ سنیک سے بات کرنا تو دور اسے دیکھنا نہیں چاہتی اور اب وہ سنیک سے پوچھ رہی تھی۔ اس نے ایسا کیا کہہ دیا۔

"تو تم کزان کو تھپڑ کیوں مارنے لگی تھی؟" اب کی بار گر لربولے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیا اس نے کچھ ایسی بات کی ہے جس سے تم مجبور ہو گئی ورنہ تم نے خود کہا تھا گرل تمہیں مار دھاڑ نہیں پسند۔" اب بلیک بھی چپ نہ رہ سکا۔

"اینا اگر اس نے ایسا ویسا کچھ کہا تو سچ میں اس کا قیمہ بنادوں گا۔ تم بتاؤ تم اس کو تھپڑ کیوں مارنے لگی تھی۔"

"صبرینہ کے گھر رشتہ آیا تھا۔ کزان نے رشتے والوں کے سامنے بُرا امپریشن پڑوانے کے لئے بروکلن کی پاگل بیٹی کو بھیج دیا۔ وہی جو ہمارے علاقے میں مشہور ہے کہ اس کا

عاشق اسے چھوڑ کر اس کی دوست کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اس کے سارے پیسے 'زیورات

اور پتا نہیں کیا کیا۔۔۔ اب وہی کسی نہ کسی کو اپنا عاشق سمجھتی ہے تو پھر۔۔۔"

"مگر سا کورا میرے ساتھ تھا وہ تو نہیں لیکر گیا تھا اسے اور اس کا رشتہ یہ تو ابھی بچی ہے

!!!! اس کے گھر والے اتنی بڑی زیادتی کروانے والے تھے یہ کیسا گھرانہ ہے۔"

سنیک کے جڑے اتنے زوردار انداز میں بھیجنے گئے کہ ان میں ہلکی سی کٹک کی آواز آئی۔

اس نے صبرینہ کو دیکھا جو بوٹل کو پکڑے سر جھکائے ایک دم خاموش ہو گئی۔

"اینا!! کیا اس میں تمہاری مرضی شامل تھی۔ کیا تم کسی سے شادی کرنا چاہتی تھی۔"

سنیک کے سخت لہجے پر صبرینہ نے اب کی بار سر اٹھایا مگر منہ سے بولی کچھ نہیں۔

"اینا؟ بول کیوں نہیں رہی کیا تم کزان سے اس لئے لڑی کیونکہ تم کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی۔" اس کا لہجہ تیز ہو گیا۔ وہ ایسے کیوں بات کر رہا ہے۔ صبرینہ کو تپ چڑھ گئی۔

"تم کیوں میرے ابا بن رہے ہو۔ میری مرضی میں جس سے بھی شادی کروں۔ تمہیں کیا اعتراض ہے۔ ایک کزان کم تھا جواب تم میرے پیچھے پڑ گئے۔" سنیک کا منہ کھل گیا تو کیا اپنا کسی کو چاہتی ہے۔ غصے کی تیز لہر سنیک کو اپنے اندر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"اس نے جو بھی کیا بالکل ٹھیک کیا۔ وہ تمہارے بھلے کے لئے کر رہا تھا۔ تم اس پہ اتنی سی بات پہ ہاتھ اٹھانے لگی تھی اپنا !!!"

"سٹاپ اٹ سنیک!!!! یہاں بات رشتہ توڑنے کی نہیں ہو رہی۔ یہاں بات ایک پاگل کو مس یوز کرنے کی ہو رہی ہے۔ خود بھلے آجاتا مجھے اتنا غصہ نہ آتا لیکن اس لڑکی کا درد اس کی آنکھیں مجھے اندر تک ڈراچکی ہیں۔ کزان اپنے لئے مصیبت نہیں بد دعا اکھٹی کر رہا ہے۔ میں اس بات پہ غمگیں ہوں ایک تو اس کی غلطی کا احساس دلانا چاہا مگر اس نے ساکورا آئی کا قاتل بنادیا میں جو کسی مکھی کے مرنے پہ تین دن نہ سو سکوں۔ میں اس کی ماں کی قاتل کیسے بن گئی؟" وہ کھڑے ہو کر تیزی سے بولتے واقعی قابل رحم لگ رہی تھی۔

"تم بہت حساس ہو رو کی۔ اب اس میں ساکورا کا کیا قصور۔ اس لڑکی کو یاد بھی نہیں رہے گا۔ ویسے بھی وہ ایسی حرکت کرتی رہتی ہے۔ روزانہ آئے دن اس کے تماشے چلتے رہتے ہیں" جوش بولے بغیر نہ رہ سکا تو بلیک نے تیزی سے اسے خاموش کروایا۔

"منہ بند رکھو اپنا۔ جب وہ کہہ رہی ہے تو بالکل صحیح کہہ رہی ہے۔ انسانیت کے ناتے ہمیں کسی کو مس یوز نہیں کرنا چاہیے اور خاص کر وہ جن کو اپنا ہوش نہیں ہوتا۔ کزان نے غلط کیا۔ اس کے ساتھی ہونے کی وجہ سے تم اس کی غلط بات پہ ساتھ نہیں دے سکتے۔"

صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس نے بہت بڑی بات کی ہے۔ مجھے وضاحت چاہیے۔" وہ اس طرف جانے لگی کہ گرلر آگے آیا۔

"دیکھو ابھی تمہارا جانا مناسب نہیں ہے۔ اسے تھوڑا وقت دو خود تمہارے پاس خود آئے گا۔ وہ ایسا ہی ہے وہ دل پہ باتیں نہیں رکھتا۔ پھٹتا ہے اپنوں کے سامنے ہی مگر پھر نارمل ہو جاتا ہے۔ تم بہتر ہے گھر جاو اس سے پہلے ٹشوڈائن ہمارا گلہ دبوچنے آجائے گی۔"

صبرینہ نے گہرا سانس لیا اور پھر سر ہلا کر جانے لگی کہ سنیک سیدھا ہوا۔

"میں تمہیں چھوڑوں گا۔"

"ضرورت نہیں ہے۔" وہ کہہ کر چل پڑی تو بلیک نے گہرا سانس لیا۔

"جوش اور گرلر تم کلب کو چیک ان رکھو۔ سنیک چلو میرے ساتھ۔ واک کر کے اسے

چھوڑے گے۔"

"میں چلا جاؤں گا۔ تم رکو۔" وہ صبرینہ کے پیچھے جانے لگا تو بلیک نے اس کا کندھا پکڑ کر

روکا۔

"اس کو بے چینی میں مبتلا مت کرو۔ چپ کر کے چلو میرے ساتھ۔" سنیک نے اب

کی بار بحث نہیں کی۔ کندھا جھٹک کر وہ آگے بڑھا اور بلیک بھی اس کے پیچھے گیا۔

وہ جیسے ہی ہاک کے آفس لاونچ میں داخل ہوا۔ بس پھر ہر چیز کو تہس نہس کرنے کو تیار
۔ ادھر کی چیز ادھر پھٹکی اور ادھر کی ادھر۔ ہاک نے اسے نہیں روکا۔ کزان سا کورا کو
روکنا اس وقت غضب ہو جاتا۔ کزان واز دیوار پہ مارتے خاموشی سے لمبے لمبے سانس لیتے
ہوئے اپنا سر پکڑ چکا تھا۔

"بُرے عالم فیملی نہیں بُرے تم ہو۔"

"کم بخت ذات پات ہی نہیں ہے اور آئی ہے ہمیں درس دینے والی۔ السلام کا الف نہیں
پتا اور ہمیں باتیں سُنار ہی۔"

"بُرے عالم فیملی نہیں۔ بُرے آپ ہیں"

"ماں کی غلط تربیت ہے امی !!! یہ دیکھیں یہ دیکھیں کیسے مگر مجھ کے آنسو بہا رہا ہے۔"

اگر کیف تم نے اپنا منہ نہیں بند کیا تو الٹا لٹکا کر تمہارا بیلٹوں سے حشر کروں گا۔ پولیس

کو بلاو گے بہت ظلم کرتے ہیں تمہاری ماں اور تم پر۔ " چچا کی آواز پہ اس گرم گرم

سخت بیلٹ ابھی بھی اپنے کمر میں محسوس ہوئے۔

"بُرے عالم فیملی نہیں۔ بُرے آپ ہیں۔"

"اس سا کورن کو تین دن بھوکا مارو!!! پانی تک نہ دینا۔ اس کی اتنی ہمت۔ اتنی

جرات کہ مجھے جواب دیا۔ اتنی جرات تو میری خاندانی بہو میں نہ تھی۔ الماس جیسی

زبان دراز بھی میرے سامنے آگے نہیں بولتی اور یہ۔ " امی کا ٹپتے جسم پہ بھی کسی نے

رحم بھری نگاہ نہیں اٹھائی۔

"بُرے عالم فیملی نہیں۔ بُرے آپ ہیں۔"

"اوکاسان میرا سر۔۔ میرا سر۔۔ اوکاسان عقیل نے مجھے۔۔ اوکاسان۔۔ ابو ابو مجھے
اپنے پاس بلا لیں۔ اوکاسان ہم ابو کے پاس ابو کے پاس۔ آااااا" کسی نے اس کے ہاتھ کو
پاؤں سے کچلا اور کسی نے اس کے بال مٹھیوں سے پکڑے ہوئے تھے۔
"اگر تو نے اپنی دادی سے کچھ بھی کہا تو تیری ماں کے ٹکڑے کر دیں گے۔"
"بُرے عالم فیملی نہیں۔ بُرے آپ ہیں۔" اس نے بھاگتے ہوئے سکوچ کی بوتل اٹھائی

"میرا بیٹا ایسا کوئی کام نہیں کرے گا جس سے اس کی اوکاسان اور بابا کو تکلیف ہو۔ ہیں
کزان تم بابا جیسا بنو گے نا۔" اس نے جیب سے ڈر گز کی پلزنکالی اور منہ میں تین چار
ڈال کر اس نے بوٹل کھولی اور ہاک کے آگے بڑھ کر روکنے پر وہ پینے لگا۔

"ساکورا کیا کر رہے ہو۔ ساکورا پلزار یہ بہت خطرناک ہوتی ہیں۔ پاگل مت بنو۔ ایک کڈ کی بات کا بُرا مان گئے۔ ساکورا۔ دو مجھے۔" عجیب سی چُبن اور الجھن اسے اپنے جسم میں ہوئی۔ آنکھوں میں پڑتا فلیش ' پیچھے عجیب سامیوزک ' وحشت زدہ کر دینے والی آوازیں ہولناک منظر۔ ان گنت نیڈل کی چُبن۔ ہاک کہی غائب ہو گیا۔ ویرہاوس میں پہنچ کر اسے اپنا آپ ہر طرف نظر آ رہا تھا۔ جیسے ہر جگہ آئینے لگے تھے۔ گردن کے پیچھے حصے پہ ایک دم بجلی کا جھٹکا لگا وہ ایک دم ڈر گیا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی تھا۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا تو ایک بار پھر بجلی کا جھٹکا لگا۔

"نہیں پلیز مت کرو۔۔ پلیز مجھے اوکا سان دے دو۔۔ میری اوکا سان۔۔۔" اس نے اپنے بازو میں چیرتا ہوا درد محسوس ہوا۔

"نہیں آرہے کیمرے تمہارے پیچھے!!!!!! کوئی تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا۔ بُرے
نہیں ہو تم۔ کڈو ہے وہ۔ عالم فیملی نہیں۔ وہ بیچاری مجبور ہو گئی مگر اس نے انہیں ڈیفنڈ
نہیں کیا۔ ہوش میں آؤ سا کورا!!! ہوش میں۔" کزان ہاک کو دیکھتا رہا پھر اپنے ہاتھوں
کو جس کے ہاتھ سے اب بوٹل چھوٹ گئی تھی پھر وہ سیدھا ہوا اور اس نے اپنی جیکٹ
اُتاری۔ اسے گرمی لگ رہی تھی۔ اس کا منہ پورا گیلا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا
تھا۔ ہونٹ بالکل سفید اور بادامی آنکھیں مزید اندر سکیر گئی۔ چند ہی لمحوں میں ایسا کیا
ہو گیا۔

"مجھے لگا رو کی مجھے دیکھ سکتی ہے۔" وہ خود سے بول رہا تھا یا ہاک سے وہ نہیں جانتا تھا۔
"مجھے لگا وہی واحد شخص ہے جسے میری حرکتیں کہی حد تک جائز لگتی ہیں۔"

"ہاک ہاک میں نے تو اس کا بُرا نہیں چاہا۔ ہاک وہ کیوں کہہ کر گئی کہ میں بُرا ہوں۔ عالم

فیمیلی نہیں میں بُرا ہوں۔ اس نے کیوں کہا ایسا۔۔۔ میں تو اس کا دوست ہوں!!!! "

کزان بچوں کی طرح ہچکیاں لیتا بولا۔ وہ اپنے آپ میں نہیں تھا۔ ہاک کے چہرے پہ بے بسی آگئی۔ اس نے کزان کو اپنے ساتھ لگانا چاہا۔

"بگ گائے بس چھوٹی سی لڑائی۔۔۔" کزان نے درشتی سے اس کی بات کاٹی۔

"نہیں اس نے مجھے عالم فیمیلی کے مقابل میں لا کھڑا کیا۔ مجھے وہ کہتی سنیک یا باقی بانیکر

گینگ سے بھی زیادہ بُرا ہوں یا پھر پوری دُنیا دُنیا سے بھی بُرا ہوں تو میں روکی کی بات کا بُرا

نہ مانتا لیکن اس نے میری اور میری ماں کے قاتلوں کو اچھا کہا۔ اسے میں غلط لگتا ہوں۔

غلط۔۔۔ غلط۔۔۔ بُرا۔۔۔ ہاں بُرا کہا اس نے۔ وہ مجھے مارنے بھی والی تھی عالم فیمیلی والی

خصوصیت آگئی ورنہ میری روکی وہ کسی دشمن کو سخت نگاہوں سے بھی نہیں دیکھتی تھی

وہ مجھے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔ کیوں ایسا کیوں۔۔۔ وہ کیوں۔۔۔ اسے کہی پتا۔۔

ہاں۔۔ وہ نہیں دیکھ سکتی تھی اسے پتا۔۔

"گاڈ ڈیم اٹ سا کورا نہیں پتا اسے اگر اسے پتا بھی ہو تو کڈ واپسی نہیں ہے۔ وہ نازک نرم

طبیعت کی لڑکی نے کیا بولا تھا مجھے بتاؤ مجھے یقین ہے کہ اس کے پیچھے وجہ بڑی مضبوط

ہوگی۔ بولو سا کورا۔۔" کزان تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں اسے پتا ہے۔۔ میں کہہ رہا ہوں ہاں ذکی۔۔ ذکی نے کچھ کہا ہو گا یا پھر کسی اور نے

۔۔ ہاں وہ بڑھا ہو گا۔۔۔ یا پھر سب نے۔۔۔ انھوں نے ایک واحد چیز مجھ سے چھین لی

میری دوست مجھ سے چھین لی۔ سب کچھ چھین لیتے ہیں مجھ سے۔ میں نے ان کا کیا بگاڑا

ہے۔ یہی کہ میں ہانفو ہوں۔ میں ایک غریب جاپانی ماں کا بیٹا ہوں۔ بس۔۔۔۔۔ روکی کو

کرپٹ کر دیا انھوں نے ہاک۔۔۔ روکی کو کرپٹ کر دیا۔۔۔ " وہ بُری طرح چیخا۔ ہاک
نے اس کا سر پکڑ کر جھجھوڑا۔

"نہیں کرپٹ کیا۔ وہ دوست ہے تمھاری۔ وہ ابھی بھی فکر مند ہے۔ وہ ضرور باہر بیٹھی
ہوگی۔ میں جانتا ہوں اسے۔ اتنے لڑنے کے باوجود ایسا ہو نہیں سکتا وہ ایسے چلی گئی ہو اور
کس نے کہا تم سے چھین لیا گیا ہو۔ مت بھولو تم بی بی کے سب سے اہم اور ہولناک ممبر
ہو۔ بی بی تمھاری پہچان ہے۔ بی بی تمھاری فیملی ہے۔ ہم سب بھائی ہیں۔ تم اکیلے نہیں ہو
۔ ہم پانچ تمھارے بھائی ہیں اور تمھیں کوئی بھی تکلیف پہنچائے گا سمجھو ہمیں پہنچائے
گا۔ چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں بخشے گا مگر کڈو! تمھیں کبھی مر
کر بھی تکلیف نہیں دے سکتی۔ سا کورا۔ سنو کچھ نہیں چھینا اپنی ہارلی کو مت بھولو۔"
ہارلی کے ذکر پہ کزان زرا اٹھنڈا ہو گیا۔

"وہ۔۔۔ بُرا۔۔۔"

"سا کورا۔۔۔ کزان سا کورا میری بات سُنو تمھاری اوکا سان کی قسم کھاتا ہوں صبرینہ کے

کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا۔ وہ کبھی اپنے دوست کو دھوکہ نہیں دے گی۔ بھول جاؤ اور کہا

تھا اس طرف دھیان نہیں لیکر جانا!!!! وہ کچھ نہیں تھا تمھاری زندگی میں ایک بُہت بڑا

کانٹا تھا جسے تم اپنے ہاتھوں سے نکال چکے ہو۔ اپنے ہاتھوں سے کسی اور کے ہاتھوں سے

نہیں۔ بلنزگ بینڈٹس کی قسم کھائی تھی کہ اس حوالے کو حاوی نہیں ہونے دو گے۔

۔۔۔ مت بھولو۔" اس نے اپنا کلائی پہ ٹیٹو کزان کے سینے پہ زور سے مارا۔

"اس عہد کو مت توڑو جس کو بڑی ہمت سے نبھا رہے ہو۔" کزان نے سر کو ہولے سے

خم دیا۔

"بی بی کی شان ہو تم سا کورا۔ وہ ہافو جس کے اٹے دماغ سے دُنیا سو میل بھاگتی ہے۔ تم نے بھی تو اس بچی کو ڈرا دیا۔ ایسا بھی بھلا کوئی دھمکی دیتا ہے۔ خبردار اگر تم نے اس کو کچھ کہا نہیں تو کوئی کرے نہ کرے میں حشر کروں گا تمہارا۔ وہ کڈ میری چھوٹی بہنوں کی طرح اب۔ میں اسے بات کروں گا آخر معاملہ کیا ہے۔" کزان نے اسے کٹایا اور تھکے ہوئے انداز میں صوفے پہ بیٹھ گیا۔ وہ اب بالکل خاموش ہو گیا تھا۔ ہاک بھی اب کی بار کچھ نہیں بولا۔

"تم آنکھیں بند کرو میں سکون کی دوائی لاتا ہوں۔"

"تم!! تم برباد ہوگی۔۔ دیکھنا۔ تم سب برباد ہو گے اور دوسروں سے محبت چھیننے والی تمہیں لگتا ہے تم خوش رہو گی۔ خوشیوں کے لئے ترسو گی۔ جیسے میں ترسی اور

تڑپی ہوں۔ تم بھی تڑپو گی۔ میرے جون کو چھینوں گی میرے جون کو۔۔ اور تم تم کتے
کی موت مرو گے۔ " بہت زور سے بال صبرینہ کو اپنے کھینچتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اس
کی چیڑ دینے والی آواز سے اس کے کانوں میں ٹھیس اٹھ رہی تھی اور اس کی آنکھیں۔
ویران ' بے جان آنکھیں دیکھ کر صبرینہ کی ایک دم چیخ کر آنکھ کھلی۔ اس نے ارد گرد
دیکھا تو سامنے کھڑکی سے روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ پورا چہرہ پسینے سے
شرابوں ہو گیا تھا اور سانسیں تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔ اپنے بکھرے پھولے
ہوئے بالوں کو اس نے اپنے چہرے سے ہٹا کر دونوں ٹانگوں کو جوڑ کر ان کے گرد بازو
لپیٹ کر خود کو قابو کیا۔ آنکھیں بند تھیں تو اس بیچاری کا چہرہ سامنے بار بار آ رہا تھا اور اب
آنکھیں کھولیں تو بادامی شپ کی آنکھوں والا کزان سا کورا دکھائی دیا۔ اس بیچاری کی
چیخوں سے ہٹ کر اب کزان کا سرد لہجہ بار بار سنائی دیا۔

"تم نے بھی اپنی ماں کھوئی ہے صبرینہ۔"

"بلڈی ہو پکریٹ۔"

"اب عالم فیملی کے بجائے تم میرا نشانہ بنو گی۔"

"ساکور اواجہ کی قاتل ہو تم۔" اس نے سر اپنے گٹھنے پہ رکھ دیا۔ اس عورت کی اتنی جلد

بددعا لگ جائے گی اس نے سوچا نہیں تھا۔

"محبت کو ترسو گی تم بچ!!! محبت سے نفرت ہو جائے گی تمہیں۔ دیکھنا جس سے تم

شدید محبت کرو گی وہ تمہیں منہ کے بل گرائے گا۔ برباد کر دے گا تمہیں۔ تھو کے گا

بھی نہیں۔ دیکھنا پچھتاو گی۔"

"صبرینہ احمد پچھتاو گی تم۔"

"جب یہ میری سگی نہیں ہو سکی تو تمہاری کیسے ہو گی۔" اب کزان کی آواز سُنائی دی۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں تو نہیں لائی۔ میں کیوں ڈر گئی ہوں اس

سے۔ میں کیوں۔۔ نہیں۔" وہ تیزی سے اُٹھی۔ سیدھا کرسی کھینچ کر وہ بیٹھی۔ گہرا

سانس لے کر اس نے دراز کھول کر نیا کاغذ نکالا اور پین اُٹھا کر لکھا۔

"آئی سارے شیس (عزیز) کزان۔" صبرینہ نے گہرا سانس لیکر یہ لکھا ہوا کٹ کیا۔

"کہاں سے عزیز مجھ سے اتنی بد تمیزی کی۔ میرا گلا بھی دبائے لگا تھا اگر سنیک نہ روکتا۔

ایسا کوئی لڑکیوں سے بات کرتا ہے بلکہ میں تو اس کی دوست تھی۔" خود سے کہہ کر وہ

کٹے ہوئے جملے سے نیچے لکھنے لگی تو اس کے اندر کوئی بولا۔ تم بھی تو تھپڑ مارنے لگی تھی۔

جس شخص کو ہلکی سی تکلیف پر تمہاری راتوں کی نیند اڑ جائے ادھر تم کسی غیر لڑکی کے

رونے پر اسے مارنے لگی اپنے کزان کو!!

اس نے سامنے پڑی اپنی امی کی تصویر دیکھی اور پھر اپنے خط کو۔

"بے حس کزان بلکہ غلط فہمی میں مبتلا کزان بلکہ بد تمیز کزان۔ اگر اس دُنیا میں کسی کی سگی ہوں تو وہ تمہاری۔ تم نے ایسے کیسے سب کے سامنے کہہ دیا کہ میں تمہاری سگی نہیں ہوں بلکہ اسے چھوڑو آنٹی کا قاتل بنا دیا۔ تم اتنے سنگدل کیسے ہو سکتے ہو۔" وہ تیزی سے اپنے ٹیڑھی ہینڈرائیٹنگ میں لکھتے ہوئے کزان سے مخاطب ہوئی۔

"وہ تمہیں بد عادے کر گئی تھی۔" نہیں اس نے یہ لائین بھی کاٹی۔ اس کو میں کیوں اتنی اہمیت دوں۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ میری محبت ہر گز متاثر نہیں ہونی چاہیے۔

"میں قاتل نہیں ہوں کزان۔ اگر عالم فیملی اور تم میں سے کسی کو چننا پڑے تو میں تمہیں ہی چُنوں گی مگر ان کے بہت احسانات ہیں۔ وہ مجھے گھر پہ رکھ رہے ہیں حالانکہ میری عمر کی کئی لڑکیاں ماں باپ کے ہوتے ہوئے الگ گھر میں رہتی ہیں لیکن انھوں نے پرواہ

نہیں جانی۔ ایک الگ کمرہ 'کھانا پینا' کپڑے سب چیزوں کی ذمہ داری لی۔ اب وہ مجھے کب تک اپنے پاس رکھتے۔ میں کب تک ان کے لئے بوجھ بنتی۔ ایک نہ ایک دن انھوں نے میری شادی کروانی تو ہے۔ کرنے پہ آتے کزان تو بہت پہلے ہی مجھے کسی کے ساتھ فارغ کر دیتے لیکن نہیں کیا جب تک میں امی کی ٹروما سے نہیں نکل آئی تب تک انھوں نے مجھے نہیں چھیڑا۔ " اس نے اپنے ہاتھ روکے۔

"مجھے پتا ہے تم نے ایسا کیوں کیا۔ تمہیں لگا ہو گا میں ان کے لئے بوجھ بن گئی ہوں۔ ان کو نکالنے کی پڑی ہے تو یہ ہونے نہیں دینا چاہتے تھے اس لئے ایسا کیا مگر کزان تم کیوں نہیں آئے۔ تم آجاتے تو شاید شاید میں اتنا نہ ڈرتی۔ مجھے اتنا غصہ نہ آتا اور نہ ہی میری اور تمہاری لڑائی ہوتی۔ آئیم سوری آئیم سوری کزان۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ اتنی کی تمہاری ساری غلطیاں نظر انداز کر سکتی ہوں۔ بس یہ نہیں کر سکی کیونکہ مجھے لگا تم مجھ

سے چھین لے جاو گے یا تمہیں کچھ ہو جائے گا۔ دیکھو نا تم مجھ سے لڑ پڑے ' میں بھی
طیش میں آ گئی۔ " وہ پھر رُک کر اپنے لفظوں کو پڑھنے لگی پھر اس نے آخری جملہ لکھا۔
"تمہارے ساتھ ایسا کیا کیا تھا عالم فیملی نے کزان؟" اس کے بعد اس کاغذ کو اچھی طرح
لیپٹ کر اس نے اور چڈ کے پھولوں والے انولپ میں ڈال کر اس پہ پھولوں والے سکر
لگائے اور اُٹھ کر اپنے الماری کھول کر باکس میں ڈال کر اس نے الماری بند کی۔ اس کے
بعد اس نے وقت دیکھا تو سات بج رہے تھے۔ آج اس کی چھٹی تھی لیکن تیار ہو کر نیچے
جانا تھا۔ خالا کو ناشتے میں مدد کرانی تھی حالانکہ چھٹی والے دن تھوڑا لیٹ اُٹھتے تھے
سارے۔ تب تک وہ تیار ہو کر گھر میں وکیوم بھی مار لے گی۔ گرے ایزی پینٹ اور
بادامی رنگ کا کُرتا نکال کر اس نے اپنا تولیہ اُٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا تو
پیروں میں ایسا درد اُٹھا کہ سارا جسم ہل گیا ایک دم پیچھے ہو کر اس نے جھک کر اپنا پیر پکڑا

تو دیکھا زمین پہ کافی سارے لیگوز پڑے ہوئے تھے۔ یہ بچوں کے لیگوز یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک دم وہ فریز کر گئی۔

"عالم فیملی کے بجائے اب تم میرا نشانہ بنو گی۔" کزان یہ کزان نے کیا ہے۔ اس نے جھک کر لیگوز ایک ہاتھ سے اٹھا کر کمرے میں آئی اور اپنے ٹیبل پہ رکھے۔ اس کے بعد دوسرا چکر لگا کر اس نے لیگوز رکھے تو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی چھوٹ گئی۔ بالکل بچہ ہے یہ آدمی۔ اس کے بعد وہ واش روم گئی اور اس نے دروازہ بند کیا اس کے کچھ دیر بعد اس کی ہلکی سی چیخ واش روم میں گونجی۔

دروازے پہ پڑتی دستک پہ جو وہ بستر پہ لیٹی فون پہ لگی ہوئی تھی۔ ایک دم اُٹھی اور اس نے دروازہ کھولا تو ایک دم اس کی بھی چیخ نکل گئی اور پیچھے ہوئی۔ اس کے بعد اسے سر تاپا دیکھنے کے بعد بولی۔

"صبو یہ کیا کر کے آئی ہو۔" صبرینہ نے آنکھیں زور سے میچ کر اندر داخل ہوئی۔

چھوٹے سے ونیٹی کے سامنے کرسی پہ بیٹھ کر اس کا عکس نظر آیا تو صبرینہ کا چہرہ 'گردن'

ہاتھ 'باز و بلکہ پورا جسم گہرا نیلا ہوا تھا۔ اوپر سے اس کے سنسرے بادامی بال بھی اس

وقت گہرے نیلے لگ رہے تھے۔ صبرینہ نے متشمہ کالا نگ باتھ روب پہنا ہوا تھا اب

کپڑے تو نہیں خراب کر سکتی تھی۔

"یہ کیا کر کے آئی ہو۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہولی کا تہوار منا کے آئی ہو۔ اپنی انڈین باس کا اتنا

گہرا اثر پڑا۔ ہائے اللہ امی اور ادا جان دیکھ لیتے وہ تو بیچارے دل پکڑ لیتے۔ یہ ہوا کیا ہے۔"

وہ صبرینہ کو غور سے دیکھ رہی تھی پھر ایک دم اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔ صبرینہ نے اسے

گھورا۔ اب کیا بولتی۔ دیکھتے ہی کیوں نہیں سمجھ گئی کہ یہ حرکت کس کی ہو سکتی ہے۔

"مجھے کوئی پروڈیکٹس مل سکتے ہیں۔"

"یہ ہے کیا بتاؤ تمہارے بال کیلے لگ رہے ہیں۔ باتھ روب بھی میرا پہنا ہے۔"

نہانے گئی تھی کیا؟"

"جی اور شاور کے پانی کا شکار ہوئی ہوں۔ اب پلینز تشو میری مدد کریں گی۔"

"شاور کا پانی؟ کزان یہ کزان نے کیا ہے نا؟ اُف اس لگا ہو گا میں ہمیشہ ہفتے کی صبح تفصیل

سے فریش ہوتی تو اس کی حرکت ہوگی اور تم شکار ہو گئی۔ کل کم اس نے تمہارے اس

پاگل سے بال پٹوائے تھے۔ تو بہ اس کو قابو کرنا مشکل ہو گیا۔ امی کی پسندیدہ ڈیکوریشن

پیسس توڑتاڑ کر پھینکے۔ یا اللہ اگر عقیل بھائی اور ذکی نہیں آتے تو بس گئے تھے سب۔ ابو

بھی نہیں تھے بیچارے ادا جان کیا کرتے خیر دیکھتی ہوں اسے میں۔ آئی!!! میری جان

ٹھہرو۔ کچھ کرتی ہوں اچھا۔ آج کام پہ نہیں جاو گی نہیں تو مسئلہ ہو جاتا نئی نئی نوکری ہے

- چہرے کا تو کر لیں گے بالوں کا نہیں سمجھ آرہی۔ اب پانی کی ٹینکی چیک کرنی پڑے گی

کمبخت مکینک بن کر عذاب میں ڈال دیا اس نے۔"

"متشو جلدی کچھ کرو اور اس کو کو سنا بند کرو۔" صبرینہ نے سر پہ ہاتھ رکھا۔ اب نہیں

بخشے گا یہ آدمی۔

سنیک نے دروازہ کھولا تو ایک دم چونک کر پیچھے ہوا۔ کزان نے اسے ہٹا کر اندر داخل ہوا

"اتنی صبح صبح چھٹی کے دن کیا آفت آئی ہے۔" کزان نے جیکٹ اتار کر سیدھا اس کے

کچن میں گیا۔

"اب تمہارے گھر میں بھی داخل ہونے کے میں وقت اور اوقات دیکھوں گا۔ تمہاری

جو بھی کوئی آج کی دن کی محبوبہ ہے تم جاو اس کے پاس۔ میرے کان بالکل بند ہیں۔"

سنیک نے گہرا سانس لیا۔ وہ اس وقت خالی لانگ شورٹس میں تھا۔ اس کے صرف بازو

اور بیک پہ ٹیٹو تھے۔ باقی سب بائیکر کی طرح اس کے ٹیٹو آگے اور گردن تک نہیں

بھرے ہوئے تھے۔ وہ واقعی اس گینگ کا سب سے پُرکشش اور ہینڈ سم آدمی تھا۔ اس

کے چہرے پہ گہری لکیر بھی اس کی خوبصورتی میں کمی نہیں لائی تھی۔ اپنے بکھرے

بالوں پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"کوئی نہیں ہے۔" کزان جو ایک سیلڈ بیٹر بریڈ پہ لگا رہا تھا۔ ایک دم ٹھہر گیا۔

"کیا مطلب جلدی نکال دیا۔ کیا مزہ نہیں آیا۔" سنیک نے اسے سنیجہ گی سے دیکھا۔

"کیا ہوا ایسا کیا کہہ دیا۔ کیا بہت موڈ خراب کر کے گئی ہے۔"

"کزان اب کوئی لڑکی نہیں آتی۔" کزان جس نے بائیٹ لی تھی ایک دم زبان کو کاٹ گیا

"شٹ!!! کیا بک رہا ہے تو کب سے لڑکیوں سے بے زار ہو گیا۔" جب سے اپنا کو دیکھا ہے۔ سنیک نے دل میں کہا۔

"بس مجھے سپیس چاہیے۔ ہر وقت میں اپنا دماغ نہیں خراب کر سکتا۔ بہت چپکوا ہو جاتی ہیں۔ ایک رات کی بات ہوتی ہے مگر وہ تو سپنے سجانے لگ جاتی ہیں۔ ایسا ٹیمپر نہیں ہے میرا۔" اس نے فریج سے گرمیپ جوس اور الماری سے گلاس نکالا۔ کزان نے سر ہلا کر کہا۔

"یہ لڑکیاں ہوتی ہی سر درد ہیں۔ کوئی بھی رشتہ ہو ان سے۔ خون جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ خیر اچھا ہے لمبی بریک لو۔ اب آیا ہوں تو کافی بنادو۔"

"ہاتھ پیر کس کام کے ملے ہیں بس ایسا کا گلابانے کے لئے استعمال کرنا تھا۔" وہ طنز کرنے میں باز نہیں آیا۔ کزان اب سنجیدہ ہو گیا۔

"اس کا نام لو گے تو اپنا منہ تڑواو گے۔ اس سے دور رہنا۔ وہ عالم فیملی کی طرف سے ہے۔ اسے منہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ منہ کی کھاو گے۔"

"اس نے عالم فیملی کا ساتھ نہیں دیا کزان!! اس غلط فہمی سے باہر نکلو۔ وہ کہہ رہی تھی اس بیچاری کو ان لوڈ نہ کرتے باقی تم بیشک خود آ جاتے تو اس کو فرق نہ پڑتا۔ اس نے یہ بات خود ہم سب کو کہی ہے۔"

"ہو نہ وہ بیچاری پاگل۔ اس سے اتنی ہمدردی۔ وہ اتنی سی بات پہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانے لگی تھی۔ وہ کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھی۔ دیکھ رہے ہو اس کی بولڈ نیس۔ یہ سب ان کا کیا دھرا ہے۔ ان کے گھر میں رہ کر کوئی بھی انسان نارمل نہیں رہتا۔ اسے

میری حرکتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن اب کوئی توقع لگا کر بیٹھ گئی ہے۔ میں تو شروع سے ہی ایسا ہوں۔"

"میری بات سُنو۔" سنیک نے زور سے بوٹل گرنائیٹ سلیب پہ رکھا۔

"اپنی غلط فہمی دونوں جلدی دور کرو۔ تمہاری نیت بیشک صاف تھی مگر طریقہ کار غلط تھا

اور وہ ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو گئی۔ ہو جاتی ہے بحث لیکن انیف آف دس شٹ

!!! دونوں بچے نہیں ہو۔"

"تو سنیک بھائی جان ہمیں درس دیں گے۔ جن کا خود غصہ قابو میں نہیں رہتا۔ مجھے مت

بتاؤ۔ میرا جس سے دل خراب ہو جاتا ہے اس کے بعد مرتے دم تک صاف نہیں ہوتا

۔"

"تمہارا نقصان ہے۔ میں اپنا کو چھوڑ نہیں سکتا۔" کزان کے گلاس پہ گرفت مضبوط ہو گئی۔

"یہ اپنا کونڈا تمہیں نکل لے گی۔ جیسے اس نے مجھے ڈسا۔ پاگل مت بنو۔ اس کے پیچھے کتے کے موت مارے جاو گے۔" (وہ بھی میرے ہاتھوں) کیا؟ اس نے اپنا سر جھٹکا۔

"موت تو آنی ہے۔ کیوں نہ ایک حسینہ کے ہاتھوں مارا جاو۔"

"حسینہ ہو نہہرا کون جیسی آنکھیں ہیں اس کی۔ بالوں پہ تو جیسے بم پھٹا ہوتا ہے اور ناک موٹی جو رونے اور غصے میں تو اور پھول جاتی ہے۔ ہر وقت جب اسے غصہ آتا تھا تو رونے کے سوا اسے کچھ نہیں آتا تھا اور کل دیکھو مجھ پہ ہاتھ اٹھانے لگی تھی۔ کزان سا کورا کو ہاتھ لگانے والوں نے اپنے ہاتھ تڑوائے ہیں۔ آئی بڑی۔ آنکھوں کا علاج کرواوا اپنا۔" (اور

دماغ کا بھی 'دل کا بھی)

"ساکور۔۔۔ بہت ہو گیا۔ اب اپنا کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سُنوں گا۔" سنیک

خبردار انداز میں کہہ کر سیب بول سے اُٹھا کر کھاتے ہوئے اپنے لئے بھی بیڑ سے

سینڈوچ بنانے لگا۔

"ایک!! تجھے اس کے خلاف دس ہزار لفظ سُناؤں گا۔ دغا باز لڑکی۔ دیکھنا میرے سے بچ

نہیں پائے گی۔"

"تم ایسا کر نہیں سکو گے۔"

"کیوں تم نہیں کرنے دو گے۔ ہاک نہیں کرنے دے گا۔ بلیک نہیں کرنے دے گا۔"

"نہیں تم معصوموں کو تکلیف نہیں پہنچاتے۔"

"روکی میرا مطلب وہ سانپ معصوم نہیں ہے۔" سنیک مسکرایا۔

"سانپ تو میں ہوں۔ ہاں تم اسے فیوچر کی مسز سانپ کہہ سکتے ہو۔" کزان نے چھری

سامنے اٹھائی اور اس کی طرف پھینکی جسے سنیک نے بڑی پھرتی سے کچکچ کیا۔

"جان سے مار دوں گا تمہیں!!!!" وہ دھاڑا۔ اندر دل زور سے دھڑکنے لگا۔

"سا کورا! اب بہت ہو گیا۔ کام کی بات کر لیں۔"

"کر لیں گے۔ میں ابھی سونے جا رہا ہوں دو گھنٹے تک مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔" کزان

کھا کر جو س کا گھونٹ لیتے ہوئے اٹھ پڑا۔ سنیک نے اس کو جاتے ہوئے دیکھ کر سیدھا

کاؤنٹر سے اپنا فون اٹھایا۔

"شکر ہے بالوں کا مسئلہ تو حل ہوا۔ چہرہ بھی کافی حد تک صاف ہو گیا۔ اگر تمہیں ابھی

بھی پریشانی ہے تو فاونڈیشن لگاؤ۔" صبرینہ دو گھنٹے کی محنت کے بعد قدرے بہتر روپ

میں تازی تازی فریش ہو کر متشمہ کے کمرے میں اپنے بال ڈرائی کر رہی تھی۔ متشمہ جو بیڈ پہ بیٹھی اپنے پاؤں پہ نیل پینٹ لگا رہی تھی اس سے بولی۔

"نہیں ٹھیک ہے۔ پہلی کافی وقت لگا دیا۔ اب نیچے جا کر کام دیکھوں۔ جب سے کام پہ جانا شروع کیا ہے۔ گھر کو توجہ نہیں دے پارہی۔ خالا پہ کتنا بوجھ ہوتا ہے۔ بیچاری تھک کے چور ہو جاتی ہیں۔"

"کوئی نہیں اتنا کام نہیں ہوتا۔ بس ادا جان کو کھانا اور چائے وہ تو تمہارے سے پہلے کب سے دیتی آرہی ہیں۔ باقی گھر کے چھوٹے موٹے کام وہ اپنی بوریت میں کرتی رہتی ہیں۔ کونسی ان کے دس بچے اور دس ہزار کام ہے۔ ایسے خالی بیٹھی رہتی ہیں تو وہ ڈپریشن میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ریلیکس رہو۔ آج ادا جان 'بابا' امی چچی اور چچا Edinburgh جارہے ہیں۔"

"وہ کیوں خالانے تو ایسا کچھ نہیں بتایا تھا؟" صبرینہ نے ڈرائیو بند کیا تو مڑی۔ منشمہ نے کندھے اچکائے۔

"کل کے تماشے میں کسی کو ہوش تھا۔ خیر چچی جان کے بھانجے کی منگنی ہے تو سو سب وہاں جائے گے۔ ویسے حیران ہوں جتنا انھوں نے غم لیا تھا بڑی بات ہے۔ خود بھی جارہی ہیں۔ سب کو بھی لیکر جارہی ہیں۔"

"کس چیز کا غم؟" وہ اب برش اٹھا کر احتیاط سے اپنے الجھے گیلے بالوں کو ٹھیک کر رہی تھی۔

"نانکہ سے رشتے کا بڑا ارمان تھا انھیں۔ نانکہ بھی کچھ سال پہلے عمیر میں دلچسپی لیتی تھی پھر بس عمیر صاحب لڈو ہو گئے۔ دو سال کی دوستی کے بعد اب منگنی کر رہے ہیں۔ لو بھلا بتاؤ۔ سیدھا سیدھا نکاح کرو۔ یہ منگنی والا شوشہ سمجھ سے باہر لگتا ہے خیر نانکہ تھوڑی

غمگیں ہوئی ظاہر و اہر تو کوئی نہیں کیا مگر کزان نے جو اسے تپایا کہ وہ کیا چچی جان خود سر
پکڑ کر رونے لگی۔ میری اور امی کی تو ہنسی چھوٹے چھوٹے رہ گئی۔ "مشمہ اپنی رو میں
بولے جارہی تھی صبرینہ کی سوئی اس پہ ٹھہر گئی۔ کزان اور عالم فیملی کی اس سے ان گنت
نفرت۔

(("سا کورا اوجد کی قاتل ہو تم۔ " صبرینہ نے گھوم کر اپنے بال پیچھے کیے۔
"تسو۔ ایک بات پوچھوں مجھے سچ سچ بتانا۔ " اس کے لہجے کی سنجیدگی پر مشمہ نے اپنا سر
اٹھایا۔

"سا کورا آنٹی یعنی کے تمھاری چچی ہیں۔ ان کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی؟ " مشمہ ایک منٹ
کے لئے فریز کر گئی اس کے بعد ایک دم نارمل انداز میں بولی۔

"پتا نہیں مجھے یاد نہیں میں چھوٹی تھی۔ گھر میں ہنگامہ مچ گیا تھا۔ پولیس والے آئے تھے۔ کزان غائب تھا۔ ان کی باڈی بھی یہاں نہیں آئی تھی۔ چیک کرنے کے لئے ہو اسپتال ادا جان 'دادی اور پاپا اور چاچو گئے تھے۔ اس کے بعد بس۔۔۔ کافی عرصہ لگا پوسٹ مارٹن کرانے میں اس کے بعد دادی نے جیسے تیسے کر کے معاملہ ختم کرایا اور پھر بس انھیں دفنایا گیا تھا۔"

"کہاں دفنایا تھا۔ جب اتنا پتا ہے تو یہ بھی پتا ہو گا کی کس وجہ سے ڈیبتھ ہوئی تھی اور کزان غائب کیا مطلب کزان کہاں تھا؟" متشمہ شروع میں کچھ حد تک بتایا تھا لیکن یہ سب اس نے کبھی نہیں بتایا تھا۔ باتوں سے لگ رہا تھا حادثاتی موت ہوئی ہے۔

"ایسا کیا ہوا تھا۔ انھوں نے خود سے تو کچھ نہیں کیا تھا۔" اگر وہ سب کو قاتل کہہ رہا تھا تو ضرور اس کا تعلق اس بات سے ہو گا کہ کوئی انھیں پسند نہیں کرتا تھا۔ اسی وجہ سے انھوں نے خود کو مار دیا تھا۔ تبھی کزان ان سب کو قاتل سمجھتا ہے۔ یہی بات ہو گی ہاں۔

"صبو یہ سا کورا آٹنی کا خیال کیوں آرہا ہے۔" منشمہ اب سیدھا ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

"میں جاننا چاہتی ہوں کزان کے ساتھ ایسا کیا ہوا تھا۔ اتنا مسلسل تنگ کرنا اتنا مسلسل سب کا جینا حرام کرنا آخر کیوں۔ کل جو اس نے کیا حالانکہ میرے تو اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا لیکن وہ کیوں سب کو ہرٹ کرنا چاہتا اور وہ سب کی کیوں نہیں چاہتا کہ شادی ہو۔" منشمہ ایک دم اسے دیکھنے لگی پھر گہرا سانس لیا۔

"صبر۔ کزان صرف چچی الماس کے بچوں کو خوشیوں سے محروم رکھنا چاہتا ہے ورنہ میری بھی تو سیف سے شادی ہوئی ہے۔ تمہارے سے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ تمہارے بھلے کے لئے سوچ رہا تھا۔" ہاں بالکل جی تو اس نے مجھے اس کی امی کا قاتل بنا دیا۔

"وہ چچی الماس اور ان کے بچوں سے کیوں نفرت کرتا ہے۔ بتاؤ ناشو وہ کیوں تم لوگوں سے زیادہ ان کا جینا حرام کرنا پسند کرتا ہے۔" متشمہ ایک دم سے اس کے لہجے پر حیران ہو گئی۔

"صبر یلیکس یہ تم آج کیف کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو۔"

"کیف ہاں کیف واجد وہ کیف واجد کیوں نہیں بنا چاہتا۔ وہ کزان سا کورا کیوں بن کے رہنا چاہتا ہے اور سب اسے کیف کیوں سمجھتے ہیں۔ اسے ویسا قبول کر لیا تو اس کے نام کو کیوں نہیں قبول کرتے۔ کیوں ہیں سب کو اس سے نفرت کیوں ہیں کزان کو ان سے

نفرت۔ متشمہ وہ تمھاری شادی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر میں۔۔۔" اب صبرینہ اتنی جذباتی ہو گئی تھی اسے احساس نہیں ہوا کہ سامنے متشمہ موجود ہے۔ متشمہ آنکھیں حیرت سے پھاڑے 'منہ کھولے اسے تک رہی تھی۔

"تمھیں کیا ہو گیا ہے صبرینہ۔ تم کبھی کیف کے معاملے کو سریس نہیں لیتی تھی۔ کیا تمھیں کل وہ احتشام نامی لڑکا اتنا پسند آ گیا تھا۔۔۔"

"نہیں پسند آیا مجھے۔ سب کو کیوں لگتا ہے میں اس رشتے کا غم منار ہی ہوں جبکہ میں تو یہ چاہتی بھی نہیں ہوں۔۔۔ میں تو۔۔۔" ایک دم وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔ متشمہ اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ وہ پھر اس کے پیچھے گئی۔ کمرے میں آئی دیکھا صبرینہ جوتے اور پہن کر اپنا پرس 'جیکٹ اٹھا رہی تھی۔

"صبو!! صبو کیا ہوا ہے تمہیں۔ صبو ایسا کیا ہوا۔ کیا کیف مطلب کزان سے تمہاری بات ہوئی ہے۔ کچھ ہوا ہے۔"

"مجھے آدھا گھنٹہ دو۔ خالا سے کہنا کچھ ضروری کام کر کے آتی ہوں پھر واپس آ کر بات کروں گی۔"

"صبو کہاں جا رہی ہو۔ صبرینہ بات سُنو۔ مجھ سے کچھ مت چھپاؤ صبو۔" صبرینہ سُنے بغیر تیزی سے نیچے بھاگی۔

"صبو میری جان ایسا کیا کیا ہے کزان نے۔ تم نظر انداز کیوں کر رہی ہو۔" وہ دروازے تک آئی تو متشتمہ نے جمپ لگا کر اسے پکڑ کر روکا۔

"تشو پلینز مجھے بس تھوڑا وقت دو میں آتی ہوں نا۔"

"پر اس مجھے سب بتاؤ گی۔" صبرینہ اسے دیکھتی رہی پھر اس نے سر ہلایا۔

"ہاں پر اس!! سب بتاؤں گی۔" وہ چل پڑی متشمہ اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی پھر سوچ کر تیزی سے اوپر گئی اور اس کے کمرے میں آئی۔ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا ایسی اس کی غیر موجودگی میں چیک کرنا لیکن اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے صبرینہ کی آنکھوں میں عجیب سے بے چینی دیکھی تھی اور اس کا لہجہ یہ کیا تھا۔ اسے پتا تھا صبرینہ اس سے بھاگی ہے اور واپس آ کر بھی اسے نہیں بتائے گی۔ وہ اسے کیا کسی کو بھی کچھ نہیں بتائے گی۔ جتنا بھی وہ متشمہ سے بات چیت کیوں نہ کر لے۔ دل کا حال عیاں کرنا صبرینہ احمد تو اپنی امی تک سے بھی بامشکل کر پاتی تھی۔ صبرینہ احمد اپنے دل کے راز پردے میں رکھنا پسند کرتی تھی۔ سائڈ ٹیبل دراز اور ڈیسک کے دراز میں اسے کچھ نہیں ملا بس پھولوں سے متعلق چیزیں 'چند ایک کتاب اور بے تحاشا خوبصورت رنگ برنگے کاغذ اور پین تھے۔ دوسرا دراز کھولا تو اس میں کافی نئے انولپ پڑے ہوئے تھے پیک ہوئے

۔ متشمہ نے اُٹھا کر دیکھا تو صبرینہ چند دنوں پہلے خود ٹیسکو سے لائی تھی۔ یہ کاغذات اور اونلیپ کا کیا کام پھر اس نے دیکھا ایک باکس پڑا ہوا تھا۔ کھول کر چیک کیا تو ان میں سوکھے 'خراب اور بے جان پھول پڑے ہوئے تھے۔ ان کو اپنی جگہ رکھ کر اس نے ایک اور دراز جو آخری رہ گیا تھا وہ کھولا تو اس میں لیگوز پڑے ہوئے تھے۔ یہ کیا؟ اس نے اُٹھا کر دیکھا تو حیران ہوئی۔

"یہ صبو بچوں کے کھلونے کب سے رکھنے لگی۔" خود سے کہتے ہوئے وہ جھک کر رکھنے لگی کہ ایک دم چونکی پھر لیگوز کو ہٹا کر دیکھا تو ادھر آدھا استعمال شدہ جوائنٹ پڑا تھا۔ یہ تو کزان پیتا ہے۔ یہ کیا کر رہا ہے۔ کہی صبو ڈر گزرتو نہیں لینے لگی؟۔ نہیں! صبو ایسی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک چین پڑے ہوئی تھی جو کہ لازمی کزان کی تھی اور اس نے پھینک دی تھی کہ وہ اب نہیں پہنتا۔ یہ صبو کے دراز میں کیا کر رہی ہے اور اس نے یہ

تین چیزیں ایسے کیوں رکھی ہیں۔ اگر امی دیکھ لیتی۔ اس نے دراز بند کیا اور صبرینہ کی الماری کھولی۔ سارا چیک کیا کچھ نہیں ملا پھر آخری الماری کھولی ادھر ایک کیوٹ سا پھولوں کا لمبا باکس پڑا ہوا تھا جو امی اس کے لئے لندن سے لائی تھی کہ وہ اپنی جو لیری رکھ سکتی ہے۔ اس نے ایسی اٹھایا اور دیکھا۔ کہی اس میں بھی کچھ ایسا ویسا نہ رکھا ہو۔ صبرینہ ہمیشہ اس والی الماری کو لاک رکھتی تھی۔ اس کی سب سے بڑی بد قسمتی تھی کہ وہ آج اتنی الجھی ہوئی تھی۔ اتنا کزان اس پہ حاوی ہوا تھا۔ اس کا سب سے گہرا راز کو کوئی بھی جان سکتا تھا۔ منشمہ نے کھولا تو دیکھا۔ اس میں کافی سارے لفافے پڑے ہوئے تھے جسے ربن سے باندھ کر انھیں اکٹھا کیا ہوا تھا اور بڑے انویلیپس کو چھوٹی سی پتلی پولیسٹر رسی سے۔ کچھ کے ساتھ وہی سوکھے پھول چپکے ہوئی تھے اور کچھ کے ساتھ پھولوں کے

سکڑ۔ یہ کیا تھے؟ کیا صبرینہ کسی کو خط لکھتی ہے؟ سارے خطوط میں ایک ہی چیز لکھی ہوئی تھی۔

The Fire Of My Heart ..K

متمشہ نے سارے خط رکھ کر ایک اٹھایا اور اسے کھولا۔ اس کے بعد اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ جیسے جیسے وہ صبرینہ کی دل کی چھوٹی سی جھلک پڑھنے لگی۔ اس کا دماغ گھوم گیا۔

"محبت، عشق دیوانگی سب کزان سا کورا ہے۔ میرا آتشِ دلم۔" اس نے احتیاط سے رکھا اور دوسرا نکالا۔

"ضدی 'اکڑو' بد تمیز مگر میری زندگی۔ کزان سا کورا۔"

اس نے تیسرا خط نکالا اور وہ خود کو روک نہ پائی اور پھر سارے پڑھتی گئی۔ ہر خط میں
صبرینہ کی کزان کے لئے شدت ہی شدت تھی۔

Two opposite places

Two opposite hearts and souls

But one kind of friendship that is bound to

.. happen

Rookie and Sakura

"کہانی ڈیر ڈیر کھیلنے سے شروع ہوتی ڈیر پہ ہی اختتام کرے گی۔ کیا یہ ڈیر ہمیں ایک
دوسرے کے قریب کر دے گی یا پھر بچہ دور اتنا کہ دلوں کو جلا کر رکھ دے گا۔ کزان

سا کو رامیر آتش دلم ہے۔ The fire of my heart"

منتشمہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اس نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ یہ اس کی صبو۔ اتنا سب
کچھ دل میں چھپائے بیٹھی تھی اور بھی اتنا عرصے سے۔ وہ کیوں نہ دیکھ پائی۔ وہ کیوں نہ
سمجھ پائی کہ یہ لڑکی اس آدمی اس بے رحم سنگدل آدمی سے پاگلوں کی طرح محبت کر بیٹھی
۔ وہ توڑ دے گا۔ کزان سا کورا کو موقع مل جائے گا اور وہ اس لڑکی کو اپنے مفاد کے لئے
کچل دے گا۔ وہ نہیں دیکھے گا۔ وہ نہیں سمجھے گا اس کی محبت کو۔
"صبو تم نے محبت کی بھی تو کس سے۔ صبو یہ تم نے کیا کیا۔ وہ آدمی وہ آدمی تمہیں ختم
کردے گا۔ وہ تمہیں جلا کر بسم کر دے گا۔ امی امی کو پتا چلاتو۔۔۔ نہیں۔" وہ تیزی سے
اُٹھی اور اس نے سارے خط ویسے ہی رکھے جیسے صبرینہ نے سیٹ کیے تھے۔ اس بالکل
بھنک نہیں لگنی چاہیے۔

"وہ مر گیا تھا صبرینہ۔ وہ سا کورا آنٹی کے ساتھ مر گیا تھا۔ تم نے یہ کیا کیا۔ وہ مار دے گا تمہیں۔" وہ تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"ہاک سر پلیز بتائیں مجھے ملنا ہے اس سے۔ مجھے صرف ایکسکیوز کرنا ہے۔ میرا دوست ہے وہ۔ میں اسے ناراض کر پوری رات گزار چکی ہوں مگر دن۔۔ نہیں ہاک سر دن مجھے سے نہیں گزارا جائے گا جب تک میں اس سے بات نہ کر لوں۔ پلیز۔" وہ فون پہ ہاک سے مخاطب ہوئی جو اس کی بات سن کر گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

"کڈ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ پلیز اسے پش مت کرو۔ میں نہیں چاہتا وہ تمہیں کچھ بھی کہے۔ زخمی کزان بہت خطرناک ہے۔ اسے دور ہی رہے تو اتنا اچھا ہے۔"

"مجھے نہیں فرق پڑتا ہاک سر۔ اگر وہ کچھ کہتا ہے وہ حق پر ہے۔ میں نے جو کہا غلط کہا۔

مجھے اس کے زخموں پہ نمک نہیں چھڑکنا چاہیے تھا۔ پلیز پلیز آپ بتادیں۔" وہ فٹ

پاتھ پہ چل رہی تھی۔ جب تک ہاک سر کزان کا پتا نہیں بتاتے تو ایسی چلتے رہی گی ادھر

ادھر۔

"گرل ایک بات کہوں مانو گی میری۔"

"جی کہیے سر۔"

"تم پلیز عالم فیملی کا اس کے سامنے دفاع مت کیا کرو۔ بیشک وہ غلط ہو' بیشک تمھاری

نظروں میں بہت سے افراد کے ساتھ اس نے زیادتی کی ہو۔ تم اسے کچھ مت کہا کرو۔

اس کے لئے تکلیف دہ بات ہے۔ کم سے کم وہ تم سے توقع نہیں کر رہا تھا۔"

"ہاک سر میں کبھی نہیں کہوں گی۔ مجھے بس وہ بتا کیوں نہیں دیتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا ہے۔ وہ کیوں کہہ کر گیا کہ میں اس کی ماں کی قاتل ہوں۔ وہ یہ کیوں کہہ کر گیا کہ عالم فیملی اس کی ماں کی موت کی ذمہ دار ہے۔ پلیز مجھے اندھیرے میں مت رکھے وہ۔ آپ ہی بتادیں سر۔ کیوں وہ اتنا جذباتی ہو جاتا جب اس کی ماضی کی بات کرتے ہیں۔"

"اس کا ماضی کچھ اچھا نہیں ہے۔ بس اتنا جان لو۔ بہر حال وہ سنیک کے پاس اکثر جاتا ہے۔ لازمی وہی گیا ہو گا۔" صبرینہ نے آنکھیں بند کی۔ سنیک کی مداخلت نہیں چاہتی تھی مگر وہ کیا کرتی۔

"ٹھیک ہے ہاک سر سنیک کے گھر کا پتا بھیج دیں۔" اس کے بعد بیس منٹ کی واک کرنے کے بعد وہ firpark terrace میں موجود ایک خوبصورت مگر مہنگی سی بلڈنگ کی طرف پہنچی۔ اس نے دیکھا چند ایک مہنگی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ اس نے اس

طرف نظریں جمائی تو دیکھا تو سامنے ہی سنیک کی بانیک اور اس سے ہی آگے شاید اس کی گاڑی تھی۔ Porsche 911 جس پہ سامنے ہی سانپ کالو گو کے ساتھ بلزننگ بینڈٹس کا نشان بنا ہوا تھا۔ وہ اس سے گزر کر آگے بڑھی تو دل ٹھہر گیا۔ کزان کی ہارلی چمکتی دکتی کھڑی تھی لیکن ایک طرف اس کے سامنے کامنہ کارخ دوسری طرف تھا جیسے اسے پتا چل گیا تھا صبرینہ ناراض ہے اس سے۔ صبرینہ آگے آئی اس نے اس کی سیٹ پہ ہاتھ رکھنا چاہا پھر رُک گئی۔

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے ناراض ہو۔ آخر میں نے اس کا دل دکھایا ہے۔" ہارلی اب تک خاموش تھی کچھ زیادہ ہی ناراض تھی یہ میڈم۔ مالک کی وفادار نہ ہو تو مسکراہٹ دبا کر شیشے میں اس نے اپنا چہرہ دیکھا۔

"لیکن میں منالوں گی اسے۔ آخر کو میں اس سے پیار جو کرتی ہوں۔ دیکھنا بہت خوش ہوگا

۔ پہلے تو شاید کچھ نہ کچھ کرے گا میرے ساتھ پر خیر جانے دو۔ اس کو تو سات خون

معاف۔ ملتے ہیں ہارلی۔" وہ اس کے بعد سیڑھیاں چڑھ کر تیسری منزل پہ آکر سب

سے آخری کونے میں پہنچی جہاں سنیک کافلیٹ تھا۔ وہ بیل بجانے لگی تو ایک دم اس نے

دیکھا دروازہ ہلکے سا کھلا ہوا تھا۔ اس نے ہینڈل گھما کر ساتھ ہی ہلکی سی دستک دی۔ ارد گرد

دیکھا تو شاندار صاف ستھرے فلیٹ میں کوئی نہیں تھا۔ وہ آہستگی سے چلتی اندر داخل ہوئی

"کوئی ہے؟" وہ چلتے ہوئے اس طرف آئی دیکھا تو خاموشی تھی اس کے بعد دوسرے

سمیت اسے آوازیں سنائی دی۔ وہ چلتے ہوئے آگے آئی۔ سامنے ہی دروازہ کھلا ہوا تھا۔

اسے اچھا نہیں لگا مگر پتا نہیں کیوں پاگل کو آج کیا تجسس ہوا تھا دروازے کی طرف پہنچ

کر اس نے ہلکہ سا کھولا اور پھر بس صبرینہ احمد کے قدم وہی جم گئے۔ جب اس نے نظارہ دیکھا۔

"گاش آئی مسڈیو کزان۔" کزان سا کورا بستر پہ بیٹھا ہوا تھا۔ شاید سو کر اٹھا تھا اور گرین جمپ سوٹ میں خوبصورت سی ڈرٹی بلونڈ بالوں والی لڑکی اس کو گلے لگائے تقریباً اس کی ایک ٹانگ پہ بیٹھی ہوئی تھی اور کزان کو زور سے بھینچا ہوا تھا اور کزان کا بازو اس لڑکی کی کمر پہ تھا۔

"ریچیل تم؟" صبرینہ نے کزان سا کورا کا وہ بازو دیکھا۔ وہ بازو جو کچھ دن پہلے اس کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ وہ بازو کسی اور کے گرد۔ تکلیف سے صبرینہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔ اس کی طبیعت عجیب ہو گئی۔ دل لگا کے پیروں میں آگیا ہو۔ دل پہ ہاتھ رکھ کر وہ مڑی اور لڑکھڑاتے ہوئے۔ اس نے اپنی سسکی کو لبوں سے دبایا مگر درد خود کو قابو میں نہ رکھ سکا

اور پھر دردناک سی آواز اس کے منہ سے نکلی۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کزان اس کا کزان
کسی اور کا۔ وہ تیزی سے گھر سے باہر نکلی۔ روتے ہوئے اس کا سر چکرار ہاتھا۔ سینے پہ ہاتھ
رکھے وہ سیڑھیوں کی طرف جا کر گرنے لگی کہ کسی نے اسے تھام لیا۔

"اوسوری۔۔۔ اینا اینا کونڈا تم۔۔۔ اینا تم یہاں کیا اینا کیا ہوا؟" سنیک جو بلیو جینز اور

وائٹ ٹی شرٹ میں صبرینہ کو سنبھالتے ہوئے سیدھا کرنے لگا دیکھا تو بکھری ہوئی

صبرینہ کو یہاں دیکھ کر شا کڈ رہ گیا۔

"وہ اندر اندر۔۔۔ وہ نہیں وہ میرا ہے وہ میرا وہ میرا ہے۔" انگریزی میں بولتی ایک دم

رُک کر بچوں کی طرح روتے ہوئے اردو میں بولنے لگی۔ وہ اس کا ہے۔ وہ اس کا ہے۔

"اینا کیا اندر۔۔۔ اینا کیا بول رہی ہو سمجھ نہیں آرہی۔ سویٹ ہارٹ۔" سنیک نے اس کا

چہرہ تھاما۔ وہ تو ایک دم پریشان ہو گیا۔

"وہ میرا ہے وہ میرا ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ میرا ہے سنیک۔۔ وہ میرا ہے۔" وہ بس

یہی بولتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹا کر نیچے بیٹھتے چلی گئی اور سنیک تو بوکھلا گیا۔

"وہ وہ گلے گلے۔۔۔ مطلب میں خاص نہیں تھی مجھے لگائیں واحد۔۔" وہ منہ پہ ہاتھ

رکھ کر بُری طرح رونے لگی۔ سنیک تو ایک دم پریشان ہو گیا۔

"اینا کیا بول جا رہی ہو مجھے تمہاری زبان کی سمجھ نہیں آرہی۔ اینا میری طرف دیکھو۔ اینا

کونڈا تم غصے میں اچھی لگتی ہو۔" اس نے جھک کر صبرینہ کے آنسو صاف کیے۔ صبرینہ

کے نظروں کے سامنے بار بار وہ منظر آ رہا تھا جب کزان اس لڑکی کے ساتھ۔ کزان کی

باہوں میں وہ لڑکی موجود تھی۔ صبرینہ کہ منہ پہ ایک دم ہاتھ گیا۔ سنیک گٹھنے کے بل

جھکا۔ وہ سیرٹھی پہ بیٹھی کسی سے نظریں نہیں ملانا چاہتی تھی مگر یہ سنیک جا ہی نہیں رہا

تھا یہاں سے۔

"تم بول کیا رہی ہو۔ کسی نے تمہیں کچھ کہا ہے؟ اس سا کورا نے تو کہی تم سے پھر

بد تمیزی نہیں کی۔ مجھے بتا دینا۔ میں اس کا منہ توڑ دوں گا۔"

"اس وقت تم اپنا منہ توڑ آؤ۔ مجھے تم زیادہ تنگ کر رہے ہو جاو یہاں سے۔" وہ غصے سے

اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔ اس کی سُرخ ہیزل براؤن آنکھوں کو مبہوت ہو کر دیکھنے لگا

-

"اگر تمہیں اس سے خوشی ملتی ہے تو میں توڑ آتا ہوں اپنا جبر اگر تم رو تو مت۔" یہ ٹیوڈ

بائیکر جس کی زبان ہر وقت طنز زہر میں ڈوبی ہوتی ایک دم اسے دیکھتا تو شاکڈ ہی رہ

جاتا۔

"تم یہاں کیا کر رہی تھی۔ اپنا اس نے لازمی بد تمیزی کی ہے نا۔ اسے تو میں چھوڑوں گا نہیں

۔ ٹھہرو ایک تو ریجیل بد تمیزی اسے روک نہیں سکی۔" صبرینہ کا دل ڈوب گیا تو سنیک

بھی اس کی گرل فرینڈ سے واقف تھا۔ ظاہر ہے پھر وہ اتنے فری ہو کر اسے گھر میں کیا کر رہی ہوتی۔

"ہاں وہ رپچھ کیسے روکتی اسے۔ بندریاں کی طرح چمٹی ہوئی تھی۔ جاودیکھ آورو مینٹک فلم۔" وہ غصے سے آنسو گرہتی نیچے غصے سے جانے لگی۔ سنیک جو اٹھ کر اس طرف جا رہا تھا ایک دم صبرینہ کے غصے میں کچھ کہنے پر اور نیچے جانے پر اس نے کزان کو سنانے کا ارادہ ترک کیا اور اس کے پیچھے گیا۔

"قاتل!! کسی کی قاتل بنوں نہ بنوں اس کی اور اس منحوس لڑکی کی لازمی بنوں گی۔ سمجھتا کیا ہے خود کو۔ جھکتی ہے میری جوتی۔ معافی میرے سگے بھی نہ مانگیں۔ ایک ایک کو ایک کو دیکھ لوں گی۔" وہ ایک دم رُکی کوئی گلاس ریپر والے ایک گھر سے گزر رہے تھے۔ وہ نیچے فلور پہ آگئی تھی۔ اسے ٹھہرنا پڑا۔

"اینا بات سُنو۔ اینا ڈار لنگ۔" صبرینہ کا دماغ گھوم گیا دل کیا یہ کانچ کا بڑا سا شیشہ اپنے اور سنیک کے بیچ حائل کر دے لیکن اس میں سنیک کا کیا قصور۔ وہ بیچارا اتنا اچھا ہے۔
اصلی پلے بوئی 'اصلی فلرٹ تو وہ اوپر ہا فو لڑکا ہے۔ جب راستہ کلیئر ہوا تو وہ سنیک کی سُنے بناتیزی سے چلنے لگی۔

"ارے لڑکی سُنو تو۔ شٹ۔۔" صبرینہ کی نظر ایک دم ہار لی پہ گئی۔ ابھی تک نخرے سے منہ کیے کھڑی تھی۔ نخرہ تو چیک کر داس کا۔ وہ سیدھا اس کے پاس آئی۔
"وہ اوپر تمہارے ساتھ بے وفائی کر رہا ہے اور تم مجھ سے منہ موڑ کر کھڑی ہو۔" ہار لی کچھ نہ بولی۔ اب بولتی پہلے بھی نہیں تھی لیکن صبرینہ کو اس کی صورت پہ تیار ہی تھی۔
"ہاں میرے پہ کیسے یقین آئے گا۔ ٹھیک ہے میں تڑپی ہوں نا تو وہ بھی سکون میں نہیں رہے گا۔" اس نے اپنے بیگ سے کچھ تلاش کرنا چاہا۔

"اینا کیا ہوا۔۔ تم اس بانیک سے کیا بات کر رہی ہو۔" سنیک چلتے ہوئے اس طرف آیا۔

دیکھا تو صبرینہ اب رونے کے بجائے سخت تپتی ہوئی لگ رہی تھی اور غصے سے بیگ میں

کچھ تلاش کر رہی تھی۔

"کوئی ٹیکسی منگوانے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ تم چلو۔"

"تمہارے پاس چھوٹا سا کوئی کٹر ہے؟" صبرینہ نے ایک دم اسے حیرت میں مبتلا کر دیا

۔ کٹر؟ اس کو کیا کرنا ہے؟

"تم نے۔۔۔" اس کی بات کاٹی گئی۔

"ہاں یا نہیں؟" وہ تیزی سے بولی۔ سنیک نے نا سمجھی سے جیب سے چھوٹا سا فلپر والی

چھری نکالی۔

"مجھے مار وار کر نہ چلی جاندا۔" سنیک نے مضنوعی ڈرتے ہوئے کہا۔

"ادھر لاو۔" صبرینہ نے اسے کھولا۔ اس کے بعد ہارلی کی طرف بڑھی۔ سنیک سمجھ گیا وہ کیا کرنا چاہی۔

"اینانو۔۔۔ اینا نہیں وہ اس معاملے تمہیں واقعی جان سے مار دے گا۔"

"اگر اس نے اس ڈائن کو بٹھایا تو میں اسے جان سے مار دوں گی۔" اس نے اردو میں کہہ کر ہارلی کی ٹائیر کے پچھلی ٹائیر کو زور لگا کر ہلکے سا کٹ لگا دیا تھا۔ سنیک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

"پاگل لڑکی! تم نے شیر کا پنجر اھول دیا ہے۔ او شوٹ ایسا کیا ہے اس نے۔ مجھے بتاؤ تو سہی۔"

"کزان سا کورا کو بھی اپنے دوائی چھکنی چاہیے۔" اس نے سنیک کو اس کا بلیڈ دیا اور اس کے بعد چل پڑی۔ سنیک کے پاس بائیک کے بجائے گاڑی کی چابی موجود تھی تو وہ سیدھا اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتا اس سے بولا۔

"اینا آو میرے ساتھ۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے۔" صبرینہ رُک گئی مڑ کر سنیک کو دیکھا۔ نگاہوں کے سامنے وہ منظر آیا جس کی وجہ سے وہ ٹوٹ کر بکھری تھی۔ گہرا سانس لے کر وہ اس طرف آئی۔ سنیک کو حیرت کا جھٹکا لگا مگر کچھ نہیں کہا کہ کئی محترمہ کہی پلٹ ہی نہ جائے۔

"ایک اور بلکہ پوری بوتل لے آؤ۔" صبرینہ گلاس لیتے ہوئے بار ٹینڈر کو کہتے ہوئے بیسواں گلاس ختم کر رہی تھی۔ بار ٹینڈر نے سنیک کو دیکھا جو سکونچ پیتے ہوئے حیرت

سے صبرینہ کو دیکھ رہا تھا۔ جو سخت غمگیں لگ رہی تھی اور اپنا غم ہلکے کوکا کولا سے ختم

کر رہی تھی۔ عجیب لڑکی تھی۔ ہچکی لیتے ہوئے اس نے گلاس ختم کر کے رکھا۔

"پہلی لڑکی دیکھی ہے جو کوکا کولا پینے سے نشے میں مبتلا ہے۔ وہ بھی مجھ سے زیادہ۔"

صبرینہ نے سُرخ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"تم مردوں کو پینے کی کیا ضرورت ہے۔ تم لوگوں کے خون میں نشہ بھرا ہے جہاں لڑکی

دیکھی بہک گئے اور جو غم کوکا کولا اور لیز کے چپس وہ بھی نمکین والے کے ساتھ غم ہلکے

ہو سکتا ہے وہ تم لوگ کے اس مشروب میں کہاں۔" بڑی بوتل پر صبرینہ نے کیپ

کھولا اور گلاس میں ڈالنے کے بجائے وہ پینے لگی۔ سنیک منہ کھولے اسے دیکھنے لگا۔

"لڑکی شکر کی مرضہ اس عمر میں بن جاو گی۔"

"بنے دو بلکہ مر ہی جانے دو۔ اسے تو پرواہ نہیں ہوگی بلکہ کسے ہوگی؟ اس نے وعدہ کیا تھا
وہ جھوٹا ہے ایک نمبر کا جھوٹا۔"

"ایک تو تم یہ زبان کیوں تبدیل کر لیتی ہو۔ لگتا ہے مجھے تمہاری زبان سیکھنی پڑے گی۔
ضرور مجھے گالیاں دے رہی ہوگی۔" صبرینہ نے ہاتھوں کی پشت سے منہ صاف کیا۔
"تمہارا نام ہی سنیک ہے۔ تمہیں گالی دینے کی کیا ضرورت۔" سنیک نے اسے گھورا

"سنیک میری قابلیت پہ نام رکھا گیا ہے۔"

"حالانکہ اس کا نام سنیک رکھنا چاہیے تھا۔ تم خوا مخواہ بدنام ہو۔" صبرینہ نے بوٹل گال
کے ساتھ ٹکائے 'بے انتہا معصومیت سے کہا۔ سنیک اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے
ایک منٹ کھوسا گیا۔ بہت ہی کوئی پیاری لڑکی ہے۔"

"تو تمہیں لگتا ہے میں اچھا ہوں؟"

"اب زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اچھے تو صرف ہاک سر اور بلیک سر ہیں۔ دیکھنے میں

کتنے ڈراؤنے لگتے ہیں مگر اخلاق میں سب سے آگے۔ ویسے تمہارا اصلی نام ڈینیل ہے تو

باقی سب کے نام بھی یقیناً اصلی نہیں ہونگے۔" سنیک نے سپ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاک کا نام جیڈ براؤن ہے لیکن کاغذ اور سب جگہ اب ہاک کے نام سے ہی جانا جاتا ہے

۔ بلیک کا اصلی نام ایرک مونرو ہے لیکن بلیک مونرو کے نام سے جانا جاتا ہے۔

گر لڑکا نام گریسن والش ہے اور جوش کا نام تھو مسن نیلڈاز۔" صبرینہ بڑے غور سے

یہ نام سن رہی تھی پھر بولی۔

"تو بہ اتنے مشکل نام۔ ایرک ویسے پیارا نام ہے۔" سنیک نے منہ بنایا۔

"ڈنیل لارا! ٹپکل نام ہے ویسے تمہارا۔ اس لئے چڑھوتی ہے تمہیں۔" صبرینہ اب

سامنے باول سے برف گلاس میں ڈال رہی تھی۔ ایک 'دو' تین۔۔

"کچھ ایسا ہے۔" وہ خشک لہجے میں ڈرنک ختم کرتا بولا۔

وہ دونوں اس وقت ہاک کے کلب میں موجود تھے۔ کلب تورات کے ٹائم ہی کھلتا

تھا۔ صبح کے وقت تو صفائی ہوتی تھی۔ وہ صبرینہ کو یہاں ہی لے آتا کہ وہ آرام سے اپنا

غم ہلکے کر سکے گی لیکن صبرینہ نے اس کی ساری غلط فہمی دور کر دی چاہے زخمی سے چور

کیوں نہ ہو گئی ہو۔ شراب کا ایک بوند اپنے حلق میں نہیں اُتارے گی البتہ کوکا کولا سے

ضرور ہائی لگ رہی تھی۔

"تمہاری زندگی میں کتنی لڑکیاں آئی ہیں سنیک؟"

"اصل معنوں میں پوچھو گی تو تم پہلی ہو۔" صبرینہ برف اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے آنکھیں گھمانے لگی۔

"مجھے شک پڑ رہا ہے۔ یہ کوک کی بوتل میں کسی نے اصلی کو کین تو نہیں ڈال دی۔" صبرینہ نے برف منہ سے نکال کر سامنے چھوٹی بن پہ نشانہ مار کر پھینکی جب کامیاب ہو گئی تو تالی ماری۔

"میں نے کوک تو نہیں البتہ marijuana ضرور ٹرائی کی ہے۔" اب سنیک کا سر گھوم گیا۔ کیا مطلب اس کا۔

"تم ڈر گز؟ تم کب سے ڈر گز۔ اینا جوک ہے نا؟"

"نہیں میں نے ایک سوٹا لگایا تھا لیکن دھوا باہر کے بجائے اندر لے گئی۔ تمہارے پاس جو اینٹ ہے۔ میں اب کی بار کوشش کروں گی۔"

"تم نے سا کورا سے جوائنٹ لی تھی؟" صبرینہ نے کوک اب گلاس میں ڈالی۔

"زبردستی پلائی تھی۔ ڈیر دے کر۔ میرا تو سر گھوم گیا لیکن اب دل کر رہا ہے پیوں۔ اس

ڈائن کی شکل ہے۔" سنیک اس سے پہلے کچھ کہتا اس کا فون بجا۔ دیکھا تو اس کی بہن کا

تھا۔ سنیک نے فون اٹھایا۔

"ہاں پرس۔ ایک فرینڈ کے ساتھ باہر ہوں۔ کزان اٹھ گیا؟" صبرینہ ایک دم

چونک پڑی۔ یہ کیا بک رہا ہے۔

"ریچیل تم کب آئی؟ اور میری ٹانگ پلیز اب تم بچی نہیں ہو۔ کافی بھاری ہو گئی ہو ویسے

۔" کزان نے ایک دم بازو ہٹا کر اسے پرے کیا۔ وہ ابھی تک نیند میں مبتلا اوپر سے ڈر گز

اور ووڈکانے تو اور دل خراب کیا تھا۔ اسے تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ اٹھا اور ایک دم چیختی

ہوئی کوئی اس کو گلے لگائے اس کے ٹانگ پہ بیٹھ گئی۔ اس نے خود کو سنبھالنے کے لئے اس کو پکڑا تو دیکھا تو سنیک کی چھوٹی بہن ریچیل تھی۔ یہ کب آئی۔ ریچیل نے منہ بنایا۔

"تم ابھی تک ویسے ہی سڑو ہو ہافو۔ میں نے اتنے پیار سے تمہارا استقبال کیا تمہیں زرا بھی میرا خیال نہیں۔ ویسے تم پر اپر داڑھی رکھ رہے ہو۔ تمہیں بہت سوٹ کر رہی ہے۔"

"اس کزان کے چہرے کو چھیڑا۔ کزان نے ہاتھ پرے کیا۔

"یار ریچیل گرو آپ۔ سنگاپور سے واپس آ کر اور ہی دماغ خراب کر لیا۔ اُف میرا سر۔ صبح تک ٹھیک تھا۔ سو کر کیوں پھیر رہا ہے۔"

"لازمی جوائنٹ کی بارش کر دی ہو گی۔ میں آگئی ہوں اب کوئی ٹینشن نہیں۔ اچھی سی کیمو مائل کی چائے بناتی ہوں۔ انگلش مفن بھی تیار کرتی ہوں۔ اُف کاش کزان تم میرے

ساتھ سنگاپور چلتے۔ اتنی خوبصورت جگہ میں نے آج تک نہیں دیکھی۔" کزان نے سر جھٹک کر کمبل اپنے گرد ہٹا کر اٹھا۔

"جدھر تم ہوتی وہ جگہ بھی جہنم سے کم نہیں ہوتی۔" ریچیل نے منہ بنایا۔

"شکایت لگاتی ہوں میں بھائی کو۔ ویسے یہ بھائی کدھر چلے گئے۔ کہہ رہے تھے کہ گاڑی

میں کچھ رہ گیا ہے اور صحیح سے پارک کرنے جا رہا ہوں غائب ہی ہو گئے۔ فریش

ہو جائیں کزان صاحب میں کپڑے نکال دوں؟"

"ہاں میں ملکہ الزبتھ کا پوتا ہوں نا اور تم میری میڈ جواب میرے کھانے کے ساتھ'

میرے کپڑوں تک کی بھی ذمہ داری اٹھائے گی۔ پتا ہوتا کہ تم مصیبت نے آج آنا ہے

تو آج سنیک کے گھر نہ آتا۔" اس نے اپنی آنکھیں رگڑی اور بنا اس کی سُنے واش روم

میں گھسا۔

"کھڑوس کا کھڑوس مگر چتا بھی ہے اس پر۔ اُف پتا نہیں تھا ہا فواتے پیارے ہوتے ہیں۔
یہ تو اور ہی پیار ہو گیا ہے۔ اب تو واپس آگئی ہوں۔ مجھے بھگا نہیں سکو گے۔" کزان شیشے
کی طرف آکر اپنے ہاتھ دھونے لگا۔ وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا کہ ایک دم اسے پیچھے
رو کی نظر آئی۔ ایک دم گھوم کر پیچھے دیکھا کوئی نہیں تھا۔ اس نے دوبارہ آئینے کو دیکھا تو
وہاں نہیں تھی۔

"یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔" خود سے بڑبڑایا۔ جھک کر پانی کی چھینٹے منہ پہ مارے تو اس
کے کانوں میں آہٹ کے ساتھ ہلکی سی آواز سنائی۔

"آئی ڈیر یو کزان۔" کزان ایک دم پیچھے ہوا مڑ کر دیکھا۔

"کہی مرور تو نہیں گئی اور بھوت بن کے مجھے ڈرا رہی ہے۔" اس نے دوبارہ جھک کر پانی
کی چھینٹے مارے۔

"میں میں کزان مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کا غصہ آپ کی نفرت کو کیسے ختم کروں تاکہ کل کو اس نفرت کا نشانہ میں بھی نہ بنوں۔ محبت سے زیادہ نفرت میں طاقت ہے کزان یہ سب کچھ تباہ کر دیتی ہے۔ یہ ارد گرد لاوے کی طرح پھٹ کر ہلا دیتی ہے۔" غصے سے کزان نے سینک پہ مکا مارا۔

"سٹاپ اٹ!!! درس پہ درس پہ درس!!!! ان کو کچھ مت کہنا۔ ہاک صحیح کہہ رہا تھا۔ سو کر تو اور طبیعت خراب ہوتی ہے۔ مجھے ووڈ کا کے ساتھ پلز نہیں لینا چاہیے تھی۔ سوری اوکا سان ایٹم ریلی سوری مگر وہ بھی آپ کی قاتلوں میں شامل ہے۔" وہ اب جھک کر وہی زمین پہ بیٹھ گیا۔

"اس نے عالم فیملی کو ڈیفنڈ کیا۔ اس نے کہا وہ صحیح ہیں بُرائیں ہوں۔ میں اس معاف نہیں کروں گا۔"

"اس نے تمہیں ڈیفنڈ کیا موسو کو۔" اوکاسان کی آواز پہ کزان نے دیکھا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

"اوکاسان۔" اوکاسان اُداسی سی مسکرائی۔

"جانتی ہوں اس نے ایسا کیوں کیا؟ تاکہ تم لوگوں کی بددعا کھٹی نہ کرو۔" وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے انھیں سُن رہا تھا۔

"مگر اوکاسان اس نے عالم فیملی کو بُرا کہا۔ ان کو جو آپ کے قاتل ہیں۔ اس نے نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا اوکاسان۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ اتنے ٹکڑے تو جانوروں کو پکانے کے لئے بھی بے رحمی سے نہیں کیے جاتے جتنے آپ کے۔" وہ سر پکڑ کر رو رہا تھا۔

"اوکاسان انھوں نے آپ پر گھٹیا الزام لگایا۔ آپ آپ کو نکال کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیے۔ میں نے دیکھا تھا اوکاسان۔۔۔ میں نے دیکھا تھا اس صبرینہ نے نہیں دیکھا۔ انھوں نے اس کا برین واش کر دیا ہے۔"

"موسو کو۔ میرا موسو کو میں اچھی جگہ پہ ہوں۔ کزان میرا پھول۔ ادھر آؤ۔" اوکاسان نے اس کے گرد بازو پھیلائے۔ کزان اس وقت چودہ سال کا بچہ بن گیا تھا۔

"میری جان میں بہت خوش ہوں۔ میں تمہارے بابا کے پاس ہوں۔ تم روتے کیوں ہو

۔ تم تو بہت بہادر ہو۔ بابا کو تکلیف ہوگی۔" وہ جاپنیز میں اس کے بال سہلائے بول رہی تھی۔

"اوکاسان اسے نہیں پتا۔ وہ بہت بیوقوف ہے۔ میں اسے بچا رہا ہوں۔ ان سے میری ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان سے دور رہے مگر وہ نہیں سنتی۔ وہ بہت بد تمیز ہے۔ ہر

وقت ان کی سائڈ لیتی ہے۔ اس سے کام کراتے ہیں ' اس پڑھا بھی نہیں رہے۔ اس پہ
پابندی بھی لگاتے ہیں اور اب اسے گھر سے نکال رہے ہیں۔ وہ انھیں پھر بھی اچھا کہتی
ہے۔ میں نے اس کی مدد کی تھی اوکاسان۔ میں اسے ان سے بچا رہا ہوں لیکن وہ سمجھتی
نہیں ہے۔ وہ میری نیت پر شک کرتی ہے۔"

"وہ بہت بہادر ہے موسو کو آخر میرے بیٹے کو ڈیل کرنا آسان ہے۔ تمہارے اتنے
مشکل مشکل ڈیر تو پوری کرتی ہے۔"

"کوئی بہادر نہیں بزدل ہے اگر بہادر ہوتی تو ایسے نہ کہتی۔ اب وہ مجھ سے دور ہو جائے گی
اوکاسان۔ جیسے آپ چھوڑ کر چلی گئی۔ روکی بھی چلی جائے گی۔"
"تمہیں سب چھوڑ کر جاسکتے ہیں کزان مگر وہ نہیں جائے گی۔"

"وہ جائے گی اور اگر اسے پتا چل گیا۔ اگر اس نے میرے ماضی کی تصویر دیکھ لی۔

اوکاسان اوکاسان وہ disgusted ہو جائے گی۔ اوکاسان وہ پھر مجھے ویسے نہیں دیکھے

گی۔ مجھے الجھن ہوتی ہے۔ مجھے نفرت ہوتی خود سے۔ وہ نہیں سمجھے گی۔ مجھے اس کی سوچ

' اس کی نظریے کی کیوں پرواہ ہے۔ میں کیوں سوچ رہا ہوں۔ مجھے زہر لگتی ہے وہ۔ مجھے

ہر کوئی زہر لگتا ہے۔"

"موسو کو۔۔ میرے بچے اس کا درد یاد کرو۔ اس کا درد یاد کرو گے تو اپنا درد کم لگے گا۔ تم

اس کے غم کو سوچو۔" کزان اب چپ ہو گیا۔ اب اس کے آنسو اس کی وحشت سب

تھم گئی۔ ہاں اس کا تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس کا ظلم تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس کی تو ساری دُنیا

لٹ گئی تھی۔ اس سے تو اس کا سب کچھ چھین لیا گیا تھا تو وہ کیوں رو رہا ہے۔ وہ کس بات کا

غم منارہا ہے۔ غم منائے تو اس کا بنائے۔ وہ تو اس سے بھی زیادہ بہادر اور مضبوط ہے۔ وہ

بجلی کی جھٹکوں سے گھبرا رہا ہے جبکہ اس کے ساتھ۔ وہ تکلیف دے منظر جب کزان کی آنکھوں کے سامنے آئے تو کزان نے آنکھیں بند کر لیں۔ ٹارچر شدہ منظر نظروں کے سامنے آکر اس کی تو بولتی بند ہو گئی۔ اس کا غم اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا دانے برابر وہ کوئی نہیں وہ خود کہہ رہا تھا۔

"اور صبرینہ کے الفاظ پڑھا کر وچندا۔ ان میں شفا ہے۔ ہاں اپنی روکی کے الفاظ پڑھا کرو۔ تم سب بھول جاو گے۔" اوکاسان کہہ رہی تھی۔ کزان نے آنکھیں کھولیں۔ اوکاسان وہاں نہیں تھی۔ اس نے دیکھا ریچیل اس کے دروازے پہ دستک دے رہی تھی کہ اس کا فون بج رہا ہے۔ سیدھا ہو کر اس نے شیشے کی طرف دیکھا پھر چھوٹا سا ٹاول ساتھ کیبینٹ سے نکال کر منہ صاف کیا۔ اوکاسان کی باتیں بار بار اس کی کانوں میں گونج رہی تھی۔ وہ کچھ زیادہ ہی نشے میں تھا۔ اوکاسان یہ کیوں کہہ رہی تھی کہ روکی کے الفاظ پڑھا کرو۔

روکی کو نسا رائٹر اشاعر یا خط لکھتی ہے۔ بس ایک دو نوٹ وہ بھی ٹیڑھی میڑھی رائیٹنگ میں لکھتی ہے۔ کزان اب ٹھہر گیا۔ اکثر جب اس کے اندر بے چینی ہوتی تھی تو وہ روکی کے الفاظ پڑھ کر کیوں خود میں ٹھہراؤ محسوس کرتا تھا۔ اسی سوچ سے باہر آیا تو ایک دم ریجیل سے ٹکڑا یا۔ ریجیل نے اس کے بازو پکڑ لیے۔ کزان نے منہ بنا کر سائیڈ پہ کیا۔

"کیا آفت آگئی ہے۔ چھپکلی کے طرح چمٹ رہی ہو جب سے آئی ہو۔" ریجیل نے آنکھیں گھمائیں۔

"بھائی کے ساتھ رہ رہ کر تمہاری زبان بھی ان کے جیسی ہو گئی ہے۔ ویسے بھائی کلب میں ہیں تمہارا پوچھ رہے تھے اور یہ تشو کا فون تھا۔" کزان ایک دم چونک اٹھا پھر سر جھٹکا۔

ضرورت کے ٹائیٹیم یا مصیبت کے ٹائیٹیم ہی کال کرتی تھی یہ ڈائن۔ کردی ہوگی شکایت

روکی نے۔ اس سے پہلے اپنی جیکٹ اٹھاتا۔ اسی وقت ڈائن کادو بارہ کال آگئی۔ کزان نے
فون کان سے لگایا۔

"بکو لگادی محترمہ نے شکایت؟"

"شکایت؟ کس کی بات کر رہے ہو صبو کی؟" متشمہ سنجیدگی سے بولی۔

"اوستی ساوتری نے کوئی نہیں لگائی خیر ضرور اس کا سو جا ہوا بوتھا دیکھ کر تم نے مجھے
سُنانے کے لئے کال کی ہوگی یا پھر اس پاگل کا مذاق اڑانے کے لئے لیکچر دینا ہو گا تو میں
بتادوں مجھے مجبور نہ کروں کہ تمہیں میں پاگل خانے داخل کروادوں گا اور اسے جیل
میں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے تم سے ملنا ہے۔ ضروری بات کرنی ہے۔"

"بتا تو رہا ہوں مجھے اس کے حوالے سے کوئی لیکچر نہیں سنا۔"

"کزان تمہارے بھلے کے لئے پلیز بالکنی کیفے آ جاو۔ بہت سریس معاملہ ہے۔"

"اچھا سناشتہ کرواؤ گی تو آ جاؤ گا۔" اس لگا متشمہ کہی گی دفع ہو جاو لیکن وہ مان گئی۔

"ٹھیک ہے۔" فون بند کیا اور باہر آیا۔ دیکھا تو ریچیل کافی بنا رہی تھی۔

"کہاں جا رہے ہو؟" وہ رُک گیا۔

"ریچیل ایک بات تو بتاؤ۔ تم سنگاپور سے آئی ہو یا پاکستان سے؟" ریچیل ایک دم ماتھے

پہ بل ڈالے سوچ میں بولی۔

"کیوں؟"

"تم کب سے دوسری کی ٹو میں رہنے لگی ہو۔ سو جاو آنکھیں تو کہی گم ہی ہو گئی ہیں۔"

بس ریچیل کو بے چینی میں ڈال کر سا کورا صاحب چل پڑے۔

نیچے آیا اپنی بانیک کو مسکرا کر دیکھتے اسی کی آدھی ٹینشن دور ہو گئی۔

"آج کھلی امیروں کی فضاؤں میں کیسا محسوس ہو رہا ہے ہارلی۔۔۔۔" ایک دم وہ ہارلی سے بولتے ہوئے بانیک سیدھی کرنے لگا تو دیکھا تو اس کا دل بند ہونے کے قریب ہو گیا۔ اس نے ایک دم ہارلی کو سیٹ کر کے جھک کے دیکھا پہلے تو وہ دیکھتا رہا پھر جو کزان کا چہرہ غصے سے سُرخ ہو گیا کہ حد نہیں۔ اتنی بڑی جرات! اتنی بڑی گستاخی آخر کس کی ہمت ہوئی کہ اس کی ہارلی کو کسی نے چھونے کی ہمت بھی کی۔ بس وہ تو آج اس کے ٹارچر سہنے کو تیار ہو جائے۔ اس نے دانت پیستے ہوئے اپنا فون نکالا جہاں ہارلی پہ اس نے سپائی کیمرہ لگایا ہوا تھا۔ فون سے ایپ کھول کر اس نے ایک گھنٹے پہلے چیک کیا کہ کس نے یہ اتنی بڑی ہمت کی ہے۔ اتنی بے رحمی سے ہارلی کی ٹائیر کو چیرا اور ایک گھنٹے کی ریکارڈنگ سے اس کے تو چاروں طبق روشن ہو گئے۔ یہ کارنامہ۔۔۔ کسی اور نے نہیں روکی نے

انجام دیا تھا۔ وہ غصے سے آنسو سمیت بڑبڑاتی پوری ڈائن لگ رہی تھی۔ اس ڈائن کو اس چھری سے زلیع کر دے گا۔

"رو کی!!!!!! اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا اور تم دیکھ لیا نا آستین کا سانپ نکلی بڑا
اصرار کر رہے تھے کہ بٹھا دو تمھاری سگی بنے گی۔ اب تم دیکھنا پہلے تو اوکا سان کی وجہ
سے بخش دیتا مگر اب ناک نہ رگڑے میرے آگے تو میرا نام بھی کزان سا کو را واجد نہیں
۔" اس نے سیدھا فون اپنے گیرج میں زیک کو ملائی تاکہ اس کی ہارلی کا جلد از جلد علاج
کروایا جائے پھر وہ اوپر سے سنیک کی بائیک کی چابی لایا۔ چھوڑے گا تو سنیک کو بھی نہیں
جس نے ہارلی کو بچانے کی کوشش بھی نہیں کی۔ شکر تھا اس کی بہن ریچل بھی نہیں تھی
ورنہ سارا غصہ اس بیچاری پہ نکل جانا تھا دل تو کر رہا تھا رو کی کی گردن مڑو دے۔ آج تو

اس نے بالکل اپنی دادی کا روپ اپنایا ہوا تھا۔ دادی اس وقت اس روپ میں دیکھتی تو ان کا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا۔

بلیک اندر آیا تو ایک دم شور پہ اس طرف متوجہ ہوا۔
"میری دو گوٹیاں اندر اور دو بالکل قریب ہیں۔ بس میرے انعام کی تیاری رکھو سب۔"
بلیک لاونج کے ایک صوفے کی طرف آیا جہاں پہ سنیک 'جوش اور گر گر کے ساتھ
پُر جوش سے لال شربت پیتی جیت سے ہاتھ لہرا کر نچاتی صبرینہ تھی۔ صبرینہ یہ یہاں کیا
کر رہی ہے؟ سنیک سنجیدگی سے صبرینہ کے سامنے بیٹھا اس کھیل کو سمجھنے کی کوشش
کر رہا تھا جس سے صبرینہ نے متعارف کروایا تھا۔

"یہ چیٹنگ ہے ہم نے اس کھیل کو سمجھا نہیں اور تم دو دفعہ جیت چکی ہو۔ ہم کوئی انعام

نہیں دیں گے۔ ہمارا کھیل جیت کے دکھاؤ۔" گرلر سامنے باول پہ پڑے چلی ملی اٹھا کر

کھاتے ہوئے بولا۔ سخت ٹینشن بھرا ماحول تھا۔ جوش نے ڈانس پھینکا تو اس کا دو بار چھ

آنے کے بعد تین آگیا تو اس نے شور سے لیس کہا اس کے بعد اس نے پھر بڑی مہارت

سے صبرینہ کی تیسری گوٹی کو نکالا۔ صبرینہ کا منہ کھل گیا۔ سنیک مسکرایا۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔۔ یہ کونسی پارٹی ہو رہی ہے۔"

"اب بولو لڑکی۔ ہم آرن برو پیتے ہیں تمہارے اس میٹھے 'لال شربت' سے دماغ ہی جم

سکتا ہے۔" جوش شرارت سے آرن برو کے بجائے وہ لال شربت ہی پی رہا تھا۔

"آوبلیک دیکھو بڑی زبردست اور گھمبیر صورت حال ہے۔ مجھے لگتا ہے اس دفعہ محترمہ ہار

جائے گی۔" صبرینہ نے اسے گھورا اور سلائی باول سے اٹھا کر کھائے۔

"فکر مت کرو سب کو ڈس کر جیتوں گی۔ میری دو گوٹیاں تو اندر ہیں۔"

"یہ کوئی بورڈ گیم دیکھنے میں لگ رہی ہے اور یہ کیا کھاپی رہے ہو؟"

"محترمہ کے غم میں شریک ہونے کے لئے چیراپ کرنے آئے تھے۔ ہم نے کہا بیرپینے

کی ریس لگائے گے یہ تو سنیک سمیت ہمیں پاکستانی دکان لے گی۔ اُدھر کے سنیکس اور

شربت اُٹھائے' یہ لاڈو بھی۔ ویسے یار یہ شٹ تو بہت کمال کی ہے۔" گرلر تو تین چار

منہ چلی ملی ڈال رہا تھا۔ صبرینہ نے اس سے باول لیا۔

"یہ شٹ نہیں یہ چلی ملی ہے اور یہ لاڈو نہیں لڈو ہے۔ آئے بلیک سراب آپ غور کر کے

بتائیں گے کہ کون چیٹنک کر رہا ہے۔"

"اور وہ چیٹنگ یقیناً ہم نے آپ سے سیکھی ہے محترمہ۔ میری پوری نظر ہے اس پر
- لڑکوں اس کی حرکتوں پہ ہوشیار رہنا۔ سا کورا صحیح کہتا ہے اتنی بھولی بھی نہیں ہے۔"
سنیک بولا۔ صبرینہ کے ماتھے پہ گہرے بل آئے۔

"وہ تو جیسے بڑا دودھ کا دھلا ہے۔ کم سے کم میں اس کی طرح دو چہرے لئے نہیں پھرتی
-"

"اب تو بخش دو یا اسے۔ تپایا بھی تو تم نے بہت تھا اسے بیچارے کو۔" گرل راب جو س
پی رہا تھا۔

"یہ تم لوگ کیا پی رہے ہو؟" بلیک پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"کہتی ہے آئرن برو سے بھی زیادہ بہتر چیز ہے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے میں دس کلو چینی کو کرش کر کے پی رہا ہوں۔" جوش نے سر کو زور سے جھٹکا۔ صبرینہ نے سائڈ پیہ پڑے ٹیبل سے جگ اٹھایا۔

"روح افزا دل و دماغ ریفریش ہو جاتا ہے یہ ہم لوگ روزے میں پیتی ہیں۔ میں تو ویسے بھی پیتی ہوں۔ ساری ٹینشن دور ہو جاتی ہے۔ امی بنا کر دیتی تھی مجھے۔ پیہ بلیک سر اور اگر اتنا بُرا ہے تو تم لوگ پی کیوں رہے ہو؟" اس نے نئے گلاس میں بلیک کو پکڑا کر دیا۔

"ہم تو تمہارا دل رکھ رہے ہیں بلکہ یہ دل تو میں صرف رکھنا چاہتا ہوں۔" سنیک نے اپنے سنسرے مائل بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ہاک نے سپ لیا ایک دم اس نے گلاس ہونٹوں سے پیچھے کیا۔

"شٹ!! بہت زیادہ میٹھا۔۔۔ لیکن ٹھنڈک ہے اس میں۔"

"لیکن آئرن برو والی بات نہیں ہے نا؟" جوش بولا۔

"اُف ایک تو تم سوکٹش لوگوں کو کیا دیوانگی ہے آئرن برو سے بس ٹھیک ہے۔ اس کو میں

بڑے مزے سے پیتی ہوں۔ ایسے جیسے میں ویمپائر ہوں اور خون پی کر اپنی مکار لک

دے کر دل ہی دل میں خوش ہوتی ہوں جیسے میں کسی سریز میں ہوں اور اس کے بعد

میرے دانت باہر آجائے اور۔۔۔۔" سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ یہ بھولی

اور شر میلی سی چپ چاپ فلاور گرل روکی ہی تھی نا۔

"یہ تو طے ہے کہ کوکا کولا بچوں کے لئے اب ہر گز نہیں ہے۔ یہ تو شراب سے بھی زیادہ

خطرناک ہے۔ ویسے ہارنے کے بعد تمہیں میرے خون پینے کی اجازت ہے۔" اس نے

کہتے ہوئے بڑے طریقے سے صبرینہ کی گوٹی دو قدم پیچھے کی اور صبرینہ دیکھ چکی تھی

اس نے غصے سے پورا بورڈ ہی الٹا دیا کیونکہ اس کے بغیر تولڈو مکمل نہیں ہوتی تھی۔

کزان سیدھا کیفے پہنچا۔ سخت تپے ہوئے موڈ میں تھا۔ دل تو کر رہا تھا کہ سیدھا جا کر ادا
جان کی پرانی شکاری رائفل نکالے اور اس سے صبرینہ کو اڑا دے لیکن تڑپا تڑپا کر مارے گا
۔ اس نے اس کی ہارلی کی ٹائیر کو بڑے بے رحمی سے چیرے۔ اس کی اتنی ہمت۔ اتنی
جرات۔ وہ آخر کس خوش فہمی میں مبتلا تھی کہ وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔ اوپر سیڑھیاں
پھلانک کر وہ اس طرف آیا جہاں کونے میں منشمہ کافی کے سپ لیتے ہوئے اس کے انتظار
میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ سیدھا اس کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔ نہیں تو دل کر رہا تھا
صبرینہ کا غصہ بھی منشمہ پر نکالے لیکن نجانے کیوں خود پہ کنٹرول کیا۔

"جی فرمائے۔ اب ایسی کونسا ٹھکم دینے کے لئے آپ نے بلایا ہے۔ اگر تم نے اس پھولن دیوی کا نام لیا تو اس گرم کافی سے نہلا دوں گا۔" ہاتھوں کو باہم ملائے اس نے ٹھنڈے

تخ لہجے میں کہا۔ متشمہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر کپ رکھتے ہوئے بولی۔

"سخت تپے ہوئے ہو اور یہ صبو سے کیا مسئلہ ہے؟ کیا کیا اس بیچاری نے۔"

"بیچاری۔۔ بتاؤں گا کتنی بیچاری ہے۔ چڑیل ہے جو اس کے ماں باپ بھی ڈر کر اس دُنیا کو

چھوڑ بیٹھے اور ہمارے سر پہ تھوپ دی۔ دیکھنا ایک ایک کو مارے گی پھر سر پکڑ کر بیٹھے

رہنا۔" متشمہ نے گہرا سانس لیا۔

"پلیز کزان اس کو ٹارگٹ مت بناؤ۔ کل جو تم نے حرکت کی ہے اس پہ اگر وہ تم پہ غصہ

ہوئی بھی ہوگی تو اس کا حق بنتا ہے۔ اس بیچاری نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔" کزان نے غصے

سے ٹیبل پہ مکامارا۔ کافی کا کپ زور سے ہلا۔

"وہ بیچاری نہیں۔ اب ہم نے اس کی بات کی ڈائن تو میں جا رہا ہوں یہاں سے۔"

"اوکے ریلیکس ہو جاؤ۔ بات کرنے آئی ہوں۔" اس نے اپنے بیگ سے ایک لفافہ نکالا

۔ "یہ کیا ہے؟" کزان نے لفافہ اٹھایا۔ متشمہ بیحد گھمبیری سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کھول کے دیکھ لو۔" کزان نے چونک کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے۔ اسے غور سے دیکھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" کزان نارمل لہجے میں متشمہ سے پوچھ رہا تھا۔

"کزان! اسے کھولو۔" متشمہ کے کزان کہنے پر کزان کو جھٹکا لگا۔ ایسا کیا ہوا ہے۔ اس نے

کھولا تو دیکھا ٹکٹ تھا مزید نکال کر دیکھا تو جاپان کا ٹکٹ تھا۔ اب تو وہ ہل نہیں سکا۔

"تمہیں ادا جان کی منتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم جاسکتے ہو اور یہ۔۔۔" اس نے

بیگ سے نکالا چیک اسے دیا۔

"تمہارا خرچہ تم آرام سے دو تین مہینے وہاں گزار سکتے ہو۔" یہ کیا بک رہی تھی۔ وہ

کبھی مر کر بھی اسے دس پاؤنڈ نہ دے اور آج چھ ہزار پاؤنڈ دے رہی تھی۔ وہ بھی یقیناً

اس کے شادی کے پیسے ہونگے لیکن یہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔

"تم مجھے بھگاری ہو یہاں سے ڈائن۔" منشمہ کو لگا وہ اس کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو

پڑے گی۔

"نہیں تمہیں سکون عطا کر رہی ہوں۔ جس کی تلاش میں تم مارے مارے پھیر رہے ہو

تمہیں بریک کی ضرورت ہے۔"

"اور یہ نیک خیال ایک دم سے آپ کے ذہن میں کیوں آیا۔ اتنی نیکی تو آپ رمضان کے

مہینے میں بھی نہ کریں۔" وہ تمسخر انداز میں اس سے بولا۔

"جب تم چیخ چیخ کر ادا جان سے کہہ رہے تھے کہ تمہیں جاپان جانا ہے تو اب جب مل گیا ہے تو سوال کیوں کر رہے ہو۔"

"کیونکہ محترمہ مجھے کبھی کسی نے کچھ دینا سکھایا ہی نہیں ہے مجھے تو صرف چھینا آتا ہے کیونکہ زندگی کے پچیس سال لوگوں نے صرف مجھ سے میرا سب کچھ چھینا ہے!!!! دیا نہیں۔" متشمہ نے زور سے لب دبا لئے۔

"بتاؤ مجھے اس لئے تو نہیں بھیج رہی کہ میں اس کی شادی نہیں ہونے دوں گا؟ اتنا پیار کرتی ہو اس سے۔۔۔۔ ڈر گئی ہو مجھ سے۔ اتنا تو اپنا نہیں سوچا تو اس کے بارے میں تم مجھے یہ سب دینے کو تیار ہو گئی تھو؟ یہ رقم چھ ہزار پاؤنڈ ہے چھ سو نہیں؟ دیکھو۔۔۔"

"کران!!!! تم تھک نہیں گئے۔ تم بھاگتے بھاگتے۔ خود سے لڑتے لڑتے۔ ہم سب سے لڑتے تھک نہیں گئے؟ ایک لمحے کے لئے تم نہیں رُ کے کران!!!! تم جاو کسی کے لئے

نہیں اپنے لئے جاو مگر پلیز جاو۔۔ جاو۔۔ " متشمہ کا لہجہ آخر میں بھرا یاوا ہو گیا۔ کزان کا منہ کھل گیا۔ اسے ہوا کیا ہے۔ اس کے انداز میں عجلت ' لہجے میں بے بسی اور آنکھوں میں خوف کیوں تھا۔ وہ کیوں ڈر رہی تھی۔ وہ تو کبھی نہیں ڈری اس سے پھر وہ کیوں ڈر گئی تھی۔

"مجھے کزان کیوں بلارہی ہو۔" اب وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔ متشمہ رُک کر اسے دیکھنے لگی

"بتاؤ مجھے کزان کیوں بلارہی ہو متشمہ !!!" اس نے متشمہ پر اچھا خاصا زور دیا۔

"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کزان کیونکہ تمہارا نام ہی یہی ہے۔" کزان نے لبوں کو زور

سے دبایا پھر اس نے ٹکٹ اور چیک دونوں کو دو ٹکڑے کر دیے۔ متشمہ کا منہ کھل گیا۔

"اگر مجھے تم ایک سال پہلے یہ دیتی تو میں بناچوں چراں کر کے چلا جاتا مگر اب۔۔۔ اب

میرا جاننا ممکن ہو گیا ہے۔" متشمہ آنکھیں حیرت سے پھاڑے ان ٹکڑے ہوئے ٹکٹ

اور چیک کو دیکھ رہی تھی جسے کزان نے ٹیبل پہ رکھ دیا تھا۔

"یہ۔۔۔ کزان تم؟ تم ہوش میں ہو۔"

"پتا نہیں مگر جب اس کو پھاڑا تو لگتا ہے زندگی میں پہلی بار ہوش و حواس میں آکر فیصلہ کیا

ہے خیر اب ناشتہ منگوالیں۔ ویگن فرائے اپ کھائے گے اور بل میں ہر گز نہیں دے رہا

۔" متشمہ بالکل ساکت اسے دیکھے جارہی تھی اتنا بڑا موقع اپنے ہاتھوں سے کزان نے

خود ٹھکرا دیا۔ ایسا کیا بدلہ؟ یہ کیف تو نہیں تھا۔ اسے صبرینہ کے لکھے الفاظ کانوں میں

گوںج رہے تھے۔

"تم زخمی ہو کر ان مگر تم بُرے نہیں ہو۔ تم جب اپنا غم نہیں سوچتے تو اس دن تم بید
نار مل ہوتے ہو۔ تمہیں پتا نہیں ہوتا کہ تمہیں اتنے موقعے ملتے ہیں مگر تم اس وقت
انہیں نظر انداز کر دیتے ہو۔ کزان سا کورا میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ ایسے ہی ہو جاؤ۔"
صبو بہت اندر سے جانتی تھی اسے اتنا اور وہ تو اپنے بھائی کو ایک ساتھ رہ کر بھی نہیں
جان پائی۔ شاید محبت ایسی ہوتی ہے۔

"سیفی بوئی کیسا ہے۔ گھونسلے سے نکل نہیں رہا تمہارا میاں۔ بہت دن ہو گئے اسے لوٹا
نہیں میں نے۔" وہ ایک دم کزان کو دیکھنے لگی جو ویٹر کے آتے ہی اپنا آڈر دے کر اس
سے بولا۔ متشتمہ پھر اس کی بات کا جواب دینے لگی۔ اگر صبو نے اسے بدل دیا تو اسے بڑھ
کر.... نہیں!!!! کزان اسے توڑ دے گا اور وہ یہ کبھی مر کر نہیں چاہے گی۔

تم کہاں پیچھے آرہے ہو۔" وہ بایک روک کر اتر کر اس کے پیچھے آیا جو گھر کا دروازہ کھول رہی تھی ایک دم اس کے اس طرف آنے پر وہ بولے بغیر نہ رہ سکی۔

"کیا گھر سے نکال دیا گیا ہوں؟ اچھا خاصا سارے دفعتان ہوئے ہیں سکون سے مزے کروں گا۔ کاش ہمیشہ گھر سے باہر رہے تاکہ ان کی منحوس شکلیں دیکھنی نہ پڑے۔ ویسے اتنی خاموشی 'اتنا سکون' اُف دیکھنا بہت جلد یہ دو گھر اپنے نام کروا کر تم سب کو گھر سے باہر نکالوں گا۔" متشمہ نے اسے تند سے دیکھا۔

"جن کے لئے تم بکواس کر رہے ہو وہ میرے امی 'بابا اور دادا ہیں۔ ان کے بڑے احسانات ہیں کہ تمھاری بد تمیزی کے باوجود رہنے دیتے ہیں۔ کب بڑے ہو گے۔" وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ کزن اس کے پیچھے آیا دراصل ایک زبردست بدلہ

اپنے ذہن میں تیار کر کے آیا تھا تاکہ صبرینہ میڈم سے بدلہ لے سکے۔ گڑ گڑائی نہ بُری طرح تو اس کا نام بھی کزان سا کورا نہیں۔

"چھ فٹ کا تو ہو گیا ہوں اور کتنا بڑا ہونا ہے اور ہو نہ کوئی احسانات نہیں میرے باپ کا بھی گھر ہے۔ حالانکہ ان کے لئے الگ گھر ہونا چاہیے تھا مگر نہیں اپنے دو بیکار بیٹے کے لئے دادی جان گھر چھوڑ کر گئی ظاہر ہے زندہ کس نے ہونا تھا۔ مجھے تو مارنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔" کہتے ہوئے وہ متشمہ کا سر گھمایا جس پہ وہ زور سے اسے مارتے لاونج کی طرف آیا کچن کی طرف اس کا رخ تھا جب ایک دم اس کے پاؤں جم گئے۔ اس سے پہلے سر گھما کر لاونج کی طرف دیکھتا متشمہ اس کے پیچھے آ کر ایک دم دہل گئی۔

"یا اللہ صبو!!!!!!" متشمہ سے پہلے کزان تیزی سے بنا سوچے سمجھے دل کی رکتی بیٹ پر اس کی طرف آیا جو زمین پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل پیل تھا اور ہاتھ

لگانے پر وہ بالکل برف کی طرح ٹھنڈی تھی۔ کزان اپنا سارا بدلہ 'سارا غصہ سب کچھ
بھول گیا۔

"صبو کیا ہوا صبو۔۔۔ کزان کیا ہوا صبو۔۔۔" کزان نے اسے پکڑ کر اس کا چہرہ تھپکایا۔
"روکی!!! روکی صبرینہ۔۔۔ کہی اس کی پھر ڈیٹ تو نہیں آگئی؟" اس نے بڑے تحمل
سے متشمہ سے پوچھا۔ متشمہ کو ہوش نہیں تھا ورنہ اس کی بات پہ حیران رہ جاتی۔

"پپ پتا نہیں صبح ٹھیک تھی۔ اس کے ہاتھ کتنے ٹھنڈے ہیں۔ اس کو ہو سپیٹل لیکر چلتے
ہیں۔" کزان نے اس کی گردن سے نبض چیک کی جو نارمل سے زرا آہستہ چل رہی تھی

"پانی لاو۔۔۔ صبرینہ روک۔۔۔ روکی۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔ گاڈڈیم۔" اس نے صبرینہ کا
زور سے چہرہ ہلایا۔ یہ اس کی اتنی حالت کیوں بگڑ جاتی ہے۔ اس نے صبرینہ کو سیدھا کرنا

چاہا اسی وقت صبرینہ کی ہلکی سی آنکھ کھلی اس کے بعد اس نے کزان کو ہٹا کر سینے پہ ہاتھ رکھ کر اٹھنا چاہا تو اسی وقت کزان نے اسے تھام لیا۔ متشمہ نے جھک کر صبرینہ کو پانی پلانا چاہا۔ صبرینہ نے گلاس ہٹایا۔

"درد۔۔ شدید درد۔۔ الٹی۔۔" کزان نے اسے کے بعد تیزی سے اٹھا کر واش روم میں لایا اور سنگ کے سامنے کھڑا کر کے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے صبرینہ کے بال پکڑے۔ جب صبرینہ فارغ ہوئی تو اسے احتیاط سے باہر لا کر صوفے پہ لٹایا۔

"میری جان نکال رہی ہو صبو کیا ہوا پھر وہ وہی usual طبیعت ہے؟" کزان نے فریج سے جا کر gatorade کی بوتل نکالی اور اس طرف آیا۔ متشمہ کے دوبار بولنے پر صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"کمر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ ایسا لگ رہا جیسے کوئی ہتھوڑے برسا رہا ہے۔ مجھے اتنا نہیں

پینا چاہیے تھا۔" کزان ٹھہر گیا۔ متشمہ کی بھی سانسیں رُک گئی۔

"کیا پینا نہیں چاہیے تھا۔ بتاؤ صبو کیا پیا ہے۔ صبو۔"

"کوک ڈھیر ساری۔۔۔ پتا نہیں۔۔۔ اُف۔۔۔" کزان نے جھک کر اس کا سر اٹھایا اور اس

بوٹل ہونٹوں کے قریب لایا۔۔

"منہ کھولو۔" صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔۔۔ مجھے نہیں پینا۔۔۔"

"روکی منہ کھولو!!! " صبرینہ نے چونک کر دیکھا تو اس کی مدد کرنے والا اور کوئی نہیں

کزان تھا۔

"صبو میری جان پیو۔۔ میں کریکز نکالتی ہوں پھر دوائی دیتی ہوں۔ کس پاگل نے کہا تھا

اور صبح کے ٹائم کون کوک پیتا ہے۔" کزان کے زور دینے پر صبرینہ خود سیدھا ہوئی

اور پکڑ کر پینا چاہا تو کزان نے بوٹل پکڑی رکھی۔

"پیو!!!" وہ اور کچھ مزید بولا نہیں۔ صبرینہ تھوڑا سا سپ پی کر لیٹی۔

"تھوڑا اور۔۔۔" صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بس۔" اس کے بعد دوسرے صوفے سے کشن اٹھا کر اس کے ٹانگوں کے نیچے رکھا

پھر اس کے ہاتھ چیک کیے ٹھنڈے اسپینے سے بھرے زور سے ہاتھوں کو دبا کر اس نے

پوچھا۔

"تم نے کچھ کھایا ہے؟" صبرینہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں ایک دم نفی میں سر ہلایا۔

کزان نے اس پہ طنز نہیں کیا۔

"اس کو تھوڑا سا کھلا دو اور اس کے ہاتھ رگڑو۔"

"تم ڈاکٹر کو بلانے جارہے ہو؟" وہ جو پیکٹ ڈھونڈ کر لائی جو ملنے کا نام نہیں لے رہا تھا تو

اس سے بولی۔

"نہیں ٹھیک ہو جائے گی۔ ناشتہ نہیں کیا۔ میں اس کے لئے ناشتہ بناتا ہوں۔ تم دیکھو اور

اسے سپ دوا گر کمر میں زیادہ درد ہو گا تو کھانے کا بعد پین ریلیف دے کر سو جائے۔" وہ

سنجیدگی سے کہہ کر کچن کی طرف آیا۔ دس منٹ وہ صبرینہ کے سامنے ناشتے کی پلیٹ لایا

۔ جس میں دو فرائی انڈا 'ٹوسٹ' بینزا اور فرائیڈ مشروم لایا جو خالص برطانیہ کے لوگ

ناشتے میں کھایا کرتے ہیں۔ صبرینہ اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی اور متشمہ اس کے

تلوے کو رگڑ رہی تھی۔

"چلو میری جان کھانا کھا کر دوائی دوں گی اور تم نے سو جانا ہے۔" وہ بالکل ماؤں کی طرح اسے پچکارتے ہوئے بولی۔

"میں کھا چکی ہوں اور میں اور نہیں کھانا چاہتی۔ میں بس سوں گی۔" وہ سر جھکے آہستگی سے بولی۔

"سو جانا پہلے کھاؤ۔" اب کزان گھمبیر لہجے میں بولا۔

"نہیں شکریہ۔"

"میں ہاتھ دھو کر آتی ہوں پھر صبو کو کھلاتی ہوں۔" وہ اٹھی تو کزان نے سامنے ٹیبل

سے نوالہ توڑ کر اس کے ہونٹوں کے قریب لے کر گیا۔

"رو کی !!!" کزان نے زور دیا۔ صبرینہ نے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

"صبرینہ !!!"

"قاتلوں کی کب سے فکر ہو گئی آپ کو۔" وہ تیزی سے بولی۔ کزان ٹھہر گیا پھر

خاموشی سے ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا۔

"ہوش میں تو ہیں۔ نظر نہیں آرہا سامنے سا کورا واجد کی قاتل ہے۔ اسے لقمہ دے رہے

ہیں۔" کزان نے اس کا جبر ا پکڑا اور منہ کھلوا کر نوالہ ڈالا۔ صبرینہ نے زور سے ہاتھ مارا

۔ وہ دوسرا توڑ کر اسے دینے لگا تب تک متشمہ آگئی۔

"کیا ہوا؟ صبو۔ کیوں منہ بنا رہی ہو۔ تم ہٹو میں کھلاتی ہوں۔" صبرینہ نے نوالہ حلق

میں اتار کر کہا۔

"میرادل نہیں چارہا۔"

"نہیں دیکھو اس بد تمیز نے ہمارے لئے تو اٹھ کر پانی کا گلاس نہیں دیا تمہارے لئے اتنا

زبردست ناشتہ بنایا ہے۔ کھانا تو پڑے گا۔ چلو بے بی خالا ہوتی تو کھا لیتی۔ مجھ سے نہیں

کھاوگی تو امی سے کمپلین کروں گی۔ " صبرینہ کو الجھن ہو رہی تھی کزان کی وجہ سے جو سامنے کھڑا سینہ پہ بازو لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا۔ یہ آدمی بول کچھ کیوں نہیں رہا۔ کل تک اتنا غصے سے پاگل ہو رہا تھا اور آج اتنا نارمل ' اتنا شانت اوپر سے اس کا کیرنگ انداز جبکہ اس نے تو ہارلی کے ٹائیر بھی پنجر کیے تھے۔ اس نے کزان کو دیکھا۔ وہ نارمل انداز سے کیوں دیکھ رہا تھا۔ شاید ہاں اسے شک نہیں ہوا ہو گا ورنہ تو ایسی حالت میں اس نے تو اس کا گلابا کر اس کا کام تمام کر دینا تھا۔ ہارلی میں تو کزان کی جان تھی۔ یہ کیا کر دیا اس نے۔ اتنا غصہ تو اسے کبھی زندگی میں نہیں اتنا آیا۔ کزان کا فون بجا تو فون نکال کر دیکھا تو اس کے گیرج سے کال آئی۔ وہ سلائڈنگ ڈور کا دروازہ کھول کر لان میں آگیا۔

"ہاں ذیک۔"

"باس ہارلی کے ٹائیر چینج کر دیے ہیں۔ آپ کب تک آرہے ہیں؟" اس نے مڑ کر دیکھا
- صبرینہ متشمہ کے ہاتھ سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"آج میں نہیں آؤں گا۔ تم لوگ دیکھو اور ہاں ہارلی کو اندر لے جانا۔ بھیجنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ سنیک کی بائیک استعمال کروں گا۔"

"اوکے باس!" اس نے فون بند کیا اور سنیک کو کال ملائی پھر ایک دم ارادہ ترک کر دیا۔
بعد میں خبر لے گا اس کی۔ یہ نہ ہو اس کی طبیعت سُن کر پھول اُٹھا کر نہ آجائے۔ سیدھا
اندر آیا اور سائڈ والے صوفے پہ بیٹھ گیا اور اس دیکھنے لگا جو بار بار متشمہ کے کھلانے پر بس
بس کر رہی تھی اور وہ اس کو بس آخری کا کہہ کہہ کر تقریباً سارا ناشتہ ختم کروانے کی درپہ
تھی۔

مستمہ نماز پڑھنے گئی تھی اور وہ کافی کاسپ لیتا آہستہ آواز میں ٹی وی دیکھ رہا تھا جبکہ سامنے والے صوفے پہ وہ بے سُدھ پڑی ہوئی سو رہی تھی۔ کزان نے اس کا کمبل دوبار درست کیا تھا پھر بھی صبرینہ نے نید میں ساری بازو اور ٹانگیں باہر نکالی تھی۔ اس کو ایسے دیکھ کر کزان کے لبوں پہ مسکراہٹ انجانے میں آجاتی۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے اور ابھی تک یہاں سے اٹھا نہیں تھا اور نہ ہی اس جو اینٹ کی طلب ہوئی۔ بس کافی بنا کر بیٹھا تھا۔

مستمہ نماز پڑھنے سے پہلے اسے لچ منگوانے کا کہہ رہی تھی تو کزان نے کہا وہ پہلے ہی پیزا آرڈر کر چکا ہے۔ وہ جانے سے پہلے غور سے کزان کا یہ روپ دیکھ رہی تھی پھر گہرا سانس لے کر سیدھا کمرے میں گئی۔ کزان نے خیالی میں کافی کے کچھ بوند اپنی شرٹ پہ گرا دیے تو سیدھا اٹھا کر اس نے کپ کا ونڈر پہ رکھا اور سیدھا اوپر گیا۔ اپنے کمرے سے

چینج کر کے باہر آیا۔ ریڈ اینڈ بلیک پلیڈ شرٹ کے سلیوز فولڈ کرتا وہ نیچے جانے لگا ایک دم
منتشمہ کی آواز پہ چونکہ۔

"آپ کو پیسے ٹرانسفر کرتی ہوں۔ نہیں اس نے پھاڑ دیا چیک اور ٹکٹ بھی۔ مجھے تو لگا تھا وہ
تو سجد خوش ہو کر جانے کی تیاری کرے گا جبکہ اس کی بات پہ حیران تھی۔ جاپان جانے
کے لئے مارا مارا پھیر رہا تھا جبکہ اب کہتا ہے اس کا مقصد یہاں ہے۔ مجھے تو اس کی بات
سے ڈر ہی لگ گیا ہے۔ اس کے کیا ارادے ہیں۔ آپ پوچھ کر دیکھیں اس نے ایسا کیوں
کیا۔ بلزننگ والے تو اپنا سر کٹوا دیں گے مگر زبان سے ایک لفظ نہیں نکالیں گے۔ مجھے تو
لگ رہا ہے میرے سے بھی پہلے اس ان خط کے بارے میں پتا ہے۔۔۔ ظاہر ہر چیز اس کی
نظروں کے سامنے چھپ تھوڑی ہو سکتی۔" کزان حیران ہوا۔ یہ کس چیز کی بات
کر رہی اور اس نے اتنی بڑی رقم سیف سے کیوں لی تاکہ اسے جاپان بھیج سکیں۔ کیا

ارادے ہیں اس کے؟ تشو تو کبھی مر کر سیف سے ایک پائی نہ لے۔ ایسی کیا آفت آگئی۔
کچھ تو گڑ بڑ ہے۔ وہ مزید سُنے بغیر دبے قدموں سے نیچے آیا تاکہ اسے پتہ نہ چلے۔ کیا مقصد
تھا اور یہ کس خط کی بات کر رہی تھی۔ کونسے خط۔ ایسا کیا لکھا تھا خط میں جس سے وہ جان
کر کچھ غضب کرے گا۔ کہی او کا سان سے متعلق بات تو نہیں ہے مگر او کا سان یاد دی
میں سے تو کوئی خط وغیرہ نہیں لکھتا تھا۔ اگر کچھ لکھا بھی ہو تو جاپنیز میں۔ منٹمہ کو کیسے سمجھ
آئے گی۔ اسی الجھن میں وہ نیچے آیا تو دیکھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ کزان نے کمر بٹھیک
کیا اور اس کے منہ پہ آئے لٹوں کو چہرے سے ہٹایا۔ صبرینہ ہلکے سا کسمائی۔ اسے دیکھ کر
نجانے کیوں غصہ کیوں نہیں آ رہا تھا جتنا وہ تپا ہوا تھا اتنا اب اس کو دیکھ کر پُر سکون کیوں
محسوس کر رہا تھا۔

"کزان کو ہر کوئی چھوڑ سکتا ہے اس کی رو کی ہر گز نہیں۔"

"اس کے لکھے الفاظ پڑھا کرو کزان۔ ان میں شفا ہے۔" اوکاسان کی آواز صبرینہ کو دیکھ کر اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

"کون ہو تم روکی؟ کیوں تمہیں دیکھ کر میں عجیب سا سکون محسوس کرتا ہوں۔" اس نے گہرا سانس لے کر سیدھا ہوا۔

"تم قاتل نہیں ہو۔ تم ایک مچھر کو نہیں مار سکتی میری اوکاسان کی قاتل کیسے ہو سکتی ہو۔ تم بہت اچھی ہو۔"

"تمہیں کوئی کام نہیں ہے کزان۔" اب کزان پانچ بجے کے وقت کافی بنا رہا تھا اور روکی ابھی تک سو رہی تھی تو متشمہ جو اسے بڑے غور سے دیکھ رہی تھی کہ یہ اس وقت سے ایک بار نہیں اٹھا۔ اتنا لمبا بیٹھنا وہ بھی صبرینہ کے لئے سمجھ سے باہر تھا۔ اس کے

دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ جان نہیں پار ہی تھی۔ کزان کافی مشین کو بند کرتا اسے دیکھنے لگا جو میگزین پکڑے صوفے پہ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی وہ بھی بڑی عجیب نظروں سے۔

"نہیں تو کہا تھا ناسکون سے گھر پہ وقت گزاروں گا۔ ایسے موقعے کہاں ملتے ہیں۔ وہ بڑھا صوفے سے اٹھتا ہے کہ اتنی بڑی سکرین پہ بندہ ٹی وی دیکھے۔"

"تم کیوں بھول جاتے ہو کزان کہ جس کے بارے میں تم بات کر رہے ہو وہ تمہارے دادا ہیں۔ بزرگ ہیں۔ دادا نہیں تو کم سے کم بزرگ سمجھ کر ہی لحاظ کر لو اور تم اتنی دیر کب سے ٹی وی دیکھنے والے ہو گئے۔" اب وہ چل کر اس طرف آیا اور مزے سے اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر سپ لیتے ہوئے نیٹ فلکس میں اب کوئی تیسری فلم لگانے لگا۔

"ڈائن شکر نہیں مناتی۔ آج بنا بادی کے سکون سے تمہارے ساتھ بیٹھ کر فلم دیکھ رہا

ہوں۔ تمہیں تنگ بھی نہیں کر رہا۔ سوچ بھی سکتی ہوا اگر مجھے جانے دیا تو کیا کیا کر سکتا

ہوں۔ خاص کر ساتھ والے گھر کا کیا بنے گا؟ تم چاہتی ہو کہ میں کچھ کروں؟" متشمہ نے

اس کے بازو پہ زور سے میگزین مارا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے لیکن مجھے ہضم نہیں ہو رہا۔ تم گھر کیوں بیٹھے ہو تم نے کچھ پلان

تو نہیں کیا۔"

"ہوں۔۔" وہ سہلے لیتے ہوئے پُر سوچ نظر آنے لگا۔

"سوچا تو تھا مگر یہ تمہاری بیمار کزن پڑی ہوئی ہے۔ اس کا لحاظ کر رہا ہوں۔ ویسے بیوقوف

ایک نمبر کی ہے۔ صبح کے ٹائم کوک کی بوتل کون پیتا ہے؟ وہ بھی اتنا بڑا کارنامہ انجام

دے کر۔" وہ ہنس کر بولا۔

"بکومت اب مجھے بتاؤ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے؟"

"جھگڑا؟ ایسے مت بنو ڈائن جیسے تمہیں کچھ پتا نہیں۔" اس سے پہلے متشتمہ کچھ کہتی

صبرینہ کروٹ لیتی اس کی آنکھیں کھلیں اور درد سی بھری سسکی اس کے ہونٹوں سے

نگلی۔ کزان کا سراب تیزی سے گھوما۔

"صبو تم ٹھیک ہو؟" متشتمہ اب اٹھ کر اس کے پاس آئی۔ صبرینہ اٹھی اور اس نے اپنی کمر

کو پکڑا جہاں شاید اسے درد ہو رہا تھا۔ وہ اب متشتمہ کو جواب دینے کے بجائے دادی کی

تصویر کے ساتھ لگی گھڑی میں وقت دیکھنے لگی۔

"او میں اتنی دیر سے سو رہی ہوں۔ اُف۔" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور اپنے منہ پہ آئے

بالوں کو ہٹا کر اس نے متشتمہ سے کہا۔

"تشنو مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔"

"تم خود اتنی گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ تم ٹھیک ہو؟ لگ تو نہیں رہا۔ کچھ کھانے کے لئے

لاؤں؟"

"پانی۔" اس کا گلاسو کھا لگ رہا تھا تب وہ آہستگی سے بول پائی۔ متشمہ اٹھنے لگی اس سے

پہلے کزان اٹھ گیا اور سیدھا فریج سے پانی کی چھوٹی بوتل اسے دی۔ صبرینہ نے اسے دیکھا

۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ متشمہ نے کزان سے بوتل لی اور صبرینہ کو کھول کر دی۔

"تمہاری طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"

"نہیں شاید پانی کی کمی اس لئے کریمپس ہو رہے ہیں۔" وہ گھونٹ لیتے ہوئے متشمہ سے

بولی۔

"لیکن ایسی حالت تو عام دنوں میں نہیں ہوتی صبو۔" متشمہ صبرینہ سے آہستگی سے بولی

کیونکہ کزان کھڑا تھا۔

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی لیکن شاید کوکا کو لا اتنی اچھی نہیں اس لئے تو ایسا لگ رہا

جیسے کڈنی میں تکلیف ہو رہی ہے۔ اُدھر شارپ قسم کا درد ہو رہا ہے۔"

"کزان نے تمہارے لئے سوپ بنایا ہے۔ لے آؤں؟" صبرینہ کو اب کی بار بھوک

لگ رہی تھی لیکن جب اس نے سُنا کزان نے سوپ بنایا ہے تو ایک دم حیرت سے متشمہ اور

سامنے خاموشی سے ٹی وی دیکھتے ہوئے کزان کو دیکھا جس کی توجہ اب ان کی طرف

نہیں تھی۔

"یہ کب سے بیٹھے ہوئے ہیں؟" وہ متشمہ کے کانوں میں اس سے پوچھنے لگی۔ متشمہ نے

اسے اور بے پرواہ سے کزان کو دیکھا سوچا کہ جھوٹ بولے کہ ابھی آیا ہے۔ کزان کی یہ

رحم دلی صبو کے دل میں غلط فہمی پیدا کر سکتی ہے۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی کہ کزان کے فون

پہ میسج آیا۔ وہ غور سے میسج پڑھ رہا تھا جو ہاک نے بھیجا تھا پھر گہرا سانس لیکر اٹھ گیا۔

"میں جارہا ہوں اور میڈیسن کاپیکٹ میں کاؤنٹر پہ رکھ رہا ہوں اسے کھانے کے بعد فوراً
دے دینا۔ کچھ مسئلہ ہوا تو کال کر لینا۔" وہ کہہ کر جانے لگا جب متشمہ سر ہلا کر کھڑی
ہوئی۔

"اچھا بات سُنو اسے سوپ کے علاوہ میں اسے کچھ اور کھانے کو دے سکتی ہوں۔" کزان
نے اسے پھر صبرینہ کو دیکھا جواب تک حیرت سے اس والے کزان سا کورا کو دیکھ رہی
تھی جس سے وہ واقف نہیں تھی۔ کزان نے نگاہیں پھیری۔

"میں ڈاکٹر تھوڑی ہوں۔ بعد میں اس نے جو کھانا ہوا کھالے بس فزری ڈرنکس سے دور
رکھنا۔" کہتا ہوا وہ دروازے کی طرف بڑھا جب دروازہ بند کرتی متشمہ نے ایک بار پھر
اسے روکا۔

"کزان؟" کزان مڑا۔

"بہت شکریہ صبو کی ہیلپ کرنے کے لئے۔" وہ ٹھہر گیا پھر بنا کچھ کہے سنیک کی بائیک

سیدھی کرتا اسے سٹارٹ کرنے لگا۔

وہ منٹمہ کے ساتھ شاپنگ کے لئے نکلی تھی۔ دوپہر تک سب فیملی نے واپس آ جانا تھا تب

تک دونوں نے پلان کیا کہ چھٹی کا دن تو کیوں نہ شادی کا جوڑا پسند کر آئے۔ ڈیٹ فکس تو

نہیں کی تھی لیکن بقول سیف کے کہ اب تیاری وغیرہ شروع کر دے کسی بھی وقت

منٹمہ کی ساس ڈیٹ فکس کرنے کے لئے آجائے گی اور ڈیٹ تقریباً چار مہینے بعد کی ہی

لیں گی۔ اتنے کم وقت میں ایک دم اس کے لئے دھماکہ نہ ہو۔ وہ اس کے گلاسکو کے

ایک مشہور پاکستانی ڈیزائنر بویک میں ڈریس دیکھ رہی تھیں۔

"یار باقی سب تو سمجھ میں آرہے ہیں مگر برائیدل کچھ خاص نہیں۔ میرا تو بہت دل کر رہا ہے میں اور تم ایک دو ہفتے کے لئے پاکستان چلتے ہیں۔ ماموں کے پاس رہتے ہیں۔ وہاں تو بڑی زبردست کلکشن ہے۔ تم اور میں دونوں گھوم بھی آئے گے۔" صبرینہ رائے بلیو فراک نکال کر آئینے میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگی۔

"پتا نہیں مگر مجھے نہیں لگتا کہ خالامانے گی۔ وہ ماموں سے بات جو نہیں کرتی۔"

"اوہو ٹائیٹ کہاں ملتا ہے۔ ماموں کا سنا ہے کہ اتنا بڑا کاروبار جو ہے۔ اوپر سے امی ایسی

ناراض سی رہتی ہیں۔ یہ بھی بات ہے کہ بے بی خالا کی ڈیٹھ پہ تیسرے دن فلائٹ لیکر

آئے تھے وہ بھی اگلے دن واپس چلے گئے۔ اس وجہ سے امی کا غصہ جائز لگتا ہے لیکن ایسا

بھی کیا کہ ہم جائے تو ہمیں نکال دیں گے اور اتنا اعتراض ہو تو ہم دونوں ہوٹل میں رہ

لیں گے۔ یار یہاں کے برائیدل ویر بہت تیز اور بھڑکیلے قسم کے ہیں۔"

"تو تم لال رنگ نہ پہنودیکھو وہ تیج اور پنک رنگ کا لہنگا کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔

تمھاری سکن ٹون پہ بہت چمکے گا۔"

"مگر سیف کی سختی سی ڈیمانڈ ہے کہ میں برات پہ میروں رنگ کا لہنگا پہنوں اور یہاں

کوئی ڈھنگ کا میروں رنگ کا لہنگا چھوڑو کوئی عام ڈریس بھی مزے کا نہیں ہے۔"

"اچھا کچھ کرتے ہیں ہم یہاں رہ کر بھی لہنگا آڈر کروا سکتے ہیں تشو۔ ہم دس سال تھوڑی

پیچھے رہ رہے ہیں۔ چلو اب یہاں سے بعد میں جو کپڑے پہنے ہیں وہ تو دیکھ لو۔"

"ہوں مگر وہ بھی بڑا رسکی معاملہ ہے۔ تم بیٹھ جاو۔ امی سخت خفا ہو رہی تھی کہ ایک تو

تمھاری طبیعت خراب اوپر سے صبح ہی صبح تمھیں زبردستی لے گئی۔"

"میری نیند نہیں پوری ہوئی تھی تشو اور پر سے میں نے نہ کھانا ڈھنگ سے نہیں کھایا تھا۔
اتنا میٹھا سو ڈاپینا تھا تو حالت تو بگڑنی تھی۔ تم جانتی ہو نا خالا اور امی کتنا منع کرتی تھی مجھے کہ
میں میٹھا نہ کھاؤں نہ پیوں۔"

"اُف اگر کران نہ ہوتا تو میں تمہیں کیسے اٹھا کر لے جاتی۔ کیا کرتی۔ میں تو وہی رونے
لگ جاتی۔" صبرینہ خاموش ہو گئی۔ ایک دم عجیب سا میٹھا میٹھا درد دل میں اٹھتا۔ بد تمیز
کعبخت انسان دل بُرا کرتا ہے تو اپنے خاموش ادا سے جیت بھی لیتا ہے۔ ایک بار بھی ایک
بار بھی اس نے اسے کچھ نہیں کہا حالانکہ اس نے اس کی ہارلی کو بے رحمی سے پنچر کیا۔
ایسا ہو نہیں سکتا ہارلی کا دیوانہ جانتا نہ ہو کہ کس نے یہ کارنامہ انجام دیا ہو گا۔ ان دونوں کو
کچھ سمجھ نہیں آئی تو وہ بوتیک سے باہر آ گئی۔

"یار صبو ویسے سوچ رہی تھی کزان سے ہمیں کتنی چڑھوتی ہے مگر ایک عجیب سا تحفظ
بھرا احساس مجھے کل محسوس ہوا۔ کزان کے ہوتے ہوئے مجھے بالکل کوئی فکر نہیں تھی۔
اتنا یقین تھا کہ وہ سب سنبھال لے گا۔ کیا بھائی ایسے ہوتے ہیں صبو۔" صبرینہ مسکرا کر
کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

"مجھے نہیں پتا تشو کہ بھائی کیسے ہوتے ہیں لیکن تم خود کو لکی جانو کہ تمہیں اتنی بڑی فیملی
کے ساتھ ایک بھائی بھی ملا ہے۔ اپنے ان رشتوں کو فور گرانٹ مت لینا۔" اس کے
لہجے اور باتوں میں کچھ ایسا تھا کہ متشمہ رُک گئی پھر اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اس نے
صبرینہ کو گلے لگایا۔

"تم اکیلی نہیں ہو صبو خبردار خود کو اکیلا سمجھا۔ میں 'امی' بابا' ادا جان اور کزان ہم
سب تمہاری فیملی ہے۔" صبرینہ نے اس کے گرد بازو پھیلانے۔

"جانتی ہوں۔"

"متشتمہ!" کسی جانی پہچانی آواز کے پکارنے پر وہ دونوں الگ ہوئے مڑ کر دیکھا تو گرے

سوٹ میں اور کوئی نہیں بینڈ سم سیف اور اس کے ساتھ وائٹ شرٹ اور گرین جیکٹ

کے ساتھ بلیک ریڈ جینز میں اور کوئی نہیں سا کورا تھا۔ کزان نے ان دونوں کو دیکھ کر گہرا

سانس لیا۔

"یار جب بھی تمہارے ساتھ ہوتا ہوں تو تمہاری بیوی جاسوس بن کر کیوں آ جاتی ہے

۔" سیف اس کی بات پہ مسکرایا۔

"سیف آپ! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔" اس نے کزان کے ساتھ کیوں ہے نہیں

پوچھا کیونکہ کل رات کو وہ ہی تو کہہ رہی تھی کہ آپ کزان سے بات کریں۔ ضرور

سیف نے کوئی بات کی ہوگی۔ اب تو اسے بے چینی ہو گئی۔

"ناشتہ کرنے آئے تھے پارکنگ زرادور کی تھی تو اس طرف ہی آرہے تھے اور یہ کونسا ایمو شنیل سین چل رہا تھا۔ صبرینہ کیسی ہیں آپ؟ متشمہ نے بتایا تھا کل آپ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔" صبرینہ نے متشمہ کو گھورا جس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی تھی۔

"بس تھوڑی سی ڈی ہائیڈریشن ہو گئی تھی بھائی۔ متشمہ کا تو پتا ہے ہر چیز کو ہلکہ نہیں لیتی۔"

"تھوڑی خراب؟ محترمہ چھ سات گھنٹے سے آپ بے ہوش پڑی تھی۔ کچھ کھایا تو جا

نہیں رہا تھا خیر۔۔۔" وہ سیف کو اشارہ کرنے لگی کہ وہ اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے تو سیف سمجھ گیا۔

"یار کزان اور صبرینہ اگر اجازت ہو تو میں تھوڑی دیر کے لئے اپنی بیگم کو لیکر جاسکتا

ہوں۔ تمہیں تو پتا ہے یہ محترمہ ہاتھ نہیں آتی۔ سو بہانے کر کے سائنڈپہ ہو جاتی ہیں۔"

"ہاں سب جانتا ہوں۔ اصل خواہش ان محترمہ کی ہوگی اور یہ اتنا لمبا بریک کیوں لیا ہے

۔ خرچہ بچاؤ اور بھاگ جاؤ۔ اس کی شکل دیکھ دیکھ کر ہی بور ہو گیا ہوں۔"

"میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے اور تم نے خود اپنی بوریت کے خاتمے کو اپنے ہاتھوں

سے گنوا یا ہے۔" اس نے دبے لفظوں میں کزان پہ طنز کیا۔

"آپ دونوں ٹائم سپینڈ کر سکتے ہیں۔ میں گھر جاؤں گی۔ خالا کے آنے سے پہلے کچھ کھانا

تیار کر لوں کیا کھائے گے وہ۔ تشو تھوڑے پیسے دے دو اور گھر کی چابی تمہارے پاس ہے

۔" متشمر نے سنا تو اسے آنکھیں دکھاتی بولی۔

"خبردار! تم نے اگر کچن میں کیا گھر پہ بھی قدم رکھا۔ کزان اس پہ کڑی نظر رکھو۔ میں

اور سیف تم لوگوں سے آدھے گھنٹے کے اندر ملتے ہیں۔"

"مگر میں۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔"

"سونے جاتی تو میں بھیج دیتی لیکن میں جانتی ہوں تمہارے اندر کا اچھائی کا کیڑا تمہیں

سونے نہیں دے گا۔ کزان اس کا خیال رکھنا۔ چلیں سیف۔"

"بے بی سٹر کے لئے میں ہی ملا ہوں تمہیں۔" کزان نے اسے گھورا۔

"سنیک کو بلاؤں؟ سناوہ بہترین ہے ایسے کاموں میں۔" متشمہ اس کے سامنے آکر آہستگی

سے بولی۔ کزان کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

"ہم اسی جگہ پہ ہیں۔ صبر نہ کیجئے کچھ دیکھنا ہو تو اس کے پیچھے جانا۔"

"جی بہتر اور کوئی حکم ملکہ؟"

"بس اسے تنگ مت کرنا۔" وہ دونوں چلے گئے تو وہ یہ دوا ایسے ہی کھڑے رہے ایک

دوسرے کے آمنے سامنے۔ صبر نہ اسے دیکھ نہیں رہی تھی اور کزان اسے ہی دیکھ رہی

تھا۔ اس نے گلا کٹکھارتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

"تمھاری طبیعت اب کیسی ہے؟" صبرینہ نے اب کی بار سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جی ٹھیک ہوں۔" اس نے آہستگی سے کہا۔

"ناشتہ کیا؟" اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"میڈیسن لی؟" وہ اب حیرت سے کزان سا کورا کو دیکھ رہی تھی وہ خود کو روک نہ پائی اور بولی۔

"آپ جاسکتے ہیں۔ آپ کو میری وجہ سے خود کو باؤنڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قاتلوں سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔"

"کس چیز کی لال بیگ کی قاتل؟ اس میں کونسی بڑی بات ہے وہ تو چھوٹے سے چھوٹا بچہ

بھی اس کو اپنے ہاتھوں سے مار چکا ہے۔ خیر آؤ۔۔۔ مجھے ایک کام یاد آگیا۔ تم بھی ساتھ

چلو اتنا وقت تو لگ ہی جائے گا۔"

"آپ جاسکتے ہیں متشمہ کی وجہ سے مجھے زبردستی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے
- میں چلی جاؤں گی۔" اتنا کہہ کر وہ جانے لگی کہ کزان نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا۔
"میں اپنی مرضی کا مالک ہوں اور میں کہہ رہا ہوں چلو میرے ساتھ۔" صبرینہ نے اپنا
بازو ہٹانا چاہا لیکن کزان کی گرفت مضبوط تھی۔

"بلڈی ہو پکریٹ۔" وہ غصے سے بڑبڑائی۔ کزان کے الفاظ کزان کو ہی لوٹا رہی تھی۔

". That makes the two of us"

"تم میرا نشانہ بنو گی اب۔" وہ غصے سے بولی جا رہی تھی اور کزان کے چہرے پہ
مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

"اچھی بات نہیں ہے کہ تمہارا مقصد پورا ہو گیا۔ عالم فیملی سینٹر آف اسٹیشن نہیں رہی گی

"-

"تم نے بھی اپنی ماں کھوئی ہے۔" کزان اسے سنیک کی بانیک کے سامنے لایا۔

"تم اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہو۔" وہ بولے جارہی تھی اس کے الفاظ اسی کو لوٹا رہی

تھی کہ وہ بھول گیا۔ کزان نے اسے اٹھا کر بیٹھایا۔ وہ مزید کچھ بول پاتی کزان نے اسے

اپنا ہیلیمٹ پہنایا اور خود بنا پہنے بیٹھ گیا۔ صبرینہ نے اسے نہیں پکڑا تھا۔ کزان نے اس کے

دونوں بازو لئے اور اپنے گرد لپیٹے۔ وہ ہٹانے لگی کزان نے پکڑے رکھا۔

"کچھ لوگوں کو گدگی نہیں ہوتی۔" اب تک اس کا لہجہ غصے سے بھرپور تھا۔ کزان

مسکرایا۔

"اب نہیں ہوتی۔" اس نے بانیک سٹارٹ کی اور بڑی تیزی سے موڑ کاٹا اور سپیڈ تیز

رکھی تاکہ روکی اس کا بازو نہ ہٹا پائے۔ بنا کچھ کہے وہ دونوں پندرہ منٹ کے اندر اس کے

گیرتج پہنچے دیکھا تو سنیک اور کوئی نہیں وہی ڈائن جو کل کزان کے باہوں میں تھی۔ یہ

یہاں کیا کر رہی ہے۔ سنیک نے کزان کے پیچھے ہیلیمٹ لگائے لڑکی کو دیکھا تو چونکے بغیر نہ رہ سکا اور بونٹ پہ بیٹھی 'بلیو جینز اور کراپ ٹاپ میں ریچیل گلاس اتار کر تند سے کزان کے پیچھے موجود لڑکی کو دیکھنے لگی۔ اس نے خود کو تسلی دی تشو ہوگی۔ کزان اُترا اس نے بانیک کی چابی اُتار کر سنیک کو پھینکی جسے اس نے پھرتی سے کیچ کیا۔

"لو پکڑو اپنی بانیک۔ ویسے اس غریب کو کوئی گاڑی کیوں نہیں لے دیتے اتنا بڑا دل کہاں سے لاتے ہو جو اپنی گاڑی دے رہے ہو۔" ریچیل کا منہ کھل گیا۔ صبرینہ ایک دم اس لڑکی کو دیکھنے لگی اور پھر بنا سوچے سمجھے اس نے کزان کے بازو کو پکڑا۔ کزان مڑا۔

"مجھ سے یہ اُتر نہیں رہا۔" وہ ابھی تک ناراضگی سے بولی۔

"اُتر تو سہی پہلے۔" کزان نے اس کو اُتارنے میں مدد کی۔

"کیا یہ تشوہے؟" ریچیل دل ہی دل میں چارہی تھی وہی ہو۔ جب صبرینہ نے ہیلیمٹ

اُتار اتو جہاں ریچیل کے دل کو کچھ ہوا۔ وہاں سنیک کا منہ بھی وہاں کھل گیا۔ اینا۔ اینا

کزان کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ ان کی تو زبردست قسم کی لڑائی ہوئی تھی۔

"ایناتم؟ تم یہاں؟" سنیک تیزی سے آگے چل کر آیا۔ اب ریچیل نے مڑ کر دیکھا۔

بھائی جانتے ہیں اسے۔

"نہیں تو ایسے منہ پھاڑ کے کیا دیکھ رہے ہو کیا ساتھ نہیں ہو سکتی میرے۔"

"بھائی کون ہے یہ؟" ریچیل ابھی تک اسے دیکھ رہی تھی۔ سنیک اس سے پہلے کچھ

بول پاتا کزان بولا۔

"دوست ہے میری بہن نہیں!!" اس سے پہلے کوئی صبرینہ کو اس کی بہن بولتا تو وہ اب

تو لحاظ نہیں کرتا۔

"دوست کل تک تو تمھاری یہ سب سے بڑی۔۔۔" سنیک کی بات کزان نے مکمل ہی نہیں ہونے دی۔

"میں اندر جا رہا ہوں روکی آنا ہے یا ویٹ کرنا ہے؟" صبرینہ اسے کوئی جواب نہیں دینا نہیں چاہتی تھی مگر اس ریچیل کے سامنے دیکھ نجانے اسے کیا ہوا تھا مسکرا کر بولی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔ تمھارا انتظار کر رہی ہوں۔" سنیک کا تودل دھک سے رہ گیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے صلح کرنے کو کہا تھا۔ یہ تو بات کہی اور تک جاتی نظر آرہی ہے۔ اسے تو

گھبراہٹ سی ہو گئی۔ کزان نے سر ہلا کر اندر کی طرف گیا تو ریچیل اس کے پیچھے گئی۔ اس

نے کزان کا بازو پکڑ لیا۔ صبرینہ نے تیزی سے سر دوسری طرف کیا۔ ہاتھوں کو زور سے

مٹھیاں بھینچے خود پہ قابو پایا۔ کنٹرول صبرینہ۔ سنیک اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا اینا کل تک تم اس کو جان سے مارنے پہ تلی تھی اور آج تم اس کے ساتھ اور یہ

نارمل کیسے ہے مجھے لگا تم تو شہید ہو جاو گی اس کے ہاتھوں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے کوئی دوستی نہیں ہوئی ہماری متشمہ نے اپنے شوہر سے بات کرنی

تھی۔ مجھے گھر جانے نہیں دے رہی تھی تو اس نے کزان کے حوالے چھوڑ دیا۔ بس مجبوراً

اس کے ساتھ ہوں۔"

"مجبوراً؟ تم نے اس کی ہارلی کو چیرا۔ کل سے غصے سے پاگل تھا تمہیں کچھ نہیں کہا؟"

"نہیں لیکن اس کو نہیں پتا ہو گا ورنہ چھوڑتا مجھے۔"

"مگر جہاں تک مجھے پتا ہے اس نے سپائی کیمرہ لگایا ہے اسے پتالگ جاتا ہے۔ کچھ بڑا ضرور

پلان کیا ہو گا۔ ایسے تو نہیں چھوڑے گا۔ اینا اب مجھے الرٹ رکھو کچھ بھی کرے تو مجھے فوراً

اطلاع دینا۔ " صبرینہ اس کے سپائی کیمرے کی بات پہ ہل نہ سکی۔ اسے پتا لگ گیا تو اس نے کہا کچھ کیوں نہیں؟ سر جھٹک کر بولی۔

"ڈرتی ورتی نہیں ہوں اس سے۔ خیر تم نے کہی جانا تو جاؤ۔" وہ چلتے ہوئے اپنے شاپ کے سامنے آئی۔ جی جی دوسرے شہر گئی ہوئی تھی۔ اس لئے دکان پوری طرح سے مکمل بند تھی حالانکہ اس نے کہا تھا کہ بے فکر ہو جائے وہ رات کو اپنا جانے والا بھیجتی ہے تاکہ پھولوں کو پانی دے۔ وہ مڑ کر اس طرف دیکھنے لگی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ کزان کچھ آئے ہوئے باکس چیک کر رہا تھا تو ریجیل سامنے اس کے بال ماتھے پہ آئے ٹھیک کر رہی تھی۔ اس لڑکی کے میں ہاتھ توڑ دوں گی اور کزان اسے روک کیوں نہیں رہا۔ غصے سے وہ بنا سوچے سمجھے جانے لگی کہ سنیک پیچھے آیا۔

"اینا رے اینا کونڈا اب کیا ہو گیا۔" صبرینہ کی برداشت ختم ہو گئی۔

"ہو گیا ہے دماغ خراب وہ بھی تمہاری چڑیل بہن کی وجہ سے۔ میں جا رہی ہوں بتا دینا اپنے اس دوست کو۔" آدھی بات اردو اور آدھی بات انگریزی میں کہہ کر جانے لگی جب سنیک نے تیزی سے ہتھکڑی نکالی۔ اور بڑی مہارت سے صبرینہ کی کلائی پہ ڈال کر بند کی اور دوسری اپنے ہاتھ پہ۔ یہ اس کے ٹارچروپین میں سے ایک تھا جو وہ آگے جا کر کسی کو پکڑنے کے لئے استعمال کرنے کے لئے جیب میں رکھی تھی مگر اس وقت استعمال کرنے کا اس سے بہتر موقع پھر کبھی نہیں ملنا تھا۔ صبرینہ نے دیکھا تو اس کو جھٹکا لگا۔

سنیک اس کی کلائی میں، ہتھکڑی ڈال کر اسے بند کر دیا۔ صبرینہ نے منہ کھولے اسے دیکھا۔ سنیک نے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ بڑی عجیب مسکراہٹ تھی اس کی۔

"فلاور گرل اب تم میرے ساتھ بندھی ہو۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے نکالو!!! ڈینیل میرا ہاتھ نکالو!!! " صبرینہ اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے چیختی۔

"سنیک نام ہے میرا۔"

"سنیک کے بچے اگر تم نے میرا ہاتھ نہیں نکالا تو تمہیں ڈنگ مار دوں گی۔"

"مجھے لگا تم اس ہانوک کی دھمکی دو گی۔"

"مجھے کسی سے نیٹنے کے لئے مرد کی ضرورت نہیں ہے۔ سنیک میرا ہاتھ چھوڑو میرے

ناخن تمہاری زبان سے بھی زیادہ زہریلے ہیں۔" اسے کزان کے ساتھ اس لڑکی کو دیکھ

کر پہلے ہی دماغ گھوما ہوا تھا اوپر سے سنیک کی اس حرکت پہ اس کا پارا آوٹ ہو گیا تھا۔

"اچھا پھر تو ہم دونوں کی خوب جے گی۔ چلو آؤ تمہیں کہی مزید اسی جگہ لیکر جاتا ہوں۔"

"صبرینہ نے دیکھا کزان نے اس طرف نہیں دیکھا۔ وہ ابھی تک باکس ریچیل کی مدد

سے اٹھا کر دوسری طرف لیکر جا رہا تھا کی۔ اس سا کورا کی نگاہیں تو ہٹ نہیں رہی تھیں
- صبرینہ کی آنکھیں جلنے لگیں۔

"سنیک میرا دماغ گھوم گیا نا تو یہ ہاتھ باندھنے پر پچھتاو گے۔" سنیک نے اپنا ہتھکڑی
والے ہاتھ کھینچے تو صبرینہ اسے ٹکرائی۔

"میں بالکل نہیں پچھتاؤں گا ایسا بلکہ مجھے تو زندگی میں پہلی بار مزہ آرہا ہے۔ ایک جنگلی بلی
میرے ساتھ اٹیچ ہو گئی اور وہ کچھ نہیں کر سکتی سوائے میرے سے بات کرنے 'میرے
ساتھ بیٹھنے کے ' کھانا کھانے ' گھومنے پھیرنے ' موج مستی کرنے جو وہ زندگی میں کبھی
نہ کرتی اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ باندھتا۔ اب چوں کروں یا پاتھیں میری عادت
ہو جائے گی۔"

"بیوقوف آدمی!! یہ ہاتھ باندھے بغیر بھی تو کام ہو سکتا تھا۔ سنیک دیکھو یہ غلط ہے۔

میرے ہاتھوں میں درد ہو رہا ہے اور مجھے بار بار تم سے ٹکرانا پڑ رہا ہے۔"

"اچھا ہے نائیں چاہتا ہوں میں ہی وہ شخص ہوں جسے سے تم بار بار ٹکراؤ نہ کہ اس ہافو سے

۔" ہافو میری زندگی ہے!!! صبرینہ چیخ کر کہنا چاہتی تھی مگر یہ بات وہ بول نہیں سکتی

تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ بائیک کی طرف لیکر جانے لگا وہ اس سے پہلے اسے مزید کچھ

کہتی ایک دم چین کٹر پیچھے سے ان کے بیچ میں آئی اور ایک کرچ کی آواز پر سنیک جو آگے

چل رہا تھا وہ ایک دم صبرینہ سے علیحدہ ہو گیا۔ صبرینہ مڑتے دیکھا۔ لمبا چوڑا سنجیدہ

نگاہوں سے دیکھتا اور کوئی نہیں بادامی شیپ کی آنکھوں والا کزان تھا۔ سنیک ایک دم

اپنے ہاتھ بھی کوئی کھینچا و محسوس نہیں کیا تو مڑ کر دیکھا اس کا ہاتھ صبرینہ سے آزاد ہو چکا

تھا۔

"واٹ دا ہیل سا کورا!!!!!!" وہ غصے سے بولتے ہوئے اس طرف آیا۔

"واٹ دار بش لارا۔" کزان بھی اسی کے انداز میں بولا۔ ریچیل اس کے پیچھے نہیں تھی

شاید وہ اس کے آفس چلی گئی ہو۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ہمارا بونڈ توڑنے کی۔"

"ویسے ہی ہمت جو تم نے روکی کو بونڈ کرنے کی۔ وہ بھی بنا اس کی اجازت لئے۔"

"تم نے کبھی کسی اجازت لیکر کام کیا ہے سا کورا جو مجھے درس دے رہے ہو۔" سنیک

اس کے سامنے آیا۔

"یہاں کسی کی نہیں روکی کی بات ہو رہی ہے۔" اسی لمحے گیرج سے ریچیل باہر آئی

دیکھا تو کزان اور سنیک آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"کزان میں نے سسکی نوٹس لگا دیے ہیں۔"

"ٹھیک ہے رتیج بہت شکریہ تمہارا۔ آئندہ ایسا مت کرنا۔ یہ مذاق میں نہیں برداشت کروں گا۔ ویٹ کرو روکی میں ہارلی نکال کر لاتا ہوں۔" رتیج اس کانک نیم بھی رکھا ہے۔ صبرینہ کو تو آگ لگ گئی۔

"سنیک مجھے ایک کام تھا تم چلو گے میرے ساتھ۔" اس نے آگے بڑھ کر سنیک کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کزان کی کڑ پہ گرفت مضبوط ہو گئی۔ یہ ثابت کیا کرنا چاہتی ہے۔

"میں تو کہہ رہی تھی میں چل رہی تھی تمہیں یہ کیوٹ حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی ظاہر ہے۔ لوگوں کو دوسرے کو خوش دیکھنا کہاں برداشت ہوتا ہے۔ خاص کر قاتلوں کو خوش دیکھ کر۔ چلیں؟" سنیک نے کزان کو شرارت بھری نظروں سے دیکھا۔ کزان نے جبرے بھینچے دل کیا اس کڑ سے اس کی آنکھیں نکال دے۔ مسکرا کر کہا۔

"شیور آور یچیل تم اتنے عرصے بعد واپس آئی ہو۔ کیوں نہ پرانی یادیں تازہ کر لیں۔" وہ

بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ ریچیل کا خوشی سے چہرہ دمک اُٹھا۔ وہاں صبرینہ کو لگا ایک

بار پھر اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔

"ہاں کیوں نہیں تم ڈرائیو کرو گے؟"

"نہیں نہیں تم ہی چلاؤ نہیں تو میں کہی اکسیڈنٹ ہی نہ کروا بیٹھوں۔" وہ کس معنی

میں کہہ رہا تھا صبرینہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ دل کیا اس ظالم آدمی کا منہ نوچ لے۔

"جو کرنا ہے کرو آوینا۔ تمہیں اپنا آفس دکھاتا ہوں تم بھی سوچتی ہوں کہ ہر وقت فارغ

نظر آتا ہوں آخر کرتا کیا ہوں اتنا پیسہ ہے میرے پاس۔" صبرینہ اس کے ساتھ چل

پڑی۔ کزان کا دل کیا اب، ہتکھڑی کے بجائے ان دنوں کے جڑے ہاتھ کاٹ دے۔ یہ کیا

پاگل ہے۔ اسے ہوا کیا ہے۔ اتنا غصہ۔ اتنی ناراضگی !!! حق تو اس کا بنتا ہے۔ پہلے اس کا

دل دکھایا اس کے بعد اس کی ہارلی کاٹائیر چیرا وہ کچھ نہ کہہ سکا مگر اب جب وہ اس سے بات کرنا چاہا تو وہ ایسی حرکتیں کیوں کر رہی ہے۔ کس بات کا غصہ ہے۔

"چلیں ہاں فو صاحب۔" ریچیل کی بات پہ وہ کٹر کو دیکھنے لگا پھر اس کے بعد اپنا گیر تاج بند کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ دماغ تو اس لڑکی کے ٹھکانے لگائے گا۔

"ہوں لڑکی تو بڑی پیاری لگ رہی ہے۔ زبردست جوڑی ہے۔ چچی جان صحیح سلامت رہی اس وقت تک؟" منشمہ اور صبرینہ اس وقت منشمہ کی ماں کے کمرے میں موجود ان کے فون پہ تقریب کی تصویر دیکھ رہے تھے۔ صبرینہ نے ایک نظر دلہن کی شکل دیکھی اس کے بعد انتظار کیا کہ بعد میں وہ خود آرام سے دیکھے گی اس نے خالا کو دیکھا جو اپنا ڈریس ہینگر سے لٹکا کر ان سے بات کر رہی تھی۔

"نہیں بہت خوش تھی۔ دراصل لڑکی کا بھائی نظروں میں بھا گیا۔ ڈاکٹر ہے اور اتنا سمارٹ

گڈ لکنگ وہ تو سب بھول بھال گئی۔ بار بار لڑکی سے پیار سے بات کریں اور اس کی ماں کا

تو پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔ بس نہیں چل رہا تھا تمھاری چچی کا کہ اس دن نائلہ کا رشتہ

خود مانگ لیں۔ ویسے مجھے تو صبرینہ کے لئے پسند آ رہا تھا مگر خیر تمھاری الماس سے دشمنی

تھوڑی پالنی ہے۔" صبرینہ کا منہ بن گیا۔ متشتمہ ہنس ہڑی۔

"اوائے ہوئے بڑی تیار ہوئی ہیں۔ یہ ساڑھی تو اتنی کمال کی لگ رہی ہے۔ یہ کب لی

انھوں نے۔ ایسی تو ساڑھی نہیں پہنتی وہ۔ بہت زبردست بالکل بے بی خالا کی سٹائل کی

۔ دیکھو صبو۔" صبرینہ کو تصویر دکھائی تو صبرینہ نے دیکھا تو ایک دم اس کے چہرے سے

مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ یہ تو امی کی بالکل ڈٹوامی کی ساڑھی ہے۔

"تمھاری بے بی خالا کی ہے۔ زبردستی الماس لے کر گئی۔ میرے بڑے سے باکس میں
بے بی کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھی۔ جو کچھ خاص تھی وہ میں نے صبرینہ کے لئے سنبھال
کر رکھی۔ یہ بھی ان میں سے تھی۔ اسی لمحے الماس آگئی۔ بڑی ضد ڈال دی۔ میں نے بھی
کہا ایک ساڑھی ہی ہے حالانکہ مجھے دیتے ہوئے بالکل اچھا نہیں لگا لیکن اتنی بھی کوئی
خاص نہیں تھی شکر ہے اچھی والی چھپا کر رکھ دیں ان پہ پورا کا پورا حق صبو کا ہے۔" لیکن
وہ ساڑھی تو صبرینہ اپنی امی کے لئے سالگرہ پہ لی تھی وہ بھی اپنی پہلی کمائی سے۔ امی کو اس
نے اتنے پیار سے دی تھی۔ بیشک اتنی قیمتی اتنی خاص نہیں تھی لیکن یادیں جڑی ہوئی
تھی۔ یہ کیا کیا خالانے۔

"امی ویسے آپ بھی نا اتنی زبردست ساڑھی ان کو کیوں دی بہت غلط کیا آپ نے۔ صبو سے تو پوچھ لیتی۔" متشمہ کو سُن کر اچھا نہیں لگا جبکہ صبرینہ اس نے اپنے تاثرات بامشکل نارمل رکھے تاکہ اس کا دل کا حال عایاں نہ ہوئے۔

"کوئی بات نہیں تشو ساڑھی تو ہے۔ امی ہوتی تو ہو خود چچی کو دے دیتی۔ ویسے بھی کس نے پہنی تھی ساڑھی۔"

"ڈفر تمھاری مالکیت ہے۔ بے بی خالا کی چیزوں پر تمھارا حق ہے۔"

"ہائے سوری صبیامیری جان مجھے احساس نہیں ہوا مگر وہ اتنا شور کر رہی تھی ابو جی کیا سوچتے اتنی معمولی سی بات پر ہم دونوں جھگڑنے بیٹھ گئے۔ اس لئے اتنی ضد نہیں کی۔ تمھیں۔۔۔" صبرینہ نے بات کاٹی۔

"خالا کیسی بات کر رہی ہیں آپ مجھے کیوں شرمندہ کروا رہی ہیں۔ امی کی چیزوں پر پہلے حق آپ کا ہے اور ساڑھی تو تھی چچی پہ بہت اچھی لگ رہی ہے۔ میں زرا دواش روم سے ہوں آؤں۔ اتنی دیر سے بیٹھی ہوئی ہوں۔ تم جلدی سے دیکھو میں آرہی ہوں۔" متشمہ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا پھر امی کو۔

"غلط کیا نائیں نے؟"

"اب کیا ہو سکتا ہے خیر آپ بھی اپنی جگہ مجبور تھی۔" متشمہ نے کندھے اچکائے۔

"ویسے اتنی خاص ساڑھی نہیں تھی پر مجھ پہ بڑی بیچ رہی تھی۔ سارے تعریف کر رہے تھے۔"

"یہ لور کھ لو۔ تھوڑی سی چھد گئی۔ اتنی فننگ تھی زرا کھلا ہی کروا لیتی میں۔۔۔ خیر دیکھ لینا کونسا ویسی پہنی ہے تم نے۔"

"بات سُنو لڑکی۔ اب تم تو اپنی ماں کے کپڑے پہنے سے رہی جب میں مانگوں تو خود ہی دے دینا۔ اب تمہاری خالا سے مانگتی ہوئی اچھی تو لگوں گی نہیں۔"

زندگی میں پہلی دفعہ اس نے ہمت کی تھی۔ پہلی دفعہ کسی کو نہ کہا تھا اور بدلے میں کیا ملا تھا اتنا بڑا الزام۔ اتنی بڑی توہین۔ وہ اپنی چیزیں دینے کو تیار تھی مگر اپنی ماں کی اس کا اتنا بڑا دل نہیں تھا۔ اس نے کچھ نہیں کہا تھا یہاں تک کے چچی نے ساڑھی واپس کرتے ہوئے اس کا حشر نشر کر دیا تب بھی چپ رہی مگر مزید ان کو امی کی چیزیں دے وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے بڑے تحمل سے کہا۔

"چچی امی کی چیزیں میری سب سے قیمتی متاع ہیں۔ میں ایسے آپ کو نہیں دے سکتی۔ آئی ہوپ آپ مائنڈ نہیں کریں گی۔" تو وہ سارے لحاظ بھلائے بول بیٹھی۔

"ایسی بھی کیا قیمتی ہیں لڑکی اس سے زیادہ مہنگے کپڑے پہنتی ہوں وہ تو تمھاری خالا بھی اس کے کپڑے پہن رہی تھی تو سوچا میں بھی پہن لوں۔ زرا پسند کیا آگئی تم تو ساتویں آسمان پہ پہنچ گئی۔"

"نہیں چچی ایسی بات نہیں ہے مگر۔۔۔"

"بات سُنو جتنی تم بھولی بنتی ہو سب پتا ہے مجھے اور میری بیٹی کو وہ تو میں اچھی ہوں منہ بند رکھ کر یتیم بچی کا لحاظ کر رہی ہوں اگر چاہتی ہو کہ اچھی بنی رہوں تو اگلی بار جو مانگوں دے دینا۔"

"ایکسیوزمی۔" صبرینہ نے انھیں دیکھا۔

"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں چچی کھل کر بتائیں۔" وہ زندگی میں کبھی کسی کہ آگے بول نہیں پاتی تھی آج ایسا ان کے لہجے میں اس کو بُری طرح مجبور کر دیا۔

"وہ لمبا چوڑا سنسرے بالوں والا لڑکا" ٹیٹو والا اس کے ساتھ نظر آئی ہو۔ اب میرا منہ مت کھلوانا تمھاری خالا کو پتا چلا تو جانتی ہونا۔۔۔۔۔" صبرینہ درخت کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے آنکھوں سے نکلے آنسو صاف کر رہی تھی۔ یہ ساری گفتگو جو اسے سُنی پڑی تھی۔ وہ کسی زہریلے خنجر سے کم نہیں تھی۔ شام کا وقت وہ پارک میں آگئی تھی۔ خالا سے جھوٹ بولا تھا وہ جی جی کو چابی دینے جا رہی ہے جو وہ بھول گئی تھی۔ آتی ہے وہ کچھ دیر میں۔ اب وہ سب سے چھپ کر اس سُنسان پارک میں بیٹھی اپنے غم کو ہلکے کر رہی تھی۔

"یہ تو ہونا تھا امی۔ آپ بھی ہوتی تو مجھے ڈانٹتی کہ میں آپ کی موجودگی میں قدم پھونک پھونک کر اٹھاتی تھی۔ اب آپ کہ غیر موجودگی میں مجھے کیا ہو گیا۔ میں اتنی لاپرواہ کیسے

ہو گئی۔ اگر خالا اور خالو کے ساتھ سب کو پتا چلا تو کیا امپریشن پڑے گا می۔ ایتم سوری می
- " اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔ ماں باپ کتنے ضروری ہوتے ہیں۔ آپ سو غلطیاں'
لاپرواہیاں کرو تو وہ ڈھال بن کر سب سے بچا کر رکھتے اور اگر وہ نہ ہو تو آپ سے ایک بار
بھی بھول چوک ہو جائے تو ایک دم لوگ آپ کو جھپٹ کر پکڑ لیتے ہیں پھر وہ آپ کا جینا
حرام کر کے رکھتے ہیں۔

آج ادا جان کا دل تھا کہ سارے مل کر چھٹی والے دن ان کے ساتھ مل کر کھانا کھائے تو
چچا 'عقیل اور ذکی تو ان کے پاس چلے گئے البتہ نانہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اور
چچی نیچے کچن میں موجود سویٹ ڈش 'ڈش میں ڈال رہی تھی۔ اسی لمحے ان کے پیچھے آیا

اور گلا کنکھارتے ہوئے ان کو متوجہ کیا وہ مڑ کر دیکھنے لگی تو ایک دم کزان سا کورا کو دیکھ کر
ایک منٹ کے لئے دہل گئی۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"کسی کو اس کی اوقات یاد دلانے جو کہ بہت عرصے سے وہ بھول گئی ہے۔"

"کیا مطلب کیا بکو اس کر رہے ہو۔"

"وہ سا کورا واجد نہیں ہے۔ نہ ہی میں اس کے ساتھ ویسا سلوک برداشت کروں گا۔"

"کس کی بات کر رہے ہو اور تمہاری ماں کہاں سے آگئی؟"

"وہی جہاں پہ اس معصوم لڑکی پر تم نے گھٹیا الزام لگایا۔ تمہیں ہر معاملے کو اپنی مٹھی

میں لانے کے لئے دوسرے کی کردار پہ انگلی اٹھانا کیوں آتا ہے۔ اتنا کیوں غرور ہے

جانتی نہیں ہوا انگلی کٹ بھی سکتی ہے تمہاری۔"

"او تو اس لڑکی نے تمہیں بتا دیا۔ میں تو وہی بتا رہی تھی جو میں نے اپنے گنہگار آنکھوں سے دیکھا۔ اس کا بھلا چارہ ہی تھی وہ تو اپنی دشمن نکلی۔"

کزان نے زندگی میں پہلی بار بے انتہا غصیلے لہجہ استعمال کر کے چھری نکالی اور ان کے گردن کے قریب لایا۔ چچی الماس کی تو بولتی بند ہو گئی۔

"دوبارہ اگر دوبارہ مجھے پتا چلا کہ صبرینہ احمد کی آنکھوں میں آنسو نکلے ہیں اور اس کا باعث

تم تھی تو جس طرح سے تم لوگوں نے میرے ماں کے ٹکڑے کیے تھے اس سے بھی چھوٹے ٹکڑے میں تمہارے کروں گا اور وہ ہی نہیں تمہارے بچوں کی زندگی جہنم سے بھی بدتر بنا دوں گا۔"

"کک تم پاگل ہو گئے ہو میں نے وہ جھوٹی میں بتاتی ہوں اس کا چکر تمہارے

دوست۔۔۔"

"شٹ اپ!!!!!!" کزان بُری طرح دھاڑا اس نے تو اب گردن پکڑ کر سارے لحاظ

بھلائے زور سے دایا۔

"میں یہ ہسٹری ریپیٹ ہونے نہیں دوں گا۔ میں وہ چودہ سالہ کزان نہیں ہوں جو تمہارا

کچھ نہیں بگاڑ سکا تھا مگر اب۔۔ اب تم مجھ سے اچھی طرح واقف نہیں ہو۔ صبرینہ احمد کو

میری ماں مت سمجھنا۔ میری تم پر اور سب پر کڑی نظر ہے۔ وہ یتیم ضرور ہے مگر وہ

سا کورا واجد کی طرح اکیلی نہیں ہے۔ آئندہ اس کی ماں کی چیزوں کا ہاتھ بھی مت لگانا

سمجھیں!!!!!! " وہ تو ہل نہ سکی۔ یہ کون تھا۔ وہ اندازہ لگانہ سکی کے ٹھنڈے تیر پھینکنے

والا اندر سے اتنا ہولناک اور وحشی ہے۔ نائلہ ماں کو پکارتی نیچے آئی اور وہ سلائیڈنگ ڈور

سے اسے خبردار نظروں سے دیکھتا چل پڑا۔

"کیا ہو امی۔۔ آپ کا چہرہ اتنا سفید کیوں ہو گیا ہے۔" وہ ماں کو ایک دم کانپتا ہوا پا کر
تیزی سے ان کی طرف آئی۔

"رو کی!!! گاڈڈیم اٹ میری طرف دیکھو!!!!!!" صبرینہ نے اپنا چہرہ کزان کے
گرفت سے ہٹایا اور گٹھنے میں منہ چھپالیا پتا نہیں کہاں سے ٹپک آیا تھا یہ آدمی وہ تھوڑی
دیر بیٹھ کر جانے لگی تھی اچانک وہ سامنے آگیا پہلے تو وہ ڈر گئی کہ پتا نہیں کون ہے پھر اسے
دیکھ کر وہ پر سکون ہونے کے ساتھ مزید اسے تپ چڑھ گئی۔ یہاں بھی سکون سے تو بندہ
غم ہلکے نہیں کر سکتا۔ کزان نے اس کا سر ماتھے پہ ہاتھ رکھا کر کھینچ کے ہٹایا۔ اُف ایک تو
پیار سے اس آدمی کو اٹھانا نہیں آتا سر۔

"روکی تمھاری طبیعت ٹھیک ہے؟ میں میڈیسن چاکلیٹ لے آؤں؟" وہ پھر بھی کچھ نہیں بول رہی تھی۔

"صبرینہ چچی نے کچھ کہا ہے؟ بتاؤ مجھے؟ صبرینہ۔" اب وہ اسے صبرینہ کے نام سے مخاطب کر رہا تھا۔ شرارتی انداز میں کچھ اور تھا۔ کزان نے اس کے بال کھینچے صبرینہ سر اٹھا کر چیخی۔

"کیا ہے!!!! کیوں تنگ کر رہے ہو مجھے!!! نہیں بات کرنا چاہتی تو نہیں تو کیوں چھیڑ رہے ہو۔" وہ رو رہی تھی۔ کزان ایک دم گھور کر بولا۔
"اس سنیک کو تحمل سے جواب دے رہی تھی میں بولا تو چیخنے لگ گئی۔" اوہوسا کورا کو غصہ۔

"مت بھولیں میری لڑائی ہوئی ہے آپ سے۔"

"دوستوں میں لڑائی ہوتی ہے۔"

"آپ میرے دوست نہیں ہیں۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"تم میری پارٹنر ہو رو کی!!!! You're my partner in crime ."

"اب صبرینہ ٹھہر گئی۔"

"اب بتاؤ میری کراہیم پارٹنر کو کس نے رُلا یا؟"

"مجھے جوائنٹ پینا ہے۔"

"سوری یہ تمہاری ایتھکس کے خلاف ہے۔"

"آپ کو اس سے کیا۔ آپ کو تو خوشی ہوگی۔ مل کر پیے گے۔"

"جس چیز کا تمہیں دل ہو اس کا الٹا کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اب میں تمہیں

پینے نہیں دوں گا کیونکہ تم اس کے خلاف نہیں ہو۔"

"مجھے نہیں بنا اب اچھا انسان۔ آپ صحیح کہتے تھے۔ اچھائی میں کچھ نہیں رکھا۔"

"تم بُرائی میں ملوث ہوتی اچھی نہیں لگو گی روکی۔ تم یہاں رات کو اکیلے کیا کر رہی ہو۔"

حالات کا پتا ہے۔"

"یہ بلزنگ بینڈٹس کا علاقہ ہے۔ یہاں مجھے کچھ کہہ نہیں سکتا۔" کزان حیرت سے اسے

دیکھنے لگا اور پھر بولا۔

"یہ بکواس بات سنیک نے کی ہے۔"

"نہیں بلیک سر نے۔"

"دونوں گدھے ہیں۔ نشے میں لوگوں کو یاد نہیں رہتا کہ یہ کس کا علاقہ ہے۔ آئے

بڑے تسلی کا اچھا طریقہ اپنایا ہے۔"

"جائیں آپ کم سے کم وہ مجھے اپنی ماں کی قاتل تو۔۔۔۔۔"

"سٹاپ اٹ جسٹ سٹاپ اٹ!!!! روکی نہیں ہو تم میری ماں کی قاتل کہہ دینا نہیں

ہو۔ میں نے بولا تھا نا میں اب بول رہا ہوں تم قاتل نہیں ہو۔ نہیں ہو نہیں ہو۔" وہ

اب تیزی سے بولا۔

"ٹھیک ہے قاتل نہیں ہوں تو اب کیا ہوں۔ عالم فیملی کی لیڈر 'آپ کی دشمن' ہارلی کی

فیوچر قاتل۔۔۔" اب کزان پھٹ پڑا۔ جاپنیز میں تیزی سے بولا۔

Anata wa kazansakura no jinseidesu

(تم کزان سا کورا کی زندگی ہو!!!!!!) اسے خود پتا نہیں لگا اس نے کیا بولا ہے۔ جب

جب وہ شدت سے پھٹتا تھا یا نروس ہوتا تو جاپنیز بولنے لگ جاتا تھا۔ صبرینہ نے نا سمجھی

سے دیکھا۔

"کیا؟" کزان نے سُرخ چہرے لئے اسے دیکھا۔

"مجھے جاپنیز میں کچھ بُرا بھلا کہا ہے نابولو میں بھی آئرش میں تمہیں بولوں گی بلکہ نہیں اُردو میں کہتی ہوں۔"

"میں نے کوئی گالی نہیں دی روکی۔ تم ہمیشہ میرے بارے میں غلط کیوں سمجھتی ہو۔ میں نے ایک بار بھی تمہارا کبھی بُرا چاہا ہے۔" کزان اب تک اس کیفیت سے دوچار تھا آخر اس نے روکی کو اپنی زندگی کیوں کہا۔ وہ تو شکر ہے اس نے اپنی زبان میں کہا ورنہ دو جوتے پڑتے اس لڑکی سے جو اس کو اپنا دوست سمجھتی ہے۔

"تم نے مجھے کلب میں اتنی باتیں سنائی تھی اور اگر سنیک نہ روکتا تو تم تو میرا گلابا دیتے۔"

"اور تم جو مجھے تھپڑ مارنے لگی تھی؟ وہ کیوں بھول گئی۔"

"وہ تو تمہارے کرتوت ایسے تھے۔ تم ایسے کیسے کسی کی محبت کا مذاق بنا سکتے ہو۔"

"مجھے محبت کبھی نہیں ہوئی ناگدھا تھا جو تمہارے ساتھ نیکی کرنے کے بعد یہ صلہ ملا۔"

وہ بھی زمین پہ بیٹھ گیا۔ صبرینہ زمین کو گھورتی رہی اس کے بعد اسے دیکھا جو گھاس کو

توڑنے لگا۔

"تم نیکی کسی اور طریقے سے بھی کر سکتے تھے۔"

"جی آئندہ آپ سے پوچھ کر کروں گا نیکی اور کچھ؟"

"تم نے مجھے کچھ کہا کیوں نہیں۔" کزان تمسخر انداز میں ہنسا۔

"بقول آپ کے میں تو آپ کو گلابانے لگا تھا اب کہہ رہی ہو کچھ کہا کیوں نہیں۔ تہہ کر

لور وکی صاحبہ کہ میں نے آخر کیا کیا ہے۔" صبرینہ اپنے بالوں کی لٹ کو کانوں کے

پیچھے کرتی گٹھنے کے بل بیٹھ کر کزان کی طرف دیکھتی بولی۔

"تم نے مجھے سپائی کیمرہ میں دیکھ لیا تھا کزان۔ تم نے کچھ کہا کیوں نہیں جبکہ میں نے غصے میں ہارلی کے ساتھ مطلب تمہاری محبت کے ٹائیر پنچر کیے تھے۔ بتاؤ نا اور اب اس طرح سنبھال رہے ہو مجھے سمجھ نہیں آرہی تم کیا کرنا چاہے ہو میرے ساتھ۔" اس نے دیکھا کزان نے رد عمل دکھانے کے بجائے اسے ہی دیکھی جارہا تھا۔ خاموشی سے گھاس توڑتا اس نے گہرا سانس لیا مگر ایک بار بھی کچھ کہا نہیں۔ صبرینہ اس کے جواب کے منتظر تھی لیکن اس کا بولنے کا ارادہ ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"کزان!! تم کچھ کہتے کیوں نہیں ہو۔"

"کیا سنا چاہتی ہو روکی۔ ہاں میں نے دیکھا تم نے ہارلی کے ساتھ کیا کیا۔"

"تو؟"

"تو پھر کیا؟"

"کزان تم سا کورا ہو۔ تمہاری ہارلی میں جان ہے۔ تم لوگوں کی جان نکال دو جو ہارلی کو
بُری نظر سے بھی دیکھے تو پھر میں نے تو ہارلی کی۔۔۔" وہ شرمندگی کے مارے بول
نہیں پار ہی تھی۔ وہ مانتی تھی اس نے غصے میں غلط کیا۔ کزان نے اسے دیکھا پھر اس کا
ہاتھ پکڑا۔

"میں مانتا ہوں مجھے تم پر بچہ غصہ آیا تھا اتنا کہ تمہیں جان سے مار دینا چاہتا تھا اور میں نے
بڑے پلانز بنائے تھے مگر۔۔۔" اب اس نے صبرینہ کا دوسرا ہاتھ پکڑا۔

"ہارلی کو دس دفعہ نقصان پہنچاؤ گے تو وہ میرے ہاتھوں اتنی دفعہ ٹھیک ہو جائے گی بلکہ
اس سے بھی بہتر کنڈیشن میں ہوگی مگر تم۔۔۔ تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کس سے الٹی
سیدھی حرکتیں کرنے کو کہوں گا۔ ایک بندی ملی ہے زندگی میں جسے کزان سا کورا جو کہتا
ہے تو وہ مانتی ہے۔ اسے کھو دیا پھر کیا بچے گا میرے پاس۔ سو ہارلی آسکتی ہیں مگر سو روکی

نہیں مل سکتی۔" صبرینہ کو لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ یہ کون تھا شخص۔ یہ ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا۔ مطلب وہ اس کے لئے خاص ہے۔ اسے کچھ ہو گیا تو کزان بھی سکون میں نہیں رہے گا۔ یہ احساس۔ یہ احساس دل میں ارتعاش کیوں پیدا کر رہا تھا۔

"تو تم نے مجھے معاف کر دیا۔ تمہیں اب واقعی مجھ سے نفرت تو نہیں ہے نا؟" اس نے کزان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اسے دبا کر کہا۔ کزان ہنس پڑا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے روکی کہ میں تم سے نفرت کروں گا۔ تم سے نفرت کر کے بھلا میں کیا کروں گا۔ تم دوست ہو میری۔ میرے لئے اہم ہو۔"

"ہارلی سے بھی زیادہ؟" کزان نے اسے دیکھا پھر اسے اپنے ساتھ لگایا۔ صبرینہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہاں ہارلی سے بھی زیادہ۔ اب بتا مجھے روکیوں رہی تھی۔" صبرینہ اس سے الگ ہوئی

"بس امی کی یاد آرہی تھی۔" اس نے سر جھکائے کزان سے کہا۔

"تم یہ کیوں نہیں سوچتی کہ تمہارے ابو اتنے اکیلے تھے؟ اب ان کو بھی تو تمہاری امی کی

ضرورت تھی۔ یہ نہیں سوچتی کہ وہ دونوں اب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔"

صبرینہ نے حیرت سے سر اٹھایا۔

"لیکن میں۔۔۔ مجھے کیوں اکیلا چھوڑ دیا۔ مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتے یا پھر جاتے ہی

نا۔ میرا کیا قصور تھا۔" وہ بچوں جیسا سوال کرتی 'کانپتی ٹھوڑی سے بولی۔ جو بھی ہوا بھی

چھوٹی سی تو ہے یہ لڑکی۔ اپنی تمام ترد لکشی اور معصومیت سمیت اسے بید پیاری لگی۔

"ارے ایسے کیسے اپنے ساتھ لے جاتے تو پھر جو تمہارا پار ٹر ہوتا وہ تو بیچارا کنوارا رہا

ہوتا۔ کہتا میری ہونے والی بیوی میری زندگی میں آنے سے پہلے ہی چلی گئی۔" وہ

شرارت سے بولا۔ صبرینہ نے اسے گھورا۔

"ناٹ فنی کزان۔"

"رو کی تمہاری زندگی ابھی شروع ہوئی ہے۔ اس کو کھل کر جیو۔ مرنے مرنے کی بات

ستر اسی سال میں کرنا۔ میں بھی اپنی اوکاسان کو مس کرتا ہوں تمہاری امی تو پھر بھی

مزید تین چار سال تمہارے ساتھ رہیں تھیں اور تمہارا ان کے ساتھ وقت یقیناً بہت

خشگوار گزرا ہے مگر میں نے چودہ سال کی عمر میں اپنی اوکاسان کھوئی تھی اور اس سے پہلے

ان کے ساتھ پل ٹھیک سے جی نہیں پایا تھا۔ جس کا مجھے بچہ افسوس ہے پھر سوچتا ہوں

وہ اب اچھی جگہ پر ہیں کم سے کم دنیا کی زیادتیوں اور وحشتوں سے چھٹکارا تو ملا۔ کوئی

انھیں اب کچھ نہیں کہے گا۔ وہ اللہ کے پاس ہیں تو محفوظ ہیں۔ ایسی باتیں سوچا کرو پھر تمھارا غم ہلکہ ہو جائے گا۔ " صبرینہ کو کزان کے لئے بیحد دکھ ہوا۔ کزان ہاں کزان بھی تو اس کے غم میں شریک تھا تو وہ پھر کیوں اُداس ہوتی ہو۔ کم سے کم امی اچھی جگہ پر ہیں۔ بابا ہے ان کے پاس جبکہ وہ اب تھوڑی اکیلی ہے اس کے پاس اس کا کزان سا کورا ہے۔ جو اس کو سمجھتا ہے ' اس کا خیال رکھتا ہے۔ اس کے آنسو صاف کرنے والا اب موجود ہے۔

"اب اُٹھو وہاں صحیح پارٹی کر رہے ہیں اور ہم یہاں غمگین ہو کر بیٹھے رہیں۔ چلو آواتنا سکون سے ان سب کو کھانا کھانا ہو اسوچ کر میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے۔ " اوشوٹ صبرینہ کو یاد آیا ہر اتوار کو ادا جان کی خواہش پر دونوں گھر ایک ساتھ مل کر ڈنر کرتے

تھے۔ آج خالانے اسے یاد نہیں دلایا بلکہ کیوں یاد دلاتی یہ تو سمجھنے والی بات تھی مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ اب تک نہ متشتمہ یا خالامیں سے کسی نے فون نہیں کیا کہ آجاؤ۔ "اوگاش کیا سوچتے ہو نگلیں سارے۔ میں نے خالا کی بھی مدد نہیں کی۔ چلیں۔۔۔ اور کزان پلیرا اگر میں آپ کی دوست ہوں تو آج آپ کچھ نہیں کریں گے۔" وہ اٹھتے ہوئے کزان سے بولی۔ کزان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں کچھ نہیں بہت کچھ کروں گا۔ دو دن اتنے سکون سے گزار لیے مجھے تو اب پیٹ میں درد ہونے لگا ہے۔"

"نہیں اچھا آپ جو کہے گے میں وہ کروں گی مگر پلیرا پلیرا آج کسی کو مت کچھ کہیے گا۔"

"اچھا ایسی بات ہے تو کل تم ہاف ڈے کی لیو لیکر میرے ساتھ کہی چلو گی اور تم اب انکار نہیں کرو گی۔"

"کزان میری نئی نویلی نوکری کے کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہیں۔ جی جی اچھی ہے مگر

اس کی اچھائی کا میں فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔"

"ٹھیک ہے پھر آج کی مووی انجوائی کرنا۔ دامی رٹیز۔"

"وینڈیہ پلان رکھ لیں گے ناکزان آپ کی پرابلم کیا ہے۔"

"لیولینا مت بھولنا۔" وہ اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتا چل پڑا۔ صبرینہ نے گہرا

سانس لیا۔

"یا اللہ مجھے صبر دے جو اس آدمی سے عشق کر بیٹھی۔"

وہ کام پہ جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ جب سائڈ ٹیبل سے اس کا فون بجامڑ کر اس طرف آئی ضرور کزان اپنی اوٹ پٹانگ خواہش کا اظہار کر رہا ہو گا مگر نہیں جی جی کا فون تھا۔ اس نے حیرت سے فون اٹھایا اور کانوں کے ساتھ لگایا۔

"ہیلو جی جی میں بس نکل رہی ہوں۔"

"اونورک جاو۔ تسی آندالور۔۔ میرا مطلب ہے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ دراصل

ایک کلائینٹ کے ساتھ میری میٹنگ ہے تو میں ایڈن برا جا رہی ہوں۔ شام تک ہی واپس

آؤں گی۔" لو اب اسے بھی ایڈن برا جانا تھا۔

"تو ٹھیک ہے نا جی جی تم جاو میں دیکھ لوں گی۔ اس میں کونسا بڑا مسئلہ ہے۔"

"میرے بغیر اکیلی کیا کیادیکھتی رہو گی۔ چھوڑو آرام کرو۔"

"نہیں میں چلی جاتی ہوں پیک ٹائم تک کھول لیتی ہوں تاکہ جتنی انکم جنریٹ ہو سکے کچھ گھنٹوں میں ہو جائے۔"

"ٹھیک ہے ابھی مت جاو نو بچے چلی جانا اور کھولنا دس بجے سے لیکر ایک بجے تک اس کے بعد چھٹی کر لینا۔"

"ایک تو اللہ ایسا باس سب کو دے آمین!" صبرینہ شرارت سے بولی۔ جی جی بھی ہنس پڑی۔

"صبحی اب زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں بعد میں صحیح کام کرواؤں گی نا تو پتالگ جاسی کہ کیسی باس آمیں۔ خیر ابھی تو نئی ہو تو انجوائی کرو۔"

"جی اور کوئی محکم باس صاحبہ؟"

"نہیں آج کے لئے اتنا ہی۔" فون بند کر کے اس نے خود سے کہا۔

"کزان کے لئے راستے کبھی کبھار خود بخود کلیئر ہو جاتے ہیں۔ ابھی بتاؤں یا بعد میں؟ اُف

ہمسایہ ہی تو ہے۔ اُدھر ہی دیکھ لے گا۔" وہ اب مسکارا لگانے کے بعد خود کو دیکھنے لگی۔

آج تھوڑی گرمی تھی تو اس نے بلیک ہاف سیلوس ٹاپ 'خاکی پینٹ اور سٹائلش سفید

سلیپر پہنے۔ کانوں میں ڈیزی ڈیزائن کے ٹاپس ڈالے اور ہائی پونی ٹیل میں وہ اچھی لگ

رہی تھی۔ اپنا پرس اور دکان کی چابی نکال کر وہ نیچے آئی۔ متشمہ بھی کام پہ جارہی تھی اور ادا

جان ناشتہ کر رہے تھے۔ خالا بھی اپنے لئے ناشتہ بنا رہی تھی۔

"آگئی صبیا چلو آنا ناشتہ کرو۔"

"السلام وعلیکم ادا جان۔"

"وعلیکم سلام گڑیا۔" ادا جان شفقت بھرے لہجے میں بولے۔ متشمہ ڈارک کورل

پروفیشنل لیڈی سوٹ میں خود بھی بڑی اچھی لگ رہی تھی بولی۔

"نائس لک کس کو پھنسانے چلی ہو؟" صبرینہ کا ونٹر کی ساتھ جڑی کُرسی پہ بیٹھی تو سامنے بیٹھی متشمہ آہستگی سے اس سے بولی۔ صبرینہ نے گھورا کہ پیچھے خالا اور دوسری طرف ادا جان بیٹھے تھے۔

"میں بالکل ویسے ہی تیار ہوئی ہوں جیسے ہمیشہ کام پہ جاتے ہوئے تیار ہوتی ہوں۔"

"ہاں لیکن آج بڑی منفرد لگ رہی ہو۔ جیسے لگتا ہے خاص کسی کے لئے تیار ہوئی ہو۔"

"متشو !!!"

"یہ لودم والا پانی اور خبردار میری جان نے کسی فیزی ڈر نکس کو ہاتھ لگایا۔ پتا ہے نابے بی کہتی تھی کہ زہر ہوتا ہے۔ میں نے ابھی کھجور والا شیک بنایا ہے۔ ساتھ میں دو انڈے ابال رہی ہوں۔ طاقت والی غذا دوں گی۔"

"خالا جان کیا ضرورت تھی ٹوسٹ اور جوس کافی تھا۔"

"بڑی جلدی ہے آپ کو۔" متشمہ مسکراتے ہوئے بولی۔ صبرینہ نے آنکھیں دکھائیں۔
کیا ہو گیا ہے اس کو۔

"کوئی جلدی نہیں آرام سے کھائیں اور سُنو تم چھوڑنا اسے۔ یہ پیدل ہر گز نہیں جائے گی
۔"

"جو حکم ممی۔ یار دعا کرو آج میوزم میں ایک تقریب ہے۔ اچھے سے ہو جائے۔ اس کے
بعد میں سوچ رہی ہوں اس مہینے کی پیمینٹ لیکر ریزائن کر لوں۔ شادی کی تیاریوں میں
اب فوکس کرنا چاہتی ہوں۔ بعد میں سیف نے کہا تھا کہی اور نوکری دیکھ لینا بس شادی
اور ان کے ہنگامے ختم ہوں۔"

"جیسا تمہیں بہتر لگے۔" خالانے اسے شیک پکڑا یا تو وہ شکریہ کہتی پینے لگی۔

"یہ آج کل بر خوردار نہیں نظر آرہا ہو۔ تمہیں پتا ہے کہاں ہے؟" ادا جان چائے کی سب لیتے ہوئے خالا سے پوچھنے لگے۔

"جی ابوجی واقعی اس کی طرف مکمل خاموشی ہو گئی ہے۔ اب تو گھر میں بھی کم نظر آتا ہے اور کسی کو چھیڑتا بھی نہیں ہے۔ اُدھر عقیل بھی بتا رہا تھا کہ آج کل نظر نہیں آرہا۔ کہی گیا تو نہیں ہے۔" ادا جان پر سوچ نظروں سے لان کے نظارے کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

"اس کی خاموشی سے چونک جانا چاہیے۔ کیف کبھی اتنی دیر خاموش نہیں ہوتا۔" "مصرف ہو گیا ہو گا ابوجی۔ آپ کو تو پتا ہے کام کے معاملے میں کزان کتنا سنجیدہ ہے۔ وقت نہیں مل پارہا ہو گا۔" متشمہ اور صبرینہ بھی ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں واقعی کزان آج کل بڑا خاموش ہو گیا تھا۔ دوسرے گھر کی طرف سے بھی مکمل خاموشی تھی

۔ وہ کسی کو کچھ کہہ کیوں نہیں رہا تھا۔ آخری دفعہ بس پاگل کو ان گھر چھوڑا تھا۔ اس کے بعد اس کی اور صبرینہ کی لڑائی ہو گئی۔ اس وقت سے لیکر اب تک کزان نے آخر کچھ کیا کیوں نہیں۔ یہ سوال صبرینہ کے ذہن میں آ رہا تھا۔ متشمہ بھی اسے دیکھ رہی تھی اس کے بھی ذہن میں وہی چل رہا تھا کہ جب سے صبو کی حالت خراب ہوئی ہے۔ کزان کچھ بدل سا گیا ہے۔

وہ لمبی جھاڑو سے آس پاس گرے پھولوں کے پتوں کو صاف کر رہی تھی جب بند دروازے جس پہ ابھی تک کلوز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کزان کھولتے ہوئے بولا۔
"خریت ابھی تک دکان کیوں بند کی ہے اور تمھاری وہ سکھنی باس کہاں ہے؟" گرے شرٹ جس کی سلیوس فولڈ کی ہوئی تھی 'ڈارک بلیو جینز کی جیب میں ہاتھ ڈالے وہ

مسکراتا ہوا اچھا لگ رہا تھا۔ صبرینہ اس کے چہرے کو تکتے ایک منٹ کے لئے کھوسی گئی تھی پھر یہ خیال آتی ہی وہ ایک دم سر جھکا کر اپنے کام پہ لگ گئی۔

"ایڈن برا میں میٹنگ تھی۔ مجھے کہہ رہی تھی دیر سے کھولنا تو ابھی صفائی کر کے کھولنے والی تھی۔"

"ہوں طبیعت ٹھیک ہے؟" وہ آگے چلتا ہوا آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا جواب قدرے بہتر لگ رہی تھی۔

"درد تو نہیں ہو رہا کمر پیٹ یا گردے میں؟"

"آپ کب سے میکنگ کزان سے ڈاکٹر کزان بن گئے؟" وہ جھاڑو کے اوپری ہینڈل پہ ہاتھ رکھے اس سے بولی۔ کزان مسکرایا۔

"مصیبت کے وقت میں سب کچھ بن جاتا ہوں۔ آزما کے دیکھ لو۔"

"اچھا لیکن میں سمجھیں تھی مصیبت کا دوسرا نام کزان سا کورا ہے۔ اس وقت کیسے آپ فرشتہ بن سکتے ہیں۔"

"بہت فرشتہ صفت آدمی ہوں روکی صاحبہ یہ دُنیا والوں نے مجھے شیطان سے ملانا شروع کر دیا ہے خیر کوئی کافی ہی پلا دو۔۔۔ سر میں درد ہو رہا ہے۔"

"آج پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔ اتنے دوست ہونے کے دعوے کرتے ہیں کبھی اپنے

ہاتھ سے کافی ہی پلا دیں۔ مجھے نہیں لگتا میں نے کزان سا کورا کے پیسے سے ایک پانی کا

گھونٹ بھی پیا ہو۔"

"لاو پانی لاو اپنے ہاتھ سے پلا دوں گا تمہیں۔ بس! اتنی سی بات روکی۔ یار تم بھی ناکیا

خواہش کرتی ہو۔"

"کان سے کچرا نکلے تو پتا چلے میں نے پیسے کی بات کی ہے۔"

"تم کب سے مانگنے والی بن گئی۔ اتنے بُرے دن آگئے ہیں تمہارے۔" اس نے ایک سو سن کا پھول نکال کر صبرینہ کی طرف پھینکا۔ صبرینہ نے گھوم کر کزان کو غصے سے دیکھا۔

"کزان یہ والا مذاق نہیں چلے گا۔ پلیز پھولوں کی انسٹ مت کیا کریں۔" وہ جھک کر للی کو اٹھا کر انھیں احتیاط سے پکڑ کر پانی کے جار میں رکھا۔

"لوگ اگلے کی موسٹ پرائسڈ پوزیشن کو توڑ پھوڑ دیں وہ ٹھیک ہے مگر ان معصوم پھولوں کو کچھ نہ کہے۔" وہ ایک سٹال کے اوپر بازو رکھے 'اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ کو اب افسوس ہوا۔ بیچارے نے کچھ کہا بھی نہیں اور وہ اسے خواہ مخواہ ڈانٹ رہی تھی۔

"آئیم سوری مگر یہ پھول میرے نہیں ہے ناکز ان یہ دُکان جی جی کی ہے۔ اس لئے روک رہی تھی۔"

"چھوڑا بھی دُکان بند ہے نا کہی ناشتہ کر کے تھوڑا سا ٹائم سپینڈ کرنے کے بعد واپس آجائیں گے۔ میرا بھی اتنا کوئی خاص کام نہیں ہے۔۔ ایک بجے ایک کلائنٹ آئے گا اس کے بعد ہی کام ہونے ہیں۔"

"آپ اگر فارغ ہیں تو میں مصروف ہوں۔ مجھے لیکر جا کے بے عزتی کروائیں گے۔ کوئی پیسے نہیں ہے۔"

"دفع کرو کیا یاد کرو گی کزان سا کورانے تمہیں ناشتہ کروایا ہے وہ بھی صرف تم پہ اپنے پیسے لگانے کی ہمت کر سکتا ہوں۔ آؤ۔"

"لیکن کزان جی جی کو پتا چلا تو۔۔۔"

"تو تم کونسا چھٹی پہ جارہی ہو؟ بریک ہی تو لیں رہے ہیں ایک دو گھنٹے میں آجائیں گے۔

اس وقت تو اتنے خاص کلائنٹ ہوتے ہی نہیں ہیں۔ چلو چھوڑو۔۔۔" وہ اس لمبی بروم

لیتا سامنے سٹور میں رکھ کر واپس آیا۔ "چلو پرس اور چابی لو اور بند کرو کسی چیز کی طرف

مت دیکھو۔" صبرینہ نے گھور کر سیدھا جا کر گھومتے ہوئے ڈیسک کے پیچھے کرسی پہ پڑا

اپنا پرس اور دکان کی چابی اٹھائی اور اس کے ساتھ چل پڑی۔ اب پتا نہیں کیا کرے گا یہ

آدمی۔ یا اللہ پیسے نہ دینے پڑ جائیں۔ دینے ہی پڑے گے۔

"یہ کیا ہے؟" صبرینہ ہارلی کے بجائے اتنی بڑی بلا دیکھ کر کزان سے پوچھے بغیر نہ رہ سکی

۔ کزان ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر بنا چھت والی گاڑی میں موجود اسے آرام سے دیکھتے

ہوئے بولا۔

"یہ اپنا کلاسک فورڈ مسٹینگ ہے۔ کمال کی گاڑی نہیں ہے؟"

"تم نے گاڑی لے لی؟" صبرینہ حیرت سے اس لال بیسٹ کو ہاتھ لگا کر دیکھ رہی تھی

-

"کاش!! مگر میں ہارلی کے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتا نہ ہی میری جیب مجھے اجازت

دے گی اس بیوٹی کو خرید پاؤں۔ اب دیکھتی رہو گی کہ بیٹھو گی بھی۔"

"کزان! تم اپنے کلائنٹ کی گاڑی اٹھا کر لائے ہو۔" اب صبرینہ سینے پہ بازو لپیٹے اسے

سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

"بس شروع ہو گیا باشن! سامنے سائن دیکھو بلزنگ بینڈٹس کا۔ تمہارے ہاک سر کا

ہاٹ پیس ہے یہ۔" صبرینہ ایک دم پرسکون ہو کر گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھی۔ ایک

دم وہ بھی زرا انھو کی سی کلاسک کار میں بیٹھ کر پُر جوش سی ہو گئی تھی۔

"ویسے مزے کی گاڑی ہے لیکن ہاک سر کے مزاج کی لگتی نہیں ہے۔"

"تم کبھی نہیں بیٹھی ایسی گاڑی میں۔" اس نے بازو دروازے کے اوپری حصے پہ ٹکا کر

اسے دیکھا۔ صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"صرف سنیک کی سپورٹس کار کے علاوہ میں کسی اور انھو کی گاڑی میں نہیں بیٹھی۔"

کزان کا منہ سنیک کے ذکر پر بگڑ گیا۔

"ہارلی سب سے انھو کی بانیکس میں سے ایک ہے اور کزان سا کورا کی بانیک پہ بھی بیٹھی ہو

۔ جس میں کوئی آج تک تمھارے علاوہ نہیں بیٹھا۔" وہ جلے کٹے انداز میں گاڑی سٹارٹ

کرتا سے آگے بڑھاتے ہوئے بولا۔

"ام ہم گاڑیوں کی بات کر رہے تھے کزان اور انھو کی؟ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ

ریچیل لارا بھی بیٹھی ہوگی آپ کی ہارلی پہ۔" وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

"پیماری نے یادداشت بھی چھین لی محترمہ کی۔ کوکا کو لاکب سے لوگوں کو واقعے بھلانے لگا۔ آپ کو یاد دلا دوں تو سنیک کی سپورٹس کار میں اور ریچیل گئے تھے۔" اب صبرینہ ایک دم ہونہہ کرتی رہ گئی اس کے ذہن میں کیوں نہیں رہی یہ بات پھر اس کے بعد یہ خیال کہ وہ دونوں گھومنے گئے تھے اسے تپانے پہ مجبور کر گیا۔

"ہاں بس سنیک نے اتنا گھمایا پھیرایا کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا۔" کزان کی سٹیرنگ پہ گرفت مضبوط ہو گئی۔

"ہاں مجھے بھی۔ یو نور ریچیل مجھے ہوش و حواس میں رکھتی ہے۔ سنبھال کر۔ کوکا کو لاپلا کر نشے میں مبتلا نہیں کر دیتی اور ہاں کسی غریب 'معصوم اور بے قصور بائیک پہ ظلم کرنے لئے چھری نہیں دے دیتی۔ کمال کی لڑکی ہے نا؟"

"ہاں بہت کمال میں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ سیکھنا چاہیے کہ بلا وجہ کیسے کسی کے ساتھ چپکا جاتا ہے۔" کزان اسے دیکھنے لگا۔ اسے چپکنے پہ کیوں چڑھ ہے جبکہ ایسی کوئی بگ ڈیل نہیں تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا پھر ارادہ ترک کر دیا۔ آج کل بہت بگڑی ہوئی تھی۔ وہ معصوم صبرینہ نہیں رہی تھی۔

ٹیو پارلر کے سامنے اپنی بائیک روک کر بلیک اُترا۔ گرے ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں وہ ہمیشہ کی طرح چار منگ لگ رہا تھا۔ اپنی گھسنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ پہ ایک نیا ٹیو بنوانے آیا تھا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جب اس نے چونک کر دیکھا جہاں سنیک وہاں موجود تھا۔ اپنا بازو آگے کیے ٹیو بنوار ہاتھ جس کا پروسیس اختتام کی طرف ہی تھا۔

"کیا بنوار ہے ہو؟" بلیک آگے بڑھ کر ان کی طرف آیا۔ سنیک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

۔ اس کے چہرے پہ بڑی خوبصورت مسکراہٹ آئی۔

"بس کچھ خاص جگہ چھوڑی ہوئی تھی اپنی بازو کی اب صحیح وقت آ گیا ہے تو سوچا ایک

سکینڈ دیر نہ لگاؤں۔" ٹیٹو آرٹسٹ جیڈ جو خود سر سے پاؤں تک ٹیٹو سے بھرا ہوا تھا۔ اپنے

ابرو جس پہ پیرسنگ کی ہوئی تھی ' اسے اوپر کرتے ہوئے بولا۔

"اس بار کیا بگ بی؟"

"بتانا ہوں پہلے تم اس کو فارغ کر لو۔" وہ اب کام کر چکا تھا اور اب اس پر جیل لگا رہا تھا۔

بلیک شیشے کی طرف اپنے چہرہ دیکھ رہا تھا کہ ایک منٹ کے لئے ٹھہر گیا جہاں سیدھا اس

کی نگاہیں سنیک کے بازو کی طرف گئی۔ جدھر ایٹا لکس فونٹ میں اتنا بڑا ' صبرینہ ' لکھا

ہوا تھا ساتھ میں آس پاس پھول اور مڑور دیتے تن جس میں کانٹے بھرے ہوئے تھے

وہ بھی شامل ہو کر اس نام کو چار چاند لگا رہے تھے۔ یہ کیا کیا اس گدھے نے۔ سنیک نے جب غور کیا کہ بلیک بڑے حیرت سے اس آرٹ ورک کو دیکھ رہا تھا تو مسکرا کر بولا۔

"کیوں کمال ہے نا؟ تم حیران ہو گئے کہ سنیک نے کسی لڑکی کا نام اپنے جسم پہ بلا آخر لکھوا ہی ڈالا۔ میں خود اب تک شکڈ میں ہوں لیکن اینا میں بات ہی ایسی ہے۔ وہ اتنی طاقت رکھتی ہے۔" طاقت کا نہیں پتا لیکن سنیک کو وہ گدھا بنا چکی تھی۔ یہ کیا کر ڈالا۔ وہ گرل تو اچھا خاصا ہنگامہ کھڑا کرے گی اور کزان۔ کزان کی تو فیملی ہے۔ اس پر کیا امپریشن پڑے گا۔ اس کا دماغ لگتا ہے ٹھیک سے نہیں چل رہا ورنہ وہ ایسی حرکت کرنے پر دس بار سوچتا وہ نہیں تو ایسے ارادے کا ہاک یا اس سے ذکر ضرور کرتا۔ جیڈ جیل لگا کر اب اس کی بینڈ تاج کر رہا تھا۔

"تم جانتے ہو ناسنیک یہ تم نے کیا کیا ہے؟ وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔" بلیک اب کی بار
بجد گھمبیر لہجے میں اس سے بولا۔

"عام ہی تو نہیں ہے بلیکی!! خاص ہے اتنی خاص کہ پورے جسم پہ اس کا نام نقش
کر دینا چاہتا ہوں لیکن ابھی نہیں پہلے یہ والا سپرائیز کو ہضم کر لے پھر دیکھنا اس دیوانے
سنیک کو۔" دیوانہ کا تو پتا نہیں مگر دماغی لحاظ سے اس کا ذہنی توازن مکمل توڑ پہ بگڑ چکا تھا۔
"لڑکے تمہارا ہضامہ خراب کر دے گی۔ تم جانتے ہو وہ ہر لحاظ سے الگ ہے ہم سے۔ پتا
ہے نا ایسی فیملی غیرت کے نام پر جان سے مار دیتے ہیں۔ تم کرنا کیا چاہے ہو۔" اب کی
بار سنیک کے چہرے پہ کر خنگی آگئی۔

"اس کو بُری نظر سے بھی کوئی دیکھے گا تو جان سے مار دوں گا۔ اول کسی کو پتا نہیں چلے گا
اور اگر لگ بھی گیا اور انھیں اعتراض بھی ہو تو میں اپنا کی حفاظت کروں گا۔"

"یہ نوبت ہی کیوں لا رہے ہو کہ کوئی اس پہ انگلی اٹھائے۔ تم سے توقع نہیں تھی سنیک
- " بلیک نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔ اس پتا نہیں کیوں کچھ اچھی فیلنگ نہیں آرہی
تھی۔

"کیا کیا ہے میں نے !!! سریس ہوں اس کے معاملے میں بلیک !!! "
"تم جتنے سریس ہو جاو بلیک وہ گرل سریس نہیں ہوگی بلکہ یہ بڑی ناممکن سی بات کی ہے
تم نے۔ وہ گاڈ ڈیم اٹ مسلم ہے۔"

"تو؟"

"توریشنشپ کا سین بھول جاو۔"

"یہاں کئی مسلمان لڑکیاں ہم جیسوں سے بلکہ اس سے بھی بد تروں سے شادی کر لیتی ہیں وہ چھوڑو بوئی فرینڈ گرل فرینڈ کے تعلق میں بھی ہیں تم لگتا ہے خود بھی بھول گئے ہو تو اپنا کے لئے کونسی بڑی بات ہے۔"

"اس کا جواب تو تمہیں اب وہ خود دے گی خیر میں تو ٹیو بنوانے آیا تھا لیکن مجھے لگ رہا ہے آئی نیڈ آسٹر انگ ڈرنگ۔ جو آگے ہونے والا ہے اس کے لئے کیسے خود کو تیار رکھنا ہے۔ جیڈٹنیکسٹ ٹائم۔"

"ٹھیک ہے بگ بی۔" وہ سر ہلاتے ہوئے چل پڑا۔

"بلیکی بات تو سن۔ میں جانتا ہوں اپنا مجھے انکار نہیں کرے گی اگر اس کے لئے مذہب تبدیل کرنا پڑا تو کر لوں گا۔ بس ایک دفعہ ہاں کہہ دے۔"

وہ اس وقت دونوں جاپنیز سٹریٹ فوڈ ریسٹورانٹ میں موجود تھے۔ اس جگہ کو دیکھ کر صبرینہ کو اچھی والی فیلنگ نہیں آرہی تھی۔ ان کے تو کھانے ہی دیکھنے میں عجیب اور پھیکے ہوتے ہیں۔ پتا نہیں کیا کھلانے والا یہ آدمی اپنے پیسوں سے۔ کزان ویٹر کو آڈر دے رہا تھا ساتھ میں اس کے بھی تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔ وہ غور سے مینیو کارڈ کھولے غور سے دیکھی جارہی تھی۔

"روکی سوٹی ٹرائی کرو گی۔" سوٹی کا سُن کر صبرینہ کے ناک کھینچ گئی۔
"یعنی کچھی مچھلی اور پھیکے کچھے چاول نو تھینکس۔" وہ اردو میں اس سے بولی۔
"او لگتا ہے تم نے یہاں کی سپائیمسی سلیمن نہیں کھائی۔ ایک یہ باقی دو آئیس ٹی۔ شکریہ۔
" وہ دے کر اب اسے دیکھ رہا تھا۔ جس کی ابھی طبعیت خراب ہونے کے درپہ تھی۔

"پورے جہاں میں تمہیں یہ جگہ ملی تھی مجھے ناشتہ کرانے کی اور کون کھاتا ہے ناشتہ

میں سوشی۔" کزان کھل کر مسکرایا۔ پانی کی بوتل گلاس میں ڈال کر بولا۔

"صرف سوشی نہیں میسورامن سوپ۔ ناشتہ چھوڑو بریج ہی سمجھو۔ لیچ تو میں کر نہیں

سکوں گا تو سوچا یہی کھا کر کام پہ جاؤں۔"

"تم ہی کھاؤ پھر پتا تھا تمہیں میں یہ سب کھا نہیں سکوں گی اس لئے جان بوجھ کر لائے

تاکہ میرے لئے بل نہ دینا پڑے۔ خیر شکر ہے خالانے زبردستی ناشتہ کروادیا ورنہ

بھوکے پیٹ کیا کرتی میں۔"

"اوہو تو کھاپی کر آئی ہیں محترمہ ٹرسٹ می تمہیں بالکل اچھا لگے گا۔ یہ سچ میں سپانسی ہے

۔"

"یہ حلال ہے؟ میں نے ویسے بورڈ تو نہیں دیکھا اس کا۔"

"اب مچھلی پہ بھی حلال حرام کا کب سے ٹیگ لگنے لگا؟ اور بے فکر ہو جاو رامن سوپ

وہ بھڑین ہی منگوایا ہے۔ عجیب تمہیں میں حرام کھانے والا لگتا ہوں؟"

"کمانے والے تو ہو۔" وہ آہستگی سے بولی لیکن کزان سُن چکا تھا۔

"یہ ایسا کیا ہوا ہے؟ تمہیں میں جب سے نرم ہوا ہوں تمہاری زبان نہیں چلنے لگی۔"

"آپ نے ہی تو مجھے روکی بنا کر زبان تیز کرنے کے لئے ٹریڈ مل پکڑا دیا۔ اب بگھتیں۔"

بہت شوق تھا آپ کو اپنے جیسا بنانے کا۔ "کزان ہنس پڑا۔

خیر یہ روپ اتنی جلدی دیکھنے کو ملے گا سوچا نہ تھا۔ مجھے لگا بہت زیادہ ٹریننگ دینی پڑے گی

لیکن تم نے مایوس بالکل نہیں کیا۔" اس کے دس منٹ بعد ان کا آڈر آچکا تھا۔ صبرینہ

اس سوپ کو دیکھنے لگی۔ جس میں نوڈلز، مشروم، دیگر مختلف رنگ برنگی سبزیاں اور

ایک بوتل ایک تھا۔ ہائے ابھی انڈا کھا کر آئی تھی۔ چاپ سٹک پکڑے وہ کزان کو دیکھنے

لگی جو شروع ہو چکا تھا۔ اس کے بعد اس کی نظر سوشی پہ گئی تو اس نے آنکھیں زور سے بند کر لی پھر کھولی۔

"شروع کرونا۔۔"

"میں بتا رہی ہوں آگے میری حالت خراب ہوئی تو متشمہ آپ کو جان سے مار دے گی۔"

"ہاں دیکھا جائے گا تم کھاؤ تو سہی۔" اس نے اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ

کھا رہی تھی اس کے فلیور اور سپائس اتنے تیز تھے کہ اسے بالکل بُرا نہیں لگا۔ وہ منہ سے

کچھ بولی نہیں بس کھائے جا رہی تھی۔ کزان اسے دیکھ رہا تھا۔ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"ہاں کچھ ہو گیا؟ میں تو ابھی فوراً ایمبولینس منگوانے والا تھا۔" صبرینہ نے اپنی

آنکھیں منگوائی۔

"ویری فنی۔ اگر اس میں زرا برابر مرچیں نہ ہوتی تو میں نے کوئی نہیں کھانا تھا۔"

"بھروسہ رکھا کرو مجھ پر۔ تمہیں مایوس ہونے نہیں دوں گا۔"

"اچھا روکی۔ ایک بات پوچھنی تھی تم سے؟" وہ کھانے کے دوران بات کرتے ہوئے

اچانک بولا۔ صبرینہ نے آنیس ٹی کاسپ لیا تو سر کو ہلا کر بولی۔

"ہاں پوچھیں؟"

"وہ آج کل گر لڑ خط لکھنے کے طریقے پوچھ رہا ہے۔ تمہیں پتا ہے خط وغیرہ کیسے لکھتے ہیں

؟" ایک دم صبرینہ فریز کر گئی۔ خط؟ یہ ٹاپک کہاں سے آگیا۔ وہ ایک دم ڈرتے ڈرتے

کزان کے تاثرات نوٹ کرنے لگی لیکن وہ بڑے عام سے انداز میں اسے سے پوچھ رہا تھا۔

اس کے چہرہ اور آنکھوں میں کوئی عجیب سی چیز محسوس نہیں ہوئی جس سے اسے کزان

پر شک ہوتا۔ کزان نے چونک کر اسے غور سے دیکھنے پر بولا۔

"کیا ہو امیرے منہ پہ کچھ لگا ہوا ہے؟" اس نے اپنے چہرے کو چھوا۔

"نہیں۔۔ میں حیران ہوں گر لرنے خط لکھ کر کیا کرنا ہے۔"

"وہی اپنی لور 'نتاشا' کی فرمائش ہے کہ وہ اس کی سالگرہ پہ خط لکھ کر دے۔ سب کو پوچھ

پوچھ کے ہلکان کیا ہے۔ بھی ہم سب نے تو ایسے چونچلے اٹھائے نہیں۔ سوچا تم لڑکی ہو

بتاؤ کیسے لکھے وہ خط۔" صبرینہ کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ اسے لگا اس کی چوری

عنقریب پکڑ میں آنے والی ہو۔ یا اللہ کزان کو اس طرح سے پتا نہیں لگنا چاہیے۔ وہ خود

اپنے ہاتھوں سے اسے سارے خطوط پارسل کرے گی۔

"ام کوئی آئیڈیا نہیں۔ پیار کا اظہار کر لے جیسے وہ بول کر کرتا ہے۔" وہ نظریں چراتے

ہوئے بیدار ہستی سے بولی۔

"ہم نے بھی یہی کہا کہ لکھ دینا جو بکواس کرتا ہے اس کے منہ پر کونسا مشکل کام ہے اور اس کا مزید فینسی کرنا ہے تو گوگل سے ایک عدد چیزیں اور کرینچی کو ٹیشن نکال کر چھاپ دینا۔ بس۔ اتنا بھی کوئی مشکل ٹاسک نہیں دیا۔ خوا مخواہ سر پکڑ کر بیٹھا ہے۔"

"ہاں ہاں کونسی بڑی بات ہے۔" ناچاہتے ہوئے اس کا لہجہ تلخ سے ہو گیا وہ خود جان نہیں پائی۔ کزان نے اتنا غور نہیں کیا۔

"ویسے میں نے بھی تمہیں کچھ دنوں پہلے کاغذ پہ لکھتے ہوئے دیکھا تھا۔" اب تو صبرینہ کے ہاتھ سے چوپ سٹک گر گئی۔ سانسیں تھم سی گئیں۔ کزان نے جھک کر اٹھا کے ٹیشو سے صاف کر کے دی۔

"اس طرح سے بھی ذہن میں آیا کہ تم سے پوچھ لوں؟ ویسے کس کو لکھتی ہو تم۔"

"کسی کو نہیں۔۔۔ میں بس لسٹ بنا رہی تھی۔ روزانہ کوئی نہ کوئی چیز یاد آ جاتی ہے تو لکھ ڈالتی ہوں تاکہ بعد میں نہ بھول جائے ورنہ خط کس کو لکھنا ہے۔ کون ہے جس کو خط لکھوں اور آج کل تو ایمیل 'مسیج کے زمانے آ گئے ہیں۔ یہ اولڈ سکول میری سمجھ سے باہر ہے۔" جلدی جلدی میں جو سمجھ میں آیا وہ بول بیٹھی۔ کزان نے سر ہلاتے اسے دیکھا۔

"ہاں تم اپنی جگہ ٹھیک ہو۔ سیدھا سیدھا ایمیل کر دے بندہ۔" صبرینہ لب زور سے دبائے سخت نروس ہو رہی تھی۔ کیا کرے؟ بتادے۔ نہیں ابھی تو راضی ہوئے ہے دونوں کہی بھاگ نہ جائے۔ وہ تو ایسی چیزوں کو فضولیت سمجھتا ہے۔ مذاق ہی نہ اڑا دے اس کے جذبوں کا۔ کچھ سوچتے ہوئے کزان سے کچھ کہنے لگی جب کزان نے سوشی چوپ سٹک سے اٹھا کر اس کی طرف کی۔

"منہ کھولو۔۔ مجھے پتا تھا تم خود سے تو ہمت نہیں کرو گی۔ چلو شاباش۔"

"کزان کیوں مجھے سے اٹے کام کرواتے ہو۔"

"ارے۔۔" وہ ہنسا۔

"میں اٹے کام کب کروا رہا ہوں۔ اتنے پیار سے تو کھلانے کے لئے ہاتھ بڑھائیں ہیں

۔ چلو۔" پتا نہیں اس کا کیوں دل کیا وہ کہ پھوٹ پھوٹ کے رو پڑے۔ یہ کزان سا کورا کو

آخر ہو کیا گیا ہے۔ اتنا نرم دل 'اتنا مہربان' اتنا پیارا۔ اگر انھیں ہاتھ سے وہ اسے زہر بھی

کھلاتا تو وہ کھا لیتی تو یہ تو صرف سوشی ہے۔ آگے کر اس نے سوشی منہ میں ڈالی۔

"گڈ گرل !!! اچھا ہے نا؟" صبرینہ کو فلیور تو محسوس نہیں ہوا مگر کزان نے اسے کھلایا

تھا اس بات پہ وہ خوش ہو کر حلق سے یہ سوشی اُتار رہی تھی۔ سر اثبات میں ہلایا۔

"دیکھا کہ ہاتھ بس میرے نقشِ قدم پہ چلو گی خوش رہو گی۔" وہ اب خود سوشی کا پیس اٹھا کر کھا رہا تھا۔

وہ اپنے کام پر چلا گیا اور وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ اسی دوران دو کسٹمر آئے ایک ایک ہی پھول چاہیے تھا تو دوسرا کو صحیح گلدستہ اس بنا کر فارغ کیا تھا جب اسی لمحے گرے سیلو لیس ٹاپ اور بلیو جینز میں چلتی وہ ڈرٹی بلونڈ بالوں والی چڑیل آگئی ویسے سانپ کی بہن چڑیل۔ کیا زمانہ آگیا۔ ریچیل چلتے ہوئے اس کی پوری دکان کا جائزہ لینے لگی پھر سینے پہ بازو لپیٹے اس کی طرف آئی جو نوٹ پیٹ پہ کچھ لکھنے میں مصروف ہو گئی۔ ایسی بنی جیسے اس نے ریچیل کو دیکھا نہیں۔

"تو یہ تمھاری دکان ہے؟ تم فلاور گرل ہو۔ ویسے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تو کوئی انڈین لوگ یہاں پھول بیچتے تھے۔ سائن بورڈ بھی انھیں کا ہے۔ کیا وہ چلے گئے۔" اب کی بار صبرینہ نے سر اٹھایا تو وہ نارمل سی مسکراہٹ اور سرد آنکھوں سے صبرینہ کو دیکھ رہی تھیں۔

"ام نہیں میں ان کے ساتھ کام کرتی ہوں۔ آپ کو ان میں سے کسی سے ملنا ہے؟ تو وہ ابھی موجود نہیں ہیں۔" وہ اب دوبارہ نوٹ پیڈ پہ جھک گئی۔

"او تو ورکر ہوان کی۔" اس نے ورکر ایسے انداز میں کہا جیسے کہ بہت بڑی توہین ہو گئی ہو اس کی اور اُدھر اس گیرج کے میکنک سے کسی گلو کی طرح بار بار چپکتی جا رہی تھی۔ وہ آگے سے کچھ بولی نہیں۔

"بھائی تمہارا بہت ذکر کرتے ہیں۔ تم لوگ کیا ایک دوسرے کو ڈیٹ کر رہے ہو یا نارملی casual سین ہے تم لوگوں کے درمیان۔" صبرینہ تو ایک سکینڈ کے لئے ہل نہیں سکی اس کے بعد نوٹ پیڈ کو زور سے دراز میں ڈال کر پھینکا۔

"میں جانتی ہوں آپ کا بھائی کے کارنامے بہت مشہور ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی بھی لڑکی ہوگی تو اسے ان کا لور ہی سمجھا جائے گا مگر آپ کو مایوس کرنے کے لئے معذرت میں اس کی گرل فرینڈ نہیں ہوں۔" ریچیل ایک دم تمسخر انداز میں ہنس پڑی۔

"بھائی گرل فرینڈ والے سین نہیں رکھتا خیر نا ئیس۔۔۔ مگر کزان کے ساتھ میں نے بڑی ایڈجمنٹ دیکھی ہے۔ اس کے گھر سے نکلتی ہوئی دکھائی دی ہو پھر اس کے ساتھ جاپنیز ریسٹورینٹ گئی ہو۔ بہت کلوز نس نہیں ہے اس کے ساتھ؟" صبرینہ ٹھہر گئی۔ کیا یہ اس کا پیچھا کرتی رہی یا اتفاقاً دوبار اس نے یہ سب دیکھا ہے۔ اس نے ریچیل کو دیکھا

جس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی اور وہ بڑے تند سے صبرینہ کو دیکھ رہی تھی۔

صبرینہ کھل کر مسکرائی۔ کیا جاننا چاہتی ہے یہ لڑکی۔

"میں اور کزان ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔" ریچیل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"ام واٹ؟؟؟" وہ خود کو روک نہ پائی تو بڑی تیزی سے بولی۔

"ہم فیملی ہیں۔ دراصل وہ میرا منگیترا ہے۔" اس لڑکی کے کھلتے چہرے کو پیل دیکھ کر وہ

اس بات کا مزہ لینا چاہتی تھی۔ کیا بک رہی ہے صبو!!!! اس کے اندر کوئی بولا۔ کزان

کے رنگ میں رنگی جا رہی تھی۔ پتا نہیں کیوں اس کا شرارت کرنے پہ دل آمادہ ہوا۔ اب

تو ریچیل گرنے والی ہو گئی۔ صبرینہ جتنی دیر اس کے تاثرات دیکھتی رہی اس کی اتنی

مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔ اب تم چپکو میرے شی آئینہ کزان سے۔ وہ صرف میرا ہے۔

"لل میں یقین نہیں کر سکتی۔ کزان نے تمہیں کب پروپوز کیا؟ تمہارے ہاتھوں میں انگھوٹی تو مم میں نہیں دیکھی۔" اس کی حالت تو بالکل بگڑنے والی ہو گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اگر اس نے انگھوٹی دیکھ لی تو وہی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دے گی۔ صبرینہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔ یہ کچھ زیادہ تو نہیں سرس تھی کزان کے معاملے۔ یا اللہ۔۔۔ کھی یہ بھی یک طرفہ محبت کا تو نہیں شکار۔

"نہیں ہمارا رشتہ بچپن میں کزان کے دادی نے تہہ کر دیا۔" اب اسے سمجھ نہیں آئی بات کیسے بنائے کھی سیدھا کزان کے پاس نہ پہنچ جائے کہ کب پروپوز کیا۔
"انگھوٹی میں ہم شادی والے دن پہنتے ہیں۔" وہ ایک دم ٹھہر گئی۔

"دادی مگر وہ کیسے مان سکتا ہے وہ تو ان سے نفرت کرتا ہے۔ اوہ۔۔ تو کزان کی رضا نہیں شامل ہوگی مگر تم مان گئی ہوگی اس منگنی کو" وہ تو ایک دم پُر سکون ہو گئی۔ اب تو صبرینہ

کو بے چینی ہو گئی۔ اس کو کیا پوری دُنیا کو پتا ہے کزان عالم فیملی سے خار کھاتا ہے۔ وہ تو اسے کی پسندیدہ چیز بھی لے آئے گے تو وہ اپنے ہاتھوں سے ٹھوکر مار دے گا۔ رشتہ اس کی مرضی کے بغیر تہہ کر دیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسے تو خود پہ اور اس پر سکون ریچیل پہ طیش آیا۔

"اوسو سیڈ تمہیں نہیں پتا وہ ان کی شکل تو دور نام دیکھنا نہیں پسند کرتا تو وہ ان کی مرضی سے شادی کرے گا۔" اب مسکرانے کی باری ریچیل کی تھی۔

"ہاں بالکل مگر دیکھ لو میں اور کزان ملتے ہیں اگر اسے مجھے سے پر اہلم ہوتی تو تمہیں بھی اچھی طرح پتا ہے وہ کیسا سلوک کرتا میرے ساتھ۔ اتنا سوفٹ کارنر کیوں رکھا ہے میرے لئے۔ کوئی تو بات ہے نا۔" اب وہ اس کا چین وین اچھاڑ کر اپنے کام پہ لگ گئی۔

ریچیل منہ کھلے 'مٹھیاں بھینچے کچھ کہنا چاہتی تھی کہ چل پڑی صبرینہ نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا۔

"اب کہی کزان سے کچھ کہہ نہ آئے وہ تو سچ مچ میری اب گردن پکڑ لے گا۔" وہ سیدھا اب اوپر روف کی طرف گئی تاکہ اوپر کی سیٹنگ دیکھ لے۔

"یہ تم نے اسے کیا بتایا ہے؟" کزان چلتے ہوئے اس کی طرف آیا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا۔ ایک دم کزان کی تیور دیکھ کر وہ بوکھلا گئی۔

"کلک کیا بتایا ہے؟ اور کس بتایا ہے؟"

"ریچیل !!! وہ یہ کہہ رہی تھی کہ تم میری منگیتر ہو اور ادا جان اور دادی نے ہماری بچپن میں منگنی تہہ کردی تھی۔" توبہ کس قدر ڈیش نکلی سیدھا اڑ کر اس سے پوچھ

کچھ کرنے لگ گئی کم سے کم ایک دن کا کمرے میں بند ہو کر سوگ ہی منالیتی۔ دانت پیستے ہوئے اس نے تیزی سے کہا۔

"واٹ!! یہ کیا بکواس ہے۔ میں نے ایسا کب کہا۔ وہ ایسا کیسے بول سکتی ہے کزان۔"

کزان نے اسے گھورا۔

"گیمنز مت کھیلو روکی۔ سچ بتاؤ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"کزان آپ اس کی باتوں پہ یقین کر رہے ہیں؟ میں ایسا کیوں بولوں گی۔"

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ تم نے ایسا کیوں کہا۔ ہم ڈیر والی گیمنز میں دوسرا کھیل کب سے کھیلنے لگیں۔"

"میں کم سے کم نہیں کھیل رہی اور میرے پاس اتنا فارغ وقت نہیں ہے کہ آپ کی گرل فرینڈز کے پاس جا جا کر انھیں کہوں آپ میرے ہیں۔" اس نے کہتے ہوئے فوراً کزان سے نظریں پھیری تاکہ آنکھوں میں لکھی داستان کو کزان نہ پڑھ لے۔

"ہاں ہاں تم تو سنیک میں انٹر سٹ ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں کرو گی۔" کزان کا لہجہ بڑا عجیب سا تھا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا اور پھر اس طرف جہاں سنیک اتنا بڑا گلدستہ پکڑے ان کی طرف آ رہا تھا۔ ایک تو یہ آدمی ہر بات میں سنیک کو کیوں بیچ میں لے آتا تھا۔ سنیک گرے ہاف سلیوس شرٹ اور وائٹ شارٹس میں ہینڈ سم ہنک لگ رہا تھا۔ اس کے ایک بازو پہ بینڈج ہوئی تھی جس میں کزان سمجھ گیا کہ نیا آرٹ ورک کروا کے آیا ہے۔

"ہیلو pumpkin! او تم کچھ منفرد سی لگ رہی ہو۔" کزان کا دماغ گھوم گیا اینا سے

پچمکن پھر ایک دم ہنس پڑا۔ صبرینہ کو دیکھا جو باہر کے پھولوں کو بوٹل سے سپرے

کر رہی تھی۔ اس کے ماتھے پہ بل آگئے تھے۔

"لو بیچاری اچھی خاصا ڈینجر یس اینا کونڈا تھی۔ اب کدو بلارہا ہے تمہیں۔ سٹینڈرڈ گر گیا

تمہارا روکی۔۔۔۔۔ کدو۔" وہ پیٹ پکڑ کر ہنس پڑا۔ سنیک نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

صبرینہ کا پارا آوٹ ہو گیا۔

"نہ ہی میں کدو ہوں! نہ اینا کونڈا نہ ہی روکی!!!! میرا نام ہے صبرینہ احمد۔"

"نہیں آج سے تم کدو۔" وہ پھر بولتے ہوئے ہنس پڑا کہ صبرینہ نے اس کے بازو پہ

سپرے کی وہ پیچھے ہوا۔

"کیا کر رہی ہو۔"

"تمہیں کس بات پہ ہنسی آرہی ہے اور یہ تم دونوں زبان کیوں بدل لیتے ہو۔ لگتا ہے

اب مجھے اردو کی کلاس لیننی ہوگی۔ بہت ہو گیا اور یہ کدو کیا ہے؟"

"وہی جو تم نے اسے کہا ہے۔ ویسے کدو جیسی شکل نکلتی آرہی ہے اس کی۔۔۔ عالم ہاوس

کی حرام کی کمائی جو ہضم کر رہی ہے۔" صبرینہ نے اب کی بار پہ کزان کے منہ پہ سپرے

کیا۔

"شٹ واٹ دا ہیل رو کی !!!"

"اگر تم نے میرے وزن پہ کمٹ کیا تو میں تمہیں پنج مار دوں گی۔" سنیک ہنس پڑا اور

اب صبرینہ ہتھیار سنیک کی طرف گھمانے لگی تو وہ تیزی سے پیچھے ہوا۔

"اور اب تم تم کیا لینے آ جاتے ہو تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے۔ میں بتا چکی ہوں کہ اپنی ساری خوش اور غلط فہمی لیکر یہاں سے نکل جاو ورنہ اس سپرے سے تمہارا حشر کر دو گی۔" سنیک دل شکن انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہاری محبت کی بارش کے لئے ترسایہ چھوٹے چھوٹے بوندیں بھی فراغ سینے سے قبول کر لوں گا اور کام کے لئے تو آتا ہوں تم سے بات کرنا تمہیں دیکھنا یہ کام ہی تو ہے۔" کزان تو آگ بگولہ ہو گیا۔ دل کیا فوراً اس کو بیچ مار کر زمین بوس کر دے۔ صبرینہ کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے۔ ایک جسے بے تحاشا چاہتی تھی اسے تو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اوپر سے یہ سانپ اپنے شکنجے میں لینے کے درپہ تھا۔

"ڈینیل دومنٹ کے اندر میری نظروں سے او جھل ہو جاو نہیں تو میں کسی چلتی گاڑی کے آگے آ جاؤں گی۔"

"لوگدھی کی گدھی رہنا۔ بجائے اس کو دھکیلو کسی چلتی ٹرک کے آگے خود کیوں آوگی آگے۔"

"تم اس کو گدھی کیوں کہہ رہے ہو!!!! خبردار تم نے اپنا کے لئے ایسا لفظ استعمال کیا۔" حالانکہ کزان نے اردو میں اسے گدھی کہا تھا لیکن سنیک کو یہ لفظ اور اس کا مطلب اچھی طرح پتا تھا۔ ظاہر ہے کزان نے سکھایا تھا کہ ہر بد تمیز لڑکی کے منہ پہ یہ کہہ دینا۔ وہ تو پاگل ہو گیا غصے سے کزان کو دیکھا جس کا خود چہرہ سخت ہو گیا۔

"دوست ہے میری۔ میرا جودل کرے گا اسے کہوں گا اور اس نے خود اعتراض نہیں کیا تو تمہیں کیا مسئلہ ہے۔"

"دوستی اپنی جگہ مگر کچھ حدود ہوتے ہیں۔" صبرینہ ان دونوں کو ان کے حال پہ چھوڑ کر اندر چل پڑی۔

"اچھا اب سنیک ہمیں حدود اور اصول سکھائیں گے تو ایسا کونڈا بڑا عزت دار لفظ ہے نا جو

خود اپنے بچوں تک کو کھا جاتی ہے۔ یہ سمجھتے ہو میری رو کی کو۔"

"کیا مطلب تمہارا میری رو کی؟؟؟ ایسا کونڈا اسے چھیڑتے ہوئے کہتا ہوں ورنہ وہ کسی

پری سے کم نہیں ہے۔"

"واہ میں نے بولا گدھی تو انسٹ!!! تم بولو تو چھیڑنا۔ مجھے اس بات پہ ایک لائن یاد آگئی

ساڈا کتا کتا تو ڈاکٹر ٹومی۔" کزان کی پنجابی اگر جی جی سُن لیتی تو ابھی اس نے یہی بھنگڑے

ڈالنا شروع کر دینا تھا کہ ہافو لڑکے نے کیسے مزیدار انداز میں کہا ہے۔

"کیا بکے جا رہے ہو؟"

"وہی جو تم سمجھنا نہیں چاہے اور اب بازو کا یہ حصہ بھی خیر باد کر دیا۔ کیا بنوایا ہے اس پر

۔۔۔" سنیک نے اس کے کہنے پر اپنا بازو دیکھا پھر اس کے چہرے پہ بڑی خوبصورت

مسکراہٹ آئی۔

"یہ سرپرائز ہے۔۔۔ یہ جگہ اتنی دنوں سے خالی کسی وجہ سے تھی اور اب اس کا وقت

آگیا تھا۔"

'اوکے۔۔۔ اگر اوکاسان کی ناپسندگی بیچ میں نہ آتی تو میں نے بھی صحیح جاہیز اور اوکاسان

کے پسندیدہ لائن اپنے بازو پہ بنوانے تھے اور ہاں اوکاسان کا نام بھی اپنے سینے پہ بنواتا۔"

اس کے بعد دونوں دوست لڑائی بھول کر اپنی شروع ہو گئے اور صبرینہ ان لمبے

چوڑے بانٹیکر کو اس کے دکان کے سامنے کھڑا پا کر بڑبڑانے لگی۔

"ہاں کھڑے ہو جاو میرے سر پہ کھڑے ہو جاو ایک تو شکل اور حلیے اتنا خوفناک ہیں۔
کوئی آئے گا نہیں۔" سنیک اب صبرینہ کو پھولوں کا گلدستہ دینے جا رہا تھا کہ کزان نے
اسی لمحے اس سے لے لیا۔

"اچھا کیا یہ بنا کر لے آئے کلائنٹ کو دوں گا۔ اچھی خاصی پیمنٹ دے کر گئی ہے وہ بھی
صرف انجن تبدیل کرنے کے۔ خوش ہو جائے گی۔ بار بار آئے گی۔"

"ہافو۔۔۔ یہ میں نے اینا کے لئے لیے تھے۔" وہ تیزی سے اس کے پیچھے گیا تو صبرینہ
نے شکر کا سانس لیا۔ اُف کن پاگلوں میں پھنس گئی ہے وہ۔

وہ اب دکان بند کرنے لگی تھی جب اس شاپ کا ٹیلی فون بج اُٹھا اس نے اُٹھایا تو آڈر مل گیا
ساتھ ہی قریب میں گلاسکوراٹل انفرمیری ہو اسپتال میں ایک مریضہ کے لئے کارنیشن

بو کے بنوانا تھا اور ہو سکے تو دو گھنٹے کے اندر ڈلیور کروا آئے۔ اس نے ڈبل پیمنٹ کرنے کو کہا۔ وہ آدمی اپنی گرل فرینڈ کو پھول بھیجنا چاہتا تھا اور وہ اس وقت ملک میں موجود نہیں تھا۔ آج ان کی ملاقات کی پہلی اپنی ور سری تھی۔ اس کی گرل فرینڈ کسی ایکسیڈنٹ کے باعث اپنی ٹانگ تڑوا کر بیٹھی تھی اور وہ کل تک ہی پہنچ سکتا تھا اس کے پاس۔

"نو پرابلم سر آپ پیمنٹ اس اکاؤنٹ نمبر پہ ٹرانسفر کر دیں۔ آپ کو ڈبل پے کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو چار جز ہیں اس کے مطابق آپ پے کریں۔ آپ کے فلاورز میم تک پہنچ جائے گے۔" اس کے بعد روم 'نمبر' نام اور میسج نوٹ ڈاون کر کے۔ وہ بو کے کو تیار کرنے کے لئے سٹور سے پیپر راپ نکالنے لگی۔ اس کے بعد پورے پندرہ منٹ میں اس نے بو کے تیار کیا۔ اب تو اس نے سیدھا گھر جانا تھا تو باہر پڑا پھولوں کے گملے 'سیٹنگ اندر کرنے لگی۔ اس میں مزید پندرہ منٹ لگ گئے۔ سارے کام سے فارغ ہوئی تو

سارے دروازے لاک کرنے کے بعد وہ اب بو کے پکڑے 'پرس کندھے پہ ڈالے۔ وہ
اب دکان بند کر رہی تھی۔ کزان سامنے اپنے بندے کو ہدایت دے رہا تھا جو ہیوی بائیک
کا انجن نکال رہا تھا تبدیل کروانے کے لئے 'ایک دم روکی کی دکان کی طرف نگاہیں کیں
تو وہ جارہی تھی۔

"روکی!!" اس نے صبرینہ کو آواز دی۔ صبرینہ مڑی۔ دیکھا تو وہ چلتے ہوئے اس
طرف آیا۔

"کیا ہوا گھر جارہی ہو؟"

"ہاں بس اب بند کرنا تھا۔ جی جی کا دوبارہ فون آیا تھا کہ تین بج گئے ابھی تک نہیں بند کی۔
بس یہ آڈر ڈلیور کر کے سیدھا گھر جاؤں گی۔"

"نہیں مت جاو۔ گھر میں کیا پڑا ہے۔ اُدھر بور ہو گی۔ میں بھی فارغ ہو جاؤں گا تو ہاک
کے کلب چلیں گے۔"

"کزان خالا اکیلی لگی ہو نکلیں۔ میں ان کی ہیلپ کر آؤں۔ ہم ہو تو آئیں ہیں۔۔۔"

"گھر میں فارغ ویسی نہیں بیٹھتی تائی جان۔ تم جتنی مدد کر لو انھوں نے اپنے کام تمہیں
نہیں کرنے دینا۔"

"نہیں میں پھر بھی جارہی ہوں۔ شام میں ملاقات ہو گی۔"

"رو کی بات تو سنو۔۔۔" لیکن اس کی سُنے بغیر چل پڑی۔

کچھ دیر بعد۔

وہ تیزی سے اپنی بانیک روک کے طیش کے عالم میں اس کے گیرج میں داخل ہوا۔ جہاں
وہ بانیک کے ہینڈل ٹھیک کر رہا تھا۔

"یہ ریچھیل سے میں کیساں رہا ہوں؟" سنیک نے ایک دم اسے دھکا دیتے ہوئے

دھاڑا۔ کزان کے ہاتھ سے ٹول گر گیا۔

"دھکا دیکر کب سے بتانے کا سین ہو گیا۔"

"شٹ اپ سا کورا!! مجھے بات کا صحیح سے جواب دو اپنا تمھاری منگیتر ہے؟" کزان

ایک دم حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

"منگیتر۔۔" وہ تو ایک لمحے غصے سے بھپڑے ہوئے سنیک کو دیکھا جس کا بس نہیں

چل رہا تھا کزان کو چپڑ دے۔

"یہ تمھاری فیملی نے کچھ کیا ہے؟ یا اس میں تمھارا عمل دخل ہے بتاؤ۔"

"تم کیوں اتنے پاگل ہو رہے ہو۔ تمہاری بہن لگی ہے۔" کزان نے مزے سے کہا۔ چلو

روکی کا مذاق تو کام آیا۔ اسے پتا تھا ریجیل ہوا میں بات تو نہیں کر سکتی۔ روکی واقعی اس

کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔

"تم اپنی بکو اس بند کرو اور مجھے صاف صاف بتاؤ۔"

"ہاں ہے اور میں نے بڑی زبردست طریقے سے پرپوز کیا تھا۔" وہ کزان ہی کیا جو مذاق

کو لمبا نہ کھینچے۔ بس سنیک تو واقعی سنیک میں تبدیل ہو گیا۔ اس نے کزان کو زوردار پنچ

مارا۔ کزان کے منہ سے گالی نکلی۔

"تمہاری فیملی ہے۔ وہ۔۔۔ بلکہ تمہاری کزن ہے!!!! تم فیملی کی لڑکی سے کیسے شادی

کر سکتے ہو۔" وہ غصے سے اس پہ چیخا۔ کزان کا پیچھے رہنے والا تھا زوردار کہنی گھما سنیک

کے ناک پہ ماری۔ سنیک نے بھی گالی نکال کر ناک پکڑی۔

"بتانا چلوں ہمارے کلچر اور دین میں ہم اپنی فرسٹ کزن تک سے بھی شادی کر سکتے ہیں

جبکہ روکی میری نہیں تشو کی کزن ہے۔ سو تمہیں اب اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔"

"اعتراض مائی فٹ!!!! تم اس کے کچھ لگتے بھی نہ ہو تب بھی میں یہ شادی نہیں ہونے

دوں گا۔" وہ سامنے پڑا ہیمر اٹھا کر کزان کی طرف پھینکنے لگا تو کزان پھرتی سے ہیچھے ہوا

توسیدھا وہ ٹیبل پہ جا کر لگا۔

"تمہارا دماغ ہل گیا ہے ڈینیل!!!!!!" اب کزان دھاڑا۔

"ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔ اینا کے پیچھے پاگل ہو گیا ہوں۔ وہ میری ہے میں اسے کسی اور کا

ہونے نہیں دوں گا۔" اس نے غصے سے بینڈ تاج چیر لی اور کزان کو دکھائی۔ سُرخ جلد پہ

صبرینہ کا نام پورے خوب صورتی سے صاف صاف لکھا ہوا تھا۔ کزان ایک دم فریز کر گیا

صبرینہ کانام سنیک کے بازو پر۔ صبرینہ کانام۔۔۔ روکی۔۔۔ وہ ایک دم پیچھے ہوا جیسے
زوردار کرنٹ اسے لگا ہو۔

"یہ اس کانام اپنے بازو پہ لگایا!!!!!! جانتے ہو کیوں اس سے محبت کرنے لگا ہوں
!!!!!! اتنی کہ اس کانام اپنے پورے جسم پہ نہیں اپنے دل اور روح پہ نقش کر دینا چاہتا
ہوں اور تم ضرور اپنے بدلے کے لئے ایسا سے شادی کر رہے ہو گے!!!!!! ورنہ تمہیں
عالم فیمیلی اور اس سے جڑے لوگوں سے کیا!!!!!! کیا!!!!!! جنہوں نے تمہاری
نیندیں حرام کر دی۔۔۔۔۔ جنہوں نے تمہاری ماں کو مار ڈالا۔۔۔" کزان کو ایک دم لگا
بجلی کا زوردار جھٹکا اس کے سینے پہ لگا ہو۔

("منہ کھولو لڑکے!!!!!!")

"ڈینیل سٹاپ!!!!!!"

(کپڑے اُتارو تم نہیں تو تمہیں کیڑے مکوڑے والے کمرے میں ڈال دیں گے)

"کیوں رُکوں۔۔۔ کیوں!!!! جنہوں نے تمہیں بھیڑوں کے حوالے کر دیا!!!"

تمہاری معصومیت اُکھاڑ دی۔ وہی معصومیت اب تم صبرینہ کے چھینو گے۔ "سنیک

ہوش میں نہیں تھا ورنہ وہ کبھی مر کر بھی ایسی بات نہ کرتا۔ اپنے یار کے زخم کو کبھی نہ

وہ اپنے ہاتھوں سے چھیدتا مگر محبت آپ کو اندھی کر دیتی ہے۔

("اس لڑکے کے ساتھ چپکواور پوز مارو۔۔۔ مارو!!!!!!")

"ڈینیل چپ ہو جاو۔ روکی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" کزان کے ہاتھ کانپنے

لگے 'اس کا چہرہ سفید ہو گیا لگا بھی وہی بے ہوش ہو کر گر جائے۔

("اوکاسان بچائیں۔۔۔ مجھے پلینز بچائیں۔ اوکاسان۔") زوردار کوڑا کزان کو لگا اس کے

وجود پہ پڑا ہو۔ ایسا لگا وہ دوبارہ اس جہنم کے بدترین کونے میں سے ایک ویرہاوس میں

آگیا ہے۔ جہاں پہ اس کے بے لباس وجود پہ پڑتے کوڑا بجلی کے جھٹکے 'کیمرہ کافلیش'

گندی نظریں 'غلاظت سے بھرے ہاتھ اپنے وجود پہ محسوس ہوئے۔

"تعلق ہے! تم اپنا کو توڑنا چاہتے ہو اور میں یہ اپنی اپنا کے ساتھ ہونے نہیں دوں گا۔

میں تمہارے داغدار ماضی کے زرا سے چھینٹے اپنا پہ نہیں پڑنے دوں گا۔" کزان

مٹھیاں زور سے بھینچے پھٹ پڑا اور غصے سے اس نے سنیک پر حملہ کیا۔ اس پہ مکوں کی

بارش کر دی۔

"میں میں اس کو ٹینٹ کروں گا۔ اسے!!!! جس پہ اپنی ماضی کی زرا سی ہوا نہیں لگنے

دی اس معصوم کو کروں گا برباد!!!! اپنی حوس کو پیار کا نام دے کر تم میری نیت کو

کھوٹ کہتے ہو!!!! میرے صبرینہ کے حوالے سے نیت شروع سے لیکر آخر تک

صاف رہی۔ تمہاری طرح میں گھٹیا حرکتیں نہیں کرتا رہا!!!! "سنیک کا پورا چہرہ

زخمی ہو گیا مگر وہ بھی کوئی عام بندہ نہیں تھا وہ lethal deadly biker کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس نے کزان کے سینے پہ زور سے مکامار کر اسے گھما کر دھکادے کر باہر کی طرف گرایا۔

"میری محبت کو حوس کا نام مت دو!!!! میں نے اسے گندی نظروں سے کبھی نہیں دیکھا سا کورا!!!! میں پلے بوئی ضرور رہا ہوں مگر میرا خدا گواہ ہے کہ اس لڑکی کی معصومیت 'اس کا دل' اس کی روح کا دیوانہ ہوا ہوں اس کے جسم کا ہر گز نہیں!!!! تو اپنی گندی زبان کو بند رکھو۔" کزان نے اس کا کلر پکڑا اور گھٹنا زور سے اس کے پیٹ پہ مار کر اسے دوسرے کونے میں پھینکا۔

"جس کی بات کر رہے ہو وہ میری منگیت ہے!!!! اگر ایک اور لفظ بھی تم نے صبرینہ کے بارے میں کہا تمہاری میت کو یہی زمین کھود کر دفنادوں گا!!!!!!"

"نہیں ہے وہ تمہاری منگیتر!!! وہ سنیک ڈینیل لارا کی لیڈی ہے۔" کزان کا دماغ

گھوم گیا۔ وہ اس کو ٹھوکر مارنے لگا کہ اس نے کزان کی ٹانگ پکڑ لی۔

صبرینہ پھولوں کا گلدستہ دے کر گھر جانے کے راستے کی طرف بڑھی تھی کہ جب

اچانک اس نے اپنا بیگ سے ایر پوڈ بیگ سے تلاش کرنے لگی تاکہ راستے میں کچھ پھولوں

سے متعلق پوڈ کاسٹ سُنے جو اس نے کام کے دوران ڈاؤن لوڈ کیے تھے کہ اچانک اسے

اپنے بیگ میں اس کا کیس نہیں ملا پھر ایک دم ماتھے پہ بل لئے سوچا تو یاد آیا وہ ڈیسک پہ

چھوڑ آئی تھی۔ جی جی سے جو بات کی تھی۔ اس کے بعد وہ مڑ کر اپنے دکان کی طرف جاتی

دائیں سٹریٹ میں گھسی۔ دس منٹ چل کر اس طرف آئی جب سامنے کا منظر دیکھ کر وہ

ایک دم ہل نہ سکی جہاں سنیک اور کزان پاگلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔ یہ کیا ہوا ہے۔

"میں نے اس کا نام اپنے بازو پہ لکھا ہے سا کورا جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ وہ میری ہے!!!!"

منگیترا مائی فٹ ابھی تڑواتا ہوں یہ منگنی۔ "سنیک نے کزان کو زور سے زمین پہ گرایا۔

صبرینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ کزان بھی تیزی سے اٹھا اور اس کے منہ پہ زوردار پینچ مارا۔

"تمہارے تو یہ بازو کاٹوں گا۔ تم منگنی تڑواو گے؟ میں آج اسی وقت اسے اپنی بیوی بنا کر

تمہارے سامنے لاؤں گا۔ دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔" یہ کیا بک رہے تھے

دونوں۔ سنیک کا تو دماغ گھوم گیا وہ کزان کا کالر پکڑ کر اس کو ہارلی کی طرف پھینکنے لگا کزان

نے اسی لمحے اسے ڈونج کر کے کہنی اس کے جبرے پہ ماری۔ سنیک کے منہ سے خون نکلنے

لگا۔

"پاگل ہو گئے!!! پاگل ہو گئے ہو تم دونوں!!!!!!" وہ اونچی آواز میں کہتے اس

طرف بھاگ کر آئی تاکہ ان دونوں جنگلیوں کو مزید نقصان کروانے سے روک سکے۔

زخمی ہو چکے تھے دونوں پھر بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ ہڈیاں توڑ کے ایک دوسرے ہاتھوں میں دینے کے درپہ تھے۔

"کزان!! سنیک!!!! سنیک کزان کو مارنے لگا جب ایک دم صبرینہ بیچ میں آگئی اس سے پہلے سنیک کا زوردار مکا صبرینہ کے گال پہ پڑتا۔ کزان نے اسی وقت ہوش میں آتے ہی صبرینہ کو پکڑ کر دوسری طرف گھمایا اور اسے بازو میں گھیر لیا۔ سنیک کا مکا سیدھا کزان کی پشت پہ زور سے لگا تو وہ جھٹکے سے آگے ہوئے۔ کزان کے منہ سے تکلیف دے آواز نکلی۔

"بس بس بہت ہو گیا!!!! بہت ہو گیا۔" کزان صبرینہ کو پکڑے زور سے ٹانگ پیچھے کی طرف سنیک کو ماری۔

"اینا!!!!"

"روکی !!!" دونوں کے آواز میں تکلیف تھی۔ صبرینہ نے کزان کو چھوڑا اور غصے اس

طرف آئی۔ جہاں سنیک کے چہرہ پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ اس کے بعد کزان کو دیکھا جس کا

خود چہرے کا زاویہ بگڑا ہوا تھا۔ اس نے دونوں کو دیکھا اور غصے سے چلائی۔

"ہوش ہو حواس میں بھی ہو دونوں!!!!!! یہ کیا کیا ہے ایک دوسرے کے چہرے

پہچانے کے قابل نہیں چھوڑے۔"

"اس کا میں کسی قابل نہیں چھوڑوں گا ہٹ جاو۔" سنیک آگے آیا تو صبرینہ نے اسے

دھکا دیا اور غصے سے بولی۔

"ڈونٹ ٹچ ہم!!!!!! تم نے اب کیا کیا ہے۔" کزان تمسخر انداز میں ہنسا۔

"ہوں خود دیکھ لو اس نے کیا ہے اب دکھاؤ نا اس کو اپنا آرٹ پیس کیا ہوا بولتی بند۔"

"تمہارا تو منہ توڑ دوں گا سا کورا!!!!!!"

"کیا آرٹ پیس؟ اب تم نے کیا کیا ہے سنیک۔"

"اینا مجھے پہلے بتاؤ تمہاری سا کور اسے منگنی ہو گئی پلیز کہہ دو یہ جھوٹ ہے پلیز۔۔۔"

سنیک صبرینہ کا دونوں بازو پکڑے اس سے جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس کی بے سکونی کو کسی

بھی حال میں ختم کرے۔ بتا دے کہ وہ نہیں ہے کزان کی منگیتر۔ کزان تو پاگل ہو گیا

۔ اس نے صبرینہ کو کھینچا۔

"میری ہونے والی بیوی کو ہاتھ مت لگاؤ۔" وہ دھاڑا!!! صبرینہ تو شکڑ میں چلی گئی

۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا بولے جارہے تھے۔ سرائیک لمحے کے لئے سُن ہو گیا۔ یہ کزان یہ

کزان ہے نا۔ سنیک نے صبرینہ کزان سے کھینچی لیکن کزان نے صبرینہ کو پکڑے رکھا

-

"یہ تمہاری بیوی تو دور اب اس کی شکل تک نہیں دیکھنے دوں گا۔ میری اپنا ہے۔"

"میری روکی ہے!!!"

سینک نے زور سے کھینچا۔

"میری اینا!!!"

ایسا لگ رہا تھا دو چھوٹے بچے ایک گڑیا کے پیچھے لڑ رہے تھے۔ اسے لمحے صبرینہ کو ہوش

آیا اس نے دونوں کو زوردار دھکا دیا اور چیخی۔

"بس!!!! میں کس کی نہیں ہوں۔ میں اپنی ذات کی مالک خود ہوں۔ سٹاپ اٹ تم

لوگوں کو میں کوئی پراپرٹی لگتی ہوں جسے تم اپنی مرضی سے بنا کسی اجازت کے کلیم کر لو

گے۔ انسان ہوں!!!! نظر آ رہا ہے!!! کوئی بلڈنگ 'گاڑی یا گھر نہیں جس کو پانے

کے لئے گدھوں کی طرح لڑ رہے ہو۔"

"کتوں کی طرح بولو جو کہ یہ لڑ رہا ہے۔ اس نے شروع کیا۔" کزان بولے بغیر نہ رہ سکا

۔ سنیک بولتا کہ صبرینہ نے زور سے کزان کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

"منہ بند کرو اپنا ورنہ یہ توڑے نہ توڑے میں منہ توڑ دوں گی تمہارا!!!!!!" وہ اب

سنیک کی طرف گھومی۔

"کیا کیا ہے اب تم نے بتاؤ مجھے۔"

"اینا!! میں۔۔۔" سنیک اب کنفوزڈ ہو گیا یہ چھوٹی سی لڑکی کی گھورتی اور غضیبی

نگاہیں سے وہ ایک دم گھبرا گیا۔

"صبرینہ نام ہے میرا خبر اور مجھے اب کسی نے کسی اور نام سے بلایا میں تم لوگوں کی پالتو

جانور نہیں ہوں!!!!!!"

"رو کی تم ایسا کیوں۔"

"چُپ کرو کزان ہاں بتاؤ سنیک۔۔۔" سنیک نے آہستگی سے ہاتھ آگے کیا تو صبرینہ

نے دیکھا تو اس کا سر چکرا گیا۔ یہ کیا کیا ہے اس الو کے۔۔۔۔

"اب دیکھ لو۔ میں اس لئے مار رہا تھا اسے۔" کزان پیچھے کھڑا بولا۔ صبرینہ دیکھتی رہی

اس کے بعد اس نے بیگ پکڑ کر سنیک کو مارنے لگی۔

"تم تم میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔ یہ کیا کیا تم نے!!!!" کزان تو خوشی سے جھوم اُٹھا

۔ سنیک اپنے بچاؤ کے لئے اسے ہلکے سے حملے پہ ہاتھ آگے کرنے لگا۔

"اینا بات سُنو۔۔۔۔ اینا پلیر یہ میرے دل کا۔۔۔"

"میرا نام سنیک!!!! سنیک تم نے مجھے کس حد تک تکلیف دی ہے تم سوچ نہیں سکتے

۔۔۔ یہ کیا کیا ہے۔ مجھے مار ڈالیں گے عالم ہاوس والے۔۔۔ اگر انھیں پتا چلا۔ یہ کیا کیا تم

نے۔ میں تمہارے ہاتھ کاٹ دوں گی۔" وہ زور سے بیگ سنیک کو مارنے لگی۔ ایک تو چچی الماس کی دھمکی سے بیچاری کی نیندیں حرام ہوئی تھی اوپر سے سنیک کی حرکتیں۔

"اینا پاگل مت بنو۔ میں کسی کی میلی نگاہ بھی تمہارے پر پڑنے نہیں دوں گا کجا کے وہ تمہیں مارے۔ سوال نہیں پیدا ہوتا۔"

"اس وقت میری نظروں سے او جھل ہو جاو نہیں تو میں تمہارے بازو' آنکھ ناک سب کاٹ دوں گی۔" وہ غصے سے دھاڑتی کہی سے بھی معصوم صبرینہ نہیں لگ رہی تھی

۔ کسی نے ہاک کو خبر دے دی کہ یہاں ہنگامہ ہوا تو وہ بائیک لیکر سیدھا یہاں آیا تو دیکھا صبرینہ سنیک کو مار کر پیچھے ہوئی۔ ہاک ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔ دیکھا کزان کی حالت بگڑ ہوئی تھی۔ وہ جیب سے گن نکال کر اس طرف آیا۔

"کڈو!!! سنیک کیا ہے تم نے؟" وہ غصے سے بولتے سنیک کی طرف آیا۔ صبرینہ نے

ہاک کو دیکھا تو ایک دم رونے والی ہو گئی۔ سنیک تو بوکھلا گیا۔

"ہاک سر۔۔۔ ہاک سر اس نے کیا کیا ہے۔ اس شخص نے میری زندگی مشکل بنا دی ہے

۔" ہاک کی سخت نگاہیں سنیک کی طرف کی جو ایک دم پریشان ہو گیا۔

"اینا۔۔ اینا میری جان۔"

"شٹ اپ!!! اسے جان کہا تو۔" کزان نے تیزی سے کہا۔

"کیا کیا ہے لا را تم نے۔ کیا کیا ہے تم نے کڈو کے ساتھ۔" وہ جب صحیح کسی سے غصے

میں ہوتا تھا تو ان کو ان کے اصل نام سے ہی پکارتا تھا۔

"جسیرز کرائسٹ۔ میں نے کچھ نہیں کہا اینا کو۔"

"کچھ نہیں؟ میرا دماغ گھما کر رکھ دیا ہے اور اب بڑا کارنامہ انجام کر کے کہتے ہو کچھ نہیں
- ہاک سر مجھے مار ڈالیں گے سب۔۔۔ میرے امی ابو کا نام خراب کر دے گا یہ آدمی۔۔۔
اس نے مجھے کسی جوگہ نہیں چھوڑا۔" ہاک نے اس غرضیلی نظروں سے دیکھتے صبرینہ کو
اپنے ساتھ لگایا۔

"بس کڈو۔۔۔ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور سنیک تم نے جو کیا اس کے لئے تمہیں
بہت بڑی قیت چکانی پڑے گی۔" سنیک کا میٹر گھوم گیا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا میں قسم کھاتا ہوں اپنی مرے ہوئے باپ کی اسے ایک دفعہ بھی
میں نے ہرٹ نہیں۔ ہاک دس از بل شٹ !!!"

"سنیک !!! کہانا جاو کلب میں۔"

"اینا بتاونا ہاک کو کہ میں نے تمہیں ہرٹ نہیں کیا۔ اینا میں مجبور تھا محبت کے ہاتھوں۔"

"نہیں ہے محبت تم نے اپنے فن کے لئے میرا تماشا بنا دیا۔ ہاک سرا سے کہیں کہ ہٹائے
میرا نام ہٹائے ہاک سر میں کہی کی نہیں رہوں گی۔" ہاک ایک دم چونک گیا۔ کزان کو
دیکھا تو کزان نے آگے بڑھ کر سنیک کا بازو پکڑ کر دکھایا۔ سنیک نے ہاتھ غصے سے اس
کی گرفت سے نکالے۔

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔"

"مجھے بھی شوق نہیں ہے۔" ہاک نے شکر کا سانس لیا کہ چلو کوئی اور بات نہیں تھی
مگر پھر بھی صبرینہ کے لئے پریشان ہونا بنتا تھا۔ ایک تو یہ آدمی ایک دم دھماکہ ہی کرتا
ہے۔

"لارا جاؤ کلب میں اور اپنا حلیہ درست کر کے آؤ۔"

"نو ہاک مجھے ایسا سے بات کرنی ہے۔"

"ناولارا!! بلکہ کزان کڈو کو لیکر جاو۔ تم لوگوں سے ملتا ہوں۔ تم چلو میرے ساتھ
تمھاری تو حالت ہی نہیں ہے بایک خود چلاو۔ انسان کے بچے کب بنو گے۔ سا کورا کیا کیا
ہے تم نے دشمنوں کو صحیح خوش کرو۔ اس طرح بھی بھلا کوئی مارتا ہے۔" ہاک بیشک
سنیک پہ غصہ تھا لیکن وہ انصاف پسند تھا۔ کزان نے تو بیچارے کا چہرے کو سو جا ہی دیا تھا
۔ جو بھی تھا سنیک اسے سا کورا کے برابر ہی عزیز تھا۔
"ہاں اس سے نرمی سے بات کرنا میں تو پیس آف شٹ ہوں نا تمھارے لئے ہاک۔ میرا
جرم اتنا بڑا کب سے بن گیا۔ محبت ہی کی ہے نا۔ اس کا نام۔۔" ہاک نے اسے درشتی
سے کاٹا۔

"وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا اس کی شکل دیکھو۔۔۔ تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی

لا را۔ اگر کڈو کو اس سے پرالیم ہوتی تو اسے بھی کٹھرے میں لا کھڑا کرتا۔ اب چلو۔"

صبرینہ چل پڑی۔

"اینا۔۔۔" سنیک نے اسے روکا تو صبرینہ گھورتی ہوئے بولی۔

"سنیک اپنا حلیہ درست کر کے آؤ میں تم سے بات کروں گی مگر ابھی نہیں ورنہ تم

ہو سپیٹل پہنچ جاؤ گے۔ اس وقت مجھے تم سے ہمدردی کے ناتے کہہ رہی ہو جاؤ ڈریسنگ

کر آؤ۔" ویسے کٹہ تو اچھا تھا اسے پڑی تھی وہ یہ مارڈیزرو کرتا تھا مگر کزان نے تو اس کا

چہرہ خوفناک بنا دیا تھا۔ اسے کے معصوم سادل اتنا ظلم نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ اسے

ترس آہی گیا۔ وہ کزان کے گیرج گئی۔ کزان اس کے پیچھے گیا۔ سنیک کا دل کیا اس

پورے جہاں کو آگ لگا دے غصے سے پیر پٹھک کر وہ دوسرے سمت چل پڑا۔

"لارا! کو۔۔۔ چپ کر کے بیٹھو۔۔ جینا تمہاری ڈریسنگ کر دے گی۔"

"مجھے معاف رکھو۔۔ اس وقت میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔" وہ جانے لگا ہاک نے اسے

روک دیا۔

صبرینہ اس کے آفس میں داخل ہوئی اور اس کی کرسی پہ بیٹھ کر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔ ایک طرف کزان کے اس کی ہونے والی بیوی سے جھٹکے سے سنبھل نہیں پائی تھی کہ سنیک کی حرکت پہ وہ ایک جگہ کھڑے ہونے کے قابل نہیں رہی۔ یہ بہت بڑی حرکت تھی۔ اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا سنیک اس حد تک پہنچ جائے گا۔ کزان اندر آیا۔ اس نے دیکھا صبرینہ خاصی اپ سیٹ دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے چھوٹے سے

فریح سے پانی کی بوتل نکال کر اسے دی۔ صبرینہ نے سر اٹھایا تو کزان کے زخمی خون سے
لت پت روپ کو دیکھ کر اس کا دل کانپ اٹھا۔ وہ تیزی سے اٹھی۔

"تم کیا کرتے ہو۔۔۔ اپنے آپ کو دیکھو۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اسے ماروں یا
تمھیں۔۔۔ خون اتنا بہہ رہا ہے اور تم منہ اٹھا کر کھڑے ہو۔ مزید لڑنے مرنے کو تیار۔"
"اگر وہ مجھے نہیں للکارتا تو میں کچھ نہ کہتا۔"

"کہاں ہے ایڈ باکس !!! شکل دیکھو۔۔۔ تم کب انسان بنو گے کزان۔"
"میں ٹھیک ہوں روکی۔" کزان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا صبرینہ نے اس کا
ہاتھ غصے سے ہٹایا اور اسے کھینچ کر ڈیسک پہ بیٹھایا اسے سنیک پہ جتنا طیش تھا اتنا ہی اس
کی حالت پہ رحم آگیا تھا یہ تو اس کی محبت تھی۔ اسے تکلیف میں دیکھ کر دل تو سوکھے پتے
کی مانند لرز اٹھا تھا۔

"لیکن میں ٹھیک نہیں ہوں سُناتم نے۔ مجھ پہ رحم کھاؤ اور چُپ کر کے تمہارا حلیہ درست

کرنے دو۔" کزان اب چُپ ہو گیا۔ سیدھا ہو کر وہ گھوم کر سامنے دراز سے اس نے ایڈ

بکس نکالا۔ صبرینہ نے اپنے بیگ سے وائپس نکالے اور کزان کو ٹیبل پہ بیٹھ کر سینے پہ

بازو لیٹے بیٹھے خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جو وائپس سے اس کا منہ صاف کر رہی تھی۔

ایک بار وہ سسکا نہیں بس صبرینہ کے انداز نوٹ کر ناچار ہاتھ جو شدت سے رونا چاہتی

تھی 'اپنی فرسٹریشن نکالنا چاہتی تھی مگر نکال نہیں پارہی تھی۔

"کیوں مار رہے تھے۔ آرام سے بھی بات ہو سکتی تھی۔ اب دیکھو دیکھو۔۔۔ میں نہ آئی

ہوتی تو مر چکے ہوتے !!!!" وہ اب اس کی گردن پہ لگا خون صاف کر رہی تھی۔

"میں نے شروعات نہیں کی صبرینہ۔" کزان آہستگی سے بولا۔

"اختتام تو کرنے والے تھے۔ تمہاری آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا کزان !!!!"

"اس نے بات ہی کچھ ایسی کی تھی۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"ہاک سر کی جگہ اگر پولیس آجاتی تو دونوں سڑتے جیل میں اور پھر کون تمہارے

زخموں کو دیکھتا۔" اب تو آنکھیں شدت سے نمی باہر لانا چاہتی تھیں۔

"زخم ہی تو ہیں رو کی بڑے بڑے گھاؤ بنا مر ہم لگائے گزار دی تو یہ تو کچھ نہیں ہیں۔"

اب صبرینہ نے اسے دیکھا اس کی آنکھیں بالکل خالی تھیں۔ وہ بہت گم سم دکھائی دے رہا

تھا۔ صبرینہ خود کو روک نہ سکی اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔

"میں جانتی ہوں تمہاری اوکاسان نہیں ہیں تمہاری دیکھ بال کے لئے۔ تم سمجھتے ہو کہ وہ

نہیں ہیں تو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کزان جیے یا مرے تو تم بالکل غلط ہو مانا کہ

اوکاسان جیسی فکر کوئی نہیں کر سکتا مگر اگر ان کے بعد تمہیں اگر کچھ ہو گا تو تکلیف

صبرینہ احمد کی دل اور روح کو ہوگی۔ " اسے نہیں پتا تھا وہ کیا بول رہی تھی اور کس سے بول رہی تھی۔ اسے بس اتنا پتا تھا کہ کزان خود کو اکیلا نہیں سمجھیں وہ اس کے ساتھ ہے۔

"کزان تمہیں سب چھوڑ سکتے ہیں مگر میں نہیں۔ پلیز میں نے اپنی امی بابا کھوئیں ہیں۔

میں تمہیں نہیں کھو سکتی۔ " کزان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اوکاسان کی کہی

بات صبرینہ کے منہ سے سُن کر وہ ساکت ہی ہو گیا۔ صبرینہ نے اسے چھوڑا اور وہ اب

اس کے زخم پر ڈیٹول روئی میں ڈال کر لگانے لگی۔ کزان اسے دیکھے جا رہا تھا منہ سے بولا

کچھ نہیں پھر اچانک اس کے ہیزل براؤن آنکھوں کو دیکھ کر بولا۔

"تم مجھے نوٹس کیوں نہیں لکھتی روکی۔ " وہ جو کزان کے زخم پہ روئی لگا رہی تھی ایک

دم رُکی۔ اس نے کزان کو دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی بڑے غور سے۔ صبرینہ

ایک دم کنفوزڈ ہو گئی۔

"نوٹس؟ میں نے کب ل لکھے؟"

"جب تم نے مجھے میرا کھانا دیا تھا اس کے ساتھ نوٹ بھیجا تھا۔ اب کیوں نہیں بھیجتی۔"

صبرینہ کی ہارٹ بیٹ رُک گئی۔

"نوٹس کا کیا کریں گے؟"

"پتا نہیں مگر مجھے چاہیے اب بلکہ ایسا کرو مجھے خط لکھا کرو۔ لمبے لمبے۔" اب تو صبرینہ ہل

نہیں سکی۔ یہ کیا کہہ رہا تھا۔ کہی اسے نہیں اس کو نہیں پتا چل سکتا۔ وہ اور پیچھے ہوئی تو

کزان نے اس کی کمر پکڑ کر روکا۔ صبرینہ کا دل لگا جیسے بند ہو جائے گا۔ کزان اس کے

قریب ہوا۔

"آئی ڈیر یورو کی۔۔۔" وہ آہستگی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ صبرینہ

ایک دم تیزی سے پیچھے ہوئی۔

"بس دماغ کے ٹوٹے کر دیے اس نے اور ابھی بھی یہ کھیل سو جا ہے۔ تم دونوں نہیں

سدھر سکتے۔ خود کرو اپنی بینڈ تاج۔" وہ اپنے ہاتھ صاف کرنے کے لئے واش روم کی

طرف بڑھی کہ کزان نے اس کا بازو پکڑ کر روکا۔

"صبرینہ احمد۔ تمہیں میرے دو ڈیز کے بدلے اب تین ڈیز پورے کرنے ہیں۔"

صبرینہ اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایک تم اپنی آنکھوں سے اب کا جل نہیں ہٹاؤ گی۔" وہ حیرت سے سُنتے ہوئے بولنے

لگی کہ یہ کیسا ڈیر ہے تو کزان نے ہاتھ آگے کر کے اسے روکا۔

"دوسرا تم میرے لئے ہمیشہ ایک خط لکھا کرو گی۔" صبرینہ ایک منٹ کے لئے بے

چین ہو گئی۔ پیچھے پڑ گیا اس خط والے ٹاپک کے۔ اس نے لازمی پڑھ لیے ہونگیں۔ ایسا ہو

ہی نہیں سکتا اتنے عرصے سے اس آدمی سے چھپے رہے ہوں۔

"اور تیسرا؟" وہ تیزی سے سر جھٹک کر اس سے پوچھنے لگی۔ اسے خود یاد نہیں رہا کہ وہ

ڈیر کھیلنے کے موڈ میں

نہیں تھی۔

"سنیک سے کہو اپنے بازو سے تمہارا نام ہٹائے اور تمہیں اس کا سر بھی پھاڑنا پڑے اسے

راضی کرنے کے لئے تو تم ایسا کرو گی۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ میں بقول تمہارے تمہارا منگیترا ہوں اور میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ

میری منگیترا کا نام کسی اور مرد کے بازو پہ لکھا ہو۔" اب صبرینہ کو سمجھ نہیں آئی کہ اس

نے اس بات کو دل پہ لے لیا ہے یا پھر اس کو نیا کھیل سمجھ کر کھیلنے لگا ہے۔

"ڈینیل تمہیں سٹیجز کی ضرورت ہے۔ سا کورانے واقعی اس کے ہونٹوں پہ گہرا کٹ لگا

دیا ہے۔" جینا گرے لانگ فرائک اور بالوں کو جوڑے میں لپیٹے ہمیشہ کی طرح میک

اپ میں پیاری لگ رہی تھی۔ سنیک کامنہ کے ساتھ موڈ بھی سخت بگڑا ہوا تھا۔ وہ جینا کو

منع کر رہا تھا کہ اسے ڈریسنگ نہیں کروانی لیکن جینا سن نہیں رہی تھی۔ سختی بھی نہیں

کر سکتا تھا کیونکہ ہاک نے جان سے مار دینا تھا۔

"ٹھیک ہو جائے گا چھوڑ دو۔۔ میری بیر کیوں نہیں آئی اب تک۔" وہ ہلکہ سا جینا کا

ہاتھ ہٹا کر بار کی طرف دھاڑا جہاں سٹول پہ بیٹھا جوش و سکی کے سپ لیتا بولا۔

"میں نے منع کیا ہے۔ پہلے ہی ناگ بن کر ہمیں ڈس رہے ہو پینے کے لئے دے دیا تو تم

ہمیں نگل لو گے۔"

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے بیر چاہیے تو مجھے دے کیوں نہیں دے رہے۔ دو!!!"

وہ سُرخ نگاہوں سے دیکھتا 'وہ واقعی قابلِ رحم لگ رہا تھا۔ کتنا پر جوش تھا کہ وہ اپنا کو اپنا

ٹیوڈ کھائے گا۔ بیشک وہ اسے چڑتی ہو 'دور بھاگتی ہو لیکن یہ دیکھ کر تو وہ ضرور جان جائیں

گی وہ اس کے لئے کتنا سنجیدہ ہے 'کتنا مخلص ہے اس کے معاملے میں۔ اس کے جذبات

اپنا کے لئے بالکل سچے ہیں لیکن اپنا نے کیا کیا۔ سوچ کر وہ دُنیا تہس نہس کر دینا چاہتا تھا

-

"خاموش ڈاکٹر پیدرو کو بلا لیا ہے۔ وہ تمہارے ٹانگے لگاوا دے گا اور چلانے کی ضرورت

نہیں ہے۔ ابھی ڈیشا آجائے گی۔ اسے نہیں پتا چلنا چاہیے کہ اس دو فیورٹ انگلز کی آپس

میں لڑائی ہوئی ہے۔"

"مجھے کوئی ٹانگے نہیں لگوانے۔ سُناتم نے جاو جو تمہارا سگاہے نا اس کے ٹانگے لگواو
کیونکہ میں نے اس (گالی) کا منہ دیکھنے کے اس قابل نہیں چھوڑا۔" وہ اُٹھ کر جانے لگا
جب گر لڑویشا کے ساتھ کلب میں داخل ہوا۔ ڈیشانیلی سکرٹ اور سفید ٹیز میں اپنی
بالوں کی اونچی پونی بنائے پیاری لگ رہی تھی۔
"سنیک انکل !!!" ایک دم اس کی چیخ نکل آئی۔
"آپ کو کیا ہوا ہے؟" سنیک کو اتنی تپ چڑی ہوئی تھی کہ وہ کہہ دینا چاہتا تھا کہ سب
تمہارے اس ہانچا چے کی وجہ سے ہوا ہے مگر وہ اس معصوم پہ پھٹ نہیں سکتا تھا۔
"شٹ پیسنس سویٹی پائی۔" اس نے جھک کر ڈیشا کو اٹھایا اور اپنا پیشانی ہلکی سے اس کے
ساتھ ٹکرائی۔

"او میرے خدا!!!! سنیک انکل کس نے آپ کے ساتھ ایسا کیا؟" اس نے سنیک کے

گال کو ہاتھوں سے چھوا۔ سنیک نے مڑ کر ہاک کو دیکھا تو ہاک اس خبردار کرنے والی

نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں پرنس۔ انکل بُری طرح سے بائیک سے گر گئے تھے۔" ایک دم ڈیشا کے

ماتھے پہ تفکر زدہ بل آ گئے۔

"او بہت درد ہوا آپ کو؟" سنیک نے ہولے سے اس کے گال چومے۔

"نہیں میں تو سنیک ہوں مجھے کہاں درد ہوتا ہے۔"

"لگ تو نہیں رہا کہ تو بائیک سے گرا ہے البتہ کسی نے سڑک پہ تیرا منہ ضرور صحیح رگڑا

ہے۔" گر لڑ کو تو پتا نہیں تھا تو وہ سنیک کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں ڈیمو دوں کہ کیسا چہرہ ہوتا ہے سڑک پہ رگڑ کر۔" سنیک تیز لہجے میں بولا۔

"گر لر لر!! " ہاک نے اسے آنکھیں دکھائیں تو گر لر چوکس ہو گیا۔

"ہنی بنی مجھ سے نہیں ملو گی۔" ماحول اس سے پہلے مزید گرم ہوتا جینا چمکتے ہوئے

سیدھا ڈیشا کے پاس آئی۔

"جینا!!" ڈیشا بھی چمکتے ہوئے سنیک کے باہوں سے ہٹ کر جینا کے باہوں میں آگئی۔

جینا نے اس گال پہ پیار کیا تو ڈیشا نے بھی اسے پیار کیا۔ جینا ڈیشا کا پیار دیکھ کر ہاک

مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ ڈیشا جینا کو پسند کرتی تھی گو کہ وہ اس کی سوتیلی ماں کی جگہ پہ

موجود تھی لیکن اس نے یہ فرق نہیں کیا تھا۔ اگر اس کے ڈیڈی خوش ہیں تو وہ بھی خوش

ہے۔

"میں نے آپ کو بہت مس کیا۔ ویسے آپ اتنی جلدی واپس آگئی۔"

"ہاں آپ سے جو نہیں ملی تھی۔ آسوٹی میں لندن سے آپ کے لئے سپیشل چیز لائی
ہوں دیکھو گی نہیں؟"

"او جینا تھینک یو آپ بیسٹ ہیں۔" جینا ڈیشا کا ہاتھ پکڑ کر ہاک کے آفس چل پڑے تو
گرلر بولا۔

"کس نے کیا تمہارے ساتھ وہی باسٹرڈ تو نہیں ہیں؟" اسے لگا ان کے دشمن نے سنیک
پہ حملہ کیا ہے۔ سنیک پھنکارا

"کاش وہ ہوتے لیکن نہیں آستین کا سانپ تم لوگوں کا یار ہافو!!! اس نے میرا سب کچھ
چھین لیا۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" گرلر ایک دم حیرت سے ہاک اور جوش کو
دیکھنے لگا۔

"وہ کہاں ہے اب؟"

"جہنم میں۔" سنیک کہتے ہوئے چل پڑا۔

"کیا ہوا کہی یہ سب۔۔۔" جوش نے اس کی بات مسکرا کر مکمل کی۔

"جی فلاور گرل آگئی ان دو دوستوں کے بیچ میں۔"

"شٹ مین!! مجھے ڈرنک کی ضرورت ہے۔ ہافو کو پیار ہو گیا؟" انھیں سنیک کی سنجیدہ

ہونے سے زیادہ ہافو کی محبت ہو جانے پہ حیرت ہوئی۔ ہاک خاموشی سے اپنی داڑھی پہ

ہاتھ پھیر رہا تھا۔ بولا کچھ نہیں۔ اس کے بعد اس نے کزان کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔

سنیک بائیک اپنے بلڈنگ کے سامنے روک کر اتر ہاتھ زور سے جھٹک کر وہ بلڈنگ کے

اندراخل ہونے لگا جب سامنے سیڑھیوں پہ بیٹھی صبرینہ کو دیکھ کر وہ ٹھہر گیا۔ وہ رُک

کر بس ساکت اسے دیکھ رہا تھا مگر منہ سے کچھ بولا نہیں۔ صبرینہ جو اپنے پیروں کو

ہلائے انھیں گھور رہی تھی جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو دیکھا سنیک کھڑا
ہوا تھا۔ بینڈج اور صاف منہ سے قدرے بہتر لگ رہا تھا لیکن ابھی بھی قابل رحم۔ وہ
کھڑی ہوئی۔ پرس تھام کر وہ دو قدم آگے بڑھی۔ سنیک بس سپاٹ نظروں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔ صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔"

"اگر بات ٹیو ہٹانے کی ہے تو سوری اینا۔" وہ تیزی سے کہہ کر اس کے سائڈ سے

گزرنے لگا جب صبرینہ اس کے سامنے آگئی۔ سنیک کو رُکنا پڑا۔

"تم ٹھیک تو ہونا؟" اس نے سنیک کو دیکھا جہاں وہ اپنے مزاج سے ہٹ کر کافی سخت

تاثرات لئے اس کے سامنے موجود بالکل الگ روپ میں دکھائی دے رہا تھا۔

"جی زندہ ہوں فی الحال۔" کڑوے لہجے میں بولتا وہ کہی اور دیکھ رہا تھا۔

"سنیک میں جانتی ہوں لیکن تم میری سچویشن سمجھو۔ میں اس چیز کو ہلکہ نہیں لے سکتی۔

میری اور تمہاری لائیف سٹائل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جہاں تمہارے لئے بہت

سی چیزیں acceptable ہیں وہاں میرے لئے وہ چیزیں forbidden ہیں۔

بیشک تمہارا جسم ہے تم اس کے ساتھ جو چاہے کرو میں اس پہ بات نہیں کروں گی لیکن

تم مجھے بیچ میں لے آئے ہو۔ میرے نام پہ میرا حق ہے سنیک۔ کسی کو اگر پتا چلے گا سنیک

تو میں کہی کی نہیں رہوں گی۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا لوگ!!! میرے جو لوگ

ہیں وہ مجھ پہ انگلی اٹھائیں گے۔ میں کہاں جاؤں گی۔ میرے تو امی ابو بھی نہیں ہیں۔ میں

یہاں کی لڑکیوں کی طرح اکیلے دنیا کا سامنا نہیں کر سکتی سنیک۔ میں بہت آرام سے

تمہیں سمجھا رہی ہوں کہ اگر تمہارے دل میں میرے لئے زرا سی بھی عزت ہے تو پلیز

سنیک نے تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

"اینا!!! تمہیں لگتا ہے کہ میں نے جو کیا ہے وہ صرف مذاق تھا؟ میں تمہاری زندگی

بر باد کرنا چاہتا ہوں یہ کر کے؟ تمہیں سمجھ نہیں آرہی۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں

!!!!!! اور کیوں ڈرتی ہو تم لوگوں سے کیا کر لیں گے زیادہ سے زیادہ نکال دیں گے'

شکل نہیں دیکھیں گے؟ تمہاری بے عزتی کریں گے تو تم سوچ نہیں سکتی میں ان لوگوں

کا کیا حشر کروں گا اور کسی کو کیا خاک پتا چلے گا۔ کیا دنیا میں صرف تم ایک ہی صبرینہ ہو۔

تم جتنا رولا ڈال چکی ہو اس سے خود جان بوجھ کر اپنا آپ مجرم بنا رہی ہو۔ مانا کہ

تمہارے نام پہ تمہارا حق ہے لیکن اپنا محبت محبوب سے اجازت لیکر نہیں کی جاتی۔ یہ

میری محبت کا ثبوت ہے اور میں اسے نہیں ہٹا سکتا۔ تم جاوا اپنے منگیتر کے پاس۔"

صبرینہ آنکھیں حیرت سے پھاڑے سنیک کے اعتراف کو سُن رہی تھی۔ یہ کیا بول رہا ہے
آخر۔ اسے محبت نہیں ہو سکتی۔ وہ جانے لگا کہ صبرینہ نے اس کا بازو پکڑا۔

"سنیک پلیز ایسی باتیں مت کرو۔ تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔ تم ٹائم پاس کو محبت کا

نام نہیں دے سکتے۔ اپنی حرکت کو جسٹفائی کرنے کے لئے یہ مت کرو۔" وہ تیزی

سے بولی۔ سنیک تمسخر انداز میں ہنس پڑا۔ اس نے صبرینہ کے دونوں بازوؤں تھامیں اور

اپنے سامنے لا کر کہا۔

"تمہارے لئے مار بھی سکتا ہوں مر بھی سکتا ہوں۔ تمہیں ظاہری تکلیف نظر آرہی ہے

۔ اندرونی نہیں جو اس بھی بدتر حالت میں ہے۔ تم سوچ نہیں سکتی سانس لینا مشکل ہو رہا

ہے جب مجھے پتا لگا ہے تم اس کی منگیتر ہو۔ اس کی بنے جا رہی ہو جو تمہیں بدلے میں کچھ

نہیں دے گا۔" وہ صبرینہ کی ہیزل براؤن آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں بولا۔ صبرینہ ساکت ہو گئی۔ اس نے گہرا سانس لیکر صبرینہ کو چھوڑا۔

"جاو صبرینہ مجھ سے وہ مت کرنے کو کہو جو میں مر کر بھی نہیں کر سکتا۔ تمہارا نام ہٹانے

کا مطلب ہے تمہیں اپنے دل سے نکال دینا۔" وہ صبرینہ کو چھوڑ کر لفٹ کی طرف گیا

۔ صبرینہ وہی کھڑی رہی۔ یہ کیسے۔۔۔ سنیک اس قدر سنجیدہ نہیں ہو سکتا۔ وہ تیزی سے

گھوم کر لفٹ میں داخل ہوئی جو بند ہونے لگی۔ سنیک نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کزان نے مجھے پروپوز نہیں کیا۔" اس نے کیا سوچ کر یہ بات کی۔ وہ نہیں جانتی تھی

۔ سنیک ٹھہر گیا۔

"کیا مطلب؟"

"ریچیل کو میں نے کہا میں کزان کی منگیتر ہوں۔" اس نے نم آنکھوں سے کہا۔ سنیک کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا بولے جا رہی ہے۔

"تو کیا یہ مذاق تھا تم دونوں کا لیکن نہیں وہ سنجیدہ تھا۔ وہ تمہارے لئے لڑا ہے ورنہ کزان کسی کے لئے نہیں لڑتا۔ اس نے خود کہا کہ صبرینہ اس کی ہے۔"

"پلیز میرے لئے تم لوگ مت لڑو!!!!!! میں نے جیسی میں کہا تھا ریچیل سے۔"

"کیوں کہا ریچیل سے اور حسد؟ کس بات کا حسد؟ ایسا کیا بولے جا رہی ہو۔" صبرینہ کو

سمجھ نہیں آئی کیا بولے۔ وہ سنیک سے اعتراف نہیں کر سکتی تھی بلکہ وہ کسی کو نہیں بتا

سکتی تھی۔ سب سے پہلا حق کزان کو تھا لیکن اس کو کیوں دل کر رہا تھا وہ پھٹے۔ وہ بتائے

جتنی وہ کزان سے محبت کرتی ہے اتنی وہ کسی سے نہیں کرتی۔

"کزان اور میری دوستی میرے لئے بہت اہم ہے سنیک۔ ہمارے درمیان کے مذاق"

کھیل 'ہنسی' ڈیرز ایک الگ معنی رکھتے ہیں۔ وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور میں اس کی

بیسٹ فرینڈ ہوں۔ بیسٹ فرینڈ اگر کسی اور کو ضرورت سے زیادہ توجہ دیں 'ان سے

بات کریں 'ان سے ہنسی مذاق کریں تو دکھ ہوتا ہے۔ You feel betrayed.

بس میں نے وہی محسوس کیا کیونکہ لڑکیوں میں اس کی واحد دوست ہوں بلکہ بیسٹ فرینڈ

ہوں تو بس غصے میں آکر کہہ دیا اور رہی بات کزان کا میرے لئے سٹینڈ لینا 'تمہارے

حرکت سے اختلاف کرنا تو بیسٹ فرینڈ ہی تو کرتے ہیں۔ کزان تمہارا دوست ہے اگر

کوئی اس کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو تم کیا کرو گے سنیک؟" سنیک کی بولتی بند ہو گئی

لیکن صبرینہ نے محسوس کیا جو اس کے اندر غصہ بھرا ہوا تھا۔ ایک دم اس کا تند جسم

پر سکون ہو گیا اب آیا یہ جان کر کہ صبرینہ سنگل ہے یا پھر کزان کا اس میں بالکل قصور
نہیں تھا۔

"ریچیل کزان کو میرا مطلب ہے وہ کزان کی دوست نہیں بنا چاہتی اگر تم۔۔ شٹ۔۔
اینا۔۔ ریچیل اسے پسند کرتی ہے۔" سنیک منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے نا سہجی سے
بولے جارہا تھا۔

"کیا پتا کزان نے میرے جھوٹ میں اس لئے بھی ساتھ دیا ہوتا کہ ریچیل ہرٹ نہ ہو۔
ریچیل کے دل میں غلط فہمی نہ آئے۔۔ میرا مطلب تم کزان کے دوست ہو تو وہ دوست
ہونے کے ناطے تمہاری بہن کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔"

"مگر اس نے میرے ٹیوپیہ شدٹ سے رد عمل دیا تھا اینا۔ وہ فیل کرتا ہے ورنہ۔۔۔"

"کزان میری عزت کرتا ہے سنیک!!! محبت سے زیادہ میرے لئے عزت قیمتی ہے۔

پلیز ٹیو ہٹا دو۔"

"وہ عزت کرتا ہے تو میں محبت کرتا ہوں۔" اب وہ سختی سے کہہ کر لفٹ کا بٹن دبا کر

یہاں سے چل پڑا۔ صبرینہ اب کی بار اس کے پیچھے نہیں آئی۔ اسے متشو کو بتانا پڑے گا

تاکہ وہ ہی کچھ کرے اب۔ متشمہ ہی سنیک کا کچھ کر سکتی تھی۔

کزان گیرج بند کیے اپنے آفس کی کرسی پہ بیٹھا۔ جوائنٹ کے بجائے پوٹ سموک کر رہا

تھا۔ وہ اس وقت اکیلا اپنے پوٹ اور سوچوں کے ساتھ بالکل اس لمحے اپنے آپ میں

نہیں تھا۔ سنیک کی حرکت 'اس کی باتیں' صبرینہ کا گیا وعدہ۔ عجیب سادماغ الجھ گیا تھا۔

دھوا منہ سے چھوڑتے ہوئے وہ دھوا میں وہ عکس دیکھ رہا تھا۔ ماضی کا عکس۔

"تم تو صرف چپک رہے ہو" ابھی تو بہت کچھ کرانا ہے تمہارے سے گھبرا گئے۔ اسے دیکھو۔ اسے ہاں وہ نظر آرہا ہے۔ چھ مہینے سے ہمارے پاس ہے منہ سے کچھ نہیں کہتا ہے دیکھو چپ چاپ ہم جو کہتے ہیں وہ مان لیتا ہے۔ ہر روز تین لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔ ہر طرح سے اس کی وڈیو بنتی ہے۔ ہمارا مشہور فنکار ہے۔ ہم اس کو مارتے بھی ہیں تب بھی نہیں کچھ کہتا۔ ہم اسے کمرے میں بھی ڈال دیتے ہیں جہاں بہت سے کیڑے مکوڑے اور سانپ ہوتے ہیں۔ تب بھی آواز نہیں نکلتی اور سناچا ہو گے جب وہ شروع میں بہت ضدی تھا۔ ہم نے اسے تنگ جگہ پہ جیسے قبر نہیں ہوتی وہاں گھسا کر اسے چھ گھنٹے قید میں رکھا۔ کیا تم وہاں گھسنا چاہو گے یا پھر اس جیسے بن کر سہنا چاہو گے بہتر نہیں ہے کہ ہمارے کہے بھی وہی کرو تو پھر تم عادی ہو جاو گے یا پھر تمہیں بھی مزہ آیا کرے گا۔

"ہر طرف کی تکلیف بھری آوازیں" سسکیاں "کیمرے کی فلیش۔ غلیظ گیز

مردوں کی نظریں۔ ہر طرف ہولناک فحاشی ' اس جیسے کہی بچے ' نو عمر لڑکوں کی بے
بس ساکت نگاہیں اور آہیں۔ کزان سا کورا کو نہیں بھولتی تھیں۔ ایک طرف اپنی عزت
لوٹ جانے کا غم الگ دوسری طرف اپنی عزت لٹ جانے کا تماشا پورے دُنیا گندی
سائٹس پر دیکھیں اور کوئی کچھ نہ کر سکے سوائے مزہ لینے کے یہ سوچ کر دل چیر سا جاتا
ہے اور وہ؟ وہ تو اسے بھول نہیں سکتا۔ اسے کے ساتھ جوان لوگوں نے کیا۔ سوچ کر ہی
اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔ اتنا اوکا سان کے لئے رونا نہیں آتا تھا جتنا اس کے
لئے ہمیشہ سوچ کر آ جاتا تھا۔
"چھ مہینے سے ہے ہمارے پاس۔"
"روزانہ تین نئے لوگ اسے استعمال کرتے ہیں۔"
"ہماری سائٹس کا فنکار ہے۔"

"بولتا نہیں ہے' نہ ہی کچھ رد عمل دکھاتا لیکن چونکہ خوبصورت ہے تو اس کی ڈیمانڈ ہے
- "اس نے پوٹ کو زور سے پھینکا اور اپنا سر تھام لیا۔

"سا کورا تم لوگوں کو اپنی کمزوری نہیں دکھاو گے بلکہ اسی کمزوری کو اپنا اسلحہ بنا کر ان پہ
دار کرو گے اور کسی کو ایک بھی موقعہ نہیں دو گے کہ وہ تمہیں توڑ سکیں۔ سُنایک بھی
موقعہ نہیں۔"

"تم اپنا کو توڑنا چاہتے ہو اور میں یہ اپنی اینا کے ساتھ ہونے نہیں دوں گا۔ میں تمہارے
داغدار ماضی کے زرا سے چھینٹے اینا پہ نہیں پڑنے دوں گا" سنیک کی آواز پھر اس
کے کانوں میں گونجیں۔ اس نے فون اٹھایا اور اس کو کال ملائی۔ تین گھنٹیوں کے بعد اس
کی آواز سُنائی۔

"سا کورا۔" دو ٹوک انداز ہمیشہ کی طرح۔

"میشیو (لیڈر)"

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ مجھے میرے نام سے بلا سکتے ہو۔ اب تم چودہ سال کے وہ

ڈرے سہمے بچے نہیں رہے۔" ایک بار پھر سپاٹ لہجے میں اس نے کہا۔

"جانتا ہوں لیکن میرے دل میں جو عزت آپ کی ہے وہ مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں آپ

کو آپ کے نام سے نہ بلاؤں۔"

"میں صرف تم سے پانچ سال بڑا ہوں۔ موو آن وداٹ !!!"

"پانچ سال نہیں پانچ صدیاں۔" وہ رُکا پھر اس کی آنکھیں نم سی ہو گئیں۔

"کیسے کر لیتے ہیں آپ۔" اس کی آواز بھرا گئی۔

"سا کورا۔" سر دلہجے میں اس نے دھمکی دی کہ وہ روئے گا بالکل نہیں۔

"میرا درد آپ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے تو پھر کیسے کر لیتے ہیں آپ۔"

"کیا کر لیتا ہوں میں؟" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"دُنیا کے سامنے مضبوط رہنا۔ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ ہلکی سی کمزوری اگر ان کی پکڑ

میں آ بھی جائے تو ظاہر نہ پڑنے دینا جبکہ میں تو۔۔۔" اس نے کزان کی بات کاٹی۔

"تم وکٹم ہو!!! لیکن تم survivor بھی ہو۔ یہ سوچ کیوں نہیں آتی۔ کیوں بار بار

جب لوگوں کے منہ سے ایسے الفاظ سُنتے تو اس ماضی کو بچ میں لے آتے ہو۔ اس ماضی کو

فوقیت مت دوسا کورا اور نہ ساری محنت بیکار جائے گی۔ تم بچ کر نکلے ہو تو اپنی آزادی کو

اون کرو!!! اور کسی کو موقعہ مت دو۔ تمہاری زندگی میں جو تکلیفوں کا باعث بنتے ہیں

ان کے ساتھ وہی کرو جو میں کرتا ہوں۔" مخصوص ٹھنڈا لہجہ کزان کے ریڑھ کی ہڈی

میں ہمیشہ سنسنی دورانے پہ مجبور کر دیتا۔

"کیا آپ کبھی اپنے ماضی کو اپنے بیچ میں نہیں لائیں۔ آپ کو وہ چہرے ' وہ ہولناک

مناظر ' وہ سسکیاں ' وہ تکلیفیں ' وہ قہقہیں ' وہ جبر ' وہ ویرانگی ' وہ فحاش

نظارے ' موت کا سما ' کیمرے کے فلش اور وہ بھیڑیوں کا لمس جو جسم تک کو نہیں

روح تک کو چھلنی کر دے نہیں بھولتے؟ مجھے وہ دو ہفتے نہیں بھولتے آپ کو چھ مہینے کیسے

بھول گئے۔ " تھوڑی دیر خاموش رہی پھر وہ بولا۔

"کسی سی محبت کر بیٹھے ہو؟" کزان ایک دم اس کے پڑکھنے پر جھٹکے سے ایک دم کرسی

کے پیچھے ہوا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ماضی جان کر وہ تم سے نفرت کرے گی۔ تم سے دور بھاگے

گی۔ کیوں؟ کیونکہ ایک زمانے میں ان سائٹ پہ تمہاری وڈیوز اور تصویریں تھیں۔ جن

کو دیکھ کر تم شرم سے اپنا سر نہیں اٹھا سکتے تھے!!! گے پورن ویب سائٹ پہ تم واحد

ہافو لڑ کے تھے جوان دو ہفتوں میں ڈیمانڈ پہ آنے لگے تو اب وہ ساروں کی طرح اس بات کو جانتے ہی یہ سمجھے گی کہ تمہیں مردوں میں دلچسپی ہے؟ نو سینس چودہ سال کے تھے تم بچے تھے۔"

"اگر محبت کرتے ہو تو بزدلوں کی طرح ماضی کو سر پہ سوار مت کرو۔ جلا کر تھو کو اور آگے بڑھو۔ یہی کیا تھانا کیا تھانا !!! " وہ ابھی سخت مگر دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔ اسے سمجھا رہا تھا۔ وہ نجانے کیوں اتنی لمبی بات کر رہا تھا۔ وہ جو ماضی کی بات تک تو کیا اس کا ایک لفظ بھی آجائے تو فون کھٹک سے بند کر دیتا تھا یا پھر دو ٹوک لہجے میں اسے چُپ کروا دیتا تھا تو آج یہ کیا تھا۔

"تھینک یو۔"

"محبت کرتے ہو تو اسے ایسے مت چھوڑنا۔ اسے پانے کے لئے تم اپنے تہہ جو کر سکتے ہو

کرنا۔ یاد رہے بزدل لوگ خالی ہاتھ رہتے ہیں اور تم بزدل نہیں ہو اور نہ ہی اپنی

کمزوری کسی کے ہاتھ میں دو گے۔ لوگوں کو توڑنے کا فن جانو' خود کو نہیں۔ رکھتا ہوں

میری میٹنگ شروع ہونے لگی ہے۔" ہمیشہ کی طرح اختتامی جملہ اس کا یہی ہوتا۔ کزان

فون کانوں سے لگائے سامنے کسی چیز کو گھور رہا تھا پھر ایک دم لمبی سانس چھوڑتا اس نے

فون کان سے ہٹا کر اسے دیکھا۔ کچھ تو بدلا آیا تھا اس شخص کی زندگی میں ورنہ وہ ایسے

بات کبھی نہیں کرتا ہاں انداز وہی تھا' باتیں بھی کچھ حد تک وہی تھی لیکن دورانیہ اور ہلکی

سی نرمی پہ وہ ابھی تک حیرت میں مبتلا تھا۔ کہی اس کی زندگی میں تو محبت نہیں آگئی ورنہ

اسے کیسے پتا کہ اسے محبت ہو گئی ہے۔ محبت؟ اس نے اپنا دائیں جانب کا دراز لا کر سے

کھولا اور ایک خط نکالا۔ اس کی پھولوں کی خشبو سے مہکا' جامنی رنگ کا یہ کاغذ اور

صبرینہ احمد کی ٹیڑھی میڑھی ہینڈرائٹنگ سے لکھا گیا خط۔ محبت کا خط۔ صبرینہ کی
الجھن سے بھرا چہرہ 'اس کی گھبراہٹ اور اس کا تیز تیز بولنا کہ اسے خط کا کیا پتا۔ اسے
کہاں لکھنا آتا ہے۔ وہ روپ اور باتیں یاد کر کے کزان کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"شی آئینہ کزان!

میں نے سمجھا تھا کہ محبت دو چیزیں بول 'ہر لمحے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا' آغوش
میں لینا' بلاوجہ پیار کرنا یا پھر آئی لو یو کہنے کا نام ہے جبکہ میں غلط تھی۔ محبت تو وہ ہے
جب آپ چھپکے سے اپنی محبوب کو تکلیف میں تڑپتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ وہ محبوب جو
اپنی بیماری کا کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی اور اس بن ماں کی لڑکی کو ماں کی شدت سے
ضرورت تھی تو اس موقع پر اس کے زخم پہ ٹھنڈا مرہم رکھتے اس پہ اپنا آپ ظاہر کیے
بغیر ضرورت کا سامان ایک مسیحا بن کر دستک دیتے ہوئے غائب ہو جاتے ہو۔ میری

نظر میں یہ محبت ہے۔ جب آپ اپنی سب سے ممنوع شہ 'ہارلی' کو شان اور عزت سے اپنی محبوب کو بٹھا کر اسے خوبصورت مگر ڈراونی جگہ پہ طلوع آفتاب کا نظارہ دکھاتے ہو تو وہ میری نظروں میں وہ۔ محبت ہے۔ جب آپ کو اس ظالم کے ذریعے تکلیف ملی ہو اور کچھ حد تک نقصان بھی کروایا ہو پھر بھی اس کے بیمار وجود کی تمیاداری میں لگ جاتے ہو 'اس کی فکر میں ایک قدم بھی اس کی نظروں سے نہیں اوجھل ہوتے' اس سے معافی کی توقع کیے بغیر سب کچھ بھول کر آگے بڑھ جاتے ہو تو میری نظروں میں وہ محبت ہے۔ جب آپ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے سسکیاں لیتے وجود کو دلا سہ دیتے ہوئے کہتے ہو کہ سوہارلی آسکتی ہیں سو رو کی نہیں تو کیا سمجھوں میں یہ محبت نہیں تو اور کیا ہے؟ آخ!!! کزان تم کہہ کیوں نہیں دیتے تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ کیا میں ساری زندگی اس یک طرفہ محبت میں جلتی رہوں گی۔ تمہارے ساری حرکتیں مجھے

محبت کی علامات پیش کرتی ہیں۔ تم کب اپنا دل پیش کرو گے۔ کیا میں تمہاری محبوب
ہوں بھی یا پھر میں بھی اس غلط فہمی کا شکار ہونے لگی ہوں۔ میں بھی اوروں کی طرح
ان چھوٹے چھوٹے اشاروں کے سہارے خوشی سے جھومنے لگی ہوں۔ اُف پتا نہیں کیا
لکھ رہی ہوں۔ تمہیں مجھ سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ دل کرتا ہے کاغذ پھاڑ دوں کیونکہ
تم نے تو پڑھنا نہیں ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ پھاڑ بھی نہیں سکتی۔ کاش وہ دن آجائے جب تم
میرے لولپٹرز پڑھ لو۔

..... تمہارے بے چین روکی'

صبرینہ احمد۔

کزان اسے سو مرتبہ پڑھ چکا تھا۔ پچھلے خط پہ زرا نظر پڑی تھی لیکن یہ۔۔۔ یہ وہ اپنے
ساتھ لیکر جائے بغیر نہ رہ سکا۔ کل ہی روکی نے لکھا تھا۔ روکی نے خواہش کی تھی کہ وہ

پڑھ لے اور روکی کی مراد پوری ہو چکی تھی تو یہ بات تھی جس سے متشمہ اسے صبرینہ سے
دور کرنا چاہی تھی۔ اسے جاپان بھیجنا چاہی تھی۔ سیف سے منتیں کروا کر وہ جاننا
چارہ ہی تھی اس کا مقصد کیا ہے۔ وہ ہنس پڑا۔ انگھوٹا اس کے لکھے گئے ہر لفظ پہ پھیرتے
ہوئے 'وہ بڑ بڑایا۔

"ہاں شاید مجھے محبت ہو گئی ہے۔"

آج اس نے گھر والوں کے لئے لڑائی بنانے کا سوچا۔ جب کبھی وہ گھبراہٹ پریشانی کا
شکار ہوتی تھی تو یا گارڈن کی طرف بھاگتی تھی یا پھر اپنی من پسند کا کچھ پکانے میں لگ جاتی
۔ آج وہ یہی کر رہی تھی۔ سٹیک کی حرکت نے تو آج اسے جنجھوڑ کر رکھ دیا۔ وہ کیسے اس

سے اتنی شدت والی محبت کر سکتا ہے۔ ایسا تو خاص ان کے درمیان کچھ نہیں ہوا۔ یہ

نارمل فلرٹنگ سے اچانک یہ کب ہو گیا؟

"وہ عزت کرتا ہے تو میں محبت کرتا ہوں۔"

"تمہارا نام ہٹانے کا مطلب ہے تمہیں اپنے دل سے نکال دینا۔" اس نے چیز کش

کرتے ہوئے متشتمہ کے بجائے بلیک سر کو کال کرنے کا سوچا۔ خالا ابھی چچی الماس کے گھر

گئی تھی۔ خالو اپنے کام پر 'متشتمہ' ابھی کام سے واپس نہیں آئی تھی۔ ادا جان لائبریری گئے

ہوئے ہیں۔ کاونٹر پہ پڑا اپنا پرس سے فون اور بلیک کا دیا گیا کارڈ نکالا اور کچھ سوچتے ہوئے

نمبر ملانے لگی پھر رُک جاتی۔

"ہاں بولو میں سُن رہا ہوں۔ کسی نے تمہیں پھر کچھ کہا ہے؟ یا اب کی بار پریشان کیا ہے؟

کون میرے تیج کے لئے تیار ہے؟" صبرینہ مسکرا پڑی۔

"ہاں شروع دن سے اس آدمی نے میرا جینا حرام کر دیا ہے۔ کیا آپ اس کا بندوبست

نہیں کر سکتے۔"

"تم بتاؤ اگلے بندے کا نام و نشان مٹ جائے گا۔"

"واقعی میں؟" صبرینہ چہک کر بولی۔

"گرل تمہیں میری قابلیت پہ شک ہے؟"

"نہیں!! لیکن اگر وہ آپ کا دوست ہو تو بھی آپ ایسا کر بیٹھیں گے۔" بلیک دس

سکینڈ کے لئے خاموش رہا پھر بولا۔

"سنیک؟ پتا چل گیا ٹیٹو کا؟"

"بلیک سر آپ پلیز اسے سمجھائیں۔ اس کے لئے یہ عام سی بات ہوگی لیکن میرے لئے مشکل کھڑی ہو سکتی ہے۔ کل کو میرے جاننے والوں میں سے کسی نے دیکھ لیا یا پھر کسی کو خبر ہوگئی تو میرا کیا ایمپریشن پڑے گا کہ میں بانئیکر کے ساتھ افیر چلا رہی ہوں؟ بلیک سر میرے سر سے چھت چھین سکتی ہے۔ میں پھر کہاں جاؤں گی۔" بلیک نے خاموشی سی اس کی بات سنی پھر کہا۔

"اس گدھے کو یہی کہا تھا میں نے لیکن وہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا۔ میں جانتا ہوں اس وقت تم کیا محسوس کر رہی ہو اور بے فکر ہو جاؤ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا یا پھر گھر سے نکالے گا۔ کزان کو بتایا؟"

صبرینہ کو ابھی تک بلیک کی لاعلمی پر حیرت ہوئی۔

"آپ کو نہیں پتا چلا؟"

"کیا؟"

"سنیک اور کزان کی اسی بات پہ لڑائی ہوئی ہے اور انھوں نے ایک دوسرے کو اچھا خاصا

مارا ہے۔ آپ ان دونوں سے اب تک نہیں ملے؟"

"تبھی جوش اور گر لرمجھے بلارہے تھے کہ فوراً کلب آؤں دیکھتا ہوں دونوں کو۔ تم

پریشان مت ہو اس کا بازو کاٹ کر غائب کرنا ہوا تو میں کر دوں گا۔ تم اب پریشان مت

ہونا۔ اس کو میں سیٹ کرتا ہوں۔" صبرینہ مسکرائی تھی۔

"یہ بہت زیادہ ہو جائے گا بس آپ اس کو باندھ کر اس کا ٹیڈوریمو کروادیں۔"

"ایک شرط پر۔"

"میرے ساتھ بھی وہ لال شربت اور وہ کیا نام تھی ملی چلی؟ وہ لانا مل کر پیے گے میرے

گولف کلب میں۔"

"بس۔ اگر آپ نے یہ کر دیا سر تو میں نے روایت بنا لینی ہے ہر اتوار کو آپ کے کلب میں

ہم یہی پیے گے اور گولف کھیلیں گے۔"

"اب پریشان مت ہو جانادیکھتا ہوں ان دونوں کو۔"

"تھینک یو سر۔"

"گرل پلیز مجھے خالی بلیک ہی بلاو۔"

"آپ بڑے جو ہیں میرے سے اس لئے آپ کو نام سے نہیں بلا سکتی۔"

"دس سال بڑا ہوں اور فرینڈز ایک دوسرے کو سر میڈم نہیں بلاتے!!" فون بند کر

کے اس نے شکر کا سانس لیا۔

"اُف توبہ اب اللہ کرے بلیک سر ہی کچھ بند و بست کرے سنیک کا۔ کزان بد تمیز کا ڈیر تو

اب اس دفعہ ایسا رکھوں گی کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔ مجھے بھی اس عجیب آدمی سی محبت

ہونی تھی۔ خود کچھ کرنے کے بجائے مجھ پہ ذمہ داری تھوپ دی۔"

"کس سے محبت ہونی تھی؟" متشمہ کی آواز پر صبرینہ اپنے دُنیا میں اتنی گُم تھی کہ اس کی

آمد پر زرا احساس نہ ہو سکا۔ صبرینہ ایک دم ٹھہر گئی جب اس نے سر اٹھا کر دیکھا جو سینے

پہ بازو لپیٹے اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ صبرینہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا

۔ اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر گر گیا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔ اس سے پہلے وہ کچھ

کہتی لان کا سلائیڈنگ ڈور کھول کر خالاندرد داخل ہوئی۔ متشمہ کو دیکھ کر وہ بولیں۔

"آگئی کیسا رہا یونٹ؟" متشمہ نے مڑ کر ماں کو دیکھا۔

"بہت زبردست مٹی۔ آپ کدھر گئی ہوئی تھی؟"

"وہ الماس کی طبیعت سخت خراب ہو گئی۔ اس کا پتا کرنے گئی تھی۔ صبا کہاں تک پہنچی

تیاری؟"

"خالا قیمہ گل رہا ہے تو ابھی چیز کش کر رہی ہوں۔"

"اچھا میں وہ کھانا گرم کر کے دے آؤں۔ نائلہ سے تو پکتا نہیں ہے کھانا۔ عقیل پھر بچے

نے ناشتہ بنا دیا سب کا۔ رات کے کھانے کا بندوبست بھی کرنا ہے۔" متشمہ نے سر ہلایا

مگر وہ صبرینہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے چل پڑی۔

صبرینہ اوون میں لڑانیہ رکھ تیزی سے اوپر گئی متشمہ کے کمرے میں ہلکی سی دستک دیتے

ہوئے اس نے دروازہ کھولا۔

"تشنہ۔۔۔" متشمہ جو اپنے کپڑے الماری فارغ کرنے کے لئے نکال رہی تھی۔ اسے

دیکھتے ہوئے دوبارہ کام پہ لگ گئی۔ صبرینہ کا دل ڈوب گیا۔

"متشمہ۔۔۔ تم نے سب کچھ سُن لیا؟"

"سُننے کی ضرورت کیا ہے۔ تمہارے چہرے پہ صاف لکھا ہے۔ تمہارے انداز میں

صاف لکھا ہے۔ اتنی بڑی بات صبو؟ تم نے مجھ سے کیوں چھپایا؟ اور تمہیں محبت بھی

ہوئی اس سے!!!!"

"آہستہ متشمہ!!!! پلیز اس بارے میں کسی کو پتا چلنا چاہیے۔" صبرینہ نے تیزی سے

دروازہ بند کیا اور اس کے بستر پہ بیٹھی۔

"صبرینہ آپ دن بادن مشکوک حرکتیں کرنے لگیں ہیں نا اس سے عنقریب می کو تو کیا

وہ ساتھ گھر والی الماس چچی کو بھی پتالگ جائے گا اور کزان پوری دُنیا میں چھوڑ کر آپ کو

کزان سا کورا سے محبت ہوئی۔" صبرینہ نے منہ پہ ہاتھ پھیرا۔

"میرے اختیار میں نہیں تھا۔" متشمہ نے زور سے ہینگر بستر پہ پھینکا۔

"وہ کوئی بندہ ہے؟ صبو مجھے تم سے اُمید نہیں تھی۔"

"میں جانتی ہوں تشوتم شک میں ہو اور تمہارا حق بنتا ہے مگر پلیز میں کزان کے بارے

میں ایسے لفظ نہیں سُن سکتی۔"

"کزان تمہارے اس قابل نہیں ہے۔" متشمہ تیزی اور کچھ حد تک بے بسی سے بولی۔

صبرینہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"صبر تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔ پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ وہ تمہیں توڑ

دے گا۔ تم یہ اپنے ساتھ کیا کر بیٹھی ہو۔"

"متشتمہ پلیز چپ کر جاو۔" صبرینہ آہستگی سے بولی۔

"میں چپ کر جاؤں گی اور جو تم نے بن میں وہ کاغذ پھاڑ کر کران کے لئے خط لکھتی آرہی

ہو وہ کسی کی نظر میں نہیں آئے گے۔" صبرینہ ساکت ہو گئی۔ اس نے متشتمہ کو دیکھا۔

"جی ہاں ادا جان کے ضروری بلز تھے وہ مئی کو لگا انھوں نے پھینک دیے ہیں وہ بن میں

سے انھیں ڈھونڈنے لگی وہ بھی ہر کاغذ کو کو کھول کھول کر چیک کر رہی تھیں اگر وہ مجھ

سے کل نہ مدد مانگتی 'میں اس وقت نہ آتی تو مئی کو پتا چل جاتا کہ تم اس کے نام خط لکھتی

آرہی ہو۔" صبرینہ کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔ اتنی لاپرواہی۔ پہلے وہ اپنی الماری کو

بند کرنا بھول گئی اور اب یہ۔ یا اللہ وہ اتنی غیر زمہ دار اور بیوقوف کیسے اس صورتحال میں بن سکتی ہے۔ وہ متشمہ کو دیکھ کر تیزی سے بولی۔

"پلیز۔۔۔ خالا کو اس بارے میں مت بتانا۔ مجھے ایک دفعہ یہ خط کزان کو بھیجنے دو پھر میں خود بتاؤں گی انھیں۔"

"نہیں!!!! تم اسے کچھ نہیں بتاؤ گی۔ میں ممی کو بھی کچھ نہیں بتاؤں گی لیکن کزان سے تم کچھ نہیں کہو گی۔ میری غلطی تھی کہ تمہیں اس کے رحم و کرم پر اکثر چھوڑ جاتی تھی۔

یہ تو ہونا تھا۔ صبو وہ نہیں سمجھے گا۔ پلیز اس سے دور رہو تو بہتر ہے۔"

"کیا تم سیف بھائی سے دور رہ سکتی ہو؟" متشمہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ کیسا سوال ہوا؟ وہ شوہر ہے میرا۔ کزان تمہارا کچھ نہیں لگتا۔ یہ ایک وقتی جذبہ ہے۔

اس جذبے پہ تم اپنی زندگی برباد مت کرو۔ وہ تمہیں کچل دے گا۔"

"یہ وقتی جذبہ نہیں ہے متشمہ!!!!" صبرینہ اونچی آواز میں پہلی مرتبہ متشمہ سے بولی۔
اس کی آنکھیں تکلیف سے نم ہو گئیں۔

"میری محبت کی توہین کرنے کے لئے اسے وقتی جذبہ مت کہو!!!! میں کزان کے بغیر
نہیں رہ سکتی۔۔۔ میں صبرینہ نہیں روکی بن چکی ہوں اور روکی کزان کو نہیں چھوڑ سکتی
اور تم سب کو کیا ہو گیا ہے۔ کیوں بول رہے ہو ایسا کہ کزان مجھے توڑ دے گا پہلے سنیک اور
اب تم؟ مانا کہ رشتوں کے معاملے میں وہ کامیاب کبھی نہیں رہا لیکن تم نے سوچا ہے ایسا
کیوں؟ کیونکہ محبت تو دور کوئی اس سے نرمی تک سے بھی پیش نہیں آیا۔ میں چپ تھی
مگر میرے کان اور آنکھیں بند نہیں تھے۔" متشمہ نے منہ پہ ہاتھ پھیرا۔ وہ جانتی تھی
سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا لیکن وہ کوشش کرتی رہے گی آخری دم تک۔

"تمہارے بیشک آنکھیں 'کان کھلے ہیں لیکن تم اس کے ماضی سے واقف نہیں ہو
۔۔۔ صبو پلیر سمجھو وہ مار دے گا تمہیں۔"

"جس شخص کی میں نے سب سے قیمتی متاع 'ہارلی' کی ٹائیر پنچر کیے اس پر اس نے مجھے
کچھ نہیں کہا وہ مجھے توڑے گا؟ تم لوگوں نے اسے کبھی سمجھا نہیں۔ بہت افسوس ہوا
منتشمہ وہ تمہارا بھائی ہے۔" صبرینہ پہلی بار تلخی سے بولی۔

"بھائی ہے میرا ہے اس لئے تو کہہ رہی ہوں۔ جانتی ہوں اسے۔ مجھے تم سے پیار نہ ہوتا
صبو تو میں کبھی نہ روکتی مگر میں تم برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ پلیر صبو بھول جاؤ کزان کو۔
اسے نظر انداز کرو۔۔۔ مجھے بہت خوف آرہا ہے۔۔۔" منتشمہ رونے والی ہو گئی۔

"لیکن مجھے نہیں آتا۔ مجھے کزان سا کورا سے خوف نہیں آتا۔ وہ ایک معصوم بچے کی طرح
ہے جس سے اس کی ماں چھینی گئی نہ صرف ماں بلکہ اس کے حقوق چھینے گئے تو وہ ایک

زخمی بچے کی طرح بہیو کر رہا ہے۔ میری محبت کزان کو سنبھال لے گی۔" وہ نجانے

کزان کی آنکھوں میں رقم وہ داستان پڑھ چکی تھی تبھی ایسا بول رہی تھی۔

"کزان کچھ بھی ہے صبرینہ مگر معصوم نہیں ہے۔ تم نہیں جانتی اس کے ساتھ کیا ہوا ہے

۔" متشمہ کے سر دلچے پر صبرینہ فریز ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

"اگر سنیک تک بھی کہہ رہا ہے کہ وہ تمہیں توڑ دے گا تو۔۔۔ آنکھیں کھول لو صبرینہ'

پیچھے ہٹ جاو صبرینہ۔۔۔ ورنہ کہی کی نہیں رہو گی۔" وہ کہہ کر جانے لگی تب صبرینہ

نے بو جھل لہجے میں کہا۔

"پیچھے ہٹ گئی تو زندہ نہیں رہ سکوں گی متشمہ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ تم پھولوں کو ان کی

جگہ سے اوکھاڑ کر کہی اور رکھ دو تو وہ کچھ وقت تک جی پائیں گے' کچھ وقت تک ان کی

خشبو سے جہاں مہکار ہے گا مگر ان کی مہلت جینے کی بہت کم ہو گی۔ وہی میرا حال ہے۔"

"تم کزان سا کورا کو میری روح سے نہیں نکال سکتی۔ He corrupted me.

" صبرینہ اٹھ کر دروازہ کھول کر نیچے چلی گئی۔ متشتمہ وہی جم کے کھڑی رہی۔

سنیک تیار ہو کر گھر سے باہر نکلا جب دروازہ کھولا تو اس نے دیکھا۔ پھولوں کا گلدستہ پڑا
ہوا تھا۔ سنیک نے چونک کر جھک کر سفید گلاب کے پھولوں کا گلدستہ اٹھا کر دیکھا تو اس
میں چٹ لگی ہوئی تھی۔ نکال کر دیکھی۔

"پلیز!!!!!! اچھے دوست ٹیوٹوریمو کر دونا!!!!!!"

تمھاری اینا کونڈا (صرف دوست کچھ غلط مطلب نہ لے لینا)

سنیک کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی پھر سر جھٹک کر اس نے گلدستہ کچن کے کاؤنٹر میں
رکھ کر پھر باہر آگیا۔ وہ اس بات پہ تو بالکل نہیں ٹیوٹو ہٹوائے گا۔

سنیک اپنے جم کے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ دروازہ اس کی اسسٹینٹ جیمانے کھولا۔ اس کے ہاتھ میں سب سے بڑا کولڈ کافی کا کپ اور دوسرے میں پیکٹ تھا۔

"سر آپ کی فیورٹ کولڈ برو اور چاکلیٹ مفن۔"

"یہ کون لایا؟"

"ایک لڑکی دے کر گئی ہے۔" سنیک چونک گیا۔

"وہ جس کے ہیزل براؤن آنکھیں اور بال ہیں؟"

"جی۔" سنیک کے ابرو اوپر ہو گئے۔

"رکھو۔" وہ فائل کھول کر سامنے ٹیبل پہ پڑے اپنی پسندیدہ شہہ دیکھنے لگا۔ اسے کیسے پتا

چلا۔ منہ پہ ہاتھ پھیر کر مسکراہٹ دوبارہ اس کے لبوں پہ آگئی کولڈ بروکاکپ اٹھا کر وہ

سپ لینے لگا پھر بھی وہ ٹیٹو نہیں ہٹوائے گا۔

وہ اپنے جم سے باہر نکلا تو وہاں سامنے ہی اتنا بڑا باسکٹ پکڑے صبرینہ کھڑی ہوئی تھی۔

ریڈ اینڈ بلیک پلیڈ ڈریس شرٹ اور بلیک ٹائیٹس میں وہ میچنگ ہیر کیچ اور کزان کے دیے

گئے ڈیر پہ لگائے گئے کا جل میں وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔ سنیک ٹھہر گیا۔

صبرینہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کے پاس آئی۔

"کیسے ہو؟" وہ اتنی نرمی سے اس سے پوچھ رہی تھی۔ سنیک نے گہرا سانس لیا۔

"میں ٹیڈ پھر بھی نہیں ہٹاؤں گا تو تم اب اپنے اصلی روپ میں آسکتی ہو۔" صبرینہ کو دل

کیا باسکٹ اس کے سر پہ مار دے لیکن پھر بھی قابو کرتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی۔

"میں یہ نہیں کہنے آئی۔ میں بس دوستی کا ہاتھ بڑھانے آئی ہوں۔" وہ اپنے پیٹ کی

جیب میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھتا رہا پھر بولا۔

"مجھے مطلب کی دوستی نہیں چاہیے اینا۔ میں تمہیں نہیں تنگ کروں گا۔ اس لئے مجھے

تنگ مت کرو۔" وہ جانے لگا جب صبرینہ اس کے آگے آئی۔

"ڈینیل تم یہ بھی تو دیکھو تم نے کتنی ظاہر کر دینے والی جگہ پہ ٹیڈ لگوا یا ہے۔ پلیز میری

بہت بے عزتی ہوگی۔ میں نظریں نہیں اٹھا پاؤں گی لوگوں کے سامنے۔"

"ٹھیک ہے آئندہ سے فل شرٹ پہنوں گا۔ اب تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اور کچھ؟"

"یہ لو۔۔۔" اس نے باسکٹ آگے کیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"اس میں سارے پاکستانی سنیکس ہیں۔" سنیک نے باسکٹ لی۔

"میں پھر بھی ٹیو نہیں ہٹواؤں گا۔"

"کیڑے پڑے تمھیں ڈینیل لارا۔" وہ مسکرا کر اسے کہتی کچھ سوچنے لگی کہ آخر کیا

کرے۔ سنیک مسکرایا۔

"بد دعا خالص سا کوراوالی دیتی ہو۔ مجھے پتا ہے کیڑے پڑے کا کیا مطلب ہے۔" صبرینہ

کا منہ کھل گیا۔

"ویسے تم اس روپ میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔ میرے ساتھ ڈنر کرو گی؟" صبرینہ

نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے بہتر گاڑی کے سامنے آ جاؤں۔"

"ابھی تو کہہ رہی تھی کہ تم میرے سے دوستی کرنا چاہتی ہو۔ رنگ بڑا تیزی سے بدلتی ہو
گرگٹ ہو کیا؟"

"سنیک تم مجھے بدنام کر رہے ہو پھر بھی تمہیں تحمل سے منارہی ہوں۔ تم پر نہ جبر کیا
نہ ہی میں نے پولیس میں کمپلین درج کروائی۔ یہ محبت ہے تمہاری؟" سنیک کا چہرہ
سخت ہو گیا۔ باسکٹ کو مضبوطی سے پکڑے وہ بولا۔

"تمہیں محبت نہیں ہوئی کبھی صبرینہ تو بہتر ہے کہ محبت پہ کنٹ مت کرو!!!"
صبرینہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ سنیک نے گہرا سانس لیا۔

"اینا میں کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ نہ ہی پتا لگنے دوں گا مگر میں نہیں ہٹا سکتا۔ میں تمہارے
کہنے پر سارے ٹیڈو ہٹوا سکتا ہوں لیکن یہ نہیں۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو۔ تم بہت پیاری لگ
رہی ہو۔ ایسے روپ میں آئندہ میرے سامنے مت آنا۔ میں خود پہ قابو نہیں رکھ سکوں گا

- "وہ کہہ کر اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا۔ صبرینہ نے زور سے مٹھیاں بنائے گھوم کر اسے دیکھا پھر سیدھا کزان سے ملنا کا فیصلہ کیا۔ بہت ہو گیا بھاڑ میں جائے اب وہ اس شخص کی منت نہیں کرے گی۔

کزان کے آفس میں داخل ہوئی اور اس نے کاغذ سیدھا ٹیبل پہ پٹھکا۔ کزان جو ڈیسک ٹاپ پہ لگا تھا۔ ایک دم چونک کر ٹیبل میں موجود کاغذ کو دیکھنے لگا۔
"یہ کیا ہے؟"

"خط۔" کزان مسکرایا اس نے روکی کاروپ دیکھا تو ایک دم وہ توجہ گیا۔ اس نے گہرا لائیز اندر باہر لگایا ہوا تھا اور غصے سے اس کا چہرہ اتنا لال ہو گیا تھا کہ وہ ہوش اڑا دینے

والے روپ میں اس کے سامنے موجود تھی۔ صبرینہ نے اس کے جم جانے پر چٹکی اس کے سامنے بجائی۔ کزان ایک دم ہوش میں آیا۔

"کزان !!! "

"اوہاں۔۔" اس نے کاغذ اٹھایا اور پڑھا لیکن اس نے ڈیر کے بعد لکھا ہوا تھا۔ سنیک نہیں مان رہا۔ وہ یہ ڈیر پورا نہیں کر سکتی۔ اپنا جرمانہ بتاؤ۔ میں اب اپنا سر اس کے سامنے نہیں پھوڑ سکتی۔ اتنا بے رنگ 'آن رومینٹک بالکل روکی کے سٹائل کا خط نہیں تھا۔

"یہ درخواست لکھ کر دی ہے مجھے؟"

"مجھے نہیں لکھنا آتا خط۔ بس جتنا ہو سکتا ہے میں نے لکھ دیا۔" وہ سینے پہ بازو لپیٹے سخت تپی اور کچھ حد تک بے بس لگ رہی تھی۔

"ہوں۔۔۔ تو وہ نہیں ہٹوا رہا۔" کزان نے سینے پہ بازو لپیٹے اسے دیکھا جواب کی بارے
بسی سے ہاتھوں کی دونوں مٹھیاں بھینچے بولی۔

"قسم لے لو کزان ہر قسم کی رشوت دی لیکن وہ نہیں مان رہا کہتا ہے۔ بی بی کا گینگ ہوں
اب تو مر جائے گا تب بھی نہیں ہٹوائے گا۔" (حالانکہ اس نے کچھ اور کہا تھا لیکن کزان
کا مزید دماغ خراب ہو جاتا۔ ابھی وہ دونوں کی لڑائی پھر سے افورڈ نہیں کر سکتی تھی)

"ٹھیک ہے جب تم اتنے سے سانپ کو منا نہیں سکی تو سزا کے لئے تیار رہو۔"

"اس میں میرا کیا قصور ہے کزان۔"

"میری منگیتر ہو تم۔ اوپر سے ڈیر کیسے چھوڑ سکتی ہو۔"

"کا جل تو لگایا ہے اور تمہیں خط بھی تو لکھ کر دیا ہے۔"

"واوا احسان کیا ہے اور خط تھا یا سکول نہ بھیجنے کی درخواست۔ چپ کر کے اب سزا کے لئے تیار رہو۔"

"کیسی سزا؟"

"تم ٹیٹو سلیکٹ کرو گی اور میں تمہارے نام کا اس سے بھی بڑا اور خوبصورت ٹیٹو اپنے بازو پہ لگاؤں گا بلکہ نہیں اب تو پورا بازو تمہارے نام سے بھروں گا میں بھی دیکھتا ہوں کیسے ریمو نہیں کرے گا۔" صبرینہ کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ یہ کن پاگلوں میں پھنس گئی۔ وہ تو ہے ہی منحوس کافر یہ۔۔ اللہ اگر سب نے دیکھ لیا تو۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے اور تم تم تو لگاتے بھی نہیں ہو۔ تمہاری اوکا سان کو نہیں پسند۔" کزان کھل کر مسکرایا۔

"میری اوکاسان کو تو نشی لوگ بھی زہر لگتے تھے دیکھو سب سے بڑا drug addict اور dealer میں ہوں۔"

"تم لوگ میری بلا سے اپنا سر پھاڑ دو مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں اب اس کھیل سے نکل رہی ہوں۔ غلطی کی میں نے جو اس پنگے میں گھسی۔ اب تم لوگوں سے بلیک سر ہی ڈیل کریں گے۔" وہ جانے لگی جب کزان تیزی سے اٹھ کر اس کو پکڑ کر اپنی طرف کیا

۔
"تم اس کھیل سے اور مجھ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتی اور تم کسی سے بھی مدد مانگنے کا نہیں کہو گی سوائے میرے۔ مجھ سے کہو گی تو میں ہی ڈیل کروں گا اور تم۔۔۔ آئندہ اس روپ میں کسی کے سامنے اکیلے نہیں آو گی۔" سنیک نے بھی یہی بات کہی تھی اور اب کزان نے۔

"کک کیوں نہیں آؤں گی۔" کزان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ تم اپنے راکون جیسے روپ سے لوگوں کی جان لے لو گی۔" وہ ہنس پڑا۔ صبرینہ

نے اسے دھکا دیا۔

"ناراض کیوں ہوتی ہو میری منگیت۔" کزان شرارت سے بولا۔ صبرینہ نے اپنا سر اٹھایا

۔ ایک دم کزان کے یہ کہنے پر اس کے اندر تتلیاں اڑتی ہوئی محسوس ہوئیں مگر وہ کزان پہ

ظاہر نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لئے بولی۔

"نہیں ہوں میں تمہاری منگیت۔ میں سنیک کو بتا چکی ہوں۔ اب مزید کوئی کھیل میں

تمہارے ساتھ نہیں کھیلوں گی۔ میں اپنا مزید تماشا نہیں بنا سکتی۔" کزان نے جب سُناتو

ایک دم اس غصہ آگیا۔

"کیا مطلب کیا بات کہی تم نے اسے؟ رو کی!!!!" وہ دانت پیستے ہوئے بولتے ہوئے اس کے سامنے آیا۔

"وہی جو سچ ہے۔ تم کیوں تپ رہے ہو۔ سنیک کو نو کا بورڈ دکھانے کا میرے پاس سو طریقے ہیں لیکن میں تمہارا استعمال کر کے تم دونوں کی دوستی نہیں خراب کر سکتی۔" کزان کا دماغ گھوم گیا۔ اچھا بھلا وہ مطمئن تھا کہ اب سنیک رو کی کو کھلم کھلا فلرٹ نہیں کرے گا اور اس بیوقوف لڑکی نے۔ کزان کا دل کیا ایک تیج اس لگا دے۔

"تم میری منگیتر ہو۔ کان کھول کر سُن لو۔ تم نے جو سنیک سے کہا وہ جھوٹ تھا۔ بس!!!!" وہ انگلی اٹھائے مذاق سے عاری لہجے میں بولا۔ صبرینہ کو جھٹکا لگا۔

"کہاں سے منگیتر؟ کزان اگر تمہارا سنیک سے کوئی ذاتی مسئلہ تو تم اپنی بھڑاس دوسرے طریقے سے نکالو مگر یہ فضول کا مذاق اب نہیں چلے گا۔" کزان مسکرایا۔

"صبرینہ شروعات آپ نے کی تھی۔ اب اسے جاری میں رکھوں گا۔" صبرینہ اسے دیکھتی رہی اتنا کہ وہ ایک دم چونکنے پہ مجبور ہو گئی۔ اس کے چونکنے پر کزان بھی ٹھہر گیا۔

"کیا ہوا؟"

"رو کی؟"

"اوہیلو یہ بات اتنی بھی عجیب نہیں ہے جس پہ ساکتہ طاری ہو گیا ہے۔"

"آپ کی اوکاسان کی قبر کہاں پہ ہے؟" اس کے اچانک سوال پر کزان ایک دم جھٹکے

سے پیچھے ہوا۔ جیسے وہ اس سوال کے لئے تیار بالکل نہیں تھا۔

"کزان؟"

"ہوں ہاں۔۔۔۔۔ پتا نہیں۔ یہ سوال تمہارے ذہن میں اچانک کیوں آیا۔"

"بس میں چاہتی تھی کہ ان کی قبر پہ پھول رکھ کر آؤں۔ آپ کے علاوہ تو کوئی نہیں جانتا

ہو گا لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو پتا نہیں۔"

"نہیں میں نہیں جانتا۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔ صبرینہ کی بولتی بند ہو گئی پھر

اچانک اس کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ہم دونوں کی سچیویشن اتنی ملتی جلتی ہے۔ جب سے امی گئی ہیں میں صرف دوبارہ ہی ان

کے پاس گئی ہوں کیونکہ ان کی قبر ڈبلن میں ہے تو میں وہاں جا نہیں سکتی۔ کیسی بندی

ہوں سب کو پھول دیتی ہوں اپنی امی کو ایک بار بھی نہیں دے سکی تو سوچا آپ کی ماں کو

دے آؤں۔ سوری میرے جذبات قابو ہی نہیں رہتے۔" اس نے اپنے آنسو صاف کیے

تو کزان نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور پھر ٹیبل پہ بیٹھا اور اسے اپنی طرف کیا۔

"اٹس اوکے روکی۔ اگر اپنی ماں کو یاد کر کے تمہیں رونا آ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ

نہیں کہ تم کوئی روتی دھوتی لڑکی ہو اور تم میرے سامنے جب چاہے رو سکتی ہو۔"

"امی روزانہ ہر اتوار کو پاپا سے ملنے لیکر جاتی تھیں کہتی تھیں پاپا یہ نہ سمجھیں کہ ہم انہیں

بھول گئے ہیں۔ ہم ان کو پھول دینے جاتیں 'ان کی قبر پہ فاتحہ پڑھتے۔ میں پاپا سے اکیلے

میں اپنی دل کی بھڑاس نکالتی مگر اب۔۔۔ نہ میں امی کے پاس گئی ناپاپا کے پاس۔ کیا

سوچتے ہو نگلیں۔ شاید میں امی سے ناراض ہوں خیر جاتو نہیں سکتی بس یہی سے مخاطب

کر لیتی ہوں ان سے۔ تم بتاؤ تم کیوں نہیں جاتے ان کے پاس؟ تم تو ان سے پیار کرتے ہو

نا۔" کزان کے چہرے پہ مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ وہ کیا جواب دیتا ہے کہ وہ خود کو اس

قابل نہیں سمجھتا کہ وہ اوکاسان کے پاس بھی جائے۔ ان کو اپنا وجود دکھانے سے بھی

شرمندہ تھا۔ کیا سوچ کر وہ اسے چھوڑ کر گئی تھیں کہ کم سے کم وہ تو نہیں ان کا بیٹا محفوظ

رہے گا۔ اس کی دادی کزان سا کورا کو کچھ ہونے نہیں دیں گی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا اور ان کا کزان کیا سے کیا بن گیا۔ ایک خطرناک بانیکر گینگ کا ممبر 'ڈرگ ڈیلر' ڈرگ ایڈکٹ اور جنسی حملے اور کچھ حد تک زیادتی کا شکار۔ نہیں اس کی کبھی ہمت نہیں بنی۔

صبرینہ نے اس کی غائب مسکراہٹ دیکھی تو ماتھے پہ بل آئے۔

"کزان کیا ہوا؟ میری کوئی بات بُری لگی؟ آئیتم سوری۔۔۔" کزان نے اس کی بات کاٹی

"نہیں مجھے نہیں بُرا لگا۔ بس حیرت زدہ ہوں تمہارے علاوہ کسی نے پوچھا نہیں ایسا سوال۔ نہ ہی کسی کو ان سے ملنے سے دلچسپی تھی جیسے ان کا وجود کا نامو نشان ہی ختم ہو گیا۔

نہیں جیسے وہ کبھی اس دُنیا کا حصہ ہی نہیں تھیں۔"

"آپ کے نانا' نانی تو ہونگیں نایا وہ بھی؟"

"مجھے نہیں پتاہاں مگر میری خالا ہیں۔ جاپان کے مورامیرا مطلب گاؤں میں رہتی ہیں۔

وہ گھر چھوڑ کر بھاگ گئیں تھیں۔ ان کا امی ابو سے کوئی رابطہ نہیں تھا سوائے اوکاسان

کے۔ اوکاسان نے ہی ان کی مدد کی تھی۔"

"او تو آپ کی بھی خالا ہیں؟ رابطہ ہے ان سے۔"

"بس مہینے میں ایک بار بات ہوتی ہے۔ جاپان جاتا ہوں تو ان کے پاس ہی سیدھا جاتا ہوں

۔ اوکاسان سے چار سال بڑی ہیں۔ اوکاسان سے ان کی شکل بہت ملتی ہے۔ تمہیں ان

کے کھانے چھکنے چاہیے سچ بتاؤں تو اوکاسان سے زیادہ مزیدار کھانا بناتی ہیں تم کھاو گی تو

وہاں سے جانے کا دل نہیں کرے گا۔" کزان مسکرایا "صبرینہ اس کی مسکراہٹ پہ

قربان ہوتی مسکرائی تھی۔

"یہ تو اچھی بات ہے اور کون کون ہے خالا کے گھر۔"

"ان کے شوہر 'ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں۔" صبرینہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"او واو۔۔۔ کافی بڑی فیملی ہے۔" کزان ہنس پڑا۔

"ہاں لیکن مزہ بہت آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے اوکاسان کے پاس ہوں۔ گھر سا محسوس ہوتا

ہے۔ اوکاسان کہتی تھیں پاپازندہ ہوتے تو ان کا بھی پلان تھا کہ میرے چھ بہن بھائی

ہوتے مگر اوکاسان کے مسئلے کی وجہ سے وہ پھر سے ماں نہیں بن سکی۔ آکچلی جب میں چھ

سال کا تھا تو مجھے پتا چلا تھا کہ میرے دو بہنیں ہونے لگیں مگر۔۔۔۔" ایک دم اس اسے

چُپ ہی لگ گئی۔ عجیب سی حسرت تھی اس کے لہجے میں۔ جیسے اس کا کوئی تھا نہیں۔

کزان نے صبرینہ کو دیکھا گہرا سانس لیا۔

"سوری اپنی بکواس میں تمہارا سر کھارہا ہونگا۔" صبرینہ ہولے سے مسکراتے ہوئے
نفی میں سر ہلانے لگی۔

"نہیں تم بولو مجھے اچھا لگ رہا ہے۔ آئیتم سوری فور یور لوس کزان مگر تشو تمہاری بہن ہے
نا۔ تم اکیلے کہاں سے ہوئے۔" کزان نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"تو بہ اس ڈائن کو اپنی بہن بنانے سے بہتر ہے۔ میں اپنی جان دے دوں۔ اتنے بُرے
دن نہیں آئے۔"

"تمہیں پتا ہے تم اور مشتمہ سچ مچ کے بہن بھائی ہو۔"

"ایسا کیوں کہا تم نے؟"

"کیونکہ ایسی بات صرف ایک بھائی ہی کر سکتا ہے۔" کزان نے اپنا سر جھٹکا۔

"اور تمہیں کبھی ارمان نہیں ہوا؟"

"کس چیز کا؟"

"بہن بھائیوں کا۔"

"نہیں میں تمہارا ہنا پسند کرتی تھی اور تم جو سمجھ رہے ہو امی کہ ساتھ میری بہت زیادہ

دوستی تھی۔ ایسا کچھ نہیں تھا۔ ہاں میں امی سے بہت پیار کرتی ہوں' دل میں جو

محسوس کرتی تھی ان سے شیر ضرور کرتی تھی وہ بھی تب جب وہ مجھے اکساتی تھی۔ زور

ڈال کر مجھے مجبور کرتی کہ میں بات کروں' ان کے ساتھ کہی باہر جاؤں ورنہ مجھے کسی چیز

کا شوق نہیں تھا۔"

"تمہیں انسانوں سے زیادہ پھولوں پہ بھروسہ ہے؟ تم ان کے ساتھ بات کر کے بہتر

محسوس کرتی ہو ہیں نا؟" کزان کے کہنے پر صبرینہ مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتی بولی۔

"مجھے دُنیا کے لوگوں سے خوف آتا تھا۔" کزان ایک دم اس کی بات پہ چوکس ہو گیا۔ پتا

نہیں دل گھبرا سا کیوں گیا کہی ماضی میں وہ بھی اس کی طرح۔ نہیں!!!! اس کی روکی کی

معصومیت برقرار ہے اسے کسی نے ٹینٹ نہیں کیا ہو گا۔ جبرٹے بھینچے سوچتے ہی

کنپٹی کی رگیں غصے سے تن گئیں۔ کسی کی میلی نگاہ اس لڑکی پہ وہ نہیں پڑنے دے گا۔ گلا

کنکھار کر نظریں ملائے بغیر وہ بولا۔

"کیوں خوف آتا تھا لوگوں سے کسی نے کبھی تمہیں تنگ کیا ہے؟" اس نے آہستگی سے

پوچھا جیسے وہ ڈر رہا تھا کہ ایسے کچھ سُنا نہ پڑ جائے جسے وہ برداشت نہ کر سکے۔ صبرینہ

پر سوچ انداز میں سوچتے ہوئے بولی۔

"یہ تو نہیں پتا لیکن بس میں آرام دے محسوس نہیں کرتی تھی۔ کسی سے اتنی جلدی

کھل نہیں سکتی تھی۔"

"تو اب کی بار کی تبدیلی جان سکتا ہوں؟"

"اب؟ ابھی بھی ویسی ہی ہوں کزان۔"

"اچھا۔" کزان نے اب کی بار اسے دیکھا اور دلشکن مسکراہٹ اسے نوازی۔

"تو یہ جو آج کل بڑی دیدہ دلیری سے پھٹ رہی ہو، ہمیں بنا کسی خوف کے باتیں سنارہی

ہو، ہاک سے شکایت، بلیک سے مدد مانگنا، سنیک کی پٹائی لگانا۔ سب گینگ کے ساتھ

لڈو کھیلنا اور انھیں ہمارے ملک کے کھانے پینے کی چیزوں سے متعارف کروانا، میرے

ڈیرز کو جیسے تیسے پورا کرنا۔ جانتی ہوں نا کہ ہم عام آدمی نہیں ہیں۔ پورا گلا سکو ہمارے نام

سے کانپتا ہے۔ تو تمہیں ہم سے خوف نہیں آتا؟" صبرینہ دیکھتی رہی پھر ہنس پڑی۔

"تم میری ٹریننگ کر رہے تھے نا شاید اس لئے میں اتنی دلیر ہو گئی ہوں۔ بھول گئے رو کی

ہوں۔ کزان سا کورا کی انٹرنشپ کر رہی ہوں اتنی تبدیلی تو بنتی ہے۔ ویسے بھی مجھے کیوں

خوف آئے گا جبکہ آپ سب کے دل شفاف ہیں۔ جیسے اندر سے ہو ویسے ہی باہر ہو۔ ہاں مزاج 'تہذیب' رہن سہن میری دُنیا سے بالکل الگ تھلگ ہے لیکن مجھے یہ بلزنگ بینڈٹس کی دُنیا نہیں بُری لگتی۔ میں ان چھ بانیگز کے ساتھ خود کو زیادہ محفوظ سمجھتی ہوں۔"

"سنیک کے ساتھ بھی۔" کزان نے اسے گھورا۔ صبرینہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"کزان جو بھی ہو سنیک جتنا بھی بد تمیز ہو لیکن اس نے ایک بار بھی مجھے ایسا محسوس نہیں کروایا کہ میرے دل میں خوف پیدا ہو جائے۔ اس ہارم لیس فلرٹنگ میں ایک بار بھی میں نے اس کی آنکھوں اور انداز میں بد لحاظی نہیں دیکھی۔"

"دیکھو گی بھی نہیں اور مجھے بتاؤ گی اگر اس نے حد پار کرنے کی کوشش کی تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ اس کو دوسرا موقعہ نہیں دوں گا۔" وہ اس قدر بے ٹھنڈے

لہجے میں بولا کہ ایک منٹ کے لئے صبرینہ کو لگایہ کزان نہیں ہے۔ کزان ایسی باتیں بالکل نہیں کرتا۔

"تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو کزان سنیک ایسا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کچھ کرے گا۔"

"اتنا بھروسہ اچھا نہیں ہوتا صبرینہ احمد۔ یہ دُنیا بہت ظالم ہے بلکہ تمہیں مجھ پہ بھی اتنا ---" (یہ کیا بولے جا رہا ہوں)

"تم نے لازمی جوائنٹ زیادہ پی لی ہے ہوش میں آؤ۔ کیسی عجیب باتیں کر رہے ہو اور کوئی کچھ نہیں کہے گا ورنہ مجھے اتنا پتا ہے ہاک سر لازمی تم سب کو جان سے مار دیں گے۔" کزان کو تپ چڑھی۔ وہ اس کا نام کیوں نہیں لیتی۔ مانا کی اپنی احساسات چھپانے کی صحیح اداکاری کر رہی ہے لیکن اتنا بھی اوور نہ ہو جائے بندہ۔

"نہیں تم ہاک کی تیا کی بیٹی لگتی ہو جو وہ تمہارے لئے ہر معاملے میں سٹینڈ لے گا۔"

"کڈوہوں میں ان کی۔ اچھا اگر ہوش میں ہو تو اب میری ڈیر کی باری ہے۔"

"ہاں تینوں بڑے کمال کے ڈیرز مکمل کیے آپ نے۔"

"کیے تو ہیں نا!!!! بُرے کیے یا اچھے؟ یہ کب سے شامل ہو گیا۔ ہم کب سے ایک

دوسرے کی ڈیرز کو ریٹنگ دینے لگے۔"

"بس وقت کے ساتھ تبدیلی لانی پڑتی ہے۔"

"کل کو پلیرز کوئی ڈیرز کی ایپ یا ویب سائٹ نہ لانچ کروادینا۔" کزان کے چہرے پر

شرارت بھری مسکراہٹ آئی۔

"آئیڈیا بُرا نہیں ہے۔"

"اوف میری کب باری آئے گی میں نے تینوں میں اپنی پوری جان لگائی تو ہے۔ اب تک

تقریباً مجھے ہی ڈیرز ملے ہیں۔"

"اچھا اب زیادہ یہ معصوم چالاک بلی جیسی شکل نہ بناؤ۔ تم مجھے تین کے بجائے صرف دو ڈیر زدے سکتی ہو لیکن تم ایک بار پھر کوشش کرو گی اسے منانے کی۔ کسی قسم کی دھمکی شاید کام آجائے۔"

"ہاں اور کیا دھمکی دوں گی اس خطرناک بانٹیکر کو۔"

"وہ تم پر ہے خیر اب جلدی بناؤ۔ ویسے تم اتنی ویلی کیسے گھوم رہی ہو۔"

"وقت دیکھو تین بج رہے ہیں میری شفٹ ختم ہو گئی ہے۔ میں گھر تھوڑی دیر سے جانا

چاہتی ہوں کیونکہ خالا اور متشمہ شاپنگ پہ گئی ہیں۔"

"او تو اس بڈھے کے لئے کام کرنے کا موڈ نہیں ہو رہا۔ چلو میں جاتا ہوں خدمت میں

حاضر ہونے زبردست سی چائے پلاؤں گا جس میں چینی کی جگہ میں زہر ملا کر اس کو اس

کی محبوب بیوی کے پاس بھیج دوں گا۔ اس سے اچھا موقع مجھے کبھی نہیں ملے گا۔" وہ

ہاتھ ملتے ہوئے اتنا پر جوش لگ رہا تھا جیسے اپنے دادا کو مارنے کی پلاننگ نہیں کوئی مووی
نائیٹ پہ جارہا ہے۔

"او نہیں ادا جان گھر پہ نہیں ہیں۔ میری تھوڑی دیر پہلے خالا سے بات ہوئی وہ ایک گھنٹے
بعد نماز مسجد میں پڑھ کر واپس آئے گے۔"

"تو کیا وہ سارا دن وہی ہوتا ہے۔ ضرور مرنے کا ارمان ہو گا۔ دعا کر رہا ہو گا کہ اللہ اسے
اپنے پاس بلا لے۔ تبھی میرے دل میں بات ڈال دی۔ ہٹو اب تو اس کی خواہش پوری
کرنی ہو گی۔" صبرینہ نے زور سے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارا۔

"کزان !!! پلینز وہ تمہارے دادا ابو ہیں۔ اگر تمہارے پاپا ہوتے تو کیا انہیں اچھا لگتا تم
اس طرح ان کے ابو کے ساتھ بیٹھ کر رہے ہو۔ کیا کسی کو اچھا لگتا ہے کہ وہ ان کے ماں
باپ کی انسلٹ کرے۔ اوکاسان کو کوئی بُرا بھلا کہے گا تو تمہیں کیسے لگا۔"

"زبان نہ کاٹ دوں اس کی۔" وہ تیزی سے بولا پھر ایک دم صبرینہ کو دیکھ کر گہرا سانس لیا۔

"بالکل تمہارے پاپا بھی یہی کہتے۔ تمہارے پاپا کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی اور پاپا کی تکلیف پر اوکاسان کو کتنی تکلیف ہو گی۔" صبرینہ سا کورا آنٹی کے بجائے اوکاسان بول رہی تھی اور اس کے منہ سے سُن کر اتنی اپنایت سے محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ اوکاسان کو اپنی ماں کی جگہ مانتی ہے۔ بہت پیارا آیا اس لڑکی پر۔ اوکاسان ہوتی تو ان کی صبرینہ سے لازمی بنتی۔

"پاپا ہوتے تو شاید حالات ایسے نہ ہوتے روکی۔ کسی کی جرات نہ ہوتی کہ اوکاسان اور مجھے کو کوئی کچھ کہتا لیکن وہ نہیں ہیں تو سب کچھ بدل گیا ہے۔ وہ چلے گئے تو ان سے

جڑے رشتے بھی اس دُنیا سے ختم ہو گئے۔ بس وہ میرے دادا نہیں ہیں۔ " صبرینہ نے سر اثبات میں ہلا کر سینے پہ بازو لپیٹے۔

"ٹھیک ہے تمھاری بات مان بھی لی لیکن اس سے یہ بات بدل نہیں جاتی کہ ان کا تم سے خون کا رشتہ ہے۔ سب تعلق ٹوٹ سکتے ہیں کز ان خون کے رشتے چاہ کر بھی نہیں ٹوٹتے۔ مت بات کرو ان سے ' مت ملو ان سے مگر کم سے کم عزت سے تو مخاطب کرو بلکہ یہ بھی نہیں کر سکتے تو خاموش رہو۔"

"تمھیں ان کی کیوں اتنی پڑی ہے۔ تمھیں عالم فیملی کی اتنی فکر کیوں ہے۔ اتنا کیوں سوچتی ہو ان سب کے بارے میں۔" اسے پھر سے تپ چڑھ گئی۔ یہ صبرینہ جو خط والی ہے وہ اصل میں اس کے سامنے کیوں نہیں آتی یہ ہر وقت نیک پروین صبرینہ کا کیا کرے وہ۔ بہت ہو گیا ڈرامہ۔

"کزان! مجھے ان سے زیادہ تمھاری فکر ہے۔ تمھارا سوچتی ہوں۔"

"بہت شکریہ ایسی فکر نہیں چاہیے مجھے۔" وہ بگڑے ہوئے انداز میں بولا۔

"کزان نفرت پھیلانے کے بجائے یہ نہیں اچھا کہ تم سب کچھ بھول جاؤ۔ میرا مطلب

بھولو نہیں تو کم سے کم ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ دیکھ لے گا ناجو بھی زیادتیاں انھوں

نے تمھارے اور اوکا سان کے ساتھ کیں۔" کزان مسکرایا۔

"تم کچھ نہیں جانتی روکی۔ پلیز ہم اس ٹاپک پہ بات نہیں کریں گے۔"

وہ جس بے بسی سے بولا۔ صبرینہ نے لب زور سے دبا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"اوکے میں تمھیں پُش نہیں کروں گی۔ تم بڑی ہو گے تو میں چلتی ہوں۔" وہ جانے لگی

تو کزان نے اسے روکا۔

"بات سُنو۔"

"تم مجھے ڈیر دو۔" صبرینہ کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی۔

"آئی ڈیر یو کزان سا کورا۔۔۔۔۔"

"نہیں مجھے گرانا نہیں پکڑے رکھو۔ کزان!!!! اگر تم نے مجھے چھوڑا تو میں مر کر

تمہیں ہمیشہ کے لئے ہانٹ کروں گی۔"

"محترمہ یہ آپ کی خواہش تھی اور چیخوں مت لوگوں کو لگے گا تمہیں زبردستی کیڈنیپ

کر رہا ہوں۔ تم اپنا سارا بوجھ مت چھوڑو نہ ہی زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت ہے۔"

"نہیں مجھے سے سنبھلی نہیں جا رہی۔ کزان پلیز بوجھ ڈالو!!!! اور پکڑے رکھو۔" وہ

ہینڈل کو اتنا زور سے پکڑ چکی تھی کہ اس کے پورے ہاتھ سفید ہو گیا۔ کزان نے سیدھا

بائیک بند کی اور بائیک کا ہینڈل کھول کر کھڑا کیا۔

"ہائے اللہ میں گرنے لگی ہوں۔" کزان نے اس کا بازو تھاما اور اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا

"اُترو تم!!!! ڈیر ڈیر کا شوق ہوتا ہے۔ ڈھنگ کا دینا بھی نہیں آتا۔" صبرینہ اس کو زور

سے پکڑ کر نیچے اُتری پھر اس نے کزان کا ہاتھ ہٹایا۔ اس نے کزان کو گھورا۔

"تم دُنیا کے سب سے فضول انسٹرکٹر ہو۔ ایسے کون سکھاتا ہے۔"

"محترمہ جب تک آپ بایک پہ بیٹھ کر خود اسے سنبھالنے کی کوشش نہیں کریں گی تب

تک ہم شروعات نہیں کر سکتے۔ چلو بیٹھو اور ایسے سمجھو سائیکل ہے۔"

"یہ ہیوی بایک ہے کزان ہے اور میرا ڈیر تھا کہ مجھے ہار لی چلانا سکھاؤ گے۔"

"میرے چہرے پہ گدھا لکھا ہوا ہے صبرینہ احمد؟ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا نہیں

پسند کرتا ہے۔ اب بیٹھنا ہے کہ نہیں۔" صبرینہ نے سینے پہ بازو لپیٹ کر کہا۔

"تم تو کہہ رہے تھے میں ہارلی سے زیادہ اہم ہوں۔ اب یہ کیا ہے؟"

"اس وقت تم ادا اس تھی تو دل ہلکے کرنے کے لئے بول دیا۔ ہارلی ابھی بھی اہم ہے میرے

لئے سب سے زیادہ اہم۔" جینز کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ زور دیتے ہوئے بولا۔

(ٹھیک ہے تم بھی ڈرامے کرتی رہی میں بھی کہاں پیچھے رہنے والا ہوں)

"تو وہ سب سے دل سے نہیں کہا تھا؟" صبرینہ کامنہ کھل گیا۔

"نہیں۔" کزان نے بامشکل اپنی مسکراہٹ روک کر رکھی۔ صبرینہ کے ماتھے پہ بل

آگئے۔

"ہو نہ تم سے نہیں سیکھنا۔ میں بلیک سریا ہاک سر کو کال کرتی ہوں کم سے کم مجھے وہ

تخل سے سکھا دیں گے وہ بھی اپنی بانیک سے تمہاری طرح نہیں کسی ایرے غیرے کی

اٹھا کر لے آؤ۔" وہ اپنا پرس سے فون نکالنے لگی جب کزان نے روکا۔

"ڈیر دیا تم نے وہ بھی مجھے اور میں جب تک پورا نہ کر دوں نہ تمہیں یہاں سے جانے
دوں گا اور نہ ہی کسی کی مداخلت برداشت کروں گا اس لئے یہ دو اپنا فون اور آؤ۔ بیٹھتا
ہوں پیچھے اور اب تمہیں واسطہ ہے چیخنا مت ورنہ میں تمہیں یہی چھوڑ کر بھاگ جاؤں گا
پھر ڈیل کرنا خودی کہ کس بانیگ اٹھا کر لے آئی ہو۔"

"تخل سے اور مجھے ایک ایک چیز بتانا اور مجھے پکڑے رکھنا اور میرا منہ بند مت کرنا۔
دونوں ہاتھوں سے اور مجھے ڈانٹنا مت اور۔"

"میری ماں یہ میرے جڑے ہاتھ! خاموشی سے بیٹھو۔" صبرینہ نے سنبھلتے ہوئے بیٹھی
اس وقت ہی اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی تیزی سے دوبارہ مضبوطی سے ہینڈل پکڑا۔

"کزان مجھے ہیلمٹ پہنا ہے۔۔۔ یہ کیسی ضد ہے اس طرح کون سکھاتا ہے اور اگر میں
پکڑ میں آگئی تو۔۔۔" اس سے پہلے مزید کچھ کہتی کزان نے سامنے بیٹھنے پر پڑا ہیلمٹ
اٹھا کر اسے پہنایا۔

"اب خوش !!!" صبرینہ نے شکر کا سانس لیتے ہوئے ہیلمٹ کو پکڑ کر ٹھیک کرنا چاہا
لیکن یاد آیا ہینڈل سے ہاتھ ہٹ گیا۔ یا اللہ۔

"روکی ریلیکس !!!! جتنی بے چین ہوگی اتنا ہی کام خراب ہوگا۔"

"یہ تم لوگ کیسے چلا لیتے ہو۔ وہ بھی بنا خوف کے۔ تم لوگوں کو تو سیکھتے ہوئے ڈر نہیں لگتا

۔"

"خوف پیدا ہونے میں آپ کا اختیار نہیں ہے مگر خوف کو قابو اور ختم کرنا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تم یہ کر سکتی ہو خود کو بار بار کہو اور یاد دلاؤ۔" کزان نے اس کا ہیلیمٹ ٹھیک کر کے اسے باندھا۔

"فوکس صرف بایک پہ نہیں کرنا" سڑک اور اپنے آپ پہ بھی کرنا ہے۔ ابھی سٹارٹ نہیں کی لیکن جب تک تم پُر سکون نہیں ہو گی ' ہر جگہ اپنی آنکھوں کا کیمرہ فوکس نہیں کرو گی تب تک کوئی فائدہ نہیں خود بھی گرو گی مجھے بھی گراو گی۔"

"مجھے سمجھ نہیں آرہی نا۔ پلیز اگر کچھ گڑبڑ ہوئے تو خود ہی قابو پالینا۔"

"نہیں تمہیں خود پہ انحصار کرنا ہو گا۔ اب بایک کو ہلکے سا اپنے اس پاؤں کی طرف موڑو جو زمین پہ ہے۔"

"کزان کو ہلکی بایک سے کام نہیں چلا سکتے۔"

"ہارلی اس بایک کا بھی باپ ہے۔ کیا اسے ہینڈل کر لیتی؟"

"ہاں کیونکہ وہ ہارلی ہے۔"

"جس کو آپ نے قربانی کے بکرے کی طرح ٹریٹ کیا۔ خیر کرو۔"

"مگر۔۔۔ مم میں۔۔۔"

"میں سٹارٹ کرنے لگا ہوں لیکن تم اپنے پاؤں کی سمت دیکھو اگر تم دائیں طرف جا رہی

ہو تو تم دائیں پاؤں نیچے رکھو گی اور اگر بائیں تو بائیں پاؤں۔" اسے نے آگے آکر

انگنیشن پہ چابی گھما کر سٹارٹ کی اب زرا قریب ہو کر صبرینہ کے دونوں ہاتھوں پہ ہاتھ

رکھا جس نے سختی سے ہینڈل تھا ماہوا تھا۔

"پھر دباؤ!!! مرنے کا ارادہ ہے۔ بیٹا ہڈی وڈی ٹوٹ گئی تو ساری زندگی خود سے اٹھ کر

پانی بھی نہیں پی سکو گی۔" وہ تو گھبرا گئی۔

"پھر رہنے دو مجھے کون سنبھالے گا اگر کچھ ہو گیا تو۔۔۔ نہیں رو کو کزان۔" وہ اپنا ہاتھ

ہٹانے لگی کہ کزان نے اب کی بار دباؤ ڈالا۔

"سٹیرنگ کو نرمی سے پکڑو اور بڑھانے کے لئے آگے پیچھے ہلکے ہلکے کرتی رہنا۔ چلو دوسرا

پاؤں گیر پہ رکھ کر ہلکے سا بڑھاؤ اور بائیک کو نہیں، آگے دیکھو۔ ویٹ پڑ چکا ہے نہیں

گرے گے۔"

"کک کزان۔"

"کرو۔۔" وہ ڈرتے ہوئے اپنے رب کا نام لیکر گیر پہ پاؤں رکھ کر ہلکے سے دباؤ ڈال کر

آگے بڑھانے لگی۔ سجدہ ہلکے زرا سا بائیک آگے ہوئی۔ صبرینہ کا دل اچھل پڑا۔

"رک کیوں گئی اور اتنا بھی آہستہ نہیں بس کنٹرول 'نرمی سے آگے روڈ پہ فوکس !!!"

"

"اچھا اچھا!!!!!!"

"بیلنس برقرار رکھنا ہے جیسے دیکھ سیدھی رہی ہو جسم کو بھی ہولہ چھوڑ کر سیدھا رکھنا ہے

- " صبرینہ ہچکچا رہی تھی ایک ساتھ کتنے کام کرنے ہیں 'گیر کو دباؤ' سٹیرنگ کو قابو

رکھو 'آگے دیکھو' بانیک کو سنبھالو عجیب۔۔۔

"روکی گہری سانس لو اور خود پہ یقین رکھو اور ہلکے سا بھی بڑھا کر بیلنس کر لیتی ہو وہ بھی

آج کے دن کے لئے کافی ہے۔ " صبرینہ نے سر ہلا کر گہرا سانس لیکر کر چھوڑا پھر گیر پہ

دباؤ ڈال کر اپنا کلچ کو دھکا دیکر ہلکے سا بڑھایا۔

"زمین والا پاؤں ابھی نہیں اٹھانا جب تک تمہیں نہ لگے تم بیلنسڈ ہو۔ ہاں گڈ آہستہ

آہستہ۔ سٹیرنگ کو ہلانا مت۔ " صبرینہ نے دو قدم آگے بڑھانے میں کامیاب ہوئی

اسی وقت بیلنس آؤٹ ہونے لگا تو کزان نے بروقت سنبھال کر روک دیا۔

"اٹس اوکے پھر سے کرتے ہیں۔"

چالیس منٹ بعد۔

"کلچ کو اتنی جلدی نہیں چھوڑنا اور بیلنس پہ فوکس کرو۔" کزان نے پھر قابو کر کے روکی
بانیک۔

"مجھ سے نہیں ہوگا کزان چھوڑ دو۔ میرے بس کی بات نہیں ہے۔" وہ زرا سا آگے
آگئے تھے وہ بھی زرا صبرینہ کے ایک بار بے احتیاطی کے باعث اور دوسرا دوبار جھٹکے پر
جس پہ انھیں لگا تھا اب تو لازمی گرے گے۔

"اگر اتنے یقین کے ساتھ مجھے ڈیر دیا ہے تو اتنا یقین اپنے آپ پر بھی رکھو۔ چلو آخری بار
اگر تم اس سڑک کو کمپیٹ کر لو اس کے بعد کل دوبارہ شروع کریں گے اور یاد رکھو
صبرینہ پڑیکٹس ہونی چاہیے ایک دن سے کچھ نہیں ہوتا۔" صبرینہ نے سر اثبات میں

ہلا کر پھر سے ہمت باندھی کر دوبارہ سے کوشش کی لیکن وہ سٹریڈ اتنی تھی کہ اس نے

ہر چیز میں ضرورت سے زیادہ دباؤ ڈال دیا کہ اب کی بار کزان بھی قابو نہ رکھ سکا۔ اس

نے صبرینہ کو پکڑ لیا اور خود گر کر اسے اپنے اوپر گرا دیا ایک تو سر زور سے لگا اوپر سے

صبرینہ کا ہیلمٹ منہ پر آ کر لگا۔ کزان کا تو سر گھوم گیا۔ اسے دن ہی میں تاڑے نظر آنے

لگے۔ صبرینہ کے منہ سے چیخ نکلی اس کے بعد فوراً احساس ہو گیا کہ اس کی بچت ہو گئی مگر

وہ تیزی سے گھومی اس نے دیکھا کزان کی آنکھیں بند تھیں۔ شٹ شٹ نو نو۔ صبرینہ کا

دل ڈوب گیا تیزی سے ہیلمٹ اُتار اور کزان کی طرف جھکی۔

"کزان!!! کزان اومائی کزان پلیز آنکھیں کھولو۔ آئیتم سو سوری۔ کزان!!! " وہ اس

کے دونوں گالوں کو تھپکنے لگی۔ کزان آنکھیں کھول نہیں رہا تھا۔ اس کے تو ہاتھ کانپ

اُٹھے اس نے اس کا سر اٹھا کر چیک کرنا چاہا کہ کہی خون تو نکلنے لگا تو شکر ہے بچت ہو گئی مگر

اگر سر کے اندرونی حصے میں بلیڈنگ ہوئی تو اس لئے تو آنکھیں نہیں کھول رہا۔

"کزان میرے ساتھ یہ گندہ مذاق مت کرنا۔ کزان۔۔" صبرینہ کو لگا اس کا دل بند

ہو جائے گا اگر کزان کو کچھ ہوا۔ پہلے ابو پھر امی ' اس کے بعد کزان۔۔۔۔

"نہیں کزان کزان پلیز۔۔۔"

"اُف صبرینہ مم میرا سر۔۔۔ شٹ ' (گالی) ' (گالی)۔۔۔۔ کہاں پہنچ گیا ہوں میں

۔۔۔" اس کے بعد وہ جاپنیز میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ صبرینہ کی جان میں جان آئی۔ ایک

دم روتے ' ہنستی کیفیت پہ اس نے کزان کا سر اٹھایا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔ تھینک گاڈ۔۔ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاو گے۔"

"ہاں بہت شکریہ ورنہ آپ کی پوری کوشش تھی۔ کیا کرتی ہو روکی۔" اس نے اپنا سر پکڑ کر آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھا۔ صبرینہ نے دیکھا بانیک زرا سے فاصلے پہ گری تھی۔ اس نے اپنے بازو کو دیکھا جس میں رگڑ رگڑا لگی تھی۔ اس کے بعد کزان کو دیکھا جو سر جنبھوڑ رہا تھا۔

"ایم سوری کزان۔۔ ایم سوری۔۔" اس کی ٹھوڑی کانپ اُٹھی۔

"میں تمہیں ڈانٹوں گا نہیں سٹوپڈ!!!! ٹھیک ہوں میں۔ ایک سکینڈ کے لئے اندھیرا

چھا جاتا ہے۔ تم ٹھیک ہو؟" صبرینہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اگر کزان کو کچھ

ہو جاتا۔ اگر کزان اسے چھوڑ کر چلا جاتا۔ یہ جانے بغیر وہ اس سے پیار کرتی ہے۔ اس کے

بغیر وہ ختم ہو جائے گی۔ صبرینہ نے تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے۔

"پلیز پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا وعدہ کرو۔ وعدہ کرو امی ابو کی طرح مجھے چھوڑ کر مت جانا

۔" کزان زرا سی تکلیف کو جھکٹتے ہوئے حیرت سے صبرینہ کو دیکھا جس کی سُرخ

آنکھیں 'گھبراہٹ زدہ روپ' 'بکھرے بال' 'بکھرے کاجل میں لگ رہا تھا کہ کزان کو

نہیں اسے چوٹ لگی ہے اور وہ چوٹ بہت اندرونی اور گہری تھی۔

"رو کی۔۔۔"

"پلیز پلیز کزان کچھ بھی ہو۔ تم تم چھوڑ کر تو نہیں جاو گے۔" کزان کو چُپ لگ گئی۔ یہ

لڑکی تو پاگل تھی۔ بالکل دیوانی۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس سے اتنی شدت والی محبت

کرے گی۔

"صبرینہ ریلیکس زرا سا گراہوں اور کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو اتنا زور سے بھی نہیں

گرا کہ میں مرنے ہی والا تھا۔"

"تم وعدہ کیوں نہیں کر رہے۔" وہ تیزی سے اونچی آواز میں بولی۔

اروکی ہوش میں آوا!! "کزان نے اب کی بار اس کا بازو پکڑ کر جھجھوڑا۔

"یعنی تم بھی مجھے چھوڑ کر چلے جاو گے۔" صبرینہ سپاٹ لہجے میں بولی۔ کزان کو اس کے

موڈ سونگنز کی سمجھ نہیں آئی۔ اس لڑکی کو ہو کیا جاتا ہے۔

"چھوڑ کر جانے والی بات کہاں سے آگئی۔ بہت شوق ہے مجھے مارنے کا۔" کزان نے

ہلکی کے لہجے میں اس کے سر پہ چیٹ لگائی۔ صبرینہ کو چپ لگ گئی اس کے بعد وہ اٹھ پڑی

۔ کزان نے تیزی سے اس کا بازو پکڑا۔

"مجھے اٹھانے میں مدد نہیں کرو گی بے حس لڑکی۔" صبرینہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

کزان نے اسے دیکھا وہ سر جھکا کر اپنے بکھرے بال ٹھیک کرنے لگی۔

"اروکی۔"

"میرے سے دور ہو جاؤ کزان ورنہ۔۔۔۔۔"

"میں بھی مر جاؤں گا۔ یہ جب سے تم اپنے انڈین باس کے ساتھ کام کرنے لگی ہوں
انڈین سیریل کی طرح حرکتیں کرنے لگی ہو۔ لگتا ہے دماغ کے سکروڈھیلے ہو گئے ہیں۔
نہیں جارہا جن کی طرح چمٹ چکا ہوں تم سے۔ پیچھا چھڑوا کے دکھاؤ۔ اب دیکھو اس
بائیک کو۔" وہ بائیک کو اٹھا کر سیدھا کرنے لگا۔ صبرینہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔ کیسے لوگ
آپ کے سامنے ہوتے ہیں 'قریب ہوتے ہیں اس کے بعد ان کا نامو نیشان ختم ہو جاتا
ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے آخر۔

"کل سے دوبارہ سٹارٹ کریں گے۔ اچھی کوشش تھی اگر تم خود کو سٹریس نہ کرتی۔"

"مجھے نہیں سیکھنی میری وجہ سے تمہیں کچھ ہو سکتا تھا۔"

"ہوا؟ ہونا ہوتا تو تمہیں بھی ہو سکتا تھا۔ صبرینہ احمد تم تو خاصی ڈرپوک لڑکی تھی۔ بے

فکر ہو جاؤ میں اپنی وصیت میں لکھوا دوں گا کہ مجھے اگر کچھ ہوتا ہے تو صبرینہ احمد اس کی

زمہ دار بالکل نہیں ہے بیشک بعد میں اس نے مجھے ماروا کیوں نہ دیا ہو۔" صبرینہ نے

زخمی نظروں سے آنکھیں اٹھائیں اور مڑ کر تیزی سے جانے لگی۔

"روکی۔۔ روکی ارے یار بالکل دماغ اس کا کھسکا ہوا ہے۔" کزان تیزی سے بانٹک

کھڑی کر کے بھاگا اور اسے پکڑا جو تیزی سے تقریباً بھاگنے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"چھوڑو مجھے۔" وہ سخت غصے میں تھی۔ کزان نے اسے پکڑے رکھا۔

"نہیں چھوڑوں گا لگتا ہے تمہیں پاگل خانے میں ڈالنا ہو گا ہزار روپے تو تمہارے ایک

سکینڈ میں دیکھ چکا ہوں۔"

"میں نے کہا کزان چھوڑو مجھے۔"

"ساری زندگی نہیں چھوڑوں گا۔ نہیں چھوڑوں گا سنا تم نے۔ اس سنیک نے تو ہتھکڑی

استعمال کی تھی میں کچھ ایسا کروں گا جس سے ہم ہمیشہ ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ

ہوں۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔"

"سرجری بھی کروا سکتے ہیں اب خوش بس!!!! اور بھی آپشن دیکھے گے جس سے ہم

دونوں کے ہاتھ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہو۔ تب تک گلو سے کام چلا لیں گے۔"

اس ہافو لڑکے کی بونگی باتیں سن کر صبرینہ کو ہنسی آگئی لیکن پھر بھی اس نے کزان کو زور

سے مارا۔

"اُف لڑکی ابھی تو لگی اتنی زور۔" کزان نے اسے گھورا۔

"میری ایک بات کان کھول کر سُن لو میں کبھی تمہیں ہلکی سی کھروچ بھی نہیں ماروں گی
نہ ہی تمہیں چھوڑوں گی۔ تمہارا کوئی نہیں پتا مگر تم یہ بات جان لو۔" کزان مسکرا رہا تھا
ایک دم اس کی مسکراہٹ دھیمی پڑ گئی۔

"رو کی؟ اتنا یقین کیوں ہے تمہیں کہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے
کہ تم نہ چاہو مگر حالات تمہیں مجبور کر دیں۔" صبرینہ کے ایک دم ماتھے پہ بل آ گئے

"حالات اتنے ٹُف نہیں ہونگیں۔ مجھے یقین ہے ایسی کوئی چیز مجھے مجبور نہیں کر سکتی کہ
اپنے دوست کو چھوڑ دوں۔"

"لیکن دوست اگر گندے نکلیں تو ان چھوڑنا تو پڑتا ہے۔"

"پھر تو بڑی کھو کلی دوستی ہوتی ہے۔ بجائے اس کو سیدھا کریں اسے چھوڑ دیا جائے

- عجیب۔"

"اور اگر کسی چیز کو نہ بدل سکتے ہو ' نہ ہی ان کے زندگی سے نکال سکتے ہو تو پھر کیا کرنا

چاہیے۔"

"کزان تم ڈر گزنیچتے ہو ' ڈر گزلیتے بھی ہو ' الٹی سیدھی حرکتیں بھی کرتے ہو تو کیا میں

تم سے اب تک دور ہوئی۔" کزان کو تھوڑا حوصلہ ملا ' وہ جانتا تھا سب خامیوں کے

باوجود یہ لڑکی اسے بے تحاشا چاہتی ہے۔ اسے چھوڑے گی بھی نہیں مگر وہ تلخ حقیقت

یہ معصوم لڑکی قبول نہیں کر سکے گی۔ اس نے گلا کٹھارتے ہوئے کہا۔

"دوسرا ڈیر دو مجھے۔" اس لگا صبرینہ اس سے وعدہ کروانے والا ڈیر دے گی کہ وہ اسے

کبھی نہ چھوڑے مگر صبرینہ نے ایک دم سوچتے ہوئے کھل کر مسکرا کر دیکھا۔

"آئی ڈیر یو۔۔۔"

"اُف بہت تھک گئے شادی کرنا آسان ہے مگر کروانا بہت مشکل۔ شکر یہ میری جان۔

آج طبیعت ٹھیک رہی۔" صبرینہ نے انھیں ٹرے میں پانی کا گلاس دیا جس پہ خالا

صوفیہ بیٹھ کر اس سے لیتے ہوئے بولی۔

"جی خالا اللہ کا شکر۔ آپ بتائیں جتنی دیر لگائی ہے اس میں اتنی چیزیں تو نہیں نظر آرہی

۔"

"چند کپڑے آڈر پہ دیے ہیں 'چند سامان خریدا ہے وہ کل تک ڈلیور ہو جائے گا ظاہر اتنی

سی بات ہے گاڑی میں تو نہیں لا سکتے تھے۔ اوپر سے اس لڑکی کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا

تھا۔ میں نے شور ڈالا تبھی باز نہیں آرہی تھی جب سب کچھ بند ہو گیا تب کہا اب چلتے ہیں۔"

"نہیں تو وقت اتنا تھوڑا ہے اوپر سے آپ پاکستان بھیجنے میں نہیں راضی ہو رہی۔ صبر اور کزان چل پڑے تو ٹھیک ہے نا۔ میں نے سیف سے بھی بات کر لی انھیں کوئی اعتراض نہیں۔" متشمہ اپنا سارا سامان کمرے میں رکھ کر نیچے آئی اور اس نے صبرینہ سے پانی کا گلاس لیا اور دوسرے صوفے پہ بیٹھی۔

"دیکھو مجھے میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں جوان بچیوں کو اکیلی وہاں بھیجوں اور تم جانا کس کے ساتھ جاتی ہو۔ مجھے تو ویسے بھی اس لڑکے پہ کوئی بھروسہ نہیں۔ کبھی دور پہاڑی علاقوں میں چھوڑ چھاڑ کر واپس آجائیے گا۔" خالانے دوپٹہ کندھے کے ایک

طرف رکھ کر گلاس سائڈ ٹیبل پہ رکھا۔ بات کچھ حد تک ان کی ٹھیک تھی کزان کا کیا
بھروسہ۔ کبھی دماغ پھیر گیا تو۔

"امی اتنا بھی بُرا نہیں۔ آپ بھی آج کل اسے مس کر رہی ہیں جبھی ہر وقت گھر میں بے
سکون سی ہوتی ہیں۔"

"پتا تو کرو ویسے لڑکا ہے کدھر۔ پتا نہیں کھایا پیا ہو گا کہ نہیں۔ اب تو آتا نہیں ہے۔"

صبرینہ تمہیں نظر آتا ہے؟ " صبرینہ نے ایک دم چوکس ہو کر خالا کی بات سُنی۔

"آہا خالا جی زرا سی جھلک دیکھ پاتی ہوں۔ ٹھیک ہی لگ رہے تھے۔" متشمہ کی نظریں

اسے خود پہ بہت محسوس ہو رہی تھیں۔

"کمزور تو نہیں ہو گیا۔ اب تو متشمہ کے ابو کو بھی اس کہ فکر ہو گئی ہے۔ زیادہ دن گھر سے

دور رہتا نہیں۔ اتنی خاموشی اب تو ساتھ والوں کو بھی ہضم نہیں ہو رہی۔"

"آپ نامی کسی حال میں خوش نہیں ہوئے گا۔ پہلے آنکھوں کے سامنے کھٹکتا تھا اور اب نظروں سے اوجھل ہو گیا تو سب کو بے چینی ہو گئی۔ یعنی مان لیں آپ سب لوگ کزان سا کورا کے عادی ہو گئے ہیں۔"

"کیف جیسا بھی ہے۔ ہے تو اپنا بچہ۔ بس نادان ہے کیا پتا اب اللہ نے سمجھ بجھ دے دی ہو۔ ابھی عمر کیا ہے اس کی۔ سمجھدار ہو جائے گا۔ بن ماں باپ کا پلا ہے نا تو ایسے میں یہی حال ہوتا ہے۔" ٹھنڈی سانس چھوڑ کر صبرینہ کے چہرے پہ مسکراہٹ لانے پر مجبور کر گئی۔ خالا کہ منہ سے کزان کے بارے میں سُنا اچھا لگ رہا تھا۔ چلو خالا کو جب اپنے دل کا حال بتائے گی تو خالا اعتراض نہیں کریں گی۔ دیکھ لینا وہ اس بات کا بھرپور ساتھ دے گی لیکن۔۔۔ اس نے متشمہ کی طرف دیکھا جو بالوں کو انگلیاں سے لپیٹتی اسے غور سے

دیکھ رہی تھی۔ صبرینہ کو مایوسی ہوئی جب متشمہ نے ایسی بات کی ہے تو خالا کیوں نہیں کریں گی۔

"ابو جی کو چائے بنا کر دوں اوپر ہی ہیں نا؟"

"خالا میں ادا جان کو چائے دے آئی ہوں۔ آپ بیٹھیں وہ کسی سے فون پہ بات کر رہے ہیں۔ خود ہی آجائیں گے۔"

"پالک گوشت بنایا تھا تم نے کھایا؟" خالا کو لگا وہ گھر تین چار بجے تک آگئی ہو تو اس نے لپچ کر لیا ہو گا مگر وہ تو کزان کے ساتھ تھی۔

"خالا دل نہیں چاہتا تھا ابھی رات میں آپ سب کے ساتھ کھالوں گی۔" خالا نے ایک دم برہمی سے دیکھا۔

"کیا کروں میں اس لڑکی کا۔ کھانے پینے کا بالکل ہوش نہیں ہے بے بی ٹھیک کہتی تھی اسے کچھ ہو گیا تو اس نے تو بھوکا ہی مر جانا ہے۔ اب چُپ کر دو اور آؤ تمہیں روٹی دوں۔

ویسے بھی شام کے سات بج گئے ہیں۔ وہ بھی ابھی تک نہیں آئے۔" ایک دم دروازہ پہ

بیل بجی۔ صبرینہ اُٹھنے لگی لیکن خالا دروازہ کھولنے چل پڑی۔

"تو دکھاؤ نا کیا لیا تم نے۔" متشمہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر اسے جواب دیے بغیر فون پہ مصروف ہو گئی۔ صبرینہ نے لب دبائے۔ اس وقت کے بعد متشمہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔ کیا محبت کرنا گناہ ہے یا کز ان سے محبت کرنا ممنوع ہے۔

"لڑکے!!! یا میرے اللہ۔ یہ کیا کر کے آئے ہو اپنے منہ کے ساتھ۔" خالا کی اونچی آواز پر متشمہ تیزی سے اُٹھ کر اس طرف آئی۔ صبرینہ جانتی تھی کہ خالا نے کز ان کا چہرہ دیکھ لیا ہو گا جو سنیک کی بدولت اچھا خاصا زخمی تھا۔

"فیشل کروا کے آیا ہوں۔ اندر آنے دیں گی۔" اس نے دو شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے تھے اور موڈ کچھ حد تک بگڑا ہوا تھا۔

"یہ کس کی لڑکی کے ساتھ پکڑے گئے تھے جس کے بھائیوں نے تمہیں صحیح دھویا ہے۔"

"تمہاری نند کے ساتھ۔" توبہ کزان اپنا منہ کیوں نہیں بند کرتا۔

"کیف سچ بتاؤ کن چکروں میں ہو۔"

"تائی امی چکر تو بہت سارے ہیں۔ آپ کس چکر کے بارے میں سنا چاہتی ہیں۔" وہ چلتے ہوئے اندر داخل ہوا اور منشمہ کے بال بگاڑے۔

"کیسی ہوڈائن قبرستان سے واپس آگئی۔" منشمہ نے اس کی پشت پہ زور سے ہاتھ مارا۔

"ہاں تمہاری قبر کھودنے گئی تھی۔" صبرینہ نے دہل کر منشمہ کو دیکھا۔ حالانکہ مذاق

میں بات کہی تھی لیکن آج کے دن تو یہ بات نہ کہتی۔

"منشمہ زبان کو لگام دو۔" خالا کو بھی بات اچھی نہیں لگی۔

"تم اتنے دنوں سے کہی ہسپتال تو نہیں تھے؟ کچھ کھایا پیا؟ فون کیوں نہیں کیا ہمیں؟"

خالا اس سے پوچھنے لگی۔ کزان نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"یہ ان کی یادداشت تو نہیں چل گئی۔ تائی امی میں ہوں۔ میں مصیبت کا ادا جان 'کزان

سا کورا' آپ کا داماد سیف نہیں۔"

"اتنے دنوں سے غائب رہے ہو تو امی تمہیں مس کرنے لگی ہے۔" کزان نے حیرت

سے انہیں دیکھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لڑکے جلدی سے ہاتھ دھو کر آو پالک گوشت پکا ہے۔ تم دونوں بچوں کو کھانا دوں۔ پتا نہیں کس سے ہتا پانی کر کے آئے ہو۔" صبرینہ نے اسے دیکھا کزان نے گہرا سانس لیا اور بیگ سے تین پنک ٹیلوپ کا بو کے نکال کر خالا کو دیا۔
متشتمہ کامنہ کھل گیا۔ صبرینہ مسکرائی۔

"یہ لیں۔۔۔ تائی امی۔" کزان نے کہتے ہوئے صبرینہ کو گھورا۔

(آئی ڈیر یو کزان سا کورا اس نقشے میں جتنے بھی بزرگ یادرمیانے سے زرا اوپر عمر کے لوگ ملتے ہیں۔ تم انھیں پھول دو گے۔ وہ بھی اپنے پیسوں سے۔) اب بیچارے کو بانٹ کر آیا۔ صبرینہ نے جو نقشہ سرکل کیا تھا اس میں ان کا گھر آتا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر چچی الماس کا گھر شامل نہیں کیا۔ وہ ابھی تک اپ سیٹ تھی اور یہ بھی جانتی تھی کزان انھیں بالکل پسند نہیں کرتا کوئی نئی مصیبت اکھٹی نہ کر دے۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ بینگن ہیں۔" اس نے طنز میں کہا۔

"یہ پھول کس لئے؟"

"بس ایسی۔"

"مجھے تو کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے۔ کہی اس میں چھوٹا سا بم نہ ہو۔" صبرینہ نے متشتمہ کو گھورا

۔ اب زیادہ ہی ہو گیا ہے۔

"کاش مگر میرا پاس بجٹ نہیں ہے کسی نے میرا بینک ہی خالی کر دیا ہے۔ خیر لینا ہے

آپ نے یا نہیں۔"

"لیکن۔۔ تمہیں ہوا کیا ہے لڑکے۔" انھوں نے بوکے لے لیا۔

"کیا کروں پیار ہو گیا ہے آپ سب سے۔ مجھے خود سمجھ نہیں آرہی۔ یہ لوڈائن تمہارے

لئے بھی" اس نے ایک کالا گلاب نکال کر اس کے منہ پہ مارا۔

"اوئے!!!!"

"کدھر ہیں وہ؟ میری غیر موجودگی میں کہی چل تو نہیں پڑے اس دُنیا سے۔" اس سے

پہلے اسے متشمہ کی مار اور خالا کے لیکچر ملتے۔ ادا جان کی آواز آئی۔

"اوشیطان کا نام لیا شیطان حاضر۔"

"کزان!!!" صبرینہ نے آہستگی سے کہا۔ ادا جان اپنے عینک صاف کرتے ہوئے اس

طرف دیکھنے لگے تو ایک دم کزان کے زخمی چہرے کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔

"کیف!! یہ تمہیں۔۔۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ تم ٹھیک تو ہونا؟"

"آپ کو دکھ ہو گا مگر میں بالکل صحیح سلامت اور زندہ ہوں۔ آپ کے دعائیں اور وظیفے

بھی رنگ نہیں لائی۔" ایک تو کزان کے منہ پہ وہ سب کے سامنے ٹیپ کیسے لگائے۔

"بہو کب آیا اور کیا ہوا اسے؟" وہ تیزی سے خالا سے پوچھنے لگے۔

"میں تو پچیس سال پہلے ہی آ گیا تھا اور ہونا کیا ہے قد کھاٹ مزید نکل آیا ہے۔"

"ابو جی ابھی آیا ہے اور نہیں بتایا۔ کسی سے لڑ کر آیا ہو گا۔"

"تم کہاں تھے اتنے دنوں؟"

"اپنی گرل فرینڈ کے گھر۔" صبرینہ کا دل کیا اس کا سر پھاڑ دے۔

"کیف !!! سچ بتاؤ کس سے پنگا لیا ہے۔"

"فی الحال تو آپ سے لے رہا ہوں۔" ادا جان کچھ کہنے لگے کزان نے آنکھیں گھماتے

ہوئے ان کا بو کے نکالا۔ سوسن کے چھ پھول بو کے صورت میں دیے۔

"یہ لیں۔۔۔"

"یہ کس لئے؟" ادا جان ایک دم مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے۔

"بس ایویں۔۔۔ شاید مر جانے کے بعد لوگ آپ کو دیتے۔ میں زیادہ ہی سمجھدار اور

خاص پوتا ہوں آپ کا ہر کام پہلے کرتا ہوں۔ یہ لیں کم سے کم آپ کے تاثرات تو میں دیکھ

سکتا ہوں۔ مجھے کیا پتا بعد میں آپ کیا سوچ رہے ہوں گیں۔"

"کزان!!!!" متشمہ نے دانت پیسے۔

"اچھا بھائی!!!!۔ یہ لیں بس زندگی بچ گئی میری تو نیکی کرنے نکل پڑا۔ آپ سب کو دیے

ہیں تو سوچا اپنے گھر والوں کو بھی منہ لگا لوں۔ لیں!!!!" اس نے بوکے آگے کیا تو ادا

جان دیکھتے رہے پھر لیا انھوں نے کزان مڑ کر اب کچن کی طرف گیا۔

"اداجان مجھے چیک کروائے پتا نہیں کچھ تو گڑبڑ کی ہوگی۔" ادا جان نے نفی میں سر ہلایا

".Don't be paranoid mutashma"

"کیا پتا چوٹ لگنے کے بعد اس کا واقعی دل موم ہو گیا ہو۔" انھوں نے پھولوں کی مہک

کو چیک کیا کہ ان پھولوں کی خشبو کیسی ہوتی تو اسی لمحے ان کو چھینک آگئی۔

"شکر الحمد للہ۔" لیکن انھیں دوسری بار آئی اور بڑی زور سے پھر وہ رکنے کا نام نہیں لیا

انھوں نے۔

"اداجان کیا ہوا؟ کیا آپ کو الرجی تو نہیں ہے۔"

"نہیں مگر۔۔۔ آ۔۔۔ چھو!!!!!"

"کزان کیا کیا ہے تم نے۔"

"میں نے کچھ نہیں کیا۔" وہ لاپرواہی سے بولتا ماونٹین ڈیوپینے لگا۔ صبرینہ نے اسے شکی

نظروں سے دیکھتے ہوئے متشمہ کا پھول اٹھا کر چیک کیا۔ اسے کچھ نہیں ہوا۔ اس نے خالاکا

جا کر چیک کیا اس میں بھی کچھ نہیں تھا۔ کیا پتا ادا جان کو الارجی ہو۔

"یہ مجھے پھول دے ادا جان۔ آپ کو سوٹ نہیں کیے ہونگے۔" متشمہ نے تیزی سے لیکر

انہیں پھینکنے لگی ان کی ہلکی سی مہک پر متشمہ کو بھی چھینک آگئی۔ اب تو کنفرم ہو گیا۔ کزان

سا کو رانے ادا جان کے پھولوں کے ساتھ کچھ کیا۔

"کزان !!! آ۔۔۔ چھو۔۔۔ میں نے کہا تھا آپ سب سے۔۔۔ آچھو۔۔۔ اس کی نیکی

میں ملاوٹ لازمی ہوتی ہے۔"

"ارے میں نے کیا کیا ہے۔ تم داد اپوتی کو نہیں سوٹ کیے ہو نگلیں خیر تائی امی آپ پاک
گوشت نہیں دینے والی تھی۔ اوہو بس کریں جا کر ماسک لگائے یا ایک کام کریں تائی امی
میرا کھانا کمرے میں بھجوا دیجیے گا۔" وہ تیزی سے ڈائینگ ٹیبل کے رستے سے باہر گیا۔

ابھی تک کوئی کسٹمر نہیں آیا تھا وہ پھولوں کو ہمیشہ کی طرح سپرے کر کے کرسی پہ بیٹھی
تھی۔ جی جی ٹیرس پہ ابھی گئی تھی۔ وہ فون اٹھا کر مشتمہ سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی
جب اچانک بلیک سر کا فون آگیا۔ ایک دم حیرت سے اس نے فون اٹھایا۔
"جی بلیک سر۔"

"تم جلدی آو گرل۔ یہاں سنیک اور کزان نے تماشا لگایا ہوا ہے۔ کزان انا کے چکر میں
آکر اوکاسان تک کا وعدہ توڑ کر تمہارے نام کے ٹیوٹو سے اپنا بازو بھرنے کو تیار لیٹا ہے

اور سنیک نے ٹیو آرٹسٹ کا حشر کر ڈالا ہے۔ اسے چھوڑ کر کزان دوسرے پار لڑ میں چلا گیا ہے اور سنیک اس کے پیچھے گیا ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے اور مجھے پتا وہ ہاک اور تمہارے علاوہ کس سے قابو میں نہیں آئے گے۔ پلیز تم آ جاؤ۔ ہاک شہر سے باہر گیا ہے۔ " صبرینہ کامنہ کھل گیا اسے لگا وہ کام سے فارغ ہو کر سنیک سے آخری دفعہ منانے کی کوشش کرنی تھی مگر کزان نے اُف اُف اب کیا کرے وہ۔

"بلیک سر میں کیا کر سکتی ہوں۔ آپ تو اتنے طاقتور ہیں 'جوش اور گرلر کو ساتھ لے لیں۔"

"بیٹا وہ بھیڑیے بنے ہوئے ایک کو قابو کرنے کے لئے تین بندے چاہیے جبکہ تم ان دونوں کو اپنے طریقے سے روک سکتی ہو۔" صبرینہ نے اپنے ماتھے کو انگلی سے دبایا۔
کیا کرے اب کیا کرے۔۔۔ ایک دم ایک آئیڈیا اس کے دماغ میں آیا۔

"ہاک سرکس پارلر میں ہے کزان اور سنیک؟"

جی جی سے کسی ایمر جینسی پہ اس نے ایک گھنٹے کی لیولی تھی۔ اب وہ تیزی سے چلتی تقریباً

بیس منٹ میں اس پارلر کے اندر پہنچی جہاں پہ تماشا لگا ہوا تھا۔

"اس کو پکڑے رکھو۔ اس کو کتا سمجھ کر نظر انداز کرو یہ بھونکنے والا کاٹنے والا نہیں۔"

"بتانا ہوں تمہیں۔ چھوڑو مجھے ورنہ اگلی سانس لینے کی مہلت نہیں ملے گی۔" دو بندوں

نے سنیک کو قابو کیا تھا اور کزان ایزی سیٹ پہ لیٹا شاید ٹیٹو بنوا ہی چکا ہو گا؟۔ صبرینہ کا دل

بند ہو گیا۔ پورا بازو وہ اوپر کیے اس میں پھول اور صبرینہ کا نام سے بھر چکا تھا۔ نہیں نہیں

۔۔۔ اس کا دل بند ہونے لگا مگر ایسا کچھ نہیں تھا اس کے بازو پہ سٹینسل ورک ہوا تھا۔ ٹیٹو

پہ تو کام اب ہونے تھا۔ اسے پہلے وہ انھیں متوجہ کرتی۔ سنیک نے تیزی سے دائیں آدمی

کو اپنے ٹانگ اس کی طرف لپیٹ کر گھما کر گرایا ' اس کے بعد دوسرے کو پیچ مار کر کزان
کی طرف آیا اسی لمحے صبرینہ نے اپنے بیک سے چھری نکال کر اونچی آواز میں ان کو اپنی
طرف متوجہ کیا۔

"رُک جاو تم دونوں!!!!!!" سنیک کے ہاتھ رُک گئے اور کزان نے اس طرف دیکھا تو
ٹھہر گیا۔ یہ بیوقوف لڑکی یہاں کیا کر رہی ہے اور اس نے چھری اپنی گردن پہ کیوں لیکر
گئی ہے۔

"رو کی!!!!!!"
"اینا۔۔ اینا یہ کیا کر رہی ہو۔"

"تم دونوں نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں یہ قدم اٹھاؤں۔ میرے تماشالگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تم دونوں نے۔ اس سے پہلے مجھے دُنیا والے مار دیں میں خود اپنی جان لے لیتی ہوں۔"

"روکی نہیں!!!!!!" کزان چیخا۔ صبرینہ نے چھری اپنے گردن کے قریب لے آئی۔ سنیک کا بھی چہرہ سفید ہو گیا۔

"اگر تم دونوں باز نہ آئے تو میں تم دونوں کے سامنے اپنی جان لے لوں گی۔ نہ کزان تم ٹیٹو بنوا دے اور تم!!!!!! سنیک اپنا ٹیٹو ریمو کروا دے۔"

"اینا پلیز۔" سنیک آگے آیا تو صبرینہ نے چھری کی نوک اپنے جلد پہ ٹکائی۔ کزان کو لگا وہ پاگل ہو جائے گا اگر صبرینہ نے ہلکہ سا بھی اپنے آپ کو چیرا۔

"ابھی اس وقت!!!!!! ورنہ میری میت کو اپنا' روکی لگے رہنا!!!!!!"

"تم مجھے مار لو مگر پلیز خود کو چیر نامت!!!!" سنیک زندگی میں پہلی بار اتنا گھبرا گیا۔

اس کی ٹانگیں اور ہاتھ دونوں کانپنے لگیں۔

"مارنے سے بھی نہیں سدھرو گے ابھی اس وقت سنیک نہیں تو۔۔"

"رو کی آئی ڈیرو!!!!!!" اب کزان دھاڑا۔

"تم تین سے زیادہ ڈیر نہیں دے سکتے۔ ابھی میرا تیسرا ڈیر رہتا تھا۔ جسے تم نے خود

ہینڈل کرنے کا سوچا۔" کزان نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ آگے کیے۔

"اگر تمہارے جسم سے خون کی ایک بوند بھی نکلی تو میں اپنی جان لے لوں گا۔"

سنیک نے اسے دیکھا پھر صبرینہ کو جس کے ہاتھ زرا نیچے ہوئے لیکن پھر وہ بولی۔

"تم کسی کے لئے جان نہیں لے سکتے۔۔۔ کزان اور سنیک۔۔۔ کروورنہ۔۔۔" اس سے پہلے وہ ان کو سبق سکھانے کے لئے ہلکے ساکٹ لگاتی یا کزان اسے پکڑ کر روکتا۔ سنیک بے بسی سے چیخا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ایسا۔۔۔ میں ہٹوا رہا ہوں۔۔۔ میں ہٹا رہا ہوں تمہارے نام سے زیادہ تمہاری زندگی پیاری ہے مجھے!!!! اور کزان تم بھی ٹیو نہیں بنواو گے!!!"

ہم۔۔۔ دونوں کچھ نہیں کریں گے۔ پراس مگر ایسا پلیز چھری نیچے کرو۔ پلیز۔۔۔۔۔" صبرینہ کے ہاتھوں سے چھری چھوٹ گئی۔ کزان نے جھک کر تیزی سے چھری اٹھائی۔

"میں آج ہی لیزر کی اپوینٹمنٹ لیتا ہوں۔ تم بے فکر ہو جاؤ مگر آئینہ ایسی حرکت مت کرنا۔" وہ سُرخ آنکھوں سے کہہ کر چل پڑا۔ صبرینہ نے کزان کو دیکھا جو اسے

سنجدگی سے دیکھتا چل پڑا۔ وہ بھی روکی کی اس حرکت پہ ابھی تک شک کی کیفیت میں تھا۔

"کزان۔۔۔" وہ بھی چل پڑا یہاں سے۔

"اور تم مجھے اب بتا رہی ہو؟ صبو!!! تم مجھ سے کب چیزیں چھپانے لگی۔" صبرینہ اور

وہ دونوں اس وقت شاپنگ مال کے اوٹلیٹ کے ٹرائی ایریا میں موجود تھے تو صبرینہ کو

چُپ پا کر متشمہ نے اس کا پوچھ پوچھ کر دماغ خراب کر دیا کہ آخر ہوا کیا ہے؟ تو صبرینہ نے

ناچاہتے ہوئے بھی متشمہ کو بتا دیا کہ سنیک نے کیا تماشا لگایا تھا اور بعد میں کزان نے کیا

کیا۔

"اور کزان؟ وہ اس دن جو اس کی حالت بگڑی ہوئی تھی وہ سنیک کی بدولت تھی اور وہ لڑا

کیوں؟" لانگ سلیو لیس میکسی میں ملبوس وہ ایک دم صبرینہ کے بتانے پر تیزی سے

ٹرائی روم کا پردہ کھول کر اسے شک ہو کر دیکھنے لگی جس نے منشمہ کے ایسے جیسے فراک

اور سکرٹ اپنے بازو پہ رکھے تاکہ وہ ایک ہی دفعہ آرام سے چیک کر لے۔ وہ آج کے دن

منشمہ کے ہنی مون کی شاپنگ کرنے گئے تھے۔ صبرینہ نے آنکھیں زور سے میچ کر کہا۔

"مجھے خود نہیں پتا اس نے اتنا جذبہ باقی رد عمل کیوں دکھایا مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے؟"

"لگنا ہی ہے اب جو مجھے نہیں بتایا۔ صبو میں اس کا حشر کر دیتی اس کا دماغ ایک منٹ میں

درست کر دیتی مگر ایک بات سمجھ نہیں آرہی کزان نے ایساری ایکٹ کیوں کیا۔ کہی تم

نے اسے کچھ نہیں بتایا؟" منشمہ اب گھور کر صبرینہ سے وائٹ جمپ سوٹ لے رہی

تھی۔

"اسے کچھ نہیں پتا اور تمہیں کیا بتاتی میں ہاں چار دن سے تو مجھے نظر انداز کر رہی ہو مجھ سے بات نہیں کر رہی۔ آج out of nowhere تمہیں خیال آ گیا کہ تمہاری ایک دوست اور بہن ہے جس سے تم ناراض تھی بغیر کچھ کہے کہا چلو شاپنگ پر۔ اب گلہ بھی خود ہی کیے جا رہی ہو۔"

"منہ سے پھوٹ دیتی تو نظر انداز نہیں کرنا تھا۔ اب کیا ہٹو ادے گا وہ۔"

"ہاں۔"

"اتنی جلدی ہار تو نہیں مانتا سنیک۔ دیکھتی ہوں میں اسے مگر اس سے پہلے کزان کی نیت دیکھنی ہے اس کے پیچھے اس کا مقصد کیا ہے وہ تو کبھی پرواہ نہ کرے اس نے اتنا extreme رد عمل دکھایا جو کہ سمجھ سے باہر ہے۔"

"ہو سکتا ہے اسے میری محبت نظر آگئی ہو۔ تم جو اسے اتنا بُرا جان رہی ہو واقعی میرے لئے اس کا ہر عمل اور جذبہ سچا ہو۔ وہ خود بھی یہ جانتا نہ ہو۔" صبرینہ مسکرا کر چمکتی آنکھوں کے ساتھ بولی۔ کیا پتا ہاں کزان سا کورا کا دل آہستہ آہستہ اس کے لئے موم ہو گیا ہو اور اپنے جذبے کا احساس اسے سنیک کی حرکت نے دلایا ہو۔

"خود اس یک طرفہ آگ میں جل رہی ہو ساتھ میں مزید خود کو اس آس کے دیے میں جلاؤ۔ رحم نہیں آتا تمہیں اپنے آپ پر صبر اس کے لئے ایڈونچر ہو گا سب تم اسے محبت سمجھ بیٹھنا۔ اس کو صرف اپنے آپ سے محبت ہے بس!!!!" وہ کڑوی بات کہہ کر پردہ آگے گرا کر کپڑے بدلنے لگی۔ صبرینہ کو ہلکی سی چُبن ہوئی۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔ کزان کے لئے تو ہر چیز فن ہے۔ کیا پتا اس نے اپنے مزے کے چکر میں یہ کارنامہ انجام دیا ہو۔

اور میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ میری منگیترا کا نام کسی اور مرد کے بازو پہ لکھا ہو۔"

"اگر تمہارے جسم سے ایک خون کی بوند بھی نکلی تو میں اپنی جان دے دوں گا۔"

"تشو؟"

"ہوں۔"

"سنیک نے مجھ سے محبت کا اقرار کیا ہے۔" وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

"ہاں کروالو باتیں ان سے۔ بانیکر بونیز کی باتیں سن لیا کرو۔" وہ پہلی بار کٹیلے انداز

میں بولی۔

"اپنی مزے کے دفاع کرنے کے لئے محبت کا نام دے دیتے ہیں۔ مجھے تو نہیں لگتا وہ ٹیٹو

ہٹوائے گا بھی اور تم نے اب ان سب سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔ بہت ہی سر پہ سوار کر لیا

ہے۔" وہ اب پردہ کھول کر اپنا ڈریس دکھانے لگی۔

"بس ٹھیک ہی لگ رہی ہو۔"

"ہوں جلتی ہو میرے curves سے۔ عمر دیکھو اپنی یہی وقت ہے جینے کا اور تم ان

کے چکروں میں پریشانی کر کے کر کے بوڑھی ہو جاؤ گی دیکھو سفید بال نظر آنے لگے

ہیں۔" صبرینہ نے اپنے بالوں کو ہاتھ لگایا۔

"مگر تشو مجھے سچ میں لگتا ہے اسے مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔"

"ہو گئی تو اسے ہوتی رہنے دو۔ تین دن میں اس کا بخار اتر جائے گا۔ جیسے سب کا اتر جاتا

ہے۔"

"بڑا پتا ہے تمہیں محبت اور محبت اتر جانے کا۔" متشمہ عجیب انداز میں مسکرائی۔

"محبت صرف محرم سے ہی ہوتی ہے میری جان باقی سب دل کے بہلاوے ہیں۔"

صبرینہ نے چونک کر متشمہ کو دیکھا لیکن متشمہ مڑ کر ٹرائی روم میں دوبارہ گھس گئی۔

صبرینہ کو تو چُپ ہی لگ گئی۔

"تمہیں میری محبت بہلاوا لگتا ہے تو میں آج ہی خالا سے بات کروں گی اور کزان سے

بھی۔" وہ اندر سے ہنسی۔

"اتنی ہمت ہے میری صبو میں۔ امی سے جوتے پڑے تو میں نہیں بچاؤں گی اور تھوڑی

بہت آزادی تمہیں ملی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔"

"نہیں میں کزان کو اپنا محرم بنانا چاہتی ہوں۔ میری محبت پاک ہے۔ میں اب ایک لمحہ

بھی ضائع نہیں کروں گی۔"

"اور اگر کزان ہی تمہارا محرم بنے سے انکار کر دے تو؟"

"تمہارا نام واقعی کسی نے صحیح رکھا تھا تشوڈائن۔ تم باتیں ہی جلی کٹی کرتی ہو۔"

"اب کرو شاپنگ میں تو جا رہی ہوں۔"

"ارے۔۔۔ چھوڑ کر مت جانا نہیں تو تھوڑی بہت جو مدد اور سہارا میرے سے ملنا

ہے۔ اس سے بھی محروم رہ جاو گی۔"

"بہت اچھا کیا تم آج میرے کہنے پہ آگئی گرل۔" بلیک گولف کارٹ کا موڑ کاٹتے

ہوئے صبرینہ سے بولا۔ جو اس کے ساتھ بیٹھی وائٹ پینٹ اور وائٹ ڈریس شرٹ میں

ملبوس بالوں کی پونی بنائے 'پی کیپ پہنے مسکرائی۔

"ایسے نہیں آئی بلیک سر آپ کو میری مدد کرنی ہو گی۔ ہاک سر کو بھی شامل کرنا تھا مگر وہ

اور کزان تو لندن گئے ہوئے ہیں اور ان کا تو کل تک آنے کا پروگرام ہے۔ اس لئے اب

آپ ہی ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں۔ " بلیک وائٹ ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں اپنے کالر تک بھرے ٹیڈ اور رف ٹف لک سے ہٹ کر جیل سے سیٹ ہوئے بالوں میں ڈیشنگ لگ رہا تھا ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"میری مدد؟ کیسی مدد گرل؟"

"وہ میں بتاؤں گی اتنی جلدی کیا ہے۔ کیا پتا آپ سُن کر مجھے چلتا نہ کر دیں۔" بلیک ہنس

پڑا۔

"کسی کا خون تو نہیں کروانا؟ مجھے ویسے اعتراض تو کوئی نہیں ہے۔ بس بتانا سنیک یا کزان

نہ ہو؟" صبرینہ نے مصنوعی انداز میں گھورا پھر ہنس پڑی۔ جی جی نے اس کے شفٹ

آج کے دن دوپہر کی کردی تھی۔ اس کے مطابق صبرینہ ایک ہفتے صبح کے ٹائم آجائے

اور اگلے ہفتے دوپہر کے ٹائم تاکہ وہ دونوں آرام سے اپنے کام ایک ساتھ بانٹ لیں اور

کوئی بوجھ بھی نہ پڑے۔ صبرینہ نے کیا اعتراض کرنا تھا مگر آج کے دن اس نے متشمہ کی باتوں کے بات سنجیدگی سے قدم اٹھانے کا سوچا۔

کزان نے اپنے ہاتھوں کو رومال سے اپنے خون سے بھرے ہاتھ صاف کیے۔ ہاک کو اشارہ کیا۔ ہاک نے اپنے بندوں کا اشارے سے اسے اٹھا کر کہی پھینکنے کا کہا۔ کزان چلتے ہوئے اس کے پاس آیا۔

"کیا کریں اب تو میں نے اس کے منہ سے اگلوادیا ہے۔ آگے سنیک پہ چھوڑو گے یا میں اور بلیک آئیر لینڈ جانیں؟" ہاک نے اپنی گھنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"تمہیں لگتا ہے تم ایسے شٹس سے ڈیل کر لو گے؟" کزان تمسخر انداز سے مسکرایا۔

"میں نے بڑے بڑے شٹس دیکھیں اور انھیں ڈیل بھی کیا ہے۔ بلیک کو انفارم کر دوں

پھر۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ گر لڑ کو بھی ساتھ لے جاو تین اُدھر ہوں۔ تین اُدھر کیا پتا اُدھر ہی حملہ نہ

کر دیں۔ میں ڈیشا اور جینا کی سکیورٹی بھی سخت کر دیتا ہوں۔"

"کم آن ڈونٹ بی سٹوپڈ ہاکی تم ان چونٹیوں سے ڈر رہے ہو۔ دیکھا بھی کیسے اس کا منہ

توڑ کر دوسکینڈ میں بات نکلائی۔ یہ لوگ جانتے نہیں ہے جاپان سے ایسے ایسے طریقے

مارنے کے سیکھ کے آیا ہوں کہ ایسے لگا کہ ان کی جان نکال دی اور دوبارہ ان کی جان بھی

میں واپس لاؤں گا۔ سیدھے ہو جائے گے غلام بھی بنانے پر مجبور کر دوں گا۔"

"ہاں تمہیں کس بات کا خوف تمہارے پیچھے تو کوئی نہیں ہے۔ میری گرل فرینڈ اور بیٹی

ہے۔ انہیں کچھ ہو گیا تو تم جانتے نہیں ہو میری سب سے بڑی طاقت اور کمزوری وہ

دونوں ہیں۔ ایک کھروچ بھی ان پر برداشت نہیں کر سکتا۔"

اوکے اوکے !!! تم بالکل ویڈ ہو اولڈ مین۔ خیر اب واپسی کا ارادہ ہے؟ رات کی ٹرین پکڑ

لیں؟"

"ہوں مگر ابھی ایک جگہ کام ہے تم چلو گے۔"

"کہاں جانا ہے میرا کوئی موڈ نہیں انگلش بار جانے کا۔ عجیب بورنگ سے بپ ہوتے

ہیں۔ پیچھے ٹی وی پہ کسی کھیل کا میچ چل رہا ہو گا تمہارے عمر کے آدمی چیس اور پرانی

یادیں ڈسکس کر رہے ہوں گئیں اور لڑکیاں توبہ بس کرنے کا بیتاب اس سے اچھا ہمارے

سکوٹش کلب ہیں۔" ہاک ہنس پڑا۔

"نہیں جو لیری شاپ جانا ہے۔"

"کیا گر لر کی طرح تمہیں بھی بالیاں پہنے کا شوق چڑھ گیا ہے؟" کزان نے سٹیلن سے

پانی کی بوتل لیتے ہوئے کہا۔

"میں جینا کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔"

"کر تو لیا اب گیا کرنا چاہتے۔۔۔۔۔" ایک دم پانی پیتے ہوئے وہ ٹھہر کر ہاک کو دیکھنے لگا۔

ہاک مسکرایا۔

"شٹ!! تم سنجیدہ ہو؟؟؟؟"

"وقت آ گیا ہے! میں اسے خود سے اب دور نہیں کر سکتا۔ وہ میری تو اس کا نام ابھی تک

میرے ساتھ کیا نہیں جڑا۔"

"(گالی) تو تم پھر سولی پہ چڑھنے کا تیار ہو؟"

"شٹ اپ سا کورا! جینا میری سچی محبت ہے۔"

"ہاں جیسے ڈرینا تھیں۔" کزان نے آنکھیں گھمائیں۔ ہاک نے اسے گھورا۔

"تم نے اپنی گردن تڑوانی ہے مجھ سے سا کورا؟" وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔

"تم میری صراحی گردن سے جیسلس ہو؟" ہاک ابھی تک اسے تند سے گھورے جارہا

تھا۔

"اچھا بھئی چلو دیکھ آتے ہیں اپنی اٹالین بھابی کے لئے انگھوٹی۔ میں اپنی پسند بتاؤں گا

پچھلی بار اتنی عجیب دی تھی اس وجہ سے ڈرینا نے تجھے چھوڑ دیا۔"

"ہاں دیکھتے ہیں تمہیں تو بڑا تجربہ ہے نا۔"

"آپ کو کبھی محبت ہوئی ہے بلیک سر؟" صبرینہ گولف سٹک کو پکڑے بلیک کو دیکھا جو

خود بال کا نشانا بنائے بڑا فوکس لگ رہا تھا ایک دم اس کی بات پہ ٹھہر گیا۔ مڑ کر اسے دیکھا

صبرینہ اسے دیکھ جا رہی تھی۔

"یہ سوال تمہارے ذہن میں کیوں آیا گرل؟"

"نہیں میں ویسی ہی پوچھ رہی ہوں۔ کیا پتا اگر آپ کو محبت ہو تو میرا کام اور بھی آسان

ہو سکتا ہے۔" بلیک مسکرایا۔

"وہ کیسے؟"

"مطلب آپ کو محبت ہوئی تو آپ کو محبت کرنے والوں کی قدر ہوگی نا اور انہیں ایک

کرنے میں بھرپور ساتھ دیں گے بجائے تنقید کرے۔"

"سنیک کی شدت نے تمہیں اتنا جھنجھوڑ دیا گرل کے تمہارا دل اتنی جلدی موم ہو گیا۔"

وہ شرارت سے بولا۔ جو ایک دم ہونہہ کرتی رہ گئی۔

"میں سنیک کی بات نہیں کر رہی۔"

"لیکن تم محبت کی بات کر رہی ہو؟ جذبے تو اس لڑکے کے بڑے سچے ہیں۔"

"وہ بس فلرٹنگ کر رہا ہے بلیک سر اور میں یہاں سنیک کی بات نہیں کرنی آئی۔"

"تو تم ہافو کی بات کرنے آئی ہو؟" ایک دم صبرینہ کنفیوزڈ ہو گئی۔

"بولو گرل۔"

"اب پلیز آپ مت کہہ دیجیے گا وہ میرے اس قابل نہیں۔ اس محبت کا نہیں پتا۔ کیوں

اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔ اسے جانتی کتنا ہو۔" وہ تیزی سے بولتے بالکل پھٹنے کے

قریب تھی۔ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک تو کزان کے علاوہ اپنے جذبات اسے

طرح باقی کے سامنے عایاں کرنا اوپر سے باقی سب بھی عجیب اپنی جھمنٹ پاس کر رہے

ہیں۔ اتنی بھی وہ بھولی یا اچھی نہیں ہے جو کزان کے اس قابل اسے سمجھا نہیں جا رہا۔

"تم مجھے۔۔۔" ایک دم بلیک کچھ کہنا چاہتا تھا پھر ایک دم چپ سا ہو گیا۔

"تم لڑکیوں کو ہمیشہ ان سی محبت کیوں ہوتی ہے جنہیں دل توڑنے کے علاوہ کچھ نہیں

آتا۔"

"کیا؟"

"میرا مطلب میں تمہاری فیلنگز کی عزت کرتا ہوں اور میں مانتا ہوں تمہارے لئے جو

اس کے لئے جذبہ ہے اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہے اور نہ ہی کزان اتنا بُرا یا ظالم ہے جو کہ

اسے کہا جائے کہ وہ تمہارے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا مگر۔۔۔۔"

"مگر کیا سر؟" وہ جو ایک دم پُر اُمید ہو گئی کہ بلیک کزان کے حمایتی ہے اور وہ اس کا ساتھ لازمی دے گا لیکن اس "مگر" پہ اٹک گئی۔

"کزان سریس آدمی نہیں ہے۔ دل کا بہت اچھا ہے جو اس کے دوست ہے وہ ان کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا ہے مگر دوستی کے علاوہ دوسرے رشتے بنانا وہ اس کے لئے میرے خیال سے تیار نہیں ہے۔"

"ہر چیز کا وقت ہوتا ہے نابلیک سر۔ میں مانتی ہوں کزان کا ماضی اور اس عالم فیملی کے رویے نے اسے بُری طرح توڑ دیا ہے مگر دل توڑا جاتا ہے تو جوڑا بھی تو جاتا ہے اور میں کزان کے ٹوٹے دل کو جوڑنا چاہتی ہوں اور مجھے پتا ہے وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا۔ میں اس پہ زبردستی نہیں کروں گی' نہ ہی اس پہ حاوی ہو نگئیں۔ اسے اگر وقت بھی چاہیے ہوا تو دوں گی لیکن اب یہ دل کا بوجھ میں اپنے اندر مزید نہیں رکھ سکتی ورنہ بہت دیر

ہو جائے گی۔" بلیک دوبارہ بال کی طرف متوجہ ہوا اور لبوں کو دبا کر کلب سے اس نے
بال پہ وار کیا اور وہ دور اڑتی گئی۔

"تمہارے گھر والوں کو اعتراض نہیں ہوگا۔"

"تشو نے کیا!! اور وہ بہت بُری طرح ناراض بھی ہوئی مجھ سے۔ مطلب مجھے لگتا ہے کہ

خالا اور خالو کو مسئلہ تو ہوگا لیکن اگر کزان مان گیا پھر تو کوئی مسئلہ نہیں نا۔ آپ بتائیں میں

ایسا کیا کروں جس سے کزان مجھے انکار نہ کرے۔" بلیک کو توچپ ہی لگ گئی گلا

کنکھارتے ہوئے مڑ کر بولا۔

"متشتمہ خلاف تھی؟" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"بہت وہ تو سخت خلاف ہے۔ کہتی ان بانیگر بوئیز کو سر یس نہ لو۔ مطلب کزان تو ہمارے

کلچر' مذہب مطلب ہمارا رشتہ بھی ہے مانا کہ مختلف ہے ہمارے ماحول سے ہٹ کر

حرکتیں کرتا ہے۔ اس کار د عمل تب سمجھ آئے جب میں سنیک کو چنوں۔"

"ٹھیک کہتی ہے آخر کو ہم بانیگر بوئیز ہارٹ بریکر ہیں۔ ہمارے زریعے کسی کی ہڈیاں

ٹوٹ جائے تو وہ ساری زندگی معذور ہو جاتا ہے تو دل توڑنا کونسی بڑی بات ہے۔ دل

معذور کے بجائے مر جاتا ہے اور دیکھو مر کر دوسرے جہاں میں بھی چلا گیا۔" یہ کیا

بولے جا رہے تھے۔ صبرینہ کو تو سمجھ نہیں آئی۔ بلیک ایک دم صبرینہ کی نظریں پا کر خود

کو سنبھلا اور بولا۔

"ٹھیک ہے کچھ کرتے ہیں۔ تم نے مجھ سے کزان کے بارے میں جو کچھ پوچھنا ہے تو میں

بتا دوں گا مگر پلیز ماضی کے بارے میں نہیں کیونکہ ہاک کے علاوہ کسی کو اتنا نہیں پتا۔"

صبرینہ نے سر ہلایا۔

"آپ کو پتا ہے کزان کی اوکاسان کی قبر کہاں پہ ہے؟"

"یہ سکویر کٹ دکھائیے۔" ہاک نے انگلی سے اشارہ کیا۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔ کوئی

پسند نہیں آرہی تھی اسے۔ آدھے گھنٹے سے وہ دونوں اسے شاپ میں موجود تھے اور

کزان نے اپنی چوائس دکھائی بھی لیکن ہاک راضی نہیں ہو رہا تھا۔

"جینا کو اتنے پتھر نہیں پسند۔"

"نہیں یہ کچھ زیادہ سادہ ہے۔ جینا خاص ہے تو اس کی انگھوٹی بھی خاص ہونی چاہیے۔"

"یہ بہت زیادہ بھاری اور بڑی ہے اس کی انگلی پہ بوجھ پڑے گا۔"

"او میرے خدا یا مجھے صبر دینا۔ انگھوٹی بہترین سی بہترین دکھادی اب تمہیں کوہ نور

چاہیے!!!!!!" ہاک اس سے پہلے کزان کو باتیں سُناتا۔ ایک دم اس کا فون آگیا دیکھا تو

جینا کا تھا۔

"شٹ!! جین ہے تم دیکھو میں اس سے بات کر کے آیا۔"

"بعد میں کر لینا مجھے تو یہاں سے نکالو۔"

"شٹ اٹ سا کور میں ویسے بھی یہاں آیا تو ایک بار بھی اس کی کال نہیں اُٹھائی۔" وہ

اُٹھ کر چل پڑا۔ کزان نے اپنے پیر گٹھنے سے ہٹائی اور سیدھا ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ جیبوں

میں ہاتھ ڈال کر وہ سیدھا اس طرف دیکھنے لگا جہاں پہ ہاک شاپ سے نکلا۔ اسی کا تو انتظار

میں وہ اتنا بے چین تھا۔ پتا نہیں اس شہ پہ نظر پڑی تو ایک دم دل کیا وہ ہاک کے بغیر خود سے دیکھے۔ کزان نے تیزی سے سیلزمین کو کہا۔

"کیا آپ مجھے یہ انگھوٹی دکھا سکتے ہیں؟" روز شیپ کی ڈائمنڈ رنگ پہ اس نے اشارہ کیا

"جی سر آپ نے بڑا انھو کا پیس پسند کیا ہے۔" وہ ایک ہی پلش کیس میں موجود تھا جیسے

اس کے لئے بنا تھا۔ وہ نکال کر اسے دکھانے لگا۔ کزان نے پکڑا۔ مسکرایا۔ اسے یقین

نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ قدم اٹھانے جا رہا ہے۔ اس نے تو شادی کے بارے میں کبھی نہیں

سوچا تھا نہ ہی اس کا کوئی ارادہ تھا۔ اگر وہ کرتا تو پھر او کا سان جیسی کر کے لاتا تھا کہ عالم فیملی

پر ایک بار پھر پہاڑ توڑتا تو پھر یہ کہاں سے آگئی ایک دم اس کے دل میں چھپکے سے۔

"اس میں اگر کچھ مزید کریٹ اور سٹونز ایڈ کروانا ہو تو ہو سکتا ہے؟"

"جی سر بالکل۔ آپ کہ گرل فرینڈ کی رنگ کا سائز یہی ہے۔" اس نے چیک کیا تو سائز بالکل صبرینہ کا ہی تھا لیکن تسلی کے لئے اس نے صبرینہ کی انگھوٹی جو وہ اس کے کمرے سے چُرا کر لایا تھا' باہر نکالا۔ یہ خیال اچانک سے نہیں بلکہ پوری تیاری کر کے یہاں آیا تھا۔ اسے پتا تھا ہاک یہاں خالی کام کے مقصد سے نہیں بلکہ لندن کے ٹاپ ونچ جو لیری سٹور سے جینا کے لئے انگھوٹی لے گا۔ اس نے ہاک کی فون پہ بات یہاں آنے سے پہلے سُن لی تھی پتا نہیں کیا سوچ کر اس نے صبرینہ کی انگھوٹی بھی چُرا لی۔

"یہ چیک کریں۔"

"یہ کسی خاص تقریب کے لئے لے رہے ہیں آپ؟ ہم اس میں نام یا تاریخ بھی

engraved کروا سکتے ہیں۔"

"پروپوز کرنا ہے۔" وہ اس طرف دیکھنے لگا جہاں ہاک ابھی تک فون پہ لگا ہوا تھا۔ بس کسی طرح اسے پتا نہیں چلنا جینا کی انگھوٹی کے ساتھ کسی اور کی بھی انگھوٹی لی جا رہی تھی یہ نہ کوئی اور جانتا تھا نہ ہی خود کزان سا کورا جو کہ اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہا تھا۔ وہ اب صبرینہ کو انگھوٹی نہیں اپنا ماضی بھی پیش کر دے گا۔ اب وہ اس پر کہ وہ اسے قبول کرتی ہے یا پھر اس کے داغدار ماضی کو سُن کر اسے ٹھکرا دے گی۔

"دائیں طرف جا کر تم نے پھر بائیں طرف جانا ہے اس کے بعد گول دائرے سے گزر کر تیسری دروازے پہ ہی میرا آفس ہے۔ میں اس بندے کو ڈیل کر آؤں۔ اگر کوئی چھوٹے نئے ٹاول چاہیے تو شیشے کے سلائیڈنگ ڈور پہ ہے۔"

"تھینک یو بلیک سر۔"

"میں آتا ہوں اگر دیر ہو جائے تو اندر ہی فریج ہے یا پھر انٹر کام سے کال کر لینا اگر کچھ کھانے کے لئے منگوانا ہو۔" صبرینہ نے سر ہلایا اور اس سمیت چل پڑی۔ بلیک کے ساتھ اس کا دن بچا اچھا گزرا۔ اسے نہیں پتا تھا جس کھیل کو وہ بورنگ سمجھتی تھی وہ اتنی دلچسپ ہو گی۔ اوپر سے کزان کے واقعے 'اس کے بارے میں مزید جان کر صبرینہ کا دن کیسے نہیں اچھا گزر سکتا تھا۔ صبرینہ بلیک کے آفس کو کھول کر اندر داخل ہوئی تو وہ امپریس ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اس نے کزان کا دیکھا 'اس نے سنیک کا دیکھا' اس نے ہاک سر کا بھی دیکھا لیکن جو ٹھنڈک اور راحت اسے بلیک کے آفس کے نظارے کو دیکھ کر ملی وہ اسے کہی نہیں ملی۔ دائیں طرف بڑے سی کھڑکی سے گولف کو ویو نظر آ رہا تھا سامنے اتنا بڑا شیشے جس کے سائڈ پہ گولڈ کا فریم لگا ہوا تھا۔ وائٹ ماربل کا چمکتا فرش پہ ایک بڑا سا ڈارک گرین کلرونیچ کارپٹ موجود تھا۔ ارد گرد بڑے بڑے پودے لگے

ہوئے تھے۔ ایک بڑا ساشیٹے کا ڈیسک 'سفید کرسیاں اور کونے میں سیٹنگ کارنر جہاں صوفہ سیٹ موجود تھا وہ بھی ڈارک گرین رنگ کا۔ اس کے ڈیسک کی دیوار پہ بڑی سی پینٹنگ لگی ہوئی تھی اور دروازے داخلے حصے کے ساتھ ہی بڑا ساشیٹے کا شیلف جس پہ چند تصویریں اور کتابوں کے ساتھ ڈیکور پیس 'ایوارڈ اور بانیکس کے چھوٹے ماڈل موجود تھے۔ وائٹ اور گرین کا مبنشین کا یہ شاندار سا آفس دیکھ کر صبرینہ چند منٹوں کے لئے کھڑے ہو کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ وہ چلتے ہوئے سیدھا واشروم کی طرف گئی وہ اس سے بھی زیادہ شاندار اسے نہیں پتا تھا اتنا رف ٹف دیکھنے والا بانیکر اتنا فینسی ہو گا۔ وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر باہر آئی۔ وہ اب گھوم کر پورے آفس کا جائزہ لینے لگی۔ وہ شیلف کی طرف آئی تو اس نے دیکھا بلیک سر کی فوٹو تھی 'اس میں وہ داڑھی کے بغیر تھے پھر بھی کم ہینڈ سم نہیں لگ رہے تھے۔ دوسرے میں پوری بانیکر گینگ کے ساتھ فوٹو تھی ایک

بڑی سب سے اوپر والے شیلف پہ تھی۔ جس میں سب کی گروپ فوٹو تھی پھر ہر شیلف پہ سب کے ساتھ الگ الگ۔ جس میں کزان تھا وہ صبرینہ نے اٹھائی صبرینہ نے دیکھا کزان اپنے ہارلی کے ساتھ ٹیک لگائے سینے پہ بازو لپیٹے ساتھ میں کھڑے بلیک کے ساتھ بالکل ویسے کا ویسے ہی لگ رہا تھا البتہ اس وقت اس کی سٹبل تھی داڑھی کے بجائے۔ اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر اس نے رکھا اور گھوم کر شیشے کی طرف آئی۔ وہ ایک دم ٹھہر گئی ایسی خشبو پر اپنے دھیان میں اس نے کمرے کی مہک اب محسوس کی تھی۔ ایسی مہک تو تشو کے کمرے میں ہوتی ہے۔ جیسے سویٹ پارپ کارن کیونکہ تشو کھاتی بھی بہت ہے مگر اس کے ساتھ ریڈیری کا بھی ہنٹ تھا تشو کے کمرے میں خشبو والی موم بتی سمیت اس کی پرفیوم کی بھی ایسی مہک تھی۔

"شاید کا من ہو ایسی سمیل۔ پارپ کارن کے ساتھ بیری۔" بولتے ہوئے اس نے کندھے اچکائے اور چلتے ہوئے ابھی صوفے پہ بیٹھنے لگی جب اس کا جیب میں موجود فون بج اُٹھا۔ اس نے اُٹھایا تو بلیک سر تھے۔ اس نے فون اُٹھایا۔

"جی سر؟"

"ہاں مل گیا آفس گرل؟"

"جی میں تو واش روم سے ہو کر بیٹھی ہوں آپ ابھی تک نہیں آئے اگر دیر ہے تو میں

چلتی ہوں ویسے بھی دو گھنٹے بعد میری شفٹ شروع ہونے لگی ہے۔"

"ارے نہیں بس دو منٹ دے دو۔ اچھا میں ایک آدمی بھیج رہا ہوں۔ میرے دراز جو

درمیان والا اس ہے اس میں فائل کے ساتھ ایک کالی چابی پڑی ہوگی وہ دونوں اُٹھا کر

اسے دے دینا۔"

"او کے سر۔"

"گرل بلیک بلا وپلیز۔" صبرینہ ہنس پڑی۔

"جب تک آپ میرا کام نہیں کریں گے۔ تب تک نہیں۔" اس نے فون بند کیا اور اٹھ

کر بلیک کے ڈیسک کی طرف آئی گھوم کر اس نے جائزہ لیا ڈیسک پہ پین ہولڈر ' پیپر

ویٹ ' لیپ ٹاپ اور نوٹ پیڈ کے علاوہ اور کچھ موجود نہیں تھا۔ اس نے کرسی پیچھے کر

کے بیچ والا دراز کھولا مگر وہ بند تھا۔ صبرینہ کے ماتھے پہ بل آگئے ' اس نے دوسرا والا

چیک کیا تو وہ کھل گیا۔ چار موٹی فائلز پڑی ہوئی تھیں۔

"اب بلیک سر نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ کونسے رنگ والی ہیں۔ پہلی والی ہوگی۔ چابی کا کہا

تھا۔ اس کے ساتھ۔۔۔" کہتے ہوئے اس نے چار فائلز کو نکال کر چابی تلاش کرنا چاہی

جب ایک لاکٹ کو دیکھ کر چونک اُٹھی۔ اُٹھا کر دیکھا تو اس پہ وینی دا پورا اس کا سا تھی
تھا۔ اس کے ساتھ لکھے ہوئے حوالے پر وہ ٹھہرے بغیر نہ رہ سکی۔

'Any day spend with you is my favourite day.'

Pooh - "So today is my new favourite day

"یہ اتنا مزے کا پنڈنٹ کہاں سے ملا؟ مجھے بھی ایسا چاہیے کزان کو دوں گی۔ اتنی پیاری
بات لکھی۔ میں یہ کیا دیکھنے لگ گئی۔ ایسی کسی کی پروائیٹ چیزیں نہیں دیکھنی چاہیے۔ اس
نے دیکھا چابی ساتھ پڑی ہوئی تھی۔ نکال کر اس نے چاروں فائل باہر رکھی۔ تب تک
بندہ ناک کر کے آیا تو اس نے بتایا اسے سفید والی چاہیے اس نے اُٹھا کر چابی سمیت دی۔
اب صبرینہ باقی اندر رکھنے لگی۔ جب دو کاغذ اور ایک پولورویٹڈ تصویر زمین پہ گر گئی۔
شاید آخری والی فائل سے نکل کر گر گئی۔

"اُف صبو جھلی۔" خود سے کہتے ہوئے وہ جھک کر کاغذ اور Polaroid تصویر اٹھانے

لگی۔ ایک دم پیچھے لکھے لفظ پہ ٹھہر گئی۔ یہ ہینڈ رائٹنگ تو۔۔۔

Trishalena and E.R

اس کے ساتھ ہی ایک اور ہینڈ رائٹنگ میں نیچے لکھا ہوا تھا۔

"آئیتم سوری تریشو۔ تمہارا ایرک □" صبرینہ تو ان لفظوں میں اٹک گئی۔ یاد آ یا سنیک

نے بتایا تھا بلیک سر کا نام ایرک ہے۔ تریشو۔ دھڑکتے دل سے اس نے گھمایا تو تصویر میں

دو جھولے پہ دو شخص موجود تھے۔ بلیک شرٹ کے اوپر گرین ڈینم شرٹ اور بلیک

پینٹ میں زرا کم ٹیو میں بلیک سر تھے اور جھولے کے چین کو تھامے ایک لڑکی کی طرف

دیکھ کر ہنس رہا تھا جہاں دوسرے سمیت گرین شرٹ ڈریس اور گرین سنیکرز میں اور

کوئی نہیں سولہ سترہ سال کی۔۔۔۔۔ صبرینہ کے ہاتھ کانپ گئے۔ پانچ سال میں کونسا اتنا

فرق پڑ جاتا ہے۔ کم سے کم وہ ہونٹ سے زرا اوپر موجود تل ' اس کے ساتھ یہ

مسکراہٹ اور ہنستے ہوئے آنکھیں بند کر دینا یہ انداز تھا تو ایک لڑکی کا تھا۔ ٹریشا لینا ' ٹریشو

؟؟؟ یہ متشمہ کے نام تھے۔ یعنی متشمہ اور بلیک سر۔۔۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

"اپنی مزے کے دفاع کرنے کے لئے محبت کا نام دے دیتے ہیں۔"

"محبت صرف محرم سے ہی ہوتی ہے میری جان باقی سب دل کے بہلاوے ہیں۔"

"وہ تمہیں توڑ دے گا صبو۔"

"تمہیں رحم نہیں آتا اپنے آپ پر صبو۔"

"یہ کیسا سوال ہوا؟ وہ شوہر ہے میرا۔ کزان تمہارا کچھ نہیں لگتا۔ یہ ایک وقتی جذبہ ہے۔"

اس جذبے پہ تم اپنی زندگی برباد مت کرو۔ وہ تمہیں کچل دے گا۔"

"پلیز صبو بھول جاو کزان کو۔ اسے نظر انداز کرو۔۔۔ مجھے بہت خوف آرہا ہے۔۔۔"

"مگر میں تمہیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

وہ اس لئے نہیں کہتی تھی کہ کزان بُرا ہے بلکہ اسے ڈرتھا کہ تاریخ پھر سے دہرائی نہ جائے۔ جیسے بلیک سرنے اسے توڑا۔ ویسے ہی کزان اسے توڑے گا کیونکہ وہ بھی تو بایکسیر بوئے ہے۔ اسے کیسے پتا نہیں لگا۔ متشمہ کے اندر اتنی گہرائی تھی اور اس گہرائی کو اس نے ایسے ڈھانپ کر رکھا ایک دفعہ بھی بھنک نہ لگنے دی۔ اتنے آرام سے وہ یہ سب قبول کر کے آگے بڑھ گئی۔ اتنے آرام سے نہ روئی نہ اُداس ہوئی۔ اتنے مطمئن اور خوشی سے اس نے سیف کی زندگی میں شامل ہو گئی اور بلیک سر۔۔۔ وہ بھی تو شامل تھے۔۔۔ انھوں نے کچھ کہا کیوں نہیں۔ وہ بھی بالکل نارمل تھے تو یہ سب کیا تھا۔ اس نے تیزی سے سب کچھ اندر رکھا۔ جیسے متشمہ کو صبرینہ کا راز پتا چلا تھا تو وہ جم کے رہ گئی وہی حال آج صبرینہ کا تھا۔ یہ ایسا انکشاف تھا کہ جس پہ اس کا دماغ مکمل طور پہ مفلوج ہو چکا تھا

کیونکہ محبت کے راز سے کھلنے سے زیادہ محبت کی ہار کا پہلا ثبوت دیکھ کر اس کے رونگٹے
کھڑے ہو گئے تھے تو کیا محبت کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ اسے یہاں سے جانا تھا
اگر بلیک سر کا سامنا کیا تو وہ خود کو روک نہیں پائے گی۔ اتنے نارمل ' اتنے خاموش کیسے
رہ سکتے تھے۔ جیسے کچھ ہوا نہ ہو۔ وہ تیزی سے فون نکال کر بلیک سر کو ٹیکسٹ کرنے لگی
کہ اسے جانا پڑا جی جی کو اس کی ضرورت ہے۔

"سیف کہہ رہے تھے کسی دن ہم چاروں کسی ٹرپ پہ چلیں۔" وہ دونوں اس وقت
نیچے لاؤنج میں موجود سریزدیکھ رہی تھیں تو متشتمہ اچانک صبرینہ سے بولی جو ایک دم
گہری سوچ سے نکل کر اسے سُنے لگی۔

"سوری کیا کہہ رہے تھے بھائی؟"

"مانا کہ لو سیفر ہینڈ سم ہے لیکن اتنا بھی کیا بندہ ہوش ہی بھلا دے؟" متشمہ شرارت سے بولی۔ صبرینہ نے گھورا۔

"مجھے اس کے علاوہ اور کوئی بھی شخص ہینڈ سم نہیں لگتا۔"

"ہاں ہاں وہ ہافو میکنک تمہیں ہی ہینڈ سم لگ سکتا ہے۔ تمہیں اپنا آنکھوں کا علاج کروانے کی ضرورت ہے؟"

"نہیں کیا کمی ہے کزان میں۔"

"کیا خوبی ہے تمہارے اس کزان میں؟"

"سب سے منفرد ہے۔ دل کا اچھا ہے۔ تھوڑا شرارتی ہے 'لمبا' چوڑا' مضبوط اعصاب

کا مالک 'جتنا باہر سے کیر فری ظاہر ہوتا ہے اندر سے اتنا گہرا۔ سوچنے والا نہیں لگتا لیکن

سوچتا ہے سب کے بارے میں اور۔۔۔"

"اچھا بس بس ہافو کی دیوانی اتنا محبت میں نہ ڈوبو کے، سے امی آجائیں اور دیکھیں کہ بچی کی عمر دیکھو اور اس کی حرکتیں۔ دودھ پینے کی عمر میں عشق کرنے چلی ہیں۔" صبرینہ نے کشن اسے مارا۔

"تم سے ہزار گنا سمجھدار ہوں۔ کم سے کم کا کیوں کی طرح ہر کسی سے لڑتی نہیں ہوں اور بائے داوے میں تشوڈائن کے نام سے مشہور نہیں ہوئی تریشو صاحبہ۔" ایک دم متشتمہ کچھ کہتی کہ ایک دم تریشو کہنے پر وہ نجانے کیوں ساکت ہو گئی۔ صبرینہ سکرین پہ نظریں جمائے متشتمہ کی خاموشی کو بُری طرح محسوس کر چکی تھی مگر ایسی بنی رہی جیسے اسے کچھ پتا نہ ہو۔ اپنا سر جھٹک کر اس نے سمجھا صبرینہ کے منہ سے غلطی سے نکلا ہو گا تو بولی۔

"اچھا چھوڑو سیف آج کچھ زیادہ ہی رومینٹک ہو رہے تھے۔" صبرینہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"تو مجھے کیوں بتا رہی ہو۔" منشمہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"تو کیا محلے والوں کو جا کر بتاؤں۔ ظاہر سی بات ہے اپنی بیسٹ فرینڈ کو بتاؤں گی۔"

"تو بیسٹ فرینڈ کو جا کر بتاؤں تو دودھ پیتی بیوقوف سی بچی ہوں۔ جسے دُنیا کا کیا پتا؟"

"اگر یہ بیوقوف لڑکی کسی نان سرپس بائیکر پلس میکینک کو چھوڑ کر کسی سینسبل آدمی

سے محبت کرتی تو میں اس کا بھرپور ساتھ دیتی۔"

"سینسبل آدمی یعنی سیف بھائی جیسا؟" منشمہ مسکرائی۔

"گاڈ اتنے بھی سینسبل نہیں ہے تھوڑے پاگل سے ہیں آئی مین تھوڑے شدت

پسند۔"

"کہی آج تم نے انھیں اپنے سیلولیس جمپ سوٹ کی تصویر تو نہیں بھیج دی۔" اس نے

منتشمہ کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ دبا رہی تھی۔ صبرینہ نے تاسف سے سر ہلایا۔

"ہاں!! امتحان ڈال دیا ان پر۔ اب رخصتی جلدی سمجھوں میں؟" منتشمہ ایک دم ہلکہ سا

قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

"آہستہ ڈائن۔"

"شکل دیکھو اپنی۔۔۔ تمہیں یقین ہے ناکہ تم ہی ہو جو لولیٹرز لکھتی ہو؟"

"ہاں میں ہی ہوں لیکن میرا معصوم دماغ اب مزید کچھ نہیں سنے گا۔"

"جل گری مل جائے گا تمہیں۔ مجھے میری محبت مل گئی تو تمہیں بھی مل جائے گا۔"

"واقعی تشو تمہیں تمہاری محبت مل گئی؟" صبرینہ نے ایک دم منتشمہ سے پوچھا۔ منتشمہ

ایک دم ہنستے ہوئے خاموش ہو گئی۔ صبرینہ کا عجیب سوال سے زیادہ عجیب انداز تھا۔

"ہاں سیف میرے سب کچھ ہیں۔ جو مجھے اپنے لائف پارٹنر میں چاہیے تھا وہ مجھے مل گیا۔ میرے امی ابو کو میرے لئے پتا تھا کہ میرے لئے کون بہتر ہے اور سیف ازدا ون۔"

"ہوں تو کزان بھی تو سیف بھائی کا دوست ہے۔ کزان میں ایسی کیا بُرائی ہے جس سے تمہیں لگتا ہے وہ میرے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا۔ اگر سیف بھائی اچھے ہیں تو تمہیں لگتا ہے کہ وہ کسی بُرے آدمی سے دوستی کرتے۔" متشمہ اب سنجیدہ ہو گئی۔

"کزان بیشک دوستوں کے معاملے میں ایک بہترین مثال ہے مگر دوستی کے علاوہ دوسرے رشتوں کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو وہ چاہ کر بھی نبھا نہیں سکتا۔ میں اسے فیلیئر نہیں کہہ رہی مگر وہ بے بس ہے۔ وہ کوئی بھی رشتہ اچھے سے نہیں نبھا سکتا سوائے دوستی کے۔ تمہیں وہ اپنا دوست مانتا ہے اس لئے تمہیں اس کا ہر رویہ اچھا لگ رہا

ہے لیکن دوست سے ہٹ کر اگر دوسرے رشتے کی تمنا کرو گی صبر تو وہ پیچھے ہٹ جائے گا۔"

"مجھے میں کیا کمی ہے تشو؟ کیا وہ ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچے گا۔" متشمہ نے اسے دیکھا اور صبرینہ کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اس کے سر پہ پیار کیا۔

"میری چھوٹی گڑیا۔ تم اتنی خاص ہو' اتنی پیاری ہو کہ وہ گدھا بھی جانتا ہے کہ وہ

تمہارے لائق نہیں ہے۔ وہ یہ سوچ کر تو کبھی پیچھے نہیں ہو گا کہ تمہارے میں کوئی کمی

ہے بلکہ اس لئے پیچھے ہٹ جائے گا کیونکہ وہ جانتا ہے تم کسی خاص کے لئے بنی ہو۔"

صبرینہ کی آنکھوں میں مرچے لگنے لگی۔

"لیکن مجھے وہ ہی خاص لگتا ہے تشو۔ مجھے تو لگتا میری محبت کافی نہیں ہو گی اس کے لئے۔

کی تو مجھے اپنے آپ میں لگتی ہے۔"

"شٹ اپ صبو۔ اتنا اختیار ایک مرد کو کبھی نہ دینا کہ وہ تمہیں اندر باہر سے اتنا کمزور

کردے کہ ماسوائے آپ اپنے اس ٹوٹے وجود کو ختم کرنے پہ مجبور ہو جاو۔"

"تمہارا دل کبھی زندگی میں ٹوٹا ہے تشو؟" متشمہ کے ہاتھ صبرینہ کے پشت پہ تھپکتے

ہوئے رُک گئے آنکھوں کے سامنے ایک دم ماضی کا وہ عکس لہرایا۔ ماضی کا عکس جو اسے

اب بھی حقیقت میں سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ سب کچھ بھول گئی ہے۔ تریشو سے پوچھتے

تو وہ کہتی ہاں ٹوٹا ہے ایسا کچل کر دل کو اس قابل نہیں چھوڑا اس شخص نے کہ اس کا پورا

جسم معذور ہو چکا ہے مگر متشمہ سیف سے پوچھتے تو وہ بولتی۔

"نہیں میری جان میں نے اس دل (نئے دل) کی بھرپور حفاظت کی ہے اور یہ دل جس

کا وہ حقدار تھا اسے حوالے کیا ہے جو میں جانتی ہوں وہ کبھی نہیں توڑے گا کیونکہ یہ اس

کی امانت ہے اور بھلا کون اپنی امانت میں خیانت کرتا ہے۔" صبرینہ کو نجانے کیوں

پرانے ٹریشالینا اور ایرک کے لئے رونا آیا۔ بلیک سر نے ایسا کیا کیا متشمہ کے ساتھ اور اگر انھوں نے تشو کا دل توڑا تھا تو ابھی تک متشمہ اس آفس میں کیوں محسوس ہو رہی تھی۔
کیوں ابھی تک بلیک سر اسے بھلا نہیں سکے تھے۔

"ہیپی برتھ ڈے یو ٹیفل۔" متشمہ ایک کپ کیک کا باکس 'دوسرے میں پینڈورا کا بیگ پکڑے شاپ میں داخل ہوئی۔ جی جی اپنا پرس اٹھا کر نکلنے لگی تھی ایک دم منہ کھولے صبرینہ کو دیکھنے لگی جو پھول بکٹ میں رکھ رہی تھی ایک دم متشمہ نے اسے گھیرے میں لیکر اس کے گال پہ زور سے پیار کیا۔

"بڑا جلد یاد آگیا۔" صبرینہ نے اسے گھور کر اپنے گال پہ ہاتھ مارا۔

"یاد تو جلدی آگیا مگر تمھاری سڑی ہوئی شکل کو مسکراہٹ میں تبدیل ہوتا کیسے مس کر دیتی۔"

"صبی تو ڈاجنم دن سی!! مینو دسیا کیوں نہیں۔" وہ تو غصہ ہو گئی۔

"وہ جی جی ایسا بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں برتھ ڈے مناتی نہیں ہوں ویسے بھی۔"

"تم نہیں مناتی ہو گی مگر ہمارے ہاں دارواج ہے اور جنم دن تے کام!!!! یہ ناقابل

قبول گل ہے چلو آج جشن منائیں گے۔"

"اور نہیں تو کیا پہلے یہ چھوٹا سا کیک تو کھا لو۔" اس نے بیگ سائڈ پر رکھا اور کھول کر

نکال کر صبرینہ کے منہ پہ ٹھونسا۔ صبرینہ نے کپ کیک کا بوٹم پکڑا اور منہ کو آنکھیں دکھائیں۔

"شکر کرو منہ پہ نہیں ملا۔ ویسے کہاں ہے تمہارا سچا دوست اس نے کر دیاوش؟" متشمہ
تمسخر انداز میں مسکرائی۔

"کر دیتا اگر اسے میری سالگرہ کی ڈیٹ پتا ہوتی۔"

"چلو بند کرو کڑیوں پہلے میں صبی کا گفٹ لوں گی اور پھر ہم اچھی سی جگہ کھانا کھائیں گے
ٹریٹ میری طرف سے۔"

"جی جی پلیز کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میرا یہی گفٹ تھا تم نے اتنی اچھی جاب تھی اور
تمہاراوش کرنا کافی ہے۔"

"منہ نوزپ اپ کرو اور فولودالید۔ ہم آج انجوائی کریں گے۔ تسی شامل ہو گے نا؟" اس
نے متشمہ سے پوچھا۔ متشمہ نے کندھے اچکائے۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔ اچھا گفٹ تو دیکھ لو۔" صبرینہ نے بیگ سے درمیانے سائز کا باکس نکالا تو کھولا تو ایک دم حیرت سے اس کا منہ کھل گیا۔ پینڈورا کے بریلینس کلکشن میں سے ایک پوینٹ ٹوفائیو کا کیریٹ اوپن بینگل جو گولڈ میٹل میں تھا۔ کافی سمپل مگر مہنگا تھا۔

"تشوہہ؟؟"

"بس رونے نہ لگ جانا چپ کر کے پہنو۔" صبرینہ تشوہہ کے گلے لگی۔

"تھینک یو۔"

"اب مجھے جلیسی ہو رہی ہے۔ مجھے اپنا گفٹ لینا ہے چلو بھئی۔"

"جی جی تم مجھے یہ پیونیز پانچ دے دو بس یہی میرا گفٹ ہے۔"

"نہیں۔۔۔ چلو۔" وہ چلنے لگے جب لمبا 'چوڑاوائٹ ڈریس شرٹ اور گرے جینز میں

بلیک اندر داخل ہوا۔ متشمہ ٹھہر گئی اسے دیکھ کر پھر نظریں ہٹا کر کپ کیک کا ڈبہ اٹھانے

لگی۔ بلیک کی بھی نظریں اس طرف گئی بھی گلا کنکھارتے بولا۔

"گرل!!"

"بلیک سر آپ؟" اس نے دیکھا بلیک کے ہاتھ میں بیگ تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے۔" صبرینہ نے حیرت سے دیکھا۔ ساتھ میں متشمہ نے بھی۔ وہ آگے

آیا اور صبرینہ سے ملا۔

"یہ تمہارا گفٹ گرل!"

"تھینک یو سر مگر آپ کو کیسے پتا چلا؟"

"دو دن پہلے تم نے اپنی آئی ڈی کارڈ دی تھی نائٹرنس کے لئے تو اُدھر سے پتا چلا۔"

منتشمہ نے اب صبرینہ کو دیکھا۔ یہ کب ملی اس سے؟

"منتشمہ۔" بلیک نے اسے دیکھ کر سر ہلایا۔ یہ اس کے سلام کرنے کا انداز تھا۔ منتشمہ نے

بھی سر ہلایا۔

"بلیک!" بڑے نارمل لہجے میں بولی۔ صبرینہ نے غور کیا۔ اتنا نارمل کوئی کیسے ہو سکتا

ہے۔ اگر اسے ایسے کزان سے ملنا پڑ جائے۔ نہیں ایسی نوبت ہی نہیں آئے گی۔

"جی جی کیسی ہو؟" جی جی نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"میں ٹھیک بلیک آپ کیسے ہیں؟"

"گڈ! چلتا ہوں لگتا ہے تمہارے آج پلانز ہو نگیں۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"بہت شکریہ سرویسے اس کی ضرورت نہیں تھی۔"

"خوب مزے کرو گرل پھر ملتے ہیں چلتا ہوں۔" اس نے بیگ سے نکال کر دیکھا تو اس

کامنہ کھل گیا یہ گلاسکو میں کیا سارے برینڈ کریزی ہے۔ اس نے Dolce and

Gabbana کا سن گلاس کا کیس نکالا دیکھا تو المینڈ فلاور کلکشن کی سن گلاس جو

بیحد خوبصورت اور سٹائیش تھی۔

"یہ تو بہت ودیا ہے۔ چوائس تو بڑی چنگی ہے ان کی۔"

"ہاں لیکن ٹھیک ٹھاک مہنگی ہے یا یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو تم لوگوں کی برتھ ڈے کا

وقت آئے گا تو میں اتنا مہنگا تحفہ نہیں دے سکوں گی۔"

"چپ کرو سب اپنے حیثیت کے مطابق ہی تحفہ دیتے ہیں اور تحفہ چاہے مہنگا اور سستہ ہو

دل سے دیا جائے تو بس قبول کرنا پڑتا ہے۔ خیر چلیں اب۔"

وہ اور متشمہ ابھی شام کو گھر کی طرف جا رہے تھے جب اسے انون نمبر کی کال ریسیو ہوئی۔

"اٹھا ضرور کوئی رشتیدار ہوگا تمہیں وش کرنے کے لئے کیا ہوگا۔" صبرینہ حیران ہوئی کون ہو سکتا ہے۔ ایسا تو کوئی نہیں ہے جو اسے کال کرے بغیر سمجھے فون اٹھایا۔

"ہیلو راکی۔"

"کون؟"

"میں گرلر!!!"

"گرلر تمہیں میرا نمبر کیسے ملا؟"

"بس مل گیا یا وہ ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔"

"کیسا مسئلہ پھر کزان اور سنیک نے تو کچھ نہیں کیا نا؟"

"روکی وہ سنیک نے۔۔۔" اس کے ایک دم رُک جانے پر صبرینہ کا دل رُک گیا۔

"کیا سنیک نے؟"

"سنیک اور کزان کی لڑائی ہوئی پھر سے اور۔۔۔ اور۔"

"سنیک کو گولی لگ گئی اور اس کی حالت بیحد سرسبھ ہے اور کزان جیل میں ہے۔"

صبرینہ کے ہاتھ سے فون چھوٹ گیا۔ ایک دم اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ جانے پر

منتشمہ نے چونک کر دیکھا۔

"صبو؟"

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ کزان۔۔۔ سنیک۔۔۔ سنیک کو گولی لگ گئی۔"

"واٹ!!!! سنیک کو ٹھیک ہے نا؟"

"صبو بولتی کیوں نہیں ہو؟؟؟ کس ہو اسپتال میں ہے وہ؟"

"مم مجھے ننن نہیں پتا۔۔۔" متشمہ نے گاڑی روک کر جھکتے ہوئے فون اٹھایا لیکن فون

بند ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے فون سے ہاک کو کال ملائی۔

"ہاں تشو؟"

"ہاک؟ سنیک کو گولی لگ گئی؟ کہاں پہ ہو اس وقت!!!!"

"کیا؟؟؟"

"کیا بک رہی ہو تشو سنیک کو کب گولی لگی؟" ہاک ایک دم چلا اٹھا۔

"کیا مطلب تم کیسے لا علم ہو سکتے ہو؟ تمہیں تو ہر چیز کی پہلے خبر ملتی ہے۔"

"ابھی سنیک مجھ سے مل کے گیا ہے اور تم کہہ رہی ہو اسے گولی لگی کب لگی۔" ایک دم

مشتّمہ چونک اٹھی۔

"گر لرنے۔۔۔ ایک منٹ مجھے آڈریس بھیجنا۔ پتا تو لگے یہ کونسی گولی لگی ہے اسے۔"

وہ سمجھ گئی۔ صبرینہ ابھی تک شکاڈ میں تھی۔

"گدھی لڑکی!!! پرینک کر رہے ہیں وہ سارے۔ تمہاری سا لگرہ والے دن بھی نہیں

بخشا۔"

"کیا مطلب کیا بولے جارہی ہو۔۔۔ تشو سنیک کو گولی لگی ہے اور کزان جیل میں ہے۔

مجھے لگا ہے میری طبیعت عجیب ہو رہی ہے اور تم کہہ رہی ہو پرینک اتنا گندہ مذاق نہیں

کر سکتے۔"

"کر چکے ہیں اور ایک سکینڈ اب ہم انھیں بیوقوف بنائیں گے میں ہاک سر کو کال کروں؟

دیکھتی ہوں کیسے سبق سکھاتی ہوں ان بائیکر گینگ کو۔"

"یار کچھ زیادہ ہی آنکھ کالی نہیں کر دی تم نے جینا۔" سنیک ہو سپیٹل بیڈ پہ بیٹھا۔ جینا سے بولا جو اس کا سارا حلیہ بگاڑنے میں مصروف تھی۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ ہاں فوج بھی تمہیں مارتا ہے تمہاری آنکھ اتنی کالی ہو جاتی ہے۔"

"ہو نہ اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ اچھا واقعی لگ رہا ہونا کہ میں بُری طرح پیٹا ہوں اور

مجھے گولی لگی ہے۔ ویسے اینا سے مار تو بہت زور کی پڑی گے یہ پلان کچھ اچھا تو نہیں ہے؟"

"ہاں فونے پلان کیا ہے تو سوچ کے ہی کیا ہو گا۔ اس کے بعد اتنا بڑا سر پرائیز بھی تو کریں

گے ہم سب !!"

"یہ بھی ہے آج کے دن میں اس منحوس کو اور اس کے پلانز کو برداشت کر رہا ہوں۔ وہ

بھی اینا کے لئے ورنہ نہیں۔" دوسری طرف کزان بیک گراؤنڈ پولیس لائن اپ کے

سامنے کھڑا بورڈ پکڑے جیل کے سوٹ میں کھڑا فوٹو کھینچ رہا تھا۔

"یار تو مسکرا کیوں رہا ہے جیل جا رہا ہے یا خالا کے گھر؟"

"کیا کروں کیمرے میں اچانک مسکراہٹ نکل آتی ہے اور روکی کوری ایکشن سوچ کر تو

اور ہی ہنسی آرہی ہے۔"

"لڑکے جوتے پڑنے کی تیاری کرو۔ سنا ہے لڑکی کی ہاتھ بہت تیز ہیں۔" جوش کزان

کی تصویر کھینچتے ہوئے بولا۔

"سہ لیں گے بھئی ایسی بھی کیا بات ہے۔" اب وہ فوٹو لینے سے فارغ ہوئے تو ہاک

تیزی سے اندر آیا اس کمرے میں۔ ایک دم ہاک کو دیکھ کر وہ چونک اُٹھے۔

"کیا ہوا بھئی؟ تمہارے منہ پہ تو بارہ ایسے بچے ہوئے ہیں جیسے سچ مچ میں جیل اور سنیک

ہو سپیٹل میں چلا گیا۔"

"کزان صبرینہ اور متشمہ کیڈنیپ ہو گئی ہیں۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ ہم تمہیں بتانا بھول گئے تو اس طرح کا مذاق کرو گے ہمارے

ساتھ۔"

"کزان!!!! ایٹم (گالی) سریس!!!! مجھے ابھی مسیج ریسو ہوا ہے اور متشمہ اور

صبرینہ کے نمبر بند جا رہے ہیں۔" بلیک جو کافی مشین سے کافی ڈال رہا تھا ایک دم اس

کے ہاتھ سے کپ چھوٹ گیا اور کزان ایک دم پیچھے ہوا۔

"نہیں!!! تشو اور روکی کو میں ابھی کال کرتا ہوں۔ تمہارے ساتھ ایسی کسی نے مذاق

کیا ہو گا۔" کزان نے کانپتے ہاتھوں سے فون نکالا۔ فون بھی کانپنے لگا تو ایک دم وہ

دھاڑا۔

"روکی اور تشو کو کچھ نہیں ہو گا۔ میں بتا رہا ہوں انہیں کچھ نہیں ہو گا سنا تم نے۔"

دوسری طرف بلیک تیزی سے یہاں سے نکلا۔ ایک دم ماضی کے تلخ لمحے اس کی نظروں

کے سامنے آئے جیسے اسے اٹھا کر لوگ لے گئے تھے اور وہ واپس آکر ویسا نہیں رہا تھا کہی

"روکی اور متشمہ کو ایک بھی کھروچ آئی تو میں ان لوگوں کو عبرت ناک سزا دوں گا اور

سارے دُنیا کو دکھاؤں گا۔" وہ خود سے اونچی آواز میں بڑبڑایا۔ سنیک بھی تیزی سے اندر

آیا۔

"یہ میں کیا سُن رہا ہوں!!!!!! ہاک!!!!!! میں ان باسٹرڈ کو چیڑ دوں گا۔"

بلیک نے بانیک اس لاوارث مکان کے سامنے روکی۔ جہاں اسے خبر ملی

کہ متشمہ اور صبرینہ یہاں پر ہے۔ اس نے دیکھا اس کے ساتھ ہی متشمہ

کہ گھر کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے دل کی بیٹ مس ہوئی۔ اس نے دوبارہ

اوپر دیکھا۔ اس کے بعد تیزی سے اپنے جیب سے گن نکال کر اُترا۔ پیچھے

سے پانچ بائیک کی آواز آئی مڑ کر دیکھا تو اس کے اپنے بویز تھے۔ کزان
کی ہارلی تیزی سے اس کے آگے رُکی۔ سُرخ نگاہوں سے اس نے بلیک
کو دیکھا۔ بلیک ایک دم دھک سے اس کی حالت دیکھنے لگا۔ پیچھے سنیک
نے ہیلمٹ پھینک کر تیزی سے اندر گیا۔ اس نے سب کا انتظار نہیں
کیا۔

"اینا!!! اینا!!! تشو!!!!!!" وہ تیزی سے اونچی آواز میں دھاڑتا
سخت طیش میں بھی لگ رہا تھا اور اندر سے گھبرا یا ہوا بھی۔ جوش اور
گر لر تیزی سے گھر کے پچھلے حصے کی طرف گئے۔ ہاک البتہ ان دونوں کا
دیکھنے لگا۔

بلیک تم اس اس کھڑکی کے حصے سے گھسواور سا کورا تم۔۔۔ " مگر اس
کے کہنے سے پہلے ہی کزان ٹوٹی کھڑکی کے اندر گھسا جبکہ بلیک سیدھا
سنیک کے پیچھے گیا۔ ہاک نے گہرا سانس لیا اور اپنی گن نکالی اور ان کے
پیچھے گیا۔ سنیک پاؤں سے دروازہ کو توڑ کر کھولا تو گھپ اندھیرے میں
اسے کچھ نہیں دکھایا دیا۔

"اینا !!! اینا !!! کہاں ہو تم؟؟؟ تشو تشو پلیز تمھاری آواز تو پورے
علاقے کو ہلادیتی ہے۔ کہاں رکھا تم نے انھیں (گالی)۔۔۔ اگر اینا اور
میری بہن کو کسی نے ہاتھ بھی لگایا تو تم سوچ نہیں سکتے تم لوگوں کے
ساتھ میں کیا کروں گا۔"

دوسری طرف گر لڑ پائپ سے چڑھ رہا تھا اور جوش نے بسیمینٹ کے
دروازے کو کھول کر نیچے چھالانگ لگائی۔ کزان کچن کی طرف آیا تو دیکھا
وہاں بھی ہر چیز بکھرے 'ٹوٹے پڑی ہوئی تھی۔ آگے چل کر اس نے
قدم رکھا کہ اچانک کچھ گیلا اپنے بوٹے پہ محسوس ہوا۔ فون نکال کر ٹارچ
تیزی سے کھولا اور چیک کیا تو اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی
جب اس نے دیکھا خون تھا اور اس کے گھسیٹے ہوئے نشان اس کے پیچھے
سمیت جا رہے تھے۔ کزان کو لگا جو کچھ کھایا پیا ہے سب باہر چلا جائے
گا۔ اس کے پیچھے ہاک آیا تو کزان کو ساکت کھڑا دیکھ کر ٹھہر گیا جب
اس نے زمین کو دیکھا تو وہ بھی خود پیچھے ہو گیا۔

"سس سا کورا!!! یہ۔۔۔ سا کورا بات۔۔۔" لیکن کزان نے اس خون

کے نشان کی گھوم کر تیزی سے تقلید کی۔ بلیک دوسری منزل پہ آیا وہ

سیدھا پہلے دروازے کی طرف گیا جو کہ لاک تھا۔ وہ تیزی سے دروازہ

پیٹنے لگا۔

"گرل!!!! گرل تمہیں میری آواز آرہی ہے۔"

"صبرینہ!!!!" اس نے دروازہ توڑا وہاں بھی نہیں تھی۔ تیزی سے گن

پکڑے وہ یہاں سے جانے لگا جب اسے کچھ گرنے کی آواز آئی۔ چل کر

اس طرف آیا تو دیکھا دائیں جانب ایک دروازہ تھا۔ بڑے محتاط ہو کر چلتے

ہوئے آگے چلنے لگا۔ جب دوسری طرف چیخ کی آواز آئی۔ یہ چیخ تو

۔۔۔۔ ایک دم اس کے اندر عجیب سی ہلچل مچ اُٹھی۔

"ٹریشالینا۔" وہ آہستگی سے بولتے ہوئے بھاگا۔ دوسری طرف اسے کزان کی

اونچی دھاڑے سُنائے دے رہی تھی اور دائیں جانب سنیک اور جوش کی

لڑنے کی آوازیں مگر اسے تو ہوش نہیں تھا۔ اگر اسے اسے کچھ ہو گیا

تو۔۔۔۔۔ اب تیسری منزل کی سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔ آخری والی

منزل پہ آیا تو دیکھا متشمہ خون سے لت پت۔۔۔ منہ کے بل گری ہوئی

تھی اور اس کی کمر پہ۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی۔ چھڑی

متشمہ کے کمر پہ۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑایا۔

"تریشو۔۔۔۔۔ ننن نہیں۔۔۔۔۔ تریشو۔" ایک دم وہ گٹھنے کے بل گر گیا۔

"دعا کرو بلیک کہ یہاں سے جاؤ تو میں کسی حادثے کا شکار ہو جاؤں اور

میرے جسم کے ایک ایک حصے کے ٹکڑے ہو جائیں۔ اتنے چھوٹے چھوٹے

کہ میرے وجود کو کوئی پہچانے سے بھی انکار کر دے کیونکہ تم نے میرے
دل کے ساتھ وہی کیا ہے اور میں اب۔۔۔ میں اپنے دل کو بھی پہچان
نہیں پاری۔ میں اس کے لئے رو بھی نہیں پاری۔ میں اس کو دفن کر
کے اس پہ فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکتی۔

Because you stolen it and crushed it! You
identify that crushed my heart that even I can't
!!!! it was mine

"نہیں!!!!" وہ گھسیٹ کر تڑپتے ہوئے اس کے پاس آیا۔
"تْرِیشو۔۔۔ ٹریشا لینا پرس۔۔۔" گھٹی ہوئی آواز میں وہ بولتے ہوئے اسے
سیدھا کرنے لگا۔ جیسے ہی بلیک نے متشمہ کے چہرے کو چھوا متشمہ کی پٹ

سے آنکھیں کھلیں اور وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔ جیسے کسی انگارے نے چھو
لیا ہوا ہے۔ بلیک کا ایک دم منہ کھل گیا۔

"ٹریشا لینا۔" وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگا متشمہ کو۔ متشمہ ایک دم تیزی سے
اُٹھی۔

"ہاتھ مت لگانا مجھے۔"

"ٹریشا۔۔۔ تمہارا خون۔۔۔ تمہیں چاقو۔۔۔ ٹریشو کھڑی مت ہو۔۔۔" ایک

دم دوسری طرف گھوم کر چیز آئی۔ بلیک ایک دم پیچھے ہوا کیونکہ وہ کسی

کا کٹا ہوا سر تھا۔ بال سے تو صبرینہ کا۔۔۔ دو تین قدموں کی آوازیں

آئی۔

"تسو!!!!!!" کزان بھاگتے ہوئے اس طرف آیا لیکن نیچے بلیک کے سامنے

موجود سر کو دیکھ کر۔۔۔ وہ خود جم گیا۔ گر لڑ بھاگ کر ایک کمرے سے

نکلا لیکن یہاں سامنے کے نظارہ دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی۔ سنیک 'ہاک

اور جوش بھی اوپر آئے۔ کزان کی کھڑے ہونے کی ہمت ختم ہو گئی وہ

نیچے گرا۔ سنیک کو سمجھ نہیں آئی کہ یہ یہاں سب کیا ہوا ہے۔ جوش

نے دیکھا۔

"تسو!!!!!! تم ٹھیک ہونا۔۔۔ صبرینہ کہاں ہے؟؟؟"

"نہیں!!!!!!" سنیک سے یہ منظر برداشت نہیں ہوا تو زور سے اپنے دونوں

ہاتھوں سے منہ پہ تھپڑ مارا۔۔۔

"نوںو۔۔ یہ اینا نہیں ہے نا۔۔ کہہ دو اینا نہیں نا۔۔ بولتے کیوں نہ ہو

۔۔۔ تشو!!! تشو!!! تم تمھیں چاقو۔۔۔ بولو یہ اینا نہیں ہے

۔۔۔ " وہ عجیب بے ربط جملے بولتے ہوئے پاگل ہی لگ رہا تھا۔ ایک دم

وہ سب بے ہوش ہو کر گر جاتے۔ ایک دم ساری لائٹس آن ہو گئی۔ ان

سب نے دیکھا۔ میوزک کی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی۔

Weekend کی save your tears نے ان سب کو عجیب انداز

میں چونکانے پہ مجبور کر دیا۔ اس کے بعد متشمہ کی ہنسی۔ ان سب نے

دیکھا۔ وہ کمر سے چھری نکال کر مائیک کے انداز میں پکڑے۔

"تو ہم نے بلا آخر ان بائیکر بوائز کو پرینک کر دیا۔ سا کورا سیو یور ٹیرز فور

اندر ڈے!!! صبو!!!!!! متشمہ کے پکارنے پر صبرینہ کیک پکڑے ہلکے

ہلکہ ڈانس کرتے ہوئے آئی اور ان سب کے ہونق بنے روپ کو دیکھ کر
اس نے مسکراہٹ دبائی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو میری سالگرہ ہے مجھے سارے وش نہیں کریں گے
---" بلیک نے صبرینہ سے نظریں ہٹا کر متشمہ کو دیکھا جو کزان کو دیکھتے
ہوئے چڑانی والی مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا ہا فو۔۔۔ ہوا نکل آئی۔۔۔" سنیک نے طیش میں آ کر مٹھیاں
بھینچ کر آگے بڑھتے ہوئے صبرینہ کے ہاتھ سے زور سے کیک دوسری
طرف پھینکا۔

"بند کرو یہ میوزک!!!!!!" وہ گر لڑکی طرف دیکھ کر دھاڑا۔ صبرینہ
ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"سنیک!! کیا بد تمیزی ہے۔" متشمہ تیزی سے بولی۔

"بد تمیز اور جو تم نے یہ (گالی) جوک کیا ہے ہمارے ساتھ۔ تمہیں اندازہ

ہے کہ ہم سب مرنے والے ہو گئے تھے۔" وہ چیخا۔ بلیک اور کزان ایک

دم ساکت گٹھنے کے بل بیٹھے بالکل جامد تھے۔

"سنیک!!!!!!" ہاک نے وار ننگ دی۔

"کیا ہاک!!!!!! کیا ان کو میں کچھ کہوں بھی نا۔۔۔ اس سٹوپڈ پرینک

میں انہیں واقعی کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ مجھے لگا۔۔۔ میں مرنے والا۔۔۔"

سنیک نے اپنے سینے پہ ہاتھ کر دوسری طرف جھکا۔ جیسے اس منظر کو

ابھی تک وہ ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔ صبرینہ نے ایک دم گھبرا کر سنیک کی

طرف بڑھی تو سنیک نے ہاتھ آگے کیا۔

"ہاتھ مت لگانا مجھے!!!!" وہ چیخا۔

"سنیک۔۔۔" صبرینہ کو سچ مچ ان سب کی حالت دیکھ کر پریشانی ہو گئی۔

"سچ میں تم لوگوں نے جو مذاق کیا وہ جائز تھا؟ اور ہم نے کیا تو ہم

سٹوپڈ!!!! کیا سمجھتے ہو تم اس معصوم لڑکی کا برتھ ڈے خراب کرو گے

اور میں چپ بیٹھی رہوں گی اور ہم کیا ہونا تھا جب ہاک کو سب پتا

تھا۔" اب سب نے ہاک کو دیکھا۔

"ہاک؟؟؟" گرلر نے تیزی سے ہاک کی طرف شاک ہو کر دیکھا۔

"شٹ!!!!" جوش نے مٹھی منہ پہ رکھی جبکہ کزان اور بلیک ابھی تک

ویسی پوزیشن میں تھے۔

"تم لوگوں کی وجہ سے ہمارا کیسڈنٹ ہو سکتا تھا۔ صبو کی طبیعت خراب

ہو سکتی تھی لیکن ہمارا مذاق کرنے پر ہم بے حس اور سٹوپڈ بن گئیں۔"

"تشوچپ کر جاؤ۔" صبرینہ نے اسے ٹوکا۔

"صحیح کہہ رہی یہ۔ ہم الو کے پٹھے ہیں۔ ہم۔۔۔" بلیک بولتے ہوئے

مزید کچھ بول نہیں سکا۔ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں احساس نہیں ہوتا جب ہم ایسا کھیل کھیتے ہیں اور جب دوسرا وہ

کرے تو۔۔۔" وہ ہنسا عجیب انداز میں ہنستے ہوئے نیچے چلا گیا۔ البتہ کزان

اب تک ویسا تھا صبرینہ اس کی حالت پہ ڈر گئی۔ چلتے ہوئے اس طرف

آئی۔

"کزان!! کزان!!" صبرینہ نے ڈرتے ڈرتے گٹھنے کے بل جھک کر
اسے مخاطب کیا۔ سنیک کی ہمت ختم ہو گئی وہ بھی بلیک کے پیچھے چل پڑا۔
صبرینہ نے اسے دیکھا۔

"سنیک!!!" مگر وہ ہوش میں نہیں تھا کہ اس کی سُنتا۔ متشمہ بھی ایک
دم جیسے کزان کی خاموشی سے ڈر گئی تھی۔

"کزان!!! کزان!!!" وہ اونچی آواز میں بولی مگر کزان کچھ بول نہیں
رہا تھا۔ متشمہ تیزی سے اس طرف آئی۔ ہاک بھی گھبرا گیا۔
"کزان!!!!!" متشمہ نے اس کے کندھے پکڑ کر جنجھوڑے۔ صبرینہ نے
کزان کا چہرہ تھپ تھپایا۔

"کڈ!!! پانی لاو۔" جوش اور گرلر تیزی سے نیچے کی طرف بھاگے۔

"کزان تم بول کیوں نہ رہے۔ کزان مذاق تھا۔ کزان کزان !!!" صبرینہ
کی تو ایک دم جان پہ بن آئی۔ اس کی پلکیں تک نہیں جھپک رہی
تھیں۔

"کزان میرے بھائی۔ کزان منہ سے کچھ بولو۔ ہاک اسے کیا ہوا ہے
۔" متشمہ ایک دم گھبرائے ہوئے بولی۔ ہاک نے کزان کی گردن پکڑ کر
زور دیا۔

"کزان ہوش میں آؤ کزان !!! کڈو کو کچھ نہیں ہوا۔ کزان تشو اور کڈو
بالکل ٹھیک ہیں دیکھو۔"

"کزان تم بول کیوں نہیں رہے !!!" صبرینہ زور سے ہاتھ اس کے منہ
پہ مارا۔ کزان کے اب کی بار منہ سے نکلا۔

اشتہار لگوایا۔ میں مرد نہیں گے ہوں۔ مرد ہوتا تو۔۔۔۔۔ " وہ مزید بولتا
کہ متشمہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں نہیں منہ بند کرو میرا بھائی مرد ہے۔۔۔ تم منہ سے یہ الفاظ نہیں
نکالو گے۔ میرا بھائی کو وہ غلیظ خطاب نہیں دو گے۔ میرا بھائی مضبوط مرد
ہے۔ سُناتم نے۔" متشمہ نے کزان کا چہرہ پکڑ کر تیزی سے روتے ہوئے
کہا۔ صبرینہ کو لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے کر چیر دیا ہو۔
اسے لگا اس کی ماں کی موت آخری حد ہو گئی مگر یہ درد سے جو جان نکل
جارہی تھی یہ کیا تھا۔ کزان اس کا کزان۔

"نہیں تم نہیں بولے گے خود کو کبھی نہیں بولے گے۔ میرا بھائی پاک
ہے غلیظ نہیں ہے۔ کزان میرا ویر۔ بولونا ہاک۔۔۔ اسے پاگل کو سمجھاؤ

منہ سے آئندہ الفاظ نہیں نکالے گا۔ " وہ کزان کے کندھے پہ سر رکھ کر
روتے تیزی سے ہاک سے بولی۔ ہاک کی خود آنکھیں نم ہو گئیں جبکہ
سیڑھیوں پہ گر لراور جوش ساکت کھڑے کزان سا کورا کی غم سے بھری
یہ داستان سُن رہے تھے جبکہ صبرینہ کزان کے ہاتھ کو سختی سے پکڑے
خود اس کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ درد سے لگ رہا تھا پورا جسم
مفلوج ہو گیا ہو۔

وہ دونوں اس وقت ہاک کے کلب کے بجائے بلیک کے گولف کلب کے بار میں موجود
تھے اور سخت قسم کی ڈرنک کرنے میں مصروف تھے۔ دونوں چپ تھے۔ دونوں کے

پاس کچھ کہنے کو نہیں تھا۔ دونوں کا غم کچھ ایک حد تک جیسا تھا۔ دونوں یک طرفہ آگ میں جل کر تقریباً جھلس چکے تھے لیکن دونوں ہی اس آگ سے ہٹنے کو تیار نہیں تھے۔ ایک خاموش جنگ لڑ رہا تھا تو دوسرا چلا چلا کر بھی دُنیا کے لئے بہرہ ثابت ہو گیا تھا اور یہ خاموشی والی آگ میں جھلسنے سے زیادہ تکلیف دے تھا۔ سنیک نے سنسٹرم جو انتہائی سٹرانگ الکحل تھا بنا اس میں پانی یا کوئی اور سوڈا ڈالے ایسے گلاس میں ڈال کر پینے لگا جبکہ بلیک کونیک کی سٹائلش چھوٹی بوٹل کو پکڑے چھوٹے سپ لے رہا تھا۔ اتنی طویل خاموشی کے بعد سنیک بولا۔

"یہ محبت۔۔۔ اتنی۔۔۔ جان لیوا کیوں۔۔۔ ہو۔۔۔ تی۔۔۔ ہے ایرک؟"

سنیک نے بلیک کے اصل نام سے مخاطب کرتے ہوئے عجیب سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

بلیک نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ۔۔۔۔۔ رہے ہو؟؟؟؟؟ محبت سے واقف نہیں ہو کیا؟" وہ کچھ نہیں بولا۔

بولتا تو کیا بولتا۔ اب سنیک بھی خاموش ہو گیا۔

"بھول نہیں سکے نا اسے؟۔۔۔۔۔ اب بھی اسے۔۔۔۔۔ دل سے نکال نہیں پائے۔

تمہیں۔۔۔۔۔ دیکھ کرو۔۔۔۔۔ حسرت ہوتی۔۔۔۔۔ ہے زندہ کیسے ہو تم۔۔۔۔۔ جی کیسے

رہے ہو!!!!!"

"لاار خاموش!" بلیک نے آہستگی سے کہا مگر اس کا لہجہ ہلکہ سا کٹھلا تھا۔ سنیک خاموش

ہو گیا۔ سنیک نے منہ پہ ہاتھ پھیرا اور پھر فون نکال کر اس نے کسی کو کال ملائی۔

"ہیلو بیانکا۔ ہوں۔۔۔ فارغ ہو؟ آئی نیڈیو۔" بلیک نے اسے ایک دم آنکھیں پھاڑ کر

دیکھا۔ سنیک نے مزید بات کر کے فون رکھا۔ اس نشے کے باوجود بلیک کی نظریں

محسوس ہوئی۔

"میں اپنا پہاوی۔۔۔ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اور میں۔۔۔ مزید اسے آگ میں
جھلس۔۔۔ کر راکھ نہیں۔۔۔ بن سکتا۔ غلطی میری ہے۔ اس نے مجھے کہی سے بھی
نہ کہا تھا کہ مجھ سے محبت کرو۔" بلیک نے دیکھا سنیک کی آنکھوں میں نمی تھیں۔
"میں۔۔۔ جیسا تھا پہلے۔۔۔ ویسے ہی۔۔۔ ٹھیک تھا۔۔۔ تم بھی تو موو آن کر
چکے ہو۔ تو میں۔۔۔ کیوں نہیں۔ میں بھی۔۔۔ کروں گا۔۔۔ میں ایک لڑکی
کی۔۔۔ وجہ سے خود۔۔۔ کو برباد نہیں۔۔۔ کر سکتا۔۔۔"
"ڈینیل بیٹھ جاو۔" بلیک گھمبیر لہجے میں بولا۔ اسے پتا تھا صبح تک سنیک پچھتائے گا اور
ایسے پچھتائے گا کہ پھر اپنے لئے زندگی اور مشکل بنا دے گا۔
"نہیں ایرک۔ مجھے۔۔۔ مت روکو۔ مجھے۔۔۔ اپنا کی محبت دل سے نکالنی
۔۔۔ ہوگی ورنہ میں۔۔۔ زندہ نہیں۔۔۔ رہ سکوں گا۔" اس سے پہلے بلیک اسے

روکتا۔ بلیک کا فون بج اٹھا دیکھا تو ہاک کا تھا۔ سنیک نے تو نہیں اٹھانا کیونکہ اسے ہاک پہ غصہ تھا جبکہ بلیک کی سوچ اس معاملے میں مختلف تھا۔ وہ ہاک کی وجہ سمجھ سکتا تھا۔ اس نے کیوں ہامی بھری۔ فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"جیڈ۔۔" بلیک نے ہاک کا نام لیا۔

"ایرک سا کورا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے تم دونوں کی

ضرورت ہے۔" ہاک کا جس طرح کا لہجہ تھا اس میں بلیک کا سارا نشہ اُتر گیا۔

"کیا ہوا اسے؟" سنیک جانے لگا تھا جب مڑا۔

"میں آتا ہوں۔"

فون بند کر کے وہ اٹھا۔

"کیا ہوا؟ اب کون سا نیا بہانہ لایا ہے وہ؟" وہ پھنکارا۔

"سا کورا کو ہماری ضرورت ہے۔" بلیک نے اپنے ہائیک کی چابی اٹھائی اور جانے لگا ایک

دم سنیک اس سے پہلے کچھ کہتا ایک دم ٹھہر گیا۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔ بتاؤ۔۔۔" وہ تیزی سے بولا۔ بلیک گھوما۔

"تم واقعی جاننا چاہتے ہو!!!" بلیک دانت پیستے ہوئے بولا۔ سنیک ساکت ہو گیا پھر گہرا

سانس لے کر بولا۔

"چلو۔"

وہ کزان کے سوئے وجود کو دیکھ رہی تھی جو ہاک کے بستر پہ لیٹا سو رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ

ابھی تک صبرینہ نے نہیں چھوڑا تھا۔ سب نے بڑی کوشش کی تھی کہ صبرینہ سے کزان

کا ہاتھ الگ کر واسکے مگر اس نے ایک ضدی بچے کی طرح چھوڑنے کا نام نہیں لیا تھا۔

کزان کو متشمہ کی گاڑی میں لیکر آئے تھے۔ کزان کو بیک سیٹ میں بیٹھایا تھا اور صبرینہ اس کے ساتھ تھی۔ متشمہ پسینہ سیٹ پہ تھی اور جوش ڈرائیو کر رہا تھا۔ سارا سفر خاموشی سے گزرا اور ہاک کے کہنے پر وہ اسے ہاک کے گھر پہ لیکر آئے۔ اسے جب باہر نکال رہے تھے تو متشمہ نے صبرینہ کا ہاتھ چھڑوانا چاہا کہ وہ دونوں اب گھر جائے گے تو صبرینہ تو کسی طور پہ تیار نہیں تھی۔

"صوبہ پاگل مت بنو۔ ہمیں ویسے بھی دیر ہو گئی ہے۔ امی بہت پریشان ہو گئیں۔" لیکن وہ سُن ہی نہیں رہی تھی۔ وہ ایسے صدمے میں تھی جہاں وہ بالکل بہری 'اندھی اور گونگی بن چکی تھی۔ جیسے وہ کزان کا ہاتھ پکڑ کر اس کا سارا غم لے لینا چاہتی تھی۔ سارا بوجھ اپنے کندھے پہ ڈال دینا چاہتی تھی۔ بس کزان پر سکون ہو جائے۔ کزان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ دل کر رہا تھا پورے جہاں میں اتنا چہچہ 'اتنا روئے کہ پوری زمین اسے کے درد سے

کانپ اُٹھے مگر پورا جسم 'اندر کے احساس' دل کی دھڑکنیں سب جیسے مفلوج ہو گئے
تھے۔ متشمہ نے صبرینہ کی حالت کو بے بسی سے دیکھا۔ ہاک نے متشمہ کے سر پہ ہاتھ
رکھا۔

"تشنہ۔۔ کڈو کو تھوڑی سی سپیس دے دو۔ آجاو کسی غیر کے تھوڑے گھر ہو تم دونوں۔
بھائی ہوں تم دونوں کا۔"

"تم اپنا حلیہ بھی درست کر لینا۔ اپنی ممی کو کال کر کے گھنٹے بعد چلے جانا۔ تب تک کڈو کو
میں بھی سمجھا لوں گا۔" ابھی گھنٹے سے اوپر ہو گیا۔ کزان کو سیٹل کر چکے تھے تب بھی
صبرینہ تیار ہی نہیں تھی یہاں سے اُٹھے۔ متشمہ نے نم آنکھوں سے ہاک کو دیکھا کہ
صبرینہ سُن نہیں رہی تھی۔ جوش نے متشمہ کو ہٹایا اور صبرینہ کے سامنے بیٹھا۔

"اتنی دیر اس کا ہاتھ پکڑے رکھو گی تو اسے درد ہو گا۔" صبرینہ جو کزان کو دیکھ رہی تھی ایک دم جوش کے کہنے پر سر گھما کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ کزان کو درد ہو؟" اس نے آہستگی سے صبرینہ سے پوچھا۔ صبرینہ نے ایک دم تڑپ کر کزان کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ تشمہ نے ہاک کو دیکھا۔ ہاک نے آنکھیں ہولے سے بند کر کھولتے ہوئے کہا۔ جوش سنبھال لے گا۔ صبرینہ نے نفی میں زور سے سر ہلایا۔

"گڈ۔ اتنے لوگ اس کے ساتھ بیٹھیں گے تو اسے وحشت ہو گی کیا تم چاہتی ہو اسے گھبراہٹ ہو۔ اس کی طبیعت عجیب ہو۔" صبرینہ تیزی سے اٹھی۔ تشمہ صبرینہ کو پکڑنے لگی کہ گر لرنے اس کا بازو پکڑا۔ صبرینہ نے نم آنکھوں سے سر زور سے ہلایا۔ جوش اٹھا۔ اس نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑا۔

"آہم سب باہر چلتے ہیں۔ ہم سب چاہتے ہیں نا اسے سکون ملے!! " ہاک کے علاوہ
سب باہر چلے گئے تھے۔ ہاک نے گہرا سانس لیا اور چلتے ہوئے کزان کے قریب آیا اور
اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"کچھ چاہیے سوئی؟" جینا نے صبرینہ کے گٹھنے پہ ہاتھ رکھ کر اسے پوچھا۔ صبرینہ نے
سر اٹھایا۔ متشمہ فریش ہونے لگی تھی۔ صبرینہ 'جینا' جوش اور گرلر کچن میں موجود
تھے۔ جینا نے پانی کا گلاس صبرینہ کو دیا لیکن صبرینہ نے پینے کے لئے ہاتھ نہیں
بڑھائے۔ گرلر نے پیزا نکالا گرم کر کے ٹیبل پہ رکھا تا کہ سب مل کر اپنے ضائع ہوئی
طاقت کو واپس لا کر زرا ہوش و حواس میں آئے مگر جوش نے روک دیا۔

"پیر ونی پیزا ہے۔ صبرینہ نہیں کھائے گی۔ جینا کچھ ایسا ہے جس میں میٹ اور وائٹ نہ

ہو۔" جینا نے سر ہلایا۔ گرل نے خود بھی ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھائے کیونکہ

صبرینہ نہیں پانی کا گھونٹ اپنے اندر نہیں اُتارتھا۔

"ام رو کی میں وہ چلی ملی لے آؤں تمہارے لئے؟" گرل نے صبرینہ کو بلایا۔ صبرینہ

نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"یا پھر وہ تمہارا لال شربت؟ یا تم لوگوں کی وہ کیا نام بریانی ہاں کزان کا پسندیدہ ڈش۔"

وہ منگواؤں؟" کزان کے نام پر صبرینہ نے سر اٹھایا۔ اس کے آنکھوں میں لکھی غمگینی

داستان کو پڑھ کر گرل اور جوش کو کچھ ہوا۔ جوش اور گرل دونوں اٹھ کر اس کے سامنے

آئے۔

"وہ ٹھیک ہے روکی۔ بس ڈر سا گیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ تم جانتی ہو وہ اُٹھے گا تو سب بھول

بھال جائے گا۔ ہمیں اسے احساس نہیں دلانا۔ ہمیں۔۔۔" صبرینہ کی گھٹی ہوئی

سسکیاں پوری کچن میں گونجی۔

"کک کزان۔۔۔ کزان۔۔۔ کزان۔۔۔" اس کے علاوہ اس کے منہ سے کچھ نکل نہیں

رہا تھا۔ چھوٹے بچے کی آواز جو بار بار اوکاسان کو پکار رہی تھی۔ وہ بے بس سہمی بادامی

شیپ میں بھری کالی آنکھیں۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کر وہ خود کو قابو کر رہی تھی۔ قابو کر رہی

تھی وہ نہ پھٹے کہ ایک دم کسی نے اسے بازوؤں میں لیا۔ اس نے دیکھا۔ بلیک اس کا سر

تھپک رہا تھا۔

"اٹس اوکے گرل۔ اٹس اوکے۔ شش۔۔۔" صبرینہ اس کے بعد بھی نہیں رو سکی مگر

اس کی گھٹی ہوئی سسکیاں 'اس کا درد بلیک کے سر تھپکنے سے آہستہ آہستہ کم ہو گئیں

تھی۔ اسے چھوٹے سے بچے کی درد بھری آواز بھی کہی دور ہو گئی۔ اوپر سنیک کزان کے پاس آیا۔ اس کا ہاتھ زور سے دباتے اسے نے ہاک کو دیکھا جسے خود چپ لگی ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر نے چیک کیا کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے؟" ہاک نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بس چھوٹا سا شاک لگا ہے۔ سکون کا انجیکشن لگا دیا ہے۔ صبح تک نارمل ہو گا۔ دی اولڈ سا کور اسیلف۔" سنیک مسکرایا۔

"جانتا ہوں۔ بہت بہادر ہے یہ کمینہ مگر یہاں دل چھوٹا کر گیا۔"

"تو تم نے نہیں کیا۔ رم پی ہے نا؟ تم لوگ ایسے منہ اٹھا کر آ گئے۔ منع کیا تھا ناجب پی ہو تو بایک مت چلایا کرو۔"

"بلیک سٹیبیل تھا۔ میں اس کے ساتھ آیا ہوں۔" اس نے خاموشی سے سر جھکا کر کہا۔

"کدھر ہے وہ؟"

"اینا کے پاس۔" اس نے خاموشی سے کہا۔

"تمہیں اپنا غصہ تھوک دینا چاہیے سنیک۔ اسے اندازہ نہیں تھا معاملہ اتنا سنگین ہو جانا

تھا۔"

"وہ بات نہیں ہے ہاک۔۔۔ میں نے بہت زیادہ پی ہے اور میں اپنا کو کمفرٹ دینے کے

چکر میں اس کا دل نہ خراب کر دوں۔ ویسے بھی مجھے خود سے ڈر بھی ہے۔" وہ خاموشی

سے سر جھکائے بولا۔ ہاک نے سر ہلایا۔ دروازہ کھول کر متشمہ آئی۔ اس نے جینا کے

کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ گرے ہڈی اور بلیک پیٹ میں دھلے دھلائے چہرے کے

ساتھ کافی بہتر لگ رہی تھی۔

"مجھے جانا ہو گا امی کا فون آگیا ہے۔ میں کل آؤں گی۔ پلیز جیسے اٹھے مجھے بتا دینا۔" اس

نے ہاک کو مخاطب کیا۔ ہاک نے سر ہلایا۔

"جوش اور گرلر کو کہنا تم دونوں کو چھوڑ آئے تم اور کڈوا بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"نہیں ہاک سب اسے کی پاس رہو۔ ابو اور ادا جان گھر سے نکل کر آ سکتے ہیں اچھا

امپریشن نہیں پڑے گا۔"

"تشو پلیرز جوش کو ساتھ لے جانا۔ کم سے کم اتنا کزان کے لئے کر سکتی ہو۔" اب کی بار

سنیک بولا۔ متشمہ ٹھہر گئی پھر اس نے ہاک کو دیکھا۔ اس کا بعد سر ہلا کر بولی۔

"تم ناراض تو نہیں ہو ہم سے؟" سنیک نے نفی میں سر ہلایا بولا کچھ نہیں۔

"آئیم سوری۔۔۔" متشمہ کی ٹھوڑی کانپ اٹھی۔ ہاک اٹھ کھڑا ہوا اس کے پاس آیا۔

"تشو روتے ہوئے اچھی نہیں لگتی۔ خبردار اب وہ اٹھا تو اس بارے میں کوئی بات نہیں

ہوگی۔ سنا تم سب نے۔ جیسے وہ نارمل ہو جاتا ہے تم نے بھی نارمل ہو جانا ہے۔" متشمہ

نے اپنی آنکھوں میں نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔

"جانتی ہوں مگر صبو کا سوچ کر زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کے لئے سہنا بچہ مشکل

ہو جائے گا۔" سنیک نے ایک دم چونک کر سر اٹھایا۔

"بچی ہے ابھی تشو۔ زیادہ پیش نہ کرو تو خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔ کزان کو ٹھیک پا کر وہ

بھی ٹھیک ہو جائے گی۔" تشو سر ہلا کر جانے لگی جب سنیک نے روکا۔

"پلیز اس کا خیال رکھنا۔" متشمہ نے اثبات میں سر ہلا کر نیچے کی طرف آئی۔ کچن میں آئی

تو ٹھہر گئی۔ وہ صبرینہ کو جو س کا گلاس پلا رہا تھا۔

"بس تھوڑا اور۔۔۔ یہ خالی ایک کھالو۔" اس نے سبزیوں والا ٹاٹا کو صبرینہ کو پکڑایا۔

صبرینہ نے بے بسی سے سر نفی میں ہلایا۔ منہ سے کچھ نہیں بول رہی تھی مگر صاف کہہ

دینا چاہتی تھی۔ اس وقت اس کے حلق میں کوئی بھی چیز برداشت نہیں ہوئے گی مگر

بلیک سُن نہیں رہا تھا۔

"اس کے لئے بھی نہیں؟ اس کی خاطر۔۔۔" صبرینہ کی تکلیف سے ہچکی نکلی۔ کانپتے ہاتھوں سے اس نے لیا۔ ہلکی بائیٹ لیکر اس نے ہاتھ نیچے کر دیے بلیک اس کے سامنے بیٹھا بڑی توجہ سے آہستگی سے بات کر رہا تھا۔ متشمہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آیا صبرینہ کے قریب جائے یا دور سے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلائے۔ اسی کشمکش میں تھی کہ جوش بولا۔

"تشو سنیک اوپر ہے نا؟" سب نے مڑ کر متشمہ کی طرف دیکھا سوائے بلیک کے۔ متشمہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"صبو چلیں امی کا فون آیا ہے۔" صبرینہ نے سر کو ہولے سے خم دے کر اٹھنے لگی وہ دو بائیٹ کیا ہوا رکھنے لگی تو بلیک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بُری بات گناہ ہوتا ہے چلو شاہاش۔" متشمہ کا دل رُک سا گیا۔ بیگ کو سختی پکڑے وہ

نظریں جینا کی طرف کرنے لگی جو ادا سی سے مسکرا کر اس کے سامنے آئی۔

"تم دونوں کی ویسے حالت نہیں ہے رُک جاتی امی سے بہانہ ہی بنا لیتی۔"

"پھر کبھی۔ امی کو پہلے بتا کر آتی تو بات اور تھی۔ صبو یہاں زیادہ پریشان ہوگی اسے

پر سکون کر کے آجاؤں گی۔" جینا نے سر اثبات میں ہلایا۔ جوش چل کر صبرینہ کا گال

تھپکنے لگا۔

"کچھ سوچنا نہیں سو جانا۔" صبرینہ نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔ گرلرنے اس کے کندھے

پہ ہاتھ رکھا۔

"دل خراب ہو تو لاڈ و کھیلنے کے لئے آن لائن آجانا۔" صبرینہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

مگر بولی اب بھی کچھ نہیں چل پڑی۔ متشمہ نے جوش کو اشارہ کیا۔

"ہاک ایسے جانے نہیں دے رہا تم چھوڑ دو گے؟"

"میں؟ میں صبرینہ کی وجہ سے رُکاتھا میں وہ بانگیس جو بندے وہاں سے لائے ہیں میری

وہ لے آؤں۔ صبح کسی کام پہ جانا ہے۔"

"گر لرتم؟"

"ساشا۔۔ اچھا آؤ۔۔" گر لر کچھ کہنے والا تھا پھر سر جھٹک آگے بڑھنے لگا تو بلیک

گھمبیر لہجے میں بولا۔

"میں چھوڑ دوں گا۔ تم جاو ساشا کے پاس۔" اس نے محسوس کیا متشتمہ کچھ کہنا چاہتی مگر

وہ بھی چپ کر گئی۔ سر ہلا کر اس نے صبرینہ کو پکڑا اور چل پڑی۔ صبرینہ فرنٹ سیٹ پر

بیٹھی اور متشتمہ پیچھے بلیک نے ڈائریونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کی اور خاموشی سے

ریورس کی۔ ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے۔ منشمہ کا فون بج اُٹھا۔ منشمہ نے فون دیکھا پھر بلیک کو جس کا دھیان روڈ کی طرف تھا پھر گھر اسانس لیکر اس نے فون اُٹھایا۔

"السلام وعلیکم۔ جی سیف۔۔ سوری آئی نو تین مسڈ کالز آئی تھی۔ نو نو۔۔ انجوائی کرنا ہوتا

تو درمیان میں کال اُٹھالیتی آپ کی۔ کزان کی طبیعت خراب ہو گئی۔ نہیں آپ پریشان

مت ہوئیں۔ فوڈ پوز سینگ تھی۔ میں نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا۔ ہاک کے گھر۔ آپ

صبح کر لیجیے گا کال اسے۔ جی راستے میں ہوں۔ نہیں ڈرائیو کرتے بات نہیں کر رہی۔

آپ کو نہیں پسند۔ بلیک ڈراپ کر رہا ہے ہمیں۔ جی گھر جا کر کال کرتی ہوں آپ کو۔

بائی۔ " اس نے اردو میں بات کی تھی مگر بلیک سمجھ گیا تھا اس کا شوہر ہے۔ سپاٹ چہرے

سے اس نے موڑ کاٹا۔ صبرینہ کو ہوش نہیں تھا ورنہ سیدھا بلیک کے ٹاثرات پہ ہی غور

کرتی۔ پندرہ بیس منٹ خاموش رہی اس کے بعد منشمہ بولی۔

"آئیم سوری۔ تم سب کو ہماری وجہ سے کافی پریشانی ہوئی۔ ہمیں ایسا مذاق نہیں کرنا

چاہیے تھا۔" اس نے دیکھا بلیک چند منٹ خاموش رہا پھر آہستگی سے بولا۔

"کوئی بات نہیں شٹ مینس۔ گرل تم کھایوں نہیں رہی۔" اس نے دیکھا صبرینہ

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے دوسری طرف منہ کیے تقریباً نیم بے ہوشگی کی حالت میں

تھی۔ متشمہ نے سیٹ بیلٹ کھول کر صبرینہ کے کونے پہ بولی۔

"صبو میری گڑیا کھالو۔ پلیز امی پریشان ہو جائے گی تمہاری حالت دیکھیں گی۔ ہم نے امی

کو نہیں بتانا۔ چند ابس پلیز میری خاطر نہیں تو کزان کی خاطر۔" صبرینہ نے لبوں کو زور

سے دبا کر خود کو پھٹنے سے روکا۔ اس کے بعد سر اثبات میں ہلا کر اس نے کھایا اور جینا کی

دی گئی بوٹل کو پی کر اس نے گہرا سانس لے کر خوف کو سنبھالا۔

"گڈ گرل۔" بلیک ہولے سے مسکرا کر بولا۔ ابھی وہ ان کے علاقے میں آگئے تو بلیک نے گاڑی روک دی۔

"متشتمہ۔" اس نے متشتمہ کو اشارہ کیا۔ متشتمہ سر ہلا کر دروازہ کھول کر اتری۔ بلیک نے اسے چابی دی۔ متشتمہ نے لی۔

"اس کا خیال رکھنا (اور اپنا بھی)۔" بنا متشتمہ کی طرف نگاہیں کیے وہ کہتا جانے لگا جب وہ بولی۔

"بلیک۔" وہ رُکامڑا نہیں۔

"تھینک یو سوچ صبو کی ہیلپ کرنے کے لئے۔"

"گرل کے لئے کچھ بھی۔" وہ کہتا جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل پڑا۔ متشتمہ اسے دیکھتی

رہی پھر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھی۔ سٹیرنگ کو چھوا تھا تو بلیک کے گرم مضبوط گرفت

سے سٹیرنگ پہ بھی گرمائش تھی۔ متشمہ نے تیزی ہاتھ پیچھے کیے۔ اس نے آنکھیں زور سے بند کیں۔ اس کے بعد کھول کر گاڑی آگے بڑھائی۔ گھر کے سامنے آکر اس نے صبرینہ کو دیکھا جو اس مڑ کر دیکھنے لگی۔ وہ چہرے پہ مسکراہٹ لانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی آنکھوں سے اس کی مسکراہٹ مل ہی نہیں رہی تھی۔ اس کی بے بسی پہ متشمہ کو رونا آیا لیکن ان دونوں نے قابو پانا تھا۔ متشمہ نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ صبرینہ نے اسے دیکھا۔

"کزان کے لئے۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"کزان۔۔۔" بس سب الفاظ اس کے زبان پہ ختم ہو گئے تھے۔ اب تو لگتا تھا کہ ایک ہی لفظ اس کے زبان سے نکلے گا۔ 'کزان' ہاں بس کزان۔

جائے نماز پہ وہ اتنی دیر سے بیٹھی تھی کہ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب رات گزر گئی اور صبح بھی ہو گئی۔ تہجد اور فجر کی نماز اس دوران وہ پڑھ چکی تھی۔ متشمہ البتہ سر کا اتنا شدید درد تھا کہ وہ داوئی کھا کر صبرینہ کے کمرے میں اس کے ساتھ سو گئی۔ ایک تو داوئی کا اثر اوپر سے اندرونی تھکن کے باعث وہ اُٹھ نہ سکی۔ نہ ہی صبرینہ کو ہوش تھا کہ وہ متشمہ کو اُٹھاتی۔ خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو گھورتی رہی اس کے بعد جب زرا سے ہلنے پر جسم میں تکلیف اُٹھی تو پتا چلا کہ وہ ایک ہی پوزیشن میں ہی بیٹھی تھی۔ درد کے احساس کو جھٹک کر وہ اُٹھی۔ کمر سیدھی کر کے اس نے جائے نماز لیپٹی اور متشمہ کو دیکھا جو منہ دوسری طرف کیے سو رہی تھی۔ دوپٹہ کھول کر اس نے کرسی پہ رکھا۔ اس کے بعد کچھ سوچ کر اس نے کرسی گھسیٹی اور بیٹھی۔ دراز کھولا اور اس میں سے اس بار سفید کاغذ نکالا

اور کالا قلم۔ اس کے بعد ایک دم وہ کاغذ کو گھورنے لگی۔ ہاتھ خود بخود بنا سوچے سمجھے ایک دم لکھنے لگے اور پھر لکھتے گئے۔ پانچ منٹ بعد وہ ابھی تک پورے کاغذ کو گھور رہی تھی۔

"میں تمہیں رد نہیں کروں گی۔"

"آئی لو یو کزان سا کورا۔"

"میں تمہیں کبھی رد نہیں کروں گی۔"

"آئی لو یو کزان سا کورا۔"

"میں تمہیں کبھی رد نہیں کروں گی۔" اس کا بعد کچھ سوچ کر وہ اٹھی۔ اس نے اپنی

الماری کھولی اس نے اپنا باکس نکالا اور سارے اینولپ نکالے اور اس کے بعد ٹیبل پہ

رکھ کر اس نے دراز سے ڈوری نکالی۔ ان سب کو اچھی طرح سیدھا کر اس نے باندھا۔

بہت ہو گیا۔ اب وہ مزید اپنے اوپر ظلم نہیں کرے گی۔ اگر اظہار کے لئے اگر وہ کزان

کے انتظار میں بیٹھی رہی تو بہت دیر ہو جائے گی۔ محبت اس نے کی ہے اور قدم بھی وہ ہی اٹھائے گی۔ اس نے اپنا حلیہ دیکھا اس کے بعد الماری سے کپڑے نکالے۔ باہر نکل کر وہ واش روم گئی اس کے پندرہ منٹ بعد وہ تیار ہو کر باہر آئی۔ وائٹ سمر فرائ میں ملبوس وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی۔ منشمہ کو تین چار بار کھٹ پھٹ پر آنکھیں بلا آخر کھل گئیں دیکھا تو صبرینہ اپنے پیروں پہ سفید نیل پالش لگا رہی تھی۔ وہ ایک دم حیرت سے تیزی سے اٹھی۔ اس نے صبرینہ کے کپڑے دیکھے تھا تو سادہ کاٹن مگر اس کے آنکھوں میں لگا کا جل ' نیل پالش اور کانوں میں گولڈ گول بالیاں۔ کہی پاگل تو نہیں ہو گئی یہ لڑکی یا۔ پھر تیار ہو کر مرنے تو نہیں والی۔ وہ تیزی سے اٹھی اس نے دیکھا صبرینہ نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا۔

"کیا کر رہی ہو؟" منشمہ کا گلا بیٹھا ہوا محسوس ہوا مگر پھر بھی وہ اپنے تیز لہجے میں بولی۔

"نیل پالش لگا رہی ہوں۔"

"ہاں وہ تو دیکھ رہا ہے مگر میں اس تیاری کی بات کر رہی ہوں۔"

"وقت آگیا ہے۔" متشمہ کو لال جھنڈا دماغ میں لہراتا ہوا محسوس ہوا۔

"کس چیز کا؟" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس نے اپنا سچ بتایا ہے۔ اب باری میری ہے۔" متشمہ سمجھ گئی۔ اس کی نظر اب ٹیبل پہ

بندھے ہوئے انویلیپس پہ گئیں تو اس نے گہرا سانس لیا۔

"تم جانتی ہو۔ اس نے سچ ہوش میں نہیں بتایا تھا۔"

"تو یہ سمجھو میں بھی ہوش میں نہیں ہوں۔"

"صبر تم جانتی ہو تم یہ کام غلط وقت پہ کر رہی ہو۔"

"میں اب غلط اور صحیح میں پڑنا نہیں چاہتی۔" وہ دانت پیستے ہوئے قابلِ رحم لگ رہی تھی۔

"وہ دل بھی توڑ سکتا ہے۔ وہ اس وقت زخمی ہے۔"

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے اس کی rejection بھی سر آنکھوں قبول ہے لیکن اگر میں نے اظہار نہیں کیا تشو۔ مجھے میری محبت مذاق لگے گی۔ میری محبت ایسی نہیں ہے جس کو میں شرمندگی سے چھپاؤں۔ میں کزان سے بات کرنے کے بعد خالا کو بتاؤں گی بلکہ جیسا اس نے کہا تھا کہ میں اب سب کو کہوں گی یہ میری محبت ہے جیسے وہ کہنے لگ گیا تھا کہ۔۔۔"

("یہ میری منگیتر ہے۔")

"یہ میری منگیتر ہے۔"

"بات سُنو یہ میری منگیتر ہے۔" صبرینہ نے کزان کو زور سے کہنی ماری۔

"تم اپنا منہ نہیں بند کر سکتے۔ نہیں ہوں تمہاری منگیتر۔" کزان شرارت سے مسکرایا

۔ اُف صبرینہ کو اپنا مذاق مہنگا پڑ گیا تھا۔ جوہر ایرے غیرے چلتے بندے کو بتا رہا تھا یہ

میری منگیتر ہے۔ یہ اتنا خوش کیوں ہو رہا تھا۔ کزان نے اس کے کندھے پہ اپنے بازو

ڈالے۔

"غصہ کیوں ہو رہی منگیتر آؤ۔ تمہاری پیسوں کی انگھوٹی لیتے ہیں تاکہ سب کو پتا چل

جائے تم کزان سا کورا کی منگیتر ہو۔"

وہ سوچ کی دُنیا سے نکلی۔

"لوگ اپنی محبت چھپاتے ہو نگلیں مگر میں اسے نہیں چھپاؤں گی کیونکہ it's not a
dirty secret." متشمہ ایک دم ساکت ہو گئی۔ یہ کون تھی۔ یہ شرمیلی 'خاموش'
اپنے آپ میں رہنے والی صبرینہ تونہ تھی۔

"صبر۔۔۔" متشمہ بستر سے اُتری اور اس کی طرف آئی لیکن صبرینہ کرسی سے اُٹھ گئی۔
"نہیں متشمہ میں کوئی لیکچر نہیں سنوں گی۔"

"میں تمہیں نہیں سنارہی میں تمہیں پر سکون کر دینا چاہتی ہوں۔ پہلے اپنے غم سے تو
موو آن کر لو پھر سوچنا کہ تم نے کیا کرنا ہے۔"

"ہر مسئلے کا حل موو آن (آگے بڑھنا) کرنا نہیں ہوتا۔ متشویہ تمہاری زندگی کا اصول
ہو گا میرا نہیں بلکہ ہر کوئی تمہاری طرح ہر چیز پہ موو آن کر نہیں لیتا۔" وہ تکلیف سے

اپنا سر پکڑ چکی تھی۔ متشمہ کو لگا وہ اگلی سانس نہیں لے سکے گی۔ یہ کیا بول رہی ہے۔۔۔
کس چیز کے بارے میں وہ اس پہ حملہ کر رہی ہے۔

'بابا کی ڈیتھ' امی کی ڈیتھ 'ملک چھوڑنا' پڑھائی کو خیر باد کر دینا۔۔۔ کس کس پہ موو آن
کروں۔"

"اور اب کزان سا کورا اور اس کا ساتھ ہوئی زیادتی پہ موو آن کر لوں۔۔۔۔ کیونکہ وہ
میرے اس قابل نہیں ہے ہیں نارائیٹ؟" اب وہ کٹیلی لہجے میں بولتی زندگی میں پہلے بار
اتنی غصے میں نظر آرہی تھی۔

"صبو!! پاگل مت بنو۔۔۔ کزان کی لائیف سٹائل کے حوالے سے بات کی تھی۔ اس
کے ماضی کے بارے میں میں مر کر بھی نہ اس پر اور نہ تم پر ٹونٹ ماروں گی۔"

"کیونکہ وہ بانٹیکر ہے بس اس لئے!!!! کیونکہ بانٹیکر ہارٹ بریکر ہوتے ہیں ہے نا؟
نہیں تم ایسا نہیں کر سکتی تم کزان سا کورا کو کسی کے ساتھ کمپیر نہیں کر سکتی۔" متشمہ کو
اس کی حالت پہ رونا آیا۔ رو بھی نہیں پار ہی تھی۔ ہر تکلیف پہ اس لڑکی کی آنکھیں نم
ہو جاتی تھی آج ایک آنسو بھی اس کی آنکھوں سے نہیں نکل پارہا تھا۔ غصہ غصہ ہی
غصہ بھرا ہوا تھا اس کے اندر۔ کچھ ایسا ہی غصہ ایک وقت میں اس کے اندر بھی ہوتا
تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاو۔۔ تم بات کرو اس سے۔" متشمہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔
صبرینہ اس بات پر بھی سنانے لگی تھی مگر اسے احساس ہوا کہ اسے کوئی اعتراض نہیں ہے
تو خاموش ہو گئی۔

"میں زراواش روم سے ہو آؤں۔" اس سے پہلے صبرینہ مزید کچھ بولتی وہ کہہ کر چل

پڑی۔ وہ اپنے کمرے میں آئی تو اس نے دیکھا اس کے سائڈ ٹیبل پہ فون تھا وہ بج رہا

تھا۔ اس نے اٹھایا تو دیکھا انون نمبر سے کال تھی۔ کال اٹھائی۔

"ہیلو۔" تھوڑی دیر خاموش رہی اس کے بعد۔۔۔۔

"گرل ٹھیک ہے؟" ایک دم اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ پہلے تو وہ خود چند سیکنڈ

کے لئے خاموش رہی پھر بولی۔

"گرل کا اپنا فون ہے۔"

"فون نمبر بند جا رہا ہے۔ مجھے اس کی پریشانی تھی۔ اس لئے کال کی۔ بُرا لگا تو

معذرت۔"

"بات کرواؤں؟"

"کروادو۔۔۔"

یہ اختتام کرے گی

"اوکے۔" وہ باہر آئی اور اس کے کمرے میں پہنچی لیکن صبرینہ وہاں نہیں تھی۔ اس

نے دیکھا ٹیبل پہ وہ لیٹرز نہیں تھے۔ اس کا مطلب۔

"وہ چلی گئی۔"

"سا کورا کے پاس۔" وہ سمجھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔ تھینک یو۔"

"کوئی مسئلہ نہیں۔" اس نے فون بند کیا۔ اس کے بعد سیف کو کال ملائی کیونکہ وہ سو گئی

تھی اس نے سیف سے بات ہی نہیں کی۔

"خالا میں جا۔۔۔۔" ایک دم اس کی بولتی بند ہو گئی۔ جب خالا کے ساتھ کچن میں کسی

اور کو دیکھ کر اس کی بولتی بند ہو گئی۔ وہ جو دریپ کو لنچ باکس میں رکھ رہا تھا ایک دم

صبرینہ کو دیکھنے لگا جو خود ساکت ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

"صبی مگر آج تو تمھاری شفٹ نہیں تھی دوپہر کی۔" اس نے اب دیکھا تو ہر طرف لنچ

باکس تھے اور کزان یہاں کیا کر رہا ہے؟ اور یہ اپنی تائی امی کے ساتھ اتنا نارمل ' اتنا

خاموشی سے لنچ باکس کیوں پیک کر رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔

"نن پتا۔۔ میں۔۔۔ آپ یہ کیا کر رہی ہیں۔"

"آج اس کے ابو کے برسی ہے تو ہر سال یہ چیزیں منگوا کر یا بنا کر یتیم بچوں کو دینے جاتا

ہے۔ کیف تم نے ان تین باکس میں کیچپ کے پیکٹ رکھیں ہیں۔" کزان نے سر اثبات

میں ہلایا۔ صبرینہ اس کی یہ بات جان کر اور فدا ہو گئی۔ کیا تھا یہ آدمی۔ کون تھا یہ شخص۔

اسے غلط سمجھنے والے کہاں تھے اس وقت۔ کوئی اس کا اصل روپ کیوں نہیں دیکھ پاتا تھا۔

"تشو اٹھ گئی؟ کہہ تو رہی تھی ساری رات باتیں کرو گی لیکن آواز تو کوئی نہیں آئی۔"

"جی اٹھ گئی ہے۔"

"ایک منٹ میں زرا ضروری بات کر آؤں۔ تم کچن سے کھانے کے لئے کچھ نکالو۔ میں آئی۔" وہ چل پڑی۔ اس نے دیکھا کزان اب بھی خاموش تھا۔ بلیور پڈ جینز، نیوی بلیوٹی شرٹ میں کافی بہتر لگ رہا تھا۔ رات کا زرا برابر عکس اس کے چہرے پہ نہیں تھا البتہ خاموش ضرور تھا۔ وہ دیکھتی رہی اسے اس کے بعد وہ بول اٹھی۔

"آئی لو یو۔" کزان جو جو س کی بوٹل باکس میں رکھ رہا تھا ایک دم اس کے ہاتھ ساکت ہو گئے۔

"آئی لو یو کزان سا کورا۔" اب کزان کے چہرے پہ عجیب سے تاثرات آئے۔ وہ آگے بڑھی۔

"آئی لو یو۔۔۔۔" کزان ایک دم پیچھے ہوا اور مڑا۔

I accept you! I accept you just the way you are. I
accept your past!!!! I'm not disgusted at all but
-----I'm proud

کزان تیزی سے گھوما اور اس طرف آیا اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی اور کوئی آجاتا کزان
نے اسے کھینچ کر دروازے سے سائڈ پہ کر کے کہا۔

"آگے سے ایک لفظ نہیں بولو گی تم!!!! سنا تم نے۔" کزان نے آنکھیں دکھائیں۔
"کزان میں۔۔۔۔"

"ایک۔ لفظ۔ نہیں۔ روکی۔" دانت پیس کرا ایک ایک لفظ کو زور دیتا وہ اسے خاموش کروا گیا۔

صبرینہ اسے دیکھتی رہی۔ کزان نے اسے چھوڑا تو صبرینہ نے اس کی شرٹ پکڑی۔ کزان نے دیکھا۔

"ہمدردی نہیں۔۔۔" کزان نے تیزی سے اپنا آپ چھڑوایا۔

"روکی وہ بڈھاڈرائینگ روم میں ہے !!! ٹون دیکھ رہی ہو اپنی۔ پاگل تو نہیں ہو گئی؟"

وہ دانت پیستے ہوئے آہستگی سے اسے باور کروایا کہ وہ اس وقت کہاں پہ ہیں تو اس لئے

کزان اسے چپ کروا رہا تھا۔ وہ کئی سچ مچ اس شخص کے لئے پاگل تو نہیں ہو گئی کہ اسے

ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا۔ اسی لمحے ادا جان فون بند کر کے اس طرف آئے تو صبرینہ

کی ویسے جان پہ بن آئی۔ ادا جان نے ایک نظر کزان کو دیکھا جو تیزی سے گھوم کر سنگ کے کونے پہ موجود چھری اٹھانے لگا کیونکہ اس نے سینڈ وچ کے دو حصے کرنے تھے پھر انھوں نے صبرینہ کو دیکھا جس نے تیزی سے سلام کیا۔

"وعلیکم سلام بیٹی۔ آج جلدی جارہی ہو؟ بہو تو بتا رہی تھی 'آپ کی شفٹ دوپہر کو ہے۔"

"جی ادا جان دراصل وہ بینک جانا تھا کسی کام سے۔۔۔ آپ نے ناشتہ کر لیا؟ میں آپ کے لئے کچھ لاؤں؟" اس نے خود کو قابو کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"نہیں بیٹی آپ جاو۔ میں واجد کی قبر پہ جاؤں گا زرا اپنے بیٹے اور بیوی سے مل آؤں۔ اس کے بعد دعار کھی ہے پریس کلب پہ میں وہاں دیکھ آؤں انتظام ٹھیک سے ہوا کہ نہیں۔

آپ لوگ بھی وقت پہ آجانا۔" یا اللہ آج کزان کے ابو کی برسی ہو اور اسے دیکھو کیسے سچ

سنور کرتیار ہوئی 'اُف' متشمہ نے بھی نہیں بتایا ' نہ ہی ٹوکا۔ خالانے بھی آج کیوں بتایا۔
جب اس کو ہوش ہوا تو اسے احساس ہوا کہ کیسی کیسی بیوقوفیاں کر بیٹھی ہے وہ۔ اگر کزان
نہ روکتا تو آج ادا جان اس کا یہ انداز دیکھ کر ضرور دل پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

"جی ادا جان میں آئی۔" وہ تیزی سے اوپر کی طرف گئی تاکہ شلوار قمیض میں تبدیل کر
لے تو تیزی سے اس کا میسج آیا۔ اس نے چیک کیا تو کزان کا تھا۔

"بالکل نہیں!!!" اس کا کیا مطلب ہوا؟ دوسرا میسج آیا۔

"پارک میں مجھ سے ملو۔ میں دس منٹ کے اندر آتا ہوں۔" صبرینہ نا سمجھی سے مڑ کر

دیکھنے لگی پھر سر ہلا کر گھر سے باہر چل پڑی۔ اس نے راستے میں متشمہ کو کال ملائی لیکن

نمبر بزی جا رہا تھا۔ ضرور سیف بھائی کو کال کر رہی ہوگی۔ سیف بھائی سے یاد آیا؟ بلیک

سر۔۔۔ اس نے فون دیکھا اور انھیں کال ملائی۔ دو منٹ بعد اس نے اٹھالیا۔

"گرل؟"

"بلیک سر۔۔۔" صبرینہ کو سمجھ نہ آئی کیا کہیں انھیں۔

"تم ٹھیک تو ہونا گرل؟ ابھی پتا کیا کزان ہاک کے گھر نہیں ہے۔ میں چیک کرتا ہوں تو

بتاتا ہوں۔۔۔ تم فکر۔۔۔"

"نہیں بلیک سر۔ کزان گھر آ گیا ہے۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"او آ گیا ٹھیک تو ہے نا وہ؟"

"آج اس کی ابو کی برسی ہے۔ خاموش ہے مگر بہت نارمل لگ رہا تھا خیر نارمل بھی نہیں

کزان کی نار ملیٹی تو آپ کو پتا ہے کہ جب تک کسی کی صبح خراب نہ کر دے تب تک اس

کے دن کی شروعات نہیں ہوتی۔"

"نہیں اوکا سان اور اس کے ابو کی جب بھی سالگرہ یا برسی آتی ہے تو ایسی ہی چُپ ہوتا ہے۔ کسی کو اس دن تنگ نہیں کرتا۔ سمجھو اس دن انسان کا بچہ بنتا ہے۔" صبرینہ نم آنکھوں سے ہنسی۔

"بہت شکریہ بلیک سر۔"

"گرل کہا تھانا۔۔۔"

"میں کیا آپ کو بھائی کہہ سکتی ہوں؟" ایک دم دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"کل میری دُنیا ضرور گھوم گئی تھی۔ مجھے لگا میرے پیروں سے حقیقت معنوں میں زمین

کھینچ لی گئی تھی لیکن امی جیسے مجھے سنبھال لیتی تھی جب کبھی گر جاتی تھی ویسے ہی کل مجھے

احساس ہوا امی چلی گئی مگر ابھی بھی مجھے سنبھالنے والے ہیں۔ میرے بھائی۔ ہاک سر'

آپ' جوش اور گرلر۔ مجھے لگا اگر زندگی میں دوبارہ ایسا لمحہ آئے گا جس سے میں اپنے

ہوش و حواس کھو بیٹھوں گی تو مجھے ڈر نہیں ہے کیونکہ میرے بھائی ہیں۔ جو مجھے زمانے کی ہر سرد گرم سے بچا کر رکھیں گے۔ مجھے سنبھال لیں گے۔ مجھے دوبارہ حوصلہ دیں گے۔

میری ہمت باندھے گے۔ صحیح کہہ رہی ہوں یا بھائی؟" اس کی آواز بھرا گئی۔ دوسری

طرف گہری خاموش تھی۔ صبرینہ کو لگا رابطہ کٹ گیا پھر اسے بلیک کی آواز آئی۔

"ہاں میں تمہارا بھائی ہوں۔" اس نے محسوس کیا بلیک کی آواز۔۔۔ بلیک سر کی آواز

گلو گیر تھی؟ بلیک سر رو رہے تھے؟

"کوئی تمہارے لئے کھڑا ہوئے نہ ہوئے میں تمہارے لئے ہمیشہ کھڑا ہوں گا۔" بلیک

مضبوطی سے بولا لیکن صبرینہ کو محسوس ہوا جیسے وہ بہت تکلیف میں ہے۔

"اور میں آپ کے لئے۔" اس نے آہستگی سے کہا۔

"گرل وہ میری میٹنگ ہے پانچ منٹ بعد میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔" وہ
جھوٹ بول رہے تھے۔ وہ سمجھ گئی۔ ضرور کچھ تھا۔ ضرور وہ کسی تکلیف سے گزر رہے
تھے۔ متشو تم نے کیوں چھوڑ دیا انھیں۔ اتنے پیار شخص کو کیوں چھوڑ دیا۔
"جی بلیک سر۔" اس نے فون بند کر دیا۔ وہ ابھی چل رہی تھی جب اسے بائیک کی آواز
آئی۔ ہارلی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو کزن ہارلی کے ساتھ اس کے سامنے آیا۔ اس نے دیکھا
اس کے پیچھے اتنا بڑا لیوری پیسج والا بیگ باندھا ہوا تھا۔
"آ جاو!"
"مگر پارک نہیں جانا؟ اور میں بیٹھوں گی کہاں؟"

"جہاں تمہارا دل کرے۔" اس نے جس طرح کہا۔ صبرینہ ایک دم اسے دیکھنے لگی۔

کزان نے اس بار ہیلیمٹ پہنا ہوا تھا۔ اتنے باغی آدم نے آج ہیلیمٹ کیسے پہن لیا؟ آج

اس کی طبیعت ٹھیک ہے۔

"دیکھتی رہو گی مجھے آ جاؤ۔ یہ لو۔" اس نے ہینڈل سے دوسرا ہیلیمٹ نکالا۔

"کزان میں بیٹھوں گی کہاں؟ تمہارا پیچھے سامان ہے اور میں نے ڈریس پہنا ہے۔"

"تم ہمیشہ ڈریس ہی پہنتی ہو اور یاد ہو جب بائیک سیکھ رہے تھے تو تم نے ڈریس ہی پہنا

تھا اور وہ تھا بھی کافی لمبا۔ چلو آؤ میرے آگے بیٹھو گی۔" یہ کہی پاگل تو نہیں ہو گیا۔ آج

اسے ہوا کیا ہے۔

"نہیں میں آ جاؤں گی۔ تم جاسکتے ہو۔"

"میں گیرج نہیں جا رہا اور تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔ چلو سیمے (پرنس)"

ہیمے؟ یہ روکی سے ہیمے؟ اس کا کیا مطلب ہے بھلا۔ کزان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی طرف کیا۔ صبرینہ ایک دم ٹھہر گئی۔

"کیا ہوا؟" اس نے ہیلیمٹ سے صبرینہ کی حیرت سے بھری آنکھیں دیکھیں۔

"کک کچھ نہیں۔" اس نے اپنے بیگ سے سلک پونی نکالی اور باندھی اور پھر کزان سے

ہیلیمٹ لیا اور پہنا۔ اب اسے سمجھ نہیں آئی کہ بیٹھے کیسے۔ کزان تھوڑا سا پیچھے ہوا۔

"آجاؤ۔" صبرینہ نے ٹائٹس کو جھک کر ٹھیک کیے اس کے بعد کزان کی مدد سے آگے

بیٹھ گئی۔ اب اسے احساس ہوا۔ اس نے بیٹھ کر سب سے بڑی غلطی کی۔ کزان اس کے

بالکل پیچھے۔ پہلے بھی بایک سکھاتے پیچھے تھا مگر اب جب وہ اپنے دل کا حال بیان کر چکی

تھی اس طرح ایک دم قریب ہو جانا سجد عجیب تھا۔ اب تو وہ جان گیا ہے وہ اس کے لئے

کیا سوچتی ہے۔ کزان نے اب ہینڈل پکڑ لیا۔

"مم میں کیا پکڑوں؟" صبرینہ نے ایک دم کزان کا ایک بازو پکڑ لیا کیونکہ کزان نے تھوڑی سے بانٹک کو ٹیڑھا کیا۔

"تمہیں پتا ہے یہ لیگل نہیں ہے؟ اگر ہم جیل چلے گئے؟"

"مجھ سے محبت بھی تو لیگل نہیں تھی لیکن تم نہیں کی نا؟" صبرینہ ایک دم تیزی سے گھومی اس کا ہیلمٹ کزان کے ہیلمٹ سے ٹکڑا یا۔

"اُف آرام سے فائر کریکر میں کزان سا کوراہوں بلزنگ بینڈٹس کا ممبر یہاں ہمارا قانون اور ہمارے طور طریقے چلتے ہیں۔ یہاں ہم سب نے ایسے ایسے دہلا دینے والے سنٹنس کیے ہیں تو یہ کچھ بھی نہیں اور میں واحد آدمی نہیں ہوں۔ سب نے بھی اپنی بندیوں کو آگے بیٹھایا ہے۔" صبرینہ کو لگا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔ وہ تو سمجھ رہی تھی اچھا خاصا غصہ ہو گا۔ اسے دو باتیں سُنائے گا۔ بقول متشمہ کے وہ تو اس کا ہارٹ بریک

کرے گا تو یہ سب کیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اس کی ریجیکشن کی تیاری کر کے بیٹھی تھی۔

اس نے صبرینہ کا ہاتھ گرپ کے ساتھ میٹل پہ رکھوایا۔

"چلو ریڈی۔" صبرینہ کی بولتی ہی بند ہو گئی۔ کزان نے بانیگ سیدھی کر کے آگے

بڑھائی۔

وہ اس وقت ایک بڑی سی بلڈنگ کی طرف ر کے تھے۔ کزان پہلے اتر اس کے بعد اس

نے صبرینہ کو اتارا۔ اس نے جدھر بانیگ روکی تھی۔ اس بلڈنگ سے باہر ایک درمیانے

قد کا ایک دبلا سا آدمی آیا۔

"سا کو رابھائی۔ آپ بلا آخر آپ آگئے۔۔۔ بچے کب سے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ بار

بار پوچھ رہے تھے ہمارے آنی نہیں آئے۔" کزان نے ہیلمٹ ہینڈل پہ رکھ کر

مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا۔

"وہ تورات سے نہیں سوئے ہونگے ورنہ میں تو ہمیشہ کی طرح وقت پہ آیا ہوں۔ آج

خاص مہمان ہے ہمارے ساتھ۔" اس آدمی نے صبرینہ کی طرف دیکھا جو اپنے بال

کھول کر بیگ بازو پہ رکھ کر ڈریس ٹھیک کر رہی تھی۔ اس شخص کے چہرے پہ

مسکراہٹ آئی۔

"آپ کی گرل فرینڈ؟" صبرینہ نے جھٹکے سے کزان اور انھیں دیکھا۔ کزان رسی

کھولنے لگا جہاں بیگ ہارلی کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔ صبرینہ سُرخ چہرے سے بولنے

لگی۔

"نہیں میں ان کی دوس۔۔۔"

"ہاں میری گرل فرینڈ ہے۔ چند دن پہلے منگیتر تھی لیکن میں نے سوچا ابھی تو انگھوٹی پہنی ہی نہیں ان محترمہ نے تو ابھی منگیتر کہاں سے؟ کیوں سویٹ ہارٹ صحیح کہہ رہا ہوں نا۔" اگر یہ آدمی مذاق میں اس طرح کی بات کر رہا ہے تب بھی وہ اس جوتے کھائے گا۔

"آپ شادی کرنے لگے ہیں؟؟؟؟ یہ تو آپ نے بہت اچھی خبر سنائی۔ سب کو لگتا تھا آپ شادی نہیں کریں گے لیکن مجھے یقین تھا۔"

"ایکسیوزمی مگر میں۔۔۔" صبرینہ نے ایک بار پھر ٹوک کر اس آدمی کو سمجھانا چاہا مگر کزان بول پڑا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں یقین تو مجھے بھی نہیں تھا مگر اس لڑکی نے جادو کچھ ایسے کیا ہے۔ یہ رات کے وقت قبرستان بنا خوف کے گھوم پھیر آتی ہے اُدھر سے ہی سمجھ گیا تھا کہ بہت بڑی جادو گرہنی ہے۔ خیر یہ بندے بلاوا اٹھانے کے لئے۔ آویو ٹیفل اندر چلتے ہیں۔" اس نے صبرینہ کا بازو پکڑا اور اندر کی طرف بڑھا۔

"کزان تمہیں ہوش میں ہو۔ یہ کیا بولے جارہے ہو؟" صبرینہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ جو مزے سے مسکرا کر اسے پکڑے بے فکری سے اس بلڈنگ کے اندر داخل ہوا۔

"کیا بولا ہے میں نے؟"

"میں تمہاری گرل فرینڈ نہیں ہوں۔ یہ کیسی عجیب عجیب باتیں کر رہے تھے اور کب کیا جادو؟ میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی تھی تم مجھے یہاں لے آئے بلکہ تم نے یہاں کام سے اکیلے آنا تھا اور میرا تعارف ایسے کروا رہے ہو جیسے تمہیں کچھ یاد نہیں ہے۔ تم مجھ

سے غصہ نہیں ہوا اور میری حرکت کی وجہ سے اپ سیٹ بھی نہیں۔ جیسے سب کچھ نارمل ہے ہمارے درمیان۔ جیسے میں نے تھوڑی دیر پہلے جو بتایا وہ تم نے سنا نہیں یا تم نے اس کو مذاق لیا۔ کزان یہ کیا کر رہے ہو اپنے ساتھ۔۔۔"

"شش۔۔۔" اس نے صبرینہ کے گال تھامے۔

"سب کچھ سنا میں نے۔ سب جانتا ہوں اور غصہ؟ کس بات کا غصہ؟ وہی جو میں کرتا ہوں وہی تم نے کیا۔ اس بات پہ اپ سیٹ اور غصہ ہو نگا تم سے؟ پاگل مت بنو۔ اس حرکت نے مجھے کسی چیز کا بڑی شدت سے احساس دلایا ہے اور میں اسے احساس کو رد نہیں کروں گا۔ اب چلیں۔" وہ مسکرا کر اتنا پیارا اتنا مختلف لگ رہا تھا۔ یہ کیا ہو گیا تھا اسے۔ وہ جانے لگا تب صبرینہ نے اسے کا بازو پکڑا۔ کزان نے اسے دیکھا۔

"تمہارے زخم مطلب۔۔ میں نے تمہیں ہرٹ کیا۔۔ تمہارا ماضی۔۔ کزان مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سچ میں تم ابھی بھی میرے وہی بہادر۔۔" کزان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"روکی۔ اس بارے میں بات کروں گا کسی سے نہیں صرف تم سے ہی کروں گا۔ میں نے اس وقت تمہیں اس لئے ٹوکا کیونکہ اس گھر میں میرے ساتھ جو ہو کسی کو زرا بھی خبر نہیں ہے اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کسی کو پتا لگے۔ تب سختی کی تھی۔ مجھے تھوڑا سا وقت دے دو۔ میں تمہیں سب بتاؤں گا۔" صبرینہ نے ہولے سے مسکرا کر سر ہلایا۔

"آنی (بھائی) کزان!!! اس نے دیکھا چھ 'سات بچے کزان کی طرف بھاگتے ہوئے آئے اور انہوں نے کزان پہ حملہ کیا۔ کزان پیچھے کی طرف ہوا۔ صبرینہ نے ایک دم حیرت سے پیچھے ہوئی۔"

"آرام سے بھئی۔"

"پلیز تشو بھول مت جانا اور ہاں صبو کو بھی کہہ دینا اپنی باس سے کہے کہ ایک گھنٹے پہلے

فارغ کر دیں تاکہ دعا پہ پہنچ جائے۔ میں تو بتانا بھول گئی نیچے آئی تو وہ چلی گئی تھی۔ فون

بھی بند جا رہا اس کا۔" متشمہ نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ سیف کی امی سے بات ہوئی آپ کی؟" وہ چابی اور بیگ سنبھالتی گھر سے

باہر نکلنے لگی تو امی اس کے پیچھے آئی۔ کالے رنگ کے شلوار قمیض میں وہ بالوں کو جوڑے

میں لپیٹے۔ بنامیک اپ اور سادہ روپ میں اچھی لگ رہی تھی۔

"ان کی طبیعت نہیں ٹھیک معذرت کر دی مگر سیف کے ساتھ اس کی چھوٹی بہن

آجائے گی۔"

"سیف نے بتایا تھا کہ امی کی طبیعت تھوڑی اپ سیٹ ہے مگر اتنا نہیں بتایا تھا کہ وہ نہیں آئے گے۔ مسیح کرتی ہوں۔"

"اچھا جانا سامان لے آؤ پھر رابطہ کرنا۔" متشمہ نے سر ہلایا اور گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی

سٹارٹ کی۔ ایک دم ٹھہر گئی جب اسے کونیک 'گوچی کی گلی پور ہومی کی خوشبو جب اسے شدت سے اپنی گاڑی میں محسوس ہوئی تو وہ ساکت ہو گئی۔ رات کو بھی محسوس ہوا تھا لیکن کزان اور صبو کا غم اور پریشانی ایسی حاوی ہوئی تھی کہ سب کچھ بھول گیا تھا مگر اب انتہائی شدت سے ہو رہا تھا کہ وہ ہل ہی نہیں سکی۔

("میں تمہارے پر فیوم چوری کر رہی ہوں۔" وہ اس کی بوٹل اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے شرارت سے بولی۔ وہ مسکرایا۔

"لیکن یہ لڑکوں کا ہے۔ کیا کسی کو تحفہ دینا ہے سا کورا کی طرح؟"

"نہیں میں اپنے کمرے کو اس کی مہک سے بھر دوں گی۔" وہ مسکرا کر اس طرف

آیا۔ اس نے منٹمہ کے ہونٹوں سے اوپر تل کو انگھوٹے سے چھوا۔ وہ جھک کر بولا۔

"اور ایسا کیوں کرے گی ٹریشالینا۔"

"تمہاری موجودگی کا احساس برقرار رہے گا۔ ایسا لگے گا تم ہو جبکہ تم نہیں بھی ہو گے تب

بھی لگے گا تم ہو پاس میرے 'ساتھ میرے۔"

"دادی کے خوف کے باوجود بھی ایسا کرو گی؟" وہ دشمن انداز میں مسکرایا۔ اس نے

کندھے اچکائے۔

"اُمم۔۔ دیکھوں گی۔۔۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہہ دوں گی۔۔۔ سا کورا آیا تھا

یسا کورا کی حرکت تھی۔ وہ ویسے بھی اسے کچھ نہیں کہتی۔"

"دادی کی پوتی خاصی تیز ہیں۔" بلیک نے اس کے کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اپنے قریب کیا۔ ایک دم متشتمہ نے گاڑی پہ زور سے بریک لگائی۔ وہ زور سے گہرا سانس لینے لگی۔ اس کے پورے ہاتھ پیسنے سے بھر چکے تھے۔ یہ سارے واقعے یہ گزرے واقعے ان گزرے سالوں میں ایک لمحہ وہ اپنے دماغ اور دل میں نہیں لائی تو آج کیسے آج کیسے۔۔۔ اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔ زور سے آنکھیں بند کیے 'اس نے سیف کو سوچا اور سیف کی پیاری پیاری باتیں یاد کی نہ کے وہ دنیا کی سب سے عظیم غلطی جس میں وہ اپنے آپ میں نہیں رہی۔

("میں تمہاری سب سے بڑی غلطی ہوں متشتمہ؟")

"نہیں کبھی نہیں۔ ایرک تم سب کچھ ہو مگر غلطی ہر گز نہیں۔ تم میری زندگی کا سب

سے حسین باب ہو اور میں اس باب کو تا عمر یاد رکھوں گی بنا چھتاوے کے) اس نے

کانپتے ہاتھوں سے ڈیش بورڈ کھولا اور ایر فرینشٹر نکلا اور پاگلوں کی طرح اپنے اوپر اور
گاڑی کو سپرے کرنے لگی۔

("مت بھولنا تم عالم خاندان کی عزت ہو۔ میری پوتی ہو۔ میری!!!! میری پوتی
خود کو جان سے مار دے گی مگر ایک کافر سے محبت تو دور اس کی طرف نگاہ بھی نہیں اٹھا کر
نہیں دیکھے گی) دادی کا زوردار تھپڑ آج کیوں نہیں اس کے گالوں پہ محسوس ہو رہا تھا۔
آج کیوں نہیں دادی کی آوازیں آرہی تھی۔

("کون ہو تم؟ بولو کون ہو تم!!!)

"متشتمہ متشتمہ آذان عالم۔۔۔" وہ بیلٹ کھول کر گاڑی سے اتر کر روتے ہوئے بولی۔

(اور تم کس کی پوتی ہو؟؟؟؟)

"میں نگار نگار عالم کی پوتی ہوں۔۔۔" وہ خود سے دل پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔ سانس لینا مشکل ہو گیا تھا۔

(اور میری پوتی مجھے سے کیا وعدہ کرے گی؟)

خاموشی۔۔۔

(اور میری پوتی مجھ سے کیا وعدہ کرے گی!!!!!! جواب دو متشمہ آزان عالم)

"میں میں۔۔۔ اس دھوکے باز کا نامو نیشان اپنے دل اور دماغ سے نکال دوں گی۔" وہ

شدید تکلیف سے بولی۔

(چاہے میں تمہیں یاد دلانے کے لئے موجود نہ ہوں تم پھر بھی مجھے مرنے کے بعد

شرمندہ نہیں کرو گی!!) اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

(اگر تم اس لڑکے کے پاس دوبارہ گئی تو سمجھو خوشیاں ہمیشہ کے لئے تم سے روٹھ جائے گی۔ یاد رکھنا۔) اب وہ ایک دم چپ ہو گئی۔ وہ اب سیدھا ہو گئی۔ سپاٹ چہرے سے اس نے خالی سڑک کے سائڈ پہ کھڑے ہو کر خود سے کہا۔

"بھول گئی دادی۔ سب کچھ بھول گئی۔"

سارے بچوں سے ملنے کے بعد اور پورے بلڈنگ دیکھنے کے بعد وہ دونوں ٹیرس میں آئے کیونکہ بچے کزان کو چھوڑنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور تو اور جب انھیں پتا چلا بقول کزان کے وہ اس کی گرل ہے تو صبرینہ کو بھی گھیرے میں لے لیا انھوں نے۔ ان معصوم پیارے بچوں کو دیکھ کر صبرینہ کو اپنی اور کزان کا خیال آیا کہ ان کی طرح وہ دونوں بھی تو یتیم اور مسکین ہے۔ وہ جانتی تھی کزان اس کو یہاں کیوں لایا ہے تاکہ اس کا

دل ہلکے ہو جائے۔ اندر جتنا بوجھ تھا وہ دور ہو گیا تھا۔ کزان کو اس طرح خوش ' اتنا نارمل دیکھ کر تو لگ نہیں رہا تھا کہ وہ کل رات کا ڈرا ' سہا کزان سا کورا تھا۔

"مووی کے بعد تم کیا کہتی ہو بچوں کو کہاں لیکر جائیں؟" کزان نے اس سے پوچھا۔ وہ ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"مووی؟ کیسی مووی؟ اور اس کے بعد جانے کی بات؟ مجھے لگتا ہم سب کو سنیکس

بانٹ کر تھوڑا سا وقت بیتائے گے۔ اس کے بعد میں کام پر اور تم اپنے کام پر۔"

"وہ تو بعد میں کھانے کے لئے دیے ہیں۔ ابھی تو مووی پہ لیکر جاؤں گا۔ اس کے بعد

پارک یا پلے ایریا؟ تم کچھ آئیڈیادو؟ پھر سیدھا میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا گھر۔"

"لیکن کزان میری جاب؟ مجھے کام پہ جانا اور ہم اتنا وقت گزارے گے دعا پہ تم نہیں جاو

گے۔"

"وہ میں نے سنبھال لیا ہے۔ آج تم اپنی چھٹی سمجھو۔"

"لیکن جی جی کا تو فون نہیں آیا؟ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔ کزان پہلے بھی دو تین بار میں نے

جی جی سے فیور زلی۔ میں اس کی اچھائی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ کل بھی ہم دکان نہیں

گئے۔ نوکری سے ہاتھ دھو کر بیٹھ جاؤں؟؟ میرے پاس تو ڈگری بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

"اُف خدایا۔۔۔ میں نے اس سے کوئی فیور نہیں مانگی۔ نہ ہی اسے بتایا کہ تم چھٹی کرو گی۔

بس وہ خود دکان نہیں کھولے گی آج کیونکہ وہ اپنے بے بے اور ماں کو لیکر گئی ہے ساوتھ

لندن۔"

"کیوں مجھے تو ایسا میسج نہیں کیا نہ خبر کی۔۔۔ اور کیوں ایویں لے گئی لندن؟"

"بس دودن کے ٹرپ کا انتظام کیا۔ بقول جی جی کی بے بے کے انھیں کہی نہیں لیکر جایا

جاتا ہے نہ ہی ان کی پوتی کے پاس ان کے لئے وقت ہے۔ بس ان کو خوش کرنے کے

لئے چھوٹا سا تحفہ دے دیتا کہ دودن تم میرے لئے موجود ہو۔"

"پر کیسے کیا تم نے خود دیا ٹرپ کا تحفہ یا پھر کوئی اور طریقہ آزمایا ہے؟ سچ سچ بتاؤ۔"

"جتنا بتانا تھا بتا دیا سیمے (پرنس) اب چلیں؟

"تم نا مجھے شرمندہ کرو اوگے میں جی جی سے بات کر آؤں اور یہ سیمے کیا ہوتا ہے؟ رو کی

ہضم کرنا مشکل تھا اب سیمے۔۔۔۔"

"میرے ساتھ رہو گی تو بہت سے ناموں کی عادی ہو جاو گی۔" صبرینہ نے تیزی سے

سُرخ چہرہ اس سے چھپا لیا۔ اسے کیا ہو گیا ہے۔

وہ اس وقت ٹیسکو میں تھی۔ امی کی دی گئی لسٹ میں اسے ساری چیزیں مل گئی سوائے
ایک کے اور چونکہ رات کا کھانا سیف اور اس کی بہن نے ان لوگوں کے گھر میں کھانا تھا
تو وہ سوچ رہی تھی سیف کی پسندیدہ کورین چکن اور چاکلیٹ موز بنائے۔ وہ اب ہر
موقعے پہ سیف کو خوش رکھے گی۔ اس کی پسند کا خیال رکھے گی۔ سیف خوش ہو گا تو وہ
بھی مطمئن اور خوش رہے گی۔ ابھی وہ میٹھے کے سیکشن میں آئی تھی۔ اس نے دیکھا تو ایک
دم رُک گئی۔ وائٹ پیٹ 'اور نیوی بلیو پو لو کی شرٹ میں اونچا لمبا' چوڑا ایرک
مونز وئے (بلیک) چاکلیٹس کے بے تحاشا پیکیٹ نکال کر ٹرالی میں رکھ رہا تھا۔ وہ اسے
دیکھتی رہی پھر چل پڑی۔ وہ آج کے دن اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ابھی وہ
تیزی سے مڑنے لگی جب اس کسی کی آواز آئی۔

"ایری ڈار لنگ یہ ڈرنکس کی بوٹلز کافی ہے نا؟" متشمہ مڑی تو اس نے دیکھا۔ ایک اونچی

المبی لڑکی جو دیکھنے میں وکٹوریہ اسکریٹ ماڈل لگ رہی تھی۔ ریڈ لیس ٹاپ اور سفید

پینٹ میں بہت خوبصورت مگر بولڈ سی لگ رہی تھی۔ آنکھیں نیلی اور سنہرے بالوں

میں وہ بلیک کی چوائس تو نہیں تھی مگر بلیک کے ساتھ اچھی ضرور لگ رہی تھی بلکہ ایک

دوسرے کے لئے بنے لگ رہے تھے۔ بلیک نے دیکھا تو نفی میں سر ہلایا۔

"بلیر، گرل کو نہیں پسند آئے گا ہم سارے ڈرنکس پیے۔ تم نے پینا ہوا تو بعد میں پی لینا

یا میرے بار چلی جانا مگر ہم گرل کی پسند یا اس کے ملک سے متعلق مشروب رکھیں

گے۔" گرل؟ یعنی صبو۔۔ یہ صبو کے لئے کوئی سرپرائیز رکھ رہا ہے۔

"توبہ گرل کو یہ گرل کو وہ؟ شکر کرو بتا دیا تمھاری بہن ہے اوپر سے کزان کے ساتھ اس کا سین ہے ورنہ میں نے حسد سے مر جانا تھا۔" اس نے پاؤں کرتے ہوئے کہا۔ بلیک نے کہا۔

"رکھ کر آؤ۔ باقی چیزیں بھی لینی ہیں۔ میں تب تک۔۔۔" بلیک کو کسی نظریں خود پہ محسوس ہوئی اور وہ خاص پر فیوم اسے کیسے بھول سکتا ہے۔ مڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ متشمہ نے مالٹے کے دو پیکٹ ایسے رکھے تو اسے کسی کی آواز سنائی دی۔

"تم کب سے مالٹوں کی دیوانی ہو گئی؟" متشمہ نے گہرا سانس لیا اور مڑ کر دیکھا تو وہ سینے پہ بازو لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا۔

"جب سے میری سیف سے شادی ہوئی ہے تب سے؟ خیر تم یہاں کیسے؟"

"گرل کی برتھ ڈے رکھی ہے کل میں نے۔ میرے گولف کلب میں۔ اس کے لئے

چھوٹا سا سرپرائز ہم سب کی طرف سے۔ باقی سب بھی تیاریاں کر رہے ہیں۔ مجھے لگا

ہاک نے بتا دیا ہوگا تمہیں؟ کیونکہ تھیمز وغیرہ تم ہی رکھتی ہو۔"

"نہیں اس نے نہیں بتایا۔ آج میرے چاچو کی برسی ہے۔ اس کی دعا رکھی ہے۔ خیر اچھا

کیا۔ صبو کو اس کی ضرورت تھی۔" اگر صرف بلیک نے رکھا ہوتا تو شاید وہ منع کر دیتی

لیکن سب نے یقیناً صبو کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ ان کی اس نیت پہ وہ شک

نہیں کر سکتی۔

"اوسوری ہم ڈیلے کر دیں گے مگر کزان نے کہا تھا۔ کل لازمی رکھنا ہے۔" منشمہ کو جھٹکا

لگا۔

"ام۔۔۔ کزان سے بات ہوئی تمہاری؟"

"ہاں کافی نارمل ہے۔ وہ چار ہاتھ کا کہ صبرینہ کا دن برباد ہوا ہے اس کے لئے کچھ کرنا پڑے گا۔ بس یہی سوچا ہم سب نے۔ ہم سب کو ایک ساتھ 'خوش اور نارمل' دیکھ کر گرل بھی خوش ہو جائے گی۔"

"ٹھیک ہے میں اس سب سے فارغ ہو جاؤں تو سنیک کو بتا دوں گی۔ وہ تم لوگوں کو بتا دے گا کہ کیا کرنا ہے۔" بلیک نے سر ہلایا۔

"او کے چلتا ہوں۔۔۔۔" وہ جانے لگا جب منٹمہ نے اسے روکا۔

"میں سیف کو بھی بلانا چاہوں گی۔ مجھے اپنے ہزبنڈ کے بغیر آنا اچھا نہیں لگے گا۔"

"کزان نے سیف کو بتا دیا تھا۔ وہ کہہ رہا ہے وہ آجائے گا۔" وہ مڑے بغیر بولا۔

"گڈ! پھر ملتے ہیں بلیک۔" وہ ٹرائی گھسیٹ کر چل پڑی۔ بلیک نے مڑ کر اسے دیکھا۔

اس کے بعد گہرا سانس لے کر آگے بڑھ گیا۔

آتشِ دلم

قسط نمبر: پچیس

شمرین شاہ۔

وہ اس وقت سنیمیا میں تھے۔ باقی سارے بچے اوپر سے لیکر نیچے تھے۔ جو پچھلے حصے کے کونے میں سب سے آخری کارنر تھا وہ صبرینہ اور کزان کو ملا تھا۔ وہ دونوں اس وقت لیگو مووی دیکھ رہے تھے۔ صبرینہ نے اس کی طرف دیکھا جو بالکل خاموشی سے سامنے بڑی سکرین پہ نظریں جمائیں کہی اور ہی گم تھا۔ وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتی رہی تھی۔ اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔ اس شرارتی چہرے کے پیچھے کتنے راز 'کتنے زخم اور کتنی تکلیفیں بھری ہو گئیں۔ کیسے مہارت سے اس نے اپنا یہ روپ چھپائے رکھا۔ اس دن

بھی اگر وہ نہ بولتا تو تب بھی وہ جان نہ پاتے کہ کزان سا کورا کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ وہ جو اس سے شدید محبت کرتی ہے وہ بھی نہ جان سکی۔ اسے ہمیشہ کی طرح لگتا کہ کزان کی امی کے ساتھ کچھ ہوا تب وہ ایسا رد عمل دکھا رہا ہے لیکن کہانی میں موڑ ہی کچھ اور تھا اور اتنا دردناک موڑ۔ سوچتے ہوئے اس کے حلق میں کچھ اٹکا ہوا محسوس ہوا۔ سانسوں میں رکاوٹ آنے لگی۔ کیسی وحشت میں رہا ہو گا۔ آس پاس کوئی اپنا نہیں ہو گا جو اس کی پکار سُنتا۔ اس کی تڑپتی پکار۔ اس کی طبیعت عجیب سے ہونے لگی۔

"رو کی؟" کزان نے اس کی طرف دیکھا۔ صبرینہ کا چہرہ پیل سا ہو رہا تھا۔ صبرینہ کہی اور تھی لیکن اس کی نگاہیں کزان کی طرف تھیں۔

"رو کی تم ٹھیک ہونا؟" صبرینہ کو اپنا جسم پتتا بھی محسوس ہو رہا تھا۔ یہ پیٹ میں مڑور بھی کیوں اتنے زیادہ اٹھ رہے تھے۔

"روکی۔۔۔ روکی ادھر دیکھو۔" اس نے دیکھا کزان سیٹ سے اُٹھ کر اس کی طرف آیا

اور جھکا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" صبرینہ نے ایک دم خود کو سنبھالا لیکن اس نے کزان کا ہاتھ پکڑ

لیا زور سے جیسے کہ بتانا چاہی ہو بس وہ اس کے ساتھ رہے۔ اس کا ہاتھ تھامنے کے لئے
دیں دے تو وہ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک۔ کزان نے اپنے جوس کی بوتل اسے دی۔ ماتھے پہ

بل لئے وہ اسے دیکھی جا رہا تھا۔ جو رونا چاہتی تھی لیکن رو نہیں پار ہی تھی۔ عجیب سے

بے بسی اس پہ تاری تھی۔

"میں خوش ہوں روکی۔ بہت خوش۔" صبرینہ نے اب کی بار اس کی آنکھوں میں دیکھا

پھر نفی میں سر ہلایا۔

"مجھ سے تو نا جھوٹ بولو کزان۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"مجھ سے اب تو جھوٹ نہ بولو۔ میں جانتی ہوں تم اندر سے بہت تکلیف میں ہو۔ تم آج نارمل بالکل نہیں ہو۔" وہ ہنس پڑا۔

"کیوں میری نارملیٹی بھلا کیسی ہوتی ہے رو کی صاحبہ۔" صبرینہ اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر خود بھی زرا ڈھیلی ہو کر مسکرائی۔

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔ مطلب ہر لمحے کچھ تو الٹا کرتے۔۔۔" ایک دم کسی کے گلا کنکھارنے کی آواز آئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک دم چیخے نکل کر وہ زور سے پیچھے ہوئی اور کزان سے ٹکرائی۔ ڈراونی بھوتنی جیسی شکل والی نن کو دیکھ کر اس کا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے رہ گیا اور کزان کا سر زور سے لگنے پہ گھوم گیا مگر اس کے باوجود اس کا قہقہہ پورے سنیما میں گونج اٹھا۔ اس سے پہلے بچے صبرینہ کی چیخوں سے جو زرا اچھل پڑے تھے مزید اس

ڈارونے روپ والے نن کو دیکھ کر یہاں چیخوں کا سمناؤہ کزان کے کہنے پہ بس صبرینہ کو
ڈرانے آیا تھا یہاں سے غائب ہو گیا۔

"کیوں ہوا آئی؟" اس نے دیکھا کزان سیدھا ہو کر ماتھے پہ ہاتھ پکڑے ہنس رہا تھا اور
صبرینہ نے ابھی تک دل پکڑا تھا۔

"جیسے کو تیسپرنس۔ کچھ نہیں میری گرل فرینڈ انتہائی ڈرپوک لڑکی ہے اس لیکو
والے سین کو دیکھ کر ڈر گئی۔ آپ لوگ دیکھو آرام سے۔ اس نے سب بچوں کو کہا۔"
سب نے سر ہلایا تو کزان سیٹ پہ بیٹھا تو صبرینہ نے زور سے اس کی بازو پہ مارا۔
"تم کبھی نہیں سُدھر سکتے !!! " وہ آہستگی مگر بید تیزی سے بولی۔ کزان شرارت
سے مسکرایا۔ مطمئن انداز میں کندھے اچکائے وہ بولا۔

"اور میں جانتا ہوں تمہیں اسی کزان سا کورا کی عادی ہو۔ تمہیں خود کو لوز کرنا تھا روکی۔

خود کو میری وجہ سے سختی سے روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے صبرینہ کے بال

اس کے چہرے پہ آگئے تھے تین انگلیوں سے آہستگی سے ہٹائے۔

"یہ اوکاسان کی ڈیتھ سے پہلے ہوا تھا یا بعد میں؟" کزان ایک دم خاموش رہا۔ کچھ بولا

نہیں۔ صبرینہ کو خود پہ تپ چڑھی جب اس نے منع کیا تھا کہ وہ بعد میں آرام سے بتائے

گا تو وہ خود کو روک نہ پائی۔

"آئیم سوری مجھے۔۔۔" کزان نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ان کی ڈیتھ کی بعد۔" وہ سجد آہستگی سے بولا۔ صبرینہ نے سر ہولے سے ہلایا اور کزان

کے ہاتھ کو ہولے سے دبایا۔

"یہ تم نے کیسے کسی کو پتا نہیں چلنے دیا اور تم نے یہ سب میرا مطلب ہے تو تشو کیسے جانتی ہے یا اسے بھی میرا طرح ابھی پتا چلا ہے؟ وہ نہیں بتائے گی کیا کسی کو؟" کزان نے اسے دیکھ رہا تھا تو بولا۔

"تم کہہ رہی ہو کہ اس سب سے میں نے کیسے survive کیا ہے؟" اور میں نے اس راز کو کیسے چھپائے رکھا؟ مطلب میں ٹرو ما کا شکار ہوا اور کسی کو پتا بھی لگنے نہیں دیا یہ سب کچھ جاننا چاہی ہو؟" وہ جاننا تو بہت کچھ چاہی تھی مطلب اس نے کزان پہ چھوڑ دیا جتنا وہ اسے بتانا چاہے وہ اس کے لئے کافی ہے۔

"تشو کو پانچ سال پہلے پتا چلا اور اس نے یہ اب تک یہ راز اپنے دل میں رکھا اور چھپانا کیا تھا؟ وقت ہی اتنا گزر گیا تھا۔۔۔ کہ میں نے خود کو سنبھال لیا۔۔۔ مجھے کسی نے بتا دیا تھا کہ اپنی کمزوری مر کر بھی کسی کو نہ دکھانا ورنہ لوگ آپ کو کچل کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

میں تھا چودہ سال کا مگر ان دو ہفتوں میں جو گزری قیامت تھی اس نے وقت کو بیس سال فاسٹ فاورڈ کر دیا۔ بس جو گلاسکو واپس آیا وہ ڈرپوک 'سہا' بزدل کیف واجد نہیں سخت 'کٹیلا' جس میں انسانیت نام کی کوئی چیز اس کے خون میں باقی نہیں رہی تھی۔ وہ تھا کزان سا کورا!!! وہ بن کر آیا میں۔ بس اب سے وہی ہوں۔ " وہ ہنسا۔ صبرینہ نے اس سے نظریں ہٹا کر سکرین پہ نظریں جمادی۔ گہرا سانس لیا اور خود سے کہا۔

"میں عالم فیملی کو ویسی نظروں سے اب نہیں دیکھ سکوں گی کزان۔۔۔۔۔" اس نے

نجانے یہ کیوں بات کی تھی مگر اسے سب پہ شدید غصہ تھا۔ ادا جان 'کزان کی دادی'

خالو 'خالا' چچی الماس 'چاچو اور عقیل بھائی۔۔۔۔۔ یہ باقی سب کہاں تھے۔ کیوں نہ ایک

بچے کو سنبھال سکے۔ اتنی نفرت 'اتنی حقارت تھی ایک عورت سے کہ اس کا بچہ بھی

بھاڑ میں چلا جائے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ غم میں تھا۔ وہ تکلیف میں تھا۔ ماں کی

موت پہ وہ کیسے صبر کرتا اس نے اس جہنم سے بھاگنا ہی تھا اور ایک جہنم سے نکل کر وہ دوسرے۔۔۔ حالانکہ کزان نے ابھی پوری بات نہیں بتائی تھی۔ اس جتنا پتا تھا 'جتنا سنا تھا وہ ان سب سے سارے نقطے جوڑ کر یہی تہہ کر پائی۔ سب کی لاپرواہی اور بے حسی کی وجہ سے کزان برباد ہو گیا۔ اس کا کزان زور سے آنکھیں بند کر دیں۔ اس نے اپنا بیگ سائنڈ پہ موجود اٹھایا اور اس میں سارے خط جو اس نے کزان کو دینے تھے 'اب دیے۔ کزان نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟"

"میرا راز۔" کزان نے سر ہلایا۔ بندھے ہوئے ڈور سے اس نے کھولے بغیر سلائیڈ کر کے نکالا اور اس سُرخ رنگ کے اینولپ کو دیکھا جس پہ 'اشی آئینہ کزان' لکھا ہوا تھا۔

کز ان نے اس کی طرف دیکھا جواب اس کو دیکھنے کے بجائے اپنے ہاتھوں کو باہم ملائے
گود میں رکھے سخت زروس لگ رہی تھی۔

"ہو۔۔۔ تو یہ میرے لئے تم نے خط لکھے ہیں۔ ڈیر کو زیادہ سرس نہیں لے لیا؟ اتنے
زیادہ لکھ آئی ہو۔ وہ بھی ایک دن میں؟ بڑی سپیڈ پکڑی ہے رو کی تم نے۔" وہ کچھ نہ
بولی۔ کزان اسے دیکھتا رہا پھر کھولا۔ اسے نے دیکھا یہ وہ خط نہیں پڑھ سکا تھا۔ اس بندی
نے لکھے ہی اتنے تھے۔ کب پڑھ پاتا۔ وہ نظریں جمائے غور سے اس کاغذ کو دیکھے جا رہا
تھا۔ آخری لفظوں پہ اس کی بولتی گم ہو گئی۔

کز ان سا کورا تم نے مجھے سکھایا خود سے محبت کیسے کی جاتی ہے۔ تم نے مجھے سکھایا
اندھیرے کو اپنا سا تھی کیسے بنا سکتے ہیں اور تم نے مجھے سکھایا کہ زندگی میں آنے والے

غیر متوقع اور بے منصوبہ واقعات آپ کے لئے کیسے دلکش اور مکمل بن سکتے ہیں۔ تم
میرا وہ واقعہ ہو کر ان۔ غیر متوقع ' بے منصوبہ مگر دلکش اور مکمل۔ ' تمہاری روکی۔

"آئی ڈیر یو کر ان۔۔۔" صبرینہ نے ایک دم کچھ کہنے لگی پھر ایک دم رُک گئی کیونکہ وہ

ضرورت سے زیادہ خاموش تھا۔ ایک خط نے اس شخص کی بولتی بند کردی تھی تو باقی وہ

کیسے پڑھ پائے گا۔ صبرینہ نے اس کے بازو پہ ڈرتے ' ڈرتے ہاتھ رکھا تو کر ان بولا۔

"تم مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاو گی؟" صبرینہ نے سُننے زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔۔۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ چاہے میں ایسا کچھ کر دوں جو تمہارے لئے وہ ناقابل

برداشت ہو۔ میں پوری دُنیا کے لئے نفرت کا مجسمہ بن جاؤں تب بھی نہیں جاو گی؟" وہ

اسے آزما رہا تھا کیا؟ صبرینہ اسے دیکھتی رہی۔ کزان کی آنکھوں میں ہلکی سی وحشت تھی۔

"کزان۔۔۔" لیکن کزان نے سنا نہیں وہ کچھ سوچ کر اس کے خطا اٹھا کر یہاں سے چل پڑا۔ ابھی فلم ختم ہونے میں بیس منٹ رہتے تھے۔ صبرینہ اس کے پیچھے گئی۔ کزان تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھر رہا تھا۔ صبرینہ اس کے پیچھے بھاگی۔

"کزان بات سُنو۔۔۔ کزان۔۔۔" اچانک ہی موپ ہوئے فرش پہ وہ بنادھیان دیے سپیڈ بڑھائی تھی کہ اچانک وہ سنبھل نہ پائی اور سلپ ہو گئی شکر ہے کہ اس نے عین اسی لمحے ہاتھ فرش پہ رکھ کر خود کو منہ کے بل گرانے سے بچا لیا۔

"کزان۔۔۔ کزان میں گر گئی ہوں۔" کزان جو سیڑھیوں سے اترنے لگا ایک دم اس کے پکارنے پر مڑا دیکھا تو صبرینہ اپنے ہاتھ جھاڑ کر سی کرتی اُٹھی۔ کزان تیزی سے اس کی طرف آیا۔

"رو کی۔۔۔" وہ اتنا تیزی سے آیا کہ صبرینہ کو اسے ٹوکنا پڑا۔

"تم سلپ ہو جاو گے۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

"ٹو ہیل ودی۔۔۔ تم کیوں اتنی تیزی سے بھاگی۔ تم ٹھیک ہونا۔۔۔ لگی تو نہیں۔" وہ

تیزی سے بھاگ کر اسے پکڑنے لگا۔ جو اُٹھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ تم پاگلوں کی طرح بھاگنے لگے۔ آئیتم سوری۔۔۔ میں

نے ضرور تمہیں فورس کیا ہو گا۔ پراس میں بات نہیں کروں گی مگر تم مت بھاگو یہاں

سے۔۔۔ پلیز مجھ سے مت بھاگو۔" اس نے کزان کے دونوں بازو پکڑ لئے۔

"میں بھاگ نہیں رہا تھا۔۔ میں۔۔ میں ڈر گیا تھا۔ تم روشنی ہو رو کی اور میں اندھیرا۔ میں

نہیں چاہتا کہ میرا اندھیرا تمہیں کسی طرح بھی اپنے لپیٹ میں لے۔ تم یہ سب

ڈیزرو۔۔" صبرینہ نے نفی میں سر ہلا کر اس کے ساتھ لگ گئی۔ اس کے گرد بازو

لپیٹ کر کہا۔

"میں کیا ڈیزرو کرتی ہوں یہ میں جانتی ہوں تم نہیں۔ مجھے ایسی روشنی نہیں چاہیے جس

میں کزان سا کورا کا وجود نہ ہو۔ ایسی روشنی کو میں ٹھوکر مارتی ہوں۔ میں سب خوشنما

رنگ 'سب دلکش نظاروں کو ٹھکرا دوں گی جس میں کزان سا کورا نہیں ہوگا۔ میرا

آتش دلم آئی ڈیر یو کہ تم میری محبت کو قبول کرو نہ کرو لیکن تم اتنا جان اور مان لو کہ یہ

بندی تم پر مرتی ہے اور ساری زندگی یہ کام مسرت بھرے دل کے ساتھ کرتی رہے

گی۔ "کزان کی بولتی بند ہو گئی۔ کون تھی یہ لڑکی۔ وہ کیوں اسے اتنا چاہتی تھی۔ کزان نے گہرا سانس لیا اور اوپر کی طرف دیکھا اس کے بعد اس کے گرد بازو لپیٹ کر بولا۔

"مان لیا میں نے روکی۔ تمہاری محبت کو مان لیا۔" اور صبرینہ کو لگا جیسے کزان کے لفظوں نے پھولوں کی پتیوں کی بارش شروع کر دی ہو۔

.....

"کیا ہوا؟ بات ہو گئی ار بنجمنٹ والوں سے؟" ہاک نے سنیک سے پوچھا جو خاموشی سے پین گھماتے ہوئے کہی اور ہی گم تھا۔

"سنیک؟ لا را!!" سنیک نے ایک دم سر اٹھایا۔ ہاک نے سامنے موجود نوٹ پیڈ دیکھا تو

گہرا سانس لینے پہ مجبور ہو گیا جب اس نے دیکھا پورا کاغذ صبرینہ کے نام سے بھرا ہوا

تھا۔ وہ اس کے سامنے والے سٹول پہ بیٹھا اور پھر منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا جس نے پیڈ گھما کر بار سے گلاس اٹھالیا۔

"بات ہوئی تمھاری کڈو سے؟" سنیک جو پانی کے گلاس کا سپ لے رہا تھا ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"تمھیں لگتا ہے کہ میں کل اسے بچد سنانے کے بعد آج اس کا سامنا کر پاؤں گا۔" وہ ہنسا۔ اس کی ہنسی میں تلخی تھی۔

"غیر سنیجہ حرکت پہ ہر کسی کو غصہ آتا ہے۔ تمھیں بھی آگیا۔ مجھے بھی خبر نہ ہوتی تو میں تمھارے سے زیادہ ان کی خبر لیتا۔ کزان کا رد عمل اس سے بھی زیادہ سنگین ہوتا اگر اس کی حالت نہ بگڑتی اور متشمہ اور صبرینہ شرمندہ ہیں۔ اس لئے زیادہ اس بارے میں نہ

سوچو۔ بات کرو گے تو بہتر محسوس کرو گے۔ "سنیک اسے دیکھتا رہا پھر اپنے سر پہ ہاتھ

پھیرا۔ گرے جینز اور اولیو گرین ٹی شرٹ میں وہ تھکا سا لگ رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟" ہاک نے سر ہلایا۔

"کیا تمہیں میری محبت مذاق اور کھوکھلی لگتی ہے ہاک؟" ہاک ایک منٹ کے لئے

خاموش ہی ہو گیا پھر اس نے زور سے سر ہلایا۔

"نہیں۔۔۔ لیکن اتنی محبت نہ کرو ڈینیل کہ۔۔۔ تم اپنا سب کچھ لٹا کر خالی ہاتھ رہ جاؤ۔

اپنے وجود کا حصہ اگر کھودو گے تو زندگی بڑی مشکل بن جائے گی۔ محبت کرو مگر محبت کا

احترام کرنا بھی سیکھو۔ محبت کو سچا ثابت کرنے کے لئے اسے نہ محبوب پہ حاوی کرو نہ خود

پر۔ محبت گھٹن کا نام نہیں ہے۔ بس اتنا کہوں گا تم سے۔ "سنیک اسے دیکھتا رہا پھر

ہولے سے مسکرایا۔

"تم سوچ بھی سکتے ہو کہ میں ڈینیل لارا اتنا گدھا بن چکا ہوں۔ ایسا تو نا تھا میں۔۔۔ میں تو

بلیکی، تمہارا، گر لڑکا کتنا مذاق اڑاتا تھا اور اب دیکھ لو کارما مجھ پہ کیسے ہنس رہی

ہے۔" ہاک کھڑا ہوا اور اس کے بال بگاڑ کر کہا۔

"اسے دیکھا کرو۔ اسے دیکھو گے تو تمہارے دل سے بوجھ اتر جائے گا۔ وہ بہت کچھ سہ

رہا ہے مگر وہ کسی پہ ظاہر نہیں پڑنے دیتا۔ اس نے اپنی زندگی کو آسان بنانے کے لئے ایک

کام کر لیا ہے۔" اس نے بلیک کی طرف اشارہ کیا جو گر لڑکی کسی بات پر پورے دانتوں

سمیت ہنستے ہوئے اپنے دائرہ ہی پہ ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"زندگی کے پیٹرن کو اس نے قبول کر لیا ہے۔ ایسی زندگی جہاں سب کچھ نہیں ملتا۔

جہاں بہت کھونا بھی پڑتا ہے۔ جہاں خوشیوں سے زیادہ غم کی صبح اور شام لمبی ہوتی ہے۔

جہاں پل پل آپ کو ہار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یاد ہے نا اس کی پوزیشن اور دیوانگی۔ سب

اس کے پاگل پن کا ذکر کرتے نہیں تھکتے تھے۔ اب دیکھو کہاں گیا وہ بلیک دار پر؟ جس کی وحشت سے پورا گلا سکو کا نپتا تھا۔ اب بھی لوگ ڈرتے ہیں لیکن تم نے نوٹس کیا وہ کتنا calm اور composed ہو گیا ہے۔ "سنیک نے بلیک کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"اور سا کورا کو کیسے بھول سکتے ہو۔ اس سے تو ہر چیز چھینی گئی ہے اور بدلے میں اسے کیا ملا سوائے افیت' وحشت اور خالی پن کے۔ محبت کی تو اسے اشد ضرورت ہے اور اسے تو وہی ملنی چاہیے جو اپنی ساری محبت اس پہ نچھاوڑ کر دے۔۔۔ ہیں نا؟" سنیک ایک دم چونکے ہاک اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔" سنیک نا سمجھی سے ہاک کو دیکھ رہا تھا پھر گھوم کر نوٹ پیڈ کی طرف دیکھنے لگا جہاں صبرینہ کا نام لکھا ہوا تھا۔

وہ دونوں ساروں بچوں سے مل کر فارغ ہوئے تھے۔ پورا دن بہت اچھے سے گزرا تھا۔
مووی دیکھنے کے بعد کزان انھیں فلپ آؤٹ لے گیا۔ اس کے بعد ان کا ٹائیٹم ختم ہو گیا تھا
اور اوپر سے آڈرز کی وجہ سے کزان ان سب کو زیادہ دیر گھر سے باہر نہیں گھما پھیرا سکتا
تھا۔ سب کو لٹکے منہ دیکھ کر کزان نے بات کرنا چاہی مگر روکی نے روک دیا کہ پھر کبھی
آجائیں گے انھیں دعا پر بھی جانا ہے تو کزان ناچار امان گیا۔ مسکرا کر اس کے ساتھ بلڈنگ
سے باہر آتے صبرینہ نے اس سے کہا۔

"تھینک یو۔" کزان جو ناک کی سیدھ میں چل رہا تھا۔ ایک دم بولا۔

"کس بات کا؟"

"اتنے پیارے بچوں سے تعارف کروایا اور میرا دن بہترین بنانے کے لئے۔"

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے روکی۔ ویسے میرے سے زیادہ تو تم ان کی فیورٹ بن چکی ہو۔"

صبرینہ ہنس کر سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"یہ اس لئے کیونکہ تم ان کے فیورٹ ہو اور تم نے بہت غلط کیا سب کو بتا کر کہ میں

تمہاری گرل فرینڈ ہوں۔ اس لئے سب کو میں تمہاری وجہ سے اچھی لگی۔۔۔" کزان

ہنس پڑا۔

"تم سب کو ہی اچھی لگتی ہو روکی۔ میں نہ بھی کہتا تو بھی ایسے ہی ہونا تھا۔ کوئی تمہیں

کیسے ناپسند کر سکتا ہے۔"

"چچی الماس کو بھول رہے ہیں آپ۔۔۔" کزان ان کا نام سُنتے ہوئے بگڑ گیا۔

"سارا موڈ خراب کر دیا۔ جو شخص خود جیسا ہوتا ہے نا اسے سب ایسے ہی لگتے ہیں خیر

اب کیا کرنا ہے۔"

"تشوکا مسیج آچکا ہے۔ گھر پہ کھانا ہو گا سیف بھائی اور ان کی سسٹر آرہی ہیں تو مجھے چھوڑ

دو حالانکہ ابھی بھی دعائیں چار گھنٹے ہیں مگر مجھے جانا چاہیے اب۔ تم بھی کچھ کنٹریوشن

کردو ویسے۔۔۔ تم دعا پہ تو آرہے ہونا؟" کزان خاموشی سے ہارلی کی طرف آیا اور

دونوں ہیلیمٹ اٹھا کر ایک صبرینہ کی طرف بڑھایا صبرینہ چلتے ہوئے اس کی طرف آئی

اور اس سے لیا۔

"کزان؟ تم نہیں آرہے نا؟"

"تمہیں لگتا ہے روکی میرے بابا کو ان سب ڈرامے سے سکون مل جائے گا؟ بابا کا حق

کبھی ان لوگوں نے ادا کیا ہے۔۔۔ یہ سال میں ایک دن بابا پہ ایک دعا کا احسان کرتے

ہیں اور بعد میں بھول جاتے ہیں کہ بابا بھی اس دُنیا بلکہ عالم خاندان کا حصہ تھے۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔"

"تم کچھ نہیں جانتی روکی اور اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ ان لوگوں نے بے شمار نقاب اپنے اصل چہرے کو چھپانے کے لئے پہنے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ اندر سے کتنے ظالم اور بے حس ہیں۔ تم تو نہیں سمجھو گی کیونکہ انہوں نے اپنے گھر میں جگہ دی۔ اپنے گھر کا فرد سمجھ کر متشمہ کے برابر مقام دیا بس لڑکیاں اسی نیکی پر پگھل جاتی ہیں یہ نہیں پتا ہوتا کہ اندر سے کتنے بڑے گیم پلانر تھے۔ کس مقصد کے لئے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔" وہ ہیلیمٹ پہنتے ہوئے ہارلی پہ بیٹھا تو صبرینہ بیٹھنے سے پہلے بولی۔

"اپنی فرینڈ کو گھر چھوڑنے سے پہلے چھوٹی سی ڈیٹ پر نہیں لیکر جاو گے؟ تم کیسے فرینڈ ہو --- کم سے کم کافی یا جو س ہی پلا دو اپنے پیسے کی۔" کزان نے اس کے مختلف بات پر حیرت سے دیکھا پھر مسکرایا۔

"یعنی تم گرل فرینڈ اور بوئی فرینڈ کہنا چاہی ہو ہیں نا؟ اور کیا مطلب یہ اتنا پیسہ مووی اور

فن پلیس پہ جو خرچ کیا ہے وہ ڈیٹ پہ نہیں گنا جاتا؟"

"پہلی بات یہ والے فضول ٹرمز ہم ایک دوسرے کے لئے استعمال نہیں کرے گے اور

سوچے کے ساتھ ڈیٹ مانی جاتی ہے؟"

"اچھا آپ کے لئے ایسے خطاب فضول ہیں لیکن ڈیٹ قابل قبول ہے۔ خاصے

دوہرے معیار کی مالک ہے آپ صبرینہ احمد۔" صبرینہ پیچھے بیٹھی اور اس کے کندھے

پکڑ کر بولی۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟" کزان نے ہارلی کو سٹارٹ کرنے سے پہلے کہا۔

"جی فرمائیں۔"

"تم مجھے دعا پر کیوں جانے دے رہے ہو؟ مطلب تم چاہو تو مجھے روک سکتے تھے۔۔۔"

"اب کہوں توڑک جاوگی؟"

"ہاں سو بہانے ہے میرے پاس۔" کزان ہنسا۔

"بُرا نہیں لگے گا کہ سب تمہیں جج بھی کر سکتے ہیں؟"

"ہاں کچھ احسان آپ کو دبا کر رکھ دیتے ہیں لیکن وہ دوست ہی کیا جو ضرورت کے وقت

اپنے دوست کے کام نہ آئے۔"

"خیر میں روکوں گا نہیں تمہیں۔"

"ایسا کیوں بھلا؟"

"کیونکہ تم سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کو تم پر انگلی اٹھانے نہیں دوں گا۔" یہ کہتے ہی کزان

نے صبرینہ کی بولتی بند کر دی۔

"مگر چھوڑنے سے پہلے ایک سال سائز کا جو ضرور پلا سکتا ہوں پہلے ہی بینک بیلنس خالی ہونے والا ہے۔" صبرینہ نم آنکھوں سے ہنس پڑی۔

انگھوٹی کو انگلی پہ گھماتی 'وہ صبو کے انتظار میں صوفے پہ بیٹھی تھی۔ امی چچی الماس کے پاس پھلوں کی ٹوکری سیٹ کرنے گئی تھی۔ بابا سپارہ پڑھنے والے بچوں کو پک کرنے گئے تھے اور وہ رات کی کچھ ڈشز بنا کر تیار ہو کر بیٹھی تھی۔ صبرینہ کو اس نے کال ملائی تھی مگر صبرینہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ تین بجے تک آجائے گی اور وہ یہاں سے نکل کر سینٹر چار بجے پہنچ جائے گی۔ ابھی دو بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے اور اس کے انتظار میں صوفے پہ بیٹھ گئی۔ ابھی اس کی نظر سامنے فروٹ باسکٹ پر گئی جہاں پہ مالٹے پڑے ہوئے تھے۔

"تم کب سے ماٹوں کی دیوانی ہو گئی؟" اس کے بعد اس نے اپنی انگھوٹی دیکھی۔

"تمہارے ہاتھ کتنے چھوٹے سے ہیں۔ مجھے تو تمہارے قد سے لگا تھا ٹھیک ٹھاک بڑی

بڑی لمبی لمبی انگلیاں ہونگیں یہ تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئیں۔ چلو شکر مجھ

غریب کو اتنی زور سے مار نہیں پڑے گی۔" سیف کی شروع کی دنوں کی بات کو سوچ

کر اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی لیکن ایک دم اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب

ہو گئی جب اسے عجیب سی چٹبن ہوئی۔

("تمہیں میرے چہرے کو ہاتھ کیوں لگاتی ہو۔")

"تمہارے شیو کی چٹبن۔۔۔۔) ایک دم بیل ہوئی تو وہ تیزی سے ڈر کر اٹھی۔ اس نے

محسوس کیا جیسے دادی کی تصویر اسے بڑے غور سے دیکھ رہی ہو۔ اس نے دادی کی تصویر

کی طرف دیکھنے کے بجائے سیدھا دروازے کی طرف گئی۔ کھولا تو سیف تھے۔ سفید

شلوار قمیض میں وہ سامان ایک ہاتھ میں پکڑے 'جبکہ دوسرے سے گلاس اُترتا اسے دیکھنے لگا۔

"ہیلو بیگم کیسی ہیں آپ؟" متشمہ نے بغیر سوچے سمجھے سیف کے گردن پہ بازو اس کے گلے لگ گئی اور اسے زور سے بھینچ لیا۔ سیف ایک دم اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا ایک دم متشمہ کی کمر پکڑ لی۔

"اوکے۔۔۔ تو اتنا مس کر رہی تھی مجھے۔ ابھی تو تین گھنٹے پہلے بات ہوئی تھی ہماری۔" متشمہ کچھ نہیں بولی ہونٹوں کو زور سے دبائے 'آنکھیں زور سے میچے اس نے سیف کے کندھے پہ اپنا چہرہ چھپایا۔ یہ آج اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ کیوں اتنی بے اختیاری 'کیوں دل عجیب سا بیٹھا جا رہا ہے۔

"گھر پہ کوئی ہے بھی؟ کیا ہوا بیگم؟" متشمہ ایک دم نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔" وہ سیف سے الگ ہوئی اور اس نے دیکھا جو شرارت سے مسکرا رہا تھا۔

"اچھا تب ہی اتنی پر جوش استقبال ہوا ہے میرا اور نہ تو سب کے سامنے دور سے کھڑے

ہو کر سلام کیا جاتا تھا۔ اب بتا دیا کرو جب گھر پہ کوئی نہ ہو تو اس طرح ملنے کے لئے بھاگا

چلا آؤں گا۔" متشتمہ اداسی کے باوجود چھنیپ کر ہنس پڑی۔ اس نے دیکھا سیف نے

دروازہ بند کیا تو ایک دم چونک اُٹھی۔

"رانیہ نہیں آئی؟"

"وہ آفس سے سیدھا آئے گی۔ میں تو گھر سے چینج کر کے آرہا ہوں۔ باقی سب وہاں چلے

گئے؟"

"نہیں امی ساتھ والے گھر اور ابو اور ادا جان انتظام دیکھنے یہ آپ کیا لے آئے۔"

"کچھ خاص نہیں اب اپنے سسرال خالی ہاتھ آتا۔ کزان آرہا ہے نا؟ کہاں ہے وہ؟"

"آپ کی نہیں بات ہوئی اس سے؟" اس نے بیگ میں دیکھا تو میٹھے کی چیزیں تھیں۔ یہ دعا پر لے جائے گی۔ اس نے کاوٹر پہ رکھا۔

"نہیں صبح کے بعد تو پھر بات نہیں ہوئی۔ میں نے کہا ملوں گا اس سے تفصیل سے اس کی طبیعت پوچھوں گا۔ کہی آپ سیٹ تو نہیں ہے؟" متشمہ سیف کے لئے کچھ ٹھنڈا نکالنے کے لئے بڑھی تو وہ بولا۔ متشمہ نے کندھے اچکائے۔

"کچھ پتا نہیں۔ مجھے تو آج نظر نہیں آیا۔ امی نے بتایا کہ وہ گھر آیا تھا۔ فریش لگ رہا تھا مگر چپ تھا گیا ہو گا وہاں اور فینج لیکن سیف مجھے نہیں لگتا وہ آئے گا۔" وہ مڑ کر بوٹل لیکر اس طرف آئی تو سیف نے اسے باہوں میں لیا۔

"کیا بات ہے؟" ایک دم وہ چونکی۔

"کوئی بات نہیں ہے سیف۔"

"نہیں مجھے نہیں لگتا تم آج تھوڑی مختلف لگ رہی ہو۔ کسی بات پہ اپ سیٹ ہو؟"

"اپ سیٹ کس بارے میں ہونا ہے۔ آپ بھی نارو مینس کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔"

ہٹے آپ کو کچھ پینے کو دوں۔"

"متشمرہ! تمہاری آنکھوں میں وہ چمک آج مجھے نظر نہیں آرہی۔ کسی نے تمہیں کچھ کہا

ہے؟ کل بھی کچھ بیٹھا بیٹھا سا لہجہ تھا تمہارا۔ تم جب بھی اپ سیٹ ہوتی تھی تو میرے

سے بات شیر کرتی ہو۔ اب کیا ہوا ہے؟ میری فیملی کی طرف سے تو کوئی بات نہیں ہے نا

؟ اگر ایسا ہے تو تم مجھ سے نہیں چھپاؤ گی۔" اس نے متشمرہ کے بالوں کو چھیڑا۔ متشمرہ اسے

دیکھتی رہی پھر اس نے خود قابو کرتے ہوئے ٹھہرے لہجے میں کہا۔

"یہ وقت کچھ زیادہ لمبا نہیں چل رہا۔ مجھے ڈر سا لگ رہا ہے۔" وہ ایک دم چونک اٹھا۔

"ہم جلدی رخصتی نہیں کر سکتے۔" سیف کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی پھر وہ ایک دم ہنس پڑا۔

"یعنی اب رہا نہیں جا رہا تم سے۔۔۔ کچھ میرا بھی ایسا حال ہے۔ کیا کہتی ہو اٹھا کر نہ لے جاؤں؟ وہ جھک کر شرارت سے بولا۔ متشمہ مسکراہٹ دبا کر ہلکی ہو گئی۔

"آئیڈیا بُرا نہیں ہے۔"

"تو پھر ہاں سمجھوں میں؟" وہ جھک کر اس پہ پیار کی مہر اس سے پہلے چھوڑتا ایک دم بیل بچ گئی۔ متشمہ نے اسے ہٹایا۔

"ڈیم میں نے باتوں میں ٹائیم نہ ضائع کیا ہوتا۔ میں دیکھتا ہوں۔" وہ دروازے کی طرف آیا تو کھولا صبرینہ تھی۔ صبرینہ سیف کے دیکھ کر حیران ہو گئی۔

"سیف بھائی آپ؟"

"ہاں میں۔۔۔ لیکن بڑے غلط ٹائیم پہ آئی ہو۔" ایک دم صبرینہ کے ماتھے پہ تفکر کے بل آئے۔

"کیا ہو اسب خیریت ہے نا؟" وہ اندر داخل ہوئی۔

"اچھا خاصا بیگم اکیلی ملی تھی لیکن نہیں غریب بندے پہ سب نے ظلم کرنا ہے۔" منشمہ ادھر آئی اس نے دیکھا صبرینہ کا حلیہ مختلف تھا۔ صبح جس طرح وہ بن سنور کر تیار گئی تھی ایسا کچھ نہیں تھا۔ میک اپ سے چہرہ پاک۔ بالوں کو جوڑے میں لپیٹے 'وہ جلدی میں تھی۔

"صبو کہاں رہ گئی تھی؟"

"سوری سوری بس بھاگ کر آئی ہوں۔۔۔ میں چہنچ کر کے آتی ہوں۔ بھائی آپ کے پاس دس پندرہ منٹ ہیں پرائیوسی کے۔" صبرینہ شرارت سے بولتے ہوئے اوپر کی طرف بھاگی۔ اس کے موڈ کو دیکھ کر منشمہ ٹھہر گئی۔

"نہیں سسٹراب تو لیکر جانے کی ہی تیاری کرنی ہے۔ اس طرح کے چھوٹے موٹے ترسے ہوئے ملاقاتیں نہیں چاہیے۔ کیوں بیگم ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔" منشمہ نے اسے دیکھا تو سر ہلایا۔ دروازے پہ ایک بار پھر بیل بجی تو وہ کھولنے گئی کھولا تو کزان تھا۔ منشمہ حیران ہو گئی۔

"او تم کہاں تھی ڈائن؟ آج پورے دن نظر نہیں آئی۔" کزان نے منشمہ کے بال بگاڑے۔

"اوسینی بوئی بھی آگیا۔ کچھ کھانے کے لئے لائے ہو؟ یا ایویں منہ اٹھا کر آگئے۔" متشمہ

نے چڑ کر اپنے بال سیدھے کیے۔ سیف کے سامنے اسے زور سے مار کر چیخ بھی نہیں

سکتی تھی۔ بد تمیز نہ ہو تو!!!

"کیسے ہو کزان طبیعت ٹھیک ہے؟" سیف کزان سے ملا۔

"مجھ کیا ہونا تھا یہاں کسی کو چکر کیا آجائے لوگ خوشی میں خبر ہی پھیلا دیتے جیسے

عنقریب مرنے والا ہوں۔"

"ہاں شیطانی روح اتنی جلدی نہیں مرا کرتے۔" متشمہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اپنی بات کر رہی ہو۔۔۔ ہوں۔۔ سیف دوسری شادی کا سین بھول جاو۔ اس نے

آخری دم تک تم سے چمٹ کر رہنا ہے۔"

"یہاں پہلی شادی تو ہو جائے۔ دوسری کی بعد میں دیکھی جائے گی۔" سیف شرارت سے بولا۔ متشمہ کا منہ کھل گیا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو بڑانیک آدمی ہے۔ ویسے بھی اسے جنت میں ستر حوریں ملنی ہیں تو تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔" اوپر سے کزان پہ چھوٹا سا بال زور سے جا کر سر پہ لگا۔ ایک دم کزان نے اپنا سر پکڑا۔

"خبردار اگر سیف بھائی نے ایسا ویسا کچھ کیا۔ متشمہ سے پہلے میں ان کو چھوڑوں گی نہیں۔" متشمہ مسکرائی اٹھی۔ صبرینہ بلیک اور گرے رنگ کے سادہ شلوار قمیض میں تیار تھی۔ کزان نے سر پہ ہاتھ پہ رکھ گھورا۔ سیف نے مصنوعی خوف سے سینے پہ ہاتھ رکھا۔

"میری توبہ میم آپ کی بہن کو دھوکہ دوں۔۔۔"

"ہاں دینے کا سوچیے گا بھی نہیں۔ بڑے بڑے غنڈوں سے رابطہ ہے میرا۔ تشو خالا

کہاں ہیں؟"

"چچی کے گھر۔"

"اب نکلنا ہے یا خالا کے ساتھ جائیں گے۔"

"میں تو اپنی بیگم کے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔ تم اس ڈراونی سی لڑکی کو ساتھ لے جاو گے

؟" کزان نے صبرینہ کو دیکھا پھر گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے ناکباب میں ہڈی بنا ہے۔ میں تو تم لوگوں کے ساتھ جاؤں گا۔ ڈائن پچھلی

سیٹ اور اسے ڈگی میں ڈال دیں گے بلکہ دونوں کو ڈگی میں پھینک کر ہم بویز ڈر فٹے مار

کر جائے گے۔" سیف کزان کو دیکھتا رہ گیا۔

.....

کزان نے اس کے دروازے پہ دستک دی۔ متشمہ جو دراز میں اپنی چیزیں رکھ رہی تھی
ایک دم چونک کر مڑی۔ اس نے دیکھا کزان نے ٹرے پکڑی ہوئی تھی۔ جس میں چکن
پیسس اور دو پیسی کے گلاس تھے۔

"کیا کر رہی ہو؟"

"میں صبو کے پاس جا رہی تھی۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"میں نے نوٹس کیا تم نے کچھ کھایا نہیں اور روکی کے پاس بعد میں جانا زرا بروٹاک

ہو جائے ڈائن۔"

"میں نے کھایا ہے نا اور تمہیں کب سے بڑی فکر میری۔ صبح جو بکواس کر رہے تھے وہ

بھول گئے۔" وہ سینے پہ بازو لپیٹے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کسی نے تمہیں کچھ کہا ہے؟" متشمہ ایک دم چونک کر دیکھنے لگی۔

"مجھے بھلا کون کہے گا؟ کیا سیف نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔"

"ڈائن!! تم مجھ سے تو جھوٹ نہ بولو میں جانتا ہوں تمہیں۔"

"کیا جانتے ہو؟ اور یہ صبو تمہارے ساتھ تھی؟"

"ٹاپک مت چینج کرو۔ مجھے بتاؤ کل کیا ہوا تھا؟"

"کل غلطی ہوئی تھی ہم دونوں سے۔ جس کے لئے میں واقعی شرمندہ ہوں۔"

"تشو میں نے دیکھا۔۔۔ میں نے دیکھا اسے!!! کیا ہوا تھا؟" متشمر خاموش رہی اسے

دیکھتی رہی مگر بولی کچھ نہیں۔ کزان نے سر جھکا لیا۔ چکن کا پیس اٹھایا اور کھانے لگا۔

"تم جانتے ہو مجھے سیف سے کتنی محبت ہے۔" کزان کھاتے ہوئے ایک دم رُک

گیا۔

"تو مجھے کیوں بتا رہی ہو۔۔۔"

"بس تم جان جاو اور آگے سے کچھ مت کہنا ہے مجھ سے۔"

"میں جانتا ہوں تم سیف سے پیار کرتی ہو اور اس کے ساتھ ہمیشہ وفا کرو گی مگر یہاں

بات یہ نہیں ہو رہی۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ ان چند منٹوں میں ایسا کیا ہوا تھا کہ تم۔۔۔"

وہ رُک گیا۔ متشمہ اس کے سامنے بیٹھی اور آہستگی سے بولی۔

"میں کیا کزان؟"

"You seemed lost?"

"تم نے اتنے سالوں میں کبھی اتنا کنٹرول نہیں کھویا۔ ایسا کیا ہوا جس کی بنا پر تم گم سُم

تھی۔"

"میں تو ویسی ہوں کزان۔" متشمہ کھل کر مسکرائی اور باول سے اس نے چکن پیس اٹھایا

مگر کھانے کے لئے نہیں بڑھایا۔

"ڈونٹ شٹ ودی۔ میں یہی بول تمہارے سر پہ گراؤں گا تم پھر بھی نہیں چیخو گی۔"

"کزان کسی کے لومو منٹس ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر وقت انسان انرجی سے بھرا رہے۔ باقی ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کو چھوڑو صبونے تم سے کوئی بات کی؟" اب وہ کھا رہی تھی وہ مزید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی اور کزان سمجھ گیا سر ہلا کر بولا۔

"میرے ساتھ تھی سارا دن۔" اب متشمہ ٹھہر گئی۔

"تمہارے ساتھ لائیک وہ کام پہ نہیں گئی؟" کزان نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ کہا ہے تم سے۔"

"بہت کچھ اور تمہیں کچھ بتانا تھا۔۔۔" متشمہ کا دل لگا بند ہو جائے گا۔ صبو مطمئن تھی
مطلب کچھ تو ہوا ہے۔ اس نے کہا تھا وہ بعد میں بتائے گی مگر کزان کے چہرے پہ کوئی اور
ہی بات نظر آرہی تھی۔

"ہاں تو؟"

تم نے صبرینہ کے ساتھ پلاننگ کرنی ہے۔"

"کس چیز کی؟" متشمہ حیرت سے بولی۔

"ہاک جینا کو پروپوز کرنے لگا ہے تو ہم لندن ٹرپ پہ جارہے ہیں۔" ٹاپک سے ہٹ کر

بات سُن کر متشمہ رُک گئی پھر اس نے پیپسی کا گلاس اٹھایا۔

"اوکے تو تم چارہ ہو ہم دونوں بھی شامل ہوں اس ایونٹ میں۔"

"ہاں۔"

"ویسے ضروری تو نہیں ہے لیکن شاپنگ کے لئے تو ویسے بھی جانا ہے۔ وہاں میرا بیچلر

ٹرپ ہو جائے گا۔ امی کا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا ہے ہمیں پاکستان بھیجنے کا۔ لندن ہی

صحیح۔" اس کا موڈ ہلکہ ہو گیا کیا پتا صبر نے ایسی بات نہ کی ہو۔ بس اس کے ماضی کے

حوالے سے تسلی دی ہوا بھی وہ جو س پی رہی تھی کہ کزان بولا۔

"میں صبرینہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور ہاک کے ساتھ ہی میں صبرینہ کو پروپوز

کردوں گا۔" اس نے متشمہ کے سر پہ بم پھوڑا۔ متشمہ کو جو س اپنے حلق میں آٹکتا ہوا

محسوس ہوا۔

.....

صبرینہ کھل کر مسکراتے ہوئے بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ آج اسے یقین نہیں

آ رہا تھا جس بات کو ڈر کر چھپا چھپا کر وہ پاگل ہو رہی تھی اس بات پہ کہ کزان کو تو کوئی

اعتراض نہیں تھا اور ایک پل بھی ایک پل بھی یہ آدمی اس سے غصہ نہیں ہوا اور کیفے میں وہ وقت کیسے بھول سکتی تھی۔ جب وہ کزان کو آرام سے سمجھانے کے لئے وہاں گئی تھی اس کے ساتھ تاکہ وہ دعا میں جائے بیشک عالم فیملی نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہو لیکن وہ اپنے بابا کے لئے تو ایسا کر سکتا ہے نا۔ پورا دن خاموش اور نارمل گزار کر وہ یہاں ہار جائے گا تو اس کے صبر اور چُپ کا کیا فائدہ۔ ابھی ان دونوں نے جو س منگوایا تو صبرینہ جو ٹیبل پہ انگلیاں ٹیپ کر رہی تھی۔ سوچ رہی تھی کہ کہاں سے بات شروعات کرے کہ جب کزان بولا۔

"اوکاسان کو گھر سے بے گھر کر دیا تھا۔ اب تمہیں لگ رہا ہو گا ایسا کیا بُرا کیا انھوں نے تو بتانا چلوں۔ میری اوکاسان کو پاگل خانے بھیج رہے تھے زبردستی اور اس کی ذمہ دار وہ الماس تھی۔" صبرینہ کا ایک دم دل بند ہو گیا۔ کزان جبرے بھینچے میٹ کو انگلی سے

چھیڑتا' اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ "میری اوکاسان بار بار چیخ رہی تھی۔ سمجھا رہی تھی کہ انھوں نے کچھ نہیں کیا۔ وہ پاگل نہیں ہیں۔ مجھے یہ چائلڈ پروٹیکشن والے لینے آگئے مگر نگار خاتون نے مجھے روک دیا اور ماں کو بے حسی سے جانے دیا بلکہ سختی سے تنقید کی وہ مجھے بھول جائے اور میرا نام نہ لے۔ میں ان کا خون ہوں۔ اوکاسان سے میرا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ وہ رو رہی تھی۔ چیخ رہی تھی۔ بار بار میری طرف لپکنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اوکاسان کو بے رحمی سے گھسیٹتے لے گئے۔ " وہ چپ ہوا تو صبرینہ جامد بیٹھی اسے سُن رہی تھی۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔

"پانچ دن بعد ان کی لاش ہمارے گھر کے سامنے رکھ دی۔ ان کا وجود پہچانے کے لائٹ کسی ظالم نے نہیں چھوڑا تھا۔ مار دیا عالم فیملی نے میری اوکاسان کو۔۔۔۔۔ میری اوکاسان کو وہاں پاگل خانے میں رکھا پھر وہاں سے نکال کر ان کو افیت بھری موت دے

دی۔ خود مطمئن ہو گئے مگر میرا سکون 'میری دُنیا۔۔۔ میری ماں چھین لی انھوں نے۔
اب تم بتاویہ لوگ اس قابل ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ جو میں کرتا وہ تو کچھ بھی نہیں ہے
جو انھوں نے میرے ماں کے ساتھ کیا۔ خود پہ ہوئی وی زیادتیاں میں معاف کر سکتا ہوں
روکی مگر میری ماں کے ساتھ جو کیا ان کی سونسلیں سکون نام کو ترسیں گے۔ " صبرینہ
دہل کر منہ پہ ہاتھ رکھتے اسے سُنتی گئی۔ اتنے ظالم لوگ۔ اتنی بے حسی۔ اسے لگا اس کی
ماں ان سب کی زیادتیوں سے ویسے ہی دل ہار کر اس دُنیا سے رخصت ہو چکی ہو نکلیں مگر
یہ نہیں پتا کہ ان کا سچ مچ قتل کیا ہے۔ صبرینہ نے کُرسی سے اُٹھ کر اس کے ساتھ والی
کُرسی پہ بیٹھی۔ اس نے کزان کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔ آنکھیں چھلکنے کو بیتاب۔
"روکی ڈونٹ۔" کزان نے اسے خبردار کیا۔

"کیسے کیوں؟؟؟ پہلے پاگل خانے بھیجا پھر مار دیا۔ ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ۔۔۔ ماں تھی وہ۔۔۔ ایسا کیا کر دیا انھوں نے جو اتنی نفرت!!! کزان کیوں نکال کر انھیں مار دیا اور ایسے کون مارتا ہے؟؟؟ کوئی اور وجہ ہوگی۔ یہ لوگ اتنے ظالم نہیں ہو سکتے۔ میرا دل پھٹ رہا ہے۔ وہ ماں تھی۔ تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا ان مقابلے میں۔ تم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔" وہ ایک دم تکلیف سے تیزی سے بولے جا رہی تھی۔ کزان نے ارد گرد دیکھا تو اس کا ہاتھ ہولے سے دبایا۔

"ایسی حرکتیں کرو گی روکی تو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ پلیز اور رو مت ورنہ میرے لئے بتانا مشکل ہو جائے گا۔ میں یہ سب پہلی بار بڑی ہمت کر کے بتا رہا ہوں۔۔۔ میری خاطر۔۔۔ خاموشی سے سُنو اور ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" صبرینہ کہی سے بھی اپنے آنسو صاف کرنے کو نہیں تیار تھی۔ کزان کی بات پہ غصے سے بولی۔

"میں ہمدردی نہیں کر رہی !!! میں اپنی تکلیف پہ رو رہی ہوں۔ تمہاری تکلیفیں
میری تکلیفیں ہیں۔ میں سوچ نہیں سکتی۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔ کزان مجھے جاننا ہے
انہوں نے کیوں کیا ایسا۔ وہ کسی کو مار کر کیسے سکون میں بیٹھ سکتے ہیں۔ کیسے میرے سر پہ
ہاتھ رکھ کر اپنے گھر میں جگہ دے سکتے ہیں جبکہ ان کے ہاتھ۔۔" ارد گرد لوگ فی
الحال کم تھے اور وہ بیٹھے بھی کافی کونے میں تھے مگر پھر بھی کزان کو اسے روتے ہوئے
دیکھنا وہ بھی سب کے سامنے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"لڑکی پولیس والے آجائیں گے کہ میں اپنی گرل فرینڈ کو رلا رہا ہوں تو مجھے لے جائیں
گے اور ویسے بھی تمہیں روتا ہوا دیکھ کر ویسے بھی مجھے خوف آرہا ہے۔ تشوڈائن کی دادی
جیسی شکل زرا سی ملنے لگی ہے۔ میں بھاگ جاؤں یہاں سے پھر؟" صبرینہ نے زور اس
کے کندھے پہ ہاتھ مارا۔

"اپنے بیگ سے نکالو خط اور مجھے پڑھ کر سناؤ۔ وہ بھی اونچی آواز میں۔"

"نہیں سنانا خود پڑھ لینا۔ ایک تو میں یہاں رو رہی ہوں بجائے فیل کرنے کے میرا مذاق

اُڑا رہے ہو!!! بلکہ میں نہیں دوں کہ خط تم بھی اپنی فیملی کی طرح ہو۔" پھر صبرینہ

کو اپنے آخری جملے کی سنگینی کا احساس ہوا۔

"سوری لیکن تم مجھے تیار ہے ہو۔۔۔ ایک تو بپلک پلیس میں رلاتے ہو اوپر سے مجھے

چُپ بھی ڈھنگ کا نہیں کروا رہے۔" وہ سامنے ٹیشو سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

"تم سجد عجیب ہو تمہیں پتا ہے؟" کز ان مسکراہٹ دباتے ہوئے خود کو کافی ہلکے محسوس

کر رہا تھا۔

"نہیں میں ہنسنا شروع کر دیتی؟ آؤٹ آف دانو ویر بتانا شروع کر دیتے ہو اور پھر اُمید

کرتے ہو نارمل ہو کر سُنتی رہوں؟ جبکہ تمہیں پتا ہے کہ کیا احساس ہیں تمہارے

لئے۔" اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر پیا۔

"کیا فیل کرتی ہیں آپ؟"

"اس وقت تو تمہیں ایک گھونسنہ مارنا فیل کرتی ہوں۔" وہ تپ ہی گئی۔ یہ آدمی اتنی

خوفناک بات بتا کر نارمل کیسے ہو سکتا ہے۔

"ڈیر رو کی صاحبہ؟؟؟"

"نہیں سناؤں گی!!!"

"سزا کے لئے تیار ہو پھر؟"

"دیکھی جائے گی۔" ویٹران کا جوس لیکر آ گیا۔ صبرینہ نے ٹیشو سے کافی حد تک منہ صاف کیا لیکن ابھی بھی کا جل کا ہلکہ سا سمج اس کے گال پہ لگ گیا تھا لیکن وہ سفید جوڑے میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اچانک کزان کو ارد گرد کی ستائیمی نگاہیں صبرینہ کے گرد محسوس ہونے لگی۔ اس نے کن آنکھیں سے دیکھا۔ ایک سے ایک بڑھ کر ہینڈ سم گورے۔ صبرینہ کو ہی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ہائی کلاس سے لیکر وہاں پہ لوئر کلاس والا کام کرنے والا بھی بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو دنیا سے بے پرواہ جوس کا گلاس پکڑے پینے لگ گئی۔ کزان کو عجیب سی گرمائش اپنے دل میں بھڑکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دانت پیسے اس نے صبرینہ کو پھر ان مردوں کو دیکھا جو کزان کے ساتھ ہونے کے باوجود بھی خود کی نظروں پہ قابو نہیں پارہے تھے۔ اس کا دل کیا اپنے ہاتھوں سے ان کی آنکھیں نکال کر بھیج کر ختم کر دے جو اس کی روکی کو دیکھ رہی تھیں۔

"ام رو کی تم اپنا کا جل آنکھوں سے صاف کر آو گی۔" کزان مٹھیاں بھینچے خود پہ قابو کیے بڑے عام سے لہجے میں صبرینہ سے بولا۔ صبرینہ جو جو س پی رہی تھی۔ ایک دم چونکی۔

"کیوں کیا ہوا؟ کہی پھیل تو نہیں گیا۔" اس نے اپنا فون اٹھا کر چیک کرنا چاہا تو کزان بولا۔

"ظاہر ہے اتنا روئی ہو تو پھیلنا تو تھا۔ اب ایسا لگ رہا ہے کہ حلقے پڑ گئے۔ دعا میں ایسا چہرہ لیکر جاو گی؟ میرے بابا کی برسی ہے تمہارے بابا کی نہیں۔" بات کچھ اور تھی رو کی کا کا جل واٹر پروف تھا جو کہ اس رونے کے باوجود نہیں پھیلا تھا مگر بات ہی کچھ اور تھی وہ بھلا اعتراف کرتا کہ ہافو صاحب جیس ہیں۔ ہافو صاحب سے ارد گرد کی نظریں جو رو کی کے گرد طواف کر رہی اس کا دماغ گھمانے پہ مجبور کر رہی تھی۔

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو۔ میں ابھی آئی۔۔ حالانکہ واٹر پروف تھا لیکن گرمی اور رونے سے پھیل گیا ہو گا۔" وہ جانے لگی جب وہ بولا۔

"بال بھی باندھ لو وہ تمہیں بار بار الجھن ہو رہی ہے نا۔۔ اوپر سے گرمی بہت ہے نا۔۔" صبرینہ نے مسکرا کر سر ہلایا اور چل پڑی۔ کزان نے اب مڑ کر ان بندوں کی طرف غرضیلی نظروں سے دیکھا پھر سیدھا منیجر کے بلایا۔ منیجر اسے جانتا تھا کیونکہ کزان اکثر یہاں آتا تھا اور یہاں کا مالک ہاک کا بہت اچھا دوست تھا۔

"جی سا کور اسر۔"

"جن جن بندوں کی طرف اشارہ کروں نا۔۔ تم نے ان کے بلز کا فکر بڑھانا ہے اور میں جانتا ہوں وہ نہیں دیں سکے گے تو پھر پتا ہے نابعد میں کیا کرنا ہے۔" وہ ایک دم چوکس ہو گیا۔ ایسا انھوں نے کیوں کیا۔

"سر کوئی مسئلہ ہے؟ انھوں نے آپ کو تنگ کیا ہے؟"

"ہاں میری موجودگی میں ان سب نے میری گرل کو دیکھا ہے کوئی پرابلم؟ اور جو وہ دو

ور کر رہیں ان کو بھی فارغ کرو۔ اگر اعتراض کوئی بھی تو فوراً مجھے خبر کر دینا ورنہ اگر

ہاک یا بلیک کی طرف خبر گئی تو واقف ہونا کہ خون خرابہ ہو جائے گا۔" جس طرح کا

لہجہ اپنا یا منیجر کی وہی بولتی بند ہو گئی۔ سر تیزی سے ہلا کر وہ بولا۔

"جی سر جیسا آپ کہیں۔ آپ کو اور تو کوئی مسئلہ نہیں ہیں نا؟"

"بالکل نہیں جاسکتے ہو۔۔۔" صبرینہ دس منٹ بعد آگئی اور اسے دیکھنے لگی جو فون پہ

ٹیکسٹ کر رہا تھا۔ صبرینہ اپنا فون ٹیبل پہ چھوڑ گئی تھی واش روم جانے سے پہلے وہ مڑی

ہی تھی کہ اس نے کزان کی بات سُن لی۔ وہ خود کو کلاؤڈ نائن میں پہنچتا محسوس کر رہی

تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کزان سا کورا اتنا جلیس ہو سکتا ہے۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" وہ فون پہ مسیج ٹائپ کرتا اس کی نظریں محسوس کرتا بولا۔

"کچھ نہیں میں سوچ رہی تھی کہ اگر تم آجاؤ اور ایسے سمجھو کہ واوکا سان اور تمہارے بابا

وہاں مسکرا کر 'پر سکون ہو کر تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ تم ان کے لئے ہاتھ اٹھا کر سچے دل

سے دعا کرتے ہو تو انہیں کتنی خوشی ہوگی کزان۔ ان کو قبر میں کتنی ٹھنڈک محسوس

ہوگی۔ وہاں کوئی تو ہے جو ان کے لئے سچے دل سے دعا کر رہا ہے۔ کوئی جو انہیں اپنے

آپ سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔ تم یہ نہ دیکھو کہ وہاں کون ہے؟ اور ان کی نیتیں کیا ہیں۔ تم

یہ دیکھو میں ہوں جو ہر پل 'ہر لمحہ تمہارے ماں باپ کے لئے دعا کرتی رہوں گی اور

میرے یہ اٹھے ہوئے ہاتھ کبھی نیچے نہیں ہونگیں۔ کیا تم ہمارے لئے نہیں آسکتے۔ تم

بیشک کسی کی طرف نہ دیکھنا کسی سے بات نہ کرنا۔ بس ایک حاضری تمہارے بابا کو کتنا

خوش کر سکتی ہے کزان۔" اور پھر کزان سا کورا صبرینہ کی بات مان گیا تھا۔ وہ اس لڑکی

کی وجہ سے تیار ہو گیا تھا کہ وہ ان سب کا سامنا کرے حالانکہ اسے تکلیف بڑی ہو رہی تھی
ان سب کے چہروں کو دیکھ مگر اس لڑکی کی کاجل سے بھرے نینوں نے مجبور کر دیا تھا جو
اس کی سب سے بڑی کمزوری بن چکی تھی۔

.....

سنیک کچھ سوچ کر ہاک کے آفس میں داخل ہوا ہاک جو بلیک سے کسی معاملے کو ڈسکس
کر رہا تھا ایک دم سنیک کی تیزی سے آنے پر وہ چوکس ہو گئے۔

"کیا ہوا؟"

"تم لوگ ایک کام کرو گے بلکہ تم نہیں بلیک مجھے کوئی اسلامک سکولر بتاؤ؟" ایک دم

بلیک کا چہرہ سنگین ہو گیا۔

"کس لئے؟" ہاک نے پوچھا۔

"بس مجھے بتاؤ۔۔۔" بلیک اسے دیکھتا رہا۔ ہاک نے ایک بار پھر پوچھا۔

"کیوں چاہیے تمہیں اسلامک سکولر!!!!"

ہاک۔۔۔ میں اپنا مذہب بدل رہا ہوں۔"

سنیک نے ہاک کی بولتی بند کر دی۔

"ایسے مت دیکھو۔"

"اس لڑکی کی وجہ سے ایسا کر رہے ہو۔" وہ اونچی آواز میں بولا۔ بلیک ابھی تک خاموش

تھا۔

"میں اپنا کوکھو نہیں سکتا ہاک اور مجھے پتا ہے مجھے وہ ایسے نہیں ملے گی۔ اس کو پانے کے

لئے اگر مجھے اپنا خدا بھی چھوڑنا پڑتا ہے تو میں چھوڑ دوں گا۔ میں کل ہی اس سا لگرہ پہ یہی

تحفہ۔۔۔۔" اس سے پہلے سنیک آگے سے کچھ بولتا بلیک کا زوردار پڑتا مکا سے وہ الٹا

جا کر گرا۔ ہاک تو ہل نہیں سکا۔ اسے کیا ہو گیا ہے۔ سنیک نے منہ پکڑ کر بلیک کو مڑ کر دیکھا جس کو چہرہ اور آنکھیں دونوں سُرخ ہو گئی تھی۔

"واٹ دا (گالی)!!! تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔" وہ چیخا۔

"ٹھکانے پہ تمہارا نہیں ہے وہ مذہب تمہیں کوئی مذاق لگتا ہے!!!!!!" وہ دھاڑا۔

"تو تمہیں کیوں آگ لگی ہے! میں بن رہا ہوں نامسلمان تمہیں بن رہا ہوں زبردستی

!!" بلیک نے ایک بار پھر اسے کے منہ پہ مکا مارا۔

"بلیک!!" ہاک اس طرف آیا بلیک نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

"اور کس لئے؟ صرف ایک لڑکی کو پانے کے لئے؟ سب کے وجود تک رسائی ہے لیکن

اس تک نہیں اتنے چیلنجنگ ہو گئے ڈینیل لارا کہ یہ کام کرو گے تم!!!!!!" سنیک

نے بلیک کو مارنے کے لئے بڑھا تو بلیک نے اس کا مکا پکڑ لیا۔ سنیک نے دوسرا مکا اس کے

پیٹ پہ مارا۔

"محبت کرتا ہوں اس سے!!!!!"

منتشمہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا اور سر جھکا کر ڈرنگ با مشکل ہی اپنے حلق میں اتاری اور لب

زور سے دبا لئے۔ کزان اسے غور سے دیکھتا رہا پھر آنکھیں گھمائیں۔

"کم آن تشو اب ایکنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر چیز کی خبر ہوتی ہے اس بات کی

نہیں ہوگی!!!"

"تم مذاق کر رہے ہونا کزان؟ مذاق کر رہے ہونا تو بہت گندا مذاق ہے۔ صبو کے جذبات

کو اس طرح رلتے ہوئے میں نہیں دیکھوں گی۔" منتشمہ تلخی اور کچھ عجیب انداز میں ہنستے

ہوئے بولی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ شادی؟ کزان سا کورا وہ صبرینہ کے جذبات جان کر

اتنا نارمل ری ایکشن دے گا۔ تبھی صبرینہ مطمئن تھی کیونکہ کزان نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ اس کو گرین سنگلز دیے آخر کیوں؟ اس کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔
خوف کے عالم میں اس نے کزان کو دیکھا جو ایک لمحے کے لئے ساکت ہوا پھر تیزی سے بولا۔

"میں یہاں اسے پروپوز کرنے کی بات کر رہا ہوں اور تم کہہ رہی ہو اسے رُلنے نہیں دو گی۔ کیا مطلب ہے اس بکو اس کا؟"

"تم صبرینہ میں دلچسپی کیسے لے سکتے ہو۔ پلیز کزان اگر یہ کسی قسم کا بدلہ ہے تو مت کرنا بیشک ہمیں گولی مار دو مگر اپنے زیادتیوں کا بدلہ صبو نہیں۔ صبو معصوم ہے اس چھوٹی سی جان کا دل۔۔۔۔" کزان نے دھاڑ کر اس کی بات کاٹی۔

"پیار کرتا ہوں میں اس سے!!!!!!" وہ دھاڑا۔ متشمہ ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"بلیک جیسا مت سمجھو مجھے۔ میں اس کی طرح بزدل نہیں ہوں۔" اس نے اتنے سالوں بعد بلیک کا ذکر متشمہ کے سامنے کیا۔

"کزان !!!" متشمہ نے خوفزدہ ہو کر تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

"شادی کروں گا اس کے ساتھ اب یہ کھیل نہیں کھیلوں گا۔ جس چیز کے لئے

سنجیدہ ہو جاتا ہوں تو پھر قائم بھی رہتا ہوں۔ پیچھے ہٹتا نہیں ہوں۔"

"بلیک کا نام بھی نہیں لو گے تم۔ تم نے جو کرنا ہے کرو مگر میرے ماضی کو میرے منہ پہ

مت مارو میں اپنے آپ کو بچا نہیں سکی لیکن صبو کو مکمن حد تک ہر شے سے محفوظ رکھوں

گی۔ چاہے وہ شہر میرا بھائی بھی کیوں نہ ہو۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں کزان مگر میں صبو

سے بھی اتنا پیار کرتی ہوں۔ اگر مجھے اپنے بھائی بہن کو بچانے کے لئے ان کو ایک

دوسرے سے دور رکھنا پڑے گا تو میں رکھوں گی۔ میں جانتی ہوں تم اتنی آسانی سے کسی کے لئے راضی نہیں ہوتے۔"

"جس چیز سے بچا رہی ہو اسے شر سے وہ محبت کرتی ہے۔ مرتی ہے اس شر پہ۔ اس شر کو ویسے ہی قبول کر رہی ہے جیسا کہ وہ ہے۔" اب کی بار کزان کا لہجہ جذباتی ہو گیا۔

"محبت کچھ نہیں ہوتی کزان شادی سے پہلے کی محبت کچھ نہیں ہوتی۔ دل بے ایمانی کرتا ہے اور پھر منہ کے بل گراتا ہے۔" متشتمہ ہوش میں نہیں تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی

اسے لگا کزان تھوڑا وقت لگائے گا۔ یہاں سے بھاگ جائے گا یا صبرینہ کو کسی طرح جھڑک دے گا لیکن اتنا نارمل ہو کر راضی ہونا وہ بھی شادی کے بارے میں سوچنا اسے کزان کے ارادے ٹھیک نہیں لگے۔ ماضی ایک بار پھر اسے ہانٹ کر رہا تھا جسے وہ کمرے میں بند کر کے چابی بہت سال پہلے پھینک آئی تھی۔ وہ چابی کسی کو مل گئی تھی اور یہ چابی

کسی نے کھول کر اسے سائے کو پھر اس کی طرف بھیج دیا تھا۔ مٹھیاں بھینچے اس کا روم روم

کانپنے لگا۔ صبو کیوں آخر کیوں!!!! کزان اس کے چہرے کے تاثرات بھانپ کر

خوفزدہ ہو کر اسے انگلی اٹھا کر دانت پیستے ہوئے بولا۔

"!!!! I'm not a bloody traitor"

اس کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں تھیں۔ متشمہ اسے بلیک کی طرح سمجھتی ہے۔ غلط نہیں تھی

وہ مگر بلیک کے طرح اس کے جذبے خالص تھے۔ بس فرق یہ تھا بلیک نے وقت کا فائدہ

نہیں اٹھایا اور بزدلی سے پیچھے ہٹ گیا جبکہ وہ ایسا نہیں ہے۔ وہ پیاسا مارا مارا سچی محبت

ایماندار ذی روح کی تلاش میں بھٹک رہا تھا۔ اب جو اس کے جھولی میں وہ محبت!! وہ

ذی روح دی جا رہی ہے تو وہ کیسے جانے دے۔ آخر کیسے؟

"But you will be !!!! You will be when it comes "

"!to your conditions Kazan Sakura

کزان اُٹھ کھڑا ہوا اور صاف ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے اس نے خود کو پھٹنے سے روکا
ورنہ دل کر رہا تھا کہ ہر شے تہس نہس کر دے۔

"تو تمہیں لگتا ہے وہ پاکباز لڑکی مجھ جیسے غلیظ آدمی کے اس قابل نہیں ہے۔" اس کی
اس بات پر متشتمہ کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں لیکر بھینچ لیا ہو۔

"نہیں بالکل بھی نہیں خبردار خبردار کزان وہاں مت جانا۔ اگر تم نے آگے سے ایک لفظ

کہا!! میرے بھائی کی پاکیزگی پہ انگلی اٹھائی تو میں پنکھے سے لٹک کر اپنی جان دے دوں

گی۔ خدا کی قسم کزان ایسی بکو اس آئندہ اپنے منہ سے نہ نکالنا۔ صبو!! صبو تمہیں ویسے

ہی چاہتی ہے۔ صبو تم پر اپنی جان نچھاؤڑ کر دے۔ اس کی جو میں نے حالت دیکھی ہے وہ

میں جانتی ہوں۔ تڑپ رہی تھی تمہارے لئے کھانا پینا حلق سے نہیں اُتارا گیا۔ سوئی نہیں ہے وہ پوری رات تمہارا سوچ کے۔ نہ ہی تمہارا ماضی نے اس کا دل بدلہ ہے اور نہ ہی میری سوچ۔ ایک لمحے بھی یہ بات میرے دل و دماغ میں نہیں آئی کیونکہ یہ سچ نہیں ہے کزان۔ تم ابھی بھی ویسے ہو۔ مضبوط 'بہادر اور کردار آئینے کی طرح شفاف لیکن تم الگ ہو۔ تم الگ جہاں سے ہو اور صبا الگ جہاں سے۔ صبرینہ کی کیفیت میں سمجھ سکتی ہوں لیکن تم۔۔ تم کیسے محبت کر سکتے ہو۔ تمہیں تو ہمیشہ اپنی ماں جیسی ہم سفر چاہیے تھی۔ تم کہتے تھے کزان!!!! اور میں جانتی ہوں تمہارا دل بھی کہتا تھا کہ تم وہی کرتے ہو جس بات کا ارادہ تم کر لو پھر کیا بدل گیا؟" اس نے کزان کا بازو پکڑ کر اسے ٹھنڈا کیا۔ کزان اسے دیکھتا رہا پھر داڑھی پہ ہاتھ رکھ کر بے بسی سے ہنسا۔

"پتا نہیں۔۔۔" اس کا دل ہلکے سا گونگن رہا تھا۔

"اوکاسان نے روکی کو میرے لئے چُنا۔" متشمہ کے ماتھے پہ حیرت کے بل آئے۔

"اوکاسان نے مجھے بتایا سب مجھے چھوڑ سکتے ہیں روکی نہیں۔"

"اوکاسان نے مجھے اشارہ دیا روکی کو کھودیا تو سب کھودیا۔"

"روکی کے ساتھ میں ریلیشنشپ والا مذاق نہیں کر سکتا ڈائن۔ میں ابھی شادی کے لئے

بالکل تیار نہیں ہوں مگر پھر جب روکی کے حوالے سے سوچتا ہوں تو لگتا ہے ہاں میں یہ

بڑی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ روکی کے لئے یہ ہمت پیدا کر سکتا ہوں اور

اب بھی تمہیں یقین نہیں ہے تو میں صبح تائی سے صبرینہ کا رشتہ مانگوں گا عزت اور

احترام سے جس کی وہ حق دار ہے پھر یقین آجائے گا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔"

بے بسی سے اپنے دل کا حال عیاں کرتا وہ متشمہ کو دنگ چھوڑ کر یہاں سے چلا گیا جبکہ متشمہ

ہل نہیں سکی۔ خاموشی سے بستر پہ بیٹھی۔

"روکی کے حوالے سے سوچتا ہوں تو لگتا ہے ہاں میں یہ بڑی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔" نم آنکھیں اس نے صاف کی۔

"میں بلیک کی طرح بزدل نہیں ہوں۔" متشمہ نے زور سے اپنا منہ رگڑا۔

"ٹھیک کہا تم نے کزان سا کورا۔ تم اس بزدل کی طرح نہیں ہو۔ تم سیف کے دوست ہو اور اس کی سنگت بلا آخر رنگ لے آئی۔ یا اللہ میرے بھائی کو خوش رکھیے گا۔"

"محبت !!!" بلیک نے مٹھیاں زور سے بھینچے دھاڑا اور زور سے اس کے منہ پہ بیچ مارا

سنیک اب کی بار دوسری طرف گرا۔

"جب پتا تھا کہ وہ لڑکی آف لمٹس ہے تو اس کے پیچھے کیوں گئے !!! منع کرتا تھا نا میں

کہ اس لڑکی سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ وہ مشرقی لڑکی تم جیسے آدمی سے محبت تو

دور بات نہ کرے پھر بھی تم ایک لا حاصل چیز کے پیچھے بھاگے۔ وہ بیچاری تمہیں نوکا
بورڈ بار بار دیتی رہی۔ سمجھایا 'دوستی تک کی' لڑی اور آخر میں بے بسی سے تمہاری
سٹوڈنٹ حرکت سے روپڑی لیکن تم باز نہ آئے۔ ڈینیل لا را اب تم اتنے گرچکے ہو کہ دین
بدلنے کو تیار ہو گئے!!!! کان کھول کر سُن لو تم اپنی جان بھی اس کے لئے دے دو پھر
بھی وہ تمہیں قبول نہیں کرے گی۔ وہ تم سے محبت نہیں کرے گی۔ "سنیک غصے سے
کھڑے ہو کر پھر بلیک کو مارنے لگا مگر اس کے آخری جملے سُن کر ساکت ہو گیا۔
"بلیک بس بہت ہو گیا۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے
بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔" سنیک نے اسے زخمی نگاہوں سے دیکھا۔
"ہاں خود مسلمان لڑکی سے عشق مشوقی کر سکتے ہو۔ اس کے ساتھ آفیر چلا سکتے ہو اور
بعد میں جب دل بھر گیا تو اس کو ٹیشو پیپر کی طرح پھینک کر سائڈ پیہ ہو جاؤ۔ ایسا کرنا

چاہیے ہیں نا ایرک مونروئے؟ میں کیوں اتنی محنت کر رہا ہوں۔ تمہیں بڑا تجربہ جو ہے۔ تم سے سیکھنا چاہیے سہی؟" اب بلیک کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ ایک دم لڑکھڑایا تو ہاک اب کی بار خود کو روک نہ سکا تو اونچی آواز میں چُپ کر وایا۔

"بس!!! جو آگے بڑھ چکے ہیں ان کا ماضی کو اس لمحے بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے ایرک کو دیکھا جو گھوم کر اپنے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ چکا تھا اور گہرا سانس لے رہا تھا۔

"غلط کہہ رہا ہوں ہاک؟ یہاں میں اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہا ہوں تو میں اپنا کس ساتھ بقول بلیک صاحب کے مذاق کر رہا ہوں؟ اور جو بلیک نے پانچ برس پہلے کیا تھا وہ کیا تھا؟

منتشمہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی۔ ہم سب گواہ ہیں اور اب یہ ہیر و بن کر صبرینہ کو بچا کر اپنے

اندر کا گلٹ ختم کر رہا ہے !!! بلیک گھوما اور اس طرف آیا اس کا چہرہ بالکل بدل چکا تھا۔
گہری نیلی آنکھیں اس وقت سیاہ کالی محسوس ہو رہی تھیں۔

"اگر تم نے اب متشمہ کا نام میرے ساتھ جوڑا یاد و بارہ ماضی کا ذکر کیا تو میں تمہیں زندہ
دفنادوں گا۔ وہ ایک عزت دار آدمی کی بیوی ہے !!! اور تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ
ایک لڑکی اور کسی کی امانت کی عزت کو یوں اچھا لو! میری برداشت سے باہر بات
آجائے گی اور کوئی میری برداشت کو نہیں آزمائے گا۔" اس کے کالر کو سختی سے پکڑ کر
جھٹکتے وہ سرد لہجے میں بول کر وہ یہاں سے جانے لگا تو سنیک کی ایک دم سسکی نکلی تو وہ
ٹھہر گیا۔

"مجھے اینانہ ملی تو میں مرجاؤں گا بلیک !!! مرجاؤں گا۔ مجھے کس بات کی سزا مل رہی
ہے۔ کیوں میں نے اسے دیکھا۔ کیوں اس کے پیچھے بھاگا۔ میں کیا کروں۔ میرا دم گٹھنے

لگا ہے۔ نہیں دیکھ سکتا اسے کسی کے ساتھ۔ تمھاری والی برداشت کہاں سے لاؤں گا۔
بتاؤ مجھے اتنا صبر جو تمھارے اندر ہے وہ کہاں سے۔۔۔ لاؤں گا۔ میں اگلی سانس بھی نہیں
لے سکوں گا۔۔۔ میں نے کیوں اسے دیکھا۔۔۔ اب میں کیا کروں گا۔ " وہ لمبا چوڑا
خطرناک بانٹیکر جس نے اپنا وقت بے فکری 'مستی بھرے لمحوں سے گزارا ایسے بے
بس مقام پہ آگیا تھا کہ ایک دم چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگا۔ ہاک کا دل اس کی حالت
کو دیکھ کر بیٹھ گیا اور بلیک جو جا رہا تھا ایک دم تیزی سے مڑا اور آگے بڑھ کر سنیک کو
کھینچ کر گلے لگایا۔ تھوڑی دیر پہلی کی جو سختی تھی وہ کہی غائب ہو گئی۔ بلزنگ بینڈ ٹس کا ہر
ممبر ایک دوسرے کو دوست نہیں اپنا اپنا بھائی مانتے تھے۔ خون کا رشتہ نہیں تھا مگر خون
سے بھی گہرا تعلق تھا۔

"سٹوپڈ!!! اتنی سی بات پہ رو رہے ہو۔ دُنیا ختم تو نہیں ہو جائے گی اگر وہ نہ ملی۔" بلیک

نے اس کی پیٹھ پہ زور سے ہاتھ مار کر اسے تسلی دی۔ سنیک روتے ہوئے بولا۔

"یہ اتنی سی بات نہیں ہے بلیک۔ مجھے سزا سنادی گئی ہے۔ میں لڑکیوں کے جذبات کو ہلکے

لیتا تھا اور آج دیکھو دیکھو ڈینیل لارا کے ساتھ کارما مذاق کر رہی ہے۔ اس کے جذبے

بیکار سمجھے جا رہے ہیں۔ اس کی محبت کو ہلکے لیا جا رہا ہے۔ ایرک مونرو نے مجھے بتاوا میں

اپنے عمر بھر کے چھیننے گئے سکون پہ کیسے صبر کروں گا۔ میں ایرک مونرو نے کیسے بنوں

گا؟؟؟" بلیک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

کزان اپنے کمرے میں موجود بستر پہ بیٹھا اپنی ٹانگوں کو ہلاتا گہری سوچ میں گم تھا۔ اس

سب معاملے میں وہ بڑا خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ اس نہیں پتا تھا وہ صبح کیا کرے

گا۔ کیسے تائی کو منائے وہ جانتا تھا وہ راضی نہیں ہونگی۔ وہ کسی بھی لڑکی کو کزان کے لئے قبول نہیں کریں یہاں تو اپنی یتیم بھانجی کا معاملہ تھا۔ کیا وقت آگیا تھا کہ صبرینہ کے لئے اسے ان لوگوں کے سامنے بھی جھکنا پڑ رہا تھا جن کے سامنے اس نے نہ جھکنے کی قسم کھائی تھی۔ دوسری طرف یہ کھٹن مراحلہ اور پھر صبرینہ کو اپنا ماضی بتانا۔ اگر اوکا سان کے حوالے سے بات کرتا تو وہ پوری رات ان پہ ہوئی ظلم زیادتی پر بات کر سکتا تھا لیکن جب اپنی زیادتی پر رونے کی باری آتی ہے تو وہ ایک دم جامد ہو کر بیٹھ جاتا ہے کہ کیا بتائے کسی کو۔ کسی کو کیا بتائے کہ آخر کزان سا کورا کے ساتھ کیا ہوا ہے کیوں کزان سا کورا ایک شیطانی مجسمہ بنے یہ مجبور ہو گیا ہے جو سب کا جینا حرام کر کے رکھتا ہے۔ ایسا بھی کیا ہو گیا کہ اسے اپنے ہی خاندان سے نفرت ہے۔ خالی اوکا سان دُنیا کی بے رحم ہاتھوں سے تباہ ہونے کے لئے کافی نہیں تھی اس کی آزمائش بھی باقی تھی۔ کچھ سوچ کر وہ اٹھا۔ ہاتھ

کی مٹھی ہونٹوں پہ رکھتے اس نے اپنی الماری کھولی اور کچھ تلاش کیا۔ پانچ منٹ لگے اس کو اپنی مطلوبہ چیز تلاش کرنے میں اس کے بعد وہ دونوں چیزیں اٹھا کر اپنے چھوٹے سے ٹیبل کے سامنے آیا اور اس نے نوٹ پیڈ اور پین رکھا کر سی نہیں تھی تو گٹھنے کے بل بیٹھ کر وہ لب دبائے پہلے اس کاغذ 'قلم کو دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لیکر خود سے بولا۔

"یہ تمہارے لئے صبرینہ احمد۔" اس کے بعد اس نے کاغذ پہ اپنے جذبات اُتارنے لگا۔

"شی آئینہ ہی ہے!

میں جانتا ہوں بہت سی باتیں اگر دل سے نہ نکالیں جائیں تو وہ ہمیشہ کے لئے آپ کے دل

کا روگ بن جاتی ہیں۔ میرا بھی کچھ ایسا حال تھا حالانکہ اپنے اوپر ہونی ظلم و زیادتی پر میں

نے خوب بدلے لئے۔ سب کا کام اپنی لفظوں اور اپنی حرکتوں سے تقریباً تمام ہی کر دیا

مگر جس بات کو اپنے دل میں دفن کر کے میں آگے بڑھ گیا تھا اس کے لئے تو میں نے

بہر حال خود کو بامشکل کھڑا کر کے اس مقام تک پہنچا ہوں روکی۔ میں نے اس پلٹے ایذا کا

گلا گھونٹ کر اسے قید میں بند کر دیا اور خول چڑھا کر اپنی زندگی گزارنے لگا پھر تم آگئی

میری زندگی میں۔ میری آتش دلم بن کر تم مجھے اپنا آتش دلم کہتی ہو درحقیقت تم ہو

Fire of my heart وہ آگ جس نے اس درد کو کھینچ کر باہر نکالا اور اس درد پہ

اپنے لفظوں ' اپنی شخصیت اور اپنے ہاتھوں سے مرہم لگایا۔ ایسا مرہم کہ اندر کا کز ان

ساکور اسسک اُٹھا۔ وہ جو اپنی اوکاسان کے چھاؤں کی تلاش میں بھٹک رہا تھا اسے صبرینہ

احمد نے اپنے پھولوں سے مہکتے سائے میں لے لیا۔ اب میں اس سائے سے باہر نہیں

جانا چاہتا روکی۔ میں تھک گیا ہوں خود سے جھوٹ بولتے 'خود کو بہلاوے دیتے۔ میں

سچ کا سامنا کرنا چاہتا ہوں' میں اس کڑوے حقیقت کو قبول کر کے تمہارے ساتھ آگے

بڑھنا چاہتا ہوں۔ جانتی ہوں ایسا کیوں کیونکہ تم نے قبول کیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ پھر

رُکا اور سارے لفظوں پہ نظریں دوڑائے دیکھنے لگا کیا وہ صحیح لکھ رہا ہے؟ کیا صبرینہ احمد کی

طرح وہ بھی اپنے دل کا حال اچھے طرح سے بیان کر رہا ہے یا یہ سب بچکانہ پن وہ سمجھ

نہیں پائے گی۔ گہرا سانس لیکر اس نے دوسرا کاغذ پہ اپنا سچ لکھنے لگا)

جیسا کہ تم جانتی ہو چھ اکتوبر کو میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ مجھے تین دن ہو گئے تھے کمرے

میں بند ہوئے۔ میں اس حقیقت کو جھٹلا رہا تھا کہ میری اوکاسان چلی گئی تھیں۔ مجھے

ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اب وہ کبھی واپس نہیں آئیں گی۔ ظالموں نے ان کا چہرہ تک نہیں

دکھایا تھا بس ان کا برسیلیٹ تھا دیا کہ اس لاش سے برآمد ہوا ہے۔ بھلا وہ اوکاسان کیسے

ہو سکتی ہیں۔ میں یہ یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔ ان کا برسیلیٹ کسی نے چُرا لیا ہو گا اور

جس نے چُرا لیا ہو گا وہ مر گئی ہو گی مگر وہ میری اوکاسان نہیں ہو سکتی پھر تین دن کے بعد

میں نے خود کو سنبھالا اور اوکاسان کو ڈھونڈنے کا فیصلہ کیا۔ میں جانتا تھا ان سب نے

جھوٹ بولا ہو گا تاکہ میں اوکاسان سے ملنے کی اُمید لگانا چھوڑ دوں۔ میں اوکاسان پہ فاتحہ
پڑھ کر آگے بڑھ جاؤں جبکہ میری اوکاسان پاگل خانے میں تڑپتی رہیں۔ ایسا نہیں ہونے
دے سکتا تھا۔ میں اوکاسان کا سہارا تھا۔ میں اوکاسان کا واحد والی وارث تھا۔ میرے علاوہ
اوکاسان کا کوئی محرم نہیں تھا جو اس ظالم دُنیا سے انھیں بچا کر رکھتا۔ خاموشی سے نکل پڑا
انھیں ڈھونڈے۔۔۔۔ ابھی ان کی تلاش میں اس ویران 'ٹھنڈے علاقے میں
سردی سے تڑپتے ہوئے ایک گھنٹے سے اوپر ہوا ہو گا جب سامنے دو آدمی دکھائی دیے
پہلے انھوں نے مجھے چونک کر دیکھا اس کے بعد انھوں نے نظریں پھیر دیں۔ میں اس
وقت بچہ تھا لیکن نجانے کیوں خطرے کی گھنٹی پہلے ہی دل میں محسوس ہو رہی تھی۔ ایسی
سوچوں کو سر جھٹک کر میں تیز تیز قدم اٹھا کر یہاں سے گزرنے لگا جب مجھے دو سے زائد
قدموں کی چاپ اپنے پیچھے سُنائی دی۔ میں پیچھے مڑا تو ایک دم وہاں کوئی ذی روح دکھائی

نہیں دی۔ شاید میرا وہم ہو؟ میرے پاس اس پاگل خانے کا آڈریس نہیں تھا لیکن نام ضرور پتا تھا۔ بس مجھے کوئی مل جائے۔ کوئی فرشتہ صفت انسان جو مجھے میری اوکاسان کے پاس لے جائے۔ میں تین دن سے نہیں سویا۔ اپنی اوکاسان کے باہوں میں آکر سو جاؤں گا۔ میں اور اوکاسان واپس بھی نہیں آئے گے اگر میری اور اوکاسان کی تقدیر میں پاگل خانہ ہی لکھا ہوا تو میں خوشی خوشی اپنے نصیب کو قبول کر لوں گا بس اس میں اوکاسان لازمی ہونی چاہیے۔ ابھی یہی سوچتے ہوئے جارہا تھا ایک سوٹ بوٹ آدمی ایک سٹائلش مرسیڈیز کے ساتھ کھڑا فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا۔ میں حیران ہوا۔ اس پہریہ آدمی آؤٹ آف نوویر یہاں کیا کر رہا ہے لیکن حلیے سے مجھے وہ قابلے بھروسہ لگا اب میں ہنستا ہوں یہ سوچ کر کہ حلیہ کتنا بڑا فریب ہے۔ ہمارے ذہن میں فکس ہو گیا ہے جس نے صاف ستھرے سوسائٹی کے مطابق ڈریسنگ کی ہوگی وہ بھروسے کے قابل ہے اور جو

پھٹے پرانے بنجاروں اور فیقروں کی طرح حلیہ ہو گا تو وہ آپ کو لازمی نقصان پہنچائے گا۔

میں اس کو اچھا آدمی سمجھ کر اس کی طرف آیا اور اس سے مدد مانگی کہ وہ مجھے منٹیل

ہو سپیٹل کا آڈریس بتا سکتا ہے۔ پہلے تو اس نے چونک کر سرتاپا دیکھا پھر پوچھا کہ میں

رات کے اس پہر یہاں کیا کر رہا ہوں اور مجھے منٹیل ہو سپیٹل کا پتا کیوں چاہیے۔ اس کا

لہجہ اتنا نرم تھا ' اتنا مہربان اور تفکر سے بھرا ہوا کہ میں نے سب بتا دیا کہ میرے فیملی

نے میری اوکاسان کو نکال دیا ہے اور اب ایک باڈی لاکر کہتے ہیں میری اوکاسان مر گئی۔

مجھے اوکاسان کے پاس جانا ہے مجھے پتا یہ سب مجھ سے جھوٹ بول رہے۔ وہ پہلے مجھے

دیکھتا رہا ' بڑے غور سے پھر اس نے زرا سا جھک کر میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور کہا کہ

کیا میں اپنی اوکاسان سے ملنا چاہتا ہوں؟ میں نے ایک دم پر جوش ہو کر سر ہلایا۔ اس

آدمی کا انداز ہی ایسا تھا میں سمجھ گیا ہاں یہی میری مدد کرے گا۔ اس نے مجھے گاڑی میں

بیٹھنے کو کہا اور چھوڑ دینے کی آفر دی۔ میں کسی بھی حال میں اوکاسان سے ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں بیٹھ گیا۔ دس منٹ خاموشی رہی پھر وہ مجھ سے ہلکی پھلکی گفتگو کرنے لگا کہ میں کہاں کارہنہ والا ہوں۔ میرے نقوش کے بنا پر پوچھا کہ میرا تعلق کہاں سے ہے۔ میری عمر کیا ہے؟ یونو آئیس بریکر سوالات۔ میرا اس وقت دماغ بالکل سُن ہوا تھا لیکن میں پھر بھی جواب دیتا رہا کیونکہ اتنی مہربانی پہ اتنا تو کر سکتا تھا۔ وہ ساری باتیں سُن کر چُپ ہو گیا۔ وقت سفر کا کچھ زیادہ لمبا ہو گیا تو میں ایک دم بے چین ہو گیا کہ یہ میری اوکاسان کو کہاں دور پھینک آئے ہیں تو اس سے پوچھنے لگا۔ وہ مجھے دیکھنے لگا پھر اس نے کہا کہ بس پہنچنے والے ہیں اور میرا چہرہ بہت پیل ہے۔ ایسی حالت میں اوکاسان مجھے دیکھیں گی تو پریشان ہو جائیں گی۔ اس نے سائڈ سے برانڈ نیو پانی کی بوتل مجھے دی۔ اس وقت کچھ نہیں چاہیے تھا۔ نہ ہی حلق میں کچھ ڈالنا چاہتا تھا جب تک مجھے میری اوکاسان نہیں مل

جاتی لیکن اس نے اُکسایا اگر اس حالت میں اوکاسان اسے دیکھیں گی تو وہ ڈس ہارٹ
ہونگیں اور میں تڑپ اُٹھا۔ خود کو سنبھالوں گا تو ہی اوکاسان کو تسلی دوں گا۔ میں نے پانی
کی بوتل لے لی اور کھول کر بامشکل کو دو گھونٹ لئے تو پانی کا ٹیسٹ ہلکہ سا کڑوا لگا لیکن
زیادہ سوچ میری اس طرف نہیں گئی۔ اس کے بعد ایک منٹ ہی گزرا ہو گا کہ ایک دم
میری آنکھیں دھندھلی ہو گئی۔ سر جھٹک کر میں نے بوٹل کو مضبوطی سے پکڑا مگر میرا
ہاتھ جیسے بے جان سے ہو گئے۔ بوٹل ایک دم میرے ہاتھوں سے چھوٹ گئی میری ہمت
کرنے کے باوجود۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا ہے۔ میں نے اس آدمی سے پوچھا کہ مجھے
کچھ ہو رہا ہے لیکن میری زبان بولتے ہوئے لڑکھڑائی تھی۔ سر اور کندھے پہ ایک بوجھ
آگیا تھا۔ میں سیدھا ہونا چاہتا تھا لیکن میرا جسم بھاری ہو گیا تھا۔ میں نے ہاتھ ارد گرد مارنا
چاہا لیکن ہاتھ اُٹھنے کا نام نہیں لے رہے تھے پھر میرے گٹھنے سے زرا اوپر کسی کے ہاتھ

محسوس ہوئے اور اس کی آواز آئی۔ 'تم ہافوٹر کے بہت پیسے بناو گے ہمارے لئے۔' اس کی باتیں مجھے سمجھ نہیں آئی لیکن اندر سے کوئی چیخ کر کہہ رہا تھا کہ تم تو گئے کزان سا کورا۔ اس کے بعد سناٹا چھا گیا۔ میری قسمت کی طرح۔

(تین کاغذ کالے کرچکا کزان اپنے آخری جملے کو پڑھنے لگا۔ اس کے بعد ایک آنسو ٹوٹ کر کاغذ پہ آٹھرا۔ اس کے بعد ایک اور۔۔۔ پھر ایک اور۔۔۔ ایک دم اس نے پین چھوڑ کر اپنے آنکھوں پہ ہاتھ رکھا۔ پرانے زخم کھول کر اسی کے خون سے یہ سب کچھ لکھنا بہت اذیت دے تھا۔ نکلا تھا اپنی کھوئی اوکا سان کو ڈھونڈے ملا کچھ نہیں بلکہ گنوا یا سب کچھ۔ ایک دم مسیح کی سیب پر وہ ایک دم چونکہ نم آنکھوں سے اس نے فون اٹھایا تو دیکھا۔ روکی کا مسیح تھا۔ چونک کر کھول کر پڑھا تو ایک دم غور سے پڑھتے ہوئے ایک دم نم آنکھوں سے ہنس پڑا۔

If Nothing last forever will you be my nothing'

!!!

"توبہ ہے رو کی ایسی باتیں کہاں سے ڈھونڈ کر بھیجتی ہو مجھے۔" پہلے بھی صبرینہ نے وہاں پر اسے کلب میں بالکل چپ چاپ کونے میں بیٹھے دیکھا۔ وہ اسے بہت غمگین لگ رہا تھا تو صبرینہ نے ایک دم اسے پکچر مسیج کر کے بھیجی۔ کزان نے بھی اسی طرح چونک کر کھول کر پڑھا تو پہلے ٹھہر گیا اور پھر اس کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکان آئی۔

I think you are suffering from a lack of "

".vitamin ME

زرا ہلکے پھلکا ہو کر اس نے آنسو صاف کیے اور صبرینہ کو مسیج کرنے کے بجائے خط لکھنے کی طرف متوجہ ہوا)

جب مجھے ہوش آیا تو مجھے لگا میں مر گیا ہوں اور سیدھا جہنم میں آگرا ہوں۔ اتنی عجیب جگہ
' اتنے عجیب لوگ اور ارد گرد نظریں جھکا دینے پہ مجبور والے نظارے۔ پہلے تو مجھے
سمجھ نہیں آئی کہ کیا یہ پاگل خانہ ہے؟ لیکن اتنا عجیب ' اتنا بے ہودہ پاگل خانہ نہیں
ہو سکتا۔ اس وقت آدھا دماغ سن تھا لیکن اتنی سمجھ تھی۔ اتنا فرق میں جان سکتا تھا۔ ابھی
سیدھا ہوا تھا تو کسی کی آواز آئی مڑ کر دیکھا تو ایک دیو قامت کا آدمی جس نے شرٹ نہیں
پہنی تھی ' عجیب نگاہوں سے تکتے ہوئے کوئی اور زبان بولا۔ وہ زبان جس سے کم سے کم
میں واقف نہیں تھا لیکن اس کی عجیب نگاہوں کو دیکھ کر میں سہم ضرور گیا تھا۔ تیزی سے
پیچھے ہو کر مجھے احساس ہوا میں بیٹھا کہاں ہوں۔ ہو سپیٹل کا سٹریچر تھا۔ ایک دم گہری
روشنی میری منہ پہ آئی۔ میں نے منہ پہ ہاتھ رکھا۔ وہ آدمی پھر مجھ سے مخاطب ہوا۔ میں
نے اس دفعہ اوکاسان کو پکارا۔ میں کہاں ہوں۔ میں اتنی عجیب سی جگہ پہ کیا کر رہا ہوں؟

لیکن ہر طرح مختلف ہنسی پہ میں مزید گھبرا گیا پھر کسی نے انگریزی میں مخاطب کیا کہ میں بہت اچھی جگہ پر ہوں اور میں یہاں خوب انجوائی کروں گا۔ ایک دم تیزی سے مڑا تو وہی آدمی تھا لیکن سوٹ بوٹ کے بجائے وہ بھی اس آدمی کی طرح صرف شورٹس میں تھا۔ میں ایک دم سیدھا ہوا۔ آنکھوں میں غصہ در آیا اور میں سیدھا کھڑا ہوا اور اس سے پوچھا میں کیا کر رہا ہوں !!! وہ مسکرا کر میرے چہرے کو چھونے لگا میں زور سے ہاتھ مار کر چیخا کہ یہ کدھر لے آئے ہو مجھے پاگل خانے اپنی اوکاسان کے پاس جانا ہے مگر وہ ایک بار پھر ہنسا۔ میں پہلی بار اس شیطانی نگاہوں اور ہنسی سے خوفزدہ ہو گیا بے اختیار اسے دھکا دیتے ہوئے جانے لگا ایک دم پیچھے سے گردن پہ زودار بجلی کے جھٹکے سے میں گرا تکلیف سے میری چیخ بھی نہ نکلی۔ دو منٹ ایسے پڑا رہا پھر اس نے مجھے کھینچا۔ اس نے سرد لہجے میں مجھے باور کروایا کہ یہ بھی جگہ کسی پاگل خانے سے کم نہیں ہے مگر بہت جلد

میں اس دُنیا کا نہ صرف عادی ہو جاؤں گا بلکہ انجوائی بھی کروں گا۔ میں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی میں نے اس کے بڑھتے قدموں کو جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ نہیں رُکا میں نے اوکاسان کو روتے ہوئے پکارا۔ مجبوری کا ایسا عالم آگیا کہ میں سب کو پکارنے لگا۔ دادی 'اداجان' تایا 'بو' تائی امی کوئی تو آئے مجھے بچائے۔ ایک دم میری چیخوں پہ اس نے چھوڑ کر پھینکا۔ دوسرے والے نے اپنی زبان میں اس سے کچھ کہا تو وہ سر ہلا کر بولا۔ بلا واس کے لئے اس کی اوکاسان ہی آنی چاہیے۔ میں ایک دم ٹھہر گیا یہ اچانک سے مہربان کیسے ہو گئے۔ کچھ منٹوں بعد ایک جاپانی آدمی عورت کے لباس اور میک اپ میں 'لبے بالوں کی وگ پہنے آیا۔ جو آدمی میری زندگی برباد کرنے میں ذمہ دار تھا تمسخر انداز میں بولا۔ لو آگئی میری اوکاسان اب تو خوش ہوں۔ میں نے زور سے چیختے ہوئے نفی میں سر ہلایا مگر اس زنانہ کپڑوں میں ملبوس مرد نے مجھے گھیرے میں لے لیا۔ اس نے

اس کی بات پہ باہر آجائے گا۔ اس کے بعد ان ظالموں نے مجھے نہیں

چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان گزرے ہفتوں میں انہوں نے مجھے قابو میں لانے کے لئے نہ

صرف خوفناک منظر دکھائے بلکہ میں بھی ان کا شکار ہوا۔ کوڑے 'ٹیزر' الٹا لٹکا دینا'

چوہے سے بھرے 'اندھیرے کمرے میں بند کر دینا مجھے سمجھ نہیں آئی مجھے کس جرم

کی اتنی بڑی سزا مل رہی ہے۔ میں نے زندگی میں کسی سے اونچی آواز میں نہیں بات کی

بد تمیزی تو دور کی بات ہے تو پھر مجھے اتنی بڑی سزا کیوں سُنادی۔ عالم فیملی کی وجہ سے یہ

سب ہوا۔ نہ وہ میری ماں اور مجھ سے نفرت کرتے۔ نہ ہی میری ماں کو نکالتے۔ نہ ہی

اوکا سان مرتی اور نہ ہی میرے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا۔ نفرت کی آگ میرے زخمی دل

میں بھڑک اُٹھی۔ وہاں میرے جیسے اور بھی مختلف رنگ و نسل کے بچے، ٹینجر موجود

تھے جوان کی زیادتیوں پہ اتنے عادی ہو گئے تھے کہ مشین ہی بن گئے تھے۔ کوئی کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ ڈر ہی کچھ ایسا حاوی تھا لیکن وہاں ایک شخص تھا جس نے میری زندگی نہ صرف بچائی بلکہ ان سب کمینوں سے ایسا بدلہ لیا کہ میری تڑپتی روح کو چین و قرار مل گیا۔ میں اس شخص کا نام عمر احسان مندر ہوں گا جو بھی کچھ اس نے میرے لئے کیا اپنی خراب حالت کے باوجود اس نے مجھے زندہ سلامت سکوت لینڈ پہنچانے کا ذریعہ بنا اب تم حیران ہو رہی ہو گی کہ میں پھر کہاں تھا تو میں مجھے ایک گروہ نے پکڑ لیا تھا جو ہیومن ٹریفنگ 'چائلڈ پونو گرافی اور نجانے کن کن سرگرمی میں ملوث تھے اور یہ Belgium کے بجد چھوٹے سے شہر جو وہاں موجود ایک بڑے سے وہیر ہاوس جو سمندر کے بالکل قریب تھا وہاں ایسی سرگرمی میں ملوث تھے اور یہ سب مجھے میشیونے بتایا۔ وہ اس پورے وہیر ہاوس میں موجود بچوں میں عمر کے لحاظ سے بڑا 'طاقتور اور

سب سے زیادہ حسین تھامیں نے آج تک اس جیسا حسین آدمی نہیں دیکھا لیکن جتنی زیادتی ہم بچوں کے ساتھ ہوئی تھی اس سے کئی گنا ظلم اس پر ہوا۔ مجھے ارد گرد سے خبر ملی اس سترہ سال کے خوب رو لڑکے کی ڈیمانڈ بڑی تھی۔ اس لئے وہ چھ مہینے تک ان کے رحم و کرم پر تھا۔ روزانہ نئے تین لوگ اس کے ساتھ زیادتی کرتے۔ ٹوٹل چالیس سے اوپر لوگوں نے اس معصوم سے لڑکے کی معصومیت اوکھاڑ کر پھینک دی۔ (کزان کے ہاتھ ایک دم لکھتے ہوئے کانپنے لگے۔۔۔ پین کو سختی سے پکڑے اس نے اپنی بے قابو ہوتی سانسوں کو کنٹرول کیا۔ آنکھیں میشیو کے لئے غصے سے آگ بگولہ ہو گئیں۔ ایک دم فون نکال کر اس نے میشیو کو کال ملانا چاہی مگر رُک گیا۔ نہیں وہ اس کے لہجے سے جان جائے گا۔ وہ ہر چیز سے واقف ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو خوفناک کزان بھی اس کی دہشت سے کانپ اٹھتا ہے۔ وہ شخص اتنا پاور فل ہے کہ دُنیا اس کے دماغ اور ارادے کے سامنے

کچھ بھی نہیں ہے بلزنگ بینڈٹس بھی نہیں۔ وہ اعتراف کرتا تھا۔ کسی چیز کی گہری طلب
میں اس نے جیب سے جوائنٹ نکالا اور ہونٹوں پہ رکھ کر اسے جلا کر پھر لکھنے لگ گیا)
میں اسے دیکھتا رہتا۔ اس کی خاموشی 'اس کی سر دہن نشی آنکھیں جس میں ہلکے ساہرا رنگ
اس انھوکارنگ دیتا تھا ان میں مجھے ایک بار بھی تڑپ نہیں نظر آئی جیسے مجھے اپنی آنکھوں
میں بار بار گہرے رنگ میں نظر آتی تھی حالانکہ میری آنکھیں سیاہ تھیں لیکن میرا درد
کوئی بھی دیکھ لے تو اس پہ واضح ہو جائے کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن اس کی
آنکھیں۔ اس کی آنکھیں مسٹری تھی۔ میری اس سے باتیں تب شروع ہوئی جب ایک
دن میری بد تمیزی پر وہ لوگ مجھے سانپ والے کمرے میں پھینکنے والے تھے اور وہ
میرے سامنے آگیا۔ اس نے مجھے بچالیا مگر خود سزا کاٹنے کو تیار ہو گیا میں سمجھ نہ سکا۔ اس
نے مجھے کیوں بچایا ہے آخر۔ میں نے اگلے دن اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں

زیادہ بات نہیں کروں گا۔ میں جانتا ہوں نہ اسے اچھے لگا کہ اس کی کمزوری 'اس کے ارادے تمہیں بتاؤں نہ ہی میں خود کمفٹریبل فیل کروں گا۔ بہر حال اس نے میری ہمت باندھی اور ایک ہی بات کی کہ میں بس یہاں سے بھاگ جاؤں لیکن میں کیسے بھاگ سکتا تھا۔ کہاں بھاگتا میں؟ مجھے تو پتا بھی نہیں تھا کہ میں کہاں تھا؟ لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں میں وہ مجھے بہت سے سنٹس دینے لگا۔ جس سے میں اپنا دماغ لڑاؤں مگر میرے پاس دماغ اس وقت کہاں تھا؟ میں سمجھ نہ سکا لیکن اس کی باتیں دل میں ضرور بٹھالیتا تھا۔ ایک رات نے سب کچھ بدل دیا جب ویرہاوس میں کچھ بھیانک ہوا اور اس نے اسی لمحے کچھ ایسا کیا جس سے میں ساکت رہ گیا پھر اس نے نہ صرف اپنا 'میرا اور سب بچوں کا بدلہ لیا بلکہ میری اور کافی بچوں کی جان بچا کر اسے جہنم سے نکال کر ہمیں کہی نہ کہی پہنچایا۔ مجھے وہ دن بالکل یاد نہیں آ رہا کیونکہ میں ڈرگڈ تھا باقی بچوں کی طرح لیکن اس کی ایک بات یاد

آئی کہ کچھ باتیں اپنے دل میں بٹھالوں۔ اپنی زندگی میں کسی کو بھی میرا ناجائز فائدہ
اٹھانے کا موقعہ ہر گز نہیں دوں گا اور دوسرا اپنی کمزوری کسی پر عایاں نہیں ہونے دوں
گا پھر وہ غائب ہو گیا اور ندر لینڈ ہو سپیٹل میں میری آنکھ کھلی اور وہاں اکیس دن رہا
میشیو کا کچھ پتا نہیں اور پھر وہ مجھے لینے آگئی۔ وہ عورت جس کی وجہ سے میں اس حالت
تک پہنچا۔ نگار عالم بلا آخر پہنچ گئی اپنا اثر و سوخ استعمال کر کے اور بس کیف و اجد عالم
کزان سا کورا بن گیا۔ یہ کزان سا کورا کی حقیقت ہے صبرینہ احمد۔ میں جانتا ہوں تم مجھ
سے پیار کرتی ہو اور تمہیں میرے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میرے دل میں
ایک بوجھ تھا ' ایک اندیشہ تھا وہ سب میں تم سے شیر کرنا چاہتا تھا۔ میں یہ بوجھ ' میں یہ
زخم مزید اپنے اندر رکھ کر آگے نہیں بڑھ سکتا خاص کر جب تمہارے ساتھ ہم قدم

ہوں لیکن ہاں تمہیں اپنی یہ چیزیں باتیں زرا قابو کرنی ہوں گئیں کیونکہ مجھے اتنی چیزیں
سے سٹروک ہو جائے گا۔ مجھ سے سڑی 'کڑوی ہی باتیں کیا کرو۔۔۔۔۔

تمہارا کزان!

صبرینہ کے آنسو ان دس کاغذوں میں لکھی داستان پہ گیلی ہو چکی تھی مگر وہ کیا کرتی۔
کزان نے اس کے کزان نے اس کے لئے پہلی مرتبہ خط لکھا اور اس وہ ساری بات کہہ دی
جو اس کے دل میں تھی۔ سب کچھ جو کزان نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اسے وہ حق دیا کہ وہ
اس کے زخمی دل کو کھول کر دیکھے۔ کزان نے صحیح کہا تھا وہ اسے رُلائے گا اور واقعی اس
کے لئے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ خط کو چومتے اس نے سینے سے
لگائے۔ آنکھیں زور سے میچ لیں۔ بس یہ آخری برسات ہے۔ اب وہ دونوں نہیں
روئے گے۔ اب وہ دونوں غمگین نہیں رہے گے۔ اسے اس شخص کا بھی خیال آ رہا تھا۔

کون تھا وہ؟ کہاں ہے وہ اب؟ اس نے اس کے کزان کی جان بچائی تھی جبکہ اس کے ساتھ بھی کتنی بڑی زیادتی ہو۔ اسے اس شخص سے ملنا تھا۔ اسے شخص کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ وہ مسیحا تھا۔ کزان کا بھی نہیں اس کا ورنہ وہ نہ ہوتا تو آج کزان بھی نہ ہوتا۔

'ایک مسئلہ ہو گیا پلیز برہان صاحب کی تم میٹنگ اٹینڈ کر سکتی ہو۔ میں جانتی ہوں ہم دونوں چھٹی پر ہیں لیکن انہوں نے ایمر جینسی میں بلا لیا۔ میں بھاگ کر بھی چلی آؤں مگر بے بے مجھ سے سخت ناراض ہو جائے گی۔ کزان پاجی دی مہربانی دے نال بے بے خوشی سے ابھی تک جھوم رہی ہیں اگر ان کا موڈ آف ہو گیا ناتے میری خیرنی ہائے کی کرا میں۔' جی جی کی ڈرامائی انداز پہ صبرینہ کو ہنسی آگئی۔

"تو کس نے کہا چنگی باس اتنی چنگی مہربانی کرے مجھ پر۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ مت بند

کرو لیکن آپ نے تور حم دلی کاریکار ڈٹوڑنا ہے۔"

"اچھا بس بس زیادہ ٹونٹ مارنی کی ضرورت نہیں ورنہ میں بیس پرسنٹ کاٹ دوں گی۔"

جی جی نے مصنوعی باس کا روعب جھاڑ کر اسے دھمکی دی۔

"سوری باس۔ مجھے آڈریس بھیج دینا میں چلی جاؤں گی۔" جی جی سے بات کر کے وہ نیچے

آئی تو دیکھا نیچے لاؤنج میں کوئی نہیں تھا البتہ بیک یارڈ کا سلائینڈر ڈور کھلا ہوا تھا۔ وہ چلتے

ہوئے آئی دیکھا تو متشمہ سامنے ہی کرسی پہ بیٹھی 'ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے سامنے

گارڈن کو گھور رہی تھی۔ صبرینہ چلتے ہوئے اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تو متشمہ نے

چونک کر اسے دیکھا تو ایک دم اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے !!!" صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"پتا نہیں میں خود بھی حیران ہوں۔ یہ دیکھو میرے پیر بھی سو بے سو بے لگ رہے۔"

صبح اُٹھی تو شاک میں چلی گئی۔ میں نے کہا پتا نہیں کونسا کیڑا کاٹ گیا ہے جب چہرے کی

حالت دیکھی تو دل ہی بیٹھ گیا۔ پتا نہیں الہی نہ ہو گئی ہو۔"

"صوبو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی نے سوکے مارے ہو۔ اوگاش کل کیا کھایا تھا۔ پاؤں بھی

کیوں سو ج گئے؟ کہی شکر تو نہیں ہو گئی؟" صبرینہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"دیتی ہوں اینٹی الہی ایسے تو سب دیکھ کر ڈر جائے گے۔"

"ہاں دے دینا میں نے میٹنگ میں جانا ہے۔"

"کونسی میٹنگ؟ تم تو چھٹی پر ہو؟" متشمہ حیرت سے بولی۔

"بس ایک گھنٹے کی۔ ایک ہوٹل کے اونر ہیں۔ انھیں کسی نے ر کمینڈ کیا ہے ہمارا کام بس

ملاقات کرنا چاہیے ہیں۔"

"اس حلیے میں جاو گی۔ منع کر دو حالت دیکھو اپنی۔"

"ٹھیک ہو جائے گا تشو۔ میڈسن لوں گی۔ صبح گیارہ بجے ہے میں ایک بجے تک گھر

ہو نکلیں۔"

"تم سُنتی تو ہو نہیں۔ اُف مجھ سے تمہارا چہرہ دیکھا نہیں جا رہا میں کوئی کولڈ پیک لاؤں

تاکہ تمہاری سو جھن کم ہو۔" وہ اُٹھتے ہوئے بولی۔ صبرینہ نے موبائل اُٹھا کر فرنٹ

کیمرے سے اپنا چہرہ چیک کیا۔ واقعی تشو ٹھیک کر رہی تھی ایسا لگتا ہے کہ اس کی ٹھیک

ٹھاک پٹائی ہو۔ پتا نہیں عجیب سی الرجی ہو گئی ہے۔ امی ہوتی تو ان کو پتا چل جاتا کہ کیا

معاملہ ہے۔ پندرہ منٹ بعد متشمہ ناشتہ 'داوئی کے ساتھ کولڈ پیک لیکر آئی۔

"چہرہ تو سمجھ میں آتا ہے یہ آنکھیں بھی اتنی سُرخ کیوں ہیں۔" صبرینہ نے جو س کا

سپ لیا تو اسے عجیب سا ٹیلیک ٹیسٹ آیا مگر اس پہ دھیان دیے وہ بولی۔

"کچھ نہیں۔" خاموشی سے ٹوسٹ اٹھائے وہ اپنا فون چیک کرنے لگی۔

"صبو میری طرف دیکھو۔ کچھ ہوا ہے کیا؟ کیا کزان نے کچھ کہا ہے؟ اور مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا

کل۔" وہ رات کو صبرینہ کے پاس جا ہی نہیں سکی۔ اپنی سوچیں حاوی ہو گئی تھی ایسے

میں وہ صبرینہ پہ ظاہر ہو سکتی تھی تو ارادہ ترک کر کے وہ سو گئی۔ اب وہ صبرینہ سے پوچھ

رہی تھی۔ صبرینہ نے سر ہلایا۔

"میں نے بتا دیا سب کچھ اور اپنے سارے خط اسے دے دیے۔" متشمہ خاموشی سے

دیکھتی رہی آگے بولی کچھ نہیں۔ صبرینہ نے بات جاری رکھی۔

"اس نے مجھے وہ ساری باتیں بتا دیں جو اس نے اپنے دل میں چھپائے رکھی تھیں۔"

متشمہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"کیا مطلب؟" صبرینہ تلخی سے مسکرائی۔

"تم جانتی ہو تشو پھر بھی تم ایسے بنی رہی جیسے کزان کا ہم سب کے ساتھ اس کا رویہ کہی سے بھی جسٹفائی نہیں تھا۔ اس کی ماں کو نکالا گیا تھا اور پھر جان سے مار دیا۔ وہ اپنی ماں کی موت کو قبول نہیں کر پایا اور یہاں سے بھاگ گیا اور پھر کیا ہوا۔۔۔" صبرینہ نے جو س اٹھا کر پیا۔ یہ جو س اتنا عجیب کیوں ہے۔

"He was completely destroyed"

منشہ خاموشی سے سر جھکا چکی تھی۔

"جو کچھ اس کے ساتھ ہو چکا ہے تشو مجھے تو لگتا تھا وہ یہ دونوں گھر کو آگ لگا کر کب کا تم سب کا کام تمام کر چکا ہوتا مگر اس نے نہیں کیا۔ اس نے تمہاری شادی سیف سے ہونے دی۔ اس نے کبھی خالا اور خالو سے بد تمیزی نہیں کی۔ اس نے تو الماس چچی جنھوں نے

اس کی ماں پہ الزام لگایا ان کو بھی بند و بست نہیں کیا اور ہم کہتے کزان سا کور ابد تمیز ہے۔

تم سارا دن یہی کہتی رہتی تھی جبکہ تم حقیقت سے واقف تھی۔۔ آئی کانٹ بلیو دس۔"

"اس نے مجھ سے خود کہا تھا۔" وہ آہستگی سے بولی۔ صبرینہ اب کی بار ٹھہر گئی۔ متشمہ

نے لب کو زور سے دباتے ہوئے خود کو رونے سے بامشکل روکا اور کہا۔

"اس نے مجھے کہا تھا میں ایسی بنی رہوں جیسے میں نے کچھ نہ سنا' نہ جانا مگر میں ایسا نہیں

کر سکتی تھی۔"

"تو پھر۔۔ اور کزان کیسے کہہ سکتا یہ سب؟ وہ تو چاہتا تھا کہ اس کا کوئی درد جانے۔ اس کی

اوکا سان کی زیادتیوں کے لئے آواز اٹھائے۔۔۔" صبرینہ چپ ہو گئی جب اس نے

متشمہ کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اور وہ انھیں تیزی سے صاف کرتے وہاں سے تیزی سے

اٹھ کر چل پڑی۔ صبرینہ منہ کھولے تیزی سے اٹھ کر پیچھے بھاگی۔

"تسو!!!" مگر متشمہ گھر سے باہر نکل گئی۔ صبرینہ گھبرا گئی۔ شکر ہے وہ دونوں صبح ہی صبح تیار ہو گئی تھیں۔ اس وقت صبرینہ گرے پن سٹرپ شرٹ اور بلیو جینز میں۔ ملبوس بالوں کو میسی بن بنائے سادھے روپ میں تھی اس کے برعکس متشمہ پیلے ٹاپ اور گرے پینٹ میں ملبوس 'کھلے بالوں میں تیزی سے بھاگ رہی تھی۔

"تسو کیا ہوا ہے!!!" صبرینہ تیزی سے بھاگ کر اسے پکڑنے لگی جو رو رہی تھی۔

"تسو تم پاگل ہو گئی ہو۔ میں نے زرا سی کزان کے لئے بھڑاس نکالی تم تو ناراض ہو گئی۔

آئیم سوری میں سمجھ سکتی ہوں تمہاری مجبوری میں بھی تمہاری جگہ ہوتی تو ایسا کرتی۔"

اس نے متشمہ کے آنسو صاف کیے۔ متشمہ نے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

"نہیں صبو تمہیں نہیں پتا جب مجھے ساری حقیقت پتا چلی تھی تو میرا اس دن ہی اس گھر

میں رہنا محال ہو گیا۔ تم وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی جو میں نے قدم اٹھایا تھا۔۔۔ جنھوں

کران کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہونے دیا میں وہاں کیسے رہ سکتی تھی؟ بتاؤ!! کران نے کہا
سب کچھ بھول جاؤ اور ایسے بنے رہی ہو جیسے میں پہلی تھی مگر میں نہیں بن سکتی تھی۔
مجھے سب سے نفرت ہو گئی۔ دادی 'اداجان' پاپا 'امی' چاچو اور چچی دل کیا چیخ چیخ کران
سے پوچھوں کہ اتنی سکون کی نیند کیسے آتی ہے انھیں۔ ایک بچے کی زندگی تباہ کر کے وہ
کھانا کیسے کھا سکتے ہیں؟؟؟ مجھے اس گھر سے وحشت ہونے لگی اور میں۔۔۔ میں۔۔۔"
"اور تم بھاگ گئی یہاں سے۔" صبرینہ نے شک کے عالم میں اس کی بات مکمل کی۔
"ہاں بھاگ گئی!!! سب کچھ چھوڑ چھاڑ کران کی عزت کا جنازہ نکال کر یہاں سے چلی
گئی تھی۔ جنھوں نے اپنے سو کالڈ عزت بچانے کے چکر میں کران کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر
اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ اسی عزت کو تار تار کر کے چلی گئی تھی۔ سوچ سکتی ہو
نیک پروین 'سب کی تعبدار' پارساتشمہ اذان عالم سترہ سال کی عمر میں گھر سے بھاگ

گئی تھی۔ سیف کی نیک بیوی نے ایسا قدم اٹھایا تھا!!!! سیف کو پتا چلے تو وہ وہی دل پکڑ کر بیٹھ جائے ان کی متشمہ بھی ایسا کر سکتی ہے لیکن میں تھی۔ میں تھی ہی ایسی باغی 'جھلی' مستی اور تھل سے بھری۔ تم نے میرا اصلی روپ نہیں دیکھا صبو۔ کزان کی طرح تھی میں۔۔۔۔۔ یہ میرا روپ جھوٹا ہے۔ اس جھوٹ کے سہارے چلتے مجھے لگتا ہے میں ایک مشین بن چکی ہوں۔ میں کزان کے لئے کچھ نہ کر سکی۔۔۔ میں کسی کو کچھ کہہ نہ سکی۔ میں مجبور ہو گئی۔ سب کچھ قبول کرنے اور سہنے میں۔ تم ٹھیک کہتی ہو صبو میں اپنے بھائی کے لئے کچھ نہ کر سکی میں کتنی بے حس ہوں اور میں کتنی بُری ہوں۔ میں نہ اچھی بہن ہوں 'نہ بیٹی' نہ پوتی اور نہ ہی بیوی۔۔۔ سیف کو کتنی دوغلی شخصیت ملی ہے۔ وہ کتنے اچھے ہیں اور میں۔۔۔ میں ایک فریب۔ " صبرینہ نے خاموشی سے اس کو گلے لگائے سنبھالا۔

"بس میری جان۔ میں نے تمہاری محبت پہ کبھی شک نہیں کیا۔ چُپ ہو جاؤ۔ جانتی ہوں
تم مجبور تھی۔ خود کو کبھی جج مت کرنا۔ ہو جاتی ہیں خطائیں انسانوں سے۔۔۔ عالم فیملی
سے بھی ہو گئیں۔۔۔ تم سے بھی ہو گئیں۔۔۔ پلیز تشوڈس ہارٹ مت ہو۔" صبرینہ
کو افسوس ہوا اسے متشمہ کو پھٹنے پہ مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی متشمہ جو
آگے بڑھ چکی ہے اپنے تکلیف دے ماضی اور اندرونی گلٹ کو دوہرائے اور یاد کرے۔
اس کا آج اور کل سیف تھا۔ ان کا رشتہ جتنا خوبصورت تھا۔ اتنا نازک بھی تھا۔ وہ متشمہ کو
دوبارہ برباد ہونے نہیں دے گی۔ بلیک سر سے ہمدردی اپنی جگہ مگر جو حقیقت تھی اسے
کوئی جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

"تم آئندہ کبھی ایسی بات نہیں کرو گی۔ سیف بھائی کے بھی سامنے زندگی میں کبھی پھٹ
کر ایسی بات نہیں کرو گی۔ وعدہ کرو مجھ سے۔ ماضی میں جو ہونا تھا ہو گیا۔ یہ دُنیا ہے یہاں

پہ کوئی بھی انسان سیدھا یاد دہ کا دھلا نہیں ہوتا۔ سب سے خطائیں ہوتی ہیں۔ تم سے بھی ہو گئیں اور تم ڈپریس تھی ایسے میں تمہارا بھاگنا کہی سے بھی کسی عزت تارتا نہیں کرتا۔ اس گلٹ سے نکل آو تشو سب کچھ نارمل ہے۔ تم اور کران بھی کیونکہ تم دونوں نے موو آن کر لیا ہے۔ تکلیف ہو تو میرے پاس آنا مگر یہ بات اب منہ سے نہیں نکالو گی۔ " متشمہ کو ہوش آیا تو خود پہ افسوس ہوا کہ اسے یہ بات صبرینہ کو نہیں بتانی چاہیے تھی لیکن صبرینہ نے سمجھداری کا ثبوت دیتے نہ صرف سنبھالا بلکہ اسے بنانج کیے سمجھایا بھی۔ عمر میں چھوٹی مگر عقل میں بڑی تھی اس سے صبو۔

"اب چلیں خالا اٹھ گئی کہ یہ لڑکیاں گھر کھلا چھوڑ کر کہاں بھاگ گئی تو سخت غصہ کریں گی اور یہ میرا چہرہ تو درست کر دو!!" متشمہ نے سر ہلایا۔

کزان نے بلیک کے کاج کے قریب آکر اپنی بانیک روکی جو خوبصورت اور الگ تھلگ
علاقے کے گرد موجود اس کے مزاج

اور شخصیت کی بھرپور عکاسی کرتا تھا۔ دلکش مگر تنہا۔ اپنی سوچ میں گم کزان تہہ کر رہا
تھا کہ آج اس نے کیا کرنا ہے جب ایک دم چونک کونے میں دیکھا کہ بلیک کی رائے
انفیڈ کے ساتھ سنیک کی بانیک بھی تھی۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ چلتے ہوئے وہ اس کے
دروازے کی طرف آیا تو اسی لمحے بلیک نے کھول دیا۔ سویٹ پیٹس اور بغیر ٹی شرٹ
میں وہ گیلے بالوں سے لگ رہا تھا ابھی فریش ہو کر نکلا ہے۔

"تمھاری بانیک کی آواز سنی میں نے۔ آجاؤ۔" کزان اندر داخل ہوا۔ وہ گھر سے صبح ہی
نکل آیا۔ اپنے ضروری چند کمانپٹا کر وہ سیدھا بلیک سے بات کرنے آیا مگر سنیک کی آمد پر
وہ چونک ضرور گیا تھا۔

"لارا کہاں پہ ہے؟" بلیک جو کچن میں آکر اپنی کیٹل چولہے پہ رکھنے لگا ایک دم مڑ کر

بولا۔

"سورہا ہے کمرے میں۔ کل رات میرے ساتھ تھا۔" کزان سائڈ پہ موجود ٹیبل سے

ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اور اپنی چابی ٹیبل پہ رکھ کر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بلیک سے

مخاطب ہوا۔

"کچھ ہوا ہے؟" اس نے سادے لہجے میں کہا۔ بلیک نے ایک کندھے ہلکے سے اچکایا۔

"لارا کے وہی پرانے مسئلے تمہیں تو پتا ہے۔"

"نہیں پرانا مسئلہ نہیں ہے ورنہ جو بھی ہو جائے وہ میرے سے بات کرتا۔ کیا ہوا ہے کل

رات کو جو اسے تمہارے پاس آنا پڑا۔"

"کزان واقعی کچھ نہیں ہوا۔ سیم شٹ!! لا را اور ہم سب نے تمہیں اس لئے نہیں بتایا

کہ تم اس وقت خود ٹھیک نہیں ہو۔ آسان نہیں ہوتا ماضی کو سوچنا اور اسے دہرانا۔ تم

گرل کو دیکھتے یا ہمیں؟" کزان اس وقت خود تھکا ہوا تھا اور نہ اس بات پہ اچھی خاصی

بحث ہو جاتی۔ شاید وہ اس نتیجے پہ بلیک سے متفق تھا۔ کبھی کبھار ایک وقت ایسا آتا ہے کہ

آپ کے ہاتھ میں سارے اختیار ہوتے ہیں پھر بھی بے بسی کا احساس آپ پہ حاوی ہو جاتا

ہے اور آپ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ جیسے ماضی اور ان کے پڑنے والے نشان۔

جنہیں آپ مٹا نہیں سکتے۔ بھول سکتے ہیں۔ آگے بڑھ سکتے ہیں مگر زندگی سے مٹا دینا

ناممکن۔

"کچھ کھاو گے؟"

"پتا نہیں۔۔۔" وہ باہر کے نظارے کو دیکھتا گم سم لگ رہا تھا۔ بلیک کزان کو دیکھتا رہا پھر اس نے جا کر فریج کھولا۔ دس منٹ بعد اس نے ٹیبل پہ انگلش ٹی اور سیلین کریم چیز بیگل کزان کے سامنے پیش کیا۔ کزان نے اب تک نظریں باہر بیک یارڈ کے نظارے سے نہیں ہٹائیں۔ بلیک نے اس کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا پھر ایک دم ساکت ہو گیا۔ اس کے بعد خود کو تیزی سے سنبھال کر چائے اٹھائی اور سپ لیتے ہوئے بولا۔

"ناشتہ کرو کزان۔"

"کیوں کر رہے ہو ایسا؟" کزان نے اب اس کی طرف دیکھا۔

"اسے دھکا دے کر آگے بڑھا دیا مگر خود وہی کے وہی ٹکے ہو۔"

"کب نکاہوں بہت آگے بڑھ چکا ہوں بلکہ اتنا کہ وقت بھی میرے دور کا مقابلہ نہیں لگا

سکتی۔" کزان نے اس کی عجیب بات سنی اور اٹھ کر ہاتھ دھونے گیا۔

"کبھی کبھار لگتا ہے میں نے بہت غلط کیا یہ سب نہ روک کر مگر جب اس کی سوچی ہوئی آنکھیں اور نگار عالم کے کے بے رحم انگلیوں کے نشان اس کے چہرے پہ یاد آتے ہیں تو لگتا ہے بالکل ٹھیک کیا تم اس کے واقعی اس قابل نہیں ہو۔" کزان کا لہجہ ہر جذبات سے عاری تھا۔ بلیک کچھ نہیں بولا۔ ہمیشہ کی طرح اس معاملے میں چپ ہو جاتا تھا پھر چپ خود بخود لگ جاتی یہ آخر ارد گرد لوگ اس ماضی کو بھلا کر بیٹھے تھے اچانک سے ایسا کیا ہوا کہ سب کی زبانوں پہ ان کا ہی ذکر ہونے لگا شاید محبت کی بات آگئی تھی۔ سب کی زندگی میں ان کی محبت کے رونے تھے۔ کزان کا صبرینہ سے۔ صبرینہ کا کزان سے۔ سنیک کا صبرینہ سے۔ اس ٹرائینگل کی لپیٹ میں متشمہ اور بلیک بار بار گھسیٹے جاتے مثال دینے کے طور پر 'خبردار کرنے کے طور پر' سبق سیکھنے کے طور پر اور پھر اپنے غم میں دوسروں کا غم بھی اچھے سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن اس ہمدردی 'اس ٹاپک پہ

ڈسکشن کی نہ ہی بلیک کو ضرورت تھی نہ ہی متشمہ کو۔ کزان ٹیبل کی طرف آیا۔ بلیک کے سپاٹ چہرے کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

"صبرینہ کے لئے وہ مجھ پہ بھی بھروسہ نہیں کرتی۔" بلیک مسکرایا۔

"مسکرا کیوں رہے ہو!!!!" کزان نے اسے گھورا۔

"متشمہ ایسی بات نہ کہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا اس کے پنچے سے پنچ کیسے گئے؟" کزان اسے دیکھتا رہا پھر چائے کا کپ اٹھا کر وہ بولا۔

"یقین بھی کس کو دلارہا تھا حالانکہ میں نے بات شادی کی کی تھی۔" اب بلیک کہنا شروع کرتے ہاتھ ایک دم فریز کر گئے۔ یہ کیا؟ شادی۔۔۔ بلیک نے سر اٹھا کر کزان کو دیکھا۔

کزان کو اس کی شاک نظریں خود پہ محسوس کرتے بولا۔

"گریٹ! آپ کو بھی یقین نہیں ہے۔ میں کوئی بدلہ نہیں لے رہا اگر تم اس کی طرح سوچ رہے ہو۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے پتا ہے تمہارے گرل کو لے کر کیا احساس ہیں مگر کہی تم نے اس کے سامنے جذباتی ہو کر تو نہیں کہا کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو۔" بلیک کچھ اور سوچ رہا تھا۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔

"نہیں میرا بہت پہلے سے پلان تھا۔ روکی کو میرا ماضی پتا لگنے سے بھی پہلے ہی میرا ارادہ تھا۔" اب بلیک کو مزید جھٹکا لگا۔

"کیا ہو گیا ہے بلیک۔ ایسے کیوں پیش آرہے ہو جیسے میرے سر پہ دو سینگ نکل آئے ہیں۔"

"تمہارے باتیں ہی کچھ ایسی ہیں۔ مطلب تم نے اتنا فاسٹ ٹریک پکڑا ہے کہ ہاک سے زیادہ تمہارے فیصلے رنگ لارہے ہیں۔"

"ہر معاملے میں۔۔۔ میں نے دیری ہی دکھائی ہے۔ کھونے کا ڈر ایسا حاوی پڑ گیا ہے کہ اب ایک سکینڈ نہیں رُک سکتا اس سے پہلے دوسرا آئے اور اسے میرے سے چھین لے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑے گا۔" جو بات اس نے متشمہ سے نہیں کی تھی وہ بلیک سے کر دی۔

بلیک خاموشی سے دیکھتا رہا پھر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"بیسٹ آف لک۔" بلیک ہولے سے مسکرایا لیکن وہ کھل کر مسکرا نہیں سکا کیونکہ اوپر بھی اس کا دوست تھا جس نے ساری رات غم میں ڈوب کر گزاری۔ اس کی تکلیف کا سوچ کر وہ مکمل طور پہ خوش نہیں ہو سکا۔

"تمہیں لگتا ہے متشتمہ گر بڑ تو نہیں کرے گی؟" ناشتہ ختم کرتے ہوئے بلیک نے کز ان

سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ لیکن ٹییز ضرور تھی لازمی سیف سے ڈسکس کرے گی تو سیف اسے

ریلیکس کر دے گا۔ اب تو اس ڈائن کو عادت پڑ گئی ہے سیف سے اپروول لینے کی۔ چلو

اچھا ہے اپنا دماغ استعمال کر کے مصیبت ہی لانی ہے۔" بلیک کے چہرے پر ایسے

تاثرات سکینڈ میں آئے اور غائب ہوئے جیسے غلطی سے گرم چیز پہ ہاتھ لگ کر کوئی اپنا

ہاتھ پیچھے کر کے مزید تکلیف سے خود کو بچا لیتا ہے۔

"ہوں اچھی بات ہے پھر۔۔۔ مگر تمہارے گھر والے۔"

"بھاڑ میں گئے۔ ان کا کیا لینا دینا۔ بس اس کی خالا سے رشتہ مانگوں گا اور میری تائی جان کو

لازمی راضی ہونا پڑے گا۔"

"دھمکی دو گے؟ کہ منشمہ کی شادی نہیں ہونے دوں گا؟" بلیک اب کی خشک لہجے میں

بولاً۔

"بڑے سمارٹ ہو تمہیں کیسے پتا؟ یہی تو کروں گا پھر تو تائی نے اگر زور دے دیا تو پھرتایا

اور اس اولڈ مین کی بھی نہیں چلے گی۔"

"منشمہ کو بیچ میں مت لاو کزان تو بہتر ہے۔" بلیک بے انتہا سنجیدگی سے بولا۔ کزان اسے

دیکھتا رہا پھر ہنساتالی ہو لے سے بجا کر بولا۔

"تم واقعی ہی موو آن کر چکے ہو ایرک!! یا نہیں؟ کیونکہ یہ مجھے کہی سے بھی موو ننگ

آن نظر تو نہیں آرہا۔" بلیک نے اب کی بار اسے سخت نظروں سے دیکھا۔

"اگر میں نے موو آن نہ کیا ہوتا تو تمہارا وہ دوست سیف آج زمین کے اندر ہوتا۔ اس لئے مجھے مت بتاؤ کہ میں نے موو آن کیا ہے کہ نہیں۔ انیف وومی اینڈ متشمہ۔ یہ ٹاپک آئندہ نہیں سنوں گا۔"

"تو یہ سائیکل؟ یہ کاٹچ؟ یہ جو تمہارے گھر سے اس کی خشبو آتی ہے" پورا فرنیچر سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے اشیاء تو نیلی ہیں یا پھر کالی جس سے تمہارا کاٹچ انتہائی بونگا لگ رہا ہے مگر کیا فرق پڑتا ہے اس کا پسندیدہ رنگ جو ہے اور وہ کونے میں متشمہ کا فیورٹ پیس ڈیوڈ کا سر پڑا ہے؟؟؟ کیا کر رہا ہے؟ یور شٹنگ وومی بلیک اور بات کرتے ہو کہ میں اپنا منہ بند رکھوں۔ رکھا ہے میں نے ہی رکھا ہے اور سب کار کھوایا ہے لیکن جو تم یہ سستے شاہ رخ خان بنے ہونا یہ میرا دماغ گھمانے پہ مجبور کر رہا ہے۔ منافق مت بنو اب بھی جذبات رکھتے ہو تو بھونکو!" بلیک اب تو ہنس پڑا کھل کر۔

"مجھے ایک بات بتاؤ نہ ہی میں نے شراب پی پی کر خود کو مار ڈالا ہے؟ نہ ہی مجھے کینسر ہوا

ہے اور میں خوشی سے ناچ ناچ کر پاگل ہوا ہوں جیسے کچھ ہوا نہ ہو؟ نہ ہی میں نے آرمی

جوائن کر کے کسی پہاڑی علاقے میں بوم ڈفیوزر کا کام سنبھالا ہے۔ میں کس خوشی میں

سستا شاہ رخ خان بنا۔" کزان نے ان سب کو انگلش سب ٹائٹلز میں فلمیں دکھائیں

تھیں۔ اس لئے ان سب کو ہر بالی ووڈ فلم کا اچھی طرح پتا تھا۔

"اس لئے تو سستا کہا ہے۔" کزان بھی مسکرا نے یہ مجبور ہو گیا۔ بلیک اسے دیکھتا رہا پھر

گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

"وہ اب میری نہیں ہے مگر اس کی عزت کی حفاظت کرنا اب بھی میرے لئے اہم ہے۔

بس اور کچھ نہیں کہوں گا۔"

"دل تو کر رہا ہے اس بات پہ تمہارا منہ توڑ دوں لیکن یہ کمبخت دل تم سے شدید محبت کرتا

ہے۔ اب خالی یہی کھاؤں گا کچھ اور نہیں تمہارے پاس کنجوس انسان!!!!"

"فریج تقریباً خالی ہے۔"

"کیوں تمہاری گرل فرینڈ ہمیشہ کی طرح سب کچھ پھر سے خالی کر کے چلی گئیں۔ تو بہ وہ

بلونڈی شکل سے چورنی ہی لگتی ہے۔ بلونڈی سے یاد آیا اس کو اٹھاؤ۔ آج پتا تو کروں کہ کیا

چکر ہے۔ اچھا بات سُنو مجھے اچھے سے گھر ڈھونڈ کے دو۔"

"پتا تھا یہاں آو گے تو میرے لئے کام لازمی ہو گا۔ کیسا گھر چاہیے؟" اتنا تو وہ جان گیا تھا

کزان کس لئے گھر لے رہا ہے۔

"سمجھ جاؤ کہ وہ گھر صبرینہ کے لئے بنا ہوا!"

"کرائے کا یا پھر خریدو گے؟"

"پیسے تو ہیں مگر خرچ کرنے کا دل نہیں کر رہا۔ سوچ رہا ہوں رہنے دیتا ہوں۔ صبرینہ کا کمرہ ہی قبضہ کر لوں گا۔" کزان شرارت سے بولا۔ بلیک نے ہنس کر تاسف سے سر ہلایا۔

"کرائے کا پھر؟"

"فی الحال ایسے ہی کرو۔ فلیٹ کے بجائے ٹاون ہاؤس کا گھر ٹھیک رہے گا پھر پیسے ہوئے تو تجھ جیسا ہی لے لوں گا۔" بلیک نے سر ہلایا۔

"ایک گھر ہے۔ جوش کے علاقے کے قریب۔ وہ کہہ رہا تھا کرائے کے لئے خالی ہے۔ پتا کرتا ہوں تو تمہیں ڈیٹیلز بھیجتا ہوں۔"

"جوش کا علاقہ؟ وہ تھوڑا دور نہیں پڑ جائے گا میں چاہتا ہوں میرے گیرج کے قریب ہو۔ صبرینہ کو ہر وقت چھوڑتا تو نہیں رہوں گا۔"

"دیکھ لو اچھا ہو گا اور تھوڑا کونے میں بھی ہے۔" کزان نے سوچ کر سر ہلایا۔

"ٹھیک بس گھر سے ہو کروہاں جا کر دیکھتا ہوں۔" اسی وقت سنیک آگیا تو کزان کو دیکھ کر چونکہ پھر سر جھٹک کر منہ پہ ہاتھ پھیرا۔ گرے ٹی شرٹ اور بلیو شورٹس میں وہ تھکا تھکا لگ رہا تھا۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"یہ سوال تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے؟ معاملہ کیا ہے؟"

"کچھ نہیں ڈرنک کی ہوئی تھی بلیک نے جانے نہیں دیا۔" اس نے کزان سے نظریں ملائے بغیر کہا۔

"بلیک نے جانے نہیں دیا یا پھر کوئی حسینہ نے؟ کہی تیری بلونڈی کی دوست یا بہن تو نہیں آئی تھی جو یہ یہاں ٹکا ہوا تھا؟" کزان نے ہلکے پھلکے لہجے میں اس سے کہا۔ سنیک نے اس کی طرف دیکھا پھر عجیب انداز میں مسکرایا۔

"حسینہ؟ اب تو مجھے ہر چیز بد صورت لگنے لگی ہے۔"

"کیا بہت بُری تجربوں سے گزر رہے ہو آج کل۔"

"تجربہ! " وہ ہنس پڑا۔

"ایک نے ہی میرا سارا خون نچھوڑ دیا تم کس تجربوں کی بات کر رہے ہو کزان سا کورا۔"

"ووڈ کا نہیں اُترا اس کا۔ کافی دوا سے اور تیاری کر لی آج رو کی کی ٹی پارٹی ہے۔"

"کپڑے منگوائے دو پہر تک آتے ہو نگلیں اور سینٹگ وہاں پہ شروع ہو چکی ہو گی۔"

"اور مینجمنٹ والے؟"

"کام ہو رہا ہے فکر مت کرو۔" باہر بیل بجی تو بلیک سیدھا دروازے کی طرف گیا۔ ہول

کی طرف دیکھا تو ساکت ہو گیا اس کے بعد سیدھا اوپر کی طرف بھاگا۔ دو سکینڈ کی پھرتی

سے اس نے بلیک شرٹ پہن کر دروازہ کھولا۔ منشمہ نے اسے دیکھا۔ بکھرے بالوں میں
بلیک اس کے سامنے تھا۔

"منشمہ!"

"ہیلو بلیک۔" منشمہ عام سے لہجے میں بولی۔

"ام سب خیریت ہے نا؟"

"ہاں مجھے کزان سے بات کرنی ہے۔ وہ فون نہیں اٹھا رہا۔ بہت ضروری ہے۔" بلیک

نے اسے راستہ دیا تو منشمہ تیزی سے اندر آئی دیکھا تو ایک دم کزان سے کچھ کہنے سے پہلے

پورے اس گھر کو دیکھ کر سکت ہو گئی۔ کزان نے اسے دیکھا تو ماتھے پہ بل آگئے۔

"تسو؟" سنیک نے مڑ کر دیکھا تو وہ خود پہ چوکس ہو گیا۔ متشمہ پورے اس گھر پہ جائزہ لیتے ایک دم ڈیوڈ کی مورت پہ اس کی آنکھیں ٹھہریں تو وہ جم گئی۔ کزان سمجھ گیا تیزی سے اُٹھ کر اس کا بازو پکڑا۔

"کیا ہوا ہے؟" متشمہ نے مڑ کر بلیک کو دیکھا جس نے نظریں مجرموں کی طرح گھمالی۔ "تسو!!" کزان تیزی سے بولا۔

"ہاں باہر آوبات کرنی ہے۔" کزان نے سر ہلا کر اسے ساتھ باہر لیکر گیا۔

"تمہیں لگتا ہے سب ٹھیک تو ہو گا ورنہ وہ ایسے تو نہیں آتی خاص کر تمہارے گھر۔" سنیک نے تفکر سے پوچھا۔ بلیک اپنی سوچ میں گم تھا۔ شٹ!!!! باہر بلا لیتا کزان کو۔ "اینا کا تو ایشو نہیں ہو گا۔ میں اسے کال کر کے چیک کرتا ہوں۔۔۔"

"رُ کو ٹھہرو پہلے۔۔۔" بلیک نے اسے ٹوکا۔

"کیا ہوا ایسے بھاگی بھاگی کیوں آئی ہو۔" کزان نے اسے دیکھا۔

"وہ۔۔ دیکھو غصے سے پاگل مت ہونا۔ ادا جان نے آج بات کی ہے مماسے۔" کزان

کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا بات ہوئی ہے؟" وہ سرد لہجے میں متشتمہ سے پوچھنے لگا۔

"وہ۔۔ عقیل بھائی کی رشتے کی۔۔ بات ہو رہی تھی۔ چچی نے کل رات رو کر کہا۔ عقیل

بھائی کا تم رشتہ ہونے نہیں دیتے۔ کوئی بھی آتا تم ان کے کان بھر دیتے ہو۔ نائلہ بھی

بیٹھی ہے۔۔ اور تم نے ان کی ریپواتنی خراب کی کہ کوئی جرات نہیں کرتا اب اس گھر

میں آنے کی تو ادا جان اپ سیٹ ہو گئے اس کے بعد مماسے کہا کہ کیوں نہ صبو کا رشتہ

عقیل بھائی سے کروادیں۔ گھر کی بچی گھر پہ ہی رہے۔۔۔" کزان کے منہ سے جاپہنیز

میں گالی نکلی۔ غرا کر وہ مڑا۔ دیکھا وہی ہوا۔ جس چیز کو کزان پانا چاہتا ہے۔ کزان کو کچھ ملتا

ہے تو عالم فیملی سے برداشت نہیں ہوتا۔ ہمیشہ تو چھینا ہے اس سے۔ ہمیشہ اب صبرینہ

بھی۔ کزان نے مڑ کر سُرخ نگاہوں سے متشمہ کو دیکھا جو کہ بولنے لگی تو اسے کاٹا۔

"کچھ بھی ہو جائے میں اب انھیں کچھ بھی چھینے نہیں دوں گا۔ صبرینہ میری ہے۔ بتادو

انھیں اچھی طرح متشمہ اگر انھوں نے مجھ سے صبرینہ چھینی تو عالم خاندان کا نام و نشان

مٹا دوں گا۔"

"پریشان مت ہو۔۔۔ میں خود ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ میرا وعدہ ہے۔ صبو کو کوئی تم

سے نہیں چھینے گا۔ مجھے لگا تم می سے بات کر چکے ہو گے لیکن خیر کوئی نہیں تم چلو سب

سے بات کرو۔ وقت آ گیا ہے۔ بتاؤ تمھاری محبت سچی اور مخلص ہے۔ میں نے می کو بتا دیا

ہے۔ کزان شادی کرنا چاہتا ہے صبرینہ سے۔ انھیں شک میں چھوڑ کر آئی ہوں۔"

"صبرینہ کو پتا ہے اس بارے میں؟" متشمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔۔۔ وہ میٹنگ میں گئی ہے۔"

"ایک بات مت بتانا اسے اور میرا پلان بھی نہیں۔" متشمہ نے سر ہلایا۔ کزان نے اپنا

فون نکالا اور کسی کو کال ملائی۔

"ہیلو کزان سا کور بات کر رہا ہوں۔ کیا میری انگھوٹی تیار ہو گئی؟" متشمہ کی آنکھیں

ایک دم پھیل گئیں پھر وہ پورے کالج کا جائزہ لینے لگی اس کے بعد اندر کے انٹیر کو

سوچ کر عجیب سی طبیعت ہوئی۔ یہ کیا دیکھ کر آئی ہے۔

"مجھے جلد از جلد ڈلیوری چاہیے۔ ڈبل پیمنٹ کروں گا۔ آڈریس پہ پہنچا دیجیے گڈ پانچ

بجے تک آجانی چاہیے۔ چلو لیکر چلو میں بھی دیکھتا ہوں کیسے کرتے ہیں اب ہا فوسے

زیادتی۔" وہ اندر آیا تو سنیک نے پوچھا۔

"کیا ہوا اینا تو ٹھیک ہیں نا؟" کزان ٹھہر گیا۔ سنیک کا فکر کا انداز اس کے آنکھوں کے نیچے حلقے 'یہ بتانی۔ معاملہ کیا تھا۔

"ہاں بس عالم فیملی کا ہمیشہ سے چھینے کی عادت۔ آج ان کے ہاتھ کاٹنے کی باری آگئی ہے۔" نا سمجھی سے سنیک نے بلیک نے کو دیکھا۔ بلیک نے اشارہ کیا کچھ مت بولنا۔

"گھر کا فوراً انتظام کرو۔ ان سے نیٹ کر آؤں کوئی دن سکون سے گزارنے نہیں دیتے۔"

کزان بائیک میں بیٹھا اور متشمہ جو جانے لگی تو کزان دیکھتا رہا۔

"بیٹھو ڈائن!!" متشمہ نے ایک دم حیرت سے دیکھا۔

"ہارلی پہ؟"

"اوشٹ اٹ اس وقت ان کا بندوبست کرنے جانا ہے۔ اتنا دور ٹیکسی میں آئی ہو تو ٹیکسی کا انتظار کرو گی۔" متشمہ کزان کے پیچھے بیٹھی۔ بلیک ان کو جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اندر چلا گیا۔

"یہ سب کیا ہے؟ کیا ہوا ہے۔"

"کچھ نہیں بس وہی ان کے رولے ناشتہ کرو گے؟"

"یہ سب کیا ہے مجھے بتاؤ؟ یہ بھاگ گئی بس کہہ کر کہ تم صبیا کو پسند کرتے ہو اور میرے پاس آنے والے تھے شادی کی بات کرنے۔ یہ کب ہوا؟ کہی تم اس لئے تو نہیں کر رہے کہ عقیل کی بات صبرینہ کے ساتھ ہو رہی ہے۔" کزان کا دل کیا کمرے میں موجود جو کچھ ہے تھس نہس کردے مگر متشمہ نے کزان کے بازو پہ ہاتھ رکھ کر اس دبا یا۔

"نہیں اسے کچھ نہیں پتا تھا۔ یہ بہت پہلے سے صبو کو چاہتا ہے۔ صبرینہ کو بتانے سے پہلے وہ آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ رات کو بڑی ہی سنجیدگی سے بات کی مجھ سے امی بڑی تحمل سے کزان کی بات سُننے گا۔ وہ وہ واقعی صبو کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا ہے۔" ماں بیٹی کو ایک دم گھورنے لگی۔

"یہ تمہیں اچانک اس لڑکے پہ کیوں پیار آگیا۔ ہر وقت تو دونوں نے ایک دوسرے کے نام پہ دم کیا ہوتا تھا۔ تمہیں تو سوشکائیتیں تھیں اس لڑکے سے۔ سچ سچ بتاؤ چکر کیا ہے؟ کیا صبیا اس معاملے انولوڈ تو نہیں ہے۔" امی کی بات پہ متشہم ایک دم گھبرا گئی البتہ کزان نارمل رہا اور بولا۔

"اس کا ایک پرسنٹ بھی کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ میں اسے پسند کرتا ہوں اور بہت پہلے سے کرتا ہوں۔ جب مجھے احساس ہوا کہ اب وقت آگیا ہے بات کرنے کا تو آپ کے

سامنے ہوں۔" خالانے ایک دم خاموشی سے دیکھا جو واقعی ضرورت سے زیادہ خاموش اور سنجیدہ لگ رہا تھا۔ بیٹی کو یہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔ متشمہ نے کزان کو دیکھا جس نے خود سر ہلایا کہ وہ سنبھال لے گا۔ وہ اٹھ کر چلی گئی۔

"شادی کا اچانک خیال؟" وہ اب نرمی سے بولیں۔

"اچانک ہی خیال آتا ہے تائی جان ہے جیسے اچانک ہی جہاں عالم کو آگیا کہ صبرینہ کا رشتہ اس عقیل سے تہہ کر دیں۔" وہ تلخی سے بولا۔

"سچ سچ بتاویہ عقیل کو ہرانے والی بات ہے نا ورنہ تم نے کبھی میری بچی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔"

"تو آپ کیا چاہتی تھیں کہ میں آنکھ اٹھا کر اسے دیکھوں؟؟؟" کزان جھلا گیا یہ تائی جان بھی ناکیسی باتیں کرتی ہیں۔ وہ خود بھی اس کی بات پہ جھجھل ہو گئیں۔

"میرا مطلب تم تو اسے بالکل تشو کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔ بالکل بہنوں کی طرح۔"
لو سب کی سوئی اس بہن نامے پہ آکر آٹک جاتی ہے۔

"میں ہمیشہ اس کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آیا ہوں۔ تھوڑا بہت ہنسی مذاق اور

تنگ کرنے کی بات ہے تو وہ کزن بھی کرتے ہیں اور دوست بھی اور میرا اس کے
درمیان ویسے ہی تعلق تھا۔ باقی ایسا سوچ رہی ہیں تو کچھ بھی نہیں ہے۔" تائی نے سر
اثبات میں ہلایا۔ واقعی نہ صبیحا اس کے ساتھ ضرورت سے زیادہ فرینک ہوئی اور نہ ہی
کزان نے کوئی بد تمیزی کی۔

"میں آپ سے صبرینہ احمد کا ہاتھ مانگ رہا ہوں تائی جان۔ ایک ماں جیسی ہونے کی
حیثیت سے میں اُمید کرتا ہوں۔ آپ صبرینہ کا اچھا سوچیں گی اور اس کے لئے وہی
انتخاب کریں گی جو اسے خوش رکھ سکے اور میں اپنی ماں کی قسم کھاتا ہوں کہ اس پھولوں

سے محبت کرنے والی لڑکی کی زندگی ہمیشہ کے لئے بہار بنا کے رکھوں گا۔ آئی نو بہت سے
موقعے آسکتے ہیں جہاں میری ذات اس کے لئے مایوسی کا باعث بنے گی آئی کانٹ ہیلپ
داٹ لیکن اس کے حقوق ' عزت میں کبھی کوتاہی نہیں کروں گا۔ " ہاتھ کو باہم ملائے
ان کے سامنے آنکھوں میں دیکھتا وہ مضبوط لہجے میں بولا۔ یہ ہنسی مذاق ' غیرہ سنجیدہ
لاپرواہہ کزان تو نہیں بیٹھا تھا وہ آنکھیں پھاڑے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھیں اور منتظر تھی
کہ اب کوئی الٹی حرکت کرے گا۔ اب کچھ غیر سنجیدہ بات کرے گا مگر وہ خاموش
ہو گیا۔ وہ ساکت ہو گئیں۔ نہیں اس نے اپنی ماں کی قسم کھائی تھی اور اس نے کبھی بھی
مذاق میں اپنی ماں کا نام استعمال نہیں کیا۔ وہ بہت محبت کرتا ہے سا کوراوا جد سے۔

"تم رشتہ ابوجی اور متشمہ کے بابا سے کیوں نہیں مانگتے؟" کزان کو اُمید تھی کہ تائی جان یہ بات ضرور کریں گی۔ غصہ تو بجد آیا اس بات پر پھر بھی صبر کا کڑوا گھونٹ پیتے اس نے تحمل سے کہا۔

"صبرینہ کا تعلق تایا ابو اور اس اولڈ مین سے نہیں آپ سے ہے۔ خالاماں جیسی ہوتی ہے اور صبرینہ کو پتا ہو تو اس کی بھی یہی خواہش ہوگی اور اس خواہش کے احترام میں آپ کے سامنے ہوں۔"

"تعلق ہے۔ ابوجی صبرینہ کے والد کے چچا ہیں اور ویسے تمہاری عمر کیا ہے لڑکے۔ یہ اچانک سے تم ہوا کیا ہے؟ اچھی بھلی زندگی گزار رہے ہو شادی کا خیال وہ بھی میری صبیا سے۔ تم تو ہمیں پسند نہیں کرتے اگر کرنی ہوتی تو کسی گوری یا اپنی ماں جیسی لاتے۔ تم تو

ہمیشہ کہا کرتے تھے دادی سے تم جاپانی لڑکی سے شادی کرو گے صبیّا تو پاکستانی ہونے کے

ساتھ میری بھانجی ہے۔۔ عالم فیملی سے اس کا تعلق ہے۔ تم سچ سچ اپنی نیت بتاؤ؟"

"شادی کر کے مار کر پھینک آؤں گا۔ اس لئے کر رہا ہوں شادی۔" کزان نے چڑ کر کہا

پھر گہرا سانس لیا۔

"آپ کو خوشی ہوگی مگر میرے اختیار میں نہیں تھا۔ ٹھیک کہہ رہی تھی میں نے جاپان

جا کر اپنی خالا کی بیٹی سے شادی کر لینی تھی لیکن روکی۔۔۔ روکی نے مجھے قابو کر لیا

ہے۔ میں واقعی اس کے لئے سنجیدہ ہوں۔ میں اسے یہاں بھی نہیں رکھوں گا اگر آپ

سمجھ رہی کہ میرا کمرہ شروع ہونے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے کہاں رکھوں گا اسے تو اس کا

بھی انتظام کر لیا ہے۔ اب آپ بتائیں؟" خالا دنگ ہو کر اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو کہ

کوئی اور ہی معلوم ہو رہا تھا۔ یہ کزان سا کورا تو نہیں ہو سکتا۔ وہ اتنی الجھن میں مبتلا

ہو گئیں۔ سمجھ ہی نہیں آیا کیا کہے اس لڑکے کو۔

"کیف یہ تم کہاں اپنا سر مار کر آئے ہو۔"

"ٹھیک ہے بات کر لیتے ہیں لیکن اب آپ کو وعدہ کرنا ہو گا کہ ووٹ میرا ہی ہونا

چاہیے۔"

"جتنے عزت اور احترام سے تم نے مجھ سے مانگا ہے صبیحا رشتہ ایسے ہی ابو جی اور منتمہ

کے بابا سے بات کرو گے تو میرا وعدہ ہے فیصلہ تمہارے حق میں ہو گا مگر مجھے صبیحا سے

بات کرنی ہو گی۔ اس کی رضامندی کے بغیر میں تمہیں کوئی اُمید نہیں دے سکتی۔"

کزان نے سر ہلایا۔ وہ صبرینہ کی طرف سے مطمئن تھا مگر ادا جان اور تایا ابو کو ڈیل کرنا

اُف۔۔۔۔ دیکھ لیتے یہ بھی کر کے کزان سا کورا

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" صبرینہ کو لڈپیک منہ پہ رکھے متشمہ کو دیکھ رہی تھی جو نارنجی

فراک میں ملبوس بالوں کو سمرو یوز دیے آنکھوں میں مسکارا لگا رہی تھی۔ صبرینہ نے

سفید رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جس پہ بڑے بڑے گلاب کے پھول بنے ہوئے

تھے۔ ہیر سٹائل اور میک اپ البتہ نہیں کیا ہوا تھا۔ طبیعت عجیب سی تھی بار بار واش روم

جانا پڑ رہا تھا۔ صبح میٹنگ میں دو بار اسے مسئلہ ہوا حالانکہ وہ اتنا پانی نہیں پی کر گئی پھر بھی

معاملہ کیا تھا سمجھ سے باہر۔ شام تک سو جن کم ہو گئی تھی۔ کافی لیکن چہرہ زرا سُرخ

ہو گیا۔ خالانے تو دیسی ٹوٹکے استعمال کر کے اسے الرجی کی دوائی دی وہ سو گئی تھی تین

گھنٹے تو متشمہ نے اٹھایا کہ انھیں کہی جانا ہے۔ سوتی جاگتی کیفیت میں صبرینہ فریش ہو کر

متشمہ کے دیے ہوئے کپڑے میں موجود اب اپنے چہرے کی بھی سُرخی کم ہو رہی تھی۔

"یار ایسا لگا کہ میرا بلیڈر پھٹنے کے قریب ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی میں نے اتنا پانی بھی

نہیں پیا۔ کیا اس وجہ سے سویکنگ ہو رہی ہے یا جودوائی کھائی ہے اس کا اثر ہوا ہوگا۔"

"تمہیں لازمی دعا کا کھانا سوٹ نہیں کیا ورنہ تم بالکل ٹھیک تھی۔ ہو جاتی ہیں ایسی

الرجیز۔ اب امی نے تمہیں پیسٹ لگایا تھا دیکھو کتنی جلدی سو جن کم ہوئی ہے۔ اب

جلدی کرو بال بنا و جینا کی برتھ ڈے ہے۔ وہاں جانا ہے۔" صبرینہ چونک گئیں۔

"مگر جہاں تک مجھے پتا ہے جینا کی سالگرہ ستمبر میں ہوتی ہے۔ ابھی تو چار مہینے ہیں تو یہ

کونسا برتھ ڈے۔۔۔۔"

"او جلدی میں منہ سے نکل گیا۔ ڈیشا کی برتھ ڈے ہے تو بہ سیف کی وجہ سے بہت سی

چیزیں بھولنے لگی ہیں۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔ صبح سے بیچاری اپ سیٹ تھی پھر بھی

دیکھو کیسے اس کا خیال رکھ رہی ہے۔ صبرینہ نے تولیہ بالوں سے ہٹا کر اپنے گیلے الجھے

بالوں میں ہاتھ مارے۔ سو بھی گئی تھی پھر بھی عجیب سی تھکن۔ لگتا ہے اس کزان کی ماضی کا کچھ زیادہ ہی سٹریس کا اثر ہے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ بالوں کو پیچی ویوز دے کر خالی مسکارا اور گلوں لگائے وہ اپنا پرس اٹھا کر نیچے آئی۔ متشمہ جو ماں کے ساتھ کچن میں بات کر رہی تھی ایک دم چپ ہو گئی۔ صبرینہ نے چونک کر انھیں دیکھا۔

"تیار ہو گئی میری بیٹی ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔" صبرینہ ہولے سے مسکرائی۔

"یہ کیا ایسا تھو بڑا لیکر جاو گی؟ میک اپ کیوں نہیں کیا۔"

"پتا نہیں ہمت نہیں ہو رہی تھو۔۔۔ تھکی تھکی سی لگ رہی ہوں۔ ٹھیک ہے۔ میک اپ سے کوئی ری ایکشن ہی نہ ہو جائے ابھی تو پتا نہیں ہے کہ کیوں سو جن ہوئی ہے۔"

"اگر طبیعت نہیں ٹھیک تو مت جاو میری جان۔"

"نہیں اب دوست کی بیٹی کی سا لگرہ ہے تو جانا تو پڑے گا۔ چلو صبو۔" متشمہ تیزی سے بولی۔

"رات کو نوبے آجانا۔ فکر ہی لگی رہتی ہے دونوں کی۔"

"لو ابھی گئے نہیں ہوتے اور انھیں واپسی کی پہلے ہی فکر ہوتی ہے۔ چلو محترمہ اس سے

پہلے وہاں پہنچتے ہی ان کا فون آجائے۔" وہ دونوں چلی گئیں اس کے دوسری طرف

گاڑی میں متشمہ کے پاپا اور ادا جان گھر کی طرف آئے۔ گھر کے اندر داخل ہوئے تو وہ اپنی

بیگم کو دیکھنے لگے کہ کیا بات ہے اتنی ایمر جینسی میں کیوں بلایا ہے۔ آج ادا جان آفس

گئے تھے کوئی ضرور کاغذ سائن کرنے تو وہ اپنے بڑے بیٹے آذان کے ساتھ تھے۔

"وہ کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ دونوں سے۔۔۔"

"سب خیریت تو ہے نا بہو؟ کہی بات اس لڑکے کی تو نہیں ہے۔" ادا جان چلتے ہوئے
صوفی پہ بیٹھے۔

"جی۔"

"اب کیا کیا کیف نے؟" متشمہ کے بابا نے پوچھا۔

"شادی کرنا چاہتا ہے۔"

"اس میں کونسی نئی بات ہے وہ تو کہتا رہتا ہے۔ تم نے کیوں سنجیدہ لے لیا۔ وہی جا پانی

لڑکی لانے کی بات کی تو تم ڈر گئی۔"

"نہیں وہ۔۔۔" انھوں نے پانی کا گلاس دونوں کو دیا پھر صوفی پہ بیٹھی۔

"نہیں وہ جا پانی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا مجھے بھی جھٹکا لگا ہے مگر وہ بچہ سنجیدہ ہے

۔۔۔ آپ اس کی بات سنیے گا۔" انھیں سمجھ نہیں آئی کیا بات کرتی سسر اور شوہر سے۔

"لیکن کس سے بات کی جو گھبرا گئی ہو بہو؟"

"صبرینہ احمد سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" کزان اسی لمحے لاونچ میں آیا اور ان کے

سروں پہ بم گرایا۔ گرے ریڈ جینز' نیوی بلیو پولو شرٹ میں وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا مگر

اس کی بات انھیں سنجیدہ نہیں لگی۔

"کیا؟" ادا جان اسے دیکھتے رہ گئے۔

بیس منٹ بعد۔

"ہوں۔۔ تو تم صبرینہ بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو وجہ جان سکتا ہوں میں؟" ادا جان

نے سامنے بیٹھے اسے دیکھا جو ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بے زاری سے دائیں ٹانگ ہلاتا' ان کو

جواب دینے کے بالکل موڈ میں نہیں لگ رہا تھا مگر مجبوری کے ناتے بول پڑا۔

"ساری زندگی اس کے ساتھ رنگارنگ روزز کھیلنا چاہتا ہوں یہی وجہ ہے۔"

"کیف!" تائی جان نے اسے ٹوکا۔ متشمہ کے بابا بھی حیرت سے اپنی بیگم کو دیکھ کر اشارہ

کر رہے تھے۔ یہ کیا چکر ہے۔ اسے کیا ہوا ہے؟ وہ کیا کہہ سکتی تھیں۔

"بچی ابھی معصوم ہے۔ مجھے نہیں لگتا تمہارے جیسے مزاج کے آدمی کو وہ برداشت

کر سکتی ہے۔ اوپر سے رکھو گے اسے کہاں؟ کھلاو گے اسے کیا؟" کزان نے تائی جان کو

دیکھا مٹھیاں بھیجنے خود کو کنٹرول کیا پھر مسکرا کر بولا۔

"کیوں جیسے نگار عالم نے آپ کو رکھا ویسے ہی مجھے صبرینہ رکھ لے گی۔ میں اپنے دادا کی

مثال قائم کروں گا۔ بیوی کی کمائی کھاؤں گا۔" داڑھی پہ ہاتھ پھیرتا اس کی آنکھیں

چمک سی رہی تھیں۔

"کیف تم اپنی لمٹس کر اس کر رہے ہو۔" اب تیا جان نے تیزی سے ٹوکا۔

"میں نے تو حقیقت بتائی ہے اور معصوم لوگ برداشت کر لیتے ہیں جلاد شخصیت کو۔

کیوں آپ نے نہیں کیا نگار عالم کو؟"

"کیف تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تم سے کہا تھا نا کہ ابوجی سے ویسے ہی بات کرو گے جیسے مجھ

سے کی تھی۔" تائی نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ ادا جان اسے

گھورتے رہے بولے کچھ نہیں۔

"کیف واجد میں جانتا ہوں تم صرف محض عقل کی شادی نہیں ہونے دینا نہیں چاہتے

اس لئے تم نے یہ بات کی ورنہ تمہیں بچی میں کیا دلچسپی؟ تمہیں وہ اتنی اچھی لگتی تو

تمہاری حرکتوں اور انداز سے بہو یا میں بھانپ لیتے یا شما کو خبر ہوتی تو وہ ہمیں بتا دیتی۔ کل

ہی میں نے بات کی اور آج تم میدان میں آ گئے۔" کزان کے اپنے گٹھنے پہ موجود ہاتھ کی

گرفت سخت ہو گئی۔ انھیں دیکھتا رہا خاموشی سے جواب میں کچھ نہیں بولا۔

"پھولوں سے عشق ہے اسے۔" وہ رکا۔

"خط لکھنے کی عادت ہے اسے۔۔۔۔۔ وہ بھی روزانہ۔" وہ ٹرانس میں بولا۔

"تکلیف ہوتی ہے یا روتی ہے تو چھپ کر کہی گھس جاتی ہے کہ کوئی اس روتی دھوتی لڑکی نہ سمجھے۔"

"اپیل پائی اس کی پسندیدہ سویٹ ڈش ہے۔"

"اس کی ہینڈ رائیٹنگ بالکل ٹیڑھی میٹر ہی سی ہے جیسے مونٹسیری بچے کی ہوتی ہے۔"

"حساس طبیعت کی ہے۔"

"سوشی اسے زہر لگتی ہے۔"

"بائیک چلانے کا اسے بجد شوق ہے۔"

"سنسٹیٹ کی دیوانی اور اندھیرے سے گھبرا جانے والی۔"

"بوٹنی پڑھنا چاہتی ہے۔"

"اپنی دکان کھولنا چاہتی ہے اور ہر بزرگ کو روزانہ پھول دینا چاہتی ہے۔"

"ہر غمگیں شخص کے چہرے پہ مسکراہٹ لانا وہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔"

"صبرینہ احمد۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر کہی اور ہی چلا گیا تھا۔"

"رنگوں سے عشق ہے۔ بادام شوق سے کھاتی ہے۔ انار کا جو سبب بہت پیتی ہے خاص کر

جب اسے غصہ آیا ہو لیکن جب آگ بگولہ ہو تو پوری کی پوری پیپسی کی بوتل ختم کر لے

گی اپنا غم ہلکے کرنے کے لئے۔"

"آپ لوگوں سے محبت اور احترام کرنے والی۔ اسے بچد بُرا لگتا ہے جب آپ لوگوں کو

میں یا کوئی اور بُرا بھلا کہے۔"

"لوئیل! فیتھفل اور معصوم صبرینہ احمد کے بارے میں کیا عقیل عالم کچھ جانتا بھی

ہے۔" ایک دم اس کے تاثرات ایک دم سخت ہو گئے۔ ادا جان! تیا اور تائی بس

آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ کزان سا کورا کی لازمی یادداشت چلی گئی۔

"نہیں میرا غم اور صبرینہ احمد کا غم ایک ہی ہے۔ میرے علاوہ اسے کوئی نہیں سمجھ

سکتا۔ میں اپنی ماں اور باپ کی طرف سے آیا ہوں۔ واجد عالم اور سا کورا واجد آپ کے

سامنے بیٹھے ہیں اور آپ سے کچھ مانگ رہے ہیں جہاں عالم۔ ان کی زندگی میں انھیں کچھ

نہ دے سکے مگر۔۔۔" کزان نے اپنے پینٹ کی جیب سے چھوٹی سی تصویر اپنے ماں باپ

کی نکالی اور ٹیبل پہ رکھی اور مزید کچھ کہے بغیر چل پڑا۔ ادا جان ساکت سامنے اپنے بیٹے

اور بہو کی تصویر دیکھ رہے تھے۔ ایک دم ان کے ہاتھ کانپنے لگے۔

وہ لوگ بلیک کے گولف ایر یا پنچے۔ صبرینہ خاموشی سے دیکھی جا رہی تھی مگر بولی کچھ نہیں۔ متشمہ کو دیکھ رہی تھی جو خود اپنی سوچ میں گم تھی۔ پتا نہیں نکل نہیں رہے تھے شاید وہ ادھر آنا نہیں چاہتی تھی۔ اس لئے اتنی دیر سے رُکے ہوئے تھے۔

"تم یہاں پہلے بھی آئی ہو؟" صبرینہ کے کہنے پر متشمہ نے ایک دم چونک کر دیکھا۔

"ہاں؟"

"یہاں پر کبھی آئی ہو؟"

"ہاں دوبار۔۔۔ تم نے پوچھا نہیں کہ ہم اُترے نہیں؟"

"نہیں مجھے لگا ہم کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔"

"ہاں وہ میں نے کزان سے گفٹ منگوایا ہے۔ آئے گا تب ہی اندر جائے گا۔ تم ایک کام

کرو تم جاؤ نا۔۔۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"نہیں تمہارے ساتھ چلی جاؤں گی۔ سیف بھائی سے آج بات ہوئی؟ آج کل تم لوگوں نے جانے کا کہی پلان نہیں بنایا۔" صبرینہ نہیں چاہتی تھی بلیک سر کی سوچ اس پہ حاوی ہوئی اس لئے موڈ ہلکے کرنے کے لئے بولی۔

"ارے تمہیں نہیں پتا آج میرے میاں آرہے ہیں اس لئے تیار ہوئی ہوں اتنا۔" صبرینہ نے حیرت سے دیکھا پھر سر ہلایا۔ شاید یہاں پہ پارٹی ہونے کی وجہ سے تشوئے لازمی بلایا انھیں۔

"اچھا جاؤ نا۔۔۔ میں آرہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے بھئی۔" صبرینہ نے چونک کر گاڑی سے اُتری اور کلب میں داخل ہوئی۔ ایک دوستاف نظر آئے لیکن کسٹمر کے لئے رات کو بند ہو جاتا تھا۔ اس لئے لوگ نہیں تھے۔ وہ ریسپشنسٹ کی طرف آئی اور پوچھا کہ پارٹی کس طرف ہے۔ اس نے اشارہ کیا

دائیں جانب وی ای پی سیکشن میں۔ صبرینہ سر ہلا کر چلتے ہوئے اس طرف گئی۔ وہاں پہنچی تو دیکھا سب تھے لیکن یہ کیا۔ پھولوں سے سچی تھیم۔ سب بائیکرز مختلف پیسل رنگ کے سوٹ اور ٹائی اس کی پسندیدہ پھولوں کی پہنی ہوئی تھی۔ آگے بڑھی تو دیکھا سامنے لکھا ہوا تھا۔ 'صبرینہ فلاور پارٹی' وہ وہی ساکت کھڑی جب سب بائیکرز کی اس پہ نظر پڑی۔ ہاک بلیو پیسل پینٹ کوٹ اور فلورل ٹائی میں چلتے ہوئے آیا۔

"ہیپی برتھ ڈے کڈو۔" ہاک نے اسے سورج مکھی کی پھول دیے۔ جوش اس کے پیچھے چلتا ہوا آیا۔ اس کے بعد گرلر پھر بلیک سب نے اسے مختلف پھول دیے پھر ویش کیا۔

صبرینہ کی پوری آنکھیں نم ہو گئیں۔

"اس سب کی کیا ضرورت تھی۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی۔ سنیک بیچ سوٹ اور وائٹ فلورل ٹائی میں ہینڈ سم لگ رہا تھا البتہ اس نے کوٹ اتارا ہوا تھا۔ صبرینہ نے دیکھا تو اسے گھورا۔

"اب تو تم نے کوئی الٹی حرکت تو نہیں کی؟" سنیک ہنس پڑا۔

"اینا۔۔۔" اس نے اپنا فولڈ ڈ بازو سے وہ جگہ دکھائی جہاں سے وہ ٹیڈوریمو کر چکا تھا۔

"اب خوش ہو؟" صبرینہ ایک دم حیرت سے دیکھنے لگی پھر ایک دم خوش ہو کر بولی۔

"تھینک یو سو مچ ڈینیل تھینک یو سو مچ یہ بات میرے لئے بہت معنی رکھتی ہے۔"

"اینا سٹاپ تم مجھے چھالانگ لگانے کو بھی کہو گی تو بھی وہ لگالوں گا یہ نام ہٹانا کونسی بڑی

بات ہے۔ یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے؟"

"وہ صبح سے ہوئی تھی سوئیگ اب ٹھیک ہوں؟" جینا چلتے ہوئے آئی۔ سیلو لیس نیلی

پیسٹل فلورل فراک میں وہ اٹالین بیوٹی صبرینہ سے ملی۔

"برتھ ڈے گرل آو وہ تشو کہاں ہے؟"

"پتا نہیں کہاں رہ گئی مجھے لگا اب تو سر پرائیز دیا ہے تو آجائے گی۔" پارٹی کی دوران متشمہ

آگئی لیکن کزان پتا نہیں کہاں رہ گیا تھا وہ آئے گا بھی یا نہیں؟ وہ اندر کا جو س پی رہی تھی

تو اس نے متشمہ سے پوچھا کہ کزان آئے گا کہ نہیں؟ متشمہ جولا ئیم ٹارٹ کھا رہی تھی

بولی۔

"پتا نہیں تم چھوڑو انجوائی کرو۔ میں زرا دیکھ آؤں کیک آڈر کیا تھا آیا ہے کہ نہیں۔"

صبرینہ نے سر ہلایا تو وہ چل پڑی اس نے دیکھا بلیک سامنے ٹیبل پہ بیٹھا جام شیریں پی رہا

تھا۔ بلیک سوٹ اور بلیک فلورل ٹائی میں وہ ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہاک بیٹھا

تھا۔ وہ شیمپین پی رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے ان کی طرف آئی۔

"میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔" بلیک نے سر اٹھایا۔

"کیسی بات کر رہی ہو گرل آجاو۔" وہ دوسری سمت بیٹھی۔

"آپ لوگوں کا ایک بار شکریہ اس سب کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"

"اچھا کزان کے ساتھ منالو برتھ ڈے ہمارے ساتھ اتنا تکلف سٹاپ اٹ کڈو ہم غیر

تھوڑی ہی ہیں۔" ہاک مسکرا کر اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔

"تم خوش تو ہوئی ہو نابس باقی چیزیں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔" بلیک نے ہاتھ

مکھی مارنے کے انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی آپ سب نے جو کیا بہت زیادہ ہے۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا میری وجہ سے خطرناک بانیکرز کے گروہ نے فلورل ٹائیز اور پیسٹل سوٹ پہن لیا اور سنیک سنیک کے ٹیو بھی ریمو کر دیا۔" وہ ہنس کر جو سہیتے بولی۔ بلیک ہولے سے مسکرایا لیکن آنکھیں سنیک کے لئے اداس سی ہو گئیں۔

"ڈر گیا تھا تمہاری دھمکی سے۔ اس لئے ورنہ لااراپورے گروپ میں سب سے زیادہ ضدی ہے۔ کسی کی باپ کی نہیں سنتا۔" ہاک نے بھی تائید میں سر ہلایا۔ صبرینہ خاموش رہی پھر کچھ سوچ کر بولی۔

"آپ کو لگتا ہے اس طرح کا لڑکا مجھے بُری طرح توڑ سکتا ہے؟" ہاک ایک دم چونک گیا۔

"کس کی بات کر رہی ہو کڈو؟"

"کزان کی۔" بلیک نے ایک دم بھنویں اوپر کرتے ہاک کو دیکھا مگر ہاک کا چہرہ بالکل سنیچرہ لیکن اس کی آنکھوں میں نرمی تھیں۔

"سچ سناچا ہتی ہو یا جھوٹ؟"

"یہ پی کر تو آپ سچ ہی بولیں گے۔ آپ میرا شربت کیوں نہیں پینے کی کوشش کرتے۔" ہاک مسکرا اٹھا۔

"ایک بات بتاؤ کڈو تمھیں میرے سے ڈر نہیں لگتا؟"

"آپ تو ٹیڈی بیر ہیں آپ سے بھلا کسے ڈر لگے گا۔" بلیک ہنس پڑا۔ ہاک بھی سرتاسف سے ہلا کر ہولے سے ہنس پڑا۔

"ڈرنا چاہیے بلکہ ہم سب سے اور ہم جیسے بندوں سے دور رہنے کی سخت سے سخت دھمکی دی جاتی ہے تمہیں تشو نے اب تک خبردار نہیں کیا۔ ہم بالکل بھی اچھے لڑکے نہیں ہیں۔" اس سے پہلے وہ بولتی ہاک نے بات جاری رکھی۔

"اور اس میں سب سے بدتر مثال کزان سا کورا اور سنیک کی ہے اور اگر میں تمہارا بڑا بھائی بن کر سوچوں تو میرے دل میں یہی خواہش جاگتی ہے کہ تمہیں ہم جیسے اور خاص کر سنیک اور کزان سے دور رکھنے کے لئے ان دونوں کو قید کردوں یا پھر تمہیں ان سے دور رکھوں تاکہ وہ دونوں نقصان نہ پہنچائیں۔ کڈو تم نے اس کا ایک چہرہ دیکھا ہے۔"

"مگر جب تمہاری بات آتی ہے تو۔۔۔" ہاک نے سیٹی بجاتے ہوئے بھاری سکوٹش لہجے میں کہا۔

.He's a damn softie

صبرینہ ہنس پڑی۔

"لیکن وہ مانے گا کبھی نہیں۔ ایک سکیئنڈ یہ جینا کیوں اشارہ کر رہی ہے۔" ہاک چلا گیا تو

اسی لمحے گفٹ پکڑے چار کول گرے سوٹ میں سیف آیا۔

"صبرینہ!" صبرینہ نے سر اٹھایا اور اٹھ کر ان کی طرف گئی۔

"السلام وعلیکم سیف بھائی۔"

"پپی برتھ ڈے۔ اچھی لگ رہی ہو گڑیا۔ یہ لو۔۔۔"

"تھینک یو سیف بھائی۔"

"میری خوبصورت سی بیگم کہاں ہے صبرینہ؟" سیف نے صبرینہ کو گفٹ دیتے ہوئے

ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے متشمہ کو تلاش کرنا چاہا مگر وہ کہی نظر نہیں آرہی تھی تو

صبرینہ سے پوچھا۔

"سیف بھائی وہ کیک کا پتا کرنے گئی ہے۔ آتی ہوگی۔" وہ جیسے بلیک کی طرف دیکھ کر اس کا چہرے کے تاثرات جانچتی ایک دم سیف نے جب بلیک کو پکارا تو اس کا دل ایک لمحے کے لئے رُک سا گیا۔

"بلیک! کیسے ہو یا۔ اتنے دنوں بعد نظر آئے ہو۔" بلیک شربت کا چوٹھا گلاس پی رہا تھا' ایک دم سیف کے بلانے اور اس کی سیٹ کی طرف آنے پہ بے اختیار اٹھا۔

"سیف۔" گھمبیر لہجے میں بولتا وہ ہولے سے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملا کر ملا۔ صبرینہ سے اتنی نار ملیٹی اور ایکسپیننس ہضم کرنا مشکل ہو گیا۔

"نائیس کوٹ اور ٹائی۔ یہ ضرور میری بیگم کی حرکت ہوگی۔ ایسی تھیم وہی رکھ سکتی ہے۔" بلیک نے سر ہلایا۔

"صبرینہ گرل کے لئے کچھ بھی۔" اس نے صبرینہ کی طرف دیکھا 'صبرینہ تیزی سے مسکرائی۔ سیف ہنس پڑا۔

"کزان کہاں ہے؟ مجھے دیکھنا اس کا حلیہ۔" اس سے پہلے بلیک جواب دیتا۔ متشمہ اس طرف آئی۔ اس نے سیف کو دیکھا تو اس طرف گھورنے لگی۔ سیف کی نظر اس پہ پڑ گئی۔

"او لگتا ہے مجھے بیگم سے مار پڑنے لگی ہے۔ دیر سے جو آیا ہوں۔ ایک سیکنڈ۔" وہ چل کر متشمہ کی طرف گیا۔ بلیک نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ خاموشی سے دوبارہ کرسی پہ بیٹھ گیا اور

جگ اٹھا کر گلاس میں مزید جو س ڈال کر پینے لگا۔ اس پیچھے سے سیف کی آواز سنائی دی۔

"سوری سویٹ ہارٹ۔"

"بلیک۔" ہاک نے اسے پکارا۔ بلیک مڑ کر دیکھنے لگا تو سیف منٹمہ کے گال پہ پیار کرتا پیچھے ہوا۔ منٹمہ مسکرائی۔ بلیک نے نظریں پھیر دیں اور سر ہلا کر اٹھا۔ صبرینہ ساکت کھڑی بس بلیک کو دیکھے جارہی تھی۔ ایک دم بلیک جانے لگا کہ صبرینہ نے روک دیا۔

"بلیک سر؟" بلیک نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"مجھے اپنی بہن مانتے ہیں؟" بلیک نے نا سمجھی سے دیکھ کر اس طرف آیا۔

"ہاں۔۔۔ یہ کیسی بات کر رہی ہو؟ کچھ پوچھنا ہے۔" اس سے پہلے صبرینہ کچھ کہتی ایک خوبصورت سی لمبی بلونڈ بالوں والی لڑکی نے بلیک کے کمر کے گرد بازو پھیلائے اور بلیک کو پیار کیا۔ صبرینہ کی آنکھیں ایک دم پھیل گئیں۔

"ہے بے بی۔ سوری لیٹ ہو گئی میں۔" صبرینہ کو سمجھ نہیں آئی کیا بلیک سر کی بھی زندگی میں کوئی ہے۔ بلیک کو صبرینہ کے سامنے اس طرح بلیر کا بے باک ہونا اچھا نہیں لگا۔ اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ گلا کنکھارتے ہوئے بولا۔

"بلیر کنٹرول۔۔۔ یہ ہے گرل۔" بلیر نے صبرینہ کو دیکھا۔ صبرینہ نے اسے سرتاپا دیکھا۔ پتا نہیں کیوں صبرینہ کو اچھی نہیں لگی۔ عجیب بات تھی اس لڑکی سے پہلی ملاقات ہوئی اور نہ ہی بات کی پھر بھی صبرینہ کو نہیں پسند آئی۔

"او تو تم ہو میری بندے کی منہ بھولی بہن ہو۔ تم تو بہت پیاری ہو ویسے۔۔۔۔" بلیر آگے بڑھ کر صبرینہ سے ملی وہ ضرورت سے زیادہ لمبی تھی اس لئے وہ بہت زیادہ جھک کر ملی تھی۔

"تھینک یو۔۔۔ بلیک سر نے بتایا نہیں کہ آپ ان کی گرل فرینڈ ہیں؟"

"او ایری ڈار لنگ خود بھول جاتا ہے کہ میں اس کی لو آف لائف ہوں۔۔۔ مجھے ہی یاد دلانا پڑتا ہے۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔ اس نے متشتمہ کو دیکھا جو سیف کو باقیوں سے ملارہی تھی اس کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔ اُف صبرینہ دونوں آگے بڑھ گئے ہیں پھر بھی تمہیں کوئی تکلیف ہو رہی ہے۔ خود کو کوستے ہوئے وہ جانے لگی تو بلیک نے روکا۔

"گرل تم مجھے کچھ کہنے والی تھی؟" صبرینہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بس کزان کا پوچھنا تھا وہ ابھی تک نہیں آئی۔" بلیک سمجھ گیا بات اور تھی صبرینہ نے ارادہ بدل دیا۔ وہ گفٹ رکھنے لگی اس نے دیکھا جینا اس طرف آئی۔

"او تمہیں کسی سے ملانا ہے؟"

"کون؟"

"ٹارٹ ریڈر۔ پتا تو چلے فیوچر میں کیا ہوگا۔" سنیک جو سامنے والے ٹیبل میں بیٹھا تھا اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ صبرینہ ہنسی۔

"سوری جینا میں ان باتوں پہ بلیو نہیں کرتی۔" جینا نے پاوٹ کیا۔

"او کم آن چلو بھی فن کے لئے ہی۔" صبرینہ کو سمجھ نہیں آئی کیسے منع کرے۔

"میں آتی ہوں۔ بس کزان کا کال کر لوں۔"

"جلدی آنا ساشا۔۔۔" اس نے گرلر کی گرل فرینڈ کو بلایا۔

"تم چیک کیوں نہیں کر لیتی؟" سنیک کی بات پہ صبرینہ جو کزان کو کال ملارہی تھی ایک

دم مڑی۔

"کیا؟"

"وہی ٹارٹ کارڈ والی سے اپنی قسمت کا حال۔" صبرینہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"توبہ سنیک تم بھی۔ میں ایسی چیزوں پہ یقین نہیں کرتی۔"

"مگر ٹرائی کرنے میں کیا حرج ہے۔"

"یقین نہیں کرتی تو آزما کے کیا دیکھنا۔" سنیک سمجھ گیا وہ نہیں مانے گی۔ وہ اس عورت

کے پاس گیا جو چالیس سال کی عمر کے قریب تھی۔ چپسی خاتون نے اسے دیکھا تو

مسکرائی۔

"آو عاشق تم جیسے انسان کی منتظر تھی۔" سنیک جیب میں ہاتھ ڈالے اسے دیکھتا رہا پھر

بولا۔

"اگر مجھے وہ سامنے والی لڑکی کا کارڈ پڑھنا چاہوں تو پڑھ سکتا ہوں۔" اس عورت نے

اپنی گہری کاجل سی بھری آنکھوں سے صبرینہ کو دیکھا جو کزان کو کال ملاتے ہوئے بے

چین لگ رہی تھی۔

"ہوں مگر تب جب وہ کارڈ خود آکر اٹھائے یا اس کا لکی نمبر کا پتا چلے۔ تم اپنا کیوں نہیں اٹھاتے۔" سنیک نے نا سمجھی سے ایک کارڈ پہ ہاتھ رکھا۔ اس عورت نے سر ہلایا اور پڑھا۔

"قربانی۔" سنیک نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"دوسرا اٹھاؤ۔" سنیک نے اٹھایا۔

"برسات۔" سنیک بڑے غور سے عورت کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ ایک اور۔ سنیک کو

لگا اب یہ اس کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ اٹھا کر وہ رکھا۔

"انصاف۔"

"اب کوئی اور بھی اٹھانا ہے؟" وہ عورت دیکھ رہی تھی اس کو دیکھ کر مسکرائی۔

"خاصے جلد باز ہو۔ تم ایک کام کرو اس لڑکی کو بلاؤ۔ اس کا پڑھ لو گے تو شاید تسلی میں آجاو گے۔" سنیک چلتے ہوئے صبرینہ کے پاس آیا وہ تب بھی نہ مانی۔ تنگ آکر سنیک نے اس سے لکی نمبر پوچھ لیا۔ صبرینہ نے بتا دیا۔

"تم میرے بارے میں ویسے کیا جاننا چاہے ہو۔"

"بتاؤں گاڑ کوں۔" وہ تیزی سے اس کے پاس گیا۔ اسی لمحے کزان آگیا۔ اولیو گرین

پینٹ کوٹ اور ڈارک فلورل ٹائی میں وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا۔

"اس نے اپنا لکی نمبر آٹھ بتایا ہے۔" سنیک نے اس عورت سے کہا۔

"وہ خود کیوں نہیں آکر بتاتی؟" سنیک نے کندھے اچکائے۔

"بتایا تو ہے نہیں یقین کرتی شاید موڈ بھی نہ ہو۔"

"کرتے تو تم بھی نہیں ہو پھر کیوں آگئے؟ اور تم اس کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو؟" وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اسے محبت کرتا ہے اور اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ اس کی خاموشی پر وہ عورت سمجھ گئی سر ہلا کر اس نے کارڈ اٹھایا اور دیکھا تو اس کے ماتھے پہ بل آگئے پھر اس نے سنیک کو دیکھا۔

"بادامی شپ سے بھری کالی آنکھیں اگر اس کی نظروں سے ہمیشہ کے لئے او جھل ہو گئیں۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی سنیک ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ یہ بادامی شپ سے بھری کالی آنکھیں کس کی تھیں؟ ایک دم تیزی سے مڑ کر اس نے کزان کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں وہ بلیک سے مل رہا تھا۔ صبرینہ بھی چلتے ہوئے اس کی طرف گئی۔ بھاگتے ہوئے بیتابی سے۔ جیسے کسی سے ملنے میں اس کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بس تھا انتظار تو کزان کا۔

"تو وہ مر جائے گی۔" اب اس عورت نے سنیک پہ بم پھوڑا تھا۔

"میں نے بولا تھا تمہاری بہن کو میں کزان کی منگیتر ہوں۔"

"تمہیں اسے کچھ نہیں کہو گے۔"

"کزان میرا دوست ہے۔ وہ سپیشل ہے میرے لئے۔"

"رو کی اگر تم نے خود کو کچھ کیا تو میں اپنی جان لے لوں گا۔" تو یہ معاملہ تھا!!!

صبرینہ اس کے چارم میں اس لئے نہیں آتی تھی کیونکہ اسے کزان سے محبت تھی۔ وہ جو

اس دن روئے جا رہی تھی کزان کا ماضی جان کر۔ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہی تھی۔ وہ چپ

لگ جانا۔ وہ بے جان ہوتی آنکھیں۔ وہ ضدی بچوں کی طرح کزان کے ساتھ چپکنا۔

سنیک کو لگا اسے سانس نہیں آئے گی۔

"اپنا نہیں سُنو گے عاشق۔" وہ جب اُٹھنے لگا خاموشی سے تو وہ عورت بولی۔ سنیک زخمی انداز میں مسکرایا۔

"آپ نے ہی تو بتا دیا قربانی' برسات اور انصاف۔ اس میں اور کیا گہرائی نکالیں گی تو یہ تہہ ہو گیا صبرینہ احمد تم میری نہیں ہو۔" وہ تلخی سے ہنسا۔ مڑ کر دیکھا تو کزان مسکرا کر صبرینہ کی بات سُن رہا تھا۔ وہاں سے منشمہ کیک لار ہی تھی۔ کزان جو انٹ نکال کر ہونٹوں پہ رکھنے لگا تو صبرینہ نے کھینچ کر نکالا کر پھینکا۔ کزان نے اسے گھورا اور تیزی سے کچھ کہا۔

"میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔ تم جسے چاہتی ہو وہی تمہارا ہو کر رہے گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے ایسا۔ کزان سا کورا اگر تمہارے نصیب میں نہ بھی ہوا تو بھی زبردستی تمہارے

نصیب میں کزان سا کورا کو ایک ٹیٹو کی طرح مستقل نقش کروں گا۔ وعدہ ہے میرا۔"
خود سے بولتا اس کی آنکھیں دھندھلی ہو گئیں۔

وہ وی آئی پی لاونج کے دائیں جانب الگ تھلگ ایک سیڑھیاں تھی جو نیچے بسیمینٹ ایریا کی طرف جاتی تھی وہاں بیٹھا اپنے بازو کو گھورہا تھا۔ جہاں اس نے صبرینہ کو دکھایا تھا کہ وہ ٹیٹو ریمو کر چکا۔ اس جگہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اپنی جلد پہ ناخن کھروچا تو ہلکے سی کریم ہٹ کر وہ نشان دکھانے لگی جس پہ 'ایس' کا آخری حصہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنا ٹیٹو نہیں ہٹوایا تھا۔ وہ گیا تھا لیزر سے ہٹوانے۔ اس نے بہت ہمت جمع کی تھی لیکن آخری ٹائیم پہ اس کا دل لگا جیسے پھٹ جائے گا تو تھک ہار کر اس نے پروسیجر کروانے سے انکار کر دیا۔ اب کیا کرتا وہ۔ اپنا کو پتا چلتا تو وہ اپنی جان دے دیتی۔ ہٹاتا تو اس کی جان چلی جاتی۔ اسی کشمکش میں اس نے فیصلہ کیا وہ نہیں ہٹوائے گا مگر وہ اپنا سے تو کیا ہر ایک کی

نظروں سے چھپالے گا۔ اس نے ٹیٹو چھپانے والی کریم لگائی تھی اور اب ناخن سے وہ اس کی ہلکی سی جھلک اپنی زخمی نگاہوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔ یہ حقیقت۔ یہ حقیقت ہضم کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ جسے وہ چاہتا ہے۔ جس کے لئے وہ دیوانہ ہے۔ وہ کسی اور سے پیار کرتی ہے۔ وہ نہیں ملا اسے تو وہ مر جائے گی۔ بے بسی کا ایسا عالم کہ نہ رو سکتا تھا نہ کسی کو کچھ کہہ سکتا تھا۔ اس میں کزان سا کورا کا کیا قصور؟ غلطی تو اس کی تھی۔ وہ پاگل خود جان بوجھ کر اس یک طرفہ دلدل میں آگھسا جہاں سے نکلنا بیحد کھٹن اور تکلیف دے تھا لیکن نکلنا ضروری تھا ورنہ یہ دلدل اس کو اپنی لپیٹ میں لے کر نگل جائے گی۔ کیا کرے کیا نہ کرے۔ اپنا کزان سے پیار کرتی ہے وہ یہ کیوں نہ دیکھ سکا!!!! اتنی بار اس لڑکی نے اپنے عمل اور اپنے باتوں سے واضح کیا مگر وہ بیوقوف گدھا اپنی سیڑھیاں اپنا کے دل تک رسائی حاصل کرنے کے لئے بنانے میں مصروف تھا۔ وہ اسی سوچ میں گم تھا جب اسے

ہیل کی ٹک کی آواز آئی سنیک نے جلدی سے بازو کی سلیوز کو جلدی سے فولڈ کیا اور

منہ پہ جلدی جلدی ہاتھ پھیرا تاکہ اس کی آنکھوں سے نکلتے اشک جلدی صاف

ہو جائے۔ ہلکی سی جسمین کی مہک سے وہ پہچان گیا۔ اینا ہے۔ صبرینہ چل کر اس کے

ساتھ بیٹھی۔ اس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جس میں کیک کا سلائیس پڑا ہوا تھا۔ سنیک نے

مسکرا کر اسے دیکھا۔ صبرینہ بھی ہولے سے مسکرائی۔

"کدھر تھے تم؟ ہم نے کیک بھی کاٹ لیا۔ بلیک سر کہہ رہے تھے کوئی ضروری فون

ہو گا آتا ہو گا لیکن اتنی دیر ہو گئی ابھی تک نہیں آئے تو میں تمہارا حصہ بچا کر لائی ورنہ

کزان اور جوش کا ارادہ نہیں لگ رہا تھا پتا ہے نامیٹھے کے شوقین ہیں۔ تمہیں ڈھونڈتے

ڈھونڈتے کسی ویٹر نے بتایا یہاں ہو۔ کیا ہوا؟ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔" سنیک گہری

مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت لیکر آتا بولا۔

"کیا بات ہے میری لئے ایسی بے چینی؟ مجھے خوش فہمی میں مبتلا کرنے کا ارادہ ہے
میڈم۔ آ رہا تھا بس بات ابھی ختم کی ہے تو کچھ کام کے حوالے سے کسی کو ٹیکسٹ کرنے
لگا کہ تم آگئی۔" سنیک نے اس سے پلیٹ لی اور اس کے چہرے سے نظریں ہٹالیں۔
صبرینہ ہولے سے ہنسی۔

"تم باز اب بھی نہیں آو گے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا؟ تم نے میرا نام ہٹا دیا۔ مجھے
لگ رہا تھا میرا سنٹ بیکار جائے گا کیونکہ تم ہو ہی ضدی لیکن تم نے حیران کر دیا۔ تھینک
یو سنیک یہ بات میرے لئے بعد معنی رکھتی ہے۔" صبرینہ نے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھ
کر چپکتے ہوئے کہا تو سنیک کا دل اندر سے پوری طرح سسک اٹھا لیکن خود پہ قابو کرتے
ہوئے بولا۔

"بس تمہیں تنگ کرنے کے لئے اتنا ایڈ ونچر تو بنتا ہے لیکن تم تو سنجیدہ ہی ہو گئی۔ اس میں خود کو مارنے کی کیا ضرورت تھی پاگل !!! میں نے ویسے بھی کچھ دنوں بعد ہٹا دینا تھا۔" جس لہجے میں بولا تھا صاف صاف پتا چل رہا تھا کہ جھوٹ بول رہا ہے مگر صبرینہ نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے بولی۔

"اتنی تکلیف سہنا؟ اور وہ بھی کسی اور کا نام اپنے جلد پہ ہمیشہ کے لئے نقش کروانا؟؟ یہ تمہارے لئے ایڈ ونچر ہے؟" سنیک نے کیک کو پیس کھایا نہیں تو لگ رہا تھا منہ سے کچھ نکل جائے گا۔ وہ سب کچھ جو وہ اپنا کو اب ہر گز نہیں بتائے گا۔

"میں ٹیو بہت بار بدلتا ہوں اپنا اگر مجھے پسند نہیں آئے اور کیا کہہ سکتا ہوں جب ایک لڑکی میرے چارم سے متاثر نہ ہوئے تو اس کو چیلنج سمجھ کر امپریس کرنے لئے ایسی الٹی

سیدھی حرکتیں کرتا ہوں۔ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ مشکل سی مشکل لڑکیاں پگھل گئی

مگر تم سویٹ ہارٹ خاصی ڈھیٹ اور پتھر دل کی نکلی۔ ہر ادیا مجھے۔"

صبرینہ نے اس کے شریر لہجے پر آنکھیں گھمائیں۔

"توبہ تو یہ سب گیم تھی۔ مجھے تو اس دن ڈرا دیا جب تم نے کہا تم مجھ سے محبت کرتے

ہو۔ مجھے پہلے سے پتا تھا ڈینیل لارا کو محبت نہیں ہو سکتی۔" سنیک کی ایک دم مسکراہٹ

غائب ہو گئی۔

"تو تمہیں لگتا ہے مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔ میرے پاس دل نہیں ہے

کیا؟" اس کا جس طرح کا لہجہ تھا صبرینہ نے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھ کر

نجانے کیوں صبرینہ کو عجیب سی بے چینی اپنے دل میں ہوئی۔

"نہیں ہو سکتی ہے۔ تمہاری زندگی میں جو لڑکی آئے گی وہ بہت لکی ہوگی جسے تم جیسا

چاہنے والا ملے گا۔"

"اور وہ لکی گرل تم نہیں ہوگی ہیں نا؟" سنیک نے مسکرا کر ہلکے لہجے میں کہا لیکن

صبرینہ کو چُپ لگ گئی۔ سنیک کے دل میں آخر کیا چل رہا ہے۔ کیا جو پہلے سب کچھ تھا وہ

حقیقت ہے یا ابھی جو سنیک نے بولا وہ سچ ہے۔

"لکی گرل وہ ہوگی جو تمہارے نصیب میں لکھی ہوگی۔ تم اس کے ہو گے وہ تمہاری

ہوگی۔ تم اس کو دیکھ کر خود کو حیات پاو گے اس کو کھو دو گے تو فنا ہو جاو گے۔ سمجھنا مشکل

ہے کہ آخر وہ کون ہے جو ہمارا ہے!! لیکن قسمت سارے پردے ہٹا دے گی اور بتائے

گی یہ ہے تمہاری روح کا وہ ادھورا حصہ جو تمہارے آمد کے انتظار میں ادھر ادھر بھٹک

رہا تھا اور پھر جب دور وحوں کا ملاپ ہو گا تب تمہیں مکمل پن' آسودگی اور وہ یا کیا کہتے

ہیں کلاوڈنائین کا احساس بڑی شدت سے محسوس ہوگا۔ خود کو پہلے یاد دوسرے آسمان پر
نہیں ساتویں آسمان پہ پہنچانا ہے جب خوشی کی بات آئے اور میں چاہتی ہوں میرا بہت
اچھا دوست وہی محسوس کرے۔ " وہ بالکل بُت بنا صبرینہ احمد کو سُنتا جا رہا تھا۔ کیا بات
کہی تھی اس نے جسے وہ نہ چاہنے کے باوجود بھی مان گیا۔ جو کہہ رہی تھی ٹھیک رہی تھی
مگر یہ زخمی اور ضدی دل تو اندر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تو ڈینیل لارا اور ان کی ایک
طرفہ محبت کو مکمل کرنے کی کوشش یہی جا کر ختم ہوتی ہے۔ زور سے لب دبا کر اس نے
کیک کو پیس کھایا لیکن کیک حلق کے اندر اُتارنا مشکل ہو رہا تھا۔
"میری دعا ہے ڈینیل تمہیں تمہاری وہ روح کا حصہ بہت جلد مل جائے جو تمہیں مکمل
کرے۔ تم یہاں وہاں مت بھٹکو۔ " صبرینہ نے آہستگی سے اردو میں کہا تو سنیک نے
چونک کر دیکھا۔

"ابھی کیا کہا تم نے؟"

"کچھ نہیں۔" اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ جو تم اپنی زبان بولتی ہو لگتا ہے میرے بارے میں ضرور کچھ الٹا سیدھا بول رہی ہو۔

اب تو لازمی کلاس لوں گا۔ بہت ہو گیا۔" وہ گھورتا ہوا تیزی سے اٹھا۔ صبرینہ ایک دم

ہنسے لگی۔

"میں تمہیں دعا دے رہی تھی۔"

"ہاں بد دعا دے رہی ہو گی۔" وہ چل پڑا۔ صبرینہ سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑی۔

"سُنو۔۔۔ تو۔۔۔ میں سچ میں دعا دے رہی تھی۔"

ایک ہفتہ بعد۔

وہ اپنے کام ختم کر کے گھر جانے کے راستے میں تھی جب پیچھے سے مخصوص ہارلی کی آواز
سُنائی دی۔ مسکرا کر مڑ کر دیکھا۔ سفید ٹی شرٹ جس کے آگے سن فلاور کا پرنٹ بنا ہوا تھا
اس کے ساتھ بلیو جینز میں موجود کزان سن گلاس اُتارتا بایک اس کے قریب روک
دی۔ روکی کی دی گئے ڈیر پہ اس نے یہ شرٹ پہنی تھی۔

"کیسا رہا دن مسٹر ہافو کا؟" کزان د لشکن انداز میں مسکرایا۔

"بہت سی لڑکیاں کلائینٹ آئی تھیں۔ تھینکس ٹویور ڈیر لڑکیوں کی ستائشی نگاہوں اور

جملے سُننے کے ساتھ بینک بیلنس بھی بڑھا ہے آپ کے دوست کا۔ ٹریٹ چاہیے؟" بلیک

سوٹ پینٹس اور لیونڈر سلک بلاوز میں کھلے بالوں کے اوپر سلک بنڈانا باندھے صبرینہ

کے ماتھے پہ ڈھیر سارے بل آگئے۔ تبھی یہ آدمی اتنا خوش تھا اور نہ فوراً شرٹ چینج کر لیتا

لیکن نہیں ڈھیٹ انسان نے ابھی تک پہنی ہے اسے چڑانے کے لئے۔

"سرکس کے بندر کو بھی لوگ مسکرا کر اور ہنس کر دیکھتے ہیں۔ پیسے بھی دیکھنے کے خوب

ملتے ہیں۔" کہتے ہوئے وہ جانے لگی کہ کزان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کیا۔

"مجھے کسی چیز کی بو آرہی ہے۔" وہ زرا سا سر جھکا کر چیک کرنے لگا۔

"ہاں جلن کی! تمہیں آرہی ہے؟" اس کی تمسخر اور شریر مسکراہٹ پر صبرینہ نے

اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا۔

"خوش فہمی میں رہیے گا کزان سا کورا آپ۔ مجھے بالکل فرق نہیں پڑتا آپ کو ایک لڑکی

دیکھے یاد دس ہزار۔" وہ دانت پیس کر بولتے ہوئے جانے لگی کزان نے اسے پھر پکڑ لیا۔

"میری طرف دیکھ کر کہو ہیے!" اس نے جس لہجے میں کہا صبرینہ نے گھوم کر دیکھا اور

سنجیدہ چہرہ بنا کر آنکھوں کو سکیر کر وہ بولی۔

"سہمے!!! روکی!!! بانیگ پہ بیٹھو۔۔۔۔۔" لیکن صبرینہ احمد نہیں رُکی تو کزان کو تیزی سے بانیگ گھما کر اس کے گرد چکر لگانے لگا تاکہ یہ جانہ سکے۔ صبرینہ نے اپنا پرس سنبھالا۔

"کزان راستے دیں مجھے۔" کزان نے سپیڈ بڑھادی۔

"میرے ساتھ چلو کسی کام سے لیکر جانا ہے۔"

"مجھے کہی نہیں جانا جن لڑکیوں نے آپ کا بیک بیلنس بڑھانے میں کردار نبھایا ہے۔ ان

کو لیکر جائیں۔"

"بہت ضروری ہے!!! سچی میں تب تک نہیں رُکوں گا جب تک تم میرے ساتھ نہیں

چلو گی۔"

"میں تھک گئی ہوں کزان۔ میں گھر جاؤں گی۔" لیکن کزان نے باز نہیں آیا تو صبرینہ
مجبوراً اس کے ساتھ چل پڑی۔

"تم یہ اتنی خارش کیوں کر رہی ہو؟ کوئی چیز کاٹ گئی ہے؟" صبرینہ نے چونک کر کزان
کو دیکھا۔ جو فکر مند ہو کر اس سے پوچھ رہا تھا۔ صبرینہ نے بازو جھوڑ کر کندھے
اچکائے۔

"پتا نہیں کاٹا تو نہیں مجھے چہرے اور پیروں میں بھی ہو رہی ہے۔ کوئی الرجی ہی ہو گئی
ہے۔"

"پہلے چہرہ سو جھ گیا اب خارش۔۔۔ کھاکیار ہی ہوا ایسا؟"

"وہی نارملی کزان۔۔۔ تم چھوڑو یہ بتاؤ ہم شاپنگ پہ کیوں آئے ہیں۔" وہ اس ایشن

سٹور کے ایک سٹال سے ڈریس نکالتے ہوئے دیکھ کر کزان سے مخاطب ہوئی۔

"ہاک دو ہفتے بعد جینا سے شادی کرنا چاہا ہے اور جینا کے لئے یہ سرپرائز ہے۔ اس

لئے اپنی تیاری پکڑو اور میں چاہتا ہوں تم میرے پیسے سے ڈریس خریدو۔" جہاں ہاک

کی شادی کا سُن کا صبرینہ کا چہرہ حیرت اور مسرت سے دمک اٹھا وہاں ایک دم کزان کہ

بات پہ وہ ٹھہر گئی۔

"کیا؟ کزان سا کورا پے کریں گے؟؟؟"

"اتنی مشکوک نگاہوں سے کیا دیکھ رہی ہو۔ میں نہیں بھاگوں گا۔"

"ہاک سر کی شادی میں پاکستانی کام والے کپڑے پہنوں گی؟ یہی سے تم مشکوک ثابت

ہو رہے ہو۔۔۔ سچ بتاؤ کونسا پرنک ہے؟" یہ کیا چکر تھا اگر ہاک سر شادی کر رہے

تھے تو انھوں نے اسے کیوں نہیں بتایا۔ چلو وہ ٹھیک ہے مگر کزان کا دماغ خراب ہے وہ اس طرح کے جوڑے میں ہر گز نہیں جائے گی۔

"اُف ایک تو مسئلہ کیا ہے میں کونسا تم لہنگا لینے کو کہہ رہا ہوں۔ کوئی بھی خوبصورت سا ڈریس دیکھ لو اور میں سچ میں پیمنٹ کروں گا!! چاہو تو باندھ کے رکھ لو اپنے ساتھ۔"

"پراسا بھی کیا؟ میں کوئی سمپل سا ویسٹرن ڈریس لے لوں گی۔ تم مجھے انھو کا بنانے کے چکر میں مذاق اڑاؤ گے باقی سب سے۔" کزان کا دماغ گھوم گیا اب کیسے بتائے اس لڑکی کو بہت ضروری تھا اس کا ڈریس لینا لیکن وہ سُننے کو تیار ہی نہیں تھی۔ کزان کے دماغ میں آئیڈیا آیا۔

"تمہیں اپنے قومی ڈریس پہنے میں شرم آتی ہے؟ بڑی بڑی باتیں کرتی ہو۔ ان سب ہائیکرز کو اپنے سنیکس 'ڈرنکس' گیم اور کھانوں کے ساتھ ساری سرگرمیوں سے

متعارف کروایا اب جب کپڑوں کی باری آئی تو مذاق بنے گا؟ یہ صحیح ہے۔ " صبرینہ کا منہ کھل گیا۔ یہ کہاں جا کر اس نے حملہ کیا تھا۔ کزان چہرے پہ گہری سنجیدگی لائے اسے گھور رہا تھا۔

"مسٹر ہافو مجھے بتائیں گے کہ آپ کو کب سے فرق پڑنے لگا کہ میں پاکستانی ڈریس پہنوں یا نہیں۔۔۔ اور میں نے تو موقع کے مناسبت پر یہ کہا اور نہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میرے گھر میں بہت سے سمپل اور سٹائیلش شلوار قمیض 'فراکس' وغیرہ ہیں لیکن میں اس طرح کے کام والے نہیں پہن سکتی ہے۔ میری شادی تھوڑی ہو رہی ہے؟"

کزان نے لب زور سے دبا لئے اور جاپنیز میں کہا۔

Kono josei

(This women)

"اُف ہٹیں پتا نہیں ایک تو پہلے ہی میں تھکی ہوں۔ میرا جسم ٹوٹ رہا۔ اس وقت میں بستر میں جا کر لیٹتی اور آپ کی وجہ سے میں یہاں پہ ہوں۔ دو ہفتے بعد ہے ناشادی تو ابھی چُنا بہت ضروری ہے۔"

"یہ تمہیں ہو کیا رہا ہے۔ نوٹ کر رہا ہوں۔ تم جلدی سوتی ہو اور دیر سے اُٹھتی کل رات پہ تمہیں کال کی تھی مگر تم اُٹھا نہیں رہی تھی۔"

"کب سوئی کزان!!!! ساری رات بے چینی سے رہی۔۔ کروٹ بدل بدل کر میں تھک گئی لیکن نیند عجیب سے درد کی وجہ سے آ نہیں رہی تھی۔۔ پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔ اوپر سے یہ خارش نے اور پاگل کیا دل کیا ساری جلد چیڑ دوں۔ تھک تو ایسے گئی تو بستر پہ جاؤں گی تو اب نیند آ جائے گی مگر نہیں تو ظاہر ہے لیٹ اُٹھنا وہ تو شکر ہے آج کل میری دوپہر کی شفٹ ہے۔" کزان بڑے غور سے اس کی بات سُن رہا تھا۔ گوگل سے پتا کرے یہ کیا

ہو رہا ہے اسے۔ نہیں بھی یہ وہ ڈاکٹر ہے جو ہمیشہ بُری خبر سُنا تا ہے۔ چھوٹے سے لیکر
بڑی بیماری کا ایک نتیجہ موت ہوتا اس کے پاس۔ سر زور سے جھٹکا۔ اوکاسان کی جگہ روکی
کا چہرہ سوچ کر اس کی طبیعت عجیب ہو گئی۔ اس نے صبرینہ کی طرف دیکھا جو ایک لڑکی
کو بلا کر اس سے ایک ڈریس کا دو سرارنگ پوچھ رہی تھی تو وہ سر ہلا کر اسے ایک منٹ کا
کہہ کر چل پڑی۔ صبرینہ نے دوسرے طرف نظریں پھیرتے ہوئے اسے دیکھا تو ایک
دم چونک اُٹھی۔ چلتے ہوئے اس کے پاس آئی۔
"کیا ہوا؟" کزان نے اسے دیکھا پھر پورے اس شاپ کو۔
"کیا ہوا کزان تم پیل کیوں لگ رہے ہو اب تمہیں کیا ہو گیا۔۔ کہی موسم کی وجہ سے تو
ہم سب کی طبیعت عجیب نہیں ہو رہی۔" کزان نے زور سے سر جھٹک کر مسکرایا۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔ اگر تمہیں پسند نہیں آرہا کچھ تو چلتے ہیں۔ تم لے لینا کچھ بھی کیا
فرق پڑتا ہے۔"

"اب آگئے ہیں تو دیکھ لیتے ہیں لیکن تشو نے ایک جگہ بتائی تھی کہ اس کی دوست کہہ
رہی ہے گلاسگو کے قریب ایک ٹاون ہے۔ وہاں ایک بندی نے اپنا بوتیک چھوٹا سا گھر پہ
کھولا ہے وہ پاکستانی کی جتنی بھی ڈیزائنر ہیں وہ وہاں سے منگوا کر یہاں سیل کرتی ہے۔
تشو کو اس طرح کے سٹائل پسند نہیں ہے نہ میں اتنے شوخ کپڑے اور اتنا کام ہوا پہن
سکتی ہوں تو وہاں سے دیکھ لیں اگر اتنا دل ہے کہ میں ہاک سر کی شادی پہ پہنو تو اچھا سا
پہنوں گی میں۔ آخر کو تم پے کرو گے۔" کزان ہنسا۔

"ناٹ آگ ڈیل ہاک نے کسی ضروری کام سے یہ کارڈ دیا تھا۔ میں نے کہا اچھا موقعہ
ہے۔ لوگوں سے مزید واہ واہ سمیٹنے کا۔" اس نے پینٹ کی جیب سے کارڈ نکالا اور صبرینہ

کو دکھایا۔ صبرینہ اسے دیکھتی رہی پھر زور سے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔ کزان نے سی کی۔

"مجھے پتا تھا۔۔ ضرور کسی کا کارڈ اٹھا کر لائے ہو گے ورنہ اتنے شاہ خرچ آپ کزان سا کور۔۔ چلیں سارا ٹائیٹم ویٹ کیا۔"

"اُف کیا مسئلہ ہے۔۔ ہاک کے پیسے اور میرے پیسے ایک ہی ہیں۔ ہم دونوں بھائی ہیں

بلکہ سنیک کا پیسہ میرا پیسہ ' بلیک کا پیسہ میرا پیسہ ' جوش اور گرلر کا پیسہ میرا پیسہ۔۔۔

حتاکہ تشو کا پیسہ میرا پیسہ۔۔۔ اور اب تو ہمیں کے پیسہ بھی میرے ہوانا۔ " صبرینہ اس ڈھیٹ کو دیکھتی رہی۔

"اور جو آپ کے پیسے وہ کس کے ہیں؟؟؟" وہ دونوں سیلز ویمن کا شکریہ کہتے دکان سے نکل گئے کیونکہ جو رنگ لائی تھی وہ صبرینہ کو نہیں پسند آیا۔ کزان جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔

"وہ تو ظاہر ہے میرے ہیں وہ بھلا کسی کے کیوں ہونگیں۔"

"واو۔۔۔ کیا خاص بات ہے باقی کی کمائی اور آپ کی کمائی میں۔"

"محنت 'خون پسینے کی کمائی کو ضیاع ایسے فضول خرچی پہ کردوں۔ خالص حلال باقیوں کا تو پتا ہی ہے۔۔۔ تمہیں۔"

"ڈر گز بیچنا حلال کے زمرے میں کب سے آگیا کزان سا کورا؟"

"ارے ڈر گز کو دوا ہی تو کہتے ہیں اور یہ مرض کے علاج کے لئے دوا بانٹنا نیکی تو ہے۔ میں وہی تو کر رہا ہوں۔" وہ ہارلی کے قریب آتے وہ بولا۔

"بڑی زبردست دوائی ہے آپ کی!! کونسے مرض کا علاج ہے؟"

"بے سکونی' وحشت اور ویرانگی۔ اس کا علاج ہے۔ آپ کی ساری محرومی ہوا میں اڑا دیتی ہے۔" کزان کھوئے لہجے میں بولا۔ اب صبرینہ اس سے پہلے اسے ٹھیک ٹھاک سناتی ایک دم چپ کر گئی۔

"محبت سے بڑھ کر کوئی بہترین دوا نہیں۔ یہ ڈر گز کی طرح وقتی آسودگی فراہم نہیں کرتا۔ بے قرار بے چین دل کو تا عمر اس احساس سے مطمئن کر دیتا ہے' یہ دھوپ کی کرن' چاند کی روشنی سے ساری وحشتیں اور بے قراری ختم کر دیتا ہے اور رہی بات ویرانگی کی محبت ایک وجود ہے جس سے (وہ ہنسی) آپ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرتے۔ کبھی اوکا سان کو سوچتے ہوئے خود کو تنہا محسوس کیا ہے کزان؟" کزان ٹھہر گیا۔ اسے دیکھتا رہا پھر دوانگی اس کے گال پہ ماری۔ صبرینہ اُف کرتی پیچھے ہوئی۔

"پتا ہے اتنی گہری باتیں مت کیا کرو۔۔۔ مرنے کی علامت ہوتی ہے۔"

"تو اس میں تشہد د کرنے کیا ضرورت تھی۔"

"بدلہ بھی تو لینا تھا یاد نہیں ہے تھپڑ مارنے والی تھی محترمہ۔"

"مارا تھوڑی تھا اور میں بھلا کیوں مروں گی۔ اتنی جلدی نہیں مرنا بھی تو اپنی پھولوں کی

دُکان کھولنی ہے اور ابھی تو امی سے بھی ملنے جانا ہے اور میں نے پوری ڈیر کی اس بار لسٹ

بنائی ہے اور میں نے تمہارا جاپان بھی تو دیکھنا ہے اور سارے بائیکرز گینگ کو پاکستان

ٹرپ پر لیکر جانا ہے۔۔۔ تشو اور سیف بھائی کی بے بیز کی بے بی سیٹنگ کرنی ہے۔ ابھی تو

بہت کچھ ہے۔ بے فکر ہو جاو کزان سا کورا اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی بلکہ

کسی کی نہیں چھوڑنی۔" کزان نرمی سے مسکرایا۔ اس کے گندمی رنگت کی لڑکی کو دیکھتے

ہوئے وہ ہولے سے بڑبڑایا۔

Soshite, watashi wa anata ga watashi o '

'.hanarete hoshikunai

(اور میں نہیں چاہتا تم مجھے کبھی چھوڑ کر جاؤ۔)

"سنیک کی کیفیت مجھے اب سمجھ میں آئی۔ مجھے بھی لگتا ہے اب جاہلیز سیکھنی پڑے گی۔

ایک تو سخت الجھن ہوتی ہے جب کوئی آپ کے سامنے دوسری زبان بدل کر بات کرتا

ہے۔" کزان ہنس پڑا۔

"تمہیں پتا ہے وہ اردو سینٹر پر سوں گیا تھا۔ سارے اتنے بڑے اونچے بانیئر کی منحوس

روپ کو دیکھ کر ڈر گئے کہ بھلا اردو سیکھ کر کیا کرے گا۔" صبرینہ کی بھی ہنسی نکل آئی

لیکن کزان کو گھورا بھی۔

"خبردار سنیک میرا بہت اچھا دوست ہے۔ میں ابھی تک حیران ہوں اس نے ٹیٹوریمو کروادیا۔ کتنی تکلیف ہوئی ہوگی اسے لیکن پھر بھی میرے لئے ہٹوادیا۔ بس میں مان گئی ڈینیل لارا کو۔ ہافو سے بھی زیادہ کمیٹ اور پشینٹ ہے۔" کزان نے اسے گھورا۔ اس نے صبرینہ کے بال کھینچے۔ صبرینہ گھوم کر بیگ اٹھا کر اس کو مارنے کے لئے لپکی۔

"یہ کیا اتنا تھوڑا سا کیوں ڈالا۔ صبیا میں نوٹ کر رہی ہو تم کھانے میں بہت ڈنڈی مار رہی ہو۔ چہرے دیکھو اپنا۔ اچھا خاصا بھرا بھرا تھا ایک دم سوکھ کے کاٹھا ہو گئی ہو۔" صبرینہ دال چاول کی بامشکل ایک چچ لیتے ہوئے ہنسی۔

"خالا!! ایک ہفتہ پہلے جو میرا چہرہ سو جھا ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا منہ میں سورییاں ٹھونسی ہوئی ہیں اور اب اچھا خاصا ہو گیا ہے۔ الٹا یہ دیکھیں میری تیز جالائین۔ ایک مہینے پہلے

جو میں نے چھ کلو گین کیا تھا وہ بھی گر گیا۔ شکر نہیں مناتی میں پتلی ہو گئی ہوں تشو کی

طرح۔"

"اُف تشا کو تم نے تین سال پہلے نہیں دیکھا بہت وزن بڑھالیا تھا۔ اس کا تو بنتا تھا تم تو اچھی

خاصی ٹھیک تھی۔ یہ اس کی شادی کے لئے ڈائینگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اپنی

آنکھیں دیکھو۔۔۔ یہ لو اچار ڈالو۔۔۔ ابو کی وجہ سے دال میں نمک زرا کم ڈالا۔ یہ الر جی

کی وجہ سے منہ زرا ایسا ہو گیا تھا کوئی موٹی ووٹی نہیں ہوں۔ کوئی کوتاہی کی کھانے پینے میں

تو مار پڑے گی۔"

"خالا سچ میں ابھی بھی بھوک نہیں ہے مگر میں پھر بھی آپ کی وجہ سے کھا رہی ہوں۔

تشو ویسے کب تک آئے گی؟ میسج کا جواب نہیں دیا اس نے۔"

"وہ کیف کے ساتھ باہر نکلی ہے۔ پتا نہیں بہن بھائی میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔ اچھا
چھوڑو مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے۔ آرام سے سنا میری جان۔" صبرینہ نے پانی پیا
اور خالا کو دیکھا جو رات کے کھانے کے لئے بھنڈی کاٹ رہی تھی۔
"جی خالا۔"

"وہ ابو جی نے بات کی مجھ سے۔۔۔ وہ چارہ ہیں کہ تمہارا رشتہ عقیل کے ساتھ
ہو جائے۔" صبرینہ کے ہاتھ سے چیچ تیزی سے چھوٹ کر گری۔

کزان سنیک کے جم میں داخل ہوا دیکھا تو سنیک وہاں سامنے ٹریڈ مل پہ بھاگ رہا تھا۔
بلیک ویسٹ اور بلیک سویٹ پینٹس وہ اتنا تیزی بھاگ رہا تھا کہ ایک منٹ کے لئے کزان
کو لگا وہ گر جائے گا۔ کزان نے گہرا سانس لیا اور کپڑے بدلنے گیا۔ دس منٹ بعد وہ سنیک

کے ساتھ والے ٹریڈ مل پہ آیا۔ اسی کی طرح ڈارک گرے ویسٹ اور بلیک سویٹ
پینٹس میں ملبوس ہینڈ سم اور کچھ حد تک منفرد لگ رہا تھا وجہ تھی ویسٹ کی وجہ سے اس
کی زیادہ واضح ہوتی کسرتی بدن اور کندھے سے زرا نیچے بنا ہوا وہ کالا ٹیٹو جو ہمیشہ سب کی
نظروں سے چھپا ہوتا تھا۔ اس گہرے جلن کے نشان پہ جو لکھا تھا اسے چھپانے کے لئے
کزان نے اپنی اوکاسان کے خلاف جا کر یہ بنوایا تھا کیونکہ یہ وہ نشان اس کو رات کو سونے
نہیں دیتے تھے۔ وہ نشان کسی علاج سے کبھی مٹ نہیں سکتے تھے۔ ایک ہی حل تھا اس
نشان کو ہمیشہ کے لئے نظروں سے اوجھل کرنے کے لئے۔۔۔ ٹیٹو!!!۔ اوکاسان کو
بیحد مایوس کرنے پہ وہ یہ ٹیٹو سب سے چھپاتا تھا۔ یہاں تک کہ کسی کو اجازت نہیں دی
تھی کہ اس بارے میں ذکر بھی کرے مگر وہ مزید ان زخموں کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ان
زخموں کو روزانہ نگاہیں گاڑے وہ خود کو بے سکون کر کے زندگی نہیں گزار سکتا تھا ورنہ

اس نے خود کو مار ڈالنا تھا۔ خود کو اور ماضی کے دلدل سے بچانے کے لئے ضروری ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا اوکا سان سمجھ جائے گی۔ اپنے اس بیٹے کی اس حرکت کو معاف کر دیں گی۔

گول دائرے میں دو ڈریگن یں اور ینگ کے صورت میں پیش ہو رہے تھے اور ان کے گرد ہلکی سی آگ بھڑک رہی تھی اور نیچے جاپنیز لکھی ہوئی تھی۔ 'ہیوا' جس کا مطلب تھا 'سکون' اس نے یہ سب اپنے سکون کے لئے کیا تھا۔ سنیک اپنے ساتھ کھڑے شخص پہ نظری تو ایک دم چونک گیا پھر پیرزرا لڑکھڑا کر اس نے ہینڈل تھام کر خود کو قابو کر کے کونے میں کھڑا ہوا اور اسے دیکھا جس نے خود سپیڈ بڑھادی اور چلنے لگا۔ سنیک کی اس کی ٹیوپر نظری تو ایک منٹ کے لئے دیکھتا رہا پھر ساتھ میں ارد گرد دیکھا تو ایک دو کو چھوڑ کر تقریباً سارا جم خالی تھا۔ ساڑھے پانچ ہو گئے تھے۔ چھ بجے تک بند ہو جاتا تھا۔ سنیک اسے دیکھتا رہا پھر ٹریڈ مل کو روک کر اپنا چھوٹا مول اٹھایا۔

"یہ کیا ہے؟" کزان نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا پہلی بار دیکھ رہے ہو؟"

"لگ تو ایسی رہا ہے۔ ایکسپوز کرنے کی وجہ؟"

"پتا نہیں دل کر رہا ہے دکھانے کو کوئی مسئلہ ہے؟"

"نہیں پتا سمجھ نہیں آ رہا کیا بولوں! اینا نے دیکھا ہے؟"

"وہ کیوں دیکھے گی اور رو کی کہاں سے آگئی اس بات میں۔"

"اینا کو نہیں پسند یہ سب۔" کزان چونک اٹھا۔

"تو؟ اس کی پسندنا پسند کی بات کہاں سے آگئی اور میں نے تو چار پانچ سال پہلے بنوایا تھا۔"

"ابھی تھوڑی۔۔۔۔"

"ہاں مگر۔۔۔ خیر چھوڑو آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" سنیک نے منہ صاف کر کے

اپنا سر جھٹکا۔

"جو بھی کہنا ہے لا را ادر کہو۔ میں بڑا موڈ بنا کر ورک آؤٹ کے لئے آیا ہوں۔" کزان

ویٹس اٹھارہا تھا جب سامنے سنیک سینے پہ بازو لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے میں بیس منٹ سے لگا ہوں اور تمہاری چپ ابھی تک نہیں ٹوٹی۔ کس بات

کے لئے بلایا ہے۔ بتاؤ مجھے۔ اینا کی ٹی پارٹی کے بعد تم عجیب بہو کر رہے ہو سنیک۔"

"تم اس سے شادی کرو گے کزان!!" کزان کہ ایک دم ہاتھ بے جان ہوئے لیکن اس

پہلے ویٹ نیچے گرتا اس نے جلدی سے پکڑ کر قابو کر کے اسے دیکھا۔

صبرینہ خالا کو دیکھے جارہی تھی۔

"خالا۔۔۔ عقیل بھائی وہ تو۔۔۔ آئی مین وہ تو بھائی ہیں اور بڑے ہیں مجھ سے۔ ادا نے ایسا کیوں سوچا؟" صبرینہ کی جو بچی کچی بھوک تھی وہ بھی اڑ گئی۔ عقیل بھائی اور اس کی شادی۔ نہیں کبھی نہیں۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔ مگر اس لڑکے کی وجہ سے الماس بیچاری کو دونوں بچوں کی طرف سے بہت پریشانی ہے۔ اچھا خاصا ہینڈ سم 'پڑھا لکھا' خاندان کا بڑا اور ہونہار سپوت مگر کیف نے کوئی کسر چھوڑی ہے اسے بدنام کرنے کی تو ادا جان نے سوچا کہ کیوں نہ اپنوں میں ہی کی جائے۔ باہر والوں کو کیا بھروسہ۔ اوپر سے تمہیں بھی کسی غیر کو کیوں دیں۔ ہمارے پاس 'ہماری نظروں کے سامنے رہو۔ آج کل کے حالات سے بہت ڈرتی ہوں میری جان متشمہ کو بھی اچھے لوگ مل گئے ورنہ میں اس کے حوالے سے بہت پریشان تھی۔" صبرینہ کو لگا جو تھوڑا بہت کھایا وہ بھی باہر آ جائے گا۔ آگے بڑھ کر اس نے پانی کا

گلاس پیا اور خود کو قابو کیا۔ نظروں کے سامنے تو کزان کے ساتھ بھی رکھا جاسکتا ہے۔ یہ خالا کیا سوچ رہی ہیں چچی الماس جنھیں وہ خود بھی نہیں پسند کرتی ان کو میرے ساس کے عہدے پہ فائز کرنا چاہی ہیں۔ کزان سا کورا!!!! بیٹھے رہو تم!!! اسے کزان پہ تپ چڑھی تقریباً دو ہفتے ہونے لگے تھے اس کے اظہار کو اور یہ آدمی اس نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اور وہاں ہر کوئی انٹری مارنے پہ تلا تھا۔

"صبیا؟ کیا ہوا؟؟؟" خالا ایک دم اس کی خاموشی پر پریشان ہو گئی۔

"خالا۔۔۔ آپ مجھے چچی الماس کی گھر کی بہو بنانا چاہتی ہیں۔۔۔ خالا آپ کو مجھ سے بالکل

پیار نہیں ہے۔" اس نے جس انداز میں کہا۔ خالا ہولے سے ہنس پڑی۔

"میری جان الماس زبان کی تیز ہے مگر عقیل بہت لاڈلا ہے اس کا۔ اسے کچھ نہیں کہتی

ظاہر اس کی بیوی کو بھی کچھ نہیں کہے گی۔ اس کا زور صرف ذکی پہ چلتا ہے۔"

"مگر خالا میں ابھی صرف اُنیس سال کی ہوں وہ آٹھائیس سال کے ہیں۔ اتیج ڈفرنس دیکھ رہی ہیں آپ اور میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔" اس نے تیزی سے کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"صبیا۔۔۔ عمروں کا فرق اتنا چلتا ہے اور اتنا اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا ہے عقیل۔"

"خالا پلیز۔۔۔" صبرینہ نے تیزی سے ہاتھ کی پشت اپنی آنکھ پہ رگڑی۔ خالا ایک دم حیران ہو گئی۔ اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔

"صبیا۔۔"

"خالا پلیز۔۔۔ مجھے عقیل بھائی سے شادی نہیں کرنی۔ خالا پلیز آپ ادا جان کو سمجھائیں۔

میں ابھی بہت چھوٹی ہوں میں پرامس کرتی ہوں اپنا سارا خرچہ اٹھالوں گی۔ کوئی ہو سٹل

ڈھونڈ لوں گی پلیز تھوڑا سا ٹائم دے دیں میں آپ پہ بوجھ نہیں بنوں گی۔" اس سے

پہلے خالا اسے سُنا تی اور گلے لگا کر پیاری کرتی زور سے کسی نے بیگ صبرینہ کے پشت پہ مارا
- صبرینہ کو ایک منٹ لگا اس کو سانس نہ آرہی ہو اس کے بعد سسک کر غصے سے نم
آنکھوں سے مڑی۔ متشمہ چار کول ڈریس شرٹ اور گرے پینٹس میں اسے غصے سے
دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیا تھا؟"

"تشو بہن کو اتنی زور سے مارتے ہیں۔"

"اس کو دو لگانی چاہیے۔ خبردار تم نے اپنے آپ کو بوجھ کہا اور آئی اپنا خرچہ اٹھانے والی۔"

زیادہ خود مختار خاتون بننے کی ضرورت نہیں ہے بچی ہو تو بچی بننے کے رہو۔ منع کرو کس

بات سے گھر کی فرد کی طرح کرو۔ وہ خالا نہیں ماں ہیں اور بہن ہوں میں۔ ہم نے کونسا

مانینڈ کرنا ہے۔ یہ آنسو نکالنے کی ضرورت نہیں۔"

"تشو ڈانٹ کیوں رہی ہو پچی ہے ڈر گئی ہے۔ صبو میری جان خبردار خود کو بوجھ کا نہیں تو

میرے سے بھی مار پڑے گی۔" خالانے اس کے گرد بازو پھیلائے۔ صبرینہ متشتمہ کو

گھور کر دیکھ رہی تھی متشتمہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"صحیح کہتے ہیں تمہارا نام ہی ڈائن ہے۔" صبرینہ نے انگریزی میں تیزی سے کہا تاکہ

خالانہ سُن لے۔

"بتاؤں گی میں تمہیں اور اپنا چہرہ دیکھو امی یہ کھانے پہ بہت ڈنڈی مارنے لگی ہے۔ پتا

نہیں کونسا روگ پالا ہے اس نے۔ شکل درست کرو نہیں تو پٹائی لگاؤں گی۔"

"توبہ اسے کیا ہوا۔ یہ تو واقعی آج ڈائن بنی ہے پھر لڑائی ہوئی اس لڑکے سے۔" خالا بھی

متشتمہ کو دیکھ رہی تھی جو سخت تپی ہوئی لگ رہی تھی۔ صبرینہ اسے غور سے دیکھتی رہی پھر

خالاسے الگ ہوئی۔

"سوری خالا میرا وہ مطلب نہیں تھا مگر میں رشتے کی بات سُن کر گھبرا گئی۔"

"ہاں اور کیوں نہ میں سیدھا منع کرنے کے بجائے معصوم یتیم اور مسکین کا رول ادا کروں

۔۔۔ بریلیٹ صبو۔" وہ بیگ صوفے پہ پھینک کر فریج کی طرف گئی پانی کی بوتل

نکالنے۔

"تم اس سے شادی کرو گے کزان!!" کزان اسے ساکت کھڑا دیکھتا رہا تو سنیک دوبارہ

تکلم دینے والے انداز میں کہا۔ یہ کونسا نیا دور اُپڑا ہے اسے۔ ویٹ رکھ کر اسے دیکھتا رہا پھر

گلا کنکھارتے ہوئے بولا۔

"کتنی پی ہے تو نے؟"

"شٹ اپ! میں اس وقت بالکل سنجیدہ ہوں اور میں تجھ سے کہہ رہا ہوں کہ تم اپنا سے شادی کرو گے۔"

"یہ تمھاری کونسی ٹویسٹ گیمنز ہے سنیک؟ پہلے تم چاہتے نہیں تھے کہ روکی میری منگیتر نکلتے۔ اب کہہ رہے ہو میں شادی کروں اس سے۔ میں تیرے ابے کانو کر لگا ہوں۔" کزان نے سینے پہ بازو لپیٹے اسے گھورا۔

"مذاق کا وقت نہیں ہے سا کورا۔ میرا دل عجیب انداز میں گھبرا رہا ہے۔ تم اپنا کوپروپوز کر دو۔ جس وقت تک تم یہ کام نہیں کرو گے مجھے چین نہیں آئے گا۔"

"یار جا کر اپنے دماغ کا علاج کرواد تم نے جس لڑکی کے لئے اپنے بازو پہ ٹیڈی بنوایا تھا۔ اس سے محبت کا کھلم کھلا اظہار کر رہے تھے اور اب مجھے کہہ رہے ہو کہ اس سے شادی

کر لو۔۔ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے سنیک۔ مجھے غصے مت دلانا میں آج بہت اچھے موڈ میں ہوں۔"

"میں نے ریمیو کر دیا تھا ٹیو میں بس اینا کے ساتھ شرارت کر رہا تھا جیسے سب لڑکیوں کو ساتھ کرتا ہوں۔۔ لیکن اب میں چاہتا ہوں اس کی زندگی میں مخلص آدمی آئے۔ وہ جو اسے ہمیشہ خوش رکھے۔" کزان تلخی سے ہنسا۔

"تو تمہیں لگتا ہے کہ میں وہ مخلص انسان ہوں۔ میں جس کا ماضی اتنا غدار ہے بقول

تمہارے صبرینہ احمد کو ٹینٹ کر دوں گا اب میں تمہاری نظروں میں ہیر و بن گیا؟؟؟

میں اب تمہارے مطابق اس کارائیٹ مین ہوں۔" سنیک کو لگا اس کی آنکھوں میں

مرچے سے لگ گئی ہوں کزان کا لہجہ اتنا کٹیلا تھا دل پہ جا کر لگ رہی تھی اس کی بات۔

"تم سے بہتر اس کے لئے کوئی نہیں۔" سنیک نے نظریں پھیر کر کہا۔

"کیا فرق ہے مجھ میں اور تم میں۔۔۔ تمہاری شدت تو مجھ سے بھی زیادہ ہے۔ تم کیوں نہیں کرتے اس سے شادی۔"

"وہ میری نہیں ہے سا کورا اور میری کوئی شدت پسند جذبات اس کے لئے نہیں رکھتا۔"

"اچھا اگر میں اس سے شادی کر لوں لیکن جب جب مجھے عالم خاندان کی زیادتی یاد آئے

گی تو میں اسے اپنے غصے کا نشانہ بناؤں گا۔ ٹھیک ہے نا؟" سنیک ایک دم شاک ہو کر

دیکھنے لگا۔ کزان کا لہجہ اور چہرے پہ اتنی پختگی تھی ایک منٹ کے لئے سنیک کو لگا وہ سچ

بول رہا ہے۔ سنیک ہنس پڑا۔

"زرا اسی حالت خراب ہو جائے تو تم پاگل ہو جاؤ تم اسے کچھ کہو گے کیا مذاق ہے۔"

"میری ماں سب سے پہلے آتی ہے سنیک۔ میں تاریخ پھر سردہرا سکتا ہوں۔"

"بل شٹ!!! سنیک نے مٹھیاں بھینچی۔"

"ہاں کہہ سکتے ہو۔۔۔ میں ایسا نہ کروں مگر اتنا اندھا اعتماد اچھا نہیں ہے سنیک۔"

"تم مجھے ٹیسٹ کر رہے ہو؟" اب کی بار وہ خود پہ قابو نہ پاسکا اور دھاڑا۔

"کس چیز پر؟ تم واقعی روکی کے بارے میں کوئی جذبات نہیں رکھتے ناسنیک؟" اس نے

جس انداز میں پوچھا سنیک دیکھتا رہا پھر ہنسا۔

"وہ صرف چیلنج تھی میرے لئے اور کچھ نہیں۔" کزان تیزی سے چل کر اور اس کا

گیربان پکڑا۔

"گڈاب میں اُمید کروں کہ میری ہونے والی بیوی تمہاری بھابی بنے گی اور ہارم لیس

فلرٹنگ تو دور اس سے ہنسی مذاق بھی نہیں کرو گے۔"

"ورنہ کیا کیا کرو گے۔۔۔" کزان خطرناک مسکراہٹ دیتے ہوئے اسے چھوڑ کر

بولا۔

"جس دن وہ کزان سا کورا کی ہو گئی۔ اس دن سب اپنی خیر منائیں۔"

"تو تم واقعی اس سے شادی کرو گے؟" سنیک کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ کزان

مسکرایا۔ اس کی چمکتی مسکراہٹ پر سنیک نے گہرا سانس لیا۔

"اس کی آنکھوں میں کبھی آنسو مت لانا ورنہ تمہاری زندگی جہنم بنادوں گا۔"

"خالص بھائیوں والی دھمکی دی ہے۔" کزان شرارت سے بولا۔ سنیک زخمی انداز

مسکرایا۔

"جو کہنا ہے ہے مجھے نہیں فرق پڑتا مگر مت بھولنا میں اس کے لئے ابھی تک پروٹیکٹو ہوں

اور ہمیشہ رہوں گا۔" کزان اسے دیکھتا رہا اور سر کو ہولے سے خم دیا۔

"ہاک اور بلیک سے بھی یہی سنا ہے دغا بازوں تم لوگ میرے دوست ہو یا اس کے!!!"

سنیک مسکرایا۔

"وہ تمھاری وجہ سے ہمیں پیاری ہے لیکن ہاں وہ ہر معاملے میں پہلے آئے گی۔"

کزان کھل کر مسکرایا۔

تین دن بعد۔۔۔۔۔

لندن۔

اس وقت سارے گینگ ریسٹورینٹ میں موجود تھے ڈنر کے لئے آئے تھے۔ وہ لندن ٹرین سے آئے ہیں اور پورا وقت خوب ہنگاموں اور مستی میں گزرا۔ متشمہ کا دل تھا سیف بھی اس کے ساتھ ٹرپ میں موجود ہوتے مگر سیف کو میٹنگ کے لئے دوہی جانا تھا وہ ایک ہفتے کے لئے گیا تھا۔ بلیک کی گرل فرینڈ بلیر ماڈل تھی تو وہ اپنے فیشن ویک کے لئے برمنگم گئی ہوئی تھی۔ البتہ اس بار جوش اور گرل راپنی اپنی بندویوں کو ساتھ لائے۔ ہاک

نے آج جینا کو پرپوز کرنا تھا اور جینا اس بات سے لاعلم تھی۔ صبرینہ متشمہ کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ متشمہ سوچ میں گم بس ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی۔

"یاد دل ایسے زور سے دھڑک رہا ہے۔ کب کریں گے ہاک سرپر وپوز۔۔۔ اتنا لمبا سسپنس۔۔۔ جینا کا کیساری ایکشن ہو گا۔"

"چپ بالکل قریب بیٹھی ہے وہ جتنا تم مجھ سے بار بار پوچھ رہی ہو۔۔۔۔۔ نا اس طرح سارا سپرائیز خراب ہو جائے گا۔" صبرینہ نے مڑ کر دیکھا جینا ہاک کے کندھے پہ اپنی کہنی رکھتے ہوئے مسکرا کر اسے کچھ کہہ رہی تھی۔ اس کے دوسری طرف بلیک کی نظریں متشمہ کی طرف تھی۔ صبرینہ کی نظریں پا کر بلیک ساتھ بیٹھے کزان کی طرف متوجہ ہوا جو کو کٹیل کے سپ لیتے ہوئے گرلر سے باتوں میں لگا ہوا تھا۔ صبرینہ نے متشمہ کی طرف دیکھا جواب فون پہ لگی سیف کو مسیج کر رہی تھی۔

"سیف بھائی کاش ہوتے تم انھیں مس کر رہی ہونا؟" متشمہ نے اسے دیکھا تو مسکرائی۔

"لیکن ہر جگہ وہ میرے ساتھ تو نہیں ہو سکتے۔ ان کے بھی کام ہیں۔ بس رخصتی ہو جائے

اس کے بعد دیکھنا میرا زور چلے گا۔ ابھی تو اپنی بیچلر پارٹی منائیں گے بس ایک دفعہ یہ سین

ہونا پھر کل ہم لڑکیوں کا دن۔۔۔۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔ اس کے بعد ہنسی مذاق میں

کھانا آگیا۔ سب نے کھانا کے ساتھ میٹھا بھی کھا لیا لیکن ابھی تک ہاک نے سر پرائیز نہیں

کیا۔ صبرینہ نے کزان کو اشارہ کیا کہ کب ہو گا اب تو واپس ہی جائے گے ہوٹل سب۔

کزان نے اسے تسلی دی۔ اس کے بعد ہاک نے بل دے کر اٹھے تو بولا۔

"چلو کلب جانے سے پہلے کسی نے کچھ ہوٹل سے کچھ لینا یا کھنا ہے تو اپنا کام کر آئے۔"

صبرینہ نے حیرانگی سے متشمہ کو دیکھا۔ متشمہ نے گہرا سانس لیا۔

"اب تو ہم دونوں تو نہیں جاسکے گے۔ میں نے تو پروپوزل دیکھنا تھا تھو۔" صبرینہ نے
اردو میں متشتمہ سے کہا۔

"صبر کرو کزان!!! یہ کیا سین ہے۔"

"جینا کا فیورٹ کلب ہے۔ ہاک سے پہلی بار وہاں ملی تھی تو ہاک نے سوچا وہاں اسے
پروپوز کرے۔" کزان نے اردو میں تیزی سے کہا۔

"مگر ہم دونوں تو نہیں جاسکے گے۔" اب کی بار صبرینہ بولی۔ کزان چونک کر اسے
دیکھنے لگا۔

"کیوں پر اہلم کیا ہے؟"

"تم کہہ بھی کسے رہی ہو صبو۔ ٹھیک ہے جاؤ تم لوگ میں اور صبو ابھی اندر کے باولنگ ایریا میں جائے گے۔ اس نے کبھی کسینو نہیں دیکھا وہ بھی دکھا دوں گی۔" کزان نے گھورا۔

"واہ کیا کروا کیلی دونوں اور کسینو تو بڑی زبردست جگہ ہے ناجیسے۔ کلب میں ہم سب ہو گے اور ہماری نظر ہوگی تم لوگوں پر اور ہاک کے کلب تو گئے نہیں ہو جیسے۔ چلو چپ کر کے"

"مگر کزان وہاں کی ماحول کی اور بات تھی۔۔۔ مجھے اتنا رش نہیں پسند۔"

"تم لوگوں کو وی آئی پی لاونج میں لے جائے گے۔ ٹھیک ہے یا کیا ہو گیا تم نے دیکھنا نہیں ہے روکی۔۔۔ گھبراؤ نہیں میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔ چلو ڈائن۔" ناچار ا صبرینہ اور متشمہ کو مانا پڑ گیا۔

ایک گھنٹے بعد۔۔۔

ہاک نے سیٹج کی طرف جا کر مائیک لے لیا اور سب کو متوجہ کیا۔

"جینا تم جانتی ہو مجھے اظہار نہیں کرنا آتا اور نہ ہی میں ایک اچھا بپلک سپیکر ہوں لیکن یہ

جو تمہارا یقین مجھ پر کہ تمہارے لئے ہر حد تک جاسکتا ہوں تو میں آج یہاں موجود

ہوں جہاں ہم پہلی بار ملے تھے۔ مجھے محبت لفظ پہ یقین تھا لیکن مجھے لگا محبت مجھ جیسے

کبخت کے نصیب میں نہیں ہے مگر تم نے غلط ثابت کر دیا۔ مجھے ایسے قبول کرنے کے

لئے 'میری دُنیا کو اپنا بنانے کے لئے تمہارا شکریہ۔ تم میری ہی ہو!!!' مگر کیا تم اپنا نام

بدلنے کرنے کو تیار ہو؟؟؟؟" اس سے پہلے ہاک جینا کے جواب کا انتظار کرتا جینا تیزی

سے سیٹج پہ چڑھ کر اس پہ حملہ کر چکی تھی۔ ہاک اسے اٹھا چکا تھا پھر شور ہو ٹنگ اور بے

شمارتالیاں سُنائی سے پورا کلب جمگ اٹھا تھا۔

"یار میں تو جذباتی ہو گئی۔ مجھے لگا میں تالیاں سے ان سب کی طرح ہو ٹنگ ماروں گی مگر مجھے ہمیشہ کی طرح رونے لگ گئی۔۔۔ ہیں تشو۔۔۔" اس نے دیکھا متشمہ تیزی سے اپنا منہ صاف کرتے تیزی گھوم گئی۔

"تشو کیا ہوا تم بھی جذباتی ہو گئی؟"

"نہیں پاگل۔۔۔ میں وہ زرا ناواثر و مہو آؤں یہ تیز لائیٹس سے آنکھیں چُب رہی ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں کزان کو بلا لوں کہ ہمیں ڈراپ کر دے رات بہت ہو گئی ہیں نا یہاں کیا کریں گے مزید ان کا فن تو خراب نہیں کر سکتے۔"

"ٹھیک ہے بلا داسے میں آتی ہوں۔" صبرینہ سیڑھیوں کے کونے میں کھڑی ہوئی تھی اب نیچے جانے لگی تاکہ کزان کو بلا سکے۔ اس شور پہ اگر فون کر کے بلاتی تو کزان نے کہا آنا

تھا۔ تو بہ اب اتنے رش میں کیسے اس تک پہنچے گی۔ ایک دم وہ آخری سیڑھیوں پہ پہنچی
ایک دم اس کا سر بُری طرح چکرایا۔ اس سے پہلے وہ لڑکھڑا کر گرتی کسی نے اسے تھام
لیا۔ صبرینہ ایک دم ریفلیکس ایکشن کے باعث پیچھے ہوئی۔ دیکھا تو اجنبی تھا۔ ہینڈ سم اونچا
لمبا اور ڈینٹ جینٹل مین۔

"سوری۔۔۔"

"آپ ٹھیک ہیں؟"

"جی تھینکس۔۔۔" وہ جانے لگی تو اس نے روکا۔

"کیا آپ یہاں نئی ہیں آپ کو اوپر سے دیکھ رہا تھا میں۔" صبرینہ کے ماتھے پہ بل آئے۔

وہ دوسری طرف ہو کر جانے لگی تو ایک دم اس کو پھر سر چکرا آگئے۔ اس نے کسی کو پکڑ

سنجھانے کے لئے تو کسی نے زور سے اپنا کندھا جھٹکا۔ اس سے پہلے صبرینہ گرتی وہ شخص اسے پکڑ چکا تھا۔

"آپ کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ آپ کے لئے پانی لاؤں۔" صبرینہ کو سمجھ نہیں لیکن اسے پانی پینا تھا ورنہ لگ رہا تھا اس کی حالت بہت زیادہ بگڑ جائے گی۔ کزان اور باقی سب کدھر ہیں؟

"میڈم کے لئے پانی۔"

"میں خود جا کر پی لوں گی۔" صبرینہ نے اس کا ہاتھ ہٹا کر بار کی طرف گئی لیکن رش اتنا تھا کہ بار ٹینڈر کی توجہ اس کی طرف نہیں تھی۔ اس کے بعد صبرینہ ارد گرد کزان کو تلاش کرتی رہی مگر وہ کہی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ باقی سب میں صرف اسے بلیک سر دکھائی دیے لیکن ان کا منہ بھی دوسری طرف تھا۔ کہاں پھنس گئی۔ ایک دم متلی کی

کیفیت ہوئی تو وہ تیزی سے واش روم کی تلاش میں کبھی ادھر تو کبھی ادھر جا رہی تھی۔ بلا
آخر اسے واش روم مل گیا تو وہ تیزی سے سنک کی طرف جھکی اور جو کچھ کھایا پیا تھا سب
الٹ دیا۔ اس کے ساتھ میک اپ کوٹچ اپ دینے والی لڑکیاں ایک دم کراہت سے پیچھے
ہوئی۔ ٹیپ سے پانی کھول کر صبرینہ نے شرمندگی سے 'سوری' کہا۔ وہ اس کے بعد اپنا
منہ صاف کرنے لگی۔ جب اسے کسی لڑکی آواز آئی۔

"تم ٹھیک ہونا؟" صبرینہ نے مڑ کر دیکھا۔ تو ریڈ کراپ ٹاپ اور بلیو شورٹس میں وہ
سانولی رنگت مگر تھیکے نقوش کی پرکشش لڑکی اسے تفکر سے دیکھ رہی تھی۔

"سوری مگر مجھے پیٹ میں تکلیف ہو رہی ہے اور۔۔۔" اس سے پہلے مزید بات مکمل
کرتی صبرینہ پھر سنک کی طرف جھکی۔ ایک دم وہ منڈھال ہو کر نیچے گرنے لگی کہ اس
لڑکی نے اسے تھام لیا۔

"اُس اوکے!!! اُٹھو تم نے کتنی پی ہے؟" صبرینہ ایک دم نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے

پہلے دیکھنے لگی پھر اس کی مدد سے اُٹھ کر وہ سمجھ گئی شاید وہ یہ سمجھ رہی کہ ڈرنک ہے۔

ایسے تو حالت پینے کی بات ہوتی ہے۔ اس سے ٹیشو لیتے ہوئے اس نے شکریہ ادا کیا۔

"سوری میں نہیں پیتی۔۔۔ میری طبیعت کچھ دنوں سے عجیب ہے۔"

"اوہ۔۔۔ اب بھی پھر ایسی کیفیت ہو رہی ہے؟ میں تمہارے لئے کچھ پینے کے لئے

لاؤں؟"

"پلیز پانی وہاں بہت رش تھا۔۔۔ میں رش نہیں برداشت کر سکتی یا پھر میرے دوستوں

میں سے وہاں کوئی موجود ہو گا میرا نام صبرینہ احمد۔۔۔ جو بھی اونچے لمبے ٹیڈو بایکسکیر نظر

آئے تو انھیں میرے پاس بھیج دیجیے گا۔"

"اتنی رش میں ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا اور میں تمہیں یہاں ایسے چھوڑ نہیں سکتی ایک کام کرو میں بار والے کونے میں لاؤنچ ایریا ہے وہاں بٹھاتی ہوں اور پھر تمہارے دوستوں کو بھی ڈھونڈ لوں گی اور تمہارے لئے کچھ لے آؤں گی۔" صبرینہ ناچار اس کے ساتھ چل پڑی۔ وہ لڑکی بار ٹینڈر کی طرف گئی اور اس نے سوڈا اور پانی منگوایا اور اسے اشارہ کیا کہ وہ ویٹر صبرینہ کے پاس بھیجے صبرینہ جو سامنے نڈھال بیٹھی ہے ایک دم فون نکال کر کرزان کو کانپتے ہاتھوں سے کال ملانے لگی۔ تیس سکینڈ بعد ویٹر اس کے سامنے سوڈا اور پانی کا کلاس رکھ کر پوچھنے لگا کہ کچھ اور تو نہیں چاہیے۔ صبرینہ نے بل کا پوچھا تو اس نے کہا وہ سنبھال لیا ہے۔ صبرینہ سمجھ گئی ضرور اس لڑکی نے پے کیا ہے۔ سر ہلا کر وہ پانی پینے لگی۔ پانی کا ذائقہ بھی عجیب تھا۔ ضرور اس کی بیماری کی وجہ سے ہے۔ اب تو ڈاکٹر کے پاس جانا ہو گا۔ ضرور کچھ ہوا ہے اسے۔

جینا گھوم کر نیچے ہو کر تھوڑا سا اوپر ہوتے دور کھڑے ہاک کو اپنے ڈانس موو سے امپریس کر رہی تھی۔ ہاک اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ بالوں کو سائڈ پہ گراتے اپنے انگلی پہ موجود رنگ فنکر کو پیار سے تکتے ہوئے۔ وہ ہاتھ اوپر کر کے گھوم کر جیسے سب کو اپنی انگھوٹی دکھانا چاہتی تھی۔ گرل نے ساتھ کھڑے ہاک کو ہانک لگائی۔ تو ہاک نے گرل کی طرف دیکھ کر گھورا۔

"جینا!!! جینا نے مڑ کر دیکھا تو ایک منٹ کے لئے چونک اُٹھی پھر مسکرائی۔ صبرینہ بالوں کو جھوننے کے انداز میں ہلاتے ہوئے بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔

"اواشین بیوٹی۔۔۔ تم آگئی۔۔۔ خاصی بہادر ہو۔ تشا کہاں ہے؟" صبرینہ نے ایک کھل کر ہنستے ہوئے پاؤں کو ہلایا۔

"تشا کون ہے۔۔۔ اوڈائین !!! ڈائین بورنگ ہے۔۔۔ تو میں آگئی۔۔۔ یہ گانا
کتنے مزے کا ہے۔۔۔ میں خود کو روک نہیں پائی۔۔۔ ویسے تم کتنا اچھا ڈانس کر رہی
تھی۔" صبرینہ کا عجیب انداز اور وہ جس طرح ہاتھ لہرا کر گھوم رہی تھی۔ جینا ایک دم
چونک گئی۔ اس نے پی ضرور تھی لیکن صبرینہ کا الگ انداز پہ گہرے نشے میں ڈوبا انداز
بھی جھوم جاتا۔

"صبی تم نے کچھ پیا ہے؟"

"چھوڑو جینا مجھے ڈانس کرنا ہے۔۔۔ آؤ مل کر ڈانس کرتے ہیں آئی کانٹ بلیواٹ تم
ٹیڈی بیر سے شادی کرنے والی ہو۔۔۔ میں بہت خوش ہوں تمہارے لئے۔" صبرینہ
ہلکے ہلکے موز دیتے بالکل منفرد اور مستی سے بھری لگ رہی تھی۔ گرلر کی نگاہیں اس
طرف گئیں تو ایک دم ٹھہر گیا۔ حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ یہ

راکی تھی نا؟؟؟ جینا کے ساتھ ڈانس کرتی مستی سے بھری۔ جینا بھی زیادہ سوچوں کو
جھٹک کر صبرینہ کے موز میں ساتھ دے رہی تھی۔ یہ ہاک تو ادھر دیکھ رہا تھا وہ کہاں
گیا۔ ساشا جو گرلر کی بانہیں ڈالے ایک دم اس دوسری طرف متوجہ دیکھنے لگی تو بولی۔
"کیا ہوا ہے گیرل!!!"

"ایک سکینڈ دیکھو وہ راکی۔۔۔ کزان نے سختی سے منع کیا تھا کہ کوئی بھی اوپر والے لاونج
میں ان دونوں کو تنگ نہ کرے اور نہ صبرینہ نیچے آئے گی کیونکہ وہ کفر ٹیبل نہیں فیل
کرتی اور اب دیکھو۔۔۔" ساشا دیکھنے لگی اس کا بھی منہ کھل گیا۔
"واولڑکی میں موز ہیں۔۔۔ میں بھی جاؤں۔۔۔ جوائن کرنے۔" وہ پر جوش ہو کر
جانے لگی تو ایک دم گرلر نے اسے تھام لیا۔
"ایک منٹ کچھ تو ہے یہ ہافو کہاں چلا گیا۔"

"بہت جلدی یاد آگئی۔ پہلے سائز خراب کروایا پھر ایک ہفتہ لگا کر اب جا کر میرے پچاس

فون کال پہ آئے ہو۔ کل آ جاتے۔"

"سوری سر آپ نے سٹون اتنے لگوائے تھے اگر جلدی مچاتے تو سٹون گر جاتے۔ اس

لئے وقت لگ گیا معذرت۔" کزان نے بیگ لیا اور کھول کر دیکھا تو چمکتی دمکتی رنگ کو

دیکھ کر کزان کا سارا غصہ ختم ہو گیا۔ یہ انگھوٹی بنی ہی صبرینہ احمد کے لئے۔

"کوئی بات نہیں معاف کیا۔ اب میں جا رہا ہوں اندر اس سے پہلے میری ہونے والی منگیتر

اپنے بہن کے ساتھ یہاں سے جانے کی کرے میں چلوں۔۔۔ شکر کروں میرے غیظ و

غضب سے بچ گئے۔" کزان باہر آیا تھا صبرینہ کی انگھوٹی ریسو کرنے۔ پہلے مل گئی تھی

لیکن چیک کرنے پہ پتا چلا یہ صبرینہ کے انگلی میں ہر گز نہیں آئے گی ورنہ اسے ٹی پارٹی

میں صبرینہ کو پرپوز کر دینا تھا۔ واپس کر اکر دو بارہ اسے اب جا کر ملی۔ بلا آخردیکھنے میں
تو صحیح لگ رہی تھی دعا کرو وہ لڑکی ہاں کر دے اور اسے پوری آجائے۔ کلب کے اوپری
لاونج میں گیا مگر یہ کیا وہاں وہ دونوں نہیں تھیں۔ یہ کدھر گئی۔ کیا واقعی نہیں چلی گئیں
نہیں وہ باہر تھا بے دھیانی میں ضرور کلب سے زرا آگے چلا گیا ہو لیکن اسے پتا لگ جاتا۔
اس نے نیچے ان دونوں کو چیک کرنا چاہا مگر نہ متشمہ نظر آئی نہ صبرینہ۔ عجیب سی بے چینی
اس کے دل میں ہوئی۔ وہ نیچے آیا اور ہر طرف صبرینہ اور متشمہ کو تلاش کرنے لگا۔ یہ
بلیک 'سنیک اور ہاک کہاں تھے۔ اس نے صبرینہ کو کونے میں جا کر کال ملائی وہ انتظار
میں تھا مگر ایک دم ایک ٹون کو سُن کر وہ مڑا تو ساکت ہو گیا۔ سامنے چیس صوفہ کے آگے
ٹیبل پر صبرینہ کا فون بڑھ رہا تھا۔ کزان چلتے ہوئے اس طرف آیا اور چیک کیا واقعی اس کا
فون ہے۔ اس بات پہ وہ ایک دم ساکت ہو گیا۔ یہ نیچے کب آئی اور اس کا فون یہاں کیا

کر رہا ہے۔ دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور اس کو فون پکڑے وہ جوش کی طرف گیا جو بار کی طرف آرہا تھا۔

"رو کی کہاں ہے؟" کزان نے جوش سے پوچھا۔ جوش نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

"جینا کے ساتھ۔۔۔ ابھی گر لرتا رہا تھا عجیب انداز میں ہنستے ہوئے جینا کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔ میں نے اسے ہنستے ہوئے یا ڈانس کرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جینا کے ساتھ کونے میں ضرور کھڑی نظر آئی تھی۔ کیوں کیا ہوا؟" کزان کا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ اس پورے کلب میں وہ بالکل کونے میں وی آئی پی لاونج میں منٹھے کے ساتھ تھی۔ نیچے کبھی نہیں آسکتی تھی وہ مان نہیں سکتا۔

"تشو نہیں آئی؟ وہ کہاں ہے۔۔۔ وہ بھی اوپر نہیں تھی۔۔ کئی یہ دونوں پھر سے پرینک تو

نہیں کر رہی۔" کزان کو سوچ کر اتنا غصہ آگیا اگر اس بار پرینک ہو تو دونوں کو اچھی

طرح سبق سکھائے گا۔

"کیا مطلب؟ تشو کہاں گئی؟" اب جوش بھی الٹ ہو گیا۔

"ہاک اور بلیک کہاں ہیں؟ سنیک اور گرلر کو بلاؤ۔"

"سنیک کب سے باہر چلا گیا تھا ہاک بھی اس کے پیچھے گیا ہے اور گرلر وہ رہا سامنے۔ بلیکی

بھی اتنی دیر سے نہیں نظر آ رہا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی صبرینہ ڈانس کر رہی تھی اور تشا

غائب خدا خیر کرے۔ تم فکر نہ کرو میں چیک کرتا ہوں۔" جوش اپنی گن نکالنے لگا

کزان نے اسے روکا۔

"ڈانس نہیں وہ یہاں ڈانس نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ اس جگہ پہ کنفر ٹیبل ہی نہیں ہوتی۔۔ کہاں پہ ہے گرلر!!! ایرک!!!!" اس نے اونچی آواز میں گرلر کو اور سیڑھیوں کی طرف جاتے بلیک کو پکارا مگر شور اتنا تھا کہ انھیں سنائی نہیں دیا۔

"صبرینہ کو ڈھونڈو!!! مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔ شوٹ تب تک نہ کرنا جب تک خطرہ زیادہ نہ ہو اور رش بھی اتنا نہ ہو۔۔۔ اگر تب سین خراب ہو تو کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے سناتم نے۔۔۔ جینا جینا۔" جینا سیدھا ریٹ روم سے نکل کر ہاک کو ڈھونڈ رہی تھی جو سنیک کے تعاقب میں اسی وقت اس کے پیچھے گیا جب وہ صبرینہ کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔ وہ ڈانس فلور کے سائڈ سے گزر کر بار کی طرف گئی جب کزان کو دیکھ کر رُک گئی۔ کزان نے اس کے دونوں بازوؤں تھامے۔

"کہاں پہ ہے وہ؟ روکی۔۔۔" جینا اس کے بے قراری پہ رُک گئی۔ تیز ہوتے میوزک پہ وہ اونچی آواز میں بولی۔

"کزان میرے ساتھ تھی۔ وہ بہت مختلف طریقے سے بہو کر رہی تھی۔ مجھے لگا وہ ڈرنک ہے مگر وہ تو پیتی نہیں ہے پھر اس نے کہا وہ تمہارے پاس آرہی ہے اور ایک دم میرے اشارہ کرنے پہ اس طرف چلی گئی جہاں سے تم آرہے ہو اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ کہاں ہے؟" کزان کے ٹانگیں کانپنے لگیں۔

"نن ڈرنک وہ ڈرنک نہیں ہو سکتی۔ میری روکی یہاں آنا نہیں چاہتی تھی اور تم کہہ رہی ہو وہ ڈرنک ہے۔ ضرور طبیعت خراب ہوئی ہوگی۔ کہاں سے گئی ہے جینا۔"

"کزان تم مجھے ڈرا رہے ہو۔۔۔ بتاؤ تمہیں صبرینہ نظر آئی تھی یا نہیں؟"

"تم دیکھو اسے میں بلیک کے پاس جا رہا ہوں۔"

دوسری طرف وی آئی پی روم سے متشمہ گھبراتے ہوئے نیچے آئی تو وہ اوپر جاتے بلیک سے ٹکرائی۔ بلیک نے اسے سنبھالا۔ اسے یہ نہیں پتا تھا کہ جسے تھاما ہے وہ متشمہ ہے۔ وہ متشمہ اور صبرینہ کو اوپر چیک کرنے جا رہا تھا تاکہ انھیں ڈراپ کر آئے کیونکہ دیر بہت ہو گئی تھی۔ نشے میں بھول گیا کہ ابھی کزان نے پروپوز کرنا تھا۔ اسے ان دونوں کی فکر تھی۔

"سوری۔۔۔" وہ اس سیدھا کر کے سائنڈ پہ ہو کر جانے لگا جب کسی نے اسے پکڑ لیا۔ اس کی طرف دیکھا تو خوفزدہ کانپتی متشمہ تھی۔

"بلیک بلیک صبو۔۔۔ صبو نہیں مل رہی میں واش روم گئی تھی پھر سیف کی کال آگئی۔ بات زرا لمبی ہو گئی تو میں اس دوران باہر آئی تو وہاں صبو نہیں تھی۔۔۔ مجھے لگا کزان اسے لیکر گیا ہو گا پھر بھی میرا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔ میں نے صبو کو کال کی مگر وہ فون

نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔ جیسے نیچے گئی اور کسی کو روک کر صبو کا پوچھا کہ وہ کزان کے ساتھ ہے تو کسی نے کہا اس حلیے کی لڑکی کو کوئی لڑکا گھسیٹ کر لیکر جا رہا تھا۔ وہ لڑکی نشے میں تھی۔۔۔۔۔ مجھے پتا ہے وہ صبو نہیں ہو سکتی بتاؤ صبو کزان کے ساتھ ہے نا۔۔۔۔۔ کزان کے ساتھ ہے نا ایسے کیا دیکھ رہے ہو نہیں صبو بلیک صبو کو ڈھونڈو۔۔۔۔۔ صبو نہیں ہو سکتی۔ صبو صرف کزان کو بلانے گئی تھی۔۔۔۔۔ نیچے تاکہ ہم دونوں کو ہوٹل چھوڑ آئے صبو کہاں ہے۔۔۔۔۔ بولو نا کزان کے ساتھ ہے نا کہ ہر ہے کزان۔۔۔۔۔ "متشتمہ نے وحشت زدہ سی بلیک کو جھنجھوڑ کر چیختے ہوئے بولے جا رہی تھی۔ بلیک کو لگا اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ کیا بات کر رہی ہے یہ۔

"تشنو!!!!" کزان کی چیخ پر متشتمہ کزان کی طرف گئی۔

"کدھر ہے صبرینہ؟" کزان دھاڑا۔

"یہ میں تم سے پوچھ رہی ہوں کہاں ہے میری صبو وہ تمہارے پاس آئی تھی کدھر چل گئی وہ۔۔۔ تم میں سے کوئی ایک بھی میری بہن پہ نظر نہ رکھ سکا!!!!!!" "بلیک نے جیب سے اپنی گن نکالی اور خطرناک تاثرات سے بیسمنٹ ایریا گیا جہاں یقیناً کوئی وہاں اسے لیکر گیا ہوگا۔ اس جگہ پہ کوئی نہیں جاسکتا تھا ماسوائے وہ لوگ جنہوں نے میمبر شپ لی ہو۔ کزان بھی سمجھ گیا تو وہ بھی تیزی سے گرلر کو اشارہ کیا کہ متشمرہ کو سنبھالے اور اس کے پیچھے گیا۔

"تم میرے کزان ہونا۔۔۔ لیکن تمہاری آنکھیں ویسے نہیں لگ رہی۔۔۔ اور تم نے تو سوٹ بھی نہیں پہنا تھا۔۔۔ مجھے تمہارا چہرہ صحیح سے نظر نہیں آرہا فو۔۔۔۔۔ ادھر

دکھاو۔ " وہ اس آدمی کا چہرہ پکڑ کر نیچے کر رہی تھی تو ایک دم وہ شخص اس سے پہلے کچھ غلط کرتا صبرینہ نے اس کا بڑے زور سے اس کا منہ پیچھے کیا۔

"تمہارے منہ پہ داڑھی نہیں ہے۔۔۔ اور تمہاری جوائنٹ کی بھی خشبو نہیں آرہی اور ہافو تم کبھی اپنا منہ قریب نہیں کرتے کتنے بد تمیز ہو تم۔۔۔۔" وہ وہی شخص تھا جس نے صبرینہ کو گرتے ہوئے سنبھالا تھا اور اس کو مدد کرنے کی آفر دی تھی لیکن صبرینہ نے اسے جھٹک کر خود کو سنبھال کر چل پڑی تھی لیکن اس آدمی کی شیطانی نگاہوں کی لپیٹ میں آگئی اب اسی کی باعث صبرینہ اس حالت کو پہنچی تھی۔ وہ جینا کے بتانے پر کزان کو دھونڈنے لگی پڑتی باہر ہی جارہی تھی جب دوبارہ اس سے ٹکڑا گئی اور سمجھی اسے تھا منے والا اب کی بار کزان ہے کیونکہ آخر میں ہمیشہ کزان ہی اس کے پاس آتا تھا۔ وہ آدمی ہنستے ہوئے مان گیا کہ وہ ہی کزان ہے اور اس سے باتیں کرتے ہوئے لیکر اسے بیسمنٹ لاؤنچ

آگیا۔ صبرینہ کو الجھن تو ہو رہی تھی مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی دوسرا اسے لگا اگر
کزان نے اسے نہ پکڑا تو وہ دھڑم کر گر جائے گی اور کزان تھا کوئی غیر تھوڑی جو اسے کچھ
نہیں ہونے دے گا۔

"تشنو کہاں ہیں۔۔۔ وہ اپ سیٹ تھی۔۔۔ مجھے اس کے پاس جانا ہے۔۔۔ وہ بھی
ڈانس کرے تو ٹھیک محسوس کرے گی جیسے میں کر رہی تھی پی۔۔۔!!" وہ آدمی جو اسے
دوبارہ پکڑنے لگا اسے دھکا دیکر بولتے ہوئے گھومی۔ چڑکاتا اثرات اس بندے کے چہرے
پہ آئے۔

"پہلے میرے پاس تو آسو بیٹی پائی پھر لے جاؤں گا جس کے پاس تم چاہو۔۔۔"

"میں تو رورو روو کی ہوں۔۔۔۔ اور ہمیشہ بھی تم سنیک کی طرح کیوں بات کر رہے ہو ہافو۔۔ بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔" وہ ایک دم گھوم کر کھلکھا کر ہنستے ہوئے ایک دم بیڈ پر گر گئی۔

"او میرا سر۔۔۔ میرے پیٹ میں ایک بار پھر تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ کزان !!! مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ تشو۔۔۔ تشو۔۔۔!!!" گیون جس کے دوست کا یہ کلب تھا وہ اس کی طرف آیا اور اپنا کوٹ اُتار کر اس کی طرف جھکا اور اس کے بال چہرے سے ہٹائے۔ صبرینہ کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔

"تمہاری آنکھیں کتنی حسین ہیں اور اس میں نکلتے اشک۔۔۔ مکمل امتزاج !!!!" اس سے پہلے وہ صبرینہ کی زندگی بربادی کی طرف پہلا قدم بڑھاتا ایک دم زور سے دروازہ

ٹوٹنے کے انداز میں کھلا۔ وہ مڑا کزان ایک الگ روپ میں کھڑا ایک منٹ کے لئے اس
منظر کو دیکھ کر لڑکھڑا گیا۔

"صبرینہ !!! "

"کزان !!! کزان مجھے پیٹ میں تکلیف ہو رہی ہے۔ کزان تشو !!! کزان مجھے اٹھنے
میں میری مدد کرو۔ کزان !!! " وہاں صبرینہ تکلیف سے روئی جا رہی تھی اور یہ
آدمی۔ ماضی نے ایک بار پھر اس پہ حملہ کیا تھا اور ایسا حملہ کیا اس کے اندر موجود جتنی بچی
کچی انسانیت تھی اس نظر سے پہ آکر ختم ہو گئی۔

"کون ہو تم !!! اور تمہیں تمیز نہیں کسی کی پرائیوسی۔۔۔۔۔ " اس پہلے کچھ کہتا
کزان تیزی سے آیا اور اپنے کہنی زور سے اس کے جڑے پہ ماری کہ ایک دم گھوم کر
گرا۔ بلیک اسی لمحے داخل ہوا اور اس منظر کو دیکھ کر اس کی خود کی حالت بھی غیر ہو گئی۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا سکینڈ میں چھایا اور وہ بھی اس بندے کو جان سے مارنے کے لئے بڑھتا۔ صبرینہ کی تڑپتی آواز پروہ رُک گیا۔

"امی!!! امی میری۔۔۔۔۔ حالت خراب ہو رہی ہے۔۔ امی میں آپ کے پاس۔۔۔۔۔ آرہی ہوں مگر کزان۔۔۔۔۔ کزان کو میں ننن نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔ میں نے وعدہ۔۔۔۔۔ وعدہ کلک کیا تھا۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔ میں کزان۔۔۔۔۔"

"گرل۔۔۔۔۔ کڈو۔۔۔۔۔ بلیک تیزی سے اس کی طرف آیا۔
"گرل۔۔۔۔۔ کڈو میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔ صبرینہ۔۔۔۔۔ بلیک نے اسے سنبھال کر اٹھایا۔
اس نے صبرینہ کی آنکھیں دیکھتے ہوئے اس کے گال تھپ تھپائے۔ اُدھر کزان پاگلوں کی طرح اس پہ مکوں کی بارش کرتے حیوان بن گیا اس نے اس کی گردن پہ بازو کے

ذریعے دباؤ ڈالا تھا اور دوسرے سے اس کا چہرہ خون سے لت پت کر چکا تھا۔ اسی لمحے
جوش اور آگیا۔ وہ بھی منظر دیکھ کر پہلے تو ساکت ہو گیا پھر پاگل ہو گیا۔

"کیا ہوا یہ کیا کیا اس نے روکی کے ساتھ۔۔۔۔۔" بلیک نے صبرینہ کو اٹھانے کے لئے
بڑھا۔

"ایمبولینس کو کال کرو اسے ریپ ڈرگزدیے ہیں۔ جلدی!!!!!!" جوش تو پاگل ہو گیا۔

"داٹ باسٹرڈ!!!!!! میں اس کی ریشے ریشے الگ کر کے کتوں کو کھلاؤں گا!!!!!!"

۔ وہ اس بندے کی طرف جانے لگا جہاں کزان اس بندے کو مارتے ہوئے ایک سکینڈ

بھی نہیں رُک رہا تھا کہ بلیک نے زمین کو ہلادینے والی دھاڑ سے رُکا۔

"ایمبولینس کو کال کرو!!!!!! گرل کو کچھ ہوا تو میں تمہاری جان پہلے لوں گا!!!!!!"

"میری روکی کو میری روکی کو ہاتھ لگایا۔ میری روکی توڑنے کے لئے ملی۔۔۔ تم نے کزان سا کورا کی روکی کو ہاتھ لگا کر اپنے لئے جہنم اور عبرت ناک موت خرید لی ہے۔" کزان نے جیب سے چھری نکالی اور زور سے اس کے کندھے پہ وار کر کے گھمایا اور کھینچ کر چیڑنے کے انداز سے بالکل سینے کے قریب لایا۔ وہ بندہ چیخ کر اس جہاں کو ہلاتا کزان نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔

"جس مردانگی کا اتنا غرور ہے نا اسی کو آج اوکھاڑ کر تمہیں کتے کی خوراک بناؤں گا۔ دیکھتے جاؤ تم!!!! اس نے چھری نکال کر اس کے بازو پہ گھمائی۔ اس کے بعد دوسرے بازو پر۔ ہاک بھاگتے ہوئے آیا۔ وہ منظر دیکھ کر رُک گیا۔ کزان نے اس کا پورا ایک ہاتھ پہ بار بار چھری گھسا کر تقریباً ہاتھ اس کے جسم سے علیحدہ کر دیا تھا۔

"اسی ناپاک ہاتھ نے میری روکی کو چھوا تھا نا۔۔۔ میری روکی کو کزان سا کورا سمجھا ہے

اسے!!!! جو اپنے آپ کو بچا نہیں سکا۔" اس کی چیخوں کا گلاب کا گھونٹ چکا تھا۔ ہر

طرف خون ہی خون سے کمرہ پھیل گیا تھا۔ کزان نے کسی جانور کی طرح اسی کی شکل

پہچانے لائیت نہیں چھوڑی اور اس نے جس طرح اس آدمی کے جسم کا حشر کیا تھا وہ تو کبھی

اس حد تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ کیا کر دیا کزان نے۔ یہ آدمی کون تھا۔ یہ کزان نہیں

ہو سکتا۔

"میشیو نے کہا تھا۔۔۔ تم لوگوں کے جسم یاد کرنے کے لئے دفنانے کے اس قابل نہ

چھوڑو بلکہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر ان کو جلا کر بھسم کر کے ان کا نام و نشان ہی

مٹا دو اور میں ایسا ہی کروں گا میشیو میں ہر ایک ساتھ ایسا کروں گا جن کے ناپاک

ارادے کسی بھی انسان کی طرف بڑھے گے۔ تم صحیح کہتے تھے یہ دوسرے موقع کے

لئے بھی اس قابل نہیں۔" کزان کی خود حالت بگڑ رہی تھی لڑکھڑا کر خود بھی خون سے
لت پیت ہوا تھا جب سنیک اندر آیا۔ اس جگہ کو دیکھ کر اس کا بھی سر چکرا گیا۔ یہ جلد بازی
میں کزان نے کیا کر دیا۔ اس کمینے کو اتنی جلدی موت کیوں دے دی۔۔۔ اور یہاں کسی
اور کلب میں وہ اس حد تک چلا جائے کسی نے بھی سوچا نہیں تھا۔ کزان کی نظر بستر پر گئی
تو ایک دم وہ دھاڑا۔

"میری سیمے!!! میری رو کی کہاں ہے!!!!!!"

"یہ کیا کر دیا تم نے کزان۔۔۔ اب تمہیں کیسے بچائے گے ہم۔۔۔" سنیک نے اپنا سر
پکڑ لیا۔ ہاک نے گھوم کر تیزی سے دروازہ بند کیا کہ کوئی اس وقت نہ آئے۔

"میں تم لوگوں سے پوچھ رہا ہوں میری روکی کہاں ہے۔ کہاں لیکر گئے ہو

اسے!!!!!! " وہ جانے لگا تو ہاک نے اسے پکڑا اور زور سے اس کے منہ پہ زوردار

تھپڑ مارا۔

"ہوش میں آؤ کزان!!!!!! ہوش میں آؤ!!!!!! "

جاری ہے۔ " یہ کیا کیا تم نے ہافو۔ " ہاک نے سختی سے اس کے کندھے کو پکڑ کر اسے

جھنجھوڑا۔ کزان اسے دیکھتا رہا پھر ہنسا۔ عجیب انداز میں۔ اس کے تاثرات بالکل عجیب

ہو گئے۔ سنیک ایک دم پیچھے جیسے وہ یہ روپ۔ وہ یہ انداز۔ وہ یہ کزان پہلی بار دیکھ رہا

ہے۔ وہ تو نہیں جانتا۔ یہ کیا ہو گیا ہے اس کے دوست کو۔ وہ ہنسے جا رہا تھا۔ ایک دم اس

کے ہاتھ میں موجود خون سے بھری چھری کو دیکھا جس سے ابھی تک خون ٹپک کر زمین

میں جا کر گر رہا تھا۔ وہ ہاک کی گرفت کو جھٹک کر پیچھے ہوا۔

"سرپرائز بلزنگ بینڈٹس۔ یہ ہے میری حقیقت۔ دیکھ لو کزان سا کورا کو۔" وہ عجیب

خوفناک انداز میں ہنستے ہوئے اپنے بازو کی سلیوس سے چھری صاف کرنے لگا۔

"تم لوگ دیکھ لو۔۔ کیا ہوں میں۔۔ دُنیا کو بھی بلا وبتاؤ۔۔ کیا ہوں میں آخر۔۔۔"

اشتہار لگواو جیسے پہلے درندوں نے کزان کا لگایا تھا۔۔ اب لگاؤ دیکھو کزان سا کورا ایسے

درندوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔۔ اب لگاؤ ناکیا دیکھ رہے ہو میرا منہ!!!!"

"ہاک یہ پاگل ہو گیا ہے۔ ہاک اس لاش کا اور کزان کا بندوبست کرو ورنہ بہت گڑبڑ

ہو جائے گی۔ اس کمینے کو میں پیروں پہ کلہاڑی مارنے نہیں دوں گا۔ ہاک تم سُن رہے

ہو!!!" ہاک کو ساکت کھڑا پا کر اور کزان کو پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ کر سنیک چلایا۔

ہاک ہوش میں آیا اور اس نے فون نکال کر گرلر کو فون کیا۔ گرلر نے ایک ہی بیل پہ فون

اُٹھالیا جیسے وہ اسی انتظار میں تھا۔

"کسی کو شک تو نہیں ہوا؟ کڈو کیسی ہے؟"

"بلیک اس کو اٹھا کر لے کے گیا ہے۔ کلب میں تو کسی کو شک نہیں ہوا مگر تشو شور کرنے

لگ گئی تو جوش اسے زبردستی باہر لے گیا۔ ابھی تک تو کچھ پتا نہیں ایمو لینس آئی ہے کہ

نہیں۔ جوش نے مجھے بتایا کیا کرنا ہے اس بندے کا؟"

"لڑکیاں کہاں ہیں؟ اور کچھ نہیں بہت کچھ کرنا ہے۔ کزان نے اسے مار دیا اور سین بڑا

بلڈی ہے۔ کچھ کرو اس سے پہلے پھنسنے جائیں ہم۔ ایک تو لندن میں آکر ہی یہ مصیبت

دیکھنی تھی ڈیم!!!!!!" غصے سے سوچتے ہوئے اس نے زور سے پیر بھٹکے۔ سنیک اس

کے پاس آیا اور اس سے چھری لی لیکن کزان پیچھے ہوا۔

"خبردار!!!! ابھی اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے ہیں۔ اس کے بعد سمندر میں

پھینک کر ان کو مچھلیوں کی خوراک بنانی ہے۔ تمہیں میرا ساتھ دینا ہے لارا۔ میرا ساتھ

!!! تمھاری اینا کو برباد کرنے والا تھا۔۔۔ تمھاری اینا!!!!!! " وہ اس وقت واقعی ہوش میں نہیں تھا۔ اس کے سارے حواس گم ہو گئے۔ جبھی سنیک سے ایسی باتیں کر رہا تھا جو وہ کبھی غصے میں بھی نہ کہتا۔ یہ کیا ہو گیا تھا اسے لیکن اس وقت سنیک کو کزان کے انجام کے علاوہ کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے صبرینہ احمد سے خوشیوں کا وعدہ کیا تھا اور اس کی خوشی کزان تھا۔ کزان کو بچانا تھا۔ جو مصیبت اس نے کھڑی کر دی تھی۔ اسے اس مصیبت سے نکالنا تھا۔ اس نے زور سے کزان کے منہ پہ تھپڑ مارا کہ کزان لڑکھڑا کر پیچھے ہوا اور اس کے ہاتھ سے چھری گر گئی۔ سنیک نے اسی لمحے وہ چھری اٹھائی اور اپنے پینٹ کی جیب میں رکھی۔ کزان نے اسی لمحے سنیک کے منہ پہ مکا مارنے لگا مگر ہاک بیچ میں آ گیا۔

"کزان کزان پاگل مت بنو!!! ہوش میں آؤ کڈ!!!!!!"

"تمھاری اتنی ہمت لارا!!!! اس درندے کی وجہ سے تم لوگ مجھے ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں گنہگار ہوں۔ میں ظالم ہوں۔ مجھے مار رہے ہو۔ مجھے روک رہے ہو۔ تم لوگ میرے اپنے نہیں ہو سکتے۔ کوئی بھی میرا نہیں ہے۔ کوئی بھی کزان کا نہیں۔ سب کزان سے نفرت کرتے ہیں۔ کوئی بھی کزان کو قبول کرنے کو نہیں تیار!!!! کوئی بھی۔۔۔۔"

کزان ہسٹرک ہو گیا۔ اس نے بالوں کو مٹھی میں لیکر چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ ہاک نے اسے قابو کیا اور سنیک نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

"کزان میرے بھائی۔ ہوش میں آؤ۔ کڈو کی حالت بہت خراب ہے۔ کزان ہمیں اس کے پاس بھی جانا ہے۔ کزان!!!! صبرینہ کی خاطر چپ ہو جاؤ۔" لیکن وہ سُن نہیں رہا تھا تو سنیک نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر واش روم کی طرف گھسیٹا۔ ہاک نے اس کے بعد جوش کو کال ملائی۔

"کدھر ہو؟ کڈو کیسی ہے۔"

"ابھی اسے لیکر گئے ہیں۔ بلیک اور متشمہ ساتھ ہیں اس کے۔ میں آؤں اندر۔"

"جلدی!! اور اس وقت ہم کس کو مدد کے لئے بلائیں۔ اس لاش کا سب سے پہلے

بندوبست کرنا ہے۔ اس کے بعد یہاں کلین اپ کی ضرورت ہے۔ لندن میں ہمارے

اتنے دشمن ہیں کہ کسی کو بھنک لگ گئی تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔ میرا دماغ اس

وقت سُن ہو گیا ہے۔"

"جینا'سا شا اور ربیکا لیکر نکل پڑی؟ نظر نہیں آرہی۔۔۔" اس کے بعد کلب کا میوزک

میں ہاک کو جوش کی آواز نہیں آرہی تھی تو اس نے فون بند کر کے گرلر کو ٹیکسٹ کیا۔

سنیک نے واش روم کو لاک کیا اور کزان کی طرف دیکھا جس کو دھکا لگنے پر اس نے

سنک کے کونوں کو پکڑ کر خود کو قابو کیا۔ اس سے پہلے وہ سیدھا ہو کر غصے سے سنیک پر

حملہ کرتا۔ اچانک آئینے پر اپنے آپ کو دیکھ کر وہ ساکت ہو گیا۔ یہ کون تھا آئینے میں۔
آنکھوں میں بے پناہ وحشت۔ سفید ہوئی وی رنگت پہ خون کے بے تحاشا چھینٹے۔ بال
کھینچ کھینچ کر گھونسہ بنے ہوئے تھے اور کپڑے وہ تو خون سے بھیگ چکے تھے۔ وہ غور
کر رہا تھا۔ خون صرف کپڑوں میں نہیں جگہ جگہ تھا۔ جہاں جہاں وہ جا رہا تھا۔ جس جگہ پہ
وہ ہاتھ رکھ رہا تھا۔ یہ خون !!! اس کا نقش ہر طرف ثبوت کے طور پہ چھوڑ رہا تھا۔ وہ
کزان کے کارنامے کی گواہی دے رہا تھا۔ ایسے جیسے قیامت آگئی ہو۔ بے جان شہ کے
منہ میں زبان ڈال دی گئی ہو اور ان کی زبانیں تب تک نہیں رُکے گی جب تک آپ کے
سارے اعمالوں کے حساب کتاب بے باک نہ ہو جائیں۔ کزان نے ہاتھ ایک دم پیچھے کر
کے دیکھے تو واقعی سنک کے کونے کو پکڑنے پر خون کے داغ لگ چکے تھے وہ ایک دم
خوفزدہ ہو گیا تیزی سے اُسی ہاتھ سے وہ نشان مٹانے لگا مگر یہ کیا لٹا اور وہ کونا گندا ہو گیا۔

مزید داغ' مزید دھبے' مزید ثبوت۔ ایک دم کسی کی آواز آئی۔ اس نے آئینے کی طرف دیکھا۔ اوکاسان اسی کی طرح خون سے لت پت تھی اور شیشے پہ ہاتھ رکھ کر وہ کزان کو پکار رہی تھی۔

"اوکاسان !!! اوکاسان !!!" کزان نے ایک دم شیشے پہ ہاتھ رکھا۔

"اوکاسان !!! اوکاسان کیا ہوا آپ کو۔۔۔" لیکن اوکاسان کی آنکھیں بے جان

تھیں۔ بس ان کے ہونٹ ہل رہے تھے۔

"اوکاسان کیا کہہ رہی ہیں۔ اوکاسان پلیز ایسے مت دیکھیں۔ اوکاسان میں نے روکی کو۔

میں نے اپنی صبرینہ کو بچایا۔ اوکاسان میں نے خود کو بچایا۔ آپ بھی مجھے چھوڑ گئی

تھی۔ مجھے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ مجھے سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔ مجھے خود کو بچانا تھا

اوکاسان۔ اوکاسان ایسے مت دیکھیں مجھے ایسے مت دیکھیں۔" وہ شیشے پہ روتے

ہوئے مکے مارنے لگا۔ ایک دم اوکا سان غائب ہو گئی اور اس کی جگہ رو کی آگئی اور وہ
تکلیف سے روئی جارہی تھی۔

"کزان۔۔۔"

"رو کی !!!" ایک دم کزان رُک گیا۔ شیشے پہ پڑی دراڑوں میں اسے صبرینہ سسکتی
ہوئی نظر آئی۔

"کزان !! کزان میں جارہی ہوں۔ پلیز پلیز مجھے روک لو۔ مجھے نہیں جانا بھی۔ مجھے
نہیں جانا۔" کزان نے صبرینہ کو شیشے سے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام ہو رہا تھا۔
"ہیمے !! ہیمے !!! تم کہاں جارہی ہو۔۔۔ ہیمے !!! صبرینہ تم نہیں جاو گی۔ صبرینہ تم
نے وعدہ کیا تھا۔" ایک دم کزان کو لگا کسی نے اسے زور سے نیچے گرایا ہے اور اس کے
سر پہ پانی کی بوچھا شروع ہو گئی۔ کزان ایک دم گھبرا کر سیدھا ہوا۔ دیکھا تو پانی بڑا تیزی

سے اس کے وجود پر برس رہا تھا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ابھی تک اس کے جسم میں خون تھا اور تیز شاور کی سپیڈ سے وہ خون پانی میں بہے جا رہا تھا۔ شاور؟ اس نے ماتھے پہ رکھ کر دیکھا تو وہ واقعی شاور کے نیچے تھا۔ سر گھما کر ارد گرد دیکھا تو گلاس ڈور کھول کر کھڑا سنیک بڑی بے بسی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"ڈینیل یہ کیا ہے؟" سنیک گٹھنے کے بل بیٹھ گیا۔

"کزان خود کو ہوش میں لاؤ۔ این۔۔ تمھاری روکی کو تمھاری ضرورت ہے۔ اپنی روکی کے پاس جانا ہے نا۔" کزان ایک دم اسے دیکھتا رہا پھر بچوں کے انداز میں اس نے خاموشی سے سر ہلایا۔

"تو جلد ہی خود کو سنبھالو کیونکہ تمھاری ہیمے سب سے پہلے آنکھیں کھولے تو تمھارا چہرہ اس کے سامنے ہو۔" اور کزان نے سر ہلا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا جہاں سے ثبوت ایک

بوچھا رکھی تھی۔ سنیک اس کے ثبوت مٹا رہا تھا۔ ایک دم اس کا دھیان
ہاتھوں کی لکیروں کی طرف گیا تو ایک دم دماغ اس کی طرف پہنچ گیا۔

Sana sana colita de rana, si no sanas hoy, "

'sanarás mañana

If you don't heal today, you will heal)

(.tomorrow

"یہ کوڈورڈ تم جانتے ہو تمہیں کیوں دے رہا ہوں کزان۔" کزان نا سمجھی سے

spanish کی اقوال کو میشیو سے سُن رہا تھا جو بقول اس کے ایک کوڈورڈ تھا۔

"جی۔"

"کیونکہ جب تمہارے لئے تکلیف حد سے بھر جائے اور تم سے چیزیں سنبھالنا مشکل ہو جائے یا پھر تم کسی مصیبت میں ہو اور رہائی کے راستے بند ہو جائے تو تم یہ کوڈ مجھے بھیجو گے۔"

"اچھا تو آپ مجھے ایک بار پھر مصیبت سے بچائیں گے۔" دوسری طرف خاموش رہی پھر اس کی گھمبیر مگر سخت آواز سنائی دی۔

"ہاں۔"

"اچھا اس کوڈ کے پیچھے گہرائی کیا ہے؟"

"تمہیں آج شفا نہیں مل رہی تو کل تمہیں شفا مل جائے گی۔ یہ بول بچوں کو بہلانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں مگر یہ مجھے یہ بول ٹر گر کرتے ہیں کہ میں کل کی صبح کا انتظار نہ کروں اور عین اسی لمحے سب کچھ ٹھیک کر دوں۔"

"بڑی اچھی سوچ ہے آپ کی میشیو۔ اللہ آپ کو آپ کے مقصد میں کامیاب کرے۔"

"میشیو۔۔ میش۔۔ میشیو۔۔ میرا۔۔ میرا فون کہاں ہے؟" کزان ایک دم ہوش میں

آکر جیب سے فون تلاش کرنے لگا مگر وہاں فون میں موجود نہیں تھا تو خود سے اونچی

آواز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ سنیک کو دیکھنے لگا۔ سنیک نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میشیو؟ کون میشیو؟"

"سانا سانا کو لیتا۔۔ دی رانا۔۔ میشیو مجھے میشیو کی ضرورت ہے وہ سب کچھ ٹھیک

کردے گا۔ تم لوگ پریشان نہ ہو۔ کسی کو بھی بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ

ٹھیک کردے گا وہ۔ ہر شے کا نامو نشان مٹا دے گا۔ بہت ماہر ہے ایسے کاموں میں۔"

"تم سپینش زبان بول رہے ہو سا کورایہ کیا ہے؟ کونسی صبح۔۔ اور یہ میشیو کون

ہے؟" اس نے کزان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ کزان نے زور سے نفی میں سر ہلا کر اسے

ہٹایا اور شاو رسٹال سے باہر نکل کر اس شیشے کی طرف آیا جہاں اس نے واقعی مکار کے
دراڑیں ڈال دی تھیں۔ سنیک نے شاو ر بند کر کے اسے دیکھا۔

"کیا ہونے والا ہے سا کورا؟ مجھے بتاؤ اب کوئی مزید گڑ بڑ مت کرنا۔ خدا کے لئے ہمیں اپنا
کے پاس جانا ہے۔" اس نے سامنے پڑا اپنا فون اٹھایا جو سنیک اس کو شاو رسٹال میں
پھینکنے سے پہلے نکال کر یہاں رکھ چکا تھا۔ اس نے میشیو کو کال ملائی۔ بیل بجتی رہی۔ اس
کے بعد دسویں بیل پہ میشیو نے فون اٹھالیا۔

"ہیلو۔"

اس نے جیسے ہی لو کہا 'کزان کو اپنے حلق میں کچھ پھنستا ہوا محسوس ہوا اور پھر گہرا سانس
لیکر اس نے کہا۔

Sana sana colita de rana, si no sanas hoy,

'sanarás mañana

ایک دم دوسری طرف بالکل خاموش چھا گئی۔ اس کے بعد کزان کو محسوس ہوا جیسے وہ اس کی مسکراہٹ کو محسوس کر رہا ہے۔ اس کی ٹھنڈک ہی کچھ ایسی تھی کہ ایک منٹ کے لئے وہ بھی جیسے جم گیا تھا۔ اس کے بعد اسے میشیو کی آواز سنائی دی۔

"بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا صبو۔۔۔ صبو آنکھیں کھولو۔۔۔ بلیک اسے کیا ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ دونوں ایمبولینس کے اندر موجود تھے اور کچھ ہی منٹوں میں ہو اسپتال کے قریب

تھے۔ صبرینہ کو آکسیجن ماسک لگا دیا تھا۔ بلیک نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑا تھا جبکہ اس کے

ساتھ بیٹھی متشمہ بار بار صبرینہ کی ٹانگ کو ہلاتی بلک بلک کر رہی تھی۔ صبرینہ کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے کھلی تو متشمہ کھڑے ہو کر آگے ہوئی اور صبرینہ کو روتے ہوئے مخاطب کرنے لگی تو بلیک نے اسے روکا۔

"بیٹھو گر جاو گی تم۔" اسی وقت صبرینہ کے ہاتھ نے بلیک کے ہاتھ پہ زور سے دباؤ ڈالا۔
"کزان !!! کزان !!!" اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ پیراڈیمک خاتون صبرینہ کا بلڈ پریشر چیک کر رہی تھی جو بہت زیادہ نیچے ہوتا جا رہا تھا۔

"گرل !! گرل تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ میرا وعدہ ہے گرل۔ اسے اگر کچھ ہوا تو تم لوگ سوچ نہیں سکتے میں کیا حال کروں گا تم سب کا۔" بلیک نے صبرینہ کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں میں لیتے نرمی سے اس کہا اس کے بعد اس خاتون پہ غرایا جس کے تاثرات سے نہ صرف وہ گھبرا گئی بلکہ متشمہ بھی ساکت ہو گئی۔

"ہم اس بات کا خیال رکھیں گے سر!!! آپ بے فکر ہو جائیں۔"

"کزان!!! بلیک سر۔۔۔ کزان۔۔۔" صبرینہ نے تکلیف سے کہا۔

"صبر کزان آرہا ہے۔ صبر بس آنکھیں کھولی رکھو۔ میرے سے بات کرو۔۔۔ صبر پلینز کچھ

ایسا ویسا مت کرنا ہمارے ساتھ۔"

"کزان!!! کزان۔۔۔ آئی ڈیوڈ ڈیر یو۔۔۔" وہ پتا نہیں کہی اور ہی تھی۔

"آئی ڈیر یو مجھے کبھی بھولنا مت۔" کزان اگر یہ سُن لیتا تو کیا حال ہوتا اس کا۔ یہ کیسا ڈیر

دے کر ہوش و خرو سے بیگانہ ہو گئی۔ کیا یہ ان کی زندگی کا آخری ڈیر تھا؟ کیا یہ کھیل ختم

ہونے والا تھا؟

"یہ کیا بول رہی ہو۔ صبر۔ یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔ صبر تم کہی نہیں جا رہی۔ صبر تم نے اگر

کزان کے ساتھ ایسا کیا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ ایرک کچھ بولو۔ ایرک

--- " بلیک پہلے ہی صبرینہ کی بات سُن کر ساکت ہو گیا کہ ایک دم اسے جھنجھوڑتی
متشتمہ نے پانچ سالوں بعد اسے اس کے اصل نام سے پکارا۔ بلیک کو لگا وہ سانس نہیں لے
سکے گا۔ اس کے ہاتھوں کا لمس سے زیادہ اس کے ہونٹوں سے نکلا ' ایرک ' یہ اس کی
ذات زلزلے کے زد میں آگئی۔

" ایرک اپنی گرل کو سمجھاو۔ اپنی بہن کو سمجھاو ایرک۔ وہ کہی نہیں جائے گی۔ تمہارے
غصے سے وہ سہم جائے گی مگر وہ کہی نہیں جائے گی۔ ایرک بولو نا کچھ۔ ایسے ساکت کیوں
ہو گئے ہو۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ میں نہیں زندہ رہ سکوں گی۔ میری بہن کو کچھ ہو گیا تو
میں نہیں زندہ رہ سکوں گی۔ " رونے کی حد نہیں چھوڑی متشتمہ نے۔ بلیک نے چہرہ گھما کر
اسے دیکھا اس نے ابھی تک اس کا بازو پکڑا ہوا اور آنکھیں زور سے میچے وہ بالکل بچوں کی
طرح سسک کر بولے جارہی تھی۔ واقعی وہ ہوش میں نہیں تھی۔ واقعی وہ اتنا زیادہ سہم

گئی تھی کہ ماضی 'اور حال اس کے ذہن سے نکل چکا تھا ورنہ وہ کبھی مر کر بھی اسے ایرک نہیں بلاتی۔

("یہ دیکھ رہے ہو قبر!!! یہ میرے ایرک کی قبر ہے۔ اس کو اس کی محبت دفنار ہی ہے۔ وہ محبت جو اس کے ساتھ مر گئی تھی۔ یہ ایرک کی قبر اور اس کے ساتھ اس کی ٹریشا لینا کی قبر ہے۔ کل میں نے خود کو دفنایا۔ آج میں ایرک کو دفنار ہی ہوں۔ جو میرے سے پے پناہ محبت کرتا تھا۔ میں میری روح اسے دفنار ہی ہے۔" غصے سے کہتے وہ بیلچے کو کھودی ہوئی زمین کے اوپر مٹی اٹھا اٹھا کر گرا رہی تھی۔ جو چیز اس نے اندر پھینکی تھی وہ بلیک کی دیے گئے محبت سے بھرے تحفے تھے۔ وہ بلیک کے ٹیکسٹ میسج جو اس نے خاص کاغذ میں پرنٹ کیے۔ وہ بلیک کے ایک سو ایک پرفیوم کلکیشن جس سے متشمہ اپنا کمرہ کیا اپنی روح تک کو مہکا دینا چاہتی تھی۔ وہ بلیک کے گھر کی چابی کے ساتھ لگا تیلیوں کی کی۔

چین اور کیا کیا نہیں تھا۔ اس میں۔ سب پہ وہ مٹی گرا چکی تھی۔ بلیک خاموشی سے بے
جان آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ زبان بھی جیسے اس کے ساتھ چلی گئی۔ ہاتھ منٹمہ کو
روک نہیں پارہے تھے۔ جو بے رحمی سے سب کچھ ختم کرنے میں مصروف تھی۔ اس
دن واقعی ایرک مونز وئے مرچکا تھا۔ تو یہ کسے پکار رہی تھی۔) ایک دم ایمو لینس روک
دی گئی۔ دروازہ فوراً کھلا اور پھر صبرینہ کو اسٹریچر سے باہر نکالنے لگے۔ بلیک نے اپنی
سوچ کو جھٹکا۔ محبت مر گئی۔ اپنی بہن کو وہ کسی بھی حالت میں نہیں مرنے دے گا۔

میشیو سے بات کرنے کے بیس منٹ بعد۔ وہ اسی کے انتظار میں تھے۔ ہاک اپنے کانٹیکس
میں جو بندے آتے تھے ان کو مدد کے لئے بلانے والا تھا کہ کزان نے روک دیا کہ اس
نے سنبھال لیا ہے۔ معاملہ۔ وہ تو سب کو جانے کا بھی کہہ رہا تھا کہ وہ دیکھ لے گا۔ باقی

سب روکی کے پاس جائے۔ اس کی غیر موجودگی میں اس کی ہیپے (پرنس) اس کی
روکی کو نہ چھوڑے تو جوش جو اندر آگیا تھا ایک دم پھٹ پڑا۔

"تم نے معاملہ سنبھال لیا ہو گا کزان مگر اس اُمید میں مت رہنا کہ ہم تمہیں اکیلا
چھوڑیں گے۔ ہو گا تمہارا میثی میثو بہت بڑا ڈان مگر ہم بھی کسی سے کم نہیں۔ ہم بلزنگ
بینڈٹس ہیں۔ پورا سکاٹ لینڈ ہماری دہشت سے کانپتا ہے اور تم سب چپ کر کے ایسے
بیٹھے ہو۔ جیسے وائیلنس سے دور دور کا تعلق نہ رہا ہو۔ کزان اگر اسے نہ مارتا تو تم لوگ میں
سے اسے مار دیتے نہ صرف مارتے بلکہ تڑپا تڑپا کر مارتے !!! بہت ہو گیا۔ اب ڈرنا
چھوڑو اور سوچو کہ فی الحال اس کا مائی باپ نہیں آجاتا تو کسی کو بھنک نہ لگے کہ یہاں مڈر
ہوا ہے وہ بھی کسی اور کے کلب میں اور وقت بہت کم ہے ہمارے پاس کم سے کم کلین
اپ تو شروع کریں۔" کزان نے سیدھا جا کر اس آدمی کا فون اس کے کوٹ سے نکالا اور

دیکھا تو اس میں پاس ورڈ لگا ہوا تھا۔ اس نے جوش کو اشارہ کیا۔ جوش نے گرلر کو رنگ چھوڑی۔ دو منٹ بعد دروازے پہ دستک ہوئی۔ گرلر اندر داخل ہوا۔ کزان نے اس کو فون پھینکا۔ گرلر نے کیچ کیا۔ گرلر سمجھ گیا۔ وہ فون کھولنے میں خاصا ماہر تھا۔ پانچ منٹ بعد کزان کے فون کسی انون نمبر سے میسج آیا۔ اس نے چیک کیا تو کلین اپ کرنے والے بندے آگئے تھے اور اس طرح کی لاش کا وہ اچھی طرح بندوبست کرنے میں ماہر تھے۔

"وہ لوگ آگئے ہیں۔ اب اس کو ٹھکانے لگانے کی تیاری کرتے ہیں۔" پانچ منٹ کے اندر اندر دو کلین اپ کے یونی فورم میں بندے آئے اور اس کے پیچھے پانچ بلیک سوٹ میں اس پورے کلب کو گھیرے میں لے لیا اور آپریشن کلین اپ شروع ہو چکا تھا اور کسی کو بھنک نہیں لگی کہ یہاں پہ کسی کا بے رحمی سے قتل ہوا تھا۔ ایسے کلین اپس میشیو کافی عرصے سے کرتا آیا ہے۔

متشمہ بیچ پھٹی ہوئی تھی جبکہ بلیک ڈاکٹر سے بات کرنے گیا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں کو باہم

ملائے ' اپنی ٹانگیں ہلائے جا رہی تھی۔ صبو کے ساتھ زیادتی ہونی والی تھی پہلے وہ صبو کو

چیک کرنا چاہتے تھے کہ واقعی اس کے ساتھ کچھ ہو تو نہیں گیا تو متشمہ چیخنا چلانا شروع

ہو گئی کہ اس کی صبو بچ گئی تھی اس درندے کے ہاتھوں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں۔ وہ

کیوں چیک کرنا چاہتے ہیں صبو کو۔ اس نے تو ایک ڈاکٹر بھی حملہ بھی کیا تھا جنھوں نے یہ

کہا تھا کہ وہ پھر بھی چیک کریں گے۔ یہ ضروری ہے تو اس کا دماغ ہی گھوم گیا۔ بلیک نے

بامشکل اسے سنبھالا۔

"کوئی ہاتھ بھی نہیں لگائے گا میری صبو کو۔ بس اسے ہوش میں لا دو ورنہ تم سب لوگوں کو

میں کورٹ میں گھسیٹوں گی۔"

"متشمہ۔۔ سنبھالو خود کو۔ متشمہ کچھ نہیں کریں گے وہ گرل کے ساتھ۔"

"میں چیڑ دوں گی تم سب کو۔ اگر مجھے پتا چلا کسی نے اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھایا۔ خدا کی

قسم جان سے مار دوں گی۔ چھوڑو مجھے۔ چھوڑو!!!!!!" بلیک اسے کونے میں لیکر جا کر

چھوڑ چکا تھا۔

"آئیم سوری۔ متشمہ گہری سانس لو۔ کوئی گرل کو ہاتھ نہیں لگائے گا۔ میں ان پہ واضح کر

چکا ہوں جب تک گرل ہوش میں نہیں آ جاتی کوئی کچھ نہیں کرے گا۔ اوکے!!!"

"مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہے۔ مجھے اس کے پاس جانے دو۔ جانے دو!!!!!! مجھے جانے

دو!!!!!!" لیکن بلیک بار بار اس کے راستے میں حائل ہو رہا تھا۔ تھک کر متشمہ اپنا

سر پکڑ چکی تھی۔

"وہ کہہ رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی اسے یہ جگہ نہیں پسند۔ کسی نے نہیں سنا۔ کسی نے

نہیں۔۔۔ میں نے اکیلا چھوڑ دیا۔ میں اپنی صبو کی حفاظت نہ کر سکی۔" وہ نیچے زمین پہ

بیٹھتی چلی گئی۔ بلیک نے بے بسی سے دیکھا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہوتی تو بلیک نے

سنجھال لینا تھا۔ وہ سُنتی اور مانتی بھی زیادہ اس کی تھی مگر ایک دیوار جوان کے پیچ حائل

ہو گئی تھی وہ کسی ذریعے بھی ٹوٹ نہیں سکتی تھی۔

"تم بیچ میں بیٹھو۔ میں آ رہا ہوں۔ کچھ پینا ہے؟" متشمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بس اس کے پاس رہو۔ مجھے بھروسہ نہیں ہے ان لوگوں پہ۔" وہ بامشکل اُٹھی اور

سائڈ پہ موجود بیچ پہ تھکے انداز میں بیٹھی۔ بلیک نے سر ہلایا۔ وہ چلا گیا تو متشمہ وہی بیٹھی

ہوئی تھی جب اسے کسی کی آواز سُنائی دی۔ دیکھا تو سنیک اور گرلر بھاگتے ہوئے آرہے

تھے۔

"کیا ہوا؟ ٹھیک ہے صبرینہ؟" متشمہ نے اپنی خالی نگاہیں اٹھائیں اور خاموش رہی۔ اس کے بعد ہاک اور جوش چلتے ہوئے آئے۔

"تشنو۔۔ کڈو کہاں ہے؟ ٹھیک تو ہیں نہ۔ کہاں پہ ہے بلیک۔۔۔" ہاک خاصا گھبرا یا اور پریشان لگ رہا تھا۔

"تشنو بتا دینا کہاں ہے؟ ٹھیک تو ہے نا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟" سنیک اب کی بار چلایا۔ متشمہ ہنسی۔ اس کی عجیب ہنسی پہ گرلرنے تیزی سے کہا۔

"متشمہ صبرینہ زندہ تو ہے نا؟" اس کی بات پہ سنیک کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا تیزی سے گھوم کر وہ چیخا۔

"شٹ اپ!!!! زندہ ہے وہ۔ متشمہ بتا اس سے پہلے میں کچھ کرنے بیٹھوں۔" متشمہ دیکھتی رہی پھر زخمی انداز میں ہنستے ہوئے تالی بجانے لگی پھر اٹھی۔

"!Bravo Blazing Bandits.Splendid"

"پہلے تو میری صبو کو بے سہارا چھوڑ دیا۔ اس درندے کے رحم و کرم پہ پارٹی کر رہے تھے۔ اس کے بعد بڑے جلدی آئے۔ تین گھنٹے ہو گئے ہیں اس یہاں آئے ہو اور تم لوگوں کو اب ہوش آرہا ہے اور ایسے ڈھونگ رچا رہے ہو جیسے بہت فکر ہے اور وہ کہاں ہے!!!! کہاں ہے جس کو وہ اپنا آخری ڈیر دیکر گئی ہے۔ آخری ڈیر کہ وہ اسے بھولے مت!! اور اس نے اس نے آنے کی زحمت نہیں کی۔ زحمت ہی نہیں کی۔ یا اللہ۔۔۔"

"وہ آرہا ہے۔ وہ جو کر کے آیا اس کے لئے۔۔۔ تم نہیں سمجھ سکتی۔ اس کی محبت پہ۔۔۔"

اس کے جو احساس ہیں اپنا کے لئے اس پہ تم سوال نہیں اٹھا سکتی تشو! "سنیک اب کی بار سخت لہجے اور سُرخ آنکھوں سے بولا۔"

"اور ہم اسی کا بندوبست کرنے گئے تھے جس نے آج کڈو کو اس حال پہ پہنچایا ہے۔

ایسے مت دیکھو ہمیں تشو۔ بلیک کہاں ہے میں گرنے والا ہوں ایک بار بتادو میری کڈو

ٹھیک ہے۔" ہاک تقریباً رونے والا ہو گیا۔

اب تشتمہ پھٹ پڑی۔ سیدھا گر لڑکے پاس آئی۔

"تم چھ کے چھ لوگ کس کام کے تھے!!!! نام کے رکھ والے ہو تم سارے!!! اب

یہ جو میری بہن کے لئے مصنوعی پاگل ہو رہے ہو زہر لگ رہا ہے یہ سب۔ وہ منع کر رہی

تھی۔ اس کو ایسی جگہ نہیں پسند مگر کزان نے نہیں سنا اور اسے چھوڑ کر نیچے چلا گیا اور تم

نے دیکھا تھا نا صبو کو ڈانس کرتے ہوئے تب کچھ کیوں نہیں گئے اس کے پاس کیوں نہیں

گئے ایک منٹ کے لئے اپنی گرل فرینڈ کو تو چھوڑ سکتے تھے!!! اور تم ہاک تمہاری تو

کڈو تھی۔ تم تو اتنے اونچے 'لمبے ہو تم ایک لمحے بھی میری صبو نظر نہیں آئی۔ تم ہمیشہ

الرٹ ہوتے ہو اور تمہیں تمہیں کیا کہوں میں۔۔۔ نام کی محبت کی ہے تم نے صبو سے۔

اپنے غم میں ڈوب کر آج تم اسے جہنم میں دھکیل دیتے آج۔ ہمیشہ دیکھتے تھے اسے آج

کیوں چھوڑ دیا!!!! بتاؤ مجھے!!!!" اس نے روتے ہوئے سنیک کو جنجھوڑا سنیک

مجرم بنا اپنا سر جھکا چکا تھا بولا کچھ نہیں۔ کوئی بھی کچھ نہیں بولا۔ بس ایک نے ہمت کی اور

وہ بھی غلط موقع اور غلط بندے کو یہ بات کہہ کر۔

"تو آپ کہاں تھی مسز سیف؟ آپ نے اپنی رومینٹک باتوں کے لئے اسے کیوں نیچے

جانے دیا جبکہ آپ کو پتا ہے وہ رش میں گھبرا جاتی ہے۔" سخت کٹیلے لہجے میں ایرک

مونرو نے متشمہ کو لمحے میں ساکت کر دیا۔ مڑ کر دیکھا۔ بلیک پینٹ کی جیب میں ہاتھ

گھسائے اسے دیکھ رہا تھا وہ بھی زخمی نگاہوں سے۔ وہ اس طرف شور پہ آیا اور اس نے

متشمہ کی بات سُن لی تھی اور جس طرح وہ سب پہ الزام لگا رہی تھی۔ سب کو صبو کی حالت

کازمہ دار ٹھہرا ہی تھی۔ اس سے برداشت نہیں ہوا۔ ابھی تو کزان نہیں تھا مگر اسی کی طرح یہ سب سُن لیتا تو کیا حالت ہوتی اس کی۔ اس سے پہلے وہ اپنے اندر کی بھڑاس کزان پہ اتارتی۔ اسے روکنا ضروری تھا۔ اس جگانا ضروری تھا۔

"تم ہوتے کون ہو مجھے یہ کہنے والے !!! میں میں زمرہ دار ہوں اپنی بہن کی حالت کی؟" وہ سنیک کو چھوڑ کر چلتے ہوئے اس کی طرف آئی اور غصیلی لہجے میں اس سے بولی۔

"ہم سب اس کی حالت کے زمرہ دار ہیں محترمہ !!! اور میں بھائی ہوں اس کا۔"

"کیا زبردست بھائی ہیں آپ !!! جو اپنے موج مستی میں لگے ہوئے تھے اور لڑکیوں کے ساتھ ناچتے ہوئے فرصت ملتی تو اپنی بہن کی طرف دیکھتے !!! میری بہن کزان کے بعد جسے پکارتی رہی وہ تم تھے۔۔۔ اور تم نے ہمیشہ کی طرح اسے بھی چھوڑ کر

بھیڑیوں کے حوالے کر دیا۔ " بلیک کی نیلی آنکھیں اس وقت گہرا کالی ہو گئیں "

جڑے بھینچے گئے اور چہرے کا رنگ سُرخ ہو گیا۔

"تشو!!!" ہاک نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے تھامے۔

"ایسے بنیں مت کہ آپ ہی واحد ہیں جسے صبرینہ سے محبت ہے اور وہ آپ کے لئے

پہلے نمبر پہ آتی ہے۔ آپ بھی اپنے شوہر کے ساتھ لوی ڈوی باتیں اس وقت چھوڑ دیتی

تو آج گرل اس حالت کو نہ پہنچتی۔ " متشمہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ

آگے بڑھی اس نے بلیک کے منہ پہ زوردار تھپڑ مارا۔ ایک دم پورے کوریڈور میں سناٹا

چھا گیا۔ کزان اسی لمحے آیا اور اس نے دیکھا متشمہ نے بلیک کے منہ پہ تھپڑ مارا ہے۔

"ہاؤڈیریو!!! ہاؤڈیریو۔۔۔" وہ بلیک کو دوسرا تھپڑ مارنے لگی کہ کزان بیچ میں آ گیا اور

اس نے متشمہ کو پکڑ کر پیچھے کیا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں !!! تم کیوں اسے مار رہی ہو۔ مارنا ہے تو مجھے مارو۔" وہ عضیلی لہجے میں بولتے ہوئے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔ متشتمہ نے اسے دیکھا تو اسے دھکادے کرتی تلخی سے مسکرائی۔

"آگئے تم۔۔ اتنی جلدی کیا تھی۔ جب میت کا بندوبست کرنے کا وقت ہوتا تب آتے۔ ابھی کیوں آئے ہو؟"

"کیا بکو اس کر رہی ہو۔ ٹھکانے پہ ہے تمہارا دماغ۔"

"نہیں رہا کزان سا کورا۔ نہیں رہا تم بائیکر لوگ زہریلے ہوتے ہو۔ جب سے ہماری زندگی میں آئے ہو۔ تب سے ہمارا سکھ 'چین اور جان ہی چھینے پہ تئلے ہو۔ ایک لڑکی کو مار دیا چلو وہ تو تھی ہی ذلیل کمینی یہ سب سزا تو ڈیزرو کرتی تھی مگر میری صبو۔ اس معصوم لڑکی کا کیا قصور تھا کزان جو اس حالت پہ تم سب نے پہنچایا ہے۔ وہ تو محبت کرتی تھی۔۔۔"

تم نے یہ صلح دیا ہے اپنی محبت کا۔ " مزید وہ بولتی۔ بلیک پیچھے سے آگیا اور اس نے منشمہ کا بازو پکڑ لیا۔

"اینف!!! چلو تمہارا دماغ ٹھکانے لگاتا ہوں۔ بہت برداشت کر لی تمہاری بد تمیزیاں۔"

"چھوڑو مجھے۔ ہاتھ مت لگاؤ مجھے میں کہہ رہی ہوں چھوڑو!!! بلیک میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔" اس کی آواز پوری کوریڈور میں گونجتی رہی۔ کزان نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا اور مڑ کر اس جگہ گیا جہاں صبرینہ انڈراو بزر ویشن تھی۔ نرس آئی تو اس نے پوچھا وہ اس سے مل سکتا ہے تو انھوں نے سر ہلایا۔

اس نے صبرینہ کو پکڑ کر اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔ وہ قابو میں نہیں
آ رہی تھی۔ ایک دم کزان نے اس کو پکڑ کر قابو کیا۔ اس کے بعد گستاخی کر کے صبرینہ
کے وجود کو ساکت کر دیا۔ کزان نے اپنا دباؤ ڈالا اس کے بعد

اپنے منہ پہ آئے تھپڑ کے لئے فوری طور پہ تیار نہیں تھا۔ اس کے بعد اس کے دوسرے
گال پہ تھپڑ۔ اس کے بعد صبرینہ نے تھپڑوں کی بارش کر دی۔ وہ منہ سے کچھ نہ بولی۔
بس اسے مارے جارہی تھی۔ آنسو آنکھوں سے باہر نکل آئے۔ بلاخر اس کے گیربان کو
جنجھوڑ کر بولی۔

"تم نے کیوں کیا ایسے !!!!!" وہ اس کی حرکت سے زیادہ اسے بات پہ طیش زدہ تھی
کہ اس نے کس وجہ سے ایسا کیا ہے۔ وہ بس بتانا چاہتا تھا وہ ایسا ہے جیسے سنیک نے کہا۔ وہ
اس سے نفرت کرے۔ اسے دھکا دے اسے گالی دے ' اسے مارے بس اسے لعنت بھیج

کردور چلی جائے۔ وہ یہ پوئینٹ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ واقعی اس کی معصومیت چھیننے والا ہے۔ وہ ڈارک نیٹ کی گینگ سے برباد ہوا کزان سا کورا ہے۔ صبرینہ کاشی آئینہ (ڈیر) کزان نہیں ہے۔ روکی کا کزان نہیں۔ وہ بس صبرینہ کو غلط ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کزان خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اب بولو بولو نا کیا تم میرے ساتھ محفوظ ہو؟ کیارات بھر میرے ساتھ رہو گی تو تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ صبرینہ احمد مرد ہوں' نشے میں ڈوبا ہوا مرد۔۔۔ ماضی کا ڈسا ہوا مرد!!!! بیوقوف گدھی انسان آنکھیں کھولو اپنی۔۔ اتنا اندھا اعتبار ٹھیک نہیں ہے اب اگر چاہتی ہو مزید تمہاری معصومیت!!!! " صبرینہ نے اب کی بار زوردار چیخ اس کے ناک پہ مارا۔ کزان نے اپنا ناک پکڑا۔

"تم سب کی طرح نکلے۔۔ تم واقعی گند ہو گند کزان۔" صبرینہ کی زہر میں ڈوبے لہجے پر
کزان ساکت ہو گیا۔

"کزان!!! کزان!!!"

"نہیں میں نہیں ہوں ایسا روکی۔ نہیں میں تمہاری مرضی کے بغیر تمہیں ہاتھ نہیں لگا
سکتا۔ یہ میں نہیں بول سکتا۔ میں اپنے ہیمے کو اس کی اجازت بغیر ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ میں
اتنا کمینہ اتنا بے غیرت نہیں ہوں۔ میں نے یہ سب نہیں کیا۔۔۔ یہ میں نہیں ہوں۔
میں دغدار ضرور ہوں لیکن اپنے گندے ہاتھ روکی پہ نہیں پڑنے دے سکتا اور زبردستی
کبھی نہیں۔ نہیں ہوں میں۔ روکی رُک جاو میں اوکاسان کی قسم کھاتا ہوں۔ ہیمے۔ یہ
فریب ہے۔ کسی کا جال ہے۔ صبرینہ۔ روکی!!! مت کرو میں ہماری دوستی' میں اپنی

پاک محبت کو ٹینٹ نہیں کر سکتا۔ وہ کمینہ تم پر زبردستی کر رہا تھا۔ میں نہیں۔۔۔ " ایک دم زور سے تھپڑ پر وہ ایک دم ہوش میں آیا۔ دیکھا تو سنیک نے اس کے دونوں گال پکڑے۔

"کزان ہوش میں آو۔ کزان گاڈ ڈیم اٹ۔۔۔ کچھ نہیں کیا تم نے اپنا کے ساتھ۔۔۔ اپنا سامنے ہے نہیں جا رہی وہ سو رہی ہے دیکھو۔ اس طرف دیکھو۔ " وہ تکلیف اور بے بسی سے اس کا چہرے کو دیکھنے لگا جو بالکل سیفد ہو چکا تھا بالکل اس کی شرٹ کی طرح۔ اس نے کپڑے اس کا روائی کی بعد تبدیل کیے تھے۔ ہوٹل سے گر لرا اس کے لئے کپڑے لے آیا تھا۔ وہ دوبارہ فریش ہو کر یہاں پہنچا تھا اس لئے اس دیر ہو گئی تھی پھر منشمہ کے لڑائی کے بعد وہ سیدھا صبرینہ کے پاس چلا گیا اور اس کے ساتھ سٹول لگا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے کو دیکھتا رہا' دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اسے یاد نہیں پھر یہ سب جہاں وہ پتا نہیں کہاں تھا لیکن وہ روکی کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا۔ روکی روک

رہی تھی اسے۔ اس کے بعد وہ گستاخی پھر صبرینہ کے تھپڑ پھر سسکیاں کہ کیوں کیا کزان
نے ایسے۔ کزان کبھی مر کر بھی صبرینہ کو غلط نگاہوں سے نہ دیکھے۔ ہاتھ لگانا تو دور کی
بات ہے۔ وہ نشے میں ہو۔ اس نے سو گنا ڈوزز کیوں نہ لی ہو پھر بھی وہ روکی کے ساتھ
زبردستی ناممکن !! وہ اپنے ہاتھ نہ کاٹ دے یہ سب کرنے سے پہلے۔

"کون ایسا؟ میری ہیمے میں نے سنیک کچھ نہیں کیا۔۔ قسم سے پتا نہیں وہ آئینہ کیوں دکھا
رہا تھا کہ میں نوشٹ ڈیم !!! میں اسے چھوڑا تھا زبردستی۔۔ میری آنکھیں۔۔۔ وہ
میری آنکھیں ہیمے کو دیکھ کر تو زندگی سے بھرپور ان میں سورنگ آجاتے تھے مگر اس
آئینے میں میری آنکھوں میں غصہ تھا ہوس تھی اور میری زبان پتا نہیں کیا بکواس کر رہی
تھی۔ نشے میں ڈوبا مرد ہوں۔۔۔ وہ میرے ساتھ محفوظ نہیں ہے۔ یہ جھوٹ ہے کتنی
بار میں نشے میں رہا ہوں۔ وہ میرے ساتھ تھی۔ میں نے ایک بار بھی اسے ہاتھ نہیں

لگایا۔ اسے گندی نظروں سے نہیں دیکھا تو یہ کیا مذاق ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ وہ مجھے
تھپڑ مار کر چلی گئی ہے۔"

"خدا کے لئے کزان۔ اپنے اللہ کے لئے پلیز چپ ہو جاو کزان۔ مت کرو خود پہ ظلم۔ میں
جانتا ہوں۔ تم نے خواب دیکھا۔ اٹھو۔ کزان ہوش میں آو۔ بس کرو میرے بھائی میری
ذات پہ رحم کھاو۔۔۔ میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔" سنیک نے کزان کو اپنے ساتھ
لگایا اور اسے کی پیٹھ پہ زور سے ہاتھ مارا۔

"اللہ کو کیوں نہیں آتا رحم۔۔۔ اللہ کب رحم کھائے گا مجھ پر سنیک۔۔۔" کزان ایک دم
ساکت ہو گیا پھر اچانک سسک کر وہ بولا۔

"پتا نہیں مگر اگر تم خود سے نفرت کرنا چھوڑ دو گے تو شاید اللہ کو رحم آ جائے۔ اپنا کو
دیکھو۔ بالکل سیف ہے۔ تم نے اسے بچا لیا۔ تم نے اپنی روکی کو بچا لیا۔ دیکھو وہ لیٹی ہے۔

تم نے اس کا تھوڑی دیر پہلے ہاتھ پکڑا تھا۔ " وہ سیدھا ہوا تو کزان نے مڑ کر نم آنکھوں سے سوئی ہوئی صبرینہ کو دیکھا اور ایک دم لڑکھڑا کر کھڑا ہوا کیونکہ ایک ہی پوزیشن میں گھنٹوں بیٹھے اس کی ٹانگیں شل ہو گئی تھی۔

"سنجھال کے۔" کزان نے سنیک کا ہاتھ ہٹایا اور اس کی طرف جھکا۔ جو دوسری طرف منہ کیے۔ دونوں ہاتھ پیٹ پہ رکھے۔ سو رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی اور سامنے لگاوائٹل سائین مانیٹر صبرینہ کے اب تک کے جسم کی صورت حال سے آگاہ کر رہا تھا۔ اس کی نبض زرا آہستہ چل رہی تھی مگر پہلے سے کافی بہتر تھی پہلے تو محسوس کرنا مشکل ہو گیا تھا تو اسے بجلی کے ہلکے سے جھٹکے دینے پڑے۔

"رو کی!!" اس نے صبرینہ کو پیار سے تکتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"رو کی آئیم سوری۔" کزان کا ایک آنسو ٹوٹ کر صبرینہ کے ماتھے پہ گرا

"آئیم سوری تمہیں وہاں لیکر جانے کے لئے۔"

"آئیم سوری تمہیں اکیلا چھوڑنے کے لئے۔"

"آئیم سوری میں وقت سے پہلے نہ آسکا۔"

"آئیم سوری ہیے کہ میں کافی دیر سے آیا۔"

"آئیم سوری آئیم سوری میں نے خواب میں تم سے زبردستی کی۔"

"سوری رو کی ہر چیز کے لئے مجھے معاف کر دو۔"

"آئی ڈیر یورو کی۔ مجھے کبھی چھوڑنا۔ اپنے کزان۔ اپنے شی آئینہ کو اس اکیلی دُنیا میں

چھوڑنا مت۔ تمہارے علاوہ میرا اس دُنیا میں کوئی نہیں ہے۔ تمہارے علاوہ کوئی کزان

کو بے لوث نہیں چاہتا۔ کزان... سا کورا۔۔ کی تم زندگی ہو رو کی۔ آئی ڈیر یو۔" اس

نے اپنی جیب سے وہ انگھوٹا کاڈبہ نکالا جو پتا نہیں کہاں پھینک آیا تھا وہ تو بھلا ہوا ہاک کا جو

اس کو مل گئی اور اس نے کزان کو اس کی امانت لوٹا دی۔ اس نے وہ ڈبا کھول کر انگھوٹی

دیکھی پھر گہرا سانس لیکر اس نے سائڈ ٹیبل پہ رکھ دی اور پیچھے ہو کر چل پڑا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" سنیک نے سامنے انگھوٹی کا ڈبہ اور پھر کزان کو جاتے ہوئے

دیکھا۔

.Just need to clear my head

اور پھر سنیک نے اسے جانے دیا۔

صبرینہ کی آنکھیں کھلیں۔ نا سمجھی سے تو پہلے سامنے چھت کو پہلے مندی مندی آنکھوں

سے دیکھنے لگیں پھر ایک ہر چیز صحیح سے دکھائی دینے لگی تو سیدھی ہوئی تو ایک منٹ کے

لئے چُبن کا احساس ہوا۔ جسم بھی خاصا آکڑا ہوا محسوس ہوا۔ یہ کیا وہ سو گئی تھی۔ وہ واپس

کب آئی۔ اوپر سے ہوٹل کا روم ایسا تو نہیں تھا۔ ہاتھ انگڑائی کے انداز میں اوپر کیے تو دوبارہ چُبن اُف کرتی اس نے دیکھا تو یہ کیا۔ اس کے ہاتھوں میں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ یہ کیا چکر ہے۔

"اٹھ گئی بیو ٹفل۔" سنیک کی آواز سُن کر صبرینہ نے دائیں جانب سر گھمایا تو سنیک اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا۔ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا لیکن اچھا خاصا تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"سنیک۔۔ یہ سب۔۔ کیا ہے۔۔ اور میں کہاں ہوں؟" وہ تو اُٹھنے والی تھی کہ ایک دم پورے جسم میں درد سا اُٹھ گیا۔ وہ سسک پڑی سنیک نے اسے سنبھالا۔

"شش۔۔ آرام سے۔۔ لیٹی رہو۔۔ پہلی بار تمہیں مجھے برداشت کرنا ہو گا اور کتنے مزے کی بات ہے تم اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی۔" وہ شرارت سے مسکرایا۔

"اس کو چھوڑو مگر میں یہاں کیوں ہوں؟ مجھے کیا ہوا ہے۔ ہم پارٹی سے واپس آ گئے تھے تو یہ ہو اسپتال میں بستر میں موجود ہونا' یہ جسم میں اُٹھتی ٹھیس اور یہ ڈرپ کیا ہوا سنیک۔" سنیک ایک دم ٹھہر گیا۔ اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے رات کو کیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے سنیک کچھ پوچھتا صبرینہ نے اپنا سر سسک کر پکڑ لیا۔

"صبرینہ!"

"درد اوگاڈ سنیک یہ میرا سر۔۔۔ ہتھوڑے برسا رہا ہے۔"

"ایزی ایزی لیڈی۔ تم بے ہوش ہو گئی تھی پھر تمہیں ہوش نہیں آ رہا تھا تو تمہیں یہاں

لے آئے۔"

"کزان' متشمہ باقی سب کہاں ہیں۔" اسی لمحے دروازہ کھول کر متشمہ سنیک کے لئے کافی کا کپ لائی۔ صبرینہ کو ہوش میں آکر وہ بھی سنیک سے بات کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کافی چھوٹ گئی اس کے بعد وہ تیزی سے بھاگی۔

"صبو صبو میری جان۔ میری جان تم نے میری جان نکال دی تھی۔ صبو۔۔" متشمہ اس کے ماتھے کو چوم چوم کر پاگل ہو رہی تھی تو ایک دم پتا نہیں کیا ہوا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ صبرینہ تو ایک دم پریشان ہو گئی۔

"مجھے لگا تمہیں کچھ ہو گیا ہے۔ تمہارا کمزور سادل نہیں برداشت کر سکا یہ سب۔۔" معاف کر دو صبو مجھے پتا ہوتا یہ سب ہونے والا ہے تو کبھی میں تمہیں اکیلا نہ چھوڑتی۔" سنیک ایک دم بوکھلا گیا۔ اس سے پہلے وہ صبرینہ کو سب کچھ بتا دیتی وہ تیزی سے اس طرف آیا۔ اس نے متشمہ کو سیدھا کیا۔

"پاگل مت بنو۔۔ وہ ابھی اُٹھی ہے۔ سنبھالو خود کو۔۔ بجائے خوش ہونے کے تم رو رہی ہو سٹوپڈ لڑکی۔"

"تم رو کیوں رہی ہو تشو۔ میں ایسی بے ہوش ہو گئی ہو نکلیں۔ مرنے تھوڑی والی تھی۔ یہ کیا حالت بنائی تم نے تشو۔" متشمہ نا سمجھی سے صبرینہ کو گھبرانے کے بجائے مطمئن دیکھا اور اس کی بات سنی تو اس سے کچھ کہنے لگی سنیک نے اس کے بازو پہ دباو ڈالا اور سرگوشی میں بولا۔

"کچھ یاد نہیں ہے اسے۔ خود کو کنٹرول رکھنا۔" متشمہ ایک دم پر سکون ہو گئی نجانے کیوں اگر صبو کو پتا ہوتا اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا تو اس نے تو اپنی زندگی مشکل بنا دینی تھی۔

"بس میں گھبرا گئی۔ تمہیں تو پتا ہے تھوڑے دل کی مالک ہوں۔ تم ٹھیک تو محسوس

کر رہی ہونا۔۔۔"

"ہاں بس پورے جسم میں بے تحاشہ درد ہے۔"

"ایک تو تم ہر چیز گرانے میں ماہر ہو۔ صاف کروانے والوں کو بلاتا ہوں اور خبردار اگر

میری سیٹ لی۔ تم تو اسے مزید بیمار کر دینا ہے اپنی منحوس شکل سے ڈائن جبکہ دیکھنا آج

میرے چہرے کو دیکھ کر وہ تروتازہ ہو جائے گی اور ابھی ڈسچارج کریں گے اسے ڈاکٹر۔"

منتہی نے زور سے دھپ سٹیک کے کمر پہ لگائی۔

"نکلو اس سے پہلے تمہیں مار مار کر ساتھ موجود آئی سی یو میں پہنچا دوں گی۔"

"ہاتھ اتنے چھوٹے ہیں مگر جان ہاتھی والے ہے۔ اب تو یقین ہو گیا ہے کہ تم ڈائن ہو۔"

سٹیک نکل پڑا تو بلیک جو کسی سے فون میں بات کر رہا تھا۔ ایک دم سٹیک کو دیکھ کر چونکا۔

"کیا ہوا؟"

"ہوش آگیا ہے اسے۔۔۔" سنیک نے اپنے ہونٹ زور سے دبائے۔

"کیا ہوا اچھی بات نہیں ہے۔"

"مگر۔۔۔ اسے کچھ یاد نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ کیا یہ اچھی چیز ہے بلیک؟" بلیک اسے

دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لیا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا۔ اس طرح کے ڈر گز میں آپ کو کچھ یاد نہیں رہتا آپ کے ساتھ کیا ہوا

ہے وہ تو جب آپ کی حالت بگڑی ہو اور آپ موجودہ حالت کے مطابق ہی نتیجہ نکالتے

ہیں کہ یوور آسلٹیٹ مگر اس سے پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ اس ڈر گز سے کسی کو یاد نہیں رہتا

اور ڈاکٹر اس بارے میں بتا چکی تھی کہ صبرینہ کو چیک کرنا ضروری ہے اس کے ذریعے

انہیں کچھ پتا نہیں لگے گا۔"

"نہیں۔ اگر اسے کچھ یاد نہیں ہے تو بہتر ہے ٹاپک یہی ختم ہو۔ اپنا کوکل کے واقعے کی

بھنک نہیں لگنی چاہیے۔ سب کو بتادو۔ کزان کہاں ہے۔"

"ہاک کے ساتھ نیچے۔"

"تم مل آؤ لیکن تشوہ اندر۔"

"جانتا ہوں بعد میں مل لوں گا۔" سنیک نے سر ہلایا تو ڈاکٹر اس طرف آئی۔

"مسٹر ایرک مونروئے۔ کیا بات ہو سکتی ہے آپ سے؟" بلیک نے مڑ کر ڈاکٹر کو

دیکھا۔

"جی شیور۔ سب خیریت ہے نا۔ صبرینہ کو کب تک ڈسچارج کر سکتے ہیں؟"

"اسی کے بارے میں بات کرنی آئی ہوں۔ آپ آئیں۔"

"میں بھی آوں گا۔" اس سے پہلے ڈاکٹر اسے سے اس کا تعارف پوچھتی تو سنیک بول

اُٹھا۔

"دوست ہوں اس کا۔"

"آجائیں۔"

متشمہ صبرینہ کے ڈرپ اترنے کے کچھ منٹ بعد اسے پانی سٹرا میں ڈال کر دے رہی

تھی۔ صبرینہ کو گرمی بہت زیادہ لگ رہی تھی اور اسے ہر حال میں ٹھنڈا پانی چاہیے تھا

یا ٹھنڈے پانی کا شاور لینا تو متشمہ ٹھنڈے پانی پہ اکتفا کیا۔ ابھی گر لڑ آیا تھا اس سے ملنے

اس کے بعد متشمہ کے کہنے پہ وہ پانی لینے گیا اور پندرہ منٹ بعد لے بھی آیا۔ وہ پینا شروع

ہوئی کہ کوئی تیزی سے بھاگتے ہوئے آیا اور اس نے دروازہ کھولا۔ صبرینہ اس سے پہلے اس کا چہرہ دیکھا کسی نے اس بازو میں لے لیا اور اس کے ہاتھ سے کپ چھوٹ کر گر گیا۔

"شٹ کزان!!!!" صبرینہ تو اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی ایک دم تکلیف سے

سک پڑی۔ کزان اس کے درد پہ تیزی سے پیچھے ہوا۔

"تم نے اتنی دیر کیوں لگائی روکی۔ میں نے تمہیں ڈیر دیا تھا۔ اس کا جرمانہ تمہیں بھرنا

پڑے گا۔"

"کونسا ڈیر؟ اور تمہارا چہرہ کیوں سفید ہے۔ تم ٹھیک تو ہونا؟"

"مجھے بتاؤ تم تو ٹھیک ہونا۔۔۔ تم اتنی نارمل کیسے ہو۔ طبیعت عجیب سی تو نہیں ہو رہی۔"

متلی 'سر درد کچھ بھی؟ تم پیٹ کا درد بھی کہہ رہی تھی؟ بتاؤ کیا لاؤں؟' وہ ایک دم

فکر مندی سے تیز تیز بولنے لگا۔ صبرینہ نے ایک دم متشمہ کو دیکھا۔ متشمہ کے تاثرات

سنجدہ تھے جیسے وہ کزان کے عجیب انداز پہ لطف نہیں اٹھا رہی تھی یا مذاق بھی نہیں اڑا رہی تھی۔

"نہیں۔۔ مطلب ہاں پہلے یہ سب ہو رہا تھا مگر گرمی زیادہ لگ رہی ہے اور تم نے پانی گرا دیا۔" کزان کو اب محسوس ہوا اس نے زمین پہ گرے کپ اور پانی کو دیکھا تو اٹھا۔ "میں دوسرا لاتا ہوں اور کچھ تو نہیں چاہیے۔"

"تم بیٹھو کزان میں لے آتی ہوں۔ ٹھیک ہے وہ۔" متشمہ آہستگی سے کہہ کر کپ اٹھا کر چل پڑی۔

"سٹم کو آن کر کے کول کرتا ہوں گرمی بھی ہو گئی ہے یو کے میں۔"

"تم اتنا پینک کیوں کر رہے ہو!!! مجھے تو ایسے لگتا کہ میرا کسٹنٹ ہوا ہے۔ سب پاگل ہوئے وے ہیں۔"

"نہیں کچھ بھی نہیں ہوا تمہیں۔" کزان درشتی سے اس کی بات کاٹی۔ صبرینہ ایک دم اچھل پڑی۔ کزان اے سی کاٹیمپر چر کم کر کے اس طرف آیا اور اس نے صبرینہ کا گال تھاما۔

"تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ ہی تمہیں کچھ ہونے دوں گا۔ ٹھیک ہے؟"

"کزان؟ تم اتنا گھبرا کیوں گئے ہو۔ کیا پھر سے کچھ یاد آ گیا ہے؟" بتاؤ؟ کچھ یاد آ گیا ہے؟ "اس نے کزان کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔ کزان نے ایک دم سنبھالا خود کو اور اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔

"کزان؟"

"ایک بات پوچھوں؟" کزان اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگا۔

"ہاں؟" وہ مزید سیدھی ہو کر بیٹھی۔ وہ چُپ رہا۔

"کزان؟"

"کیا تمہیں میرے ساتھ اکیلے سفر کرنا پڑے اور۔۔۔"

"اور کیا؟" کزان نے اپنا سر جھٹکا۔

"اگر میں نے سوخون کیے ہو اور وہ قتل سوری نہیں پر اپر butcher کیا ہوا کسی انسان

کا تو پھر بھی مجھ سے اپنے کزان سا کورا سے پیار کرو گی؟"

"یہ کیسا سوال ہے؟ اور تم نے پھر تو نہیں جوائنٹ پی۔ کیا ہوا ہے کل رات کو کزان۔"

"تم سے سوال پوچھا ہے رو کی۔"

"اور میں اس بیکار سوال کا جواب نہیں دوں گی۔"

"تو تم مجھ سے پیار نہیں کرو گی۔" کزان نے گہرا سانس لیا۔

"کزان تمہارا دماغ پھیر گیا ہے۔ ہوا کیا ہے تمہیں !!! "

"میں اگر ابھی زبردستی کروں۔۔۔" صبرینہ نے اس کے منہ پہ چپٹیٹ لگائی۔

"سٹاپ اٹ !!! تم میرے کزان سا کورا پہ گھٹیا الزام نہیں لگاؤ گے۔ اگر اس نے کسی کا

بے رحمی سے قتل کیا ہو تو لازمی کسی کی عزت یا زندگی بچانے کے لئے ایسا کیا ہو گا اور

رہی بات زبردستی کی تو کزان اپنی گردن کاٹ سکتا ہے مگر ہاتھ لگانا تو دور مجھے میلی نگاہ

سے بھی نہیں دیکھے گا۔"

"آئی لویو۔" اب کزان بولا۔ صبرینہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔ کزان نے پہلی بار اپنی

محبت کا اظہار اپنی زبان سے کیا تھا۔

"آئی لویو صبرینہ احمد۔ آئی لویو۔ آئی لویو رابوریتھنگ۔ marry me۔ شادی کر لو

مجھ سے۔ آج بلکہ ابھی۔ میں اب مزید یہ بات اپنے دل میں نہیں بٹھا سکتا۔"

"او کے!" کزان مزید بولتا صبرینہ آنکھیں پھیلائے شاک میں تھی اور منہ سے ایک دم
او کے نکلا۔

"کیا نہیں۔۔۔ نہیں کیوں" کزان کا دماغ واقعی پھیر چکا تھا تو صبرینہ نے زور سے اس
کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

"او کے!!! یس یس یس!!!!" صبرینہ نے اسے ہگ کیا۔ کزان کی ایک دم ہنسی
چھوٹ گئی۔

"کیا واقعی میں۔۔۔"

"تم نے ایک چیز مس کر دی۔" صبرینہ اس سے الگ ہوئی۔

"کیا؟"

"آئی ڈیر یو کزان سا کوراٹو بی مائی ہز بنڈ فور فور ایور۔"

"لیکن میرا جرمانہ پورا کرو پھر یہ ڈیر پورا ہوگا۔"

"کونسا جرمانہ؟" کزان نے اُٹھ کر سائنڈ ٹیبل کی دراز سے انگھوٹی کی ڈبی نکالی اور صبرینہ

کو مزید جھٹکا لگا۔ یہ ایک ہی رات میں ایسا کیا ہوا ہے کہ ایک تو کزان مے بہکے بہکے انداز

میں بات کرنے کے دوران اس سے محبت کا اظہار کیا اس کے بعد پروپوز اور اب

انگھوٹی۔ یہ کیا چکر تھا۔

"صبرینہ کو ہم جلدی ڈسچارج نہیں کر سکتے۔" ڈاکٹر کی بات پر بلیک 'سنیک اور ہاک

ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"کیا بہت سیرس معاملہ ہے۔ آئی مین اس ڈرگز کی وجہ سے کوئی زیادہ گڑبڑ تو نہیں

ہوگئی۔"

"نہیں وہ بات نہیں ہے وہ پہلے سے کافی بیمار ہیں بلکہ میں تو حیران ہوں کہ ابھی تک

صبرینہ نے ڈاکٹر ز سے کنسیلٹ کیوں نہیں کیا۔ اتنے شدید سٹمز کے باوجود اتنی

لاپرواہی۔۔۔" ڈاکٹر مزید بولتی سنیک نے ٹیبل کو زور سے مکا مارا۔

"گاڈ ڈیم اٹ!!! سیدھا سیدھا بتائیں اپنا کو کیا ہوا ہے!!!!" وہ غصیلے لہجے میں بولا۔

ایرک نے سنیک کے بازو پہ زور سے دبا دیا۔ ڈاکٹر ایک منٹ کے لئے اچھل پڑی مگر گہرا

سانس لیتے ہوئے بولی۔

"کرونک کڈنی ڈیزز! سٹیج فور!" کزان جو ڈاکٹر کے کیبن میں داخل ہو رہا تھا یہ بات

سن کر وہی جم گیا اور اس کا ہاتھ بندھتے دروازے پہ زور سے آیا لیکن درد محسوس کر

نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ بات ایسی تھی جس سے اس کا پورا جسم جیسے مفلوج ہو گیا۔

"اور آپ لوگ دوست ہیں اس کے اس لئے بتا رہی ہوں کہ

Be prepared for the worst! I don't think
Sabrina's body can bear any kind of treatment.
.Especially dialysis

"نہیں!!!!!!" کزان غصیلے انداز میں غرایا۔ سنیک ' بلیک اور ہاک نے مڑ کر دیکھا تو

ایک دم پہلے ان کی اس بات پہ دل ڈوب گیا تھا تو کزان کا کیا حال ہوا ہوگا۔

"نو نو پھر سے خواب ہے۔ ناٹ آگین۔۔۔ جھوٹ جھوٹ۔۔۔ میں ابھی روکی کے پاس

تھا یہاں کیا کر رہا ہوں۔" اس نے اپنا سر پہ زور سے ہاتھ مارا۔ بلیک تیزی سے اس کی

طرف آیا۔

"کزان!!!"

"نو تم سب فریب ہو۔ ہر چیز فریب ہے۔ روکی بالکل ٹھیک ہے۔ روکی مر نہیں سکتی۔ تم

جو کوئی بھی ہو اس مذاق کی بھاری قیمت چکاو گی۔" وہ بھیڑا بن کر ڈاکٹر کے پاس آکر

غرایا۔ کزان ڈاکٹر کو دھمکی دیتا فوراً باہر کی طرف بھاگا۔ بلیک اور سنیک سیدھا اس کی

طرف لپکے۔ ہاک بے بسی سے کھڑا۔ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا پھر اس نے ڈاکٹر کو

دیکھا جو خود دنگ ہو کر اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔

"منگیتر ہے اس کا۔" ہاک زخمی انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں لیکن ہمارے پاس دوسری آپشن ہے۔ جس میں چانس ہے کہ

صبرینہ کی نہ صرف زندگی بچ سکتی ہے بلکہ وہ دوبارہ سے صحتیاب اور نارمل زندگی گزار

سکتی ہیں۔" ہاک ایک دم چوکس ہو گیا۔

"کیسے۔"

"ہمیں ہیلتھی کڈنی چاہیے۔ فی الحال ہم صبرینہ کو میڈیکیشن میں رکھتے ہیں۔ جیسے ہی ڈونر مل جائے۔ ہم ٹرانسپلانٹ کی تیاری شروع کر دیں گے۔" ہاک ایک دم پرسکون ہو گیا۔

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ کیا ڈونر مل سکتا ہے؟ یا پھر اس کے فیملی میں سے کسی کو بلائیں۔ ظاہر ہے چانس ہیں کہ انھیں میں سے کسی کا میچ ہو جائے۔"

"ہم اپنے ہسپتال میں پتا کرتے رہیں گے لیکن جہاں تک مجھے لگتا ہے اگر صبرینہ کے فیملی ممبر جیسے ان کے ماں باپ 'بہن بھائی ہوں تو ان میں سے کسی کا ڈونر لازمی میچ کر جائے گا۔" ہاک کا دل ایک دم بیٹھ گیا۔ صبرینہ کے تو نہ ماں باپ تھے اور نہ ہی بہن بھائی۔ اب کیا ہو گا۔

اس کی خاموشی اور پیل چہرے کو دیکھ کر ڈاکٹر بولی۔

"کوئی مسئلہ ہے؟"

"صبرینہ کے ماں باپ نہیں ہیں اور وہ اکلوتی بیٹی تھی ان کی۔"

"سوری ٹوہیر آباؤ داٹ۔ ان کے فیملی میں اور کوئی؟ کوئی انکل، آنٹی یا کزن

وغیرہ۔" ایک دم ہاک ٹھہر گیا۔ کزن۔ کزن تو متشمہ ہے۔ وہ کیسے بھول سکتا ہے۔

"ہاں جی متشمہ۔ وہ صبرینہ کے ساتھ لڑکی۔ وہ صبرینہ کی خالا کی بیٹی ہے۔ کیا پاسبیل ہے

کہ ان کا ڈونر میچ کر سکتا ہے؟" ڈاکٹر نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔

"چانس ہائی ہیں لیکن آپ لوگ اُمید و اوسطہ مت لگا لیجیے گا۔ آپ لوگوں کو مایوس

نہیں کرنا چاہتی۔ کبھی کبھار اکثر فیملی ممبرز کے کیا۔ ماں، باپ یا بہن بھائیوں کا بھی ڈونر

میچ نہیں کرتا۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔"

"جی بالکل میں ابھی بات کر کے آتا ہوں۔"

"کزان رُک جاو۔ کزان اس کو ابھی کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے اسے کل کا واقعہ نہیں یاد اور تم اس پہ یہ بم پھوڑو گے۔ کچھ نہیں ہو گا اینا کو یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔ کڈنی کے سو علاج نکل آتے ہیں کینسر تک سے لوگ زندہ بچ آتے ہیں اور ہماری اینا کونڈا تو فائبر ہے۔ وہ تمہیں چھوڑ کر جاسکتی ہے۔۔" بلیک اور سنیک بامشکل کزان کو گھسیٹ کر لفٹ میں لیکر گئے اور لفٹ میں سنیک اسے سمجھا رہا تھا۔ کزان کی ساری ہمت ختم ہو گئی اور ایک دم نیچے گٹھنے کے بل گر گیا۔ بلیک نے اسے پکڑا۔

"سب مجھ سے وعدہ آخر کیوں کرتے ہیں۔ مجھے اُمید دلا کر۔ اپنے ساتھ کی عادت ڈال کر کیوں چلے جاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں وہ چلی جائے گی کیونکہ روکی نے مجھ سے محبت کی۔ جس کسی نے کزان سے محبت کی ہے وہ کزان کو پھر چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ روکی بھی

چلی جائے گی۔۔ کاش وہ مجھ سے محبت نہ کرتی۔ " تھکے ہوئے لہجے میں سر پکڑے وہ جس قدر تکلیف میں تھا۔ بلیک اور سنیک اس احساسات سے اچھی طرح واقف تھے کیونکہ ان دونوں نے محبت کی تھی اور دونوں کی محبت کزان کی طرح جان لیوا اور ناکام تھی مگر وہ کزان کی محبت کو ناکامی کی سیڑھی پہ چڑھنے نہیں دیں گے۔ لفٹ کھلی تو جوش اور گرلر موجود تھے۔ ان دونوں کے اترے چہرے اور سُرخ نگاہوں سے لگ رہا تھا۔ انھیں بھی پتالگ گیا تھا صبرینہ کی بیماری کا اور وہ کزان کے پاس بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے آئے ہیں۔ کزان جیسے ہی باہر آیا 'گرلر نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔ "کچھ نہیں ہو گا اسے۔ اگر مجھے اپنی دونوں کڈنی بھی صبی کو دینی پڑی تو میں دوں گا۔ مر جاؤں گا مگر اسے مرنے نہیں دوں گا۔ " گرلر نے کزان کی پیٹھ تھپکتے ہوئے گو لگیر لہجے میں کہا 'جوش نے بھی کزان کے گلے لگا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ وہ پھولوں سے محبت کرنے والی ہے خود بھی ایک پھول کی طرح

ہے۔ زرا اسی توجہ ہٹی تو کمزور پڑ گئی مگر میرا وعدہ ہے سا کورا اسے مر جھانے نہیں دوں

گا۔" بلیک نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

"تم سے کس نے کہا سا کورا کہ تم سے جو محبت کرتا ہے وہ تمہیں چھوڑ کر جائے گا۔ ہم

نے کبھی تمہیں چھوڑا ہے؟ بتاؤ۔ کسی لمحے کسی موقع بھی تم نے بلزنگ بینڈٹس کی

غیر موجودگی اپنی زندگی کے چوبیس گھنٹوں میں محسوس کی ہے؟ نہیں نا تو وہ بھی نہیں

جائے گی۔ میں نے بہت کچھ کھویا ہے سا کورا لیکن اپنے نہیں تمہارے رب کی قسم

صبرینہ کی زندگی بچانے کے لئے میرے ہاتھ میں جو کچھ ہوا کروں گا۔"

"اگر اس کی زندگی اور صحتیابی کے لئے اللہ کے سامنے گڑ گڑا کر سجدے میں رونا ہوا تو

وہ بھی میں کروں گا۔" سنیک نے کزان کا کندھا دبایا اور اسے ہگ کیا۔ کزان نے

آنکھیں زور سے میچیں اور آہستگی سے بولا۔

"تھینک یو۔"

"تھینک یو کس بات کا؟ کڈو ہے وہ ہماری اور تمہیں لگتا ہے میں جیڈ براٹمنس اپنی بیٹی کو

ایسے تکلیف میں تڑپتا لیٹا رہنے دوں گا۔ کزان سا کورا۔" ہاک کی پیچھے سے آواز آئی تو وہ

مڑے۔ ہاک ہولے سے مسکرا رہا تھا مگر اس کی آنکھیں خود نم تھیں۔

"بھروسہ ہے نا مجھ پہ؟" کزان دیکھتا رہا پھر ان سب کو ہٹا کر ہاک کی طرف آیا اور ہاک

کے گلے لگا۔ ہاک نے بڑے بھائیوں کی طرح اس کا سر تھپکا۔

"وعدہ کچھ نہیں ہونے دو گے اسے۔" وہ بچوں کے انداز میں بولا۔

"تمہیں کبھی کچھ ہونے دیا ہے جو اسے ہونے دوں گا اور اس کے لئے میں اور تم نہیں پیچھے وہ چار بھی ہیں جو اس کے رکھوالے کھڑے ہیں وہ بھی جی جان سے اس کی زندگی اور موت کی جنگ لڑے گے اور ڈائن کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ ابھی ہم نے اسے بتایا نہیں ہے اور کزان۔ اس وقت تمہیں مضبوط ہونا پڑے گا۔ تم کیا پھر سے متشو کو بکھرتا اور ٹوٹا ہوا دیکھو گے؟ وہ بہت اپ سیٹ ہوگی کل کی حالت دیکھی تھانا اس کی؟ بلیک نے کتنی مشکلوں سے سنبھالا مگر بلیک کی یہ ذمہ داری نہیں ہے نا وہ ہم سب سے ہینڈل ہوتی ہے۔ سمجھ رہے ہونا۔" کزان نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اور تم لوگ کھڑے منہ دیکھتے رہو گے۔ ہینڈس گروپ کو ہگ کی اشد ضرورت ہے۔" اور پھر چاروں تیزی سے چلتے ہوئے اس جھپی میں شامل ہوئے۔

"اب کافی بہتر ہے کل میری جان نکال دی تھی۔ اپنے کھانے پینے کا بالکل خیال نہیں رکھتی۔ یہ جب سے امی اس کی جاب لگی ہے ناتب سے اس نے کھانا کم کیا ہے۔ گھر میں ہوتی تھی تو آپ کی نظر ہوتی تھی اس پر۔ اب سُنائے اسے۔ اب تو میں نظر رکھوں گی اس کے کھانے پینے پر۔ لیں بات کریں کل صبح نکل جائیں گے۔ آج شاید واپس آنے کے چانس کم ہیں۔ جی میں اس کا بہت خیال رکھوں گی۔ آپ پریشان مت ہوں امی۔ یہ لیں بات کریں صبر سے۔" متشمہ نے فون پکڑا یا صبرینہ کو اور اسے اشارہ کیا کہ کلب کا بالکل ذکر مت کرنا۔ صبرینہ جانتی تھی لیکن دماغ ایسا سُن ہوا تھا کہ منہ سے کچھ بھی نکل سکتا تھا۔

"ہیلو خالا۔" متشمہ نے آخری سیب کا پیس کاٹ کے پلیٹ صبرینہ کو دیا۔

"یہ لوسیب کھاؤ۔ میں جا کر پتا کروں کہ کب تک ڈسچارج کرنا ہے۔" صبرینہ نے بات کرتے ہوئے سر ہلایا تو منشمہ باہر آئی۔ دیکھا تو بلیک چلتے ہوئے آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پہ ایک دم پتھر یلے تاثرات آ گئے۔ وہ جانے لگی تو بلیک نے روکا۔

"منشمہ۔" منشمہ اسے نظر انداز کر کے جانے لگی۔

"منشمہ بات سُنو گرل کے بارے میں بات ہے۔" اب منشمہ کو رُکنا پڑا مڑ کر اسے دیکھا تو

بلیک کی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ایک دم خوفزدہ ہو گئی۔ ایسی آنکھیں۔ ایسی آنکھیں تو اس

وقت بھی تھیں جب بلیک نے اپنی سب سے قیمتی متاع کھوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے

بلیک کی آنکھیں ایسے نہیں دیکھی تھی اور اب۔۔۔ اب کیا ہوا ہے۔ وہ تیزی سے اس کے

سامنے آئی۔

"ایرک!!" دوسری بار وہ بے دھیانی میں بلیک کو اصل نام سے پکار رہی تھی۔ شاید اس کے آنکھوں موجود درد نے اسے مجبور کیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ تم ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔" بلیک نے اس دروازے کے چھوٹے سے شیشے میں صبرینہ کی جھلک دیکھی جواب ادا جان سے بات کر رہی تھی پھر اس نے اپنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرا۔

"کیفے میں چل کر بات کریں۔" اس کی آواز میں ایسی تھکن تھی کہ متشمہ کا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"بتاؤ بلیک کیا بات ہے؟ کیا بات کرنی ہے صبو کے بارے میں؟" وہ اور قریب آئی۔

"بتاؤ ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔ بتاؤ!!!! کچھ ہوا ہے۔ صبو کے ساتھ کچھ ہوا ہے۔ بلیک مت دیکھو ایسے۔۔۔"

"کرو نک کڈنی ڈیزز سٹیج فور۔" پیچھے سے کسی کی آواز آئی تو متشمہ نے مڑ کر دیکھا تو کزان

کھڑا تھا۔ متشمہ نا سمجھی سے کزان کو دیکھتی رہی پھر ایک دم سب کی سُرخ آنکھیں اور

چہرے پہ رقم اُدا سی دیکھ کر اسے سمجھ آ گئی۔ ایک دم اس کے چہرے سے رنگ تیزی سے

اُترا۔ وہ گرنے لگی کہ بلیک تیزی سے بھاگ کر متشمہ کو تھام چکا تھا۔ کزان بھی اس کی

طرف لپکا۔

"تسو۔۔"

"تسو۔۔۔" متشمہ نے ایک دم خود کو سنبھالنے کے لئے کزان کے دونوں بازوؤں تھام

لئے۔

"مجھے ٹھنڈی ہوا چاہیے۔ کزان۔۔ کزان مجھے باہر لیکر چلو۔ میرا دم گھٹ رہا۔ کزان

سیف کو کال کرو۔ ان کو بلاؤ۔" بلیک کا سیف کے ذکر پر متشمہ کے بازو پہ گرفت ڈھیلی

پڑ گئی۔ ایک دم وہ پیچھے ہوا۔ وہ کیوں بھول رہا تھا۔ وہ کیوں بھول جاتا ہے کہ وہ اب اس کی نہیں کسی اور کی ہے۔ ایک دم اسے آنکھوں میں مرچے لگنے لگ گئی۔ وہ ایک دم پیچھے ہو گیا اور مڑ کر سیدھا صبرینہ کے کمرے کی طرف گیا۔ صبرینہ فون بند کر چکی تھی تو ایک دم بلیک کو دیکھ کر چونک اُٹھی۔

"بھائی آپ؟" بلیک نے اسے دیکھا تو مسکرایا۔ چل کر اس کے پاس آیا اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"طبیعت کیسی ہے اب تمہاری؟"

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ تو ٹھیک ہیں نا لگتا ہے ساری رات جاگے رہے۔" بلیک بیڈ پہ اس کے سامنے بیٹھا وہ اتنا اونچا 'لمبا اور چوڑا تھا اس کے سامنے تو صبرینہ بالکل بچی ہی لگ رہی تھی۔ چھوٹی سی معصوم گڑیا جو اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

"کچھ ایسا ہی ہے۔ تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی؟"

"بس دل نہیں چارہا۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا پیٹ اجازت نہیں دے گا۔" اس نے

صبرینہ کے ہاتھ پہ نظر گئی تو ایک دم ٹھہر گیا۔ چمکتی ڈائمنڈ کی رنگ جس میں چھوٹے

چھوٹے سٹون گھوم کر ایک گلاب کا پھول بنا ہوا تھا۔ ایسا چمکتا پیس صبرینہ کے پیل ہاتھ

کے باوجود لگ رہا تھا یہ پیس صرف اس کے لئے بنا ہے۔

"واو تو کوئی لوگ ہماری اجازت کے بغیر انگلی بٹھو چکے ہیں۔" صبرینہ کی ایک دم نظر

اپنی انگلیوں پہ گئی تو ایک دم زرا بلش کرتے ہوئے ہنس پڑی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔"

"اچھا تو یہ اتنا بڑا راک مذاق میں پہنی ہے۔ سا کورا نے تمہارا ہاتھ مجھ سے کیوں نہیں

مانگا؟"

"آپ واقعی مجھے اپنی سگی بہن بنا بیٹھے ہیں۔ مجھے لگا آپ میرا دل رکھنے کے لئے ایسا

کر رہے ہیں۔" صبرینہ کی بات پر بلیک کے بھنویں اوپر ہوئی۔

"تمہارا دل رکھنے کے لئے ایسا کیوں کروں گا۔ تم جانتی ہو گرل تمہیں دیکھ کر اندر سے

عجیب سی حفاظتی حس جاگ اُٹھتی ہے میرے اندر۔ یاد ہے جب اس بڈھے نے

تمہارے ساتھ بد تمیزی کی تھی تو میرے اندر عجیب سی ہلچل مچ اُٹھی تھی جیسے دل کیا

اس کے ریشے ریشے الگ کر دوں جس نے تم سے اونچی آواز میں بات اور سخت نگاہوں

سے بھی دیکھا۔ میں بہت کنٹرول شخص۔۔۔ (وہ ہنسا) بن چکا تھا لیکن اب تم میری

زندگی آئی ہو تو اپنے احساسات قابو میں نہیں رہتے۔

The need to protect you is so strong girl that
even if I felt that kasan is a threat to you. I
.won't spare him at any cost

صبرینہ ہنس پڑی۔

"او کے برادر! اب مجھے بتائیں انگھوٹی اُتار دوں جب تک آپ کزان کو میرے لئے

او کے نہ کر دیں۔" بلیک ایک دم ہنس پڑا۔

"ٹوچ ہو تم ویسے۔ پہنے رکھو۔"

"اچھا ڈسچارج کب کریں گے مجھے۔ اب تو میں ٹھیک ہوں۔"

"تھوڑی دیر پہلے کہہ رہی تھی کہ ہمت نہیں ہے کھانے کی۔ اب کیا ہو گیا؟ باہر چلنے

تھوڑی چہل قدمی کے لئے؟"

"مطلب ان کالوگوں کا زیادہ دیر تک رکھنے کا ارادہ ہے؟ کیا کوئی سیریس بات ہے؟"

بلیک اسے دیکھتا رہا خاموشی سے۔ اتنی خاموشی سے کہ صبرینہ نے اس کے بازو پہ ہاتھ

رکھا۔

"بھائی کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں ایسی ٹرش میرا مطلب ہے لینے کا خیال آگیا؟" ایک دم بلیک کے منہ سے نا

سمجھی سے متشتمہ کو نام نکلنے لگا اس کے بعد اس نے اپنی گرل فرینڈ کا نام لیا جو کہ وہ بھی غلط

تھا۔ صبرینہ دیکھتی رہی۔

"لینا کون؟" اس کی بعد پہ بلیک دیکھتا رہا ایک دم اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

"سوری بلیر۔۔۔ اسے کال بھی کرنی ہے۔ میں آتا ہوں۔" وہ یہ کہتا اٹھ کر جانے لگا

جب صبرینہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا آپ واقعی بلیر کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔ اس کے بارے میں جس کا نام تک آپ بھول گئے؟" بلیک کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔ حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ ایک دم کل کا واقعہ یاد آیا۔ جب وہ بڑھکتی ہوئی متشمہ کو کھینچ کر سب کی نظروں سے دور لفٹ میں لیکر گیا تھا۔ متشمہ ایک دم پاگل ہو گئی کبھی اسے بازو پہ زور سے ہاتھ مارتی تو کبھی لفٹ کے دروازے یا بٹن پر۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔ گندامت کرو مجھے۔۔۔ میں کسی کی امانت ہوں۔۔۔ مت کرو میرے ساتھ ایسا۔ میں بیوی ہوں کسی کی۔۔۔"

"جانتا ہوں!!! مگر اس وقت تمہارا دماغی توازن بگڑ چکا ہے۔ اس سے پہلے تم کزان اور باقی سب پہ حملہ کرتی۔ تمہیں پر سکون کرنے باہر لیکر جا رہا ہوں۔" متشمہ اس کی انگلیوں کو کھینچ کر تقریباً اسے بینڈ کرنے کی کوشش کی تاکہ ٹوٹ ہی جائیں۔ کبھی وہ اپنی ٹانگ

زور سے بلیک کی ٹانگوں پہ مارتی اور کبھی تو اپنا سر زور سے بلیک کی ٹھوڑی پہ جا کر اٹیک کرتی۔ مطلب بیچارے کو پورا حشر کرنے کو تیار۔

"تو کیا غلط کہا۔ غلط کہا میں نے۔ تم لوگوں نے اپنے موج مستی اور تفریح میں میری صبو کی زندگی تباہ کر دیتے۔ اپنے آپ کو تو میں نے تباہ کر دیا۔ تباہ کر دیا۔ مگر صبرینہ میں اپنی معصوم سی بہن کو برباد نہیں ہونے دوں گی۔ اسے کسی کے میلے ہاتھ تو کیا نگاہیں بھی پڑنے نہیں دوں گی۔ چھوڑو مجھے۔ میری بہن اکیلی ہے۔ چھوڑو وہ نہیں بچے گی وہ مر جائے گی۔۔ میں اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکوں گی۔" وہ بالکل ہی پاگل ہو چکی تھی۔ اپنے بال تک پکڑ چکی تھی۔ کسی کیفیت سے گزر رہی تھی کوئی نہیں جانتا تھا سوائے بلیک کے۔ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر وہ ہو سپیٹل سے باہر آیا۔ ارد گرد کے سٹاف ایک دم

حیرانگی اور کچھ چوکس ہو کر اسے بڑے سے آدمی کو ایک بے قابو ہوتی لڑکی کو لیکر جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ بلیک کو عجیب سی شرمندگی ہوئی۔

"متشمہ تماشا مت لگاؤ۔ متشمہ فور گاڈ سیک کنٹرول کرو۔" گھسیٹ کر اس باہر بلا آخر لے آیا

لیکن متشمہ پھر اسے دھکا دیتی پاگلوں کی طرح اندر بھاگنے لگی کہ بلیک نے اسے پکڑ لیا۔

"سٹاپ اٹ سنبھالو خود کو۔۔ سٹاپ متشمہ۔" مگر متشمہ تو جنگلی بلی بن چکی تھی۔ اس کے

بازو کو نوچنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ الگ بات ہے اس کی ٹیٹو کی وجہ سے نوچنے کے نشان

نظر نہیں آرہے تھے۔

"اپنے ناپاک ہاتھ ہٹاؤ بلیک ورنہ تم سوچ نہیں سکتے تمہارا کیا حال کروں گی۔"

"کرو۔۔ مارنا ہے مارو۔ گالیاں نکالنی ہے نکالو مگر خود کو ہوش میں لاؤ اور سب پہ الزام لگانا بند کرو۔ اس وقت تمہاری سب کو ضرورت ہے۔ گرل اور کزان کو کسی اپنے کی ضرورت ہے۔"

"کسی کی بھی نہیں ہوں میں اور نہ کوئی میرا ہے۔" وہ چلائی۔ بلیک نے متشمہ کے منہ پہ ہاتھ رکھا تو متشمہ نے تو اس بیچارے کے ہاتھ کا حشر کر ڈالا۔ بلیک نے سی کر کے ہاتھ ہٹایا۔
"ٹریش لینا!!!!!!" وہ غرایا۔ متشمہ ایک دم ساکت ہو گئی۔

"اب تم نے خود کو قابو نہ کیا تو میں بھول جاؤں گا تم مسز سیف ہو۔" بلیک نے اپنی زبان دانتوں تلے زور سے دبائی کہ یہ کیا بکواس کر دی اس نے۔ اس نے اتنا دباؤ ڈالا کہ اسے تھوڑے سکینڈ میں خون کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس ہوا۔ متشمہ بالکل ہل نہ سکی۔ بلیک کے بازو اب تک اس کے گرد تھے۔ ایک دم جھٹکے سے وہ پیچھے ہوا اور وہ ویسی ہی کھڑی

رہی منہ پہ ہاتھ رکھ کر اس نے غصے سے خود کو زور سے تھپڑ مارا۔ متشمہ سامنے خالی

خاموش روڈ کو گھورتی رہی۔ ایک دم دادی کی سوٹی اپنے کمر میں محسوس ہوئی۔

"بے غیرت۔ کمینہ۔۔۔ اس گورے کے ساتھ منہ کالا کرتی رہی۔ میری پوتی۔ نگار کی

پوتی۔۔۔ نے اپنی دادی کا کیا اپنے ماں باپ کا بھی لاج نہ رکھا۔ ذلیل لڑکی زنا کیا تو

نے۔۔۔ تجھے تو سو کوڑے مار کر زندہ دفن دینا چاہیے۔"

"دادی پلیز۔۔۔ دادی۔۔۔ میں اس سے پیار ضرور کرتی ہوں۔۔۔ میں اس کی گرل

فرینڈ ضرور تھی۔۔۔ لیکن میں نے وہ والی حد پاڑ نہیں کی۔۔۔ دادی دادی پلیز مجھے

معاف کر دیں۔۔۔ دادی۔۔۔" ایک دم دادی نے متشمہ کے سر پہ زور سے ڈانڈا

مارا۔

"جھوٹ اس خبیث کی باہوں میں کیا کر رہی تھی۔ وہ کیا کر رہا تھا تیرے ساتھ۔ اب

کون کرے گا شادی تجھ سے یا اللہ میں کہاں جاؤں۔ مجھے یہ دن بھی دیکھنا تھا۔ میری

پوتی۔ میری گھر کی عزت میرے ساتھ ایسا کرے گی۔ میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا میرے

مالک۔ اے مالک میری نسل میری ہی دشمن کیوں بنی ہے۔ ایک طرف وہ کیف دوسری

طرف متشمہ۔ " دادی کی اس بات پر مار کھاتی متشمہ ایک دم ٹر گڑھو گئی۔

"کیا کہا آپ نے۔۔ کیا کہا۔۔ آپ نے کسی کا نہیں بگاڑا۔ آپ نے سا کورا آٹنی کو مار دیا۔

ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ کزان کو اکیلا چھوڑ کر اسے حیوانوں کے حوالے کر دیا اور

کہتی آپ نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اگر میں بے غیرت 'گنگمار ہوں تو آپ قاتل ہیں

آٹنی کی قاتل اور کزان کی۔۔۔ عزت کی قاتل۔۔۔ " اس کے بعد اس کے چہرے

پہ زور سے پڑا تھپڑ پہ ایک دم اس کی آنکھیں کھلیں۔ اس نے آسمان کو دیکھا۔ اس نے

سیف کے بارے میں سوچا۔ اس کے بعد مڑ کر دیکھا جو ابھی تک خود کو سر پکڑے خود سے غرا کر کچھ کہہ رہا تھا۔

"تم نے صبرینہ کے ساتھ دشمنی کی ہے۔"

"تم انہیں سب سے دور رکھ سکتی تھی لیکن تم نے نہیں رکھا۔"

"تم جانتے ہوئے بھی انجان بنی رہی کہ صبرینہ کا آخر میں کیا انجام ہوگا۔"

"ظالم نگار عالم نہیں تم ہو۔"

"تم نے سیف کو بھی دھوکے میں رکھا۔"

"تم ابھی بھی بلیک سے ملتی ہو یہ جانتے ہوئے بھی وہ تمہارا ایکس رہ چکا ہے اور یہ کوئی عام

تعلقات نہیں تھے۔"

"تم کتنی بُری ہو متشمہ۔۔ تم کتنی گنہگار ہو متشمہ۔۔ تم نے کوئی توبہ نہیں کی۔ تمہیں مرجانا

چاہیے۔ اسی دن تمہیں دادی زندہ دفنا دیتی۔"

"تمہیں مرجانا چاہیے۔" متشمہ آگے بڑھی اور روڈ کی طرف آئی۔ بلیک مڑ کر اسے

دیکھنے لگا تو ایک دم ٹھہر گیا۔ سامنے مُسبُشی خالی سڑک کی وجہ سے تیزی سے آرہی تھی۔

"شٹ ٹریشا۔۔۔ رُکو۔۔۔ ٹریشا لینا۔" مگر متشمہ سُن نہیں رہی تھی۔ سیف کی بھی اس

گند کی پوٹلی سے جان چھوٹ جائے گی۔ دادی کی بھی عزت بچ جائے گی اور صبو صبو اس

جیسی دھوکے باز لڑکی سے دور رہ کر ہر نقصان سے بچ جائے گی۔ ایک دم وہ کھڑی

ہو گئی۔ گاڑی سپیڈ سے آرہی تھی۔ ایک منٹ کے اندر اندر اس نے متشمہ کو اڑا کر پھینکنے

تھا۔ بلیک اسی لمحے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے دھاڑا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کیا کرنے والی تھی تم!!!! آڑیو میڈ۔ ہوش میں تھی۔

پہلے صبرینہ کی وجہ سے ہم سب ندھال ہیں اب تم اس لسٹ میں آنا چاہتی ہو۔" وہ اسے

جنجھوڑتے ہوئے چیخ رہا تھا۔ متشمہ اسے دیکھی جا رہی تھی۔

"آئی ہیٹ یو۔۔۔" تو بلیک نے اس کے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

"ہیٹ شو کرنا ہے تو مجھے مار کر 'میرا گالا دبا کر شو کرو مگر یہ مت کرو میرے ساتھ ٹریشا۔

پلیز پلیز میری برداشت کو مت آزماؤ۔"

"میں جینا نہیں چاہتی۔ میں نہیں جینا چاہتی۔ مجھے مار دو۔ سیف کی زندگی۔۔۔ سیف کو

بُری لڑکی سے بچالو۔۔۔ میں اچھی نہیں ہوں۔۔۔ صبو کو۔۔۔ صبو کو بچالو۔۔۔ یہ سب

میری وجہ سے ہوا۔۔۔ تم ٹھیک کہتے ہو میں سیلفش ہوں۔ میں سب پہ الزام لگاتی

ہوں۔ آئیتم آبی۔۔۔" بلیک نے تیزی سے کھینچ کر اسے زور سے بھینچ لیا۔

"بس ٹریشالینا۔ بس !!! تم معصوم تھی تمہاری معصومیت کا تو میں نے فائدہ اٹھایا تھا۔

تمہیں صحیح غلط کا فرق نہیں پتا تھا جبکہ میں۔۔۔۔" متشمہ نے اسے دھکا دیا۔

"میں بہت بڑی جیٹر ہوں۔ میں نے سیف کو چیٹ کیا ہے۔ میں نے اپنے گھر والوں کو

چیٹ کیا ہے۔ میں نے صبو کو اکیلا چھوڑ دیا وہ بھی اپنی وجہ سے۔۔۔ مجھے مار دو۔۔۔ دادی

صحیح کہتی ہیں۔"

"بھائی بھائی !!! " ایک دم بلیک ہوش میں آیا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں نا؟" صبرینہ کی آنکھوں میں پریشانی دیکھ کر بلیک نے گہرا سانس لیا۔

.Just past things

"فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" اسی لمحے دروازہ کھول کر ہاک آیا۔

"کڈو۔ ڈسٹرب تو نہیں کیا۔" صبرینہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں آجائیں۔" اس کے تھکے ہوئے لہجے اور بھاری ہوتی آنکھوں سے دونوں سمجھ

گئے۔ بیچاری پہ نیند غالب ہو رہی ہے۔

"سونا چاہتی ہو؟" بلیک نے پوچھا۔

"پتا نہیں ایک دم سے غنودگی چھاسی گئی۔ آپ آئیں میں ٹھیک ہوں۔"

"لیٹ کے بات کر لو۔ میں آتا ہوں۔ ہاک۔۔" اس نے ہاک کو اشارہ کیا۔ ہاک نے

آنکھیں بند کر کے تسلی دی کہ کزان سنبھال چکا ہے اسے۔ بلیک اُٹھتے ہوئے اس کا سر

ہولے سے تھپکا۔ وہ باہر لاؤنچ ایریا آیا جہاں چھوٹا سا کیفے موجود تھا۔ اس نے کل سے

لیکرا ب تک حلق میں کچھ نہیں اُترا تھا اور اب گرل کی حالت نے اسے مزید نڈھال کر دیا

تو خود کو سنبھالنے کے لئے اس بلیک کافی کی اشد ضرورت تھی ورنہ وہ سونے اور کھانے

پینے کی کمی سے بے ہوش تو نہیں مگر تھکن سے چور ضرور ہو جائے گا اور اسے آدھے سر

کا درد بھی شروع ہو گیا تھا۔ اس نے ایکسپریس و آڈر کی پھر ایک دم کزان کی آواز پر چونک کر

کر دیکھا سامنے کونے والے صوفے پہ کزان منٹھم کے ساتھ بیٹھا اس کے گرد بازو

پھیلائے سمجھا رہا تھا اور ارد گرد باقی سب موجود تھے۔ منٹھم چپ ہو گئی تھی مگر اس کی

سوچی ہوئی آنکھیں اور گیلے گال سے لگ رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس نے رونا بند کیا

ہے۔ اس کے سُرخ نینوں کو دیکھ کر بلیک نے نظریں پھیر لی اور پھر اس نے پیمینٹ کی۔

"تمہارے بچوں کو بے بی سٹ کرنے کا پلان ہے۔ فکر مت کرو اتنی جلدی تمہیں چھوڑ

کر نہیں جائے گی۔"

منٹھم نے کزان کو دیکھا وہ مسکرا رہا تھا مگر اس کی آنکھیں سُرخ اور نمی سے بھری تھیں۔

"ابھی تو اس نے میرا جاپان دیکھنا ہے۔ ایسے کیسے وہ جائے گی۔" منٹھم نے اس کے

کندھے پہ سر رکھ دیا۔

"اور تو اور یہ بھی کہا وہ سنیک کو اردو سکھائے گی۔ لار اپنی کلاس کی تیاریاں شروع کر دو۔ بہت سخت استانی ہے وہ۔" سنیک جو ان کے سامنے صوفے پہ سر جھکائے بیٹھا تھا کزان کی بات سُن کر اس نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر خود کو سکھنے سے روکا پھر کزان نے سب کی طرف دیکھا۔

"اور اس نے تم لوگوں کو پاکستان بھی دکھانا ہے نایہ کیسے بھول سکتے ہیں ہم۔۔۔ اس نے بھرپور پلان بنایا کہ بلزننگ بینڈٹس کو شلوار قمیض پہنا کر وہ رکشا میں بٹھا کر گول گپے کھلائے گی تو تم لوگ ڈر کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ اتنی جلدی نہیں جائے گی۔ اس نے وعدہ کیا تھا اور صبرینہ احمد وعدہ نہیں توڑتی۔" بلیک کی برداشت ختم ہو گئی وہاں مزید ان کی بات نہیں سُن سکتا تھا 'سر کا درد بڑھتا جا رہا تھا مزید آگے آئے بغیر وہ وہاں سے چلا گیا

جبکہ گرلر ایک دم رو پڑا۔ جوش نے زور سے دیوار پہ مکا مارا اور ہاک صبرینہ کے پاس تھا۔
وہ کڈو کو اکیلا چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

کزان صبرینہ کے روم میں آیا دیکھا تو وہاں ہاک خاموشی سے سوچ میں گم کُرسی پہ بیٹھا
ہوا تھا۔ صبرینہ البتہ سو رہی تھی۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر کزان کے چہرے پہ ہولے
سے مسکراہٹ آئی پھر غور سے دیکھنے پر کہ وہ کہاں لیٹی ہے اس پہ کزان کی مسکراہٹ
غائب ہو گئی۔ آگے بڑھ کر وہ بیڈ کے قریب آیا اور اس نے ریل تھام لی۔ کچھ سکینڈ وہ
اسے دیکھتا رہا پھر وہ ہاک سے مخاطب ہوا۔

"بتا دیا؟" ہاک نے ایک دم چونکتے ہوئے کزان کو دیکھا پھر چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔

"ہوں؟"

"رو کی کو حقیقت بتادی؟" ہاک نے گہرا سانس لیا۔

"ہمت نہیں پڑی دوسرا وہ بہت تھکی ہوئی تھی۔ زرا سی بات کی اور پھر ایک دم سو گئی۔ کزان میں جانتا ہوں وہ بہت مضبوط اور بہادر ہے مگر۔۔۔ پتا نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ بہت خاموش ہو جائے گی۔ اس کی آنکھوں میں جو چمک ہے وہ غائب ہو جائے گی۔ روئے گی نہیں یہ میں اتنا ضرور جانتا ہوں مگر اس کی چُپ نہ میں برداشت کر سکوں گا نہ ہی سب۔" کزان ہاک کی بات سُن کر ہولے سے سر ہلانے لگا۔ بات اس نے سو فیصد درست کی تھی۔ وہ چل کر سیدھا اس کے سامنے آیا اور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جو بھی ہے پتا چلنا تو ہے۔ وہ چاہے ہم سے ہو یا ڈاکٹر سے۔ دوسرا تشتمہ تائی امی کو کال کر کے صبرینہ کی کنڈیشن بتانے لگی ہے تو وہ ایک منٹ نہیں لگائے گے یہاں پہنچنے

میں۔ اس سے پہلے روکی سنبھل جائے۔ ڈاکٹر سے کچھ پتا چلا۔ " ہاک کو ایک دم یاد

آیا۔ ڈاکٹر نے مسئلے کا حل بتایا تھا۔ ڈونر!!

"منتہم یا تمہاری تائی امی کا ٹیسٹ کروانا پڑے گا۔" کزان نے نا سمجھی سے دیکھا اس کے

بعد سمجھ میں آیا تو ایک دم اس کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"مطلب تشو اور تائی امی روکی کی ڈونر نکل سکتی ہیں؟"

"دعا کرو کیونکہ پریشان تو میں بھی ہو گیا تھا کہ کڈو کی کوئی فیملی ممبر نہیں ہے۔ پاسبل ہے

کہ تمہاری تائی امی ہو سکتی ہیں۔"

"تشو۔۔ اگر تشو یا تائی امی میں سے کسی کا نکل آیا تو کیا وہ دینے کو تیار ہو نکلیں۔ میرا

مطلب تائی امی کی تو عمر بھی ہو گئی ہے اور ڈائن کی شادی بھی ہونے لگی ہے۔ نہیں۔۔ وہ

نہیں دے سکے گی۔۔۔ مجھے اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔ میں سیلفش نہیں ہو سکتا مگر اگر وہ
نکل آئی ہاکی تو۔۔۔۔"

"تو چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ مجھے صبو کو کڈنی دینے سے کوئی روک نہیں سکتا۔" متشمہ کی
آواز پر کزان اور ہاک نے مڑ کر اسے دیکھا۔ متشمہ بالکل مضبوطی سے خود کو سنبھالے
کھڑی کزان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"چاہے یہ فیصلہ میرے رشتے پہ اثر انداز کیوں نہ کرے۔ میرا فیصلہ پھر بھی اٹل ہوگا۔"
کزان اس سے پہلے کچھ بولتا پیچھے سے صبرینہ کی آواز سُن کر ساکت ہو گئے۔

"میری زندگی بچانے کے لئے اگر تم اپنی زندگی برباد کرو گی تشو تو مجھے ایسی زندگی نہیں
چاہیے۔" ایک دم تینوں نے مڑ کر دیکھا۔ صبرینہ سپاٹ چہرہ لئے انھیں دیکھ رہی تھی۔

کیا اسے نے اسے دوران ان کی باتیں سُن لی تھی؟ یا یہ پہلے سے جان گئی تھی؟

"میں ٹھیک ہوں خالا۔ آپ پلیر مت پریشان ہو۔ آپ روکیوں رہی ہیں۔ اس میں آپ

کا کیا قصور۔" صبرینہ نے روتی ہوئی خالا کے آنسو صاف کیے۔ خالا نے تو یہاں تک

آتے رو رو کر اتنا بُرا حال کر دیا تھا کہ ان سے آپ سانس بھی صحیح سے نہیں لیا جا رہا تھا۔

"میں کیا منہ دکھاؤں گی بے بی کو۔ ایک سال میں یہ حال کر دیا اس کا۔ ایک سال مجھ سے

سنجالی نہیں گئی۔ مجھے تو ابھی سے اس کی خفانگاہیں محسوس ہو رہی ہیں صبی اور یہ چیز مجھ

سے برداشت نہیں ہو رہی۔ قیامت والے دن کیا کروں گی۔" وہ دوپٹے سے اپنی

آنکھیں صاف کر رہی تھی مگر اشک تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ صبرینہ بے بسی سے

دیکھتی رہی اس کی خود ایسی حالت تھی کہ ابھی دیکھتے ہی دیکھتے اس نے رونا شروع کر دینا

ہے مگر وہ رو نہیں سکتی تھی۔ رونا مسئلے کا حل نہیں تھا۔ یہ کیا ہوا اس کے ساتھ۔ قسمت

نے ایک دم پلٹا کیسے کھایا تھا۔ ابھی تو وہ اپنی منزل کے بچد قریب تھی۔ ابھی تو یہ بات ہضم کرنا مشکل تھی کہ کزان نے اسے پروپوز کیا ہے۔ کزان اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ ابھی اس نے اپنی انگلی میں کزان کے نام کی انگھوٹی پہنی تھی اور پلکیں چھپکاتے ہی یہ خبر آگئی کہ اس زندگی چند دنوں کی ہے۔ پتا نہیں سب تسلی تو دے رہے تھے۔ اسے کچھ نہیں ہوگا مگر اس کے اندر کی خاموشی اور سب کے نہ رکنے والے اشک کوئی اور ہی کہانی بتا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس دُنیا سے چلی گئی ہو۔ خالانے اس کی چُپ محسوس کی تو اس طرف دیکھا۔ وہ ان کے سامنے موجود تھی مگر اس کا دماغ ادھر نہیں تھا۔ وہ ایک دم گھبرا سی گئی۔ متشتم نے بتایا کہ وہ یہ خبر جاننے کے بعد ایک بار پھر نہیں روئی۔ نہ ہی اس نے کسی قسم کا رد عمل دیا۔ یا تو خاموش رہتی یا پھر سپاٹ چہرہ لئے عام سے لہجے میں سب کو جواب دیتی۔ کزان کو تو توقع تھی یہ لڑکی اس خبر پہ ایک دم خاموش

ہو جائے گی اور نہ ہی وہ کوئی خاص رد عمل دے گی۔ وہ بھلا اب کیا کرے۔ رونے 'دکھی
ہونے یا چیخ چلا لینے سے ایک دم وہ ٹھیک تو نہیں ہو جائے گی۔ امی 'ابو اس کے رونے پر
واپس تو نہیں آئے تھے تو اس کے رونے سے وہ کیسے دُنیا میں رُک جائے گی۔ شاید ان کی
فیملی کے ہر ایک فرد کو زندگی بہت کم مہلت کی ملی تھی۔ ابو امی نے تو پھر زندگی گزار لی
تھی مگر اس نے۔۔۔ اس نے تو اب زندگی کو سمجھنا سیکھا تھا۔

"صبی میری جان۔۔۔ میری جان خالا کے سینے میں زرارو لو۔ تمھاری چُپ مجھ سے
برداشت نہیں ہو رہی۔ مجھے یقین ہے میں ہی تمھاری ڈونر نکلوں گی۔ خالا کی جان۔ خالا
اپنے سارے اعضا نکال دے گی مگر تمھاری زندگی داو پہ نہیں لگائے گی۔ میرا وعدہ ہے۔
تم نے پریشان نہیں ہونا۔ بس زرا سا غبار نکال کر خود کو پرسکون کر لو۔" خالا نے اس کا
چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔ صبرینہ نے چونک کر انھیں دیکھا وہ ہاتھ اٹھا کر خالا کا ہاتھ

پکڑنے لگی تو ایک دم انگلی بھاری محسوس ہوئی۔ دیکھا تو چمکتی ہیرے کا پھول اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ دیکھو قسمت نے کیسا مذاق کیا ہے تمہارے ساتھ۔ ایک دم اس نے تھکے انداز میں خالا کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔ خالا نے اس کے سر پہ پیار کرتے ہوئے اس کے پیٹھ پہ تھپکی دیتے ہوئے تسلی دی۔ اسے جی بھر کے رو لینے کا بھی کہتا کہ اس کا دل ہلکے ہو جائے۔ اس کا دل کسی سے ہلکے نہیں ہو سکتا تھا۔ چاہے کوئی کتنی کوشش کر لے۔ دروازہ ناک کر کے کزان اندر داخل ہوا تو صبرینہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کزان مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ آنکھیں بھی دکھی نہیں لگ رہی تھیں۔ ساروں میں وہ ایک مطمئن اور اس کے سامنے مسکرائے جا رہا تھا۔

"تائی امی تھوڑا سا رونا والا سیشن بعد میں رکھیے گا۔ آپ کو ڈاکٹر چیک اپ کے لئے بلا رہے ہیں۔" خالا صبرینہ سے الگ ہوئی اور اس کا ماتھا چوما۔

"کزان اس کا خیال رکھنا۔ میں آتی ہوں۔ ان شاء اللہ خیر ہوگی دیکھنا۔ گھبرانا نہیں۔"

وہ اٹھ گئی تو کزان نے ان کے لئے دروازہ کھولا۔ وہ چلی گئی۔ کزان نے مڑ کر اسے دیکھا تو

وہ انگھوٹی کو گھور رہی تھی۔

"کیا ہوا پسند نہیں آئی؟ یا چُپ رہی ہے؟ یا پھر اس رشتے کو لیکر سکینڈ تھاٹس؟" صبرینہ

نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"نہیں انگلی زرا سو جھ گئی ہے تو زرا ٹائٹنس فیل ہو رہی ہے۔"

"ڈائن کابلڈ ٹیسٹ ہو چکا ہے۔ اب رپورٹ تھوڑی دیر میں آتی ہوگی۔ سیف بھی پہنچ

گیا اور تمہیں پتا ہے وہ بھی کہہ رہا اگر تائی امی یا ڈائن کا نہ آیا تو وہ ٹیسٹ کروائے گا۔ تو بہ

باتیں تو سب ایسے کر رہے جیسے کڈنی نہیں کوئی ٹانی دے رہے ہو۔" اس نے محسوس

کیا کہ صبرینہ نے اسے کچھ نہیں کہا۔ بس خاموش تھی۔

"رو کی!" صبرینہ نے اب کی بار سر نہیں اٹھایا لیکن بولی ضرور۔

"ہوں؟"

"مجھے ڈیر دو۔" اب صبرینہ نے اسے دیکھا پھر ہنسی لیکن اس کی ہنسی بڑی کھوکلی دی۔

"یہی کہ مجھے بھولنا مت اور میرے قبر میں ہر ہفتے آنا اور پھول دیتے رہنا۔ یہی رہ گیا ہے

کزان۔" یہ اس کی دل کی آواز تھی مگر وہ کزان سے کہنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ

یہ بات ہر کسی سے کہہ سکتی تھی مگر کزان سے۔۔۔ اس کی ہمت نہیں تھی۔ وہ خود مان

سکتی تھی وہ مرنے لگی مگر کزان کے سامنے ماننا۔۔۔۔

"مجھے اس ہو سپیٹل سے بھاگا کر لے جاؤ۔ بیشک گھنٹے 'دو گھنٹے کے لئے کیوں نہ ہو۔ مزید

یہاں بیٹھی رہی تو مجھے وحشت ہی ہوگی۔" کزان اسے دیکھتا رہا اور چل کر اس طرف آیا

اور اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

"بس اتنی سی بات۔۔ اٹھا کر لیکر جاؤں؟ یا پھر سا کوراسٹائل میں جانا پسند فرمائیں گی؟"

وہ شرارت سے مسکرایا۔ صبرینہ نے ایک دم گھبرا کر اسے دیکھا۔

"ڈونٹ ٹیل می؟ کہی ہارلی تو اندر نہیں لئے آو گے؟" کزان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"مان گیا تمہیں جان گئی ہوا چھی طرح سے مجھے۔ میری ہارلی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہارلی تو

سکاٹ لینڈ کے گیرج میں موجود ہے۔ ہاں دوسری ہارلی ڈیوڈسن ہو سکتی ہے تو پھر لے

آؤں؟" صبرینہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑی۔

"نو تھینکس مسٹر سا کورا۔ میں ایسی چلتی ہوں کم سے کم کسی قریبی پارک ہی لے جاؤ۔

مجھے کھلی لتازہ ہوا میں سانس لینا شاید بعد میں۔۔ (موقعہ ہی نہ ملے)" کزان کو عجیب

سی تکلیف اپنے دل میں محسوس ہوئی۔

"ہاں شاید بعد میں لندن کی ہوا نصیب نہ ہو۔۔۔۔۔ ظاہر ہم جاپان جو چلیں جائیں گے۔

ہیں نا؟ مگر پریشان مت ہو۔ سال میں ایک بار آجایا کریں گے۔ اس لئے جتنا انجوائی کرنا

ہے کرو۔ تمہارا بیگ جینا لیکر آئی ہے۔ اس کو بلاتا ہوں پھر ڈاکٹر سے بات کر کے تمہاری

چھوٹی سی لیو کی بات کرتا ہوں ٹھیک ہے۔" صبرینہ نے ہولے سے سر ہلایا۔ کزان

گہری مسکراہٹ اچھالتا جانے لگا پھر رُک کر مڑا۔

"روکی۔" صبرینہ اب جو اپنی انگھوٹی گھما رہی تھی اس کے پکارنے پر اسے دیکھنے لگی۔

"آئی لو یو۔" صبرینہ ایک دم حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی پھر اچانک

سُرخ پڑ گئی۔ اس کے شرمانے پر کزان ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔

"تم کچھ نہیں بولو گی؟"

"کچھ کہنا چاہیے؟" وہ ہولے سے پہلی بار مسکرائی مگر آنکھوں میں بڑی اُداسی تھی۔

"ام پتا نہیں شاید۔۔۔ خیر کوئی نہیں اپنا یہ ڈیر ضائع نہیں کروں گا۔ ملتا ہوں تیار ہو جانا

ٹھیک ہے۔" کزان چلتے ہوئے باہر آیا اور لاونج میں پہنچا دیکھا تو عجیب سا ماحول ہوا

تھا۔ دیکھا تو سیف نے منشمہ کے گرد بازو پھیلائے اسے تسلی دے رہا تھا اور منشمہ اس کے

سینے میں منہ دیے روئی جا رہی تھی۔ وہاں ادا جان نڈھال سی خالا کے کندھے پہ ہاتھ

رکھے سمجھا رہے تھے جو کہ خود منشمہ کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا چاہتی تھی۔ بلزنگ

بینڈٹس کے اترے چہرے دیکھ کر کزان سمجھ گیا۔ وہ دونوں صبرینہ کے ڈونر کے لئے میچ

نہیں کرتی۔

"بس منشمہ دیکھنا میں بھی چیک کرواؤں گا۔ تمہارے پاپا بھی گئے ہیں ٹیسٹ کروانے۔

اس میں گلی ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ بس آؤ سنبھالو خود کو۔ اس سے زیادہ بہادر تو

ہماری صبرینہ ہے لیکن اس طرح تم لوگوں کو دیکھے گی تو اس کی ہمت کون باندھے گا۔

چپ کرو۔ کزان بھی آجائے گا تو وہ بھی اپ سیٹ ہوگا۔ کیا حالت بنادی ہے بیگم مجھ پہ
رحم کھالو۔ "کزان چلتے ہوئے تائی امی کے پاس آیا اور گٹھنے کے بل ان کے سامنے بیٹھا۔
تائی امی نے کزان کو دیکھا تو ایک سسک اُٹھی۔

"وہ کہتے ہیں میرا بلڈ پریشر قابو میں نہیں رہتا اکثر اور میں گولیاں بھی لیتی ہوں۔ اوپر سے
میری عمر ہو گئی ہے تو وہ رسک نہیں لے سکتے۔ میں اپنی صبی کے لئے کچھ نہیں کر سکی
کیف میں بے بی اور سا کورا کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ مجھے اپنی زندگی کی نہیں پرواہ اگر
میرے بچوں کی خوشی نہیں ہے۔ کیا کروں گی ایسی زندگی کا کیف جس میں تم سے خوشی
اور صبو سے زندگی چھین لی جائے گی۔" وہ کزان کا ہاتھ پکڑ کر سر جھکاتے ہوئے سسک
سسک کر رونے لگی۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔

"اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے تائی امی۔ اب رویے مت صبرینہ کو مل جائے گا

ڈونر۔ آپ پریشان مت ہو۔۔۔"

"ہاں بہو ٹھیک کہہ رہا ہے لڑکا۔ ابھی گیا ہے نا اذان دیکھنا اس کا بھی ڈونر نکل سکتا ہے۔

آخر کو وہ بھی احمد کا کزن تھا۔ صحت بھی ماشاء اللہ کافی اچھی ہے اس کی دوائی وغیرہ کی

ضرورت بھی نہیں ہوتی مجھ بوڑھی جان کا بھی ڈونر قبول کر سکتے ہیں تو میں بھی دینے کا

تیار ہوں۔"

"رہنے دیں سو سال پرانی کڈنی کا وہ بچی بھلا کیا کرے گی۔ میوزم والے بھی نہ رکھیں

آپ کی کڈنی اور ویسے بھی اللہ کا کرم کہ آپ لوگوں میں سے کسی کی کڈنی بیچ نہ ہوئی

ورنہ میری روکی نے آپ لوگوں کا روپ لے لینا تھا۔" ماحول کو زرا ہلکے پھلکے کرنے کے

چکر میں اس نے ہمیشہ کی طرح اپنی بکواس کی مگر اس کی بکواس کو کسی نے اس بار دل سے

نہیں لیا۔ جانتے تھے سب کہ وہ صبرینہ سے بہت محبت کرتا ہے۔ تائی امی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"تم جا کر ٹیسٹ کرو اور اپنا۔ تم بھی تو اس کے کزن ہی ہو۔ کیا پتا کوئی کام بن جائے۔"

کزان ٹھہر گیا اور ایک پھر ایسا لگا جیسے گرم گرم سیسہ اس کے کانوں سے پگھلتا سیدھا دل تک گیا ہو۔ ایک عجیب سی تکلیف نے اس ایک دم پیچھے ہونے پہ مجبور کر دیا۔

"کیف؟ تم ٹھیک ہو؟" اس کندھے پہ تائی کے ہاتھ محسوس ہوئے۔ آنکھوں کے سامنے وہ لحمہ گزرنے لگا جب وہ ڈر گزلیتا نظر آیا۔ یہ نظارے اس کا منہ چڑا رہے تھے۔

"کیف؟" اسے ادا جان کی تفکر زدہ آواز سنائی دی۔

"جوائنٹ پیو گی۔"

"یہ نشہ وقتی ہے کزان۔۔۔ کل کو بیمار ہو گے تو یہ منحوس نشہ تمہارا سب سے بڑا دشمن

ہو گا۔ یہ وہ آخری دھکا ہے جس سے تم موت کے کنویں میں گر دو گے اور تمہیں لاکھ

بچانے والے آجائیں گے یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لیکر سب کی نظروں سے اوجھل

کر دے گا۔" ایک دن صبرینہ نے چڑتے ہوئے بات کی تھی جب کزان نے اس ایک

بار پھر جو اینٹ پلانے کی ضد کی تھی۔ اب لگ رہا تھا وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ اسے بچانا تو

خود کو۔ اس کی ذات تو صبرینہ سے جڑ چکی تھی۔ اپنی صبرینہ کو بچانے کے لئے وہ کچھ بھی

نہیں کر سکتا۔ اپنے اعضا بھی بیکار تھے۔ اس نے کسی جوگا چھوڑا تھا۔ ڈر گزپی پی کر تو اس

نے زندگی گزار لی۔ البتہ نشہ استعمال کرنے کے باوجود اس کی نشئی اور چر سیوں والی

بگڑے حالات نہیں ہوئی تھی لیکن کسی کی زندگی بچانے کے لئے اگر وہ اپنا خون بھی

دے گا تو بھی اس کا خون میچ کرنے کے باوجود کسی کے کام نہیں آئے۔ ایسا کزان سا کورا
کو لگتا تھا اور شاید ارد گرد جاننے والے بھی اس کی بات سے متفق ہوتے۔

"کزان!! کزان۔" اسے سیف کے ہاتھ اپنے کندھے میں محسوس ہوئے۔

"کزان۔۔ کزان تمہیں کیا ہوا ہے؟" متشمہ کے تیز آواز پر کزان نے اپنی دھنھدلی
نگاہیں اٹھائیں دیکھا تو سب اس کی طرف جھکے ہوئے تھے۔

"کزان تم پریشان نہ ہو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔" سیف نرمی سے بولا۔ ادا جان کیفی کی
طرف بڑھے تاکہ اپنے پوتے کے لئے پانی لیکر آئے۔

"کیف! سیف بیٹے۔۔ ڈاکٹر کو بلاؤ۔ مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

"میں ٹھیک ہوں۔" اس نے خود کو تیزی سے سنبھالا اور سرد لہجے میں بولا۔

"تمہارا بی بی لو ہو گیا ہو گا۔ آ جاو کچھ پلاتا ہوں۔ آ جاو۔ منشمہ! آنٹی کو دیکھو۔ میں لیکر جاتا

ہوں۔ آ جاو بڈی۔" اس نے کزان کا بازو پکڑا تو کزان نے بازو ہٹا کر اٹھ گیا۔

"کہانا میں ٹھیک ہوں۔" وہ تیزی سے بولا۔ چہرہ بالکل سیاٹ تھا۔

"جانتا ہوں میں پھر بھی چلو میرے ساتھ۔" سیف نے اس کے پشت پہ ہاتھ رکھ کر

اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

کزان صبرینہ کا ہاتھ تھامے واپس ہو سپیٹل آ رہا تھا۔ صبرینہ کو صرف چھ گھنٹے کی چھٹی ملی

تھی حالانکہ ڈاکٹر کی تجویز تھی کہ دو گھنٹے میں واپس آ جائے تو بہتر ہے مگر وہ کسی بھی طور

پہ راضی نہیں ہوئی۔ اسے تقریباً پورا دن ہو سپیٹل کی شکل نہیں دیکھنی تھی۔ جیسے تیسے

کر کے بلیک اور ہاک نے کنوینس کر لیا۔ اب صبرینہ کے ساتھ سارے جانے کو تیار تھے

مگر صبرینہ وہی مکرہ گئی۔ اگر وہ باہر اکیلے نکلے گی تو کزان کے ساتھ یا پھر کسی کے ساتھ نہیں کیونکہ کزان کے علاوہ باقی سب سے ہمدرد بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کی فکر میں مبتلا ایسے پاگل ہو گئے تھے اور اسے ایسے ٹریٹ کر رہے تھے جیسے وہ کانچ کی گڑیا ہو جس کا وہ ان چھ گھنٹوں میں بالکل سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیا مطلب؟ میں کیوں نہ چلوں تمہارے ساتھ۔ تمہیں کچھ ہو گیا تو اور کزان۔۔۔ کزان کیسے دیکھ پائے گا۔ تمہیں کل بھی تو اس کے چکر میں بے ہوش ہو گئی اور وہ ارد گرد کہی نہیں تھا اور اب بھی یہی ہو گا۔ میں چلتی ہوں ناصبو۔ پلیز ضد مت کرو۔" صبرینہ نے چڑ کر تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

"میں اس وقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔ آئیم سوری تشو فور ہر ٹنگ یو لیکن میں سب سے پہلے تمہیں تو اپنے سامنے نہیں دیکھنا چاہتی۔ تم کچھ بولو نہ بولو لیکن تمہاری نگاہیں

-- تمہارا چہرہ یہی بتا رہی کہ میری زندگی چند دنوں کی ہے اور میں یہ سوچنا نہیں

چاہتی۔ " منشمہ ایک دم چُپ ہو گئی پھر نگاہیں جھکا کر اس نے آہستگی سے کہا۔

"تم ہاک سر یا پھر سنیک کو ساتھ لے جاؤ۔ خالی اکیلا کزان کیسے سنبھالے گا۔"

"سنبھال لے گا۔ یہ جو انگھوٹی اس نے پہنائی ہے۔ یہ اس نے شغل نہیں لگایا بلکہ بڑی

بھاری ذمہ داری ہمیشہ کے لئے قبول کی ہے۔ خالی صحت مند صبرینہ کا خیال رکھنے اور

رکھ والی کرنے کا وعدہ نہیں کیا۔ " وہ تقریباً غصے اور رونے کی کیفیت میں مبتلا سکارف

اُٹھا کر چل پڑی۔ کزان سنیک سے بات کر رہا تھا۔ سنیک نے صبرینہ کو آتے ہوئے دیکھا

تو مسکرایا۔

"کیسی ہو اینا کونڈا؟ کس کو ڈسنے چلی ہو۔"

"اگر کہوں تمہیں؟ تو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں ہر ایک کی نگاہوں کو نوچ لینا چاہتی ہوں جو مجھے ایسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔"

"کس نے میری منگیت کو دیکھا۔ بتاؤ مجھے۔۔۔" کزان تیزی سے زراپوزیسو لہجے میں بولا۔

"ارے یار پوری جان حاضر ہے۔ میں تم سے ڈسنے کو تیار ہوں۔ رہی بات کسی اور کی دیکھنے کی تو نام بتاؤ ابھی ان کی قبر کا بندوبست کروانا ہوں۔" صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"پلیز میں اس وقت کچھ نہیں سنا چاہتی۔۔۔ مجھے کسی لیک لے چلو کزان یا جہاں سبزہ' پانی اور خاموشی ہو۔۔ میں اس وقت لوگوں کو نہیں دیکھنا چاہتی۔" کزان نے سنیک کو گھورا۔ سنیک سمجھ گیا۔ وہ واقعی اس وقت اس حقیقت کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور سنیک اپنا کورک کر کبھی اپنے پروٹیکٹونس کو قابو میں نہیں

رکھ سکے گا۔ کزان ساروں میں واحد تھا جو روکی کے سامنے ایسے بنا تھا جیسے صبرینہ کی بیماری نے اسے بُری طرح اندر سے نہیں توڑا تھا اور وہ صبرینہ کو بالکل ویسے ہی ٹریٹ کر رہا تھا جیسے اس بیماری کو سُننے سے پہلے کرتا تھا۔ ایک دم نارمل۔ Hyde park میں وقت گزار کر صبرینہ کی فرمائش پر میکڈونلڈز سے فٹ برگر کھا کر دونوں واپس آرہے تھے تو صبرینہ نے ایک دم اسے روک دیا۔ جیسے وہ ابھی بھی جانے کو نہیں تیار۔

کزان سمجھ گیا۔

"ٹکٹ" کھانے پینے اور گھمانے پھیرانے کی چکر میں میری جیب خالی کروا کر کیا فرمائش ہے آپ کی محترمہ۔ منگیتز کیا بن گیا تم تو فری ہی ہو گئی۔ اب سڑکوں پہ گھسیٹنے کا ارادہ ہے؟" صبرینہ مسکرائی۔ پورا دن گزر گیا ایک بار بھی کزان نے اسے احساس نہیں دلایا کہ وہ بہت بیمار ہے۔ اسے کسی چیز پر بھی نہیں ٹوکا۔ کزان نے پوری کوشش

کی تھی کہ وہ کسی طرح روکی کو محسوس نہ کروائے مگر صبرینہ کو ہمیشہ اس کے بے
اختیاری میں روکتے ہاتھ 'آنکھوں میں پلتی بے چینی اور تفکر سے ساری کہانی سمجھ آ جاتی
تھی لیکن نہ کزان نے اس پہ ظاہر پڑنے دیا نہ ہی روکی نے اس کے ماسک کو اتارا۔
"نہیں میں یہاں بیچ میں بیٹھنا چاہتی ہوں۔" صبرینہ نے بیچ کی طرف اشارہ کیا۔
"مگر اب شام ہونے لگی ہے روکی اور ٹھنڈ ہو جائے گی۔ بیشک موسم گرم ہے لیکن اچھی
خاصی اس علاقے میں ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ بڑی تیزی ہو انیں نہیں محسوس کر رہی اب
بھی۔"
"کوئی بات نہیں ہم جوائنٹ پی لیں گے۔ مجھے اس بار بالکل اعتراض نہیں ہے۔ کیا
ہے؟" صبرینہ شرارت سے بولی تو کزان ہنسا۔

"سوری اب ہم ڈینجر زون میں آگئے ہیں۔ ڈائن کو پتا چل گیا نا تمہیں نشہ کروا رہا ہوں تو

ہزار جوتے لگائے گی۔ اب خالی یہ بھی نہیں وہ جو تم نے کرائے کے بھائی لیے ہیں وہ بھی

ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑے گے۔ ٹائیم بوم کی طرح ٹائمر لگا ہوگا۔"

"کیا باقی سب ہوٹل نہیں گئے؟"

"ہو سپیٹل میں تشو' سیف اور سنیک ہیں۔ وہ بڑھا بھی نکلا ہے سنا ہے۔" صبرینہ نے

ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔

"کیا ہوا؟"

"یہ سوچ رہی ہوں کہ اپنے بد تمیز منگیتر کو تمیز سکھاتے سکھاتے میری عمر گزر جائے

گی۔" کزان ٹھہر گیا۔ اس بات سے وہ روکی کے ساتھ لڑ سکتا تھا مگر روکی کی باتوں میں

امید تھی۔ اُمید تھی وہ بچ سکتی ہے اور اس بات نے کزان کو کھل کر مسکرا نے پہ مجبور

کر دیا۔ اس سے پہلے وہ روکی سے کچھ کہتا۔ کسی کی پکار پر وہ دونوں مڑے۔ سنیک کا چہرہ سفید تھا۔ کزان اور صبرینہ ایک دم چونک اُٹھے۔ سنیک نے صبرینہ کو دیکھا تو ہولے سے مسکرانے کی کوشش کی مگر ناکام ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں اینا۔ تم آگئی کیسا رہا دن؟"

"سنیک کیا ہوا ہے؟" صبرینہ پھر سے زور دیتے بولی۔

"کچھ بھی نہیں اینا بس وہ بُرا خواب۔۔۔ دیکھا تھا۔ بس گھبرا کر نکل آیا تو تمہیں دیکھا۔

اب ٹھیک ہوں۔" کزان سمجھ گیا بات کچھ اور ہے اس لئے خاموش رہا۔ صبرینہ کے

آنکھیں مشکوک انداز میں کبھی اسے کبھی کزان کو دیکھ رہی تھیں۔

"روکی تم جاسکتی ہو یا میں لیکر چلوں؟" صبرینہ سمجھ گئی کچھ تو گڑبڑ ہے لیکن اس نے ضد نہیں کی جو بھی ہے ایک نہ ایک دن پتا چل جائے گا اور کیا جاننا رہتا ہے۔ ضرور اس کو ڈونر نہیں ملا ہو گا۔ ہاں یہی ہو گا۔

"اینا میں لے چلوں تمہیں؟" سنیک صبرینہ کے خاموشی سے جانے پر اسے روکتے ہوئے بولا۔

"نہیں آئیتم گڈ۔" زبردستی مسکراہٹ دیتے وہ آہستگی سے چلنے لگی۔ سنیک اس کی پشت کس دیکھتا رہا پھر کزان کو دیکھا اور خاموشی سے اس کے ساتھ بڑھا۔

"کیا ہوا؟ کس کس نے ٹیسٹ کیا؟"

"وہ بات نہیں ہے۔ معاملہ کچھ اور ہے۔ ہاں ڈونر ابھی تک نہیں ملا۔ سیف' ہاک اور تمہارے انکل میچ نہیں ہوئے۔"

"اور باقی سب؟" کزان کو ایک دم پھر شعلے اپنے پیٹ کے اندر بڑھکتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"گر لڑا جوش اور میرا کل ٹیسٹ ہوگا۔ کزان وی ف***** اپ۔ جس کو تم نے مارا ہے وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟" سنیک نے اپنا فون نکالا اور اسے دیا۔ کزان نے فون کھول کر دیکھا تو ایک دم چپک کرنے کے بعد ٹھہر گیا۔

پرائیم منسٹر کے دوست کا بیٹا تھا جس کے کزان سا کورا نے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کا وجود مٹا چکا تھا۔ اس لڑکے کا باپ خود کیبنیٹ آفس کا منسٹر تھا۔ اس آدمی کی پُر سرار گمشدگی ہر نیوز چینل پہ آرہی تھی۔ اس کے دوستوں کا کہنا تھا وہ آخری بار ایشین لڑکی جو کہ انڈین تھی یا پاکستانی اس کے ساتھ نظر آیا تھا اس کے بعد نہ لڑکی کی کوئی خبر

ہے نہ ہی ان کے دوست کی۔ گارڈ جو ہر وقت اس کے ساتھ ہوتے۔ انھیں بھی اس نے
مسیح کر کے بھیج دیا کہ وہ واپس چلے جائیں۔ اب سوال یہ تھا کہ اسے پوری پلاننگ کے
ساتھ کیڈنیپ کیا ہے یا وہ ایشین لڑکی کوئی سیریل کلر ہے؟ لیڈی سیریل کلر کا شکار ہمیشہ
پیسے والے تو اسے دیکھا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ "کران نے زور سے فون مٹھی میں لیتے غصے
سے زیر لب گالی نکالی۔ وہ بچ جائے گا مگر اس کی روکی۔ اس کی ہیمے کا تماشا لگے گا۔ یا اللہ!
کہاں جائے وہ۔ پہلے دکھ کم تھے کہ ایک اور مصیبت آٹپکی۔ خود کو سرینڈر کرے گا تو
روکی کو پتالگ جائے۔ روکی کو کیا پوری دنیا کو پتالگ جائے گا اور پھر اس کے خاندان والے
صبرینہ کو جینے نہیں دیں گے۔ ایسے خاموش رہے گا تو جتنا کلین اپ کیوں نہ کروا
لے۔ صبرینہ کو گھسیٹا جائے گا۔

"اب کیا کریں گے۔ یہ تو اینا کوٹریس کر لیں گے۔ پہلے اس پہ کم مصیبت آئی ہے کہ اب

اس کو مار کر ہی چھوڑے گے۔ پہلے تو مرنے والی ہے اب ذلیل کر کے مارے گے اور میں

یہ ہونے نہیں دوں گا۔" کزان نے سر پکڑ لیا۔ خود سے کچھ بڑبڑا رہا تھا پھر سیدھا ہوا۔

"ایک کام کر سکتے ہیں۔ سا کوراہم کوئی بندہ نکال لیں اور وہ جھیلتا رہا۔۔۔"

"شٹ اپ سنیک۔ کوئی بے گناہ میری کیے کی سزا نہیں کاٹے گا۔" کزان نے درشتی

سے اس کی بات کاٹی۔ سنیک کی آنکھیں سخت ہو گئیں۔

"تو کیا اینا کاٹے گی؟ بتاؤ مجھے پورے اخبار اور بل بورڈ کے ساتھ آن لائن آرٹیکلز میں

اسے لندن کی بروٹل مڈرر میں دیکھنا پسند کرو گے؟ بتاؤ مجھے!!!!!" وہ دھاڑا۔ کزان

کچھ نہیں بولا اور تھکے ہوئے انداز میں بیچ پہ بیٹھ گیا۔

"کچھ سوچو کزان!!! میری ابھی کسی سے بات نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں یہ بات جتنی دبی رہے۔ اتنا بہتر ہے۔ اپنا پہ ایک پرسنٹ بھی کسی پہ شک نہ جائے۔" کزان نے اپنے ٹانگیں زور سے ہلائی۔ کسی نے اگر صبرینہ کو دیکھا ہے کہ وہ دیکھنے میں کس ملک کی لگتی ہے تو کوئی اس کا سیکچ بھی بنا سکتا اور پھر۔۔۔ ماضی پھر سے دہرایا جائے گا۔

"میں خود کو سرینڈر کر دوں گا مگر روکی کا ذکر کہی نہیں آئے گا۔" سنیک اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے اس کے سر پہ سینگھ نکل آئے ہوں۔

"اچھا مذاق ہے کزان۔ صبرینہ کے کیس کی وجہ سے پھر تمہاری سزا کم ہو سکتی ہے مگر یہ کر کے تم اپنی موت کی بکنگ کروا گے۔ اس سے اچھا جاوگاڑی کے سامنے آ جاو مگر اتنا ظلم ہم پر مت کرنا۔ اس زندگی اور موت کی جنگ لڑتی ہوئی لڑکی پہ رحم کھالینا۔" کزان

اس سے پہلے کچھ کہتا 'ایک دم اس کا فون بج اُٹھا دیکھا تو ٹھہر گیا پھر اس نے فون کانوں سے لگایا۔

"جی میشیو!"

"کونسا ہو سپیٹل ہے؟" کزان نے نا سمجھی سے اس کہ بات سنی۔

"جی؟"

"کس ہو سپیٹل میں صبرینہ آڈمیٹ ہے؟" کزان ایک دم ساکت ہو گیا۔ کیا میشیو لندن

پہنچ گیا؟

کزان کو ریڈور میں ٹہل رہا تھا۔ میشیو نے بتایا وہ پندرہ منٹ میں پہنچ رہا وہاں۔ بڑی عجیب

سی کیفیت ہو رہی تھی۔ میشیو سے اس کی تین سال پہلے ملاقات ہوئی تھی۔ زیادہ تر ان کا

رابطہ فون پر ہی تھا۔ وہ بھی تب جب کزان کو میشیو کی ضرورت ہوتی یا میشیو کو کچھ کزان سا کورا سے کچھ کہنا ہوتا۔ صبرینہ کی طبیعت ہلکی سی بگڑی تھی ان کے چھوٹے سے سیر کی دوران بار بار صبرینہ کو واش روم کی ضرورت پڑ جاتی۔ اب بھی بھی واپس آئی تو دوبار متلی آچکی تھی۔ متشمہ ہی اسے سنبھال رہی تھی۔ سٹیک کو صبرینہ کی بگڑی حالت پہ اطلاع ملی اور تیزی سے اوپر کی بھاگا تھا اور کزان۔ کزان تو اس وقت صبرینہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اگر سامنا کرے گا تو وہ ضرور رو پڑے گا۔ ابھی لب دبائے وہ بے بسی سے اوکاسان سے دل ہی دل میں شکوہ کر رہا تھا جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ ایک مضبوط اور خطرناک سا تاثر اسے اپنے لپیٹ میں لے رہا تھا۔ ایک دم گھوم کر اس نے دیکھا تو کزان سے دوانچ لمبا اور زرا چوڑا ڈارک سوٹ میں ملبوس سرد مگرد نشین ہیزل گرین آنکھوں والا میشیو اسے دیکھ رہا تھا۔ کزان اسے سر تا پا دیکھنے لگا۔ جیسے یقین نہ آیا ہو

کہ میشیو۔ ایک بار پھر اس کے سامنے موجود تھا۔ اس کو پھر سے مصیبت سے بچانے کے

لئے موجود تھا۔ میشیو کے چہرے پہ عجیب سی 'سرد مسکراہٹ آئی۔ اس کی ہلکی سی

مسکان سے اس کی بائیں چہرے کی جلی ہوئی جلد پہ تھوڑا کھنچاؤ آیا تھا۔ دیکھنے والے کو تو وہ

کافی ڈراؤنا لگ سکتا تھا مگر وہ بے تحاشا خوبصورت آدمی تھا۔ اوپر سے اس کی سرد اور گہری

شخصیت دیکھنے والے پہ ایک عجیب سحر طاری کرتی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خامی

اس کے آدھا جلا ہوا چہرہ تھا مگر اس نے یہ خامی اپنی شخصیت پہ اثر پڑنے نہیں دی نہ ہی

کسی کو اجازت دی کہ وہ اس کی اس خامی پہ غور کر کے اس پہ ظاہر کریں۔

"کیسے ہو کران؟" پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ کران کو دیکھ رہا تھا۔ ہاک اور بلیک

ہو سپٹل میں داخل ہوئے اور کران کے ساتھ ایک اجنبی وہ بھی دیکھنے میں خطرناک اور

بے رحمی کا مجسمہ لئے پورے ہو سپیٹل پہ حاوی ہوتا دیکھ کر چوکس ہو گئے۔ تیزی سے چلتے ہوئے اس طرف بڑھے۔ ضرور کوئی گڑ بڑ نہ ہو۔

"سا کورا!" اس کی بات پر کزان کا دھیان ان کی طرف گیا تو چونک اُٹھا۔

"سا کورا یہ کون ہے؟" اس شخص نے اسی لمحے مڑ کر اپنا پورا چہرہ دکھایا تو ایک دم اس کا

آدھا جلا چہرہ دیکھنے پر بلیک اور ہاک دبک اُٹھے۔ میشیو کی آنکھیں مزید برف کی طرح

سرد ہو گئیں۔ کزان اس سے پہلے بولتا۔ میشیو نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

"مجھے آرش زمان کہتے ہیں اور کزان کے لئے میں میشیو ہوں۔" سرد کٹیلا لہجہ اور

مسکراتے لب سے وہ ان دونوں سے اپنا تعارف کروانے لگا۔ ہاک اور بلیک کی تو بولتی بند

ہو گئی۔ تو یہ ہے میشیو (آرش زمان) یعنی کے کزان کا مسیحا!!!

سنیک اس وقت صبرینہ کے بیڈ کے قریب سٹول پہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا جو نیم دراز لیٹی
اوپر چھت کو گھور رہی تھی۔ ابھی اس نے معیدے میں جتنا کچھ بھی تھا وہ سب اس نے
الٹ کر باہر نکال دیا۔ تین دن میں ہی وہ کتنی کمزور ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھوں کے نیچے
حلقے پڑ گئے تھے۔ سنیک نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اس کی انگلی میں موجود چمکتی ہیرے
کی انگھوٹی کو دیکھ رہا تھا جب اس نے صبرینہ کی بات سُن کر چونک کر اسے دیکھا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا۔"

"کیا ہونا تھا؟" صبرینہ نے اپنے اچانک آنکھوں سے بہتے اشکوں کو سنیک کے ہاتھ سے
اپنا ہاتھ نکال کر صاف کیا۔

"یہ سب کچھ اس لئے میرے ساتھ ہو رہا ہے کہ میں نے تمہارا دل دکھایا بلکہ سوری (وہ ہنسی) بُری طرح توڑا ہے وہ بھی اپنے ہاتھوں سے۔ کارِ مجھے کیسے محبت دے سکتی تھی جب میں تمہاری تکلیفوں کا سبب بنی ہوں۔"

"سٹاپ اٹ اینا۔" سنیک زرا سا سیدھا ہوا پھر اسے دیکھتے ہوئے سر ہلا کر ہولے سے ہنسا۔ صبرینہ مزید گویا ہوئی۔

"میرے دل میں ڈر پیدا ہو گیا تھا جب تم نے بتایا کہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔" اس نے ہاتھ ہٹا کر منہ پہ دونوں ہاتھ رکھ دیے۔

"میں بھی اسے ہرٹ کرنے والوں کہ فہرست میں شامل ہو جاؤں گی جبکہ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ پلیز مجھے معاف کر دو سنیک۔۔۔"

صبرینہ اس خبر پر پہلی بار اپنا رد عمل دکھا رہی تھی۔

"میں کزان کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی۔ میں نہیں جانا چاہتی۔ مجھے معاف کر دو۔"

سنیک نے دوبارہ صبرینہ کا ہاتھ پکڑا۔

"اینا پلیز سٹاپ بین گلی۔ نہ ہی میں نے تمہیں کبھی بددعا دی ہے نا ہی تمہارے ساتھ یہ

سب کچھ کارمے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ہر انسان کو حق ہے وہ جس سے چاہے محبت

کرے۔ جس کے ساتھ چاہے اپنی زندگی گزارے۔ اگر ایک شخص اسے نہیں پسند آتا یا

وہ اس کے ساتھ اپنی زندگی نہیں گزارنا چاہتی تو کیا اسے بددعا دینے کا حق ہے۔ کیا زندگی

اتنی بے رحم ہے کہ وہ اسے کارما کی لپیٹ میں لیکر آئے گی؟ نہیں اپنا۔ پلیز مجھے اور میری

محبت کو شرمندہ مت کرو او۔ یہ سب اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ زندگی جانتی ہے کہ تم

ایک فائٹر ہو۔ تم ایک چیلنجنگ لڑکی ہو۔ تم نے اپنے لئے لڑنا ہے۔ تم نے بہادر بنا

ہے۔ اس بیماری کو ثابت کرانا ہے کہ تم صبرینہ احمد جب کزان کا کیا ہم سب کے پتھر اور

خطرناک دل کو موم کر سکتی تو کرونگ ڈیزز کو نسی کھیت کی مولیٰ ہے۔ ہم الٹا اس سے زیادہ بھیانک ہیں اور اگر اتنی دیر سے ہمت کزان کے سامنے باندھی ہے تو اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کے لئے پُر امید اور ڈٹی رہو۔ اب کل میرا اور باقیوں کا ٹیسٹ ہونا ہے کیا پتا میرا دل نہیں لیکن میرا گردہ تم قبول کر ہی لو۔ شاید خدا بھی یہی چاہتا ہے اس لئے تو باقی کسی کا میچ نہیں کیا۔ " صبرینہ دکھی ہونے کے باوجود ہنس پڑی۔

"توبہ خوش فہمی تو چیک کریں آپ اپنی ڈینیل لارا صاحب۔ کبھی پیچھا چھوڑیں گے میرا۔ " سنیک شرارت سے مسکرایا۔

"کبھی نہیں۔ کیا پتا میری اتنی قربانی پر تم اپنا دل اور دماغ بدل لو اور ساکورا کو چھوڑ کر میرے پاس آ جاؤ۔ " صبرینہ نے اسے اب کی بار گھورا۔

"تم اپنے سارے اعضا نکال کر بھی دے دو تبھی تم کزان کے لئے میری محبت نہیں نکال سکتے اور پلیز ڈینیل مجھے تمہاری فیوچر لور پہ ترس آتا ہے۔ پلیز اس کے ساتھ یہ زیادتی نہ کرو۔" سنیک نے گہرا سانس لیا۔

"تم نے محبت نہیں کی تو لگتا ہے کوئی بھی لڑکی مجھ سے محبت کر ہی نہیں سکتا۔"

"جس دن تمہاری داؤن آگئی نالکھ والو بلکہ ٹیڈو بھی بنوا لوں گی کہ تم اس کے لئے اتنے پاگل ہو گے" اتنے دیوانے ہو گے کہ سب کاریکارڈ تم نے توڑ دینا ہے پھر اس وقت میں تمہارا مذاق خوب اڑاؤں گی۔" سنیک اسے دیکھتا رہا پھر چہرے پہ عجیب سی مسکراہٹ آئی۔

"پھر دعا کرو یا ر۔ سنا ہے تم مسلمانوں کی دعا قبول ہوتی ہے۔" ایک دم دروازہ کھول کر

بڑا سا گلدستہ پکڑے جی جی اندر داخل ہوئی۔ اس نے صبرینہ کو دیکھا تو ایک دم اس کی

آنکھوں میں آنسو آگئے۔ صبرینہ نے گہرا سانس لیا۔

"کیا مجھ سے ملنے والا کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے نارمل ٹریٹ کرے۔" وہ

سنیک کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"صبرینہ میری جان ہی کڈ دی۔ کزان پاجی دافون آئی سی اور می کی سُن ری یا۔۔۔" وہ

گرو جی اتنا بڑا ظلم بچی پر۔۔۔۔۔ میرا تو دل وہیٹ گیا سی۔" اس نے پھول سامنے رکھ کر

سیدھا چلتے ہوئے صبرینہ سے ملی اور اس کے بال تھپکے۔ سنیک بیچارے کو اردو سمجھ نہیں

آتی اوپر سے پنجابی وہ بھی گہرے لہجے میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہاں اتنا ضرور اندازہ

ہو گیا تھا وہ کہہ کیا رہی ہے۔ بلیوٹی شرٹ اور بلیو جینز میں ملبوس 'وہ بالوں کو سادھے

جوڑے میں لپیٹے میک اپ سے پاک کافی دُکھی لگ رہی تھی۔ اس کے بعد وہ اپنی زبان
میں تیزی سے صبرینہ سے اس کی طبیعت کا پوچھنے لگی۔

"دکھ سے زیادہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے تم اپنی زبان میں لطیفے سُنا رہی ہو۔" سنیک اس کے
تیز تیز بولتے پنجابی اور صبرینہ کے چہرے پہ مسکراہٹ دیکھ کر وہ بولے بغیر نہ رہ سکا۔ جی
جی نے مڑ کر دیکھا اور نرم آنکھوں سے گھورا۔

"میں کوئی لطیفہ نہیں سُنا رہی مسٹر لارا۔ اگر آپ میری زبان کا مذاق اُڑانے کی کوشش
کر رہے ہیں تو داس ریسٹ۔"

"اس کو چھوڑو جی جی یہ ایسی تنگ کر رہا ہے تم بولو۔" صبرینہ مسکراہٹ دباتے ہوئے
بولی۔

"بے بے بھی ہنستی ہیں کہتی ہیں جب میں روتے ہوئے پنجابی بولتی ہوں تو میری سپیڈ کسی
راپر سے کم نہیں ہوتی اور اب تم بھی مذاق اڑالو کچھ تو خیال کرو۔۔۔ بجائے مجھے تسلی دو
کہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا تم اس کے ساتھ ہنس رہی ہو۔" جی جی اب کی بار ہندی میں
صبرینہ سے بولی تو صبرینہ ہنس پڑی۔

"یہ انھو کی بات ہے مرلضہ اپنے رشتیداروں اور دوستوں کو تسلی دیتی رہے جبکہ اسے خود
کچھ نہیں پتا اس کی کنڈیشن کیسی ہے! یہ تم میرے لئے ٹیولپ لائی ہو۔ دکھاو۔۔۔"
صبرینہ نے جی جی کے آنسو صاف کیے۔

"ہاں میں اے می۔۔ میرا مطلب (وہ پھر سے پنجابی بولنے لگی جب اسے سنیک کی
مسکراہٹ محسوس ہوئی تو وہ انگریزی میں گویا ہوئی) سٹیشن کے قریب ایک خوبصورت
فلاور شاپ تھی۔ وہاں مجھے ایک دم تمہارا خیال آیا۔ جب بھی تم انھو کے رنگ کے

پھول دیکھتی ہو تو تمہارا موڈ ایک دم فریش ہو جاتا ہے تے اس لئے می تو اڈے واسطے

لائی۔ " وہ آخر میں اپنے انداز پہ قابو نہیں پاسکی۔

"ارے بہت پیارا رنگ ہے تیج اور پنک کمبینیشن ایسے سکاٹ لینڈ میں نہیں دیکھے ہم

نے جی جی اب اس طرح کے چاہیے ہمارے دکان میں۔ " سنیک اٹھ گیا اور چل پڑا۔

"ویسے دکان سے یاد آیا۔ کون دیکھ رہا ہے۔"

"بے بے نے ایک سولہ سال کا بچہ رکھا ہے۔ بہت محنتی ہے۔ اسے نوکری کی ضرورت

تھی۔ اب تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنگا منڈا ہے۔"

"میں بہت شرمندہ ہوں جی جی۔۔ ایک تو۔۔"

"چپ ہن ایک لفظ نہیں۔ تو اڈی باس سے پہلے میں سہیلی آں۔ گل ختم! " متشمہ اندر

آئی اس کے لئے سوپ گرم کر کے لارہی تھی۔ جی جی کو دیکھ کر ٹھہر گئی پھر مسکرا اٹھی۔

"ارے جی جی تم۔"

آرش زمان نے آئی پیڈ سے سارے آرٹیکلز پڑھے جس میں اب مزید یہ خبر ملی تھی کہ وہاں سی سی ٹی وی کیمرہ تین گھنٹے کے ریکارڈ غائب تھے اور اب وہ باہر سٹریٹ کے کونے کی کیمرے کی ریکارڈنگ کی چیننگ کر رہے تھے تو وہاں بھی ایسا کچھ مشکوک حرکات ہوتی نہیں نظر آئی ریکارڈنگ بھی کہی سے نہیں کاٹی گئی تھی تو آخر چکر کیا تھا؟ کیا زمین کھا گئی یا آسمان نکل گیا لیکن ڈیرن الیسن کی کوئی خبر نہیں تھی ذرا لٹے کے مطابق۔۔۔۔ "آرش نے آئی پیڈ بند کر دیا اور سامنے کزان کو دیکھا جو دونوں کہنی اپنے گٹھنے پہ ٹکا کر ہاتھوں کو باہم ملائے سر جھکائے ٹانگیں ہلارہا تھا۔ کزان تب ٹانگیں ہلاتا

تھاجب وہ سخت زروس یا پریشانی میں مبتلا ہوتا تھا۔ آرش اسے دیکھتا رہا پھر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم تک کوئی نہیں پہنچے گا۔ آئیل میک شیور آف داٹ!" وہ مضبوط مگر سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے اپنی فکر نہیں ہے میشیو۔ روکی تک وہ پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے دوست روکی کا خاکہ بنا سکتے ہیں یا کلب میں سے کسی نے روکی کو اس شخص کے ساتھ دیکھا ہو اور کل کو وہ کورٹ میں گواہی دینے آئے گے تو کیا کریں گے!!! کیمرے سے ہم ثبوت مٹا سکتے ہیں لوگوں کے ذہنوں سے نہیں۔" آرش ہنسا۔ اس کی ہنسی بھی اسی کی طرح تھی برقیلی اور سخت۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو کزان ٹرسٹ می کچھ نہیں ہوگا اور اگر کچھ ہوتا بھی ہے تو دیکھ لیں گے۔ میں اس لئے آیا ہوں کیونکہ میں جانتا تھا جس آدمی کو تم نے مارا ہے وہ کون ہے! اور تمہیں میری ضرورت تھی۔ تم بس اپنی منگیتر پہ توجہ دو۔" کزان کو میشیو کی باتوں سے تسلی لیکن ایک منٹ کے لئے ٹھہر گیا۔

"ایک بات تو بتائیں کہی کل یہ خبر تو نہیں سُنے کو ملے گی کہ اس کلب میں موجود اس کے دوست اور تمام وٹنس مر کھپ گئے۔" آرش کھڑکی کی سامنے آیا۔ وہ دونوں اس وقت ہو سپیٹل کے وی آئی پی لابی میں تھے۔ جہاں ایک خوبصورت ٹیرس کے ساتھ پورے شہر کا نظارہ دکھائی دے رہا تھا۔ دور سے نظر آتے روشنی سے چمکتے لندن آئی کو دیکھتے ہوئے آرش مڑا۔

"ہو بھی سکتا ہے۔" اب کزان کا سر گھوم گیا تو آرش ایک بار پھر ہنسا۔ اب اس کی ہنسی
زرا ہلکی پھلکی تھی۔

"Don't be paranoid"

"دیکھتے ہیں ابھی تک صرف یہی ذکر ہوا ہے کہ وہ کسی ایشین لڑکی کے ساتھ تھا۔ لڑکی
بھی ایسی ڈھونڈ لائے گے۔ پریشان مت ہو صبرینہ کا نام نہیں آئے گا۔ ڈاکٹر ز کیا کہہ
رہے ہیں۔"

"یہی ڈونر چاہیے۔ وہ ڈائلیسیس بھی سہراویو نہیں کر سکتی۔ ابھی میڈیسن دے رہے ہیں
اور باقی صبرینہ اپنی ول پاور پہ ہے۔"

"کوئی ڈونر ملا؟" اس کی چمکتی ہیزل گرین آنکھیں بالکل اضافی درجے کے پاس گہری
ہوتی جارہی تھیں۔

"نہیں ابھی کل میرے تین دوست چیک کروائے گے۔ ڈاکٹر ز بھی دیکھ رہے ہیں مگر

مجھے کوئی اُمید نہیں ہے کہ یہاں سے ملے گا۔" آرش نے سر ہلایا۔

"دیکھتے ہیں میں نے کہانا کزان نہ ہی تم پریشان ہو گے اور نہ ہی اپنی کمزوری کسی پہ عیاں

کرو گے۔ مل جائے گا اسے ڈونر تم اب اس بارے میں نہیں سوچو گے۔ اب چلتا ہوں۔

صبرینہ کا سارا خرچہ میں دیکھ لوں گا۔" کزان اب اٹھ گیا۔

"لیکن صبرینہ سے تو مل کر جاو۔ اس سے ملے گے تو اسے اچھا لگے گا اور پلیرز میشیو

صبرینہ میری ذمہ داری تو میں دیکھ لوں گا۔ آپ کا آنا آپ کا مجھے تسلی دینا میرے اور

صبرینہ کے لئے بہت ہے۔"

آرش ٹھہر گیا۔ چلتے ہوئے اس کے سامنے آیا۔

"کیا تم نے اس کو میرے بارے میں بتایا ہے؟" کزان ایک منٹ کے لئے ٹھہر گیا پھر
گہرا سانس لیا۔

"میشیو میں نے صرف اسے یہ بتایا کہ تم میرے مسیحا ہو۔" میشیو کے چہرے پہ ٹیڑھی
مسکراہٹ آگئی اور آنکھیں مزید سخت اور پتھریلی ہو گئیں لگ تو یہی رہا تھا کہ ابھی کزان کا
گلا پکڑ کر اسے زمین بوس کر دے گا۔

"مجھ سے جھوٹ مت بولو کزان! میں جانتا ہوں تم نے پوری حقیقت بتائی ہے۔"
آخری لفظ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اپنے آدھ جلے چہرے سے مزید
ڈراؤنا لگ رہا تھا۔

"میشیو میری بات۔۔۔۔۔" میشیو نے انگلی اٹھائی۔

"ایک لفظ نہیں سا کورا۔ خیال رکھنا اپنا۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں بولتا اس سے نظریں ہٹاتا
وہاں سے چلا گیا۔

اگلے دن ریپورٹس کے انتظار میں سب کا بے چینی سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ سب سے زیادہ
توسنیک کی حالت عجیب ہوئی وی تھی۔ اسے لگ رہا تھا جیسے یہ آخری اُمید ہے۔ وہ اپنی
اینا کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ اپنا دل دینے میں کامیاب نہیں ہوا مگر اپنا گردہ دے کر وہ
اپنی محبت کا آخری فرض ادا کر دینا چاہتا تھا پھر اپنا خوش رہے۔ وہ اپنی زندگی کھل کر جیے
گی۔ اس کی نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ اس کے سامنے ہوگی۔ اس کا ہونا ہی سنیک کے لئے بہت
تھا۔ ڈاکٹر مزید ان کے انتظار کے دس منٹ بعد آئی اور سب کی نظریں ان کی طرف
مرکوز ہوئیں۔

"آئیم سوری۔۔۔ آپ تینوں صبرینہ کے ڈونر کے لئے میچ نہیں ہوئے۔" سنیک کو لگا

اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ ایک دم لڑکھڑا کر گرنے لگا تو ہاک نے پکڑ

لیا۔ صبرینہ کی خالانے اس لڑکے کے انداز کو بغور دیکھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ سب

خطرناک بانٹیکرز کزان کے بہت جگڑی دوست ہیں اور اپنی دوست کی خاطر صبرینہ کے

لئے اس کی سپورٹ کے لئے موجود ہیں اور بقول صبرینہ اور متشمہ کے ان پانچوں نے

ہمیشہ صبرینہ کو ایک سگی بہن کی طرح ہی سمجھا اور احترام کیا ہے اور اپنی طرف سے وہ

اتنی بڑی نیکی بھی کرنا چاہے تھے مگر یہ لڑکا۔ یہ لڑکا انھیں ٹھکادینے پہ مجبور کر رہا تھا۔

"سنجھالو! دھر صبرینہ کی فیملی ہے۔ چلو میرے ساتھ۔" ہاک سنیک کو پکڑ باقیوں کو بھی

اشارہ کرنے لگا۔ اپ سیٹ تو گر لرا اور جوش بھی تھے مگر کزان کے سختی پر وہ اپناری ایکشن

صبرینہ کے گھر والوں کے سامنے نہیں دکھانا چاہتے تھے۔ وہ سیدھا ہاک کے پیچھے گئے اور

لفٹ کی طرف بڑھنے لگے جب جوش کی دائیں جانب نظر پڑی تو ٹھہر گیا۔ جوش نے
گرلر کا بازو پکڑا۔

"گرلر وہ دیکھ!!!" گرلر نے مڑ کر دیکھا تو ایک دم اس کی آنکھیں پھیل گئیں

پولیس والوں کے ساتھ کزان ' صبرینہ کے روم سے باہر نکل رہا تھا اور اس کے
دونوں ہاتھ ہتھکڑی کی گرفت میں تھی۔ ان کا سر چکرا گیا۔ پیچھے سے تیزی سے متشمہ
نکلی۔

"کزان میں اپنی دوست کو فون کرتی ہوں۔ وہ ایک اچھی لائبریر ہے۔ میرے بھائی پریشان
مت ہونا۔ میں جانتی ہوں تم نے کچھ نہیں کیا۔" وہ ایک دم کزان کے سامنے آئی اور
ہمت سے کزان کو تسلی دی۔ پولیس والوں نے ناگواری سے متشمہ کو سائیڈ پہ کیا۔
"راستے سے ہٹے میڈم۔"

"میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا۔ جس کسی نے بھی آپ کو یہ خبر دی ہے وہ سراسر جھوٹ ہے۔"

"سائڈپہ ہو جاؤ متشمہ میں دیکھ لوں گا۔" کزان آہستگی مگر سختی سے بولا۔

"ہاکی !!!" گرلر نے ہاک کو آواز دی۔ ہاک ایک دم سنیک کو سمجھا رہا تھا مڑا گرلر کے

تاثرات دیکھ کر ہاک تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ سنیک جو اپنے دُکھ میں سر پکڑے

بیٹھا تھا۔ اسے متشمہ کی تیز آواز پر بھاگا چلا آیا اور جب اس نے پولیس والوں اور کزان کو

دیکھا تو اس کی حالت مزید غیر ہو گئی تو وہ صبرینہ تک پہنچ گئے اور کزان نے خود کو سرینڈر

کر دیا۔ ایک عجیب سی غصے کی لہر اس کے اندر دوڑی۔ جس کسی نے بھی کزان یا اینا کو

نقصان پہنچانے کی کوشش کی وہ اس کو جان سے مار دے گا۔ ہاک نے پولیس والوں کو

روک اور اس نے اپنے بارعب شخصیت سے جاننا چاہا کہ معاملہ کیا ہے۔

"He's a suspect for kidnapping and torturing"

".Darren elison

"کیا بکو اس ہے۔۔۔۔ نہ کوئی ثبوت ' نہ کوئی وٹنس ' نہ کسی نے رپورٹ کروائی ایسی

خواب میں آیا اور اٹھا کر لے گئے۔ کزان تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو اپنے دفاع

میں؟؟؟" ہاک غصے سے کزان کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔ کزان نے گہرا سانس لیا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہے یہ۔ دیکھیں ابھی بھی آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ کزان اس دن

کلب میں تھا تو اس کا مطلب یہ کڈ نیپر نکل آیا؟ مطلب کڈ نیپر تو میں بھی ہوئی پھر یہ سب

بھی ہوئے ' کلب میں موجود ہر ایک فرد سے سوال پوچھنا چاہیے۔۔۔۔ آپ میرے

بھائی کو ایسے نہیں لیکر جاسکتے۔"

"ٹھیک ہے آپ سب بھی چلیں۔ آپ کا بھی بیان لیا جائے گا مگر ان کے خلاف جہاں
عالم نے رپورٹ درج کروائی ان کا کہنا ہے انھوں نے خود سنا کہ کزان سا کورانے ڈیرن
ولسن کا وجود سب کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے اور وہ اچھا خاصا محتاط اور ڈرا ہوا ہے
کہ وہ کہی پکڑا نہ جائے۔"

"جہاں عالم کون ہے یہ باسٹر۔۔؟ سنیک اس سے پہلے جہاں عالم کو غلط لقب سے پکارتا
کہ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھہر گیا کہ جہاں عالم آخر ہے کون۔"

سب کو جہاں عالم کا نام سُن کر سانپ سو نگھ گیا۔ کزان کا چہرہ ایک دم ساکت ہو گیا جبکہ
منتشمہ ایک دم جھٹکے سے ایسے پیچھے ہوئی جیسے اسے کوئی کرنٹ لگا ہو۔ کزان سامنے دیکھنے
لگا تو وہ کھڑے ہوئے تھے۔ کزان سے نظریں ٹکراتی ہی ادا جان نے نظریں پھیر لیں۔
اس نے غور کیا ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے جنھیں انھوں نے مٹھی میں کر کے چھپا لئے

اور اپنے تاثرات سپاٹ رکھے۔ سب کو چُپ پا کر پولیس والے اب نہیں رُکے اور کزان کو پکڑ کر چلنے لگے۔ کزان کسی روبروٹ کے انداز میں چل رہا تھا اور انھیں کو دیکھ رہا تھا۔

شاک جتنی تیزی سے آیا' اتنی تیزی سے غائب ہوا اور اس کے چہرے پہ بڑی عجیب مسکراہٹ آئی' انھیں آنکھوں میں چمک لئے دیکھتا وہ ایک دم ان کی نظروں سے اوجھل بھی ہو گیا لیکن ادا جان کو اب تک اس کی زہریلی مسکراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔

ہاک چلتا ہوا ان کے پیچھے گیا اور ادا جان کو افسوس بھری نظروں سے دیکھنے لگا مگر کچھ بولا نہیں۔ جوش نے انھیں تیز نظروں سے گھورا۔

"آئی کانٹ بلیو دس۔۔ اتنی نفرت !!! وہ ٹھیک کہتا تھا واقعی آپ سب لوگ ظالم ہو۔" غصیلے لہجے میں کہتا وہ بھی آگے بڑھ گیا۔ گرلر کا انھیں دیکھنے کا اس کے بعد ان کے قریب آیا۔

"اگر آپ کی وجہ سے کزان کو کوئی نقصان پہنچا تو آپ سوچ نہیں سکتے آپ کا کیا حال کروں گا۔" وہ بھی چلا گیا رہ گئے تو سنیک اور متشمہ۔ متشمہ کو ہوش آیا تو وہ تیزی سے چلتی کزان کے پیچھے جانے لگی جب ادا جان نے اسے روکا۔

"شامیری بات سُنو!!" لیکن متشمہ آن سُنی کرتی جانے لگی تو ادا جان نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا۔ متشمہ بازو زور سے جھٹک کر چھڑوانا چاہتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ بس زخمی نظروں سے ادا جان کو تکتی بولی۔

"کیوں؟ کیوں ادا جان۔۔۔ میرا بھائی ہی کیوں؟" ادا جان کے ہاتھ کانپنے لگے۔ انھوں نے نظریں جھکا لیں۔

"بنا کچھ پوچھے 'بنا کچھ جانے آپ نے اپنے پوتے کو سزا سنا دی۔ اسے پولیس کے حوالہ کر دیا۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ادا جان۔۔۔" وہ تکلیف سے بولتے ہوئے آخر میں اس کی آواز گم ہو گئی۔

"شامیری بات سُنو!! کزان نے واقعی اس شخص کے بارے میں بات کی تھی میں نے اس لڑکے سے اس کو بات کرتے ہوئے سُنا (سنیک کی طرف اشارہ کیا) کہ وہ اس کے ٹکڑے 'ٹکڑے کر چکا ہے۔۔۔ کزان سے مجھے یہ اُمید نہیں تھی۔ اس نے پرائیم منسٹر کے دوست کے بیٹے کے ساتھ آخر پنگا کیوں لیا۔ اب پتا نہیں مار وار نہیں دیا ہوا اور اگر میں نا بتانا شام تو ہم سب کی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی اس لڑکے کا عمل ہم سب کو بگھتتا پڑتا۔ تمھاری شادی۔۔۔۔۔" متشمہ نے تیزی سے ان کی بات کاٹی۔

"اور اگر وہ اس کے ٹکڑے نہ کرتا تو صبا اپنے ٹکڑے کر دیتی۔۔۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے ادا جان آپ نے کیا کیا ہے!!!!!!" وہ اردو میں اونچی آواز میں بولی۔ سنیک جو چلتے ہوئے متشمہ کو سنبھالنے لگا جب متشمہ کے منہ سے صبا اور ادا جان کا ایک دم ساکت ہونے پر وہ ٹھہر گیا۔ شٹ شٹ۔۔ کزان نے سختی سے کہا تھا کہ صبرینہ کا بھولے سے بھی ذکر نہ ہو اور کہی متشمہ سب کچھ اُگل نہ دے۔ نہیں اپنا کی عزت کا سوال تھا اور یہ معاملہ بہت حساس تھا۔

"کیا مطلب کیا کہہ رہی ہو بیٹی۔۔۔ صبرینہ کیوں کرتی اپنے ٹکڑے۔"

"واہ ادا جان آپ نے سنیک سے کزان کو بات کرتے ہوئے سُنا یہ نہیں جانا کہ۔۔۔"

"متشمہ!!!!!!" سنیک تیزی سے آیا اور اس کا بازو پکڑا اور ہولے سے دبایا۔

"صبرینہ کہاں ہیں تم لوگ صبرینہ کے روم سے نکلے ہو۔۔۔ اس کے پاس چلتے

ہیں۔۔۔" ادا جان ایک دم اس لڑکے کو دیکھنے لگے۔ ایک دم وہ ٹھہر گئے۔

"شما؟؟؟ بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے اور کیوں کیا کران نے ایسا۔۔۔"

"متشمرہ نو۔" سنیک آہستگی سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

"صبو۔۔۔ ہاں صبو شاور لینے گئی تھی۔ وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔ کران اس کا سامان

لایا تھا۔۔۔ اور پھر بات کر رہے تھے اچانک پولیس والے آ گئے۔ صبو کو نہیں پتا چلنے

چاہیے۔ سنیک اس بارے میں صبو کو نہیں پتا چلنا چاہیے۔" وہ سنیک کو کہہ رہی تھی تو

سنیک نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے بے فکر ہو جاو!!!" اسی لمحے صبرینہ اپنے ایزی کپڑوں میں گیلے بال سمیت

آہستگی سے چلتے ہوئے آرہی تھی۔ انھیں دیکھنے لگی تو چونک اُٹھی۔

"کیا ہوا؟ آپ سب ادھر کیوں کھڑے ہیں۔ خالا کہاں ہیں؟"

"ممی۔۔۔ نفل پڑھنے گئی ہونگی۔۔۔ پاپا ڈاکٹر سے بات کرنے۔ تم ٹھیک ہونا کوئی

مسئلہ تو نہیں ہوا؟" صبرینہ مسکرائی۔

"نہیں میں ٹھیک تھی۔ شاور لیکر بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ تشو کیا ہم سکاٹ لینڈ نہیں

واپس جاسکتے۔ علاج وہاں بھی ہو سکتا ہے نامیرا یہ ہو سپیٹل بھی کافی مہنگا لگ رہا ہے بل

تو بہت زیادہ بن گیا ہوگا۔ اوپر سے ہو سپیٹل میں عجیب سی وحشت ہو رہی ہے۔ ابھی کسی

کی مرنے کی خبر سنی ایک عورت رو رہی تھی تو دل گرنے والا ہو گیا۔"

"اس کی تم فکر مت کرو۔ یہاں بہترین ڈاکٹر ز تمہارے علاج کے لئے موجود ہیں اگر تم

یہاں رُکنا نہیں چاہتی تو میں ایک گھر بُک کروالیتا ہوں۔ واقعی میں یہاں رہتے ہوئے

حالت مزید بگڑتی ہے۔" صبرینہ نے ٹھنڈی سانس چھوڑی۔

"سنیک تھینک یو مگر بس کر دو۔ تم سب لوگوں کے کام ہیں۔ حالت اور حلیہ دیکھو اپنا۔
مجھ سے زیادہ تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔ ادا جان ارے ادا جان ابھی سامنے کھڑے
تھے وہ کیوں چلے گئے۔" متشمہ نے اس کا بازو پکڑا۔

"چھوڑو آؤ۔۔ چلو تمہاری بال ڈرائی کروں۔ تمہارے لئے بلیک ناشتہ لینے گیا ہے۔ آتا
ہوگا۔ تمہارا دل کر رہا تھا حلوہ کھانے کا۔ ڈاکٹرز کے اجازت سے لیکر آرہا ہے۔" متشمہ
ہلکی پھلکی انداز میں بولے مگر صبرینہ کو لگا جیسے وہ لمحے میں ٹوٹ کر بکھرنے لگی۔ ایسا
کیوں؟ شاید بلیک سر کی وجہ سے اور بھی سیف بھائی کی موجودگی میں اپنے احساسات پہ
قابور کھنا بچہ مشکل ہوتا ہے۔ اسے بلیک سر سے بات کرنی ہوگی۔ یہ سارے بانیکرز اس
کے گھر والوں کو مشکوک ہی کر دیں گے۔ ایسی بھی کیا اتنی فکر اللہ کا شکر چچی الماس نہیں
آئی ورنہ ان کی نظریں !!! ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی بقول خالا کے وہ ہر جگہ سفر کر

سکتی ہیں مگر صبرینہ کے لئے ان کو سفر کرنے سے ڈاکٹر نے منع کر دیا البتہ 'عقیل' ذکی اور چچا کل شام کو آئے تھے اور اپنے اہم کام کی وجہ سے آج صبح واپس بھی چلے گئے انھوں نے کہا وہ وکینڈ میں آئے گے۔

"یہ بھائی بھی نا۔۔۔ اب بہت ہو گیا مجھے اب کوئی کر سٹل کی طرح ٹریٹ نہیں کرے گا۔"

"کر سٹل نہیں پھول۔۔۔ ایک خوبصورت پھول۔۔۔" سنیک مسکرایا۔ متشمہ نے اسے پیچھے کیا۔

"اب جاو زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے کزان کی منگیتر ہے۔" سنیک نے مضنوعی ٹھنڈی آہیں بھری۔

"بندے کو کلاوڈنائین میں نہ رہنے دینا تم۔ بس یاد دلاتی رہو کہ یہ کسی اور کی ہے۔"

صبرینہ اور متشمہ ہنس پڑی۔ پیچھے سے خالا بھاگتی ہوئی آئی۔

"تشونچے۔۔۔ یہ کیا ہوا۔۔۔ کزان کو پولیس والے کیوں لے گئے۔۔۔" خالا کی نظر

سنیک اور متشمہ پہ تھی انھوں نے صبرینہ کو نہیں دیکھا اور وہ حواس بختہ ہو کر تیزی سے

متشمہ اور سنیک سے پوچھنے لگی۔ صبرینہ ایک دم نا سمجھی سے خالا کی نظروں کی سامنے

آئی تو خالا صبرینہ کو دیکھ کر ساکت ہو گئیں۔

"کیا ہوا خالا؟ کدھر ہے کزان؟" صبرینہ تیزی سے چلتی ان کے سامنے آئی۔

"خالا بتائیں!!! کیا ہوا کزان کو۔۔۔ سنیک۔۔۔ تشو کیا ہوا ہے؟ کزان کہاں ہے!!!"

اس نے خالا پھر مڑ کر سنیک اور متشمہ سے پوچھا وہ کچھ نہ بولے مگر ان کے چہرے سے

صاف پتا چل رہا تھا ان کو معلوم تھا۔ صبرینہ ان سب کو چھوڑ کر تیزی سے بھاگی۔

"صبور کو!! صبو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔" لیکن صبرینہ سُن نہیں رہی۔ یہ کیا

ہوا ہے۔ قسمت آخر کزان کو اس سے دور کیوں کر ناچاہتی ہے۔ بلیک لفٹ سے باہر نکلا تو

صبرینہ کو اس طرف بھاگتے ہوئے دیکھ کر ٹھہر گیا۔

"گرل؟ کیا ہوا بھاگ کیوں رہی ہو۔" صبرینہ اس کے پاس سے گزر کر جانے لگی تو

بلیک سامنے آیا۔

"بھائی۔۔۔ کزان۔۔۔ کزان کو وہ لے گئے۔۔۔ کزان کو مجھ سے چھین کر لے گئے۔ بھائی

چلیں۔۔۔ مجھے اپنے کزان کو لیکر آنا ہے۔" بلیک کو ایک دم جھٹکا لگا۔

"اینا!! اینا بات سُنو۔۔۔ ہم سب تمھیں بتاتے ہیں مگر بھاگو مت۔۔۔"

"صبو تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آجائے گا۔ اسے صرف پوچھ گچھ کرنے کے

لئے لیکر گئے ہیں۔" متشمہ نے اس کا بازو پکڑا تو صبرینہ نے جھٹکا۔

"مجھے جانا ہے اس کے پاس۔ میرا دل بیٹھ رہا ہے۔ وہ کیوں لیکر گئے ہیں۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے بچے۔ پہلے میں اس کا پتا کروں پھر لیکر چلتا ہوں۔ چلو شاباش متشمہ دیکھیں

اسے۔ سنیک تم چلو میرے ساتھ۔" اس نے متشمہ کو چھوٹا سا کھانے کا بیگ دیا اور سنیک

کو اشارہ کیا۔ سنیک بے بسی سے صبرینہ کو دیکھا جو سخت غمگین لگ رہی تھی۔ وہ اس لڑکی

کے غم کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ ایک دم وہ صبرینہ سے نظر ہٹاتا جانے لگا جب ایک دم وہ

ٹھہر گیا۔

"قربانی!"

"برسات!"

"انصاف!!"

انصاف، قربانی!!! انصاف قربانی۔

یہ دو لفظ سنیک کے کانوں میں گونجنے لگے۔ اسے گٹ فیلنگ آرہی تھی۔ کزان کو جتنی بھی بار بچانے کی کوشش کر لو اب وہ ان طاقتور لوگوں کی نظروں میں آ گیا ہے تو وہ اس کا جینا حرام کر دیں گے۔ جتنے بھی ثبوت مٹا دو وہ سزا اس پہ لاگو کریں گے۔ یہ خود ایک قانون تھے۔ انھیں کسی سے کچھ بھی کروانے کی ضرورت نہیں۔ ایک طرف صبرینہ کی بدنامی۔ دوسری طرف کزان سا کورا کی خوشیوں سے روٹھی ہوئی زندگی۔ سارا ٹائم وہ خاموش رہا۔ نہیں وہ یہ دونوں چیزیں نہیں ہونے دے گا۔

سامنے ٹیبل پہ گھڑی پیکٹ میں موجود پھینکی گئی۔ اس کے ساتھ ایک دو تصویریں جس میں کزان جیسی دیکھنے والا خون سے لت پت کلب کے پچھلے اندھیرے ویلی سے باہر نکل رہا تھا۔ اس کے ارد گرد کوئی نہیں تھا۔

کزان بالکل خاموشی سے بناناثرات کے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ بیٹھاچار کول
گرے سوٹ میں ملبوس 'ٹانگ پہ ٹانگ رکھے آرش زمان اپنے ایک ایک بھنویں اوپر
کرتابولا۔

"بس یہی ثبوت ہے آپ کے پاس میں تو سمجھا کچھ دھماکے دارشہ ہوگی جسے سے ثابت
ہوتا ہے کہ کزان سا کورا واقعی مجرم ہے۔" آرش نے ٹھنڈے لہجے میں طنز کیا۔ سامنے
کُرسی پہ بیٹھا اینٹ آرش زمان کو تند سے دیکھ رہا تھا۔

"وٹنس اس کے خود کے دادا ہیں۔ یہ گھڑی ڈیرن کی ہے جو اس کے دوستوں اور فیملی
کے مطابق یہ ہمیشہ اس کے کلائی میں ہوتی ہے۔ اس پہ لگے فنکر پرنٹ انھیں کی میچ
ہوئے ہیں اور یہ گھڑی شیشے پہ بلڈ بھی ڈیرن کا ٹریس ہوا ہے۔"

"اچھا اچھا بلڈ کے سیمپل آپ لوگوں نے ڈیرن کے سیو کیے ہیں؟ ابھی تک وہ نہیں ملا مگر اس کی گھڑی' یہ تصویریں جس میں کہی سے نہیں لگ رہا یہ کزان ہے۔ اس دُنیا میں بہت سے لوگوں کی شکلیں ملتی ہیں اور جاپانی لوگوں کی شکلوں میں فرق نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور رہی اس کے دادا کی بات تو ان کی ایک خبر دینے پر تو آپ منتظر بیٹھے تھے اور اور چلے آئے۔ بتانا چلوں اس کے دادا کے ساتھ بڑا سٹرین ریشنسپ ہے ایجنٹ پال۔ باقی آپ خود سمجھ رہے ہیں۔ بجائے آپ گمشدہ بندہ ڈھونڈے آپ ایک اس دن کے واقعے کے بعد کلب میں موجود جس کا دل کرے گا اسے اٹھالیں گے۔ اٹھانا ہے تو اونر کو اٹھائے جن کے بارے میں سنا وہ ان کے بہت جگرمی دوست ہیں۔ پوچھنا تو ہے اس کے باڈی گارڈز سے پوچھیں جو کہاں مر کھپ گئے۔ بیشک باس بھیج دے آپ کو لیکن ایذا ڈیوٹی آپ قریب تو رہتے ہو اور دوستوں کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ کسی نے اپنی ذاتی دشمنی

نکالی ہوگی اور آپ بیٹھے ایک لڑکے سے تفتیش نہیں ڈائریکٹ الزام لگا رہے ہیں جس کا دور دور تک ڈیرن سے کوئی لینا دینا نہیں اور یہ تو سکاٹ لینڈ میں رہتا ہے۔ وکینڈ میں اپنے دوست اور منگیترا کے ساتھ گھومنے پھیرنے آیا تھا کہ اچانک اس کی منگیترا کی طبیعت خراب ہو گئی اور یہ چار دن سے ہوسپتال میں ہیں۔ " ایجنٹ نے بڑے تحمل سے آرش کی بات سنی گوکہ وکیل کے علاوہ ملزمان کے سے تفتیش کرنے کے لئے اور کوئی موجود نہیں ہوتا تھا مگر metropolitan جسے The Met کہا جاتا ہے۔ یہ یو کے کہ سب سے بڑی اور طاقتور پولیس ڈیپارٹمنٹ ہے جو نہ صرف دہشت گردی کے معاملات کو رڈینیٹ کرتا ہے بلکہ گورنمنٹ کے کچھ خاص ممبرز کو پروٹیکٹ کرتے ہیں۔ جن میں ڈیرن ایلسن کا باپ شامل ہے۔ ایسے میں ہاک جس کے کچھ اس ڈیپارٹمنٹ میں ایک دو دوست تھے سخت قانون کے باعث اسے بھی کزان کے پاس جانے نہیں دیا تو

آرش کو اپنا اثر و سوخ استعمال کرنا پڑا اور لندن کے 'میر' سے رابطہ کیا جو کہ نہ صرف بڑے پاکستانی تھا بلکہ آرش کا اہم کلائینٹ میں سے ایک تھا اور اس سے اچھی گپ شپ بھی تھی۔ اس کے کہنے پر آرش زمان کو اجازت مل گئی اور وہ کزان کو خاموش رہنے کی تلقید کرتا خود کسی ماہر ہونہار وکیل کی طرح انھیں ڈیل کر رہا۔ کوئی دیکھ یا سن کر مان نہیں سکتا تھا کہ آرش وکیل نہیں آرکیٹیکٹ ہے۔

"ٹھیک ہے زمان صاحب آپ کی بات مان لیتے ہیں تو یہ کزان سا کورا کے فنگر پرمنٹس کے بارے میں کیا کہنا چاہیے گے اور رہی اس معصوم سے آدمی کی بات جس کا ڈیرن سے کوئی تعلق نہیں تھا مگر یہ ہے تو بانیکر یہ مت کہے گا کہ بانیکر تو سب ہیں۔ یہ مشہور بلزننگ بینڈٹس کرمنل گینگ کے ممبر ہے۔ جسے جیڈ براٹمیں (ہاک) لیڈ کرتے ہیں۔ سُنے میں آیا کہ ان کے مافیاءالوں کے ساتھ جو کہ لندن میں موجود ہیں ان سے بہت پنگے ہیں۔

ایلیجڈرگ سپلائی کی بھی رپورٹس ہمیں سکاٹ لینڈ کے پولیس سروس سے ریسو ہوئی
ہیں اور ڈرگز سپلائر کالیڈر تو یہ معمولی میکنگ صاحب ہیں جنہیں 'ہافو کلر' کے نام سے
جانتے ہیں اور کچھ دلچسپ ڈررز۔۔۔۔۔"

آرش نے ایجنٹ کی بات کاٹی۔

"آپ ٹریک بدل رہے ہیں۔ بات یہاں ڈیرن کو ہو رہی ہے اور آپ کزان کا سا کورا کا

شجرہ نسب کھول کر بیٹھ گئے۔ برائے مہربانی جس ٹریک پہ تھے اسی ٹریک پہ رہیں۔"

مزید آدھے گھنٹے بعد آرش کزان کے ساتھ سٹیشن سے باہر نکل رہا تھا۔ کزان پہ خاص نظر

رکھی جائے گی اور اسے جب بھی پولیس والے بلائے گے وہ بنا مزاحمت کے چلا آئے اور

اس دوران وہ شہر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ سارے ہائیکرز گینگ آکر کزان سے پوچھنے لگے تو

آرش نے روک دیا کہ کہی اور چل کر بات کرتے ہیں۔ کزان کو آرش نے اشارہ کیا اور

اپنی Jaguar Xj کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے کزان کی طرف دیکھا جو کچھ سوچ

رہا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو۔۔۔" کزان نے اپنا سر جھٹکا۔

"یہی کہ اس بڈھے کا کیا کرنا ہے۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔ خیر میں ہی پاگل تھا۔۔۔ آخر کو

عالم ہے اچھائی کی اُمید کیسے لگا سکتا ہوں۔ انھوں نے روکی کا بھی لحاظ نہیں کیا۔ اس

خبیث کے لئے جیل جاؤں نہ جاؤں اس بڈھے کو مار کر خوشی خوشی پھانسی قبول کر لوں

گا۔" وہ پسینہ سیٹ پہ بیٹھا۔ آرش ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"کنٹرول کرو اپنے جذبات کو اس وقت ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ یہ گھڑی ڈیرن نے اس

دن نہیں پہنی اور تمہارے فنکریپرٹ کہاں سے آگئے اوپر سے تصویریں؟ جہاں تک

میرے بندوں کی رپورٹ کے مطابق ارد گرد انھیں کچھ مشکوک بندہ کلین اپ کے

دوران نہیں نظر آیا تو یہ کس نے تصویر لے لی یا پھر یہ تم واقعی نہیں تھے۔"

"میں ویلی سے نکلا تھا میشیو مگر میرے ساتھ سنیک تھا جبکہ تصویر میں۔۔ یا میرا ہم شکل

اکیلا تھا۔ عجیب مصیبت ہے۔ میں یہ سوچ رہا ہوں اس بڈھے نے کیسے سُن لیا جبکہ یہ بات

صرف میرے اور سنیک کے درمیان ہوئی تھی۔" میشیو چونک اٹھا۔

"سنیک کب سے دوست ہے تمہارا؟"

"کیا مطلب؟ ایسے کیوں پوچھ رہے ہو۔"

"ایسی پوچھا ہے۔ میں نہیں جانتا تمہارے دوستوں کو نہ ہی ان کی نیت سے واقف ہوں

اور رہی تمہارے دادا کی بات چکر کچھ اور لگ رہا ہے۔ ایسا لگتا جیسے انھوں نے سُنا نہیں

انھیں بتایا گیا ہو۔" ہمیشہ کی طرح سرد اور حساب لگاتا انداز تھا۔

"ڈونٹ ٹیل می میشیو تم سنیک پہ شک کر رہے ہو!!! " اب کزان تیزی سے بولا۔

آرش خاموش رہا تو کزان نے ایک بار پھر یہ بات دہرائی۔

"دیکھو میشیو۔۔۔ سنیک۔ مطلب لا رامیر ابیسٹ فرینڈ ہے۔ اوپر سے اسے صبرینہ سے

۔۔۔۔"

"محبت ہے؟" آرش نے اس کی بات مکمل کی۔ کزان حیرت سے دیکھنے لگا۔

"ایسے مت دیکھو اس لڑکے کی شکل پہ صاف لکھا ہے وہ اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا ہے۔ میں کیا

کوئی بھی عام آدمی دیکھ کر یہ کہہ سکتا وہ لڑکا شدت والی محبت کرتا ہے تمہاری منگیتر

سے۔"

"تو تمہیں لگتا ہے سنیک مجھے پھنسننا چاہا ہے تاکہ وہ روکی کو حاصل کر سکے!! نہیں وہ

بہت سیدھا آدمی ہے۔ جیسے تم نے کہا کہ اس کے چہرے پہ ہر چیز صاف لکھا ہے تو اس

کے باقی جذبات بھی صاف لکھے ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے خود کہا تھا صبرینہ کی بیماری سے

پہلے کہ میں اس سے شادی کروں یہاں تک کے ضد پہ بھی اُتر آیا بس میں فوراً یہ کام کر

چھوڑوں۔۔۔ اگر اس کو ایسی حرکت کرنی ہوتی تو وہ پہلے ہی مجھے سائڈ پہ کر چکا ہوتا۔ وہ

کوئی عام آدمی نہیں ہے۔" آرش کے تاثرات بالکل سپاٹ رہے بولا بس اتنا۔

"گڈ ٹو ہیر تمہارے دوست وفادار ہیں۔" عجیب لہجہ تھا میشیو کا۔

"آپ کا کوئی دوست نہیں ہے؟ مطلب جس کے ساتھ آپ کی گہری بونڈگ ہو۔"

آرش نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن کزان نے محسوس کیا میشیو کی آنکھیں مزید سرد

ہو گئیں ہوں۔ تھوڑے سکینڈ بعد جب آرش نے کزان کو چُپ پایا تو بولا۔

"دوستی یا بونڈگ جیسے لفظ میری لائیف کی ڈکشنری میں نہیں ہیں اور نہ ہی میں رکھنا چاہتا ہوں کبھی۔"

"تو میرے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کی وجہ۔۔۔ کچھ تو فیل کرتے ہو نگلیں نا؟" کزان ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

"یورنٹ سپیشل سا کورا۔" آرش ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

"اچھا!! چلیں کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں۔" کزان شرارت سے مسکرایا۔

"مجھے کمزور لوگوں سے نفرت ہے۔" موڑ کاٹنے کے بعد وہ گویا ہوا۔

"اور میں ایک دم ہمت ہار جانے والے لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں صرف

یہاں تمہیں toughen up کرنے آیا ہوں دائس آل۔" اس کے بعد کزان نے

کچھ کہنا چاہا لیکن میشیو کے تاثرات نے اسے بولنے نہیں دیا۔

صبرینہ جلی پیر کی بلی طرح ہو سیٹل روم میں کبھی ادھر تو کبھی ادھر گھوم رہی تھی۔ متشمہ
تو اسے بیٹھنے کا کہہ کہہ کر تھک گئی اور خود بیڈ پہ بیٹھ کر اپنا سر پکڑے نیچے زمین کو گھور رہی
تھی جبکہ جی جی فون پہ اس لڑکے سے بات کر رہی تھی جس نے اس کی شاپ سنبھالی
ہوئی تھی۔

"نہ بھائی نے فون اٹھایا۔ نہ ہی سنیک نے۔۔۔ میں کہاں جاؤں۔۔۔ کچھ تو ہوا ہے تشو
اور تم جانتی ہو تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔ سیف بھائی کو کال کرو ضرور وہ بھی وہاں
ہو نکلیں۔ وہ تمہیں سب بتادیں گے۔۔۔ پلیز کال کرو۔" متشمہ تھکے ہوئے انداز میں
سیدھی ہوئی اور بولی۔

"سیف سے بات ہوئی تھی میری صبو۔ وہ اپنے کسی وکیل دوست سے ملنے گئے ہیں۔ میں

اپنی دوست کو بلانے لگی تھی تو وہ کزان کا کیس لینے سے انکاری ہو گئی تو سیف اب

معاملات سنبھالنے گئے ہیں تم پریشان نہ ہو۔۔۔ انھوں نے مجھے کال کرنے سے منع کیا

تھا کہ فارغ ہو نکلیں تب وہ خود کریں گے۔ تم کہتی ہو تو انھیں شر مندہ کروانے کے باوجود

بھی تمھاری تسلی کے لئے کال کر لیتی ہوں۔۔۔۔"

"نہیں رہنے دو۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کزان کا اس آدمی کی کڈ نیپنگ سے کیا واسطہ؟

کلب میں کیا کچھ ہوا تھا تشو؟"

"نہیں! کچھ بھی نہیں ہوا۔ بس کوئی اپنی دشمنی کزان سے نکال رہا ہے۔ دیکھنا بہت جلد

اس کا اصلی چہرہ سامنے آجائے گا۔ میری جان پلیر بیٹھ جاو۔۔ تم ابھی تھوڑا سا بہتر ہوئی

تھی پھر اپنی طبیعت خراب کر لو گی۔"

"صبی۔۔ متشمہ کی گل سُن لو۔ کم سے کم اپنا نہیں اس چاری داخل ویکھ لو۔۔ پانچ دن سے نہیں سوئی تمھاری وجہ سے۔ ہو سپیٹل سے ایک قدم باہر نہیں نکالا۔ نہ کھانے کا لقمہ اس نے اپنے اندر اُتارا۔ میں نہیں تھی لیکن سب نے بتایا کہ متشمہ کو تمھاری وجہ سے اپنا کیا اپنے شوہر کے لئے بھی ہوش نہیں تھا۔ اسے یہ تور حم کر لو۔" جی جی کے کہنے پر صبرینہ نے متشمہ کو دیکھا۔ واقعی بہت قابل رحم لگ رہی تھی تشو۔ صبرینہ نے آگے بڑھ کر متشمہ کو اپنے ساتھ لگایا۔

"آئیم سوری تشو۔ آئیم سوری۔" متشمہ نے صبرینہ کے گرد بازو پھیلائے۔

"تھینک یو تشو ہر چیز کے لئے۔"

"شٹ اپ صبا اگر تھینک یو اور سوری کرنا ہے تو خدا کے لئے بیٹھ جا اور تھوڑا سا کھا

لو۔" اس کے بعد صبرینہ مان گئی۔ جی جی پھر اس کے لئے کھانا گرم کر کے لائی جبکہ

منتشمہ باہرامی سے کھانے کا پوچھنے گئی۔ اسی لمحے اندر بلیک آیا۔ صبرینہ جس نے ایک چمچ
حلوہ کا بے دلی سے لیا تھا بلیک کو دیکھ کر وہ کھانا چھوڑ چکی تھی۔ بلیک نے گھمبیر لہجے میں
کہا۔

"نو!! جب تک تم پورا نہیں کھاو گی میں کچھ نہیں بتاؤں گا کزان کے بارے میں اور نہ
اسے یہاں تمہارے سامنے لاؤں گا۔" صبرینہ کو غصہ آیا مگر بلیک کا انداز اتنا دو ٹوک تھا
کہ وہ سمجھ گئی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ نہیں بتائے گا اور نہ ہی کزان جو آ بھی گیا تو بھی
اس سے نہیں ملنے دے گا۔

جلدی جلدی اس نے بڑے بڑے پانچ چھپچھے مارے کہ جی جی بوکھلا گئی۔

"کڑی آرام نال۔۔ مرن دا بوشوق ہے۔" (مرنے کا بہت شوق ہے) لیکن صبرینہ

آن سنی کرتی سارا کھا کر ٹرے پہ رکھتی بلیک کو دیکھنے لگی بلیک کے چہرے پہ ہلکی سی

مسکراہٹ آئی اور پھر ہولے سے سر ہلا کر بولا۔

"کیا بتائیں!!!!"

"پہلے منہ صاف کرو۔"

"افوہ دو جی جی ٹیشو! کڈنی فیل سے مرو نہ مرو ہارٹ اٹیک سے مر جاؤں گی۔ اب خوش

یا اور کوئی ڈیمانڈ؟"

"انہوں نے کزان کو چھوڑ دیا ہے۔ راستے میں ہے۔ آتا ہوگا تھینکس ٹو آرش زمان اس کی

وجہ سے کزان کو جیل میں نہیں ڈالا گیا۔" صبرینہ کی جان میں جان آئی۔

"مگر کیوں؟ وہ کزان کو پکڑ کیوں لے کے گئے تھے؟ وجہ کیا تھی۔۔۔ اس نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔ کہی ڈر گز کی وجہ سے تو نہیں پکڑ لیا؟ اور یہ آرش زمان کون ہیں؟" اتنے سوال تھے صبرینہ کے ذہن میں وہ سب جان لینا چاہتی تھی۔ بلیک اس سے پہلے کچھ کہتا۔

اس کا فون بج اٹھا۔

"آتا ہے تو وہ خود بتائے گا ایک منٹ۔۔۔" وہ فون ریسیو کرتے ہوئے باہر آیا اس نے دیکھا تو رُک گیا۔ متشمہ سیف ساتھ تھی۔ سیف نے متشمہ کے گرد بازو پھیلانے لگے اور اس کے ماتھے پہ پیار کرتا اسے ہولے سے گھما کر بچوں کی طرح ٹریٹ تسلی دے رہا تھا۔

فون پہ موجود شخص بولتا جا رہا تھا لیکن بلیک کو سُنائی نہیں دے رہا تھا۔

"بس اب بالکل نہیں رونا۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ایک دو لوگوں سے بات کی ہے مجھے لگ رہا ہے صبرینہ کا ڈونر بھی مل جائے گا۔ چلو آویہاری سی بیگم کو کچھ کھلاتا ہوں۔"

اس سے پہلے بلیک کی طرف ان کی نظر پڑتی بلیک تیزی سے سٹورج میں گھس گیا۔ اس نے فون دیکھا جو کہ بند ہو چکا تھا۔ اس کے بعد سامنے زرا سے آئینے کی جھلک میں خود کو دیکھ کر چونکے۔ یہ کیا؟ یہ آنکھیں اتنی سُرخ کیوں ہو چکی تھیں۔ جبرے اتنے زور سے کیوں بھیجنے گئے تھے اور چہرے پہ جو غصہ تھا۔ ایسا غصہ تو کبھی نہیں آیا۔ کم سے کم پانچ سالوں تک نہیں آیا۔

(اسے یاد ہے جب ایک دم اس نے غصے سے ٹریشا کی گردن پکڑی تھی اور اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔ غصہ ایسا تھا کہ سترہ سالاندر متشمہ جو اس پہ اپنی جان دیتی تھی وہ بھی سہم گئی۔ "تم کس کی ہو؟" ایرک نے بیحد نرمی سے کہا لیکن تاثرات اس کے بڑے خوفناک تھے۔

"ٹریشا لینا تم سے میں نے کچھ پوچھا ہے؟" اس نے منشمہ کے بالوں کی لٹے کانوں کی پیچھے
کی۔ منشمہ ایک دم کانپنے لگی۔

"ایرک۔۔۔"

"پھر سے بولو۔"

"ایرک پلیز تم اتنا کیوں پاگل ہو رہے ہو۔۔۔"

"تمہیں ایک بات جان لینی چاہے منشمہ!!! اس نے دوسرے ہاتھ سے منشمہ کی

ٹھوڑی پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"پہلی کہ تم میری ہو۔"

"دوسری کہ تم صرف اور صرف میری ہو۔" وہ ٹھہرا اور اس کی آنکھوں کو دیکھنے لگا جو

بیحد معصومیت سے تک رہی تھی۔ اس کے اتنے خاموش رہنے پڑوہ خود بولی۔

"اور تیسرا؟"

"تم میری ملکیت ہو ٹریشا لینا اور تمہیں یہ دل میں بات نقش کر لینی چاہیے کہ ایرک اپنی

possession کسی کو دینا تو دور اسے دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا اور اگر کسی نے

یہ جرات بھی کی۔ وہ اپنا کفن دفن کا انتظام کروالے کیونکہ میں اس مار دوں گا اور آسان

موت تو بالکل نہیں دوں گا۔" وہ جھک کر اس قدر سخت لہجے میں بولا کہ متشمہ ساکت

ہو گئی۔ وہ بہت پوزیسو تھا اس کے لئے اور وہ جانتی تھی کہ اس کے ہر ایک لفظ میں سچائی

ہی سچائی تھی۔)

ایک دم وہ ہوش میں آیا اور ریکس کے بیچ بیچ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے وہ آگ بگولہ

ہو رہا تھا۔ اس کے دعوے کھوکھلے نکلے۔ اس کی دیوانگی اور اس کی پوزیسوئس مذاق

تھی۔ کوئی آ بھی گیا اور اس کی ٹریشا کو لے بھی گیا اور نہ صرف لے گیا بلکہ اس نے ٹریشا کو

پالیا اب وہ اس کی ملکیت ہے۔ وہ اس کی انگلیاں کے اتنے ٹکڑے نہیں کر سکا جو بڑے
استحقاق سے ٹریشا لینا کو چھو رہے تھے اور وہ کھڑا بس دیکھ رہا تھا۔ دانت پیستے ہوئے اسے
نے مڑ کر دیوار پہ زور سے مکا مارا۔ یہ اچانک ایک دم اس کا صبر کیسے ٹوٹ گیا تھا۔ پہلے
بھی تو وہ متشمہ کو سیف کے ساتھ دیکھتا تھا۔ آج کیا ہو گیا۔ شاید۔۔۔ شاید وہ اکیلا تھا۔ شاید
اس کو دیکھنے والا کوئی ذی روح موجود نہیں تھا یا شاید کچھ پلوں کے لئے جو کچھ ماضی میں
اس نے کیا تھا وہ بھول گیا تھا۔ فون ایک بار پھر بجا مگر وہ ہوش میں نہیں تھا۔ ذہن میں
بس یہی آ رہا تھا کہ سیف کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کا وجود مٹا دے جس طرح
کز ان نے ڈیرن الیسن کو مٹایا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے روکی۔ تائی امی نے ویسے ہی بات کا بنگلڑ بنا دیا۔ وہاں کلب میں کسی نے مجھے پہچان لیا تھا خود بھی وہ ڈرگ ڈیلر تھا ایک دو کلائنٹ پکڑے گئے تھے تو انھوں نے میرا نام لگا دیا۔ بس اور کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ جب ان کو ثبوت میرے خلاف نہیں ملے تو چھوڑ دیا۔" صبرینہ کو وہ سوپ پلا رہا تھا تو صبرینہ اس سے پوچھ گچھ کر رہی تھی جیسے سوال پوچھنے لگتی کزان اس کے منہ میں چیچ ڈال دیتا کہ وہ اتنے غیر ضروری سوال نہ پوچھے۔ صبرینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھا اور پیچھے ہو کر تیزی سے بولی۔

"سچ بول رہے ہونا۔۔۔ بات کوئی اور ہے۔۔۔ سب بہت پریشان تھے ایسے جیسے تم لمبے ٹائیم کے لئے گئے۔ مجھ سے کچھ مت چھپاؤ کزان۔"

"میں نے تم سے کبھی کچھ چھپایا ہے روکی۔" کزان نے چیچ باول میں رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ صبرینہ ایک دم نرم پڑ گئی۔

"یہ آر ش زمان کون ہے؟ سیف بھائی کا کوئی وکیل دوست؟ اس نے بچا یا ہے تمہیں؟"
کزان اسے دیکھتا رہا پھر بولا۔

"میشیو ہے روکی۔" صبرینہ نا سمجھی سے دیکھتی رہی پھر جب سمجھ آئی تو ایک دم وہ شکاٹڈ
ہو کر کزان کو دیکھنے لگی۔

"واٹ میشیو؟ میشیو وہی جنھوں نے۔۔۔ وہ مسیحا میشیو آر ش زمان نام ہے۔ مطلب کے
وہ پاکستانی ہیں۔ کہاں ہے وہ کزان۔۔۔ بتاؤ۔" وہ ایک دم پر جوش ہو گئی اور بستر سے
اُترنے لگی کہ کزان نے اس کا بازو پکڑا۔

"ایزی خود کو سنبھالو۔۔۔ وہ یہاں ہو اسپتال میں نہیں ہیں۔"

"تو پھر کہاں ہیں؟ کزان مجھے ان سے ملنا ہے۔ ان کو دیکھنا ہے۔۔۔ باقی سب ان سے
ملے؟ کیسے ہیں۔۔۔ فوراً آگئے جیسے آپ کے گرفتار ہونے کی خبر ملی۔" کزان ہنس پڑا۔

"ایزی ایزی لیڈی تم تو ایسے بہو کر رہی ہو جیسے میشیو کوئی سلبر بیٹی ہیں اور نہیں میری گرفتاری کی وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے ملنے آئے ہیں۔" صبرینہ کی آنکھیں چمک اُٹھی۔

"وہ جانتے ہیں میرے بارے میں؟ بتایا تم نے؟ وہ آئے تو مجھ سے کیوں نہیں ملے۔" کزان نے اب کی بار اسے آنکھیں دکھائیں۔

"یہ میرے واپسی سے زیادہ تو میشیو کی آمد پر پاگل ہو رہی ہو۔ مانا کہ وہ کمال کی شخصیت ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اور وہی ہو جاؤ۔ یہ سارے احساسات میرے لئے محفوظ رکھو۔"

"کیا اور ہونا؟" صبرینہ کو کزان کی جیلیسی کھلکھلانے پہ مجبور کر گئی۔

"کزان وہ ایک فرشتہ ہیں۔ انھوں نے آپ کی نہیں۔ انھوں نے میری جان بھی بچائی ہے۔ انھوں نے اندھیرے میں ہوتے ہوئے آپ سب بچوں کو کھینچ کر ایک روشن جہاں میں لیکر آئے ہیں۔ وہ اللہ کا ایک وسیلہ ہیں جنھوں نے آپ سب کو نئی زندگی عطا کی۔ مجھے اس شخص سے ملنا ہے کزان۔ جو انھوں نے کیا اس کے لئے میرے پاس لفظ نہیں ہیں تشکر کے لوٹانے کے بھی پر میں اتنا کہنا چاہتی ہوں ان سے کہ وہ ہیر وہیں۔"

"اس لئے وہ تم سے ملنا نہیں چاہے گا اب سمجھا میں۔ روکی جو تم یہ سب کہہ رہی ہو وہ یہ نہیں سنا چاہتا۔ اسے کمزوری 'ترحم' ہمدردی اور تشکر سے سخت نفرت ہے اور اس نے یہ چیز واضح کی ہے۔۔۔۔"

صبرینہ کچھ بولنے لگی کہ کزان نے اسے ٹوکا۔

"اور تم کہو گی کہ تم ایسا کچھ نہیں بولو گی تم صرف اس سے ملنا چاہو گی تب بھی وہ راضی نہیں ہو گا وہ لفظوں سے زیادہ چہرے اور آنکھیں پڑھ لیتا ہے اور پھر وہ ٹرگر ہو گا اور میں میشیو کو تنگ نہیں کرنا چاہتا۔" صبرینہ مایوس ہو گئی۔

"میں ہائے ہیلو بھی نہیں کر سکتی۔ میری آخری خواہش۔۔۔"

"شٹ اپ صبرینہ!!!!!!" اب کزان دھاڑا۔ صبرینہ اچھل پڑی۔ کزان کا غصہ سے

چہرہ سُرخ ہو گیا ایک دم اس نے خود کو قابو کیا۔

"مرنے مرانے کی بات کی تو تمہارا بہت بُرا حشر کروں گا۔"

"ڈانٹ کیوں رہے ہو پتا ہے نامیں بیمار ہوں۔" صبرینہ سہمی ہوئی بلی کی طرح بولی۔

"رو کی آئی ڈیر یو کہ تم کبھی بھی کبھی مایوس نہیں ہوگی۔ تم نے جینا ہے اور میرے لئے جینا ہے۔ تم اوکاسان کی طرح مجھے اکیلے نہیں چھوڑ کر جاسکتی۔ سمجھیں!!! " صبرینہ نے ایک دم جذباتی سی ہو گئی۔ اس کی ٹھوڑی کانپنے لگی۔

"میرے اختیار میں نہیں ہے کزان۔۔۔ اگر قسمت نے میرا ڈیر توڑ دیا۔ اوکاسان اپنی مرضی سے تو نہیں گئی تھی۔ میں بھی۔۔۔" کزان نے انگلی اس کے لبوں پہ رکھی۔

"مجھے نہیں پتا رو کی۔ مجھے کم سے کم وعدہ چاہیے اور اوکاسان نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا۔ اس لئے وہ اتنی آسانی سے چلی گئی۔ وہ طاقتور نہیں تھی انھوں نے میرا نہیں سوچا۔ جیسے وہ واقعی اس دُنیا سے جانا چاہتی تھی مگر تم! تم ایسا نہیں کرو گی۔ اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو ڈیر قبول کرو۔" صبرینہ نے گہرا سانس لیا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔

"ٹھیک ہے میرے ہاتھ میں ہوا تو میں اپنی پوری کوشش کروں گی۔ میں آخری دم تک اس بیماری سے لڑوں گی تمہارے لئے۔ یہ وعدہ ہے میرا کزان۔" کزان نے ہولے سے اس کا ہاتھ دبایا۔

"ڈونر ملنے میں ٹائم لگا تو میں انتظار نہیں کروں گا۔ ہم یہاں کوئی گھر لے لیں گے اور شادی ہم سادگی سے کر لیں گے۔۔۔ اگر تمہیں کچھ فینسی کرنا ہے تو بتاؤ۔" صبرینہ مسکرائی۔

"بس تم 'میں' پھول اور ہارلی شادی میں ہو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔"

"دغا باز لڑکی ہم پھر کون ہیں۔ کوئی کرائے کے رشتے دار۔" جوش کی آواز پر وہ مڑے تو جوش اس گھور رہا تھا۔ پیچھے گر لرا ندر آیا۔

"اچھا تو یہ پلاننگ ہے لڑکی تمہارے دولہے کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ دیکھتا ہوں پھر

ہمارے بغیر کیسے ہوتی ہے شادی۔"

"کڈو کو تنگ نہ کرو میں خود کڈو کی شادی کرواؤں گا۔"

"ہاکی صاحب آپ بھول رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی شادی ہے۔ مولوی صاحب ان کا

نکاح پڑھوائے گے۔" بلیک چلتے ہوئے مسکرا کر ہاک کو بتانا نہ بھولا۔

"کوئی نہیں مولوی صاحب میں لے آؤں گا۔"

"شادی میں ہمارے ڈرنکس پہ تو پابندی ہوگی۔۔۔" گرلر نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"خبردار اب کسی نے ڈرنک کی بات کی۔۔۔ صبرینہ کا روح ڈرنک پیے گے اور آئرن

برو کو کیسے بھول سکتے ہیں۔" جوش نے گرلر کو ٹوکا۔ صبرینہ نم آنکھوں سے ہنسی پھر

ایک دم کمی کا احساس ہوا۔

"سنیک کہاں ہے؟"

"دیکھو کہی کو نے میں دیو داس رونہ رہا ہو۔" کزان اب کی بار بولا۔

"پتا نہیں فون آیا تھا تو نیچے تھا۔۔۔۔۔ آتا ہو گا۔"

اسی لمحے کزان کا فون بج اُٹھا دیکھا تو میشیو تھا۔ اس نے فون کانوں سے لگایا اور روم سے باہر

نکلا۔

"جی۔"

"یہ رومن برائیسین کون ہے؟" کزان ایک دم چونکے۔

"کیا مطلب؟"

"جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔"

"ہاک کا چھوٹا بھائی ہے۔ برہمنگم میں ہوتا ہے۔ لندن کے سب سے خطرناک اور مشہور

بانکیر گینگ سے تعلق ہے اس کا۔"

"ہوں۔۔۔ کیسا تعلق ہے ہاک کے ساتھ؟" کزان گھوم کر دیکھنے لگا پھر چلتے ہوئے

آگے بڑھا اور بیحد آہستگی سے بولا۔

"یہ کال ٹریس تو نہیں ہوگی۔"

"نہیں بے فکر ہو جاؤ میں نے اس کا انتظام کر لیا ہے۔"

"گڈ!! ہاک تو بہت پیار کرتا ہے اسے مگر وہ ہاک کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ہاک کا سکیونڈ ہینڈ

بنا چاہتا تھا اور ڈرگ سپلائنگ کالیڈر بن کر بلنرنگ بینڈس کو ایک نئے رخ پہ لیکر جانا

چاہتا تھا یعنی کے وہ انٹرنیشنل مارکیٹ تک کام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن ہاک اتنا بڑا

رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس کا قانون یونو صرف سکاٹ لینڈ پہ ہی اپلائی ہو سکتا ہے اور

جتنا معدود در ہیں اتنا ہم سب کے لئے بہتر تھا ہم سب کی اپنی اپنی زندگی اور فیملی تھی
دوسرا بقول ہاک کے میں اس کام میں ماہر تھا کم عمر ضرور تھا مگر مجھے ڈر گز کی اچھی
خاصی نانج تھی اور اس کی قیمت اور استعمال کرنے کے طریقے کا بھی اندازہ تھا۔ ڈیکنگ
بھی سمارٹ طریقے سے کر لیتا تھا تو ہاک نے میرے سے چار سال بڑا رومن کے بجائے
مجھے ڈرگ سیکٹر

کالیڈر بنادیا بس اسی وقت ان دونوں کی سخت لڑائی ہوئی اور رومن سکاٹ لینڈ چھوڑ کر
چلا گیا۔ بعد میں پتا چلا اس نے سب خطرناک گینگ Satan Slaves MC میں
شامل ہو گیا۔ اس کے بعد ہاک اس کا ذکر نہیں کرتا۔"

"انت یہ رشتے۔۔۔ تو یہ رومن صاحب کو حسد نے یہ حرکت کرنے پہ مجبور کیا ہے۔"

"کیا مطلب۔۔۔ خبر تو اس بڈھے نے دی تھی اور تصویریں تو پولیس والوں کے انویسٹیگیشن۔۔۔ ایک منٹ کیا یہ پولیس والے شیطان ایم سی والے سے ملے ہیں۔۔۔ شٹ شٹ!!!! ڈیم میرا خیال اس طرف کیوں نہیں گیا۔ اب ہاک کیا کرے گا۔ وہ تو پاگل ہو جائے گا ورنہ من نے ایک جنگ شروع کر دی ہے۔"

"ان کے پاس بہت کچھ ہے کزان یہ تو صرف ایک وارنگ دی ہے۔ مجھے ایک بات بتاؤ تمہارے کسی ممبر نے اپنے کسی بندوں کو معاملہ سنبھالنے کے لئے کال کی تھی؟"

"ہاں جب ہاک کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا تو جبری اور ولسن کو کال کی تھی لیکن وہ ہاک کے خاص بندے ہیں۔۔۔ اس ٹائیٹم پہ میں ہوش میں نہیں تھا تو ہاک نے کچھ بندوبست تو کرنا تھا۔" اسے محسوس ہوا کہ جیسے میشیو ٹھنڈے انداز میں مسکرا رہا ہے۔

"تم وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہا ہوں میشیو۔"

"میں سوچتا نہیں ہوں کزان۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بندے اصل میں رومن کے ہی
بندے ہیں اور مبارک ہو ان کے ہاتھ تم بلزنگ بینڈٹس کی کمزوری آچکی ہے یعنی کہ
تمہارے ذریعے پوری ٹیم تباہ و برباد ہو جائے گی۔" کٹیلے انداز میں بولتا آرش زمان
کزان سا کورا کو کڑوی حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا۔

دو ہفتے بعد۔

صبرینہ احمد کو آخر کار ڈونر مل گیا تھا اور آج اس کی کڈنی ٹرانسپلانٹ تھی۔ جب ساروں
کے ٹیسٹ کے بعد کڈنی ڈونر میچ نہ کر سکی تو آرش زمان نے ڈونر کا انتظام ایک ہفتے پہلے
کیا۔ صبرینہ نے جاننا چاہا کہ اس ڈونر کرنے والا کون ہے تو ہاک نے بتایا کہ آرش نے
ڈونیشن سینٹر سے بندوبست کیا ہے جہاں اکثر کچھ لوگ اپنی شناخت چھپا لیتے ہیں انسانیت

کے ناطے۔ آرش زمان لندن سے ایک ہفتے پہلے ہی چلا گیا تھا اور صبرینہ سے کیا۔ کسی سے بھی نہیں ملا تھا صرف اسے بلزنگ بینڈٹس اور کزان کے تایا بونے دیکھا تھا۔

صبرینہ کو افسوس ہوا لیکن دل میں خود کو تسلی دی کہ مسیحا ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن نہ وہ محسوس ہوتے ہیں اور نہ ہی انھیں آپ دیکھ سکتے ہو۔ آرش زمان بھی ایسا ہی تھا لیکن اگر وہ بچ گئی تو آنکھ کھولتے ہی وہ پہلا ڈیر کزان کو دے گی کہ وہ آرش زمان سے ملنا چاہتی ہے۔ دور سے سہی مگر وہ دیکھنا چاہتی ہے کہ آخر وہ خوبصورت دل کا مالک ہے کون۔

کزان سے یاد آیا۔ کزان ان کے ساتھ موجود نہیں تھا۔ اس کا دل بیٹھ گیا تھا مگر مجبوری تھی۔ بلیک بھی کزان کے ساتھ تھا۔ دو ہفتے جانے سے پہلے کزان نے بتایا کہ ہاک کا بھائی بہت خطرناک گینگ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ کزان کو پسند نہیں کرتا۔ اب اسے جب سے کزان کی آمد اور کزان کی کمزوری کا پتا چلا ہے تو سب نے فیصلہ کیا کہ کزان کچھ

دنوں کے لئے غائب ہو جائے۔ نہ ہی وہ روکی کو نقصان پہنچائے گا' نہ ہی پولیس والے
کزان کے پیچھے پڑے گے اور نہ ہی اس کی باقی فیملی کو بھی تنگ نہیں کریں گے۔

("کیا مطلب پولیس والے بھی اس گینگ سے ملی ہوئی ہے۔" پریشان ہوتی صبرینہ نے
جاتے ہوئے کزان سے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ وہ بہت خطرناک گینگ کے لئے کام کر رہے ہیں اور کا اثر و سوخ بہت ہے کہ
قانون بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔ تمہارے پیچھے کیوں پڑ گئے عجیب تمہیں کہا تھا اس چکروں میں نہ پڑو
اب کہاں چھپو گے کچھ تو بتاؤ۔۔۔"

"شش۔۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں سیمے میرا وعدہ ہے میں بہت جلد آؤں گا۔

تب تک پلیز جلدی ٹھیک ہو جانا اور ہاں شادی کی تیاری شروع کر دو کیونکہ جب میں

آؤں گا تو میں نے ایک سکینڈ نہیں لگانا تمہیں اپنی بیوی بنانے میں۔"

"وعدہ تم آؤ گے نا۔۔ اور اگر مجھے ڈونر مل گیا تو کال کرو گے۔۔ بات کرو گے مجھ سے

کہ تم جہاں بھی ہو صحیح سلامت ہو۔" وہ بچوں کی طرح اس کے دونوں بازو پکڑے

اسے بالکل چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ کزان کو اس پہ پیار آیا۔

"وعدہ! بس خطرہ ٹل جائے پھر میں نے کہاں جانا ہے میری منزل تو تم ہو۔ اب

اجازت ہے کہ اور بھی کوئی سوال؟" صبرینہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"ہارلی کو ساتھ لے جانا اپنے مجھے تسلی رہے گی۔" کزان مسکرایا اور اس کا گال تھپک کر

چل پڑا پھر شرارت سے بال کھینچے۔

"صبرینہ احمد آئی ڈیریو۔۔۔ ٹوپی مائین۔" وہ جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔ صبرینہ ایک دم پیچھے ہوئی۔

"ڈیر دینے کی باری میری تھی یہ چیٹنگ ہے۔" کزان ہنس پڑا اور پھر اس کے گال کھینچتا چل پڑا۔

"انتظار رہے گا صبرینہ احمد تمہاری ہاں کا۔" اب صبرینہ احمد کا آپریشن تھیر جانے سے پہلے سب کو دیکھا۔ سب اسے تسلی دے رہی تھی اور خالسا منے آکر دعا پڑھ کر اس کے ماتھے پہ پھونک کر نرم آنکھوں سے بولی۔

"فیَاَمانِ اللہ میری بچی۔" اس کے بعد صبرینہ کو وہ لے گئے۔

چار ہفتے بعد۔

صبرینہ کو بڑے احتیاط سے بیڈ پہ بٹھا کر منہ اس کی ٹانگ اٹھانے لگی تو صبرینہ نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

"تشو بس کر دو چار ہفتے ہو گئے ہیں۔۔۔ میرے ٹرانسپلانٹ میں اور تم ہو کہ ایسے ٹریٹ کر رہی ہو جیسے ابھی آپریشن ہوا ہے میرا" منہ نے دوسری ٹانگ اٹھا کر اسے گھورا اور کمبل اس کے ٹانگوں کے اوپر ڈالا۔ تین دن پہلے وہ سکاٹ لینڈ گھر واپس آئی تھی۔

ہو سپیٹل سے بنا کسی کمپلیکیشن کے صبرینہ کو ٹرانسپلانٹ کے چھ دن بعد ڈسچارج کر دیا گیا تھا لیکن کوئی بھی اسے سکاٹ لینڈ فوراً لیکر جانے کو تیار نہیں تھے تو سیف نے ایک گھر کرائے کا انتظام کر دیا۔ جہاں صبرینہ 'منہ اور خالارہ رہی تھی۔ باقی سب سکاٹ لینڈ چلے گئے تھے لیکن ہاک اور سنیک نے یہاں پہ ان کی حفاظت کے لئے ساتھ والا گھر لے لیا تاکہ انہیں کسی چیز کے لئے بار بار باہر نہ جانا پڑے اور ایمر جینسی کے موقع پہ بھی

موجود ہو۔ سیف بھی رُکنا چاہتا تھا لیکن اپنے کام کی مجبوری کے تحت اسے ملک سے باہر جانا تھا تو متشمہ نے اسے ڈھیروں تسلی دے کر جانے کا کہا۔ وہ سب ٹھیک رہیں گے تین ہفتے کی تو بات ہے۔ اسی طرح دو ہفتے صبرینہ کی دیکھ بال میں گزر گئے پتا نہیں چلا۔ ہفتے کو ادا جان 'تایا ابو اور چچا اور چچی الماس ملنے کے لئے آجاتے اور اتوار کو سارے بلزنگ بینڈٹس موجود ہوتے سوائے بلیک اور کزان کے۔ صبرینہ کی فون پہ تین چار بار کزان سے بات ہوئی تھی اور وہ کہہ چکا تھا کہ بس تیاری پکڑے جیسے وہ بالکل ریکور کر جائے گی اسی دن کزان مولوی صاحب کو اٹھا کر لے آئے گا۔ صبرینہ کو بس اسی دن کا انتظار تھا۔ وہ ہاک سے پوچھتی بھی تھی آخر ایسا بھی کیا نفرت کزان سے۔ کیوں وہ کزان کو برباد کرنے پہ تُلّا ہے تو ہاک نے بتایا۔

"مجھے اس سے پیار بہت ہے۔ بالکل بیٹے کی طرح ہے میرے باپ بن کر پالا ہے مگر وہ
نہیں سمجھتا جبکہ کزان۔۔۔ کزان بھی میرا بھائی ہے بس فرق یہ ہے کہ میرا کزان سے
بونڈ بالکل الگ طریقہ کا مجھے باقی اپنے بینڈٹس سے بہت محبت ہے اور میں ان کے لئے
جان بھی دے سکتا ہوں کڈو مگر۔۔۔۔۔ کزان میرا سپیشل بچہ ہے۔ وہ مجھے اپنا عکس لگتا
ہے۔ بالکل اکیلا تنہا' بے بس نہ اس کا کوئی آگے نہ اس کا کوئی پیچھے۔ میں اسے بالکل ڈیشا
کی طرح دُنیا کی ہر سرد گرم سے بچا کر رکھنا چاہتا ہوں مگر میں اس کو اپنی طرح مضبوط'
بہادر اور نڈر بھی دیکھنا چاہتا ہوں میں اپنے بعد اگر کسی کو اپنی جگہ دینا چاہتا ہوں تو وہ
کزان پے۔ ایسا نہیں ہے کہ بلیک' جوش' گرل اور سنیک میں وہ قابلیت نہیں ہیں۔
لیڈر کوئی بھی بن سکتا ہے مگر جو بات کزان کی ہے وہ کسی کی نہیں ہے۔ بس یہی احساس
رومن کو ہو گیا اور اس سے برداشت نہ ہو اور وہ سب کچھ چھوڑ کر چلا گیا اور خطرے کو

گلے لگا کر اپنی زندگی گزار رہا ہے افسوس ہوتا ہے۔ حسد تو یہ پانچوں بھی کزان سے کر سکتے تھے لیکن ان کو بھی اتنی محبت تھی اس ہافو سے جتنی مجھے تھی۔ " ابھی وہ ہاک کی گفتگو سوچ رہی تھی جب منٹمہ شور کی آواز سے چونکی۔

" یہ ذکی کیوں بلارہا ہے۔ تمہیں اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چیک کر کے آتی ہوں۔ " صبرینہ ایک دم بیٹھنے لگی کہ منٹمہ نے اسے تسلی دی اور نیچے گئی۔ صبرینہ نے گہرا سانس لیکر فون کھول کر کزان کا مسیج چیک کرنے لگی مگر اسے کزان نے ابھی تک رپلائی نہیں کیا۔ گہرا سانس لیکر اس نے انسٹا گرام کھولا اور ایسی نیوز فیڈ میں گئی جب ایک دم چونک اٹھی۔ اس کے بعد اس نے وہ پکچر کلک کی تو جیسے جیسے وہ ساری پکچر سلائیڈ کرنے لگی۔ اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ نہیں نہیں۔۔۔ اس کا دل بند ہونے لگا۔ اس نے یہ شخص دیکھا ہے۔ اس نے اس شخص کی تصویر دیکھی ہے۔ عجیب سے ہاتھ

جسم میں رینگتے ہوئے محسوس ہوئے۔ عجیب سی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ ایک دم اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

"اینا!!" سنیک کی تصویر دیکھ کر اسے لگا اسے سانس نہیں آئے گی۔ سنیک کو ڈیرن ایلسن کے بے رحم سے قاتل کرنے پر اسے گرفتار کر لیا گیا تھا اور بقول سنیک کے ڈیرن ایلسن کا وجود اس نے بے رحمی سے مار کر جلا دیا تھا کیونکہ وہ ایسی موت ڈیرن کو دے کر رہا تھا۔ ڈیرن ایلسن نے سنیک کی ایشین گرل فرینڈ شنایا کو ریپ ڈرگزدے کر اس سے زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی ریسٹ روم سے نکل کر جب سنیک نے شنایا کو تلاش کیا تو وہ اسے پورے کلب میں نظر نہ آئی اس کو ڈھونڈنے کی چکر میں جب سنیک کلب کے پروائیٹ بیسمنٹ آیا اور اس نے شنایا کی حالت دیکھی تو وہ اپنے ہوش و حواس بھلا بیٹھا تھا اور اس نے ڈیرن کا کام تمام کرنے کا فیصلہ کیا۔ " صبرینہ کے ہاتھ سے فون چھوٹ

گیا اور اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔ اب وہ پوری کی پوری کانپ رہی تھی۔ سنیک کا چہرہ بار بار نظروں کے سامنے آرہا تھا۔ اسے سب یاد آ گیا تھا۔ جو کہانی شنایا کی تھی وہ دراصل حقیقت میں اس کی تھی اور اس کی عزت کی خاطر انھوں نے کوئی اور لڑکی ڈھونڈ کر لے آئے اور کیس وہی رکھا لیکن وہ جانتی تھی سنیک نے ڈیرن کو نہیں مارا تھا۔ پہلا شخص جو دروازہ توڑ کر آیا تھا وہ کزان تھا۔ یہ سب کزان نے کیا۔ اس لئے تو پولیس والے پہلے کزان کو گرفتار کر کے لیکر گئے اور کزان موقع سے ایک دم غائب ہو جانا۔ اس کے ہوش میں آ جانے کے بعد اس کا شدت سے بھرارد عمل وہ دہشت بھری آنکھیں جیسے اس کے ساتھ کچھ ہوا ہو۔ یا اللہ وہ کیوں نہیں جان پائی اور سنیک نے۔ ڈینیل نے اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے لئے کزان کے لئے خود کو قربان کر دیا۔ منہ پہ ہاتھ رکھ کر اس نے اپنی منہ سے نکلتی چیخوں کا گلا گھونٹا سنیک نے کیوں کیا ایسا۔ نہیں وہ سنیک کو

بر باد نہیں ہونے دے گی۔ اس کو مار دے گے یہ لوگ۔ وہ کسی عام شخص کا بیٹا نہیں تھا
کیپشن میں اس کا باپ اور پرائیم منسٹر کی سیٹمنٹ بھی آئی تھی۔ نہیں وہ مار دے گے یا عمر
قید کی سزا سنا دے گے وہ سنیک کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں ہونے دے گی۔ تکلیف
کے باوجود وہ تیزی سے اٹھی اور پنا چل پہنے وہ نیچے کی طرف بھاگی جب اسے متشمہ کی تیز
تیز آواز سنائی دی۔

"آپ لوگوں نے کیا کیا اس کے ساتھ اور دیکھیں۔۔۔ دیکھیں اس کے دوست نے وہ کیا
جو کوئی اپنا بھی نہیں کر سکا۔ اس نے اپنا آپ قربان کر دیا۔ یا اللہ میں کہاں جاؤں۔۔۔
آپ لوگوں کے دل پتھر کے ہو چکے ہیں۔ آپ لوگ نہیں سمجھ سکتے میں اس وقت کیا
محسوس کر رہی ہوں۔ اوپر بیٹھی اس لڑکی کو پتا چل گیا تو وہ پاگل ہو جائے گی۔"

"ظاہر ہے اس نے تو پاگل ہونا مرتی جو ہے اس پر دوسری طرف کزان کو اس نے پھنسا یا جو کہ اصل قاتل ہے کیوں ابوجی۔ تبھی تو فرار ہو گیا کہی۔۔۔۔۔" چچی الماس مزید کچھ بولتی تو متشمہ کی برداشت ختم ہو گئی جب سے آئی تھی کزان کو قاتل 'ڈرپوک اور نجانے کیا کیا کہہ رہی تھی۔

"سٹاپ اٹ جس سٹاپ!!!!!! !!! میں نے بہت سُن لیا۔ بہت سہہ لیا اب کسی نے

میری بہن یا بھائی کے کردار پہ انگلیاں اٹھائی آئی سویر ٹوگا ڈائی ول شوٹ ہم!!!!!!

کزان فرار ہو گیا آخر کو قاتل جو ٹھہرا ہاں وہ قاتل تھا کیونکہ اس نے اپنی عزت بچائی۔ صبو

اس کی عزت ہے اگر کزان اس کے ٹکڑے نہ کرتا تو صبو جیتی جی مر جاتی۔ جی وہ جس

شنایا کا آپ ذکر سُن رہے ہیں دراصل وہ صبو کی کہانی ہے اس کی طبعیت خرابی سے پہلے

اسے ریپ ڈر گز دیے ہوئے تھے اور کزان کزان نے سختی سے منع کر دیا نہ اس بات کی

خبر صبرینہ کو ہو اور نہ ہی آپ سب لوگوں کو کیونکہ آپ جیسے تھرڈ کلاس زہینیت والوں
نے صبرینہ ہی الزام لگانا تھا اور اس خبیث ڈیرن کو بیچارا کہنا تھا مگر میں اب چُپ نہیں
رہوں گی اور وہ جو اتنے دنوں سے غائب ہو وہ کوئی چھپا نہیں ہے بلکہ وہ صبرینہ احمد کا ڈونر
تھا۔ جی ہاں ادا جان آپ کے اس نشئی قاتل پوتے نے صبرینہ احمد کو کڈنی دی اس کی
کنڈیشن ابھی تک ٹھیک نہیں ہے وہ ابھی تک ریکور نہیں کر پار ہا دوسری بار آپریشن ہوا
اس کا اور آپ لوگوں نیکی کا لبادہ اوڑھے بیٹھے رہیں۔ میں اب ایک پل بھی اس گھر میں
نہیں رہوں گی۔۔۔" صبرینہ کو لگا جیسے کسی نے روح اس کی کھینچ لی ہو۔ رینگ کو
تھامے وہ سیڑھیوں پہ بیٹھتی چلی گئی۔ یہ کیا کیا سنیک اور کزان نے۔ یہ دونوں جو اسے
بیحد محبت کرتے تھے انھوں نے آخر کیا کر دیا۔ مقابلے باز تو شروع سے تھے اب محبت

میں مقابلہ لگاتے بلندیوں تک پہنچ گئے ایک طرف کزان سا کورا اور دوسری طرف
ڈینیل لارا۔

"اور ہاں جو آپ کو لگ رہا تھا اتنا لاکھوں کا خرچہ کیسے ادا کریں اور شکر منایا تھا کہ آرش
زمان نے اس چیز کی ذمہ داری لے لی تھی تو آپ لوگوں کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔
وہ جو غنڈے بانیگز ہیں ناجن سے آپ سب لوگوں کو خوف اور الجھن ہوتی تھی۔ ان
سب نے اپنی بانیگز صبرینہ کے نام پہ قربان کر دی اور مزے کی بات بتاؤں کزان سا کورا
نے اپنی ہارلی۔۔۔ اپنی جان ہارلی بھی۔۔۔ (وہ رونے لگی) صبو کے لئے قربان کر دی کہ
صبرینہ کا علاج ہو جائے۔ اس نے کہا ہارلی آسکتی ہے تشو صبرینہ نہیں آئے گی۔ سب
نے یہ بھی کہا چیزیں تو آنے جانے والی شہ ہیں مگر ہم سب کو صبو کی جدائی پورے

سکاٹ لینڈ کو ویران کر دے گی۔ محبت اور عزت اس کو کہتے ہیں عالم فیملی۔ انسانیت اسے کہتے ہیں عالم فیملی!!!! " اب صبرینہ سانس نہیں لے سکی۔

Epilogue

(سنیک کے گرفتاری کے واقعے سے چھ ہفتے پہلے:)

ہاک پیل چہرے سے کزان کی بات سُن رہا تھا اور میشیو کے بھیجے گئے فائلز کو دیکھ رہا تھا جس میں اس کے بھائی 'رومن' کے پاس سارے ثبوت کزان کے کرتوتوں کے موجود تھے اور وہ کسی بھی وقت ہائی اتھارٹیس جن سے اس کی اچھی تعلقات تھے ان کے پاس بھیج کر کزان سا کورا کی زندگی کو ہمیشہ کے لئے برباد کرنے کا سرٹیفیکٹ جاری کر دے گا۔

پولیس والے ایسے بلاوجہ منہ اٹھا کر کسی پہ الزام نہیں لگا سکتے تھے۔ دوسرا کزان سا کورا

کا کوئی ٹریس اس کلب میں شامل نہیں تھا اور واقعی میں انیو سٹیگیشن کے مطابق اس

کے ماضی میں کبھی ڈیرن سے ٹکراؤ تو دور اسے ڈیرن کے وجود کے ہونے کا بھی نہیں پتا

تھا کہ وہ کسی منسٹر کا بیٹا ہے تو ایسے میں رومن کے کہنے پر پکڑ بھی لیتے تو ان کی ریپو

خراب ہوتی اور ہاک جیسے تیسے کر کے کزان کو نکلوا دیتا تو پھر رومن نے پلان کے مطابق

اداجان کو اس میں شامل کیا یعنی انھیں راستے سے کیڈنیپ کر کے اپنے بندوں کے ذریعے

اچھی خاصی دھمکی دی جس پہ ادا جان کانپ ہی اٹھے اور سیدھا مکر گئے۔ ان کا پوتا شیطان

ضرور ہے لیکن وہ حیوان ہر گز نہیں تھا وہ بھلا کسی کی زندگی کیوں ایسے خوا مخواہ تباہ

کرے گا۔ اس کا منسٹر کے بیٹے سے کیا تعلق واسطہ اور وہ اسی شب ہی کیوں اسے غائب

کرے گا جس دن صبرینہ بیٹی کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ وہ ایک دو تھپو سے بھی جب راضی نہ ہوئے تو ان کے سامنے متشتمہ اور صبرینہ کی تصویر پیش کر دی۔

"اگر تم چاہتے ہو اولڈ مین کہ ایک کی زندگی اور دوسری کی عزت داو پہ نہ گے تو تم پولیس

کو کال کرو گے !!! اور ان سے کہو کہ تم نے کزان اور اس کے دوست سنیک کو باتیں

کرتے ہوئے سنا اور یہ کہ کزان نے اس لڑکے کو کیڈنیپ کر کے بُری طرح مار چر کیا

ہے۔ اگر کوئی گڑبڑ کی یا کسی کو بتایا تو پھر یہ لڑکیاں صرف تصویر تک ہی انھیں دیکھ سکو

گے ہمیشہ کے لئے۔" ادا جان کیا کرتے ایک طرف معصوم صبرینہ زندگی اور موت کی

جنگ لڑ رہی تھی دوسری طرف ان کی جان 'ان کا خون' ان کی پوتی متشتمہ تھی جس کی

کچھ مہینے میں زندگی کا خوبصورت باب شروع ہونے جا رہا تھا لیکن کزان؟ وہ کیا تھا پھر

--- کیا وہ اس کی زندگی تباہ ہونے دے جبکہ وہ تو صبرینہ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ وہ

سیٹل ہونے کی بھرپور پلاننگ کر رہا تھا۔ انھیں وہ کافی سنبھلا اور میچیور بھی لگ رہا تھا۔

اتنے دکھ جھیلنے کا بعد اس زخمی شیر کو صبرینہ کے ہونے سے خود کو قرار آ گیا تھا تو کیا وہ

ایک بار پھر اسے دلدل میں پھینک دیں۔ پورا ایک دن گزر گیا انھوں نے کوئی کال نہیں

کی تو ان کو تصویر بھیجی گئی۔ ایک کھڑکی پہ بیٹھی شارپ شوٹر کی اور دوسرا منٹمہ جو کیفے کی

کھڑکی کے پاس کھڑی سوچ میں گم نظر آرہی تھی پھر بس ادا جان نے مزید سوچا نہیں

اور پولیس کو کال کر ڈالی اور اسی طرح پولیس والے کزان کو پکڑنے آ گئے۔

ہاک کو اتنا لمبا خاموش پا کر بلیک بولا۔

"ہاک آئیم سوری مگر اس نے grave mistake کی ہے اور میری ہاتھوں اس کی

موت لکھ چکی ہے کیا سوچ کے اس نے سا کورا گرل اور منٹمہ کو بیچ میں گھسیٹا ہے۔ اس

**** نے اپنے ٹماٹر مزا بھی تک نہیں چھوڑے۔ وہی حسد اور انسکیورٹی !!! اس

نے اتنے عرصے کزان پہ نظر رکھی !!! جبکہ کزان نے زندگی میں کبھی اسے ایک بار بھی اس کی گئی زیادتیوں پہ کچھ نہیں کہا وہ بھی تمہاری محبت میں ورنہ ایک دن میں اس کا کام تمام کر سکتا تھا۔ اس کو ختم کرنے سے پہلے سوچنا ہے کہ کیا کیا جائے۔ جس سے سا کورا سے ان کی توجہ ہٹ جائے۔ " بلیک کے کہنے پر ابھی تک ساکت بیٹھا ہاں نہ ہلا تو گر لڑ بولا۔

"ایک آئیڈیا ہے کیوں نا ہم ان **** شیطانوں کے غلاموں میں سے کوئی بندہ پکڑے اور ایسا نقشہ کھینچے کہ ان کے بندوں نے ہی ڈیرن ایلسن کو نہ صرف کیڈنیپ کیا ہے بلکہ اس کا بے رحمی سے قتل بھی کیا ہے۔ ایسے میں پولیس والوں کی توجہ ان کی طرف چلی جائے گی اور ہم تب تک وہ فائل جو کزان کے خلاف ان کے پاس ہے وہ بھی ہم کہی سے غائب کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں جانتا ہوں بہت ر سکی اور

ناممکن پلان ہے مگر انھوں نے ہم سے اور کزان کی فیملی سے پنگا لیا ہے ہاک ہم چپ نہیں بیٹھ سکتے۔"

"فی الحال ہم بہت نازک صورتحال میں ہے اور وہ کوئی عام گینگ نہیں ہے گرلر ہم ایک طرف اگر ہم اپنی انا کو سائنڈ پہ رکھ کر سوچیں تو ہم واقعی مانیں گے کہ وہ بہت بڑی اور خطرناک گینگ ہے۔ ان کے پنگے عام بانیکرز تو کیا باقی بڑے گینگز بھی نہیں لیتے سوائے بلیو اینجلز ایم سی کے جو کہ ان کے مقابلے کے ہیں۔ دوسرا مافیا اور کوئی عام لندن کے مافیا نہیں ریشیشن 'اطالین مافیا سے ان سرد تو کبھی گرم جنگ چھیڑی رہتی ہے۔ سوچو جب وہ ریشیا کے کاپو سکندر دی ڈیمن جیسے بندے سے پنگے لے سکتے ہیں تو ہم تو کسی زمرے میں آتے ہی نہیں ہیں۔" جوش پوری ریسرچ کر کے آیا تھا اور سیٹن ایم سی والے واقعی کوئی عام گینگ نہیں تھی جن سے ابھی جنگ شروع کی جاتی اس کے لئے پوری فوج اور پلاننگ

تیار کرنی ہوگی۔ سنیک 'کزان اور ہاک یہ تینوں اس گفتگو کے دوران بالکل چپ تھے۔

ایک دم ہاک نے سب کی نظریں محسوس کی تو آہستگی سے بولا۔

"رومن میرے لئے مرچکا ہے۔" اس نے بلیک کی طرف دیکھا جیسے اسے اجازت

دے دی ہو کہ ہاں تم اسے مار بھی دو تو اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

"اس وقت ہمارے لئے اہم چیز کڈو کا ڈونر ہے۔ کزان اور بلیک کل تم دونوں اپنا ڈونر

ٹیسٹ کرواؤ گے۔" کزان کا ایک دم چہرہ اس بات پہ سفید ہو چکا تھا۔

"مم میں؟ میں... تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہاکی۔ میں کیسے روکی کو دے سکتا

ہوں کڈنی۔" ہاک کی آنکھیں ایک دم سخت ہو گئیں۔

"کیوں تم کڈو کو گردہ دینا نہیں چاہتے۔ اصولی طور پر تم اس کے رشتیدار ہو یعنی دور کی

سہی کزن تو ہے نا تمہاری تو تمہاری چانس ہیں کہ اس کے ڈونر نکل آو۔"

"شٹ اپ ہاکی میرے بس میں ہو تو میں اپنے آپ کو مار کر روکی کو اپنے سارے اعضا دے دوں لیکن ایک بیکار وجود کا صبرینہ احمد کیا کرے گی مت بھولو میں ڈرگ آڈیکٹ ہوں۔ میرے خون میں ہر قسم کا نشہ بس چکا ہے تو تمہیں نہیں لگتا کہ میرے عضو تباہ و برباد نہیں ہونگے۔" اس کا لہجہ جذبات کی شدت سے بھاری ہو چکا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم سب لوگوں کے ٹیسٹ سے پہلے اپنا ٹیسٹ نہ کرتا میں اپنی روکی کے لئے باقی سب کے ڈونر کے لئے منتظر بیٹھا رہتا؟" اس کے بعد وہ بنا کسی کی سُنے بغیر اٹھ گیا جب اس کی میشیو سے بات ہوئی تو میشیو چپ رہا اس کے بعد بولا۔

"صحیح کہا ہے اس نے آخر کہ وہ تم لوگوں کا لیڈر ایسے نہیں بنا۔ اس نے کچھ سوچ کر بات کی ہے۔"

"میشیو پہلی بات میں اس کا ڈونر نہیں نکلا اگر نکل بھی جاتا ہوں تب بھی میں صبرینہ کو کڈنی ڈونٹ نہیں کر سکتا۔"

"کیوں نہیں کر سکتے۔" میشیو کا لہجہ زرا سخت اور ہمیشہ کی طرح سرد تھا۔ اس بندے کو کبھی نارمل لہجے میں بات کرتے ہوئے نہیں سنا کسی نے۔ نرمی تو دور کی بات ہے۔

"میں ڈرگی ہوں۔" اس کے بعد اسے میشیو کی ہنسی سُنائی دی۔ ہنسی بھی ٹھنڈی تیخ روحوں کو جمادینے والی تھی۔

"اگر تم ڈرگی ہوتے تو کسی سڑکوں میں بیٹھے چپسی سے بھی بدتر حالت میں کہی مرے پڑے ہوتے۔ ڈرگی کا مطلب بھی جانتے ہو بھی صحیح سے کہ میں بتاؤں تمہیں!!!!!"

"آج میرے مشورے پر یونیورسٹی چلے جاتے تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔ بہت سے ڈرگ اڈیکٹس ڈونر نکلتے ہیں اور ان کی عضو بڑے صحت مند ہوتے ہیں جبکہ تم

marijuana کے علاوہ باقی ڈرگز نہ ہونے کے برابر لیتے ہو۔ اس لئے بہتر ہے جا کر

ٹیسٹ کرواویہ باقی باتیں بعد کی ہیں۔ " بس آرش زمان اپنی طرف سے حل نکال کر

خود ہی بات ختم کر دیتا تھا وہ اگلے کی بہت کم سنتا تھا۔ اس کے بعد کزان سا کورانے ٹیسٹ

کر والیا اور نتیجہ آچکا تھا بلیک ڈونر نہیں نکلا تھا جبکہ کزان سا کورا صبرینہ احمد کا ڈونر نکل

چکا۔ کزان تو بالکل جم کے رہ گیا۔ وہ اس خبر پہ ہل نہیں سکا۔ ڈاکٹر بہت پر جوش نظر آرہی

تھی۔

"آئی مین آپ اپنی منگیتر کے ڈونر نکل آئے۔ آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔ اس سے زیادہ

خوبصورت کہانی میں نے فلموں اور ڈراموں میں بھی نہ دیکھی کہ ایک لور دوسری لور کا

ڈونر نکلتا ہے۔ " یہ خبر صرف بلیک کو تھی اور بہت تر و تازہ لگ رہا تھا گو کہ اسے دکھ تھا کہ

وہ صبرینہ کا ڈونر نہیں نکلا لیکن جب کزان کے رزلٹ کا پتا چلا تو وہ خوشی سے پھولے نہ

سمارہا تھا۔

"لیکن ڈاکٹر میں ڈر گزلیتا ہوں۔" بلیک کے چہرے پہ سایہ لہرایا۔ یہ کیا بک رہا ہے۔

پہلے پولیس والوں کی اس پر نظر ہے اگر انھیں پتا چلا کہ یہ ڈر گزلیتا ہے تو پھر گیا یہ۔ ڈاکٹر

ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔

"جی میں جانتی ہوں۔ آپ کے بلڈ رپورٹ میں میں نے منشی کی زرا مقدار پائی ہے لیکن

ایسا لگ رہا تھا جیسے آپ نے ایک ہفتے سے نشہ نہیں کیا۔ آپ کیا marijuana لیتے

ہیں؟"

"جی سموکنگ کرتا ہوں۔" کزان نے شرمندہ ہوتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"اوکے۔۔ مگر آپ کی کڈنی بالکل healthy ہے۔ اسے معجزہ کہہ لیں لیکن آپ کی

کڈنی پر ایک فیصد بھی آپ کے ڈر گز لینے پر اثر نہیں ہوئی یعنی آپ صبرینہ کو آرام

سے کڈنی دے سکتے ہیں اور صبرینہ کی زندگی بچ سکتی ہے لیکن آئی مسٹ سے کہ ڈونیٹ

کرنے کے بعد آپ کو ڈر گز چھوڑنا ہو گا کیونکہ آپ ایک کڈنی پہ survive کریں

گے۔" اس کے بعد کزان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ بچے نہ بچے بس اس کی روکی

بچ جائے اسے کچھ نہیں چاہیے۔ اس نے ڈاکٹر سے یہ بات سب سے چھپانے کا کہا اور

میشیو سے الگ میٹنگ رکھنے کا فیصلہ کیا اور اگلے دن وہ ہوٹل کے کنفرنس روم میں موجود

تھے۔

"تم سب کو بتانا چاہتے ہو؟" نجانے پلاننگ کی دوران آر ش نے کزان سے کیوں یہ

بات پوچھی۔ کزان نے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

"بالکل بھی نہیں۔ میں یہ بات روکی کو بھی نہیں بتانا چاہتا۔" سب نے چونک کر کزان کو دیکھا تو جوش بولا۔

"آخر وجہ اس سب کے پیچھے؟"

"وہ بہت روئے گی اور وہ نہیں چاہے گی کہ ایک طرف میں نے کڈنی دی اور دوسری طرف میں جیل جا رہا ہوں۔ اس کے لئے یہ دودھچکے ہو نکلیں۔"

"تم جیل نہیں جا رہے سا کورا۔" سنیک پہلی بار بولا اور اس کا لہجہ مضبوط اور اٹل تھا۔

"سنیک ٹھیک کہہ رہا ہے کزان۔۔۔ تم جیل نہیں جاو گے۔" بلیک نے اس کے کندھے

پر ہاتھ رکھا۔ کزان نے آرش کو دیکھا اور آرش نے تیزی سے سر ہولے سے خم کیا اور پھر

بولا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارا دوسرے ہو سپیٹل میں انتظام کروانا ہوں اور اس ڈاکٹر سے
کنفیڈنشل کانٹریکٹ سائن کروالیں گے لیکن پولیس کو پتا ہونا چاہیے کہ تم کڈنی ڈونیٹ
کر رہے ہو۔" سب ایک دم چوکس ہو گئے اس کی بات پر۔

"ایسے میں وہ بار بار تمہیں اپنے پاس نہیں بلائے گے اور نہ ہی ایک دم تم پر چار جز تھوپ
کر تمہیں جیل میں پھینک دیں گے۔ اتنے میں تمہیں وقت مل جائے گا اور آپ سب کو
رومن برائینسن کی کمزوری ہاتھ میں لانے ہوگی کہ ایسے میں اس پولیس یا اس کی گینگ
بھی اس بچانہ سکے اور ہاں ایک اور بات ہر حال میں ہم برائینسن سے وہ سارے ثبوت
وٹنس مٹانے ہو نگیں کیونکہ اب کزان پہ شک ہو چکا ہے اور ظاہر ہے کزان لمبے ٹائیم کے
لئے جیل جائے گا۔"

"آپ کچھ نہیں کر سکتے اگر ہمارے سارے پلان فلاپ گئے؟" سنیک اب کی بار سنیجدگی سے میشیو سے مخاطب ہوا تو میشیو نے اپنی سر دھیزل گرین آنکھیں اٹھائیں۔

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ کزان اگر جیل چلا جاتا ہے تو اسے عمر قید یا سزائے موت تو نہیں ہوگی؟"

"ہوں۔۔۔ اس کے لئے پھر کزان کو کم سے کم ایک یا دو سال جیل میں رہنا ہوگا۔ فصیلہ

ایک دم نہیں کیا جاتا۔ ٹرائل سیشن میں سال دو سال بھی لگ جاتے ہیں۔ اس دوران ہی

میں کچھ کر سکتا ہوں اور کزان کی صورت حال میں اسے ہاوس اریسٹ پہ بھی لا سکتا ہوں

لیکن۔۔۔ یاد رہے اگر ان چند ہفتوں میں کچھ نہ ملا تو کزان کو سزا کاٹنی ہوگی۔"

اسی طرح کزان نے صبرینہ سے بہانہ بنایا کہ اس کے پیچھے کوئی لوگ پڑے ہیں اور اسے

موقعے کے مطابق یہاں سے غائب ہونا ہوگا ورنہ ان سب کی جان خطرے میں پڑ سکتی

ہے اور پھر دوسرے ہو سپیٹل میں بلیک کزان کی دیکھ بال کے لئے اس کے ساتھ موجود تھا۔ متشمہ سے بات چھپانی تھی لیکن جب وہ ہوٹل فریش ہونے کے لئے سویٹ میں داخل ہوئی تو گرلر کی آواز جو دوسرے لاونج سے آرہی تھی ایک دم ٹھہر گئی کیونکہ گرلر کا انداز ایسا شکوہ تھا کہ وہ تقریباً چیخے بغیر نہ رہ سکا۔

"ہارلی بیچ دی کمینے نے آئی کانٹ بلیو دس!!!!!! وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ صبرینہ کا خرچہ اٹھانے کے لئے ہم مر گئے تھے کیا؟ اس کی خوداری بھاڑ میں جائے۔ میشیو سے بیشک پیسہ نہ لینا سمجھ میں آتا ہے لیکن ہمیں روکنے کا کوئی حق نہیں ہے اسے وہ ہماری بہن ہے۔ دیکھتا ہوں کیسے بیچتا ہے وہ اپنی دکان۔ ایک کڈنی کافی نہیں تھی کے اب یہ سب بھی۔۔۔۔۔" متشمہ نے دروازہ کھولا تو گرلر اسے دیکھ کر بوکھلا گیا۔ متشمہ شکوہ انداز میں گرلر کو دیکھ رہی تھی۔

"شٹ !!! بلیکی۔۔ تشوڈائن" اس نے فون پہ بلیک سے کہا اور ایک دم ڈرتے ہوئے

پچھے ہوا۔

"کہاں ہے وہ؟؟؟ کیا کیا ہے اس نے۔۔۔"

"تشو وہ کچھ نہیں۔۔۔ تم ایسے۔۔۔"

"ہارلی بیچ دی۔ وہ کہتا تھا اپنی گردن کاٹ دے گا مگر اپنی ہارلی کو کچھ ہونے نہیں دے اور

آج صبو۔۔۔ صبو کی خاطر ہارلی بیچ دی اور کڈنی کو نسی کڈنی۔۔۔ کیا اس نے صبو کو کڈنی

دی ہے بتاؤ۔۔۔ مجھے۔۔۔"

"تشو بالکل ریلکس ہو جاو بتاتا ہوں میں تمہیں۔۔۔ بیٹھو آؤ۔۔۔" اس نے آگے بڑھ کر

متشمہ کو سنبھالنا چاہا لیکن متشمہ زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے تم اس کے پاس لیکر جاو گے ورنہ میں نے سب کو چیخ کر بتا دینا ہے سمجھ گئے۔" اس کے بعد متشمہ کو گر لرفیلٹ لے گیا جہاں کزان ڈسچارج ہو کر آگیا تھا لیکن آپریشن نے اسے بہت نڈھال کر دیا تھا۔ بلیڈنگ بہت ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ بالکل کمزور اور پیلا ہو گیا تھا متشمہ تو وہی اس عاشق کو دیکھ کر رونے لگی۔ اس کے بعد کزان کے سختی کرنے پر متشمہ نے اپنی زبان بند کر دی کہ وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی صبرینہ کو تو بالکل بھی نہیں۔ کزان کی اس حرکت پر باقی سب بلزنگ بینڈٹس نے بھی اپنی بائیک بیچ دی کزان کو پتا چلا تو سخت تپا اتنا تپ کہ جذباتی بن میں اس نے اس چکر میں سٹیجز خراب کر دیے۔ اب سمجھ جائے کزان سا کورانے کس طرح ہنگامہ کیا ہو گا اس چکر میں اس کی بلیڈنگ مزید ہوئی اور اس کا پھر آپریشن کرنا پڑا۔ بعد میں جب وہ سنبھلا تو ہاک نے بتایا کہ انھوں نے کوئی چیرٹی نہیں دی بلکہ جیسے کزان نے صبرینہ کی زندگی کے لئے اپنی قیمتی

اثاثہ (ہارلی) قربان کیا ویسے ہی انھوں نے بھی کیا۔ بانیکر گینگ کی پہچان بانیکس تھی اور ان سب نے اپنی پسندیدہ بانیک صبرینہ کے نام پہ صدقہ کر دی۔ یہ ہاک کے الفاظ تھے اس کے بعد کزان چُپ ہو گیا۔ اسے دوران پولیس والے کزان سے ملنے آتے اور ہر ملاقات پہ ایک نہ ایک ثبوت کزان کے خلاف ضرور لیکر آتے ایسے جیسے وہ اب مان گئے تھے کہ اصل شکار ان کا یہی تھا اور رومن کے خلاف بھی ان کو کوئی ٹھونس کمزوری نہیں ملی تھی جسے سے وہ رومن کو پھنسا سکتے۔ باقی سب اور خاص کر سنیک کے ذہن میں یہ بات نقش کر چکی تھی کہ کزان ہر حال میں جیل جائے گا اور پھر اس نے آرش زمان سے الگ سے میٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے تین ہفتے بعد سنیک نے خود کو سرینڈر کر دیا تھا۔

:Present day

(موجودہ دن)

دروازے پہ بجتی بیل پر بلیک نے دروازہ کھولا تو اس کی آنکھیں ایک دم پھیل گئیں جب

اس نے سامنے صبرینہ کو دیکھا۔ جس نے سٹک خود کو کھڑا کرنے کے لئے پکڑی تھی۔

"گرل تم؟ تم یہاں۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور اس وقت اکیلی کیسے آئی ہو۔"

"وہ اندر ہے؟" صبرینہ نے بھاری آواز مگر سپاٹ انداز میں کہا۔ بلیک تو اسے پکڑے

ہوئے رُک گیا لیکن اس کے انداز کو سمجھ گیا کہ اب جھوٹ بولنے یا مکرمہ نے کافائدہ نہیں

ہے۔

"آ جاؤ کمرے میں ہے۔" وہ دروازہ بند کرنے لگا جب متشمہ بیگ پکڑے اندر داخل ہوئی

تو بلیک ایک منٹ کے لئے ٹھہرا پھر اس نے دروازہ مزید کھولا اور اسے اندر آنے دیا۔

"تم لوگ ابھی سٹیشن سے آئی ہو۔"

"فلائٹ لیکر۔" متشمہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"وہ فریش ہونے گیا ہے۔ آو گرل آرام سے۔ ویسے اس حالت میں سفر نہیں کرنا چاہیے

تھا۔" اس نے صبرینہ کو پکڑ کر آرام سے صوفے پہ بیٹھایا۔ گرے ٹی شرٹ اور بلیک

سویٹ پینٹس میں وہ ایسا لگ رہا تھا ابھی جم سے واپس آیا ہے۔

"کچھ پینے کے لئے لاؤں؟ سفر میں طبیعت خراب تو نہیں ہوئی۔" صبرینہ نے خاموشی

سے نفی میں سر ہلایا بلیک نے محسوس کیا اس کی ٹانگیں اور ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس نے

صبرینہ کا ہاتھ پکڑ کر ہولے سے دبایا اور مڑ کر متشمہ کو دیکھا۔

"تم کچھ لوگی؟" متشمہ نے اسے دیکھا پھر سر ہلایا۔

"پانی۔" بلیک اٹھا اور پھر پکن گیا۔ پانچ منٹ بعد کزان کمرے سے احتیاط سے چلتا سا اور سے تروتازہ باہر آ کر بلیک کو بلانے لگا جب سامنے ذی روح کو دیکھ کر اس کے قدم جم ہی گئے۔ صبرینہ نے مڑ کر اسے دیکھا تو اس کا دل مزید بیٹھ گیا۔ بلیک سیلو لیس شرٹ جس پہ جاپنیز میں کچھ حروف لکھے ہوئے تھے اور ڈراک لائنک شارٹس میں کمزور اور پیل ہوا وا کزان اس کے سامنے موجود تھا۔ کزان کا پیل چہرہ اب سفید ہو گیا۔

"رو کی؟" صبرینہ اسے دیکھنے لگی نم زخمی نگاہوں سے پھر ایک دم اسے سرتاپا دیکھ کر اٹھی۔ کزان کے گال ایک دم دھنس چکے تھے اور اس کے جبرے اتنے شارپ لگ رہے تھے کہ چہرہ عجیب سا ہو گیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھی تو کزان نے آگے بڑھ کر اسے پکڑا تو اسی لمحے صبرینہ نے تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔

"صبو!!! " متشمہ شا کڈ ہو کر صبرینہ کو دیکھنے لگی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟" کزان کو خواب آیا تھا جہاں صبرینہ اسے تھپڑ مار کر یہی سوال

کرتی ہے۔ فرق یہ تھا کہ کزان کو خواب میں غلط حرکت پہ مار پڑی تھی اور اب۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔ ہارلی۔۔۔ ہارلی کو کیوں جانے دیا۔ ہارلی تمہاری زندگی تھی کزان۔ تم نے

ہارلی کے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ !!! کیوں !!! واپس لاؤ ہارلی کو۔ اس کے ساتھ مت

ایسا کرو۔۔۔ اسے بھی لاؤ اور سنیک کو بھی لاؤ کزان ورنہ میں مرجاؤں گی۔ کزان کیوں کیا

ایسا۔۔۔ کیوں سنیک اور ہارلی کو اکیلا کر دیا۔ کیوں ان کو قربانی کا بکرہ بنا دیا۔ وہ یہ سب

ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔۔ واپس لاؤ کزان۔۔۔ واپس لاؤ۔۔۔ " وہ ایک دم اس کے سینے

پہ مکے برساتی رونے لگی کہ کزان نے اس پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔

"آئیم سوری ہیمے۔۔۔ آئیم سوری مگر تمہاری زندگی ہارلی سے زیادہ اہم ہے اور اس

خبیث لارا کو تو میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔ سچ میں اگر مجھے پتا ہوتا اس نے ایسا کرنا ہے تو

میں اسے جان سے اسی وقت مار دیتا۔ تم پریشان نہ ہو میں اسے واپس لاؤں گا ہر حال میں

لاؤں گا اتنا بڑا ظلم نہیں ہونے دوں گا۔ " اس نے صبرینہ کے سر پہ پیار کرتے ہوئے

اسے تسلی دی جبکہ صبرینہ ایک ہی بات بولے جا رہی تھی۔

"سنیک کو لاؤ کر ان۔۔۔۔ سنیک کو تباہ مت ہونے دینا۔ سنیک اور ہارلی کو لاؤ۔۔۔۔ اپنے

اسے مسیحا سے کہو سنیک کو بچائیں۔۔۔۔ پلیز۔"

"اوکے ہیمے۔۔۔۔ بلیک اس کے لئے پانی لاؤ۔ آؤ تم میرے ساتھ۔" اس نے صبرینہ کو

پکڑ کر اسے کمرے میں لیکر گیا۔ متشمہ وہی کھڑی رہی۔ بلیک بوٹل لیکر کمرے میں جانے

لگا جب متشمہ کو وہی کھڑے دیکھ کر ٹھہر گیا۔ چلتے ہوئے اس کے سامنے آیا اور اسے دیکھنے

لگا جو کہی اور دُنیا میں سخت پریشان لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" متشمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"متشمہ؟" خاموشی!

"تشا؟؟؟؟؟" متشمہ نے اب اسے دیکھا تو گرنے لگی کہ بلیک نے اسے پکڑ لیا۔

"ٹریشا کیا ہوا؟"

"میں نے ایک بار پھر عالم فیملی چھوڑ دی۔۔۔ اور چھوڑنے کے بعد وہی ہوا جو پانچ سال

پہلے ہوا تھا۔۔" اس کی حالت دیکھ کر بلیک پریشان ہو گیا۔

"کیا ہوا تشا۔۔" متشمہ لبوں کو زور سے دباتی ایک دم چہرہ سُرخ کر چکی تھی۔

"بولو نا متشمہ!!!! کیا ہوا۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔"

"پہلے تم نے مجھے چھوڑا تھا۔۔ اور اب سیف۔۔ سیف نے۔" بلیک کہ تاثرات ایک

دم پھتریلے ہو گئے۔

"کیا کیا ہے اس نے؟ بتاؤ مجھے !!! بتاؤ ریشا لینا کیا کیا ہے سیف نے؟ اس کو جان سے

ماردوں گا بتاؤ۔"

"سیف نے مجھے طلاق دے دی۔" اب بلیک کو لگا وہ اگلی سانس نہیں لے سکے گا۔

"مطلب تم نے جانا تھا جیل ایک دو سال کے لئے تو سنیک نے یہ جاننے کے بعد خود کو

سرینڈر کر دیا۔ یعنی وہ دو سال بعد واپس آجائے گا؟" کزان نے مشکلوں سے اسے سنبھالا

اور اسے ساری بات بتائی۔

"ہاں مگر اس نے کیس کو مختلف زاویے پہ لیکر چلا گیا۔ مجھے نہیں پتا اس نے شنایا اور اپنے

خلاف ثبوت کیسے بنا کر پیش کیے جبکہ میرا تو نام ایسے ہٹایا کہ میں کیا باقی سب کو بھی اس

بات کی خبر نہیں ہوئی۔ جوش کا کہنا ہے یا تو اس نے سیٹن سلیو ز ایم سی سے کوئی ڈینگ

کی ہے وہ بھی ہمارے بغیر مشورے کے یا پھر اس نے اپنا کیس اتنا زیادہ مضبوط کر دیا ہے کہ میرے طرف ایسا لگے گا کہ میں اپنے دوست کو بچا رہا ہوں۔ باقی سب گئے ہیں اس سے ملنے۔۔۔ الو کے پٹھے نے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا۔ " صبرینہ ایک دم پھر سے رونے والی ہو گئی۔

"وہ کیوں کر رہا ہے ایسا جب اتنی محنت سے اس کیس کو ختم کر سکتے تھے تو اس کو اپنے آپ کو پھنسانے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے اس سے ملو اور ان مجھے جاننا ہے کہ کیوں سنیک نے اپنے پیروں پہ کلہاڑی ماری۔"

"ٹھیک ہے لے جاؤں گا لیکن تمہیں رات کے پہر اس حالت میں سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ باقی سب پہ کتنا بُرا اپریشن چھوڑ کر گئی ہوگی۔ مجھے بالکل اچھا نہیں لگا۔" صبرینہ کہ تاثرات ایک دم سخت ہو گئے۔

"میرا ان سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ جنہوں نے تمہیں قصور وار ٹھہرایا تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ تم نے اتنی قربانی دی۔ تمہاری حالت کتنی بگڑی ہوئی تھی لیکن کسی کو تمہارے بارے میں جاننے کے باوجود فرق نہیں پڑا تو میں کیوں پرواہ کروں اور تم ہر وقت میرے بارے میں لوگوں کی کیوں پرواہ کرتے ہو۔ لوگ تو بکواس کرتے رہتے ہیں۔ اوپر سے میری شناخت چھپانے کی کیا ضرورت تھی ایسے میں کیس کلیر ہو سکتا تھا۔ آخر کیوں؟" کزان نے اس کے بالوں کی لٹے چہرے سے ہٹائی۔

"کیونکہ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا روکی کہ تم دنیا کی ہر سرد گرم سے بچا کر رکھوں۔ کس کی عمال کی سزا کا اثر تم پر نہیں پڑنے دوں گا چاہے وہ اعمال میرے ہی کیوں نہ ہو۔ میرا solemn promise بھول گئی۔" صبرینہ کی آنکھ سے بہتے اشک کو انگھوٹی پہ جذب کرتا وہ نرمی سے بولا۔ صبرینہ نے آنکھیں ہولے سے بند کی پھر کھولیں۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تم میرے ڈونر ہو۔"

"ہاں جو ابھی تھپڑا اسی وجہ سے نہیں بتایا۔ تم مارتی بھی بڑا زور سے ہو۔ کچھ تو رحم

کرتی۔ میرے پاس تو ایک کڈنی ہے اب۔" اس نے اپنی سٹبل پہ ہاتھ پھیرا۔ اس نے

آپریشن کے بعد شیو کروالی تھی۔ داڑھی میں اس کا کمزور چہرہ اسے عجیب لگ رہا تھا۔ شیو

کروانے کے بعد اور عجیب ہو گیا تھا۔

"تم تو بڑے کنجوس تھے اتنے کھلے دل کے کیسے نکل آئے۔" وہ مصنوعی طنزیہ انداز

اپناتے ہوئے زرا سی ہلکی پھلکی ہو گئی۔ کافی غبار نکال چکی تھی اور کزان نے وعدہ کیا تھا وہ

سنیک کو ہر حال میں اس مصیبت سے نکالے گا۔

"بس ایک لڑکی سے محبت ہو گئی تھی اور ساری زندگی اس کے ساتھ ڈیرز کھیلنا چاہتا تھا۔

میں نے کہا ایک عدد گردہ دے دیتا ہوں میری احسان مند ہو کر میرے انڈر رہے گی۔"

صبرینہ کامنہ کھل گیا پھر کزان کے ہنسے پر اس نے ہلکی سی کہنی ماری تو کزان اُف کرنے لگا
تو صبرینہ گھبرا گئی۔

"سوری سوری کیا ہوا۔۔۔ درد تو نہیں ہو رہی۔۔۔"

"بڑی مہربانی۔ ایسا شکریہ تاجر نہیں بھولوں گا۔" صبرینہ ایک دم اس سے الگ ہوئی
اس سے کچھ کہنے لگی جب اس کے بازو پہ جاپنیز ٹیڈو دیکھ کر چونک اُٹھی۔ اس کی آنکھیں
پھیل گئیں۔

"یہ کیا ہے؟ تم نے اس دوران ٹیڈو بھی بنوالیا۔" وہ ایک دم تیزی سے بولی تو کزان نے
اس کی بات سُن کر اپنے بازو دیکھے تو گہرا سانس لیا۔
"پانچ سال پرانا ہے۔ میں کسی کو دکھاتا نہیں تھا۔"

"مگر سب نے بتایا تھا تمہیں ٹیڈو نہیں پسند اور اوکا سان بھی سخت خلاف تھی تو یہ کیا ہے۔
یہ کیا لکھا ہے"

"سکون! اور ہاں میں اب بھی اکا و سان کی سوچ کا احترام کرتا ہوں مگر یہ بنوانا ضروری
تھا۔ جو زخم مجھے چودہ سال کی عمر میں ملے تھے اسے چھپانے کے لئے 'اپنے ٹروما سے نکلنے
کے لئے' سجد ضروری تھا۔"

"اس پہ کیا لکھا تھا جو تم مجبور ہو گئے۔۔۔ اسے چھپانے پر۔" اس نے ٹیڈو پھر کزان کو
دیکھا۔

"تمہیں اچھا نہیں لگے گا اور مجھے بھی نہیں۔" صبرینہ اب چپ ہو گئی۔ کزان نے اس کا
ہاتھ پکڑا۔

"تو پھر تم آگئی ہو۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"کس لئے؟"

"کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تمہارے بغیر رہ بھی نہیں سکتی۔"

"ہوں۔۔۔ شادی کرو گی مجھ سے؟"

"اس حالت میں؟" کزان مسکرایا۔

"ہاں کیا مسئلہ ہے اس حالت میں۔۔۔"

"سنیک؟"

"لارار نے خود کہا ہے تم ٹھیک ہو جاؤ تو شادی کی تقریب لازمی رکھنی ہے۔" صبرینہ کی

ٹھوڑی ایک بار پھر کانپنے لگی۔

"کزان اسے واپس لے آؤ۔ پلیز۔۔۔ مجھے تب تک چین نہیں آئے گا جب تک سنیک

آزاد نہیں ہو جاتا۔"

"اب جب اس نے خود اپنے پیروں پہ کلبھاڑی ماری ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ کچھ

کروں گا۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا وہ مانے گا۔ اب تمہیں لیکر جاؤں گا تو شاید اس کمینے کو

عقل آجائے۔" صبرینہ نے سر ہلایا۔

"کل جائیں گے؟"

"دیکھنا پڑے گا۔ آؤ باہر چلیں تشو مجھے ٹھیک نہیں لگی۔"

"سیف بھائی نے چھوڑ دیا ہے اسے۔" اب صبرینہ نے کزان پر بم پھوڑا۔

ایک مہینے بعد

"جینا جلدی کرو۔ کزان نے سب کو نیچے پاگل کیا ہوا ہے!!" متشمہ جس نے فون کا سپیکر
آن کیا ہوا تھا۔ ہاک کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ جینا جو صبرینہ کو تیار کر رہی تھی
تیزی سے بولی۔

"بے بی بس ہو گیا ہے اور دس دفعہ تو کزان سے زیادہ تم مجھے تنگ کر چکے ہو۔ بتایا تو ہے
۔ ٹائم لگ رہا ہے۔ صبرینہ میرا ماسٹر پیس ہے اور یہ اس کا بڑا دن ہے اس لئے وقت تو
لگے گا۔ اب بند کرو متشمہ۔"

"سُن لیا ہاک سر۔۔۔ آپ کی بیگم کو تھوڑا اور وقت چاہیے اب رکھ رہی ہوں۔" متشمہ
ہنس کر بولتے ہوئے فون بند کر چکی تھی۔ اس نے صبرینہ کو دیکھا جو مسکرا کر پانی کا سپ
لیتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

اتمھیں جلدی نہیں ہے۔ ایک دفعہ بھی تم نے نہیں کہا۔ بس کردو' دیر ہو رہی ہے۔
اب ہو گیا۔ " متشمہ کو بھی حیرت ہوئی نیچے کزان پاگل ہو رہا ہے اور یہاں یہ میڈم بالکل
پر سکون ہو کر مزے سے بیٹھی ہوئی تھی۔ صبرینہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔
"مجھے اتنا عرصہ تڑپایا۔ اب تھوڑا سا انتظار نہیں کر سکتا۔ نکاح میں ابھی گھنٹہ پڑا ہے۔
جب تک مولوی صاحب نہیں آئے گے تب تک میں یہی بیٹھی رہوں گی۔"
"بالکل صحیح۔ اب صبیٹا ڈارلنگ آنکھیں بند کرو۔" جینا نے تائید کی صبرینہ نے آنکھیں
بند کی تو جینا نے فالسیس لگائے۔ اب متشمہ کا فون بجنے لگا۔ اس نے دیکھا تو گر لڑکا فون
تھا۔

"ایک منٹ۔ کیا ہے؟ کیا؟ اوپر آرہا ہے؟ پاگل ہو گئے ہو تم میں سے اتنے سارے لوگ نہیں روک سکتے تھے اسے۔ ٹھہرو میں آرہی ہوں۔" متشمہ نے فون بند کیا تو تیزی سے بولی۔

"وہ آرہا ہے اب جلدی کرو۔ یہ ہاک سر سے بھی نہیں سنبھل رہا۔"

"اب ہو ہی گیا ہے۔ بس جو لیری اور گھونگھٹ کے ساتھ جوتی رہ گئی ہے جو بقول جوش کے وہ لینے گیا تھا۔"

"ہاں دیکھو تب تک میں اسے روکتی ہوں۔" وہ باہر گئی اور صبرینہ اب سیدھی ہوئی۔

جینا نے کیپ صبرینہ کے گرد ہٹایا اور اس کے بال جو نیچے سے کرل ہوئے وے تھے ٹھیک کر کے ان پہ سپرے کیا۔ صبرینہ کے آگے سے بال سیدھے کر کے پیچھے لے جا کر مڑور کر ان کے اوپر تین سفید گلاب کے پھول لگائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے آئی لیش کو

ٹھیک کرتی تو اس کے ناخنوں پہ لگی فریج ٹپس 'اس کے ہاتھوں کو چار چاند لگا رہے تھے۔

اس نے مہندی نہیں لگائی تھی کیونکہ اسے پسند نہیں تھی اور کزان کے مطابق روکی ویسے

تیار ہو گئی جیسے وہ چاہے گی۔ یہ اس کا دن تھا۔ وہ جیسا چاہے تیار ہوئے البتہ ڈریس پہ اس

کی فرمائش تھی کہ پھولوں کی دیوانی صبرینہ کا شادی کا جوڑا پھولوں کی ہی نمائندگی کرے

اور سفید ہو تو کیا ہی بات ہے کیونکہ اوکا سان کا بھی شادی کا لباس سفید ہی تھا۔ اگر وہ

رنگ نہ بھی پہنے تو کوئی بات نہیں وہ اسے ہر روپ میں ہی پیاری لگے گی مگر وہ کزان کی

دیوانی کیسے اس کی فرمائش پوری نہ کرتی۔ جو لیری باکس آگے کر کے اس نے امی کی

انگھوٹی اور ڈائمنڈ کا کڑا پہنا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا باکس کھولا جو بلیک سرنے اسے

تحفے میں دیا تھا۔ روز شیپ کا پینڈنٹ جو وائٹ گولڈ کا تھا۔ جینا نے اس کی پہنانے میں

مدد کی۔ اس کے بعد اس نے جوش اور گرلر کی دی گئی ڈیزی شپ کاروز گولڈ بریسلٹ

پہنا۔ اس کے بعد جینا نے اس کو باکس دیا۔

"یہ لو یہ میرا اور ہاک کا تحفہ۔" صبرینہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"خبردار!! یہ جو اندر کا جل لگایا ہے نانا تا گہرا کزان کی فرمائش پر یہ خراب ہو جائے گا اور

سچ مچ کی راکون لگو گی۔" جینا ٹیٹو اس کے آنکھ کے قریب لیکر آئی تاکہ زرا سی نمی ان

میں جذب ہو جائے۔ اس نے کھولا تو ایک دم منہ کھل گیا۔ ڈائمنڈ کے ٹاپس تھے

کسٹمائز ایک تو گلاب کا پھول تھا جبکہ دوسرا۔۔ اس نے چھو اور پھر جینا کو دیکھا۔ وہ

مسکرا رہی تھی۔

"بس پھول ہی پھول ہوں ہارلی کا کوئی حق نہیں ہے؟" صبرینہ ہنس پڑی۔ اس نے

پہنے تو خود کو آئینے میں دیکھا۔ ایک کان میں پھول تو دوسرے کان میں چھوٹا سا ہارلی چمک

رہا تھا۔ اس نے اپنے ڈریس کے کالر ٹھیک کیے اور کھڑی ہوئی اور بڑے سے آئینے کی طرف گئی۔ جہاں سامنے والے باکس میں بڑا سفید رنگ کانٹ کا دوپٹہ جس کے باڈر پر نفیس سی لیس لگی ہوئی تھی۔ وہ آئینے کے سامنے آئی تو اس نے اپنا پورا روپ دیکھا۔ وہ جینا کے میک اپ میں پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ کورل نوڈلپ سٹک 'اندر باہر لگا گھرا لائیزر' بلکہ پیچ بلش آن 'ناک اور گال سے اوپر لگا ہائی لائٹر۔ وہ تو کوئی اور مخلوق لگ رہی تھی اور اس کو جوڑا جس نے بھی بنایا تھا حقیقت معنوں میں یہ جوڑا صبرینہ کے لئے بنایا تھا۔ وہ عام دیسی دلہن سے ہٹ کر تیار ہوئی تھی۔ سفید رنگ کا لمبا گاون جس کی پیچھے سے کافی لمبائی تھی لیکن اتنی نہیں کہ اسے چلنے میں دشواری ہوتی یا کسی اور کے جوتے کے نیچے آتا۔ سلک گاون کے اوپر لیس اور امبلشڈ سٹون کا کام ہوا تھا جس پہ چھوٹے چھوٹے گلاب 'مختلف پھول اور پتوں کے شپ بنے ہوئے تھے۔ تنگ بازو اور اوپر

سے کمال فننگ کے ساتھ اس نے کھلے گلے کے بجائے کھڑے کالر رکھوائے تھے۔ وہ کوئی گلاسکو کی شہزادی ہی لگ رہی تھی۔

"ایک پرنس ڈیانہ یادگار دلہن بنی تھی اور آج تمہاری باری ہے اوگاڈ!!! مجھے یقین نہیں آرہا صبی تم تو ایک مجسمہ لگ رہی ہو جس کو ہمیں میوزم میں رکھنا چاہیے۔ وہ ہافوٹر کا تو کوئے میں چلا جائے گا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنی پیاری دلہن کے روپ میں لگو گی۔"

"شکر ہے تمہارے کڈنی کو خیال آگیا ورنہ تو ایسا حسین روپ بنانے سے میں محروم رہ جاتی۔" جینا نے اس کا پیچھے سے دوپٹہ سیٹ کیا۔ اسی وقت دروازہ کھلا وہ ڈرگئی۔ دیکھا تو لیونڈر گاؤں میں اور کوئی نہیں جی جی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بیگ تھا۔ جس میں یقیناً جوتے کا ڈبہ ہوگا۔ ان دونوں کی جان میں جان آئی۔

"سوری لیٹ ہو گئی۔ راستے میں ٹریفک تو اتوانہ پچھو۔ اے لو صبی تو اڈے۔۔۔" وہ کہنا

ہی بھول گئی جب اس نے صبرینہ کو دیکھا تو ساکت ہی ہو گئی۔ جینا جو گرے لیس گاؤں

میں خود بھی بید پیاری لگ رہی تھی بولی۔

"تم بھی اس شہکار کو دیکھ کر جم گئی۔"

"جینا یہ صبرینہ ہی ہے؟" وہ ایک دم آنکھیں پھاڑے صبرینہ کو دیکھ رہی تھی۔ صبرینہ

ہنس کر آنکھیں گھمانے لگی۔

"بس کرو سارے اوور ایکٹنگ مت کرو۔ اتنی بھی کوئی حور پری نہیں لگ رہی۔"

"ہماری آنکھوں سے پوچھو یہ کیا کیا حسین نظارے دیکھ رہی ہیں۔ مجھے یقین نہیں آرہا

واہے گرو دی سو تم تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہو۔ کزان پاجی تے ہوش میں نہیں آئے گے

۔" صبرینہ کزان کے ذکر پر مزید بلش کر گئی۔

"جوتے؟ ادھر وہ نیچے پاگل ہو رہا ہو گا۔"

"اوہاں۔۔۔ تم لوگوں کے مولوی صاحب بھی آگئے۔ متشمہ بھی آنے والی ہے۔"

صبرینہ صوفی پہ بیٹھی۔ جی جی نے ڈبہ کھولا تو صبرینہ کا منہ کھل گیا۔ jimmy

choo کی سینڈریلا کلکشن میں سے ایک۔ crystal covered pointed

toe pumps کو دیکھ کر صبرینہ منہ کھولے تکتی رہی۔ یہ سنیک باز نہیں آئے گا۔

کران نے بتایا کہ سنیک ان کی شادی میں آتو نہیں سکتا مگر تحفہ ضرور بھیجے گا تو یہ وہ تحفہ جو

جی جی لینے گی تھی۔ جی جی جوتے نکال کر اس پہنانے لگی کہ اسی لمحے اس کا فون آگیا۔

دیکھا تو چیک کیا اس کی بے بے کا تھا۔

"ایک منٹ بے بے دافون۔۔ تم پہنو میں آتی ہوں۔" جینا تب تک واش روم چلی گئی

تھی۔ صبرینہ جھک کر جوتا اٹھانے لگی۔ جب اس کے ساتھ پڑا کارڈ دیکھ کر اس نے

چونک کر اسے اٹھایا۔ چھوٹا سا میرون کارڈ کو کھولا۔

"کڈنی تو دے نہیں سکا سینڈریلا مگر تمہاری جوتی جو کافی عرصے سے میرے دل میں

اور دماغ میں محفوظ تھی اسے لٹانا چاہتا ہوں۔ پلیز ہمیشہ کی طرح ڈسٹ بن میں نہ پھینک

دینا۔ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔" اینا کونڈا کاسنیک

صبرینہ ہنس پڑی پھر ایک دم اسے رونا آیا۔ پاگل بالکل پاگل ہے یہ آدمی۔ سدھرے گا

نہیں۔ اسے وہ لمحہ یاد آیا جب وہ سنیک سے جیل ملنے گئی تو اس کو دیکھ کر تو بالکل ٹوٹ کر

بکھر گئی تھی اور ٹیبل کے ساتھ ہتھکڑی سے بندھا سنیک بے بسی سے اسے دیکھنے لگا اور

اسے پیار سے تسلی دے رہا تھا۔

"اینا پلیز۔۔ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ سنبھالو خود کو۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"مت کرو میرے ساتھ ایسا۔ اتنا ظلم مت کرو سنیک۔۔ تمھاری پوری زندگی تباہ

ہو جائے گی۔۔ میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔ پلیز۔۔"

صبرینہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی تو سنیک ہولے سے مسکرایا۔

"اینا تمھاری خوشی کی خاطر خود کو سرینڈر کرنا ظلم نہیں بلکہ میرے لئے باعث مسرت

بات ہے اور ویسے بھی محبت میں کزان سا کورا کو کیسے جیتنے دے سکتا تھا۔ آخر کو پہلی نظر

کی محبت ڈینیل لارانی تم سے کی تھی کزان سا کورانے نہیں۔ اب پلیز اگر تم چاہتی ہو کہ

میں پریشان نہ ہوں اور غصے میں کسی بیچارے جیلر پہ اپنا غصہ نکال کر لمبے ٹائم کے لئے نہ

جاؤں تو چپ پو جاؤ۔"

"تم نے ٹھیک نہیں کیا سنیک!! میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ تم نے مجھ سے محبت نہیں نفرت کی ہے۔ پلیز سچ بتادو۔" وہ ٹیبل پہ سر رکھے بس روئی جا رہی روئی جا رہی تھی اس کے بعد ملاقات کا ٹائم ختم ہو گیا تھا لیکن وہ ہر ہفتے سنیک سے ملنے آتی اور سنیک اسے تسلی ہی دیتا کہ وہ نکل آئے گا۔ یہاں پر اسے کوئی کچھ نہیں کہہ رہا۔ جب تک عدالت سے حتمی فیصلہ نہیں سنایا جائے گا تب تک وہ ہر سزا سے محفوظ ہے کیا پتا وہ ہاوس اریسٹ میں بھی چلا جائے تو صبرینہ کو کافی زیادہ تسلی ہوئی مگر وہ اب بھی مطمئن نہیں تھی۔

"میری دعا ہے سنیک تمہاری زندگی میں بھی کوئی بہت جلد آجائے جو اپنی چاہت سے تمہارے دل پہ قبضہ کر لے اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب تم اس دلدل سے نکل اپنی زندگی کی بہار دیکھو گے۔ میں اس دن کا انتظار کر رہی ہوں۔" اس نے کارڈ

اپنے چھوٹے سے کلچ میں ڈالا اور پھر جوتے جھک کر پہنے۔ سیدھی ہوئی تو متشمہ 'جی جی

دونوں آئی۔ متشمہ کے قدم بھی رُک گئے۔ صبرینہ نے سر پہ ہاتھ رکھا۔

"اب یہ فریز ہونے کا ڈرامہ ختم کرو۔ میرا ہوا انتظار کر رہا ہو گا۔" بلیک اوپر آیا تو اسی لمحے

دروازہ کھلا گیا۔ بلیک گرے سوٹ میں ملبوس کسی جی کیو کور کا ماڈل لگ رہے تھا۔

صبرینہ کھونگھٹ پہنے باہر آئی 'وہ تو ٹھہر گیا۔

"یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں یہ میری گرل ہیں نا؟" صبرینہ مسکرائی۔

"نظر نہ لگا دینا کڑی نو۔۔۔ اب زیادہ نہ دیکھیں بلیک پاچی۔"

"بالکل ٹھیک کہہ رہی جی جی نظر نہ لگا دینا میری صبو کو۔" متشمہ مسکرا کر صبرینہ کو دیکھتے

ہوئے بولی۔ بلیک متشمہ کو دیکھنے جو کہ خود سفید اور پیسل گرین جوڑے میں ملبوس ریڈ

لپ سٹک لگائے کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ متشمہ طلاق کے بعد ایک دفعہ بلیک

کے سامنے بکھری تھی پھر ایسے ایک دیوار بن گئی جسے کوئی توڑنے کی بھی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔ بلیک کے ساتھ وہ اب ضرورت سے زیادہ ریزرو ہو چکی تھی۔ اس نے عالم فیملی سے تعلق توڑنے کی کوشش کی تھی مگر اس کی امی نے اپنی مرنے کی دھمکی دی تب جا کر وہ موم ہوئی لیکن وہ عالم ہاوس دوبارہ شفٹ نہیں ہوئی اس نے ایک بیڈروم کافلیٹ لے لیا تھا اور صبرینہ کو بھی زبردستی اپنے ساتھ رکھا۔ ممی ' بابا اور کبھی کبھی ادا جان اس ملنے آجاتے ممی ' بابا کے ساتھ وہ ٹھیک تھی البتہ ادا جان کے ساتھ وہ کافی ریزرو ہو چکی تھی۔ بہت جلد وہ صبرینہ کی شادی کے بعد portugal جانے والی تھی۔ وہاں اسے زبردست جاب آفر ہوئی تھی اور بلیک سے جو تھوڑی بہت بات چیت بھی تھی وہ بھی اس نے اجنبیت کی دیوار اس پہ حائل کر کے ختم کر دی کہ وہ کسی بھی نیت سے اس کے پاس نہ

آئے لیکن بلیک کے دماغ میں جو کچھ چلا رہا تھا وہ اس کی آنکھوں سے پڑھ کر لگتا نہیں تھا
کہ وہ ایسے متشمہ کو جانے دے گا۔

"چلیں بڑی مشکل سے اسے روکا تھا۔ یہ نہ اڑ کر آجائے۔" متشمہ نے بلیک کا سکتہ توڑا تو
صبرینہ اپنا ڈریس سنبھال کر بلیک کا بازو پکڑنے لگی تو بلیک بولا۔

"تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔" صبرینہ نے نا سمجھی سے دیکھا جب بلیک سائڈ پیہ

ہوا تو سامنے اس شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس کے منہ سے چیخ بھی

نکلی۔ سنیک نیوی بلیو سوٹ میں ملبوس ہلکی سی شیو میں ہمیشہ کی طرح ہینڈ سم کلر لک دیتا
آگے آیا۔

"اُف یہ خوشی مجھے دیکھنے پر اپنا کے چہرے پر جو آئی۔ اس حسین روپ کو دیکھنے کے بعد مجھے اور کیا چاہیے اب میں سکون سے مر جاؤں گا۔" صبرینہ تیزی سے چل کر آئی اور سنیک سے ملی۔

"تم آگئے۔ سنیک تم آگئے۔" سنیک نے اس کا سر تھپکا۔

"آنا تو تھا آخر کو اپنی محبوب کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں جو دینا تھا دنیا کو پتا چلنا چاہیے میرے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔" صبرینہ اس سے الگ ہوئی۔

"یہ کیسے تمہیں چھوڑ دیا ہے انھوں نے بتاؤ۔ بتاؤ نا سنیک۔ کچھ ہوا ہے اس لئے سارے مجھے تسلی دے رہے تھے۔ کیا تم نکل آئے ہو۔" سنیک نے گہرا سانس لیا اور پیچھے ہو کر اپنی پینٹ اوپر کر کے ٹریکر دکھایا۔

"کاش! لیکن نہیں ایک دن کے لئے چھوڑا ہے انھوں نے وہ بھی اس جگہ سے باہر مجھے
کہی بھی جانے کی اجازت نہیں ہے۔ تھینکس ٹو میشیو اس کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا ہے
ورنہ یہ شادی مس کر دیتا۔" صبرینہ ایک بار پھر ایمو شینل ہو گئی۔ سنیک نے گھونگٹ
میں صبرینہ کا چہرہ تھاما۔

"اینا میں بالکل ٹھیک ہوں اور ٹرسٹ می۔۔ میں بہت خوش ہوں تمہیں پتا ہے میری
ایک لیڈی جیلر ہے اس کا نام بھی صبرینہ ہے تمہاری جیسی زہریلی تو نہیں ہے مگر اچھی
خاصی ہاٹ ہے اس سے کام چلا لوں گا۔" صبرینہ نے زور سے بازو پہ ہاتھ مارا۔ سنیک
ہنسا پڑا۔

"چلیں میڈم وہ ہافواب تک انتظار میں بے ہوش نہ ہو چکا ہو۔۔۔" صبرینہ نے مڑ کر
بلیک کو دیکھا تو بلیک مسکرا کر چلتے ہوئے آیا اور صبرینہ نے اس کا بازو پکڑا اور مسکرائی۔

"چلیں۔"

نیچے کزان کُرسی پہ بیٹھا' کبھی کھڑا ہو جاتا تو کبھی ادھر ادھر دیکھ کر پیر ہلانے لگ جاتا تو کبھی ہاک کو اشارہ کرتا اس پانی پینا ہے تو کبھی جوش سے ٹائیم پوچھتا کب تک آئے گی محترمہ تو گر لریا دلاتا کہ گھڑی پہنی ہے اور آجائے گی۔ لڑکیوں کو تو وقت لگتا ہے تمھاری طرح تھوڑی جو منہ دھو کر بس کپڑے پہن کر بیٹھ جاو۔ کزان کو تپ چڑھ جاتی۔ کیا جاتا کہ وہ یہ روپ پہلے دیکھ لیتا۔ اب تک تو سب نے دیکھ لیا ہو گا بس وہ آخر میں دیکھے گا جبکہ اس کا حق بنتا ہے۔

"اس کو کوئی کھلا وپلاویہ نہ ہو نکاح سے پہلے دلہا صاحب ہو پیسٹلائز ہو جائے۔ اب اور ڈرامہ نہیں برداشت ہمیں۔ جلدی سے ان دونوں کی شادی ہو جائے۔"

"ان شاء اللہ۔ ہماری شادی آج کی تاریخ میں ہوگی اگر ان محترمہ نے آنے کا فیصلہ کر لیا۔

" دو منٹ گزر گئے جب صبرینہ کا کوئی امکان نہیں لگ رہا تھا تو وہ اٹھنے لگا اسی وقت دھیمہ

سامیوزک لگ گیا اور وہ سنیک اور بلیک کا بازو پکڑے چلتے ہوئے آرہی تھی۔ کزان تو ہل

ہی نہ سکا۔ منہ کھولے وہ سامنے سے آتی پری کو دیکھ رہا تھا۔ جو اس کی ہونے جا رہی تھی۔

ایک دم سے فلیش بیک میں سارے لمحے دکھائی دینے لگے جو پہلی ملاقات سے لیکر آخر

تک ان دونوں نے بیتائے تھے۔ ابتدا ان دونوں کی ڈیر سے ہوئی تھی اب اختتام۔۔۔

نہیں اب تو عمر بھر ایک دوسرے کو ڈیر زدینے تھے۔ صبرینہ نے اسے دیکھا جو بلیک

tuxedo میں سمارٹ اور ہینڈ سم لگ رہا تھا۔ وہ اپنے رف ٹف حلیے سے ہٹ کر اس کے

دل کے تاروں کو چھیڑ رہا تھا۔ اوکاسان کی آواز کزان کی کانوں میں گونج رہی تھی۔

"کزان کو سب چھوڑ سکتے ہیں مگر اس کی رو کی نہیں۔" اس احساس کے تحت کزان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ اتنی غلطیوں ' اتنی خطاؤں کے باوجود بھی اس کو رو کی مل رہی تھی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ یہ پانچ منٹ چلنے کا فاصلہ صدیوں بھر کا لگ رہا تھا۔ بلا آخر صبرینہ کو سیٹ اپ کی طرف لیکر آئے اور پردہ جو ان کے بیچ حائل تھا ایک طرف کزان کی کُرسی لگی ہوئی تھی اور دوسری طرف صبرینہ کی کُرسی موجود تھی۔

"بیٹھ جاوا بھی نکاح نہیں ہوا۔" جوش جو چار کول گرے میں ملبوس کزان کے کانوں میں بولتا اسے ہوش میں لایا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ اس وقت sherbrooke castle hotel کے گارڈن میں ان کی تقریب رکھی گئی تھی۔ یہ بھی سنیک کے ضد پہ ہوا کہ ہر چیز شاندار طریقے سے ہو۔ صبرینہ کو بیٹھایا تو کزان بھی بیٹھ گیا۔ اس کے

بعد تقریب شروع ہو چکی تھی۔ پہلے صبرینہ سے پوچھا گیا۔ اس کے بعد چھوٹا سا ٹیبل رکھ کر اس نے نکاح نامے پہ سائن کیا۔ اس کے بعد کزان کی باری آئی تو اس نے 'قبول ہے' کہہ کر سائن کیا۔ دعا پڑھنے کے بعد مبارک ہو کا شور اُٹھا۔ کزان مولوی صاحب سے ملنے کے بعد ہاک کے گلے لگا اس کے بعد سب سے ایک ایک کر کے ملا۔ صبرینہ کے دل میں ڈھیروں سکون آ گیا مگر دوسری طرف اس کا دل اُداس ہو گیا کاش اس حسین موقع پر اس کی امی بابا ہوتے۔ کزان کے امی بابا ہوتے۔ وہ نہیں تو کاش ادا جان 'خالو اور خالا ہوتے مگر کزان کی خواہش نہیں تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا عالم فیملی اس کی شادی میں شرکت کرے۔ متشمہ اس سے ملی۔ اس کے بعد جی جی 'جینا' نتاشا 'سارا اور آخر میں ریچیل آئی جو سنیک کی بہن تھی اور کزان کو پسند کرتی تھی۔ صبرینہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جو مسکرا کر اس سے ملتی بولی۔

"مبارک ہو بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو۔ خوش رہو۔ کزان ازا لکی گائے۔"

"تھینک یور یچیل۔" مولوی صاحب کو فارغ کر کے اب ہاک نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑا اور

اٹھایا۔

"کڈو!!" صبرینہ نے سر اٹھایا۔

"اگر اس شخص نے تمہیں زرا سا بھی کچھ کہا تو مجھے بتاؤ گی۔"

"نہیں اس ہاک کو فرصت نہیں ملے گی جینا سے تو تم مجھے بتاؤ گی۔" بلیک اب اس طرف

آیا۔

"رہنے دو مجھے کال کرنا ہاں مگر تب جب تم نے زبردست سی بریانی بنائی ہو گی یا پھر اپنے

پاکستانی گڈز رکھے ہونگے۔ اس کو مار کر دونوں مل کر کھائے گے اور لاڈو بھی کھیلیں گے

۔" صبرینہ گر لڑکی کی بات پر ہنس پڑی۔

"لڈو ہوتا ہے۔" وہ نم آنکھوں سے بولی۔

"اگر اپنے گھر میں آؤں تو تمہاری گھر میں سکیورٹی گارڈ بن جاؤں گا۔"

جوش آگے آیا۔ صبرینہ نے شرارت سے دیکھا۔

"میں تو روح افزا ہی پلاؤں گی۔"

"اب برائے مہربانی اپنی اپنی منخوس شکلیں ہٹاؤ اور مجھے میری بیوی دو۔" کزان اب

پھولوں کی لڑیاں ہٹاتا بولا۔ اب ہاک صبرینہ کا ہاتھ کزان کے ہاتھ میں تھمانے لگا سنیک

نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔ جو اتنی دیر سے خاموش کھڑا تھا اس نے اب مداخلت

کی۔ اس نے ہاک کو اشارہ کیا اور پھر صبرینہ کو آگے لا کر اس نے کزان کو دیکھا۔

"اگر اس لڑکی کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو لائے تو تمہیں مار کر اس سے شادی

کر لوں گا۔" کزان نے اسے گھورا۔ اس نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"بے فکر ہو جاؤ میں ایسی بے ہودہ نوبت آنے نہیں دوں گا۔" سنیک مسکرایا۔

"گڈ! " وہ پیچھے ہو گیا۔ کزان نے اب صبرینہ کو دیکھا۔ اس نے اب تک گھونگھٹ پہنا

ہوا تھا۔ یہ حق اس نے کزان کو دیا تھا کہ وہ اس کا پورا روپ دیکھے۔

"اب دیکھتے رہیں گے کہ ہٹائے گے بھی۔" کزان نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے۔

"آئی ڈیر یورو کی کہ تم ہمیشہ میری بن کے رہو گے۔" صبرینہ مسکرائی۔

"آئی ڈیر یو کزان کہ آج سے آپ سب کو اپنا تعارف ' صبرینہ احمد کا شوہر کہہ کر

کریں گے۔" کزان مسکرایا وہ صبرینہ کے اور قریب ہو گیا۔

"آئی ڈیر یورو کی کہ روزانہ اپنے دن کا آغاز مجھے آئی لو کہہ کر کرو گی اور آئی لو یو سے

اختتام کر کے سوگی۔"

"آئی ڈیر یو کزان جب میں اداس اور خود کو بو جھل محسوس کروں گی۔ آپ مجھے سن سیٹ دکھائیں گے۔"

"آئی ڈیر یو روکی۔ تم روزانہ راستے میں ہر آئے ہوئے شخص کو بولو گی تم کزان سا کورا کی بیوی ہو اور تم اس سے بے تحاشا پیار کرتی ہو اور تم اس کی ہو۔"

"آئی ڈیر یو کزان کہ آپ ہماری بیٹی کا نام سا کورا رکھیں گے۔" کزان نے اب ایک دم اسے دیکھا۔ اس نے صبرینہ کا ہاتھ زور سے دبایا۔

"آئی ڈیر یو صبرینہ کہ تم مجھے تقریباً پانچ جو نیر صبرینہ دو گی۔" صبرینہ کا منہ کھل گیا۔

"آئی ڈیر یو کزان زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" کزان نے اپنا سر صبرینہ کے سر پہ ٹکایا۔

"آئی ڈیر یو کہ مجھے ڈیر آخری دم تک ڈیر دیتی رہنا۔"

"آئی ڈیر یو کزان میرے بھیجے گئے خط کو دن میں سو بار پڑھنا۔" وہ دونوں چپ ہو گئے۔

اس کے بعد کزان سیدھا ہوا اور اس نے صبرینہ کا گھونگھٹ ہٹایا تو وہ ایک دم لاجواب ہی ہو گیا۔

"اب دیکھتے ہی رہو گے کہ کچھ کرو گے بھی۔" پیچھے سے گر لرا اتنی دیر سے ان کا ڈیر نامہ سُن رہا تھا بولے بغیر نہ رہ سکا۔ متشمہ نے زور سے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

"خبردار مت بھولو یہ پاکستانی شادی ہے! کزان کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔"

"یہ صحیح ہے بیچارا اب شادی بھی کر چکا ہے تب بھی پابندی ہے اس پر۔ تم ایک کام کرو تم منہ اُدھر کر لو۔ صرف تمہیں ہی تو اعتراض ہے۔" جوش بولا۔

"جی نہیں اب آؤ ہو گیانا دیکھ لیا نا کزان اپنی بیوی کو چلو فوٹو شوٹ کے لئے بھی اس طرف جانا ہے۔" کزان نے متشمہ کو گھورا۔ ہاک نے متشمہ کو روکا۔

"متشمہ بات سُنو۔۔۔" اس نے متشمہ کے کانوں میں کچھ کیا تو ایک دم متشمہ ٹھہر گئی۔

دوسری طرف بلیک 'گرلر اور جوش نے اشارہ کیا کہ بھاگو اس سے پہلے ڈائن تمھاری

بیوی کو لے جائے۔ کزان نے صبرینہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور دوسرے سمیت لیکر گیا۔

"ارے کزان۔۔۔ کزان تشو بہت مارے گی۔ کزان ایسے اچھا نہیں لگتا۔"

"میں تو کچھ نہیں کر رہا۔ میں تو بس کچھ دینا چاہتا ہوں لیکن سب کے سامنے اتنی قیمتی

تحفہ دیکھ لیا تو پیچھے پڑ جائے گے میرے۔ انٹیق مہنگا پیس ہے اس لئے چُپ کر کے

قبول کرو۔" وہ اب محل کے پچھلے حصے سے اندرونی ہال میں داخل ہوئے دائیں جانب

چل کر کزان اسے کوریڈور کی طرف لایا۔ کوریڈور کے آخری کونے میں لا کر اس نے

جیب سے ڈبہ نکالا۔ اس نے کھولا تو صبرینہ کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

بڑا ہی خوبصورت 'ہلکے پرانا چیری بلاسم موتی کی ٹسل والی ہیر پن تھی۔ جو جاپانی لڑکیاں اپنے بالوں میں لگایا کرتی ہیں۔

"اوکاسان کی kanzashi۔ انھوں نے اپنی شادی میں پہنا تھا۔ بابا اوکاسان کے لئے لائے تھے۔" وہ جانتی تھی اس نے اوکاسان اور کزان کے بابا کی شادی کی تصویر دیکھی تھی جو کزان نے اسے دو ہفتے پہلے دکھائی تھی۔

"کزان یہ یہ۔۔ تم مجھے دے رہے ہو یہ خواب تو نہیں ہے۔" کزان نے اس کا ہاتھ اٹھا کر چوما۔

"سا کورا تمہارا خواب نہیں۔ حقیقت ہے۔" اس نے پھر کنزاشی صبرینہ کو پہنائی اس کے بعد صبرینہ بولی۔

"میری انگھوٹی۔۔۔ اومتشمہ کے پاس ہے۔ چلیں وہ پیچھے نہ آجائے۔ کیا سوچے گی کتنے بے شرم ہیں۔" وہ کہتے ہوئے کزان کا ہاتھ پکڑ کر جانے لگی کہ کزان نے اسے روک دیا۔

"ایسے کیسے بھول گئی گر لرنے کیا کہا تھا۔" اس نے صبرینہ کی کمر پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔ صبرینہ ایک دم کنفوزڈ ہو گئی۔

"کک کیا کہا تھا۔" کزان مسکرایا۔ جھک کر اس نے صبرینہ پر اپنی شدت نچھاور کی۔ صبرینہ نے اس کی سوٹ کی جیکٹ سختی سی پکڑ لی۔ کزان نے اس کی گردن پہ ہاتھ رکھ کر انگھوٹے سے اس کے گال سہلائے۔ اس کے بعد اسے چھوڑ کر الگ ہوا تو مسکراتے ہوئے اس نے صبرینہ کی آنکھوں میں دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"

"دیکھ رہا ہوں کہ میں کتنا خوش قسمت ہوں۔" صبرینہ چھینپ اُٹھی۔

"زیادہ خوش نہ ہوئیں جب تک سنیک کو نہیں چھڑوائے گے میں آپ کے ساتھ خوش

نہیں رہوں گی۔"

"محترمہ گردہ نکال دیا اوپر سے ہارلی بیچ دی۔ سنیک کو بھی لیکر آگیا اب بھی خوش نہیں

ہو۔۔۔"

صبرینہ مسکرائی اس نے کزان کے گردن کے گرد دونوں بازو ڈال کر کہا۔

"کس نے کہا تھا اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کو۔" کزان نے اس کے بال سائڈ پہ

کیے اور اس کے گال سہلائے۔

"نہ ڈالتا تو میری اصل زندگی مجھ سے روٹھ کر چلی جاتی۔" صبرینہ نے اسے دیکھا پھر

اونچا ہو کر کزان کو بڑ محبت سے بھرپور جواب دیا۔

"آئی شی تیر و کزان سا کورا۔" کزان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"آئی آشی تیر و صبرینہ کزان۔" پانچ منٹ بعد وہ دونوں باہر آئے تو کھانے کی ٹیبل کی

طرف پہنچے تو ایک دم رُک گئے جب اس نے دیکھا۔ ادا جان 'تایا ابو' تائی امی 'چچا' چچی

کے ساتھ ان کے بچے موجود تھے۔ کزان کے جڑے بھینچے گئے۔ اس نے متشمہ کی طرف

غضیلی نظروں سے دیکھا جو کہ سر زور سے ہلانے لگی کہ اس کا قصور نہیں ہے۔ وہ تو خود

حیران تھی۔ یہ کہاں سے آ گئے۔

"کزان میری بات سُنو۔"

"چلو صبرینہ۔" کزان صبرینہ کو لیکر چلنے لگا تو صبرینہ نے اسے روکا۔

"کزان بات سُنو۔"

"خاموش!! شادی ختم۔ ہم دونوں گھر جا رہے ہیں۔" وہ تنبیہ لہجے میں کہتا اسے لیکر
چلنے لگا تو سنیک سامنے آگیا۔

"متشتمہ نے نہیں بتایا۔ میرے پتا دینے پہ یہاں آئے ہیں۔ ادا جان تم سے معافی مانگنا
چاہتے ہیں۔" کزان کے چہرے پہ بڑی تلخ مسکراہٹ آگئی۔

"اچھی بات ہے کھانا کھانا مت بھولنا۔ انجوائی داپارٹی۔"

"کزان کیف بیٹے۔۔۔ کزان بات سُنو۔" ادا جان بے بسی سے بولتے اس طرف آئے۔

انھوں نے سوٹی پکڑ لی تھی۔ وہ ان دنوں بہت کمزور اور لاچار نظر آنے لگے تھے۔ کندھے

شرمندگی کے مارے جھک ہی گئے تھے۔ صبرینہ سے برداشت نہیں ہوا تو اس نے

کزان کو روک لیا۔

"کزان بات سُنو۔ رُکو۔۔"

"مجھے کچھ نہیں سُناتم چل رہی ہو کہ نہیں؟"

"کزان میں چلوں گی تم پلیزان کی بات تو ایک دفعہ سُن لو۔"

"نہیں روکی میں تمہاری ہر بات سُنوں گا مگر یہ نہیں۔ یہ میری ماں کے قاتل ہیں اور

انہوں نے کیا کیا مجھے ہی قاتل بنا ڈالا۔"

"میں مانتی ہوں تم بہت زیادہ ہرٹ ہو۔"

"صبرینہ آئی ڈی ریو تم کچھ بھی کہے بنا میرے ساتھ چل رہی ہو ورنہ میرا مراہو امنہ دیکھو

گی۔" اتنا کہہ کر وہ جانے لگا جب کسی کے ایک دم رونے پر وہ رُک گیا۔

"اداجان !!!" سنیک کے ساتھ ہاک بھی بھاگا آیا ان کو پکڑنے جو نیچے گٹھنے کے بل گر

گئے اور رونے لگے۔

"معاف کر دو مجھے کزان اپنے اس بوڑھے دادے کو معاف کر دو۔ جو تمھاری نیک 'پاک

باکردار ماں کے لئے کچھ نہیں کر سکا۔ معاف کر دو تاکہ میں سکون سے اس دُنیا سے جا

سکوں ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہ کر پاؤں گا۔ معاف کر دو مجھے۔۔۔ نگار بیگم کی

طرف سے بھی معافی مانگتا ہوں معاف کر کے چلے جاو بیشک مگر معاف کر دو۔" کزان

مڑا اور انھیں دیکھنے لگا۔

"کزان اتنے سنگدل مت بنو۔ دیکھ نہیں رہے ہو۔ ادا جان اُٹھیں۔" سنیک انھیں

اُٹھاتے ہوئے بولا۔

"کزان پلیز ادا جان کو گلے لگاؤ۔ تمھاری اوکاسان پر سکون ہو جائے گی۔ کزان اوکاسان تو

یہی چاہتی تھی نا تو پھر تم ان کی خواہش کیسے رد کر سکتے ہو تم تو ان سے پیار کرتے ہو۔

کزان آج کے دن اوکاسان کو ڈبل خوش کر دو۔ کیا تم ایسا نہیں کرو گے؟" صبرینہ کے کہنے پر کزان نے اپنی سُرخ آنکھیں صبرینہ کی طرف مرکوز کی۔

"میں تمہیں ڈیر نہیں دوں گی۔ تمہارے ساتھ خاموشی سے چل پروں گی پر ایک دفعہ اپنی اوکاسان کی اندر کی آواز تو سُن لو۔"

"یہ نہیں سُنے گا بو۔ یہ امی کی طرح ضدی ہے۔ آپ سے کہا تھا نا چلیں۔" چچا سے باپ کی حالت نہیں دیکھی گئی تو انھیں پکڑ کر بولے تو ادا جان نے روتے ہوئے سر ہلایا۔

"جب تک میرا پوتا مجھے معاف نہیں کر دیتا۔ میں یہاں سے ایک قدم نہیں ہلوں گا۔" انھوں نے جیسے ہی یہ بات کی۔ کسی نے آگے بڑھ کر ان کو گلے لگا لیا وہ اور کوئی نہیں ان کا بد دماغ' بد تمیز ہاں پوتا تھا جو ان سے نفرت کرتا تھا۔ وہ آج انھیں گلے لگا رہا تھا۔ ان کو تو

یقین نہیں آیا۔ ان کو کیا دھرم موجود کسی کو بھی یقین نہیں آیا تھا کہ کزان سا کورا بھی انہیں معاف کر سکتا ہے۔

"کزان میرا کیف میرا شیر۔۔ مجھے معاف کر دو۔ معاف کر دو۔"

"پلیز خاموش ہو جائیں۔ مجھے شرمندہ مت کریں ادا جان۔" اس نے بیحد آہستگی سے انہیں پیچھے سے تھپک کر کہا۔

"ادا جان کی جان۔ تمہاری ماں نے بہترین تربیت کی تھی۔ اللہ اس جنت میں اعلا مقام دے۔ بہت نیک بچی تھی۔ تم جیسا کوئی نہیں کزان واقعی تم جیسا ہیرا کوئی نہیں۔" وہ تو نہال ہو گئے۔ اتنا ظلم کیا تھا ساروں نے اس بچے پر جبکہ اس بچے نے تو بس بچوں والی حرکتیں کی تھیں۔ اب یہ بچہ بڑا ہو گیا ہے۔ صبرینہ کی محبت نے کزان سا کورا کو سنبھال لیا تھا۔ کزان ان سے الگ ہوا اس کے بعد تایا ابونے بھی کہا۔

"مجھے بھی معاف کر دو کزان۔" کزان خاموشی سے ان سے ملا۔ آہستہ آہستہ آہستہ

سب سے وہ ملنے لگا لیکن جب چچی الماس کی باری آئی تو کزان پیچھے ہو گیا۔ اس کی اتنی

ہمت نہیں تھی۔ وہ سب کو معاف کر سکتا تھا اس عورت کو معاف کرنے کے لئے اس کا

اتنا بڑا دل نہیں تھا۔ صبرینہ بھی سب سے ملی۔ بڑوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے

سلامی دی۔ یہی کر سکتے تھے اس کے لئے۔

"آپ لوگ بیٹھے۔ میں اور صبرینہ تصویر شوٹ کر کے آئے۔" اس نے ادا جان سے کہا

"ہاں ضرور کیوں نہیں تم لوگوں کا دن ہے۔ ہم چلتے ہیں اب۔"

"نہیں آپ آئے ہیں تو اس بچی کو رخصت کر کے ہی جائیے گا۔" ادا جان نے سر ہلایا۔

اس نے صبرینہ کو اشارہ کیا۔ صبرینہ ڈریس سنبھال کر خالاسے کچھ کہتی اس کے پاس آئی

-

"کیا ہوا؟" کزان نے گہرا سانس لیا۔ کزان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"آؤ نئی یادیں بناتے ہیں۔" صبرینہ مسکرائی۔

"کزان!" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

"ہوں۔"

"میرے آتش دلم مجھے فخر ہے تم پر۔"

ختم شد

امید ہے آپ کو صبرینہ اور کزان سا کورا کی کہانی پسند آئی ہوگی۔ اب اس ناول کو ختم کرنے کے بعد آپ کے ذہن میں کافی سوالات ہونگیں۔ کافی کچھ کمی لگی ہوگی جیسے کہ میشیو کون ہے؟ اس کی کہانی کیا ہے؟ اب وہ کہاں ہے تو میشیو کو جاننے کے لئے 'بی روح' ناول کا انتظار کریں جو کہ پیڈ ناول میں سے ایک ہے۔ سنیک کا کیا بنا۔ سنیک نے ایسا کیا کیا جس سے وہ جیل چلا گیا اور کزان بچ گیا؟ سنیک اور آرش زمان کے درمیان ایسی کیا ڈینگ ہوئی؟ سنیک کی زندگی میں آنے والی لڑکی کون ہوگی تو جاننے کے لئے سنیک کے ناول 'رویہ فردوس' کا انتظار کریں۔ متشمہ کی طلاق کیسے ہوئی؟ سیف نے کیوں چھوڑا متشمہ کو؟ بلیک اور متشمہ کے ماضی میں کیا ہوا تھا یہ جاننے کے لئے نور چشمہ کا انتظار کریں۔

Meeshiyo Aarish Zaman's Story

coming soon 2021-2022 (BE ROOH)Heartless

Snaka aka Daniel lara story

Roya e Fridous (Dream of Paradise) Coming

soon

(Spring 2022)

Black and Mutashma story

Noor e cheshm-am (Light of my eyes)

Coming soon

(Summer 2022)

Thank you for reading!

If you want to give a review send it to my
email.

samreenshah16@gmail.com